مکمل ناول

میرے دل کا سکون ہو تم

تحریر زویا علی شاہ

○○○○○○○

موسم بہار کی آمد آمد تھی اور موسم بڑا خوشگوار تھا۔۔

دال آویز نیچے آجاؤ ٹھنڈ لگ

جائے گی۔اور پھر تم بیمار پڑ جاؤ گی آجاؤ میری جان شاباش۔۔

امی میں ابھی اور نہاؤں ہو گی ابھی مجھے نہیں نیچے آنا۔

دل آویز ایسی تھی بارش کی دیوانی جب بھی بارش ہوتی ہے وہ گھنٹوں بارش میں نہاتی۔اور پھر بیمار پڑ جاتی۔۔۔

دو آنکھیں جو دل آویز کا یہ عمل بہت ہی دلکشی سے دیکھ رہی تھی۔اس مغرور چہرے پر انابی لبوں تلے مسکراہٹ تھی جس کو دیکھنے کیلئے لوگ ترستے تھے۔۔

۔ٹائیگر اپنی سگریٹ کو ہونٹوں میں دبائے بند ونڈو شیشے کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا تھا۔وہ ابھی کچھ دیر میں دبئی جانے کے لیے ایئرپورٹ نکلنے والا تھا۔وہ جانے کے لئے ریڈی کھڑا تھا۔

وہ فل بلیک سوٹ پہنے ہوئے دوپٹے سے بے نیاز بارش میں نہارہی تھی۔اس کے کالے گھنے ریشمی بال کمر سے بھی نیچے تک جھول رہے تھے ان سے

ٹپکتا ہوا کا بارش کا پانی موتی موٹی آنکھوں پر گہری کالی پلکوں کا سایہ اس کے ہونٹوں پر کھڑا بارش کا پانی جیسے گلاب کی پتیوں پر کھڑے شبنم کے پانے کے موتی۔

اس کے گیلے کپڑوں سے چھلکتا ہوا اسکا گورا رنگ کس کو بھی پاگل کر دینے والا اس کا حسن دیکھ کر کتنی دیر تک وہ دو آنکھیں دور کھڑکی سے اسکو دیکھتی رہی۔

اس نے کان لگا کر سننا چاہا وہ بارش میں نہاتے ہوئے کچھ گنگنا رہی تھی۔

دونوں پیر جوڑ کر بچوں کی طرح ہوا میں اوپر کی طرف اچھلتے ہوئے ہوئے شاید وہ کوئی سونگ گنگنا رہی تھی۔۔

میں ناچوں آج چھم چھم چھم وہ یہ والا سونگ گنگنا رہی تھی۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ وہ بارش میں گول گول گھوم رہی تھی شاید وہ بارش کی

بہت دیوانی تھی۔۔اس بات سے بے نیاز کے کوئی اس کے اس حسن کو دیکھ کر اپنے ہوش کھو رہا ہے۔

ان دو آنکھوں نے پہلی بار کسی لڑکی کی قربت مانگی چاہی تھی۔ان دو آنکھوں کو آج پہلی بار یہ احساس ہوا تھا کہ اس کے اندر ایک جذبات سے بھرا ہوا دل موجود ہے۔۔اس کا دل کش حسن اس مغرور ہستی کو بہت بے چین کیے ہوئے تھا۔۔ کتنی دیر سے وہ کھڑکی پر کھڑا اس کا بارش میں بھیگنے والا عمل بہت دلکشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر موبائل کی رنگ سے ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔موبائل سکرین پر اسد کا نمبر دیکھ کر ٹائیگر نے فون اپنے کان سے لگا لیا۔۔ٹائیگر تمہارا شک ٹھیک نکلا اس سارے معاملے میں اس کمینے سرتاج کا ہی ہاتھ ہے۔۔۔

اسد خان نے اپڈیٹ کرتے ہوئے کہا۔

ٹائیگر کام شک سے نہیں یقین سے کرتا ہے۔ٹائیگر اپنے مغروانداز سے پاس پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

ہاں ٹائیگر تمہارا یقین والا شک ٹھیک نکلا۔لڑکیوں والے دھندے کے پیچھے سرتاج کا ہی ہاتھ ہے اسد نے اپنے فنی مزاج والے انداز سے اپڈیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔مجھے پورا یقین تھا کہ اس سارے کام میں کمینہ سرتاج ہی ملوث ہے۔۔۔

اب آگے کیا کرنا ہے۔اسد خان نے ٹائیگر سے اگلا حکم چاہا تھا۔۔کرنا کیا ہے اس کمینے کے ہر جرم کے بدلے اس کے گوشت کے بہترین ٹکڑے جیک کے آگے ڈالیں گے۔ویسے تو اس کتے کے اندر کچھ بھی بہترین نہیں ہے ٹائیگر نے ناگوار سے لہجے سے سرتاج کے لیے الفاظ بولے تھے۔۔

ٹائیگر کا اصل نام اسفند شہریار تھا۔ مگر جرم کی دنیا میں اسے ٹائگر کے نام کا ٹائٹل ملا تھا۔ وہ نام سے ہی نہیں کام سے بھی ٹائیگر تھا۔۔۔ وہ جنگلی ٹائیگر کی طرح دشمنوں کے سینے سے کلیجے نکالنے کا جگرار کھتا تھا۔۔ وہ چلتا تو اس کی آنکھوں کی دہشت سے لوگوں کی روحیں کانپ جاتی تھی۔۔

○○○○○○○

اچھو۔۔اچھو۔۔اچھو

امی میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ دل آویز سوں سوں کر کے بوالی۔ دیکھا لگ گی نہ ٹھنڈ بولا بھی تھا کہ مت نہاؤ بارش میں ٹھنڈ لگ جائے گی مگر تم میری کوئی بات سنو تب نہ۔۔ دیکھو لگ گئی نہ ٹھنڈ دل آویز کی ماں پریشان ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔ اب میں نے کوئی جان بوجھ کر ٹھنڈ تھوڑی لگوائی ہے۔۔ دل آویز بچوں کی طرح ہونٹ باہر کو نکال کر بول رہی تھی۔

نہیں ٹھنڈ تو تمہیں زبردستی اٹھا کر چھت پہ لے گئی تھی بارش میں نہانے کے لیے۔۔دل آویز کی ماں تولیے سے دل آویز کا سر پونچھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔امی کیا ہے ہر وقت تانے دیتی رہتی ہیں دل آویز اپنی ماں کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے جھنجھلا کر بول رہی تھی۔۔ کبھی کبھی خوش بھی ہو لیا کریں صحت کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے وہ کمبل اپنے اوپر اوڑتے ہوئے لیٹ گئی تھی۔

مجھے بھی پتہ ہے کہ خوش ہونا صحت کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے مگر گھر کے فاقوں سے جان چھوٹے تو میں خوش بھی ہو جاوں اور ہنسا بھی کروں تمہیں کیا پتہ کہ گھر میں راشن کیسے ڈلواتی ہوں میں۔ تم تو بس اپنا پیٹ بھر کے سو جاتی ہو آرام سے دل آویز کی ماں غریبی کے طانے دے رہی تھی۔۔

صرف ایک روٹی ہی کھانے کو ملتی ہے وہ بھی آپ بھی مجھ پر بند کر دیں باقی لڑکیوں کو دیکھیں ان کے پاس کتنے خوبصورت کپڑے ہوتے ہیں اور ان کے گھر میں طرح طرح کے کھانے بنتے ہیں۔

ہمارے گھر میں جو روکھی سوکھی روٹی بنتی ہے آپ اس کے بھی مجھے طعنے مارتی رہتی ہیں۔دل آویز روز کے تانوں سے تنگ آ کر آج غصے سے بول رہے تھی۔

بس یہ زبان لڑانی آتی ہے ماں سے اس کے علاوہ تو اور کچھ تم نے سیکھا ہی کہا ہے۔۔خاک سیکھوں گی گھر سے باہر تو آپ مجھے جانے نہیں دیتی سکول میں پڑھتی تھی تو وہ بھی آپ سے برداشت نہیں ہوتا تھا چھڑوا کر گھر بٹھا لیا ہے ۔۔پتہ نہیں کون سی قصیدہ کاری کروانی تھی مجھ سے آپ نے جو سکول چھڑوالیا ہے۔۔۔

ویسے بھی ہمارے گھر میں کوئی ایسی خاص غربت نہیں ہے بچی نہیں ہوں مجھے سب سمجھ میں آتا ہے ویسے ہی آپ کا خرچ کرنے کو دل نہیں کرتا اپنے لیے جو اتنے مہنگے مہنگے سوٹ لیتی ہیں وہ نہ لیا کریں تو گھر میں اچھا خاصا راشن آجایا کرے۔۔

اپنی بکواس بند کرا اور سو جا آرام سے دل آویز کی باتوں سے اس کی ماں کو غصہ آنے لگا تھا۔

ooooooo

اسد اپنے فون گیلری سے پرانی فوٹو دیکھ رہا تھا اور ساتھ اپنے انابی لبوں سے مسکرا رہا تھا کے ایک دم وہ ہنستے ہنستے رک گیا۔اور ہاتھ اور آنکھیں دونو ایک تصویر پے رک گئے تھے؟؟

(ماضی)اسد کتنا خوش تھا اپنی پوری فیملی کے ساتھ 10 سال کا اسد اور دو سال کی نور اپنے موم ڈیڈ کے ساتھ 10 کشمیر گھومنے کے لیے جا رہے تھے۔

پاپا ہم لوگ یہاں پر اپنا گھر لیں گے۔اسد اس خوبصورت جگہ کو دیکھ کر بار بار ایک ہی بات بول رہا تھا۔پاپا کی جان جہاں کہو گھر لے لینگے اسد ایک پٹھان فیملی سے تعلق رکھتا تھا۔وہ بچپن سے ہی بہت خوبصورت تھا۔اسد نے آنکھیں کھولی تو سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا یہ مثال اس پر فٹ بیٹھتی تھی۔۔

وہ خاندانی امیر تھے اسد کے پاپا اور چاچو دو بھائی تھے اللہ کا شکر تھا کہ پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔اپنا کپڑے کا بزنس تھا۔

اس کی ایک بہت خوشحال فیملی تھی مگر کچھ لوگوں کی وجہ سے ان کی خوشیوں میں گرہن لگا ہوا تھا۔ مگر آج وہ اپنے پاپا کے ساتھ گھومنے کے لیے باہر آیا تھا۔۔ تو اس وقت اس کے دماغ میں کچھ بھی اور نہیں تھا۔ وہ بہت خوش تھا کہ وہ اپنے پاپا کے ساتھ کشمیر گھومنے جا رہا ہے۔ اور بہت جلد وہ یہاں پر گھر لیں گے یہ بات اس نے اپنے ذہن میں بٹھالی تھی۔۔

دو سال کی نور کو کچھ سمجھ تو نہیں آ رہا تھا
وہ سب کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔ اسد کو کیا پتا تھا
آج اس کی سب خوشیاں ختم ہونے والی تھی۔ آج اس کے ممی پاپا کے ساتھ اس کا یہ آخری خوشیوں بھرا سفر ہے وہ کہاں جانتا تھا کہ آج کے بعد وہ دنیا میں اکیلا رہ جائے گا۔۔۔
اسد کا پاپا کوئی جوک سنا رہا تھا جسے سن کر وہ سب ہنس رہے تھے تبھی ایک ٹرک نے آ کر گاڑی کو زور سے ٹکر ماری۔۔ ٹرک کے ساتھ ٹکرانے سے

گاڑی الٹ گئی۔اسد کے پاپا کی موقع پر ہی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔اسد کی ماں بہت زیادہ زخمی ہو گئی تھی وہ خون میں لت پت گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ اس قدر زخمی تھی کہ وہ گاڑی سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی۔وہ نور اور اسد دونوں کو گلے لگائیں رو رہی تھی

اسد میرے بچے کسی سے مدد مانگو جلدی سیمابی بی اسد سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔خود نور کو گلے لگائے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔میر خان اٹھیں آنکھیں کھولیں ہمیں آپ کیسے بے آسرا چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔۔

سیمابی بی اپنے شوہر میر خان کو ہاتھ سے ہلاتے ہوئے رو رو کر پکار رہی تھی سیمہ بی بی کا دل یہ گواہی دے رہا تھا کہ اس کا شوہر اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔میر خان کیسے ہمیں لاوارث چھوڑ کر جا سکتے ہو دیکھو ہمارے بچے رو رہے ہیں۔۔

اس بے رحم دنیا میں آپ کیسے ان کو چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔آپ نے تو میرا ہاتھ تھامتے وقت یہ وعدہ کیا تھا نہ کہ آپ کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گے تو کیسے یہ وعدہ توڑ کر آپ جا سکتے ہیں۔۔

اے اللہ تو میری حقیقت سے واقف ہے اگر میرے رب تو نے میر خان کو اپنے پاس بلا لیا ہے تو میری دعا کو بھی قبول کر لے میرے مالک میں نہیں جینا چاہتی۔میر خان کے بنا اس بھیڑیوں کی دنیا میں مجھے نہیں رہنا۔۔

میرے رب اگر تو دعائیں سنتا ہے تو آج میری بے آسرہ عورت کی دعا بھی سن لے اس سے پہلے کہ کوئی بھیڑیا مجھے اپنی درندگی کا نشانہ بنائے تو مجھے باحفاظت میرے شوہر کہ نکاح میں ہی مجھے اپنے پاس بلا لے۔وہ روتے ہوئے پاگلوں کی طرح اپنے رب سے دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

سال کا اسد روتا ہوا گاڑی سے اترا اور سڑک پر بھاگتے ہوئے ہیلپ 10 ہیلپ چلانے لگا۔ دو سال کی معصوم سی نور ڈر کے مارے مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔ اتنے میں ایک گاڑی آ کر رکی اور اس گاڑی سے ایک عورت نیچے اتری اور اس نے اسد کی ماں کے سر پر کچھ زور سے مارا تھا جس سے سیمابی بی وہی بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

پھر گاڑی سے ایک آدمی اترا جو شکل سے ہی بڑا عجیب لگ رہا تھا۔ کتنی پیاری بچی ہے وہ عورت عجیب سی نظروں سے نور کو دیکھ رہی تھی۔ اسد جو یہ سب دیکھ رہا تھا۔ بھاگتا ہوا گاڑی کے پاس آیا تھا۔۔

اسد بچپن سے ہی بہت نہ ڈر بچہ تھا۔اس نے اس آدمی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے نور کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ چھوڑو میری بہن کو ہاتھ مت لگانا۔۔اتنے میں اس آدمی نے اسد کو دھکا دے دیا۔۔۔10 سال کا معصوم بچہ لمبے چوڑے بھیانک آدمی کا دھکہ برداشت نہ کرتے ہوئے بہت بری طرح سے گرا تھا۔۔

جس سے اسد کا سر پتھر سے ٹکرا گیا اور خون نکلنے لگا اور اسد کے آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس اس کی بہن کو گاڑی میں بٹھا کر وہ دونوں بے رحم لے گئے۔اسد کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ہوسپٹل کے بیڈ پر پایا۔

موم ڈیڈ نور کہاں ہو آپ سب لوگ پاپا کہا ہو۔

ایک مہربان انسان اسد چیخو پکارسن کے فورن سے پاس آیا۔۔اور اپنا شفقت بھرا مہربان ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہوئے بولا۔بیٹا چپ آپ کو بہت مضبوط بننا ہے۔۔میں آپ کے پاس ہوں۔

میرا بیٹا چپ اسد کو سینے سے لگائے اس کو دالسہ دے رہے تھے۔جب اس میربان شخص نے دیکھا کے اب تھوڑا ہچکیوں میں کمی آئی ہے تو بولے بیٹا اب میری بات بہادری کے ساتھ سنو آپ کے ممی پاپا کی ڈیتھ ہو گئی۔۔

اور نور نور کہا ہے اسد نے انکے بات مکمل ہونے پر پوچھا۔۔وہ مہربان انسان بولا بیٹا نور کون ہے۔میری چھوٹی سی بہن ہے نور اسد بڑا دکھی ہو کر بولا۔ میری جان سوری ہمیں وہ تو کہی بھی نہیں دیکھی۔۔شاید وہ۔وہ اغوا ہو گئی ہے۔اسد روتے ہوئے بولا۔۔۔کیا آپ نے نور کو کسی کو لے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔جی ایک آدمی اور ایک عورت گاڑی میں آئے تھے۔۔

اور وہ نور کو اپنے ساتھ لے گئے۔۔بیٹا ہم پوری کوشش کریں گے کے ہم نور کو ڈھونڈ سکیں مگر بیٹا آپ کو فی الحال بہادری کے ساتھ جینا ہے کہ آپ نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے اور اللہ تعالی کی اسی میں رضا تھی۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اسد پھر سے روتے ہوئے بولا۔۔

بیٹا صابر کرو اللہ پے بھروسہ رکھو اور مجھ پر یقین کرو ہم آپ کی بہن کو ڈھونڈے کی پوری کوشش کریں گے۔۔اس مہربان شخص نے اسد کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔اسد اس مہربان شخص کے سینے سے لگتا ہوا روتے ہوئے بولا اب میں کہاں جاؤں گا۔۔

بیٹا آپ میرے ساتھ چلنا میرے گھر میرے گھر میں تمہارے جیسا میرا ایک بیٹا ہے اور ایک میری بیٹی ہے وہ آپ کا بھی گھر ہو گا۔اور آپ وہاں پر

آرام سے رہنا۔ میرے دوسرے دونوں بچوں کی طرح ۔۔اسفند شہر یار ایک بزنس مین تھا۔ وہ ایک بہت اچھا انسان تھا۔ اس کے دو بچے تھے۔ اسفند یار اور دوسری بیٹی مسکان شہر یار۔۔ شہر یار ایک مشہور بزنس ہونے کی وجہا سے اس کی پولیس میں کافی اچھی جان پہچان تھی ۔۔

ایس ایچ او نے بتایا کہ بچے کی جان کو خطرہ ہے۔ ایس ایچ او کا یہ کہنا تھا کہ۔ ایکسیڈنٹ جان بوجھ کر کروایا گیا ہے۔۔ اس لیے ایس ایچ او یہ چاہتا تھا کہ۔ جب تک کوئی مجرم سامنے نہیں آتا بہتر ہے کہ بچے کو اپنے ساتھ رکھے۔۔

اور ویسے بھی شہر یار صاحب بہت ہی نرم دل کا اور مہربان شخص تھا اور اسد ایک بہت ہی پیارا بچہ تھا جو شہر یار صاحب کو بہت ہی پیارا لگا تھا اس کے چہرے پر جو معصومیت تھی شہری یار کے دل کو وہ چھو گئی تھی ۔۔۔

شہریار جب آفس سے اپنے گھر واپس آرہا تھا۔ تو اس نے راستے میں اسد کے ماں باپ کی گاڑی کا
ایکسیڈنٹ ہوا دیکھا۔ تو ان کو زخمی حالت میں وہ ہوسپیٹل لے کر آنے والا یہی مہربان تھا۔۔

اسد اس دن سے اسفند کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے لگا۔ اسفند اسد سے دو سال بڑا تھا۔ اسفند کی بہن مسکان اسفند سے چھ سال چھوٹی تھی۔
اسفند شروع سے ہی اپنی عمر سے زیادہ میچورٹی رکھتا تھا۔ اس لیے جب اسفند کے پاپا (اسد) کو گھر لے کر آئے تو اسفند نے بڑی محبت سے اسد گلے لگایا۔

اسفند بیٹا یہ تمہارا بھائی ہے آج سے یہ تمہارے اور مسکان کے ساتھ رہے گا ہمیشہ۔۔جی پاپا اسفند نے بڑی خوش دلی کے ساتھ اسد کو گلے لگایا۔اسد نے نظر بھر کر اسود کی طرف دیکھا تھا جو اس سے تھوڑا سا ہی بڑا تھا مگر وہ دیکھنے میں بہت ڈیشنگ اور خوبصورت تھا اس کی پرسنلٹی اس عمر میں بھی بہت شاندار اور جاذب نظر تھی وہ اتنا جاذب نظر تھا کہ اسد خود ایک لڑکا ہو کر اسے سراہ بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔

اسد بیٹا اس سے ملو یہ مسکان ہے میری پیاری بیٹی اور آپ کی بہن شہر یار صاحب اپنی بیٹی کو محبت سے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہائے آئی ایم مسکان اب ہم سب فرینڈ بن کر رہیں گے ۔مسکان نے ہاتھ بڑھا کر اسد کے آگے کیا اسد اس وقت اتنی تکلیف میں تھا۔مگر وہ چھوٹی سی جان اس کے چہرے پر خوشی آنے کی وجہ بن گئی۔

وقت تیز رفتار گھوڑے کی طرح بھاگتا چلا گیا🕘اسفند اسد اور مسکان بچپن کی سیڑھیوں کو عبور کرتے ہوئے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے۔۔

مسکان 9th کے لئے میں پڑ رہی تھی۔اور اسفند اور اسد نے آگے کی پڑھائی کے لئے یو کے جا رہے تھے۔آج ان کی 5 بجے فلائٹ تھی۔۔اسد یار اٹھو ہم نے اپنے کالج کے نام کے دوستوں کو ملنے جانا ہے۔تاکہ وہ کل کو شکوہ نہ کر سکیں کہ ہم جانے سے پہلے ان کو مل کر نہیں گئے ہیں۔۔

اسد اور اسفند آپس میں بہت اچھے دوست تھے اس لیے انہوں نے باہر کوئی خاص دوست نہیں بنائے تھے صرف کالج میں ہیلو ہائے والے ہی دوست تھے ان دونوں کے۔۔

اسد یار اٹھ جاؤ شام کو ہماری فلائٹ ہے اسفند اسد کو کب سے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔اور اسے باہر جانے کے لئے افورس کر رہا تھا۔اسفند یار تم چلے جاؤ مجھے نہیں جانا ہے۔

میں سیدھا ایئرپورٹ ہی چلوں گا۔پلیز جاؤ تم مجھے ابھی روم میں آرام کرنے دو اسد صبح سے روم میں لائٹ بند کر کے اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔اسفند کو لگا شاید گھر سے دور جانے کی وجہ سے اسد اداس اور پریشان ہے۔۔

او کے جیسے تمہاری مرضی کرو تم آرام یہ کہتے ہوئے اسفند اپنے کالج کے فرینڈ کو ملنے کے لیے اکیلا ہی چلا گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد دروازہ بھر سے کھلا تھا ۔تو اسد غصے سے بولا تھا۔اسفند یار پلیز چلے جاؤ مجھے نہیں جانا ہے۔۔۔کہا نہیں جانا ہے اور کیوں نہیں جانا ہے۔۔یہ شہریار انکل کی آواز تھی۔

شہریار صاحب کی آواز آنے پر اسد جلدی سے اٹھ کر بیڈ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔سوری انکل مجھے لگا کے اسفند ہے۔اسد اپنے لہجے پر شرمندہ سا ہو کر بول رہا تھا۔۔

اسد یہ آپ نے اپنی کیا حالت بنائی ہوئی ہے۔
رو رو کر اسد کی آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی۔اسد تمہاری آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں کیا آپ رو رہے تھے۔۔نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے۔میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔کیا سچ میں اسد بیٹا یہی بات ہے شہریار صاحب نے ٹٹولتی ہوئی نظروں سے اسد کی طرف دیکھا تھا۔

انکل سچ میں یہی بات ہے۔اسد یقین دالتے ہوئے بولا۔۔۔سچ میں انکل میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے میری آنکھیں سوجھی ہوئی ہیں۔اور

اسی لیے میں روم میں لیٹ کر آرام کر رہا ہوں اسد اپنے چہرے کے زاویے چھپانے کے لیے ادھر ادھر دیکھ کر بات کر رہا تھا۔

اور خراب طبیعت کی وجہ مسکان ہے۔انکل کے ایک دم اس طرح سے کہنے پر اسد نے جلدی سے نظریں جھکالی تھی جیسے کسی چور کی چوری پکڑی گئی ہو۔
انکل مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔اسد نفی میں سر ہلاتے ہوئے جھوٹ بول رہا تھا۔
جھوٹ مت بولو اسد مجھے سب پتہ ہے۔میں نے تمہیں ہمیشہ اسفند سے پہلے ترجیح دی ہے۔میں نے تمہیں ہمیشہ اپنا بیٹا سمجھا ہے مگر شاید تم نے کبھی مجھے باپ والا رتبہ نہیں دیا اسی لیے اپنی دل کی بات مجھے بتانا گوارا نہیں کی۔

اٹھو منہ دھو کر میرے ساتھ باہر آؤں شہریار صاحب کی تجربہ کار نظروں سے کچھ چھپا ہوا نہیں تھا کہ اسد مسکان کے لیے بہت پوزیسف ہے وہ مسکان پر آنچ نہیں آنے دیتا تھا۔

بچپن میں مسکان سیڑھیوں سے نیچے گر کر بے ہوش ہو گئی تھی اسد ساری رات نہیں سویا تھا۔

اس نے رو رو کر خود کو ہلکان کر لیا تھا۔اس نے کھانا تک چھوڑ دیا تھا۔۔اسد نے بچپن میں مسکان کو بچاتے ہوئے کئی بار خود گر کر چوٹ لگوئی تھی۔

مسکان کو بچاتے ہوئے چوٹ لگانا ہو یا مسکان کی خوشی کے لئے پاستا بناتے ہوئے اپنا ہاتھ جلا لینا۔

یہ اس کو چھوڑ کر جانے پر رو رو کر اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لینا ہو۔

اسد نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔مسکان سے دور جانے کے غم سے اسد نے کھانا بھی چھوڑا ہوا تھا۔۔

یہ سب کچھ شہریار صاحب کی آنکھوں سے اوجھل نہیں تھا۔اسد شہریار کو صاحب کو اسفند کی طرح ہی پیارا تھا۔اور اسد بہت سلجھا ہوا خوبصورت نوجوان تھا۔وہ پڑھائی میں بھی لائق تھا۔اور اس کی پرورش خود شہریار صاحب نے اپنے ہاتھوں سے کی تھی۔

وہ ان کی نظروں کے سامنے ہی بڑا ہوا تھا اس لیے اس کی ہر اچھائی اور برائی سے شہریار صاحب واقف تھے۔اور سب سے بڑی بات اسد انکی بیٹی کو بہت کو چاہتا تھا۔۔

شہریار کھلے ذہن کا مالک تھا اس لیے اپنی بیٹی کا ہاتھ اسد کے ہاتھ میں دینے سے ان کو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔شہریار صاحب سب کچھ دیکھ کر چپ صرف

کلاس کی سٹوڈنٹ thاسی لیے تھے کہ مسکان ابھی چھوٹی تھی۔وہ ابھی 9 تھی۔اسد اور مسکان کی اتج میں پانچ سال کا فرق تھاشہریار چاہتا تھا کہ اسد کی پڑھائی کے بعد ان کی شادی کر دے گا۔۔

مگر اسد کو آج اس طرح سے بے حال دیکھ کر شہریار صاحب نے ایک اہم فیصلہ کیا تھا۔اسد شہریار کے ساتھ باہر آیا تو وہاں پر چوکیدار خان انکل اور کچھ گواہ اور مولوی صاحب بیٹھے تھے۔

انکل یہ سب کیا ہے اسد نے ستائشی نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔تمہارا اور مسکان کا نکاح بیٹھوں یہاں میں آتا ہوں۔شہریار اسد کو بیٹھا کر سیدھا مسکان کے روم میں آیا تھ۔

مسکان روم میں بیٹھی ہوئی اپنا کل کے لیے ٹیسٹ تیار کر رہی تھی۔مسکان اپنے پاپا کو اس وقت اپنے روم میں دیکھ کر تھوڑی حیران ہوئی تھی۔مسکان بیٹا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔یا پھر یوں کہیں کہ مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔وہ اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئے تھے۔

میں آپ کا نکاح اسد سے کروا رہا ہوں آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔

مسکان جسے ابھی سہی طرح سے نکاح کا مطلب بھی نہیں پتا تھا وہ کیا بولتی۔

مگر اسد اس کے لیے بہت خاص تھا۔ہر ٹینشن کے وقت مسکان کی نظر اسد کو ڈھونڈتی تھی۔اس لیے اس نے ہاں میں سر کو ہلا دیا۔۔شاباش آپ سے یہی امید تھی ۔بیٹا انشاءاللہ اسد خان آپ کے لیے ایک بہترین ہمسفر ثابت ہو گا اس کا مجھے پورا یقین ہے۔۔

شہر یار صاحب اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مولوی صاحب کو لے کر روم میں داخل ہوئے۔اس طرح اسد اور موقع مسکان کا نکاح ہو گیا۔

وہ کچھ دیر پہلے مسکان شہر یار تھی اب وہ مسکان اسد میر خان بن چکی تھی ۔مولوی اور گواہوں کے جانے کے بعد شہر یار صاحب اسد سے بولے۔اسد بیٹا اسفند کو ابھی نکاح کا پتہ نہیں چلنا چاہیے۔

کیوں اسد نے جواب طلب نظروں سے دیکھا۔بیٹا مسکان ابھی چھوٹی ہے اسفند کی نظروں میں اس کی مسکان چھوٹی بچی ہے۔وہ مسکان کو اپنی بہن کم اور بیٹی زیادہ سمجھتا ہے۔اتنی کم عمر میں اسفند نکاح کے لیے نہیں مانتا۔

اس لیے میں نے بنا سے پوچھے چپ چاپ آپ کا نکاح کروادیا ہے وقت آنے پر میں خود اسے بتادوں گا۔اور مجھے پتہ ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا

۔تمہارے مسکان کے نکاح سے مگر فی الحال ہمیں چپ رہنا پڑے گا یہی بہتر ہے۔

نہیں انکل یہ سب تو جلدی جلدی میں ہو گیا ہے ۔اور مجھے اسفند کو بتانے کا موقع ہی نہیں ملا۔ مگر ہم اسفند سے نہیں چھپا سکتے ہمیں اس کو اعتماد میں لے کر بتا دینا چاہیے۔۔ نہیں اسد آپ کو میری قسم آپ وعدہ کرو کہ آپ فلحال اسفند کو ابھی کچھ نہیں بتاؤ گے۔۔

پانچ بجے تم لوگوں کی فالئٹ ہے
صرف ایک گھنٹہ باقی ہے ہمارے پاس سمجھانے کا وقت نہیں ہے۔
وقت آنے پر میں خود اسفند کو ساری بات بتا دوں گا۔تب تک کے لئے آپ مجھ سے وعدہ کرو کہ آپ اسفند سے کچھ نہیں کہوں گے۔

شہریار کی بات پر اسد چپ تو ہو گیا مگر دل سے وہ اس بات پہ مطمئن نہیں تھا

۔اب آپ بے فکر ہو کے جاؤ اور اچھے سے پڑھائی کرنا۔مسکان آپ کی

امانت بن کر میرے پاس رہے گی۔اور آپ کو کامیاب ہو کر اپنا مقام

حاصل کرنا ہے ۔زندگی کے اس سفر میں آپ کو بہت کامیابیاں حاصل

کرنی ہے۔

قابل بننا ہے وعدہ کرو مجھ سے میں نے ہمیشہ تمہیں اسفند کی طرح ہی پیار کیا

ہے۔آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا دے کر اپنی محبت کا ثبوت بھی دے دیا ہے۔

اب آپ کی باری ہے کے آپ میرا بیٹا ہونے کا ثبوت دے۔شہریار صاحب

اسد کو گلے لگا کر پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولے۔جی انکل میں وعدہ کرتا ہوں

کہ میں مسکان کے قابل بنو گا۔اور اپنی قابلیت سے اپنا مقام حاصل کروں

گا۔

اسد آپ مسکان کے قابل ہو تو تمہارے ہاتھ میں میں نے اپنی اکلوتی بیٹی کا ہاتھ دے دیا ہے۔ مقام تمہیں اپنے لئے حاصل کرنا ہے اور نور بیٹی کو بھی تو ڈھونڈا ہے نا شہریار صاحب نے جوش بھرے انداز سے اسد سے کہا تھا۔۔

OOOOOO

۔۔حال۔۔

اسد نور کی تصویر اپنے فون میں دیکھ کر ماضی میں چال گیا ہوش میں آیا تو اس کی دونوں آنکھیں نم تھی۔ نور کی تصویر اس نے اپنے فیملی فوٹو البم سے لی اس کا گھر اور پراپرٹی سب پولیس کسٹڈی میں آچکی تھی۔

اے سی پی شہریار کا بہت اچھا دوست تھا جو شروع میں رات کے اندھیرے میں اسے گھر جانے کی اجازت دے دی تھی۔ کہ وہ اپنا کچھ ضروری سامان لے آئے اس نے بس اپنا فوٹو البم اٹھایا اور کچھ نہیں کیونکہ اس کو سب سے ضروری یہیں لگا ماضی سے واپس آتے ہی اس کو سب سے پہلے سرتاج کا خیال آیا۔۔۔

اسد اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتا ہوا ٹارچر روم کی طرف چل پڑا تھا جہاں پر اس نے سرتاج کو کتنے گھنٹوں سے الٹا لٹکار کھا تھا۔اور مار مار کے مار اسکا حشر خراب کیا کر دیا تھا۔۔

سرتاج کا تعلق اس گروہ سے تھا جو لڑکیوں کو مختلف جگہوں سے اغوا کر کے یا غیر قانونی طریقے سے خرید کر دبئی میں آکر مختلف اڈوں پر سیل کرتا تھا۔اسد جب بھی اس طرح کے مجرم کو پکڑتا تو اسد کو نور کی یاد آتی تھی۔۔

اور اس کی روح کانپ جاتی تھی یہ سوچ کر کہ پتہ نہیں اس کی معصوم نور کن لوگوں کے پاس ہے اور وہ کس حالات میں ہے اور بے ساختہ اس کے لبوں سے اپنی بہن کے لیے دعا نکلتی کہ اے اللہ تو میری بہن کی حفاظت کرنا وہ جہاں پر بھی ہے اس سے اپنے حفظ و ایمان میں رکھنا۔۔۔

نور کی جدائی کا جو درد اسد کے دل کے اندر ہمیشہ موجود رہتا تھا وہ آہستہ آہستہ ناسور بن گیا تھا اس لیے جب بھی وہ اس طرح کے کسی مجرم کو پکڑتا تو اس پر گھر بن کر ٹوٹ پڑتا تھا۔ بظاہر خوش نظر آنے والا اسد خان اندر سے بے حد دکھی تھا۔۔

ماں باپ کو کھونے کے بعد اس کا اکلوتا رشتہ اس کی بہن نور جس کا اسے کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی وہ نور کو ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔ مگر آج بھی اس نے ہار نہیں مانی تھی آج بھی وہ ہر دن ایک نئ امید کے ساتھ نور کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا تھا۔۔

ٹائیگر کو اسد نے کب سے ٹارچر روم میں الٹا لٹکایا ہوا تھا۔اور مار مار کے اس کو بے حال کیا ہوا تھا۔۔اب اسے ٹائیگر کا انتظار تھا دیکھو مجھے چھوڑ دو میں تو بس ایک چھوٹا سا شطرنج کا مہرا ہوں اصل شطرنج کا راجہ تو کوئی اور ہے۔

سرتاج کب سے یہی بکواس کیے جا رہا تھا اتنے میں اسے باہر سے آتی بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی۔تو اس نے الٹے لٹکے ہوئے ہیں دروازے کی طرف دیکھا۔۔

رائل بلو تھری پیس میں گرے شرٹ پہنے ہوئے پیروں میں بلیک شوز ہاتھ میں قیمتی کھڑی براون سلکی بال جنہیں جل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔گورا رنگ دمکتا ہوا چہرہ۔اس پر چھوٹی چھوٹی سی داڑھی جسے بڑے سلیقے سے فیشن کے متابک سیٹ کیا ہوا تھا۔اور شیشے کی طرح چمکتی ہوئی اس کی پراسرار گہری آنکھیں۔آنے والے کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھے۔

کسرتی اور مضبوط جسم اس چیز کی ضمانت تھا کہ وہ انسان ریگولر جم جاتا چہرے پر اتنا غرور کے جس سے صاف پتا چلتا تھا۔ کہ سامنے والا خود بھی یہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ بہت خوبصورت ہے۔ اس پر اس کی دل دہالنے والی اور مغرور چال۔۔

ویلکم ٹائیگر۔ ٹائیگر نے روم میں ابھی قدم رکھا ہی تھا کہ اسد نے اپنے ہمیشہ والے انداز میں ٹیگر کو ویلکم کیا۔۔ سرتاج جو الٹا لٹکا ہوا ٹائیگر کی خوبصورتی اور مغرور چال کو دیکھ رہا تھا وہ ٹائیگر کا نام سنتے ہی بوکھلا گیا۔۔ ٹائیگر ٹائیگر یہ ٹائیگر ہے۔ ٹائیگر اپنی مغرور انداز میں چلتا ہوا آ کر صوفے کے ساتھ پشت کے ساتھ ٹیک لگائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔۔

یس میں ہوں ٹائیگر۔ سرتاج کے پوچھنے پر ٹائیگر کچھ اس طرح سے دھاڑا کے ٹاچر روم کی دیوارے بھی حل گئی تھی۔ ٹائیگر کا چہرہ بہت کم

لوگ مافیاں کی دنیا میں پہچانتے تھے۔۔ مگر ٹائیگر کا نام لیتے ہیں مافیاں کی دنیا میں تہلکہ مچ تھا۔۔

جیسے اس وقت ٹائیگر کا نام سنتے ہی سرتاج کی زندگی میں سنامی آگئی تھی۔ رہی سہی قصر ٹائیگر کی دھاڑ نے پے پوری کردی تھی۔۔۔ہاہاہاہا سرتاج کی ڈر کے مارے شلوار گیلی ہو گئی جسے دیکھ کر اسد کی ہمیشہ والی بے وقت ہنسی چھوٹ گئی۔اسد قہقے لگاتا ہوا لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔۔

اسسسد ٹائیگر اسد پر چلایا تھا۔۔سوری سوری
ٹائیگر ٹاچر روم کے اندر آتے ہوئے سرتاج کی بات سن چکا تھا کہ اس کے پیچھے کسی اور کا ہاتھ ہے۔اور وہ ایک چھوٹا سا مہرا ہے ۔اب بول جو میرے آنے سے پہلے بول رہا تھا۔

سرتاج کی ٹائیگر کو دیکھ کر ڈر اور خوف کے مارے آنکھیں پھٹی ہوئی تھی الٹا لٹکے صرف اور صرف پھٹی آنکھوں سے ٹائیگر کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔ سرتاج کو اس طرح ٹائیگر کو تکتے ہوئے دیکھ کر اسد ایک بار پھر سے بے وقت مذاق سوجھا۔

سرتاج ٹائیگر کو ایسے مت دیکھو ٹائیگر کو مردوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ ویسے تو اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ٹائیگر کو تو عورتوں میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ سرتاج کو ٹائیگر کی پرسنلٹی سے متاثر ہو کر دیکھتے ہوئے۔ ہنستے ہوئے مذاق اڑا ای رہا تھا۔

اسد کے مزاق پر ٹائیگر نے کھا جانے والی نظروں سے اسد کی طرف دیکھا تھا ۔اسد کسی دن تم ضائع ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں سے اس طرح بے وقت

مذاق کرنے پر۔۔۔سوری سوری اسد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے سر کو جھکاتے ہوئے اپنی ہنسی کو روک کر سوری کہا تھا۔

اسد کے سوری کہنے پر ٹائیگر پھر سے سرتاج کی طرف متوجہ ہو کر اپنے ایٹیٹیوڈ والے انداز سے ایڑیوں کے بل بیٹھ کر سرتاج کو بالوں سے پکڑ کر پیچھے کی طرف جھٹکا دیتے ہوئے بولا۔

اب بول کون ہے تیرے گھٹیا دماغ کے پیچھے۔اور کس کا کتا ہے تو۔۔میں اس کو نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔۔مجھے تو بس وہ دونوں فون پر ہی کمان دیتے ہے کہ۔

لڑکیوں کو ایئرپورٹ سے لے کر کہاں پر چھوڑنا ہے۔میں نے کبھی ان دونوں کا چہرہ نہیں دیکھا پھر تو ہمارے کسی کام کا نہیں ہے۔ٹائیگر نے اپنا تیز دھار چاکو نکال کر بڑی بے دردی سے سرتاج کی دو انگلیاں کاٹی۔۔درد سے سرتاج کی چیخیں پورے ٹارچر روم میں گونج رہی تھی۔

وہ درد سے کراہ رہا تھا۔ تجھے کیا لگتا ہے کہ ٹائیگر کوئی معصوم بچے کا نام ہے جس کی آنکھوں میں تو دھول جھونک سکتا ہے۔ مجھے اچھی طرح سے پتہ ہے کہ کتے تو جھوٹ بول رہا ہے۔

چل اب منہ کھو اس سے پہلے کہ میں تیری زبان کا بھی یہی حشر کروں۔ ٹائیگر نے زمین پر تڑپتی ہوئی سرتاج کی انگلیوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

مجھے سچ میں صرف اتنا ہی پتہ ہے کہ پاکستان سے آنے اغواء ہو کر آنے والی لڑکیاں یہاں پر پہنچ چکی ہیں۔ جن کو میں نے مختلف اڈوں پر بیچنا تھا۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں پتا مجھ پر رحم کھاؤ میری یہ بات کا یقین کرو ٹائیگر مجھے ان

دونوں کی کے بارے میں اور کچھ نہیں پاتا میں تو ان کے نام تک نہیں جانتا ہماری صرف فون پر ہی بات ہوتی ہے۔

تو جیسے کمینے رحم کے لائق نہیں ہوتے ٹائیگر نے اسے اپنے ٹانگ مارتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہوا اور ٹارچر روم سے باہر جاتے ہوئے اسد سے بولا اس سے باقی کی معلومات نکلواؤ اور مجھے آفس میں آکر ملو۔

OOOOOOO

اسلام علیکم کیسے ہیں شہریار صاحب۔۔وعلیکم اسلام زہے نصیب آج کیسے میرے بیٹے کو میری یاد آگئی۔ آج سورج کس طرف سے نکلا ہے جو میرے بیٹے نے مجھے خود فون کر لیا ہے۔ آپ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ مجھے آپ کی یاد نہیں آئی بلکہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی اس لیے مجبوری میں فون کیا ہے۔

چلو کام کے بہانے صحیح تم نے اپنے باپ کو یاد تو کیا۔ شہریار صاحب نے شکر بجالاتے ہوئے کہا۔ بتاؤ میرے بیٹے کو کیا کام کیا ہے۔۔ اپنی بیٹی کی رخصتی کی تیاری کریں۔۔ کب۔۔ پرسوں۔۔۔ اتنی جلدی شادی کی تیاری کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ جیسے جلدی میں نکاح کیا تھا ویسے ہی شادی کی تیاری بھی کرلیں ۔اسفند تم ہمیشہ میرا خون جلانے کے لیے ہی فون کیوں کرتے ہو۔۔۔

معاف نہیں کر سکتے اپنے باپ کو۔۔ نہیں کر سکتا کیوں اسد کو تو معاف کر دیا ہے وہ تمہارا دوست ہے اس لیے۔۔۔ نہیں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی اس لیے۔ اسد کو قسموں اور وعدوں سے آپ نے روکا تھا اور میں اس حقیقت سے واقف ہوں۔

اس دن جب اسفند اپنے دوستوں سے کالج ملنے گیا تو وہ اپنا فون گھر بھول گیا تھا جس کو لینے کے لیے جب وہ واپس آیا تو اسفند کے پاپا اسد کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔اور اس کو قسمیں دے رہے تھے کہ وہ ابھی اسفند کو اپنے نکاح کے بارے میں نہ بتائے۔۔

اسفند نے اپنے دل میں تب سے غصہ جمع کر کے رکھا ہوا تھا۔اس نے اسد پر تو کبھی یہ ظاہر بھی نہیں ہونے دیا تھا کہ۔اسے مسکان کے ساتھ اس کے نکاح کا پتہ ہے۔مگر اپنے باپ پر وہ عیاں کر چکا تھا کہ اسے نکاح کا پتہ ہے۔۔

اس لیے ہر دو چار دن کے بعد جب بھی اسفند کے پاپا اسفند سے بات کرنے کے لیے فون کرتے تھے تو وہ اسی طرح کی تانہ کشی کرتا رہتا تھا۔اور اوپر سے اس نے اپنے پاپا کو روکا ہوا تھا کہ۔اسد کو اب آپ نہیں بتائیں گے کہ مجھے

اس کے نکاح کا پتہ ہے۔اسفند ایسا ہی تھا جب وہ کسی بات پر اڑ جاتا تو پھر وہ اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔۔

اسفند اس وقت جو اسد کی حالت تھی اس وقت یہی مناسب تھا میں تمہیں ہزار بار یہ بتا چکا ہوں۔ کہ وہ مسکان کے لیے بہت زیادہ پوزیف ہو رہا تھا اس کی آنکھوں میں مسکان کو کھو دینے کا ڈر تھا وہ اسے اس کے مقصد سے ہٹا دیتا وہ اچھے سے پڑھائی نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اپنا مقام حاصل کر پاتا اس لیے میں نے نکاح کی حامی بھری تھی۔۔

اور تمہیں نہ بتانے کا ریزن یہی تھا کہ تم اس وقت نکاح کے لیے نہیں مانتے تو کیوں کے مسکان کی اتیج کم تھی۔اور میری آنکھوں سے یہ چھپا ہوا نہیں تھا کہ تم مسکان کو بہن نہیں اپنی بیٹی سمجھتے ہو۔

شاید مان جاتا اگر آپ مجھے اعتماد میں لے کر بتاتے تو۔ کم سے کم کوشش تو کرتے پھر اپ یہ ایکسپلین دیتے ہوئے اچھے بھی لگتے ہیں۔ اتنا بچہ نہیں تھا میں کہ آپ کی بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔ آپ کو بھی پتہ تھا کہ مجھے اسد سے کوئی پرابلم نہیں ہو سکتی تھی۔

مجھے بھی پتہ تھا کہ اسد سے زیادہ اچھا ہم سفر میری بہن کو نہیں مل سکتا۔ مگر آپ نے اپنی جلد بازی میں مجھے میری ہی اکلوتی بہن کے نکاح میں نہیں بیٹھنے دیا۔

اس لیے اب آپ کی کوئی بھی دلیل اس بات کا ازالہ نہیں کر سکتی کہ آپ نے میری اکلوتی بہن کے نکاح میں بیٹھنے سے مجھے محروم رکھا۔ ٹھیک ہے میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے تم جو بولو گے میں کر دوں گا۔

بتاؤ کیا کرنا ہے۔ اسفند کے پاپا نے ہار مانتے ہوئے کہا۔ کل اسد پاکستان پہنچ جائے گا پرسوں آپ اسد کے ساتھ مسکان کی رخصتی کر دینا۔ رخصتی کا تمہیں اسد نے بولا ہے۔ شہریار صاحب نے تفتیشی انداز سے پوچھا۔

نہیں اس کمینے کو میری بہن کے رونے سے زیادہ اپنے سسر کے قسمیں اور وعدے عزیز ہے۔ اسفند نے جلے کٹے انداز سے جواب دیا۔ ٹھیک ہے میں اوپر والا پورشن ریڈی کروا دیتا ہوں مسکان اور اسد کے لیے۔

نہیں وہ مسکان کو لے کر اپنے اسلام آباد والے گھر ہی جائے گا اور آپ اس پر دباؤ نہیں ڈالیں گے۔اسفند اسد کے خود مختیاری والے مزاج سے بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔

اور اسد جو کچھ بھی مسکان کے لیے اپنی طرف سے کرنا چاہے۔آپ اسے منع نہیں کریں گے اس سے وہ ہرٹ ہو گا۔جی میرے لائک اور کوئی حکم۔لائک اتنے فرمانبردار آپ لگتے تو نہیں ہیں۔اسفند نے پھر سے طنز کیا تھا۔

اسفند اپنی حد میں رہو یہ مت بولو کہ میں تمہارا باپ ہوں۔اسفند کے پاپا نے اب کی بار غصے سے کہا تھا۔تم اپنی بہن کی رخصتی میں شامل نہیں ہو گے اسفند نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔

مگر کیوں کیونکہ تھوڑی سی سزا کیا حقدار تو میری پیاری بہن بھی ہے جس نے آپ کی باتوں میں آکر مجھے نکاح کے بارے میں نہیں بتایا۔ شرم کرو وہ چھوٹی ہے تم سے۔ اور اس نے صرف میری وجہ سے نہیں بتایا تھا کیونکہ میں نے اسے منع کیا ہوا تھا۔

ہاں جی مجھے پتہ ہے کہ سارے فساد کی جڑ تو آپ ہیں۔۔ اسفند بکواس بند کرو اور تمیز سے بات کیا کرو شہریار صاحب کے چلانے پر اسفند نے اللہ حافظ کہتے ہیں فون بند کر دیا تھا۔ اسفند چاہے جتنا بھی پاور فل ہو گیا ہو۔ جتنا بھی بڑا ہو گیا ہو اور وہ جتنا چاہے اپنے پاپا سے ناراض تھا۔ مگر وہ بد تمیز اور بد لحاظ بالکل نہیں تھا۔ وہ اپنے پاپا سے ناراض ضرور تھا مگر دل سے اپنے باپ کی بہت عزت اور احترام کرنے والا بیٹا تھا۔۔

oooooooooo

۔ٹائیگر فون بند کرتے ہوئے اپنے آفس ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا اور اچانک سے ٹائیگر کی سوچوں کا مرکز وہی لڑکی بنی ہوئی تھی ٹائیگر نے آج تک کسی لڑکی کو نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ٹائیگر بہت زیادہ خوبصورت پرسنلٹی کا مالک تھا۔

اس کی خوبصورتی اور اس کی مردانہ شخصیت پر ہزاروں لڑکیاں اس پر مرتی تھی۔وہ ہزاروں لڑکیوں کی آنکھوں کا خواب تھا۔مگر کوئی بھی لڑکی اسے اپنے معیار کی نہیں رکھتی تھی۔

اس نے اپنی 30 سالہ زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو نظر بھر کر نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی وہ کبھی پیار کے چکروں میں پڑا تھا۔اسے یہ پیار و یار کے چکر فضول

لگتے تھے۔۔وہ اپنے کام میں اس قدر منگن رہتا تھا کہ انڈر مافیا میں اس کا نام لیتے ہی تہلکہ مچ جاتا۔۔وہ اپنے ہر کام میں لوہا منوانے والا ٹائیگر تھا۔

مگر جب سے وہ پاکستان سے واپس آیا۔وہ بارش میں نہاتی ہوئی چھوٹی سی لڑکی اس کا خوبصورت سراپہ اس کا بچنا اس کی مسومیت ٹائیگر کے دماغ سے نکل نہیں رہی تھی۔۔وہ بنا دوپٹے کے بھیگنا اور اس کا بارش میں یوں اچھل اچھل کر سونگ گنگنانا۔

ٹائیگر جب سے پاکستان سے واپس آیا تھا اس لڑکی کو اپنے خیالوں سے نکال نہیں سکا ایسا نہیں تھا کہ ٹائیگر نے اس خیال کو جھٹکنے کی کوشش نہیں کی مگر کچھ تو خاص تھا اس لڑکی میں جو وہ ٹائیگر کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔

اس دن اس لڑکی کو دیکھ کر جو جذبہ ٹائیگر نے محسوس کیا تھا وہ بہت خوب تھا ۔مگر ٹائیگر اس جذبے کو سمجھ کر بھی ماننے سے انکار کر رہا تھا۔ٹائیگر کا دماغ ماننے کو تیار نہیں تھا کہ اس کا دل بھی کسی لڑکی کی طرف مائل ہو سکتا ہے اور وہ بھی کسی کے لیے خاص جذبہ محسوس کر سکتا ہے۔مگر بہت ہی جلد اس کا یہ بھرم ٹوٹنے والا تھا۔

oooooooooooo

ٹائیگر نے سرتاج کو پکڑ لیا ہے ہشمت نے روم میں آتے ہی صفدر کے سن سر پر بم توڑ دیا تھا۔جس سے صفدر اپنی جگہ سے بکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔صفدر اور حشمت مختلف ملکوں سے لڑکیاں اغوا کر کے دبئی میں لا کر مختلف اڈوں پر بیچتے تھے۔۔

مگر وہ یہ کا ہمیشہ بیک گراؤنڈ میں ہی رہتے ہوئے کرتے تھے۔ان کا سارا کام سرتاج کرتا تھا۔صفدر اور حشمت ہمیشہ سرتاج سے فون پر ہی بات کر کے ڈیل کرتے تھے۔

صفدر سرتاج کا منہ کھلوانے کے لیے ٹائیگر کو دو منٹ بھی نہیں لگیں گے۔ حشمت نے ڈرے ہوئے انداز سے وہ پیشنگوئی کی تھی۔مگر یار سرتاج کو کون سا ہمارا پتہ ہے وہ تو ہمارے چہروں تک سے واقف نہیں ہے تو پھر وہ ہمارا سچ ٹائیگر کو کیسے بتائے گا۔

ٹائیگر ہے وہ یوں ہی کڑیوں سے کڑیاں ملا لے گا۔اب ٹائیگر کو ہمارے گلے میں ہاتھ ڈالنے کے لیے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔میرے خیال سے ہمیں

کچھ دن کے لیے انڈر گراؤنڈ ہو جانا چاہیے۔ حشمت نے ڈرے ہوئے انداز سے کہا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمارے چھپنے کا کوئی فائدہ ہو گا وہ ٹائیگر ہے۔ اگر اس نے ہمیں ڈھونڈنا ہے تو وہ ہمیں پتال سے بھی ڈھونڈ کر لے آئے گا۔۔ ٹائیگر کی دہشت سے اس وقت ان دونوں کی روح پرواز کرنے کو تھی۔

OOOOOOOOO

وہ ٹائیگر سب لڑکیوں کو واپس پاکستان بھیجنے کی مکمل تیاری ہو گئی ہے ۔ اسد ٹائیگر کو فون ہر اپ ڈیٹ دے رہا تھا۔ گڈ مجھے تم سے یہی امید تھی ٹائیگر نے اسد کو شاباشی دی۔ اب سرتاج کا کیا کرنا ہے۔ اب وہ تو ہمارے کسی کام کا نہیں ہے۔ اسد ٹائیگر سے سرتاج کے بارے میں پوچھ رہا تھا جسے اس نے ابھی تک ٹارچر روم میں زخمی حالت میں لٹکا رکھا تھا۔۔

کرنا کیا ہے جیک کی دعوت کرو جیک ٹائیگر

کے کتے کا نام تھا۔ ویری انٹرسٹنگ کافی اچھا سوچتے ہو ٹائیگر۔ اسد نے ٹائگر

کے جیک والی بات کو سراہا تھا۔ ٹائیگر ایک پرابلم ہے۔۔ وہ کیا۔۔۔ سب

لڑکیاں پاکستان جارہی ہیں مگر ایک نہیں۔۔ وجہ۔۔ لڑکی بے ہوش

ہے۔۔۔ ہوش میں نہ آنے کی وجہ۔۔ بیہوشی کی دوا کو بار بار سونگھایا

کیا ہے۔۔ کیا لڑکی کی جان کو خطرہ ہے۔ نہیں اوورڈوز کی وجہ سے بس بے

ہوش ہے۔۔۔ تو پھر اسے اس کے گھر والوں تک پہنچادو پرابلم کیا ہے۔۔

ٹائیگر کو اسد کی بات سمجھ میں نہیں تھی۔

ٹائیگر میں نے سب لڑکیوں کے ساتھ جب اس لڑکی کا ڈیٹا نکلوایا تو مجھے پتہ

چلا کہ اسے اغوا کر کے نہیں لایا گیا بلکہ اس کے گھر والوں نے خود بیچا

ہے۔ اسد ٹائیگر کا رائٹ ہینڈ تھا اور اس کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا۔

اور اسفند کی اکلوتی بہن کا شوہر اس کا بہنوئی بھی تھا اسد کے بغیر اسفند نہ مکمل تھا۔اور اسفند کے بغیر اسد نہ مکمل تھا۔دونوں کی دوستی اتنی گہری تھی کہ بنا کہے ہی ایک دوسرے کی بات سمجھ جاتے تھے۔

انڈر مافیا میں ان کا اتنا کامیاب ہونا اور اتنی دہشت بنا کے رکھنے کی بہت بڑی وجہ اسد اور اسفند کی

گہری دوستی بھی تھی۔اگر ان دونوں کے لیے یہ کہا جائے کہ یہ دونوں دو جسم اور ایک جان ہیں تو غلط نہ ہو گا۔۔

کون کون ہے لڑکی کی گھر میں۔ٹائیگر نے اسد سے سوال کیا۔۔ایک ماں اور دوسرا اس کا منگیتر ہے۔مگر اس وقت وہ دونوں حرام کی کمائی سے جو پیسہ ملا ہے اس سے عیش کرنے گئے ہیں۔لڑکی کو بیچ کر جو پیسا ملا ہے اس سے وہ لوگ گھومنے کے لیے گئے۔گھر پہ تالا لگا ہوا۔اب بتاؤ لڑکی کا کیا کرنا ہے۔لے آؤ ہمارے آفس والے اپارٹمنٹ میں۔ٹائیگر

کاٹارچر روم اور آفس ایک ہی بلڈنگ میں تھا۔ سب

سے اوپر آفس اس سے نیچے دو والے مالے خالی اس سے نیچے بیس منٹ کے

اندر ٹاچر روم تھا جہاں پر اس وقت سر تاج کو اسد نے الٹا لٹکار کھا تھا۔۔

ٹارچر روم ساؤنڈ پروف تھا اس لیے کسی قسم کی آواز نا باہر آسکتی تھی نہ اندر جا

سکتی تھی اس وقت

ٹائیگر اپنے آفس روم میں کھڑا تھا جب کہ اسد

ایئرپوٹ پر لڑکیوں کو واپس بھیجنے کی تیاری

کر رہا تھا ٹھیک ہے۔ اسے ہمارے آفس والے اپارٹمنٹ میں لے آؤں۔۔

مگر اسد اس طرح تو تم لیٹ ہو جاؤ گے تمہاری

فلیٹ نکل جائے گی۔ٹائیگر میں آج کی فلائٹ سے نہیں جا رہا۔میں کل کی فلائٹ سے پاکستان جاؤں گا۔۔آج امجد طو با اور سلیم ساتھ میں جائیں گے۔۔

تم کیوں نہیں جا رہے ہو۔اسد تمہیں بہت اچھی طرح سے پتا ہے کہ میں اپنے سوا اس طرح کے کام کے لیے صرف اور صرف تم پر یقین کرتا ہوں۔۔ پھر کیوں نہیں جا رہے ہو۔تمہارے نا جانے کا میں کیا مطلب سمجھوں۔ ٹائیگر نے غصہ دیکھاتے ہوئے
کہا تھا۔ٹائیگر تم پریشان مت ہو میں نے سکیورٹی کا فل خیال رکھا ہے۔فل سکیورٹی میں سلیم طو با اور امجد سب لڑکیوں کے ساتھ جائے گے۔۔

اسد ٹائیگر کو مطمئن کرنے کے لیے بول رہاں

تھا۔ طوبا، سلیم اور امجد تینوں ٹائیگر کی ٹیم کا

بہت مین حصہ تھے۔ سلیم اور طوبا دونوں کزن تھے توبہ ٹائیگر کے لیے

ہیکنگ کا کام کرتی تھی۔ سلیم نے جاسوسی کا کام سمبھال رکھا تھا۔

جسے وہ بہت اچھی طرح سے کرتا تھا۔ اور امجد مار

کٹائی اور لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا کام کرتا تھا۔ سلیم طوبہ کو بہت پسند کرتا تھا

۔ مگر طوبہ کی جان اسد میں اٹکی ہوئی تھی۔ جب کہ اسد اسکو گھاس تک نہیں

ڈالتا تھا۔ اس وقت بھی پاکستان ساتھ نہ جانے کی وجہ طوبا تھی۔ جو اسد سے

بہت

چپکتی تھی۔۔

اسد یہ چکمے مجھے مت دیا کرو مجھے اچھی طرح سے پتہ ہے کہ تم آج کی فلائٹ

سے تم پاکستان کیوں نہیں جانا چاہتے ہو۔ شرم کرو دنیا اسد میر خان کے نام

سے ڈرتی ہے۔اور تم ایک لڑکی سے ڈرتے پھرتے ہو۔ٹائیگر کو پتہ تھا کہ اسد توبہ کی چپکنے والی عادت سے بہت تنگ تھا اس نے کئی بار توبہ کو ڈانٹ کر بھی منع کیا تھا مگر وہ پھر بھی اپنا چپکنا بند نہیں کرتی تھی جس کی وجہ سے اسد اکثر توبہ سے دوری ہی بنا کر رکھتا تھا۔۔

ٹائیگر نے اسد کو شرم دالتے ہوئے کہا تھا۔

جب تمہیں سب پتہ ہے تو پھر کیوں ہر وقت میری ٹانگ کھینچتے رہتے ہو۔۔

اسد نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔۔ چل نہیں کھینچتا تیری ٹانگ۔ان کو جلدی روانہ کرکے۔لڑکی کو باحفظت لے کر آؤ اور اپنا کام ختم کر کے آفس روم میں پہنچوں۔اسد کو فون پر آرڈر دینے کے بعد کان میں لگا بلوٹوتھ بند کر دیا۔۔

OOOOOOOOO

اسد کیوں آپ کو میری یاد نہیں آتی کیوں میرا دل ہی آپ کے لیے اتنا تڑپتا ہے۔ کیوں کیا تھا مجھ سے نکاح اگر میں آپ کو پسند نہیں تھی آج میری برتھ ڈے ہے اور مجھے پتہ ہے کہ آج بھی ہمیشہ کی طرح آپ مجھے فون نہیں کریں گے۔

مسکان کب سے اپنے روم میں بیٹھی ہوئی آنسوں بہا رہی تھی۔ مسکان کی کل سالگرہ تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح آج کے دن وہ بہت اداس تھی۔ اسد کو پاکستان سے گئے 10 سال ہو گئے تھے۔ ان دس سالوں میں اسد کبھی لوٹ کر واپس مسکان کو ملنے نہیں آیا تھا آنا تو دور کی بات اس نے تو کبھی مسکان کا فون پر بھی حال چال پوچھنا گوارا نہیں کیا۔

جب کبھی مسکان خود سے فون کرتی تو وہ اٹھاتا ہی نہیں تھا۔ مسکان نے کئی بار وائس میسج بھیجے جن کو اسد نے سین کر کے بھی جواب نہیں دیے تھے۔۔

مسکان کو اپنے اتنے سالوں کے انتظار میں اگر کچھ بن مانگے ملتا تھا تو وہ تھی۔

اسد کے واٹس ایپ سٹیٹس پر لگی ہوئی کی ہر روز نئ پک۔مسکان نے دس

سالوں میں اسد کو) تصویروں میں ہی

دیکھا تھا۔۔

جن کو سیف کر کے وہ اپنے موبائل کی گیلری میں رکھتی تھی۔اور روز

رات کو اسد کی تصویر سینے سے لگا کر اس سے باتیں کرتی تھی۔اور اسد کی

تصویر سے اسد کی ہی شکایتیں کرتی کرتی سو جاتی۔۔

مگر شرم کے مارے نہ کبھی اپنے پاپا سے پوچھنے کی ہمت ہوئی اور نہ بھائی

سے کہ اسفند واپس کب آئے گا اور وہ اس سے فون پر بات کیوں نہیں کرتا

مسکان فطرتی طور پر بہت شرمانے والی لڑکی تھی۔ حالانکہ مسکان کی روز اسفند سے بات ہوتی تھی کوئی دن ایسا نہیں ہوتا تھا جب اسفند اپنی بہن کو فون نہیں کرتا تھا۔۔

کبھی کبھار اپنے بھائی سے بات کرتے ہوئے جب مسکان کے کانوں میں اسد کی آواز آتی تو مسکان کا دل ایک بیٹ کرتا تھا۔ آج بھی ایسا ہی ہوا تھا جب مسکان اپنے بھائی سے بات کر رہی تھی تو اسد شاید اسفند سے کوئی فائل لینے کے لیے آیا تھا تب ہی مسکان نے اسد کی فون پر آواز سنی تو مسکان بہت بے چین ہو گئی تھی۔۔

اور اس کی یہ بے چینی اس کے بھائی نے بھی محسوس کی تھی مگر مسکان نے یہ کہہ کر ڈال دیا کہ بھائی میرا گلا خراب ہے اس لیے میری آواز صحیح نہیں آ رہی حالانکہ سچ یہ تھا کہ مسکان اسد کی آواز سن کر رونے لگی تھی جس کی

وجہ سے آنسوں اس کے گلے میں اٹک گئے اور اس سے بات نہیں ہو رہی تھی۔

اب مسکان کو خود پر غصہ آرہا تھا کہ کیوں وہ صبح اسد کی آواز سن کر رو دی تھی اسے شرم آرہی تھی کہ اس کا بڑا بھائی کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں۔۔کیونکہ اسفند نے فوراً سے پوچھا تھا کہ مسکان بیٹا آپ رو رہی ہو۔ مسکان نے جھوٹ تو بول دیا تھا مگر اسے پتہ تھا کہ اسفند بھائی سمجھ چکے ہیں کہ وہ رو رہی تھی چاہے ان کو میرے رونے کی وجہ پتہ ہو یا نہ ہو مگر مجھے تو خود پر کنٹرول رکھنا چاہیے تھا مسکان خود پر ہی غصہ کیے جا رہے تھی۔

oooooooooo

اچھا نہیں کیا پاپا آپ نے میری معصوم کی سی بہن کو جدائی کا دکھ دے کر۔ اسے اسد خان کے ساتھ نکاح کر کے منسوب تو کر دیا مگر۔اب جب اس کی شادی کی صحیح عمر ہے تو آپ سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں۔اسفند موبائل سکرین پر اپنی بہن کی تصویر دیکھتے ہوئے خود سے باتیں کر رہا تھا۔۔

آج صبح جب معمول کے مطابق اسفند نے مسکان کو فون کیا تو اسفند کو اچھے سے پتا تھا کہ مسکان اسد کی فون سے جاتی ہوئی آواز سن کر روئی تھی ہے ۔اسی لیے آج اس نے میرے پاپا کو رخصتی کے لیے فون کیا تھا وہ اپنی پیاری بہن کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ویسے بھی اب مسکان کی صحیح عمر تھی
شادی کی ہے وہ پچیس سال کی ہو چکی تھی۔اس لیے اسفند نے ایک بڑے بھائی کا فرض نبھاتے ہوئے اپنے باپ سے اس کی رخصتی کی ڈیمانڈ کی تھی۔ ویسے بھی اب اسد خان اپنے قدم جما چکا تھا۔اس نے اپنا ایک الگ مقام بنا لیا تھا۔

آج اسد خان کو لوگ اسد خان کے نام سے ہی جانتے تھے۔اس کی خود کی ایک پہچان تھی آج وہ مسکان کو دنیا کی ہر خوشی دینے کے قابل تھا۔اب اسفند خود چاہتا تھا کہ مسکان اور اسد ایک ساتھ رہیں۔۔بس وہ مسکان کے ایگزام ہونے کا ویٹ کر رہا تھا۔کہ جلدی سے مسکان اپنے پیپر دے لے اس کے بعد رخصتی کروا دے گا۔

مگر اسد کل پاکستان جا رہا تھا اور آج جس طرح سے اسفند نے مسکان کو فون پر روتے ہوئے سنا اس لیے اسفند نے رخصتی کروانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔

○○○○○○○○○○

اسد فلائٹ کو روانہ کر کے لڑکی کو لے کر اپنے آفس والے اپارٹمنٹ میں آیا۔اور لڑکی کو ایک روم میں لیٹا کر روم کا دروازہ بند کرنے کے بعد وہ سیدھا آفس میں ٹائیگر کے پاس آ گیا۔۔لڑکی ابھی تک بے ہوش تھی۔۔ہائے

ٹائیگر۔۔اسد روم میں داخل اور ہائے بولتا ہوا بڑے تھکے سے انداز میں کرسی پر آکر بیٹھ گیا تھا۔

اسد سب کچھ صحیح طریقے سے ہو گیا ہے۔ٹائیگر اسد سے پوچھ رہا تھا۔ہاں اللہ کا شکر ہے سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے۔فلائٹ ٹائم پر روانہ ہو گئی تھی ہاں پورے ٹائم پر روانہ ہو گئی تھی۔ہاں اللہ کا شکر ہے سب ٹائم پر ہو گیا تھا۔اور وہ لڑکی کہاں ہے ٹائیگر اسد سے سوال کر رہا تھا۔

نیچے روم میں ہے وہ ابھی بے ہوش تھی تو میں اسے لیٹا کر آیا ہوں۔اوکے جیسے ہی وہ ہوش میں آئے اسے جا کر کھانا دیکھے آنا اور آتے ہوئے روم کا کیمرہ بی اوف کر دینا۔۔ٹائیگر نے اسد پر اگلا حکم صادر کیا۔۔ٹائیگر نے روم کا کیمرہ اوف کرنے کے لیے اس لیے کہا تھا کہ روم میں ایک لڑکی تھی اور

ٹائیگر کو یہ بالکل بھی ناپسند تھا کہ کوئی لڑکی فضول میں کیمرے کی آنکھ سے دیکھے۔

جانتا ہوں یار پہلے مجھے تو کوئی کافی وغیرہ پلاد و اسد تھکے ہوئے انداز میں اپنا سر کرسی کی پشت سے لگاتے ہوئے ایک ہاتھ سے اپنے سر کو دبا رہا تھا۔اسد سچ میں بہت تھک گیا تھا آج پورے دن کی بھاگ دوڑ کے بعد اب کہیں جا کر اسے بیٹھنا نصیب ہوا۔۔

ٹھیک ہے تم جا کر لڑکی کو دیکھو ہوش آگیا ہے تو اسے کچھ کھانے کو دو اور میں تب تک تمہارے لیے کافی منگواتا ہوں۔اور پھر تمہاری تھکاوٹ اتارنے کے لیے کرتے ہیں سنگنگ مقابلہ۔ٹائیگر اور اور اسد دونوں کی آواز بہت خوبصورت تھی۔اور ان دونوں کو سنگنگ کا بہت شوق تھا۔اگر وہ اس فیلڈ میں نہ آتے تو بے شک وہ دونوں بہت اچھے سنگر ہوتے۔

فارغ وقت میں یہ ان دونوں کا فیورٹ مشغلہ تھا۔ٹائیگر کے روپ میں اسفند جتنا خطرناک تھا مگر جب وہ اسفند بن کر اسد کے ساتھ بیٹھتا تو اتنا ہی سویٹ بھی تھا۔فارغ وقت میں ان دونوں کی دوستی کے چٹخلے سننے لائق ہوتے تھے۔ان دونوں کی دوستی اتنی بے مثال تھی کہ ان دونوں کو کسی تیسرے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

دل آویز کو تھوڑا تھوڑا ہوش آنے لگا۔تو وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر چھت کو گھورنے لگی۔وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ہائے اللہ میاں کیا میں اغوا ہو گئی ہوں۔دل آویز بیچاری ابھی کسی نتیجے پر بھی پہنچ نہیں پائی تھی کہ باہر سے کسی کے بھاری قدموں کے چلنے کی آواز آئی وہ قدم چلتے ہوئے اس کے روم کی طرف ہی آرہے تھے۔۔

دل آویز بیچاری بد حواس ہو کر ڈر کے مارے بیڈ کے اوپر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ہائے بہنا آپ کو ہوش آگیا ہے۔اسد روم میں داخل ہوا تھا۔آپ نے مجھے کیوں اغوا کیا ہے دل آویز نے پہلا سوال اسد کی طرف پھینکا تھا۔

لو جی اس باجی کو لگ رہا ہے کہ اس کو ہم نے اغوا کیا ہے لو کر لو بات۔اسد کو اس کی معصومیت پر ہنسی آرہی تھی۔وہ لڑکی دیکھنے میں بہت ہی معصوم اور کم عمر تھی۔اسد کا اس پر غصہ کرنے کو ذرا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔

حالانکہ اسد ہر کسی سے اس انداز سے پیش نہیں آتا تھا۔دیکھو پیاری بہنا ہم نے آپ کو اغوا نہیں کیا آپ یہاں پر بالکل محفوظ ہیں۔اس لیے آپ یہ کھانا کھا لیں۔لڑکی دیکھنے میں بامشکل 1817 سال کی تھی۔اوپر سے اس کے بولنے کا انداز اور حرکتیں بھی بچوں کے جیسی تھی۔۔ٹائیگر آفس میں بیٹھا ہوا مائک سے سب کچھ سن رہا تھا۔

اسد اس کے زیادہ نخرے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے اس کو کھانا دو اور واپس آؤ کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے ٹائیگر کی آواز روم میں مائک کے تھرو گونجی تھی۔بہن آپ پلیز کھانا کھا لو تاکہ میں بھی جا کر کچھ کھا سکوں۔

۔میں کھانا نہیں کھاؤں گی اور اپنے اس غنڈے کو بھی بتا دو۔جو مائک سے چیخ رہا ہے۔پلیز بہنا چپ کر جاؤ کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہی ہو سد بچھارا دل اویز کو چپ کروا رہا تھا۔کیا کر رہی ہے یہ لڑکی۔۔ٹائیگر کچھ نہیں کہہ رہی چھوڑو تم میں ڈیل کر رہا ہوں۔

اچھی بات ہے کہ تم ڈیل کر لو ورنہ اگر میں ڈیل کروں گا تو وہ یہ برداشت نہیں کر سکے گی ٹائیگر لڑکی کی بد تمیزی والی آواز سن کر غصے میں آ گیا۔اس

بے وقوف کو بتاؤ کہ ہم نے اس کو اغوا نہیں کیا ہے اس لیے بنا نخرے دکھائے ہوئے کھانا کھالے۔

بہنا پلیز کھانا کھالو ورنہ میرا بوس مجھ پر بہت غصہ کرے گا۔۔میں نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گی تو مطلب نہیں کھاؤں گی۔ویسے بھی مجھے آپ لوگوں سے ڈر نہیں لگتا۔کیونکہ مجھے تو خود بھی بہت اچھی فائٹنگ کرنا آتی ہے۔۔اور آپ لوگوں کو مجھے اغوا کرکے کچھ بھی فائدہ نہیں ہونے والا نہیں ہے۔

کیونکہ میری امی کے پاس تو اچھا کھانے کے لیے پیسے نہیں ہیں تو وہ آپ کو کیا خاک دے گی دل آویز بچوں کی طرح اپنی ہی دھن میں بولے جارہی تھی۔

اسد روم کا کیمرہ اون کر و میں بھی تو دیکھوں کہ یہ چیز کیا ہے۔ٹائیگر کی آواز روم میں ایک بار پھر سے گونجی۔ٹائیگر کے کہنے پر اسد نے روم میں آتے ہی کیمرہ اوف کر دیا تھا۔۔ چھوڑو ٹائیگر میں خود ہینڈل کر لوں گا اسد نہیں چاہتا تھا کہ یہ معصوم سی لڑکی ٹائیگر کا قہر برداشت کرے۔۔

اسد میں نے کہا کہ روم کا کیمرہ ان کرو ٹائیگر اسد پر چیخا۔۔ٹائیگر کے چیخنے پر اسد نے فوراً سے کیمرہ ان کر دیا تھا۔۔ کیا تماشہ بنا کے رکھا ہوا ہے تم نے لڑکی اپنے گھر والوں کی تم لوگوں کو ہوش ہوتی نہیں ہے۔ٹائیگر اس کے آگے کچھ کہتے ہوئے رک گیا تھا۔

کیونکہ اس کی آنکھوں نے جو دیکھا تھا ٹائیگر کو اس پر یقین نہیں آیا تھا۔۔ اسد رکو میں آتا ہوں۔ٹائیگر اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہینڈل کر لوں گا۔

اسد نہیں چاہتا تھا کہ یہ معصوم لڑکی ٹیگر کی کے غصے کا شکار بنے۔۔۔اسد کیا اب تم ٹائیگر کو تم بتاؤ گے کہ مجھے کہاں آنا چاہیے اور کہاں نہیں اسد شرمندہ سا ہو کر چپ کر گیا تھا۔

ٹائیگر اپنے آفس لفٹ میں بیٹھ کر آدھے منٹ سے بھی کم ٹائم میں نیچے والے پورشن پر آگیا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا دل آویز والے کمرے میں داخل ہوا۔

۔دل آویز بچوں کی طرح روتے ہوئے بیڈ سے ٹانگیں نیچے لٹکا کر بیٹھی ہوئی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے ہوئے رو رہے تھی۔اور روتے ہوئے بول رہی تھی کہ مجھے میرے گھر چھوڑ کر آئیں میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔

وہ اتنی مست ہو کر رو رہی تھی کہ اس نے روم میں ٹائیگر کو بھی آتے ہوئے نہ دیکھا اور نہ سنا تھا۔۔۔ٹائیگر اپنی مغرور چال چلتا ہوا دل آویز کے سامنے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔اپنا ایک ہاتھ صفحے کی سائیڈ پہ رکھتے ہوئے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔۔دل آویز جو اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی وہ ٹائیگر کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

اب بولو لڑکی کیا بکواس کر رہی تھی کرخت کرخت آواز میں بولا۔ٹائیگر اسکا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا اور اپنی شک کو جھٹلانا چاہتا تھا کہ اس کی آنکھوں نے جو دیکھا ہے وہ سچ ہے یا محض اس کا وہم۔

دل آویز بیچاری ٹائیگر کی دھاڑ سن کر ایک دم ڈر کے اچھل کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔اس نے اور اپنے منہ سے ہاتھ ہٹا کر ٹائیگر کی طرف دیکھ

میاں شکل اتنی خوبصورت کر گہری سانس لی تھی۔۔افف اللہ

ہے۔اور آواز اتنی بھیانک ٹائیگر اس وقت اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کے دل

آویز کی

نظرے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔

دل آویز نے زندگی میں پہلی بار اتنے خوبصورت شخص کو اتنے قریب

سے دیکھا تھا دل آیز کو تو ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ صرف فلمی ہیرو ہی خوبصورت

ہوتے ہیں۔ٹائیگر فل بلیک کلر کا پینٹ کوٹ لائٹ اور گرے کلر کی شرٹ

کے ساتھ تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھا۔

اس کا گورا رنگ چودویں کے چاند کی طرح دمک رہا تھا۔گورے چہرے پر

چھوٹی چھوٹی داڑھی۔اور پراسرار نشیلی آنکھیں۔جو کسی کو بھی اپنے سحر میں

جکڑنے کا حزر کھتی تھی۔اس کی گالوں پر گہرے ڈمپل جو بنا مسکرائے بھی واز یاں ہو رہیں تھے۔

مضبوط کسرتی چھاتی اس پر اس کے چہرے پر غرور اور بیٹھنے کا انداز اففففف دل آویز کا تو منہ کھلے کا کھال رہ گیا ٹیگر کو دیکھ کر بیشک وقت وہ شخص خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہا تھا۔

ٹائیگر کا شک ٹھیک تھا یہ وہی لڑکی تھی جسے اس نے پاکستان میں دیکھا تھا ۔چھت پر بارش میں نہاتے ہوئے۔اس وقت سے اس لڑکی نے ٹائیگر کے دل کا سکون غارت کرر کھا تھا۔جس جزبے کو ٹاییگر ماننے کے تیار نہ تھا۔۔ مگر دل آویز کو دوبارہ اپنے سامنے دیکھ ٹائیگر کو اپنے سارے بھرم ٹوٹتے ہوئے نظر آرہے تھے۔اس
لیے دل آویز کو دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

ٹائیگر اپنے چہرے کے زاویے چھپاتے ہوئے۔روم سے جاتے ہوئے بولا اسد اس کا خیال رکھنا اور کیمرہ بند کے اوپر آفس میں جا کر سونا۔ تم اس کو یہاں پر اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔

اور اس کو کھانا کھلاؤ میں کھانا نہیں کھاؤں گی میں آپ کی نوکر نہیں ہوں جو آپ کے کہنے پر کھانا کھاؤں۔۔ٹائیگر کو جاتے ہوئے دیکھ کر دل آویز بچوں کی طرح چلا کر بولی۔

تو ٹائیگر جاتا ہوا دل آویز کی بات پر واپس مڑ کر آ گیا۔ کھانا تو تمہارا باپ بھی کھائے گا دل آویز کو جبڑے سے پکڑ کر بولا غصے سے بولا۔ٹائیگر کیا کر رہے ہو یار چھوڑ دو میں اس کو کھانا کھلا دوں گا دل آویز رونے لگی تھی اور اسد کو اس پر بہت ترس آ رہا تھا۔

ٹائیگر نجانے کس بات کا غصہ اس پر نکال رہا تھا اسد کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ کیونکہ ٹائیگر نارملی اس طرح کے چھوٹے موٹے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالتا تھا ایسے کام تو اس کی شان کے خلاف تھے۔ ٹائیگر پلیز چھوڑ دو میں کھانا کھلا دوں گا۔۔

تم مجھے مت بتاؤں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ٹائیگر کو اپنے ہی دل کی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اور غصہ اس لڑکی پر آتار دہا تھا۔ منہ کھولو ٹاییگر نے بڑا سا نیوالہ بنا کر دل آویز کے منہ میں زبردستی ٹھونس دیا۔ دل آویز روتے روتے کھا رہی تھی۔ اتنا بڑا نوالہ منہ میں ڈال دیا میں کوئی بھینس ہوں ۔ہاہاہا۔ پاس کھڑے ہوئے اسد کو دل آویز کی بات سن پھر سے بے وقت کی ہنسی آگئی۔

اگر تمہاری بے وقت کی ہنسی ختم ہو گئی ہو تو لڑکی کو کھانا کھلاؤں اور اوپر آفس روم میں ہی رہنا۔

لڑکی چپ چاپ کھانا کھالوں ورنہ مجھ سے برا
کوئی نہیں ہو گا۔آپ سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا دل آویز غصے سے روتے ہوئے بولی۔

ٹاییگر نے اس کی بات کا کوئی جواب دیا۔ایک تو مجھے میرے گھر سے اٹھا کر لے آئے ہو۔میں سو رہی تھی۔اس لیے اٹھا کر لے آئے اگر جاگتی ہوئے اٹھاتے نہ تو میں آپکا منہ توڑ دیتی۔

اسد کو دل آویز کی دھمکی سن کر ہنسی آگئی۔اسد کسی دن تم بے وقت ہنسنے کی وجہ سے میرے ہاتھ سے ضائع ہو جاؤ گے۔ٹائیگر نے غصے سے اسد کی طرف دیکھ کر کہا اور روم سے چلا گیا۔۔۔

OOOOOOOOOOO

ٹائیگر جب اس لڑکی کو دیکھ کر گھر آیا تھا اسے کہیں سکون نہیں مل رہا تھا۔وہ آج زندگی میں پہلی بار ایسی بے چین کو فیس کر رہا تھا۔اس بے چینی کی وجہ دل آویز تھی۔

ٹائیگر پوری رات اپنی ہی سوچوں میں ہی گم تھا۔ٹائیگر ڈرنک وغیرہ نہیں کرتا تھا۔اسی لیے سارا غصہ سگریٹ دھوئیں میں ہی اڑا رہا تھا۔
صبح ہو چکی تھی مگر ٹائیگر کی آنکھوں میں نیند نام کی کوئی چیز نہیں تھی ساری رات سیگریٹ پی کر اور جاگ کر ٹائیگر کی آنکھوں میں لال ڈورے پڑے گئے تھے۔

جس سے ٹائگر کی نشیلی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگ رہیں تھی۔پوری رات اپنے آپ سے لڑتے ہوئے اب ٹائگر نے کچھ سوچتے ہوئے اسد کو فون کیا۔اسد تم اپنی آج کی فلائٹ کینسل کر دو۔

ٹائیگر تم ٹھیک ہو اسد کو ٹینشن ہونے لگی کیونکہ ٹائیگر نارملی ایسا کبھی نہیں بول سکتا تھا۔ کیونکہ ٹائیگر وقت کا پابند تھا۔ وہ ہمیشہ ہر کام وقت پر ہی کرنے کو ترجیح دیتا۔

میرے گھر آؤ کہہ کر فون بند کر دیا۔ ٹائیگر کو اپنی ساری کیفیت سمجھ میں آ چکی تھی۔ اس زیادہ وہ خود سے نہیں لڑ سکتا تھا۔ اسے پتہ تھا کہ وہ اس لڑکی کے عشق میں میں گرفتار ہو چکا ہے ٹائیگر نے جب پہلی بار اس لڑکی کو دیکھا تھا اس وقت بھی اس نے اپنے اندر یہی جزبات محسوس کیے۔ مگر ماننے سے انکار کر دیا۔

مگر جب سے وہ پاکستان سے آیا تھا اسے کہیں سکون نہیں مل رہا تھا۔ ایک عجیب سی بے قراری بے چینی وہ ہر وقت محسوس کرتا تھا۔ ٹائیگر اب اپنے دل کو سکون دینا چاہتا تھا۔ اس سکون کے لئے اب اسے پتہ تھا اسے کیا کرنا ہے۔

تم ٹھیک ہو یار مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی اسد نے آتے ہی پوچھا۔اسد دس منٹ سے بھی کم وقت میں

اسفند کے گھر پہنچ گیا تھا۔اسد میں اس کے بغیر

نہیں رہ سکتا مجھے وہ چاہیے کس کی بات کر رہے ہو۔

وہ جو لڑکی ہمارے پاس ہے۔ وٹ کیا کہ رہے ہو اسفند۔۔شرم کرو میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا تھا

تم تو میری سوچ کے بر عکس نکلے۔اسد پتا نہیں کیا سمجھ رہا تھا۔بکواس بند کرو اپنی ٹائیگر دھاڑا۔نکاح کرنا چاہتا ہوں اس لڑکی سے ٹائیگر نے کلیئر اپنا فیصلہ سنا دیا۔

ٹائیگر بچی ہے وہ اور تم سے بہت چھوٹی ہے۔

اسد نے غصے سے چیخ کر ٹائیگر کو جوب دیا ۔

توکہاں لکھا ہے کہ چھوٹی عمر میں نکاح نہیں ہو سکتا۔اسفند تم ایسا نہیں کر سکتے۔اسفند نہیں کر سکتا مگر ٹائیگر تو کر سکتا ہے۔اور ٹائیگر تمہارا جواب دیں نہیں۔

ٹائیگر نے اپنے مغرور انداز کہا۔مولوی کا انتظام کرو اور گواہ کو بھی ساتھ لے کر آنا۔اور ہاں اپنی کم عمر بہن کو بھی ساتھ لیتے آنا۔ٹائیگر مت کرو بہت معصوم ہے۔تماری اس معصوم نے جو میری راتوں کی نیند اڑا رکھی ہے وہ۔مطلب۔اسد نے ستائشی نظروں سے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

سب بتانے والا تھا مگر اب جو تمہارے گھڑیاں دماغ میں جو چل رہا ہے۔اب تم وہی سوچوں اور جا کر مولوی کا انتظام کرو۔رائٹ ناؤ تمہیں اچھے سے پتا ہے کہ مجھے انتظار کرنا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔ٹائیگر ایسا ہی

تھا اپنی ضد پر اڑ جانے والا اور اس وقت وہ لڑکی ٹائیگر کی ضد بنی ہوئی تھی۔۔اسد چپ چاپ چلا گیا تھا ٹائیگر کا حکم بجالانے کیونکہ اسد کو پتہ تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے اس کے پاس ٹائیگر کے منہ سے جو الفاظ نکل چکے ہیں وہ ان کو پورا کر کے ہی دم لے گا۔۔

اسد کب سے روم میں کھڑا ہو کر دل آویز کو ٹائیگر کے ساتھ نکاح کے لیے منا رہا تھا۔اسد کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ ٹائیگر اپنی ضد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔اور اسد نہیں چاہتا تھا کہ ٹائیگر دل آویز کے ساتھ کسی طرح کی سختی کرے نہ جانے کیوں یہ لڑکی اسد کو بہت عزیز ہو گئی تھی۔

میں نکاح نہیں کروں گی میں ایسی لڑکی نہیں ہوں جو کسی بھی آتے جاتے سے نکاح کر لوں۔ ٹائیگر باہر ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا ہوا دل آویز اور اسد کی

آوازیں صاف سن رہا تھا۔اور اس کے ماتھے پر غصے سے بل پڑ رہے تھے ٹائیگر کی زندگی میں یہ پہلی بار ہوا تھا۔کہ کوئی اسے ریجکٹ کر رہا تھا۔

ٹائیگر سے یہ بات بالکل برداشت نہیں ہو رہی تھی ٹائیگر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر روم میں آیا۔باہر جاؤ اسد میں خود سمجھالوں گا روم میں جا کر ٹائیگر سمجھاتے ہوئے اسد سے کرخت آواز میں بولا۔

نہیں بھائی آپ مجھے چھوڑ کے مت جانا پلیز دل آویز نے آگے بڑھ کر اسد کا ہاتھ تھام کر روتی ہوئی آنکھوں سے التجا کی۔دل آویز اس وقت ٹائیگر سے بہت ڈری ہوئی تھی۔دل آویز کے ہاتھ پکڑنے پر ٹائیگر نے آئی بروا ٹھا کر۔اسد کی طرف دیکھا جس مطلب یہ تھا کہ بہن بھائی کا رشتہ کب اور کیسے جڑا۔

اسد اس وقت سچ میں اس کالڑکی کا بھائی ہی لگ رہا تھا ٹائیگر پلیز اسد کی آنکھو میں دل آویز کے لیے التجا تھی جسے دیکھ کر ٹائیگر بولا کچھ نہیں کہوں گا اس کو بولو آرام سے میری بات سن لے۔اسد دل آویز کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔بچے پلیز ایک بار اس بات سن لو میں وعدہ کرتا ہوں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔

مجھے اس کی بات نہیں سننی مجھے اس سے ڈر لگ رہا ہے دل اوے بچوں کی طرح طرح اسد کا ہاتھ تھام کر روتے ہوئے بولی۔اسد تم جاؤ میں خود ہینڈل کر لوں گا ٹائیگر نے زبردستی اسد کو روم سے باہر بھیج دیا۔

اسد کے روم سے نکلتے ہی ٹائیگر نے روم کا دروازہ بند کر دیا دل ڈر کے مارے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی تھی۔ٹائیگر نے محبت بھری نظروں سے

دل آیز کو دیکھا۔ ریلیکس ہو جاؤ میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔

آپ کا نام کیا ہے۔ دل آویز۔ وہ ڈر سے اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

آج سے آپ کا نام دل ہے۔۔ کیوں۔ دل آویز نے حیرت سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ کیوں کہ دل آویز مجھے پسند نہیں ہے۔ تو ناپسند ہو مجھے تو میرا نام پسند ہے۔ وہ سو سو کر کے روتی ہوئی بولی۔ دیکھو دل۔۔ دل آویز نام ہے میرا نام پر زور دیتے ہوئے ٹائیگر کی بات کو کاٹ کر بولی۔

ٹائیگر کے انابی لبوں کو دو پل کے لئے ہنسی چھو کر گزری تھی۔ مگر میں دل ہی بولوں گا۔ ٹائیگر تھوڑا سا نزدیک ہوتے ہوئے بولا۔ دل آویز گھبرا کر پیچھے ہو گئی۔۔

اگر میں کہوں کہ مجھے آپ کا نام پسند نہیں ہے تو کیا آپ اپنا نام میرے کہنے پر بدل دیں گے۔ دل آویز نے غصے سے ٹائگر سے سوال کیا۔ میری

جان جس نام سے مرضی بولا لینا جو نام مرضی رکھ لینا میں سارے حق آپ کو دیتا ہوں۔بس اپنی رضامندی سے نکاح کر کے میری زندگی میں شامل ہے ہو جاؤ ۔میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔آپ بہت پیار کرتا ہوں آپ نے پہلی نظر میں میرا دل چرا لیا تھا۔چھوٹی سی کانچ کی گڑیا اسفند نے انگلی سے اس کے ناک کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا۔۔۔

پلیز آپ مجھے چھوڑ دے مجھے اپنی امی کے پاس جانا ہے۔میری امی کے پاس سچ میں پیسے نہیں ہیں۔مجھے بچانے کے لیے آپ کو پیسے نہیں دے سکتی ۔پلیز مجھے میرے گھر جانے دیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں وہ روتے ہوئے ٹائیگر کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔

میرے پاس یہ سونے کی بالیاں اور چین ہیں آپ یہ رکھ لو اور پلیز مجھے جانے دو۔ وہ روتے روتے

ٹائیگر کے ساتھ معصوم سی ڈیل کر رہی تھی۔ ٹائیگر کو اس کی معصوم سی ڈیل پر ہنسی آ گئی۔ ہائے رے میری معصوم محبت دل آویز کی معصومیت پر اسفند کو اس وقت ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں آپ کو جانے دوں گا مگر۔ میری ایک شرط ہیں۔ کیا۔۔ ڈیل میری مرضی کی ہو گی پھر میں آپ اپنے گھر جا سکتی ہے۔ کیا شرط ہیں۔ آپ ایک بار مجھ سے نکاح کر لو پھر میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دوں گا۔ پکا ہاں پکا وہ اتنی معصوم تھی کہ ایک پل میں ہی خوش ہو گئی۔

ٹائیگر کا اس کی معصومیت پر مر مٹنے کو دل کر رہا تھا۔ پاگل لڑکی نکاح کر کے اپنی عزت بنا کر میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ اپنے دل میں سوچ کر

اپنے انا بی لبوں سے مسکرا یا دیا۔اب چلیں باہر اسفند نے دل کی رضامندی چاہیے۔جی چلے

دل آویز نے ہاں میں سر کو ہلا کر بولا۔

ایک منٹ رکو کہہ کر ٹائیگر نے اپنا کبرڈ کھول کر اس میں سے ایک شاپنگ بیگ نکال کر اس کے اندر سے ریڈ کلر کا دوپٹہ نکالا جس پر گولڈن کلر کے دھاگے سے بہت خوبصورتی کے ساتھ لکھا ہوا تھا(اسفند) کی دلہن اسفند نے یہ دوپٹہ اس وقت منگوایا

جب اسد دل آویز اور مولوی کو لینے گیا ہوا تھا۔دبئی میں اس طرح کا دوپٹہ فوراً ملنا بہت مشکل تھا کیونکہ اس طرح کے دوپٹے آرڈر پر تیار کروائے جاتے تھے مگر وہ ٹائیگر تھا جس کا سکہ ڈنگے کی چوٹ پر چلتا تھا اس لیے وہ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا منگوا سکتا تھا۔

دوپٹہ کھول کر گھونگٹ کی طرح دل آویز کے سر پر اڑا کر اپنا ہاتھ دل آویز کے آگے کرتے ہوئے بولا

چلیے💞اسفند شہریار کی دلہن💞 جب وہ دل آویز کو باہر لے کر آیا تو۔

باہر بیٹھا بچارا اسد بہت پریشان تھا کہ جو لڑکی تھوڑی دیر پہلے رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی۔ وہ اتنے آسانی سے نکاح کے لیے کیسے مان گئی۔ پتا نہیں کون سی گولی کھلا کے لے آیا بچاری کو۔ اسد نے ٹھنڈی آہ بھر کر سوچا۔

مولوی نے نکاح کروانا شروع کر دیا۔ اسفند

شہریار ولد شہریار ریاض کیا آپ کو دل آویز ولد صفدر علی سے نکاح قبول ہے۔ اپنے دل و جان سے قبول ہے۔ قبول ہے کہ سوا باقی سارے الفاظ اسفند نے اپنے دل میں ہی کہے تھے۔ دل آویز ولد صفدر علی کیا آپ کو اسفند

شہریار ولد شہریار ریاض سے یہ نکاح قبول ہے قبول ہے دل آویز نے تین بار مولوی صاحب کے پوچھنے پر آہستہ آہستہ سے کہا کہ

قبول ہے۔

اسفند کا دل چاہ رہا تھا کہ سب کو یہاں سے نکال باہر کرے۔اور اپنی شریک حیات کو ایک بار اپنے سینے سے لگا کر خود کو یہ یقین دلوائے کہ اب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسفند شہریار کی ہے۔جیسے ہی دل آویز کا اور اسفند کا نکاح ہوا۔ اسفند مولوی گواہوں اور اسد کے ساتھ ہی باہر آگیا۔مولوی

اور گواہوں کو رخصت کرنے کے بعد اسفند۔ اسد کے پاس آکر کھڑا ہو گیا جو گاڑی سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر غصے سے کھڑا ہوا تھا۔

ناراض ہوا اسد کے ساتھ آکر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔اسفند اس وقت تم جاؤ میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔آج پہلی بار ہوا تھا کہ اسد کو ٹائیگر یا اسفند کی کسی بات سے اختلاف تھا۔اسد کی ناراضگی اسفند کے لئے بہت معنی رکھتی تھی وہ اس کا دوست تھا یار تھا۔رائٹ ہینڈ تھا اس کی بہن کا سہاگ تھا۔

مگر وہ اس وقت اسد یہ بات بتانا چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کے ہاتھوں سے کتنا مجبور تھا۔اسد میں اس سے پہلے مل چکا ہوں۔اسفند نے خد سے بات شروع کی تھی۔کہا اسد نے غصے بھری نظروں سے
دیکھ کر کہا۔جب میں پاکستان گیا تھا۔تو سرتاج کی فیکٹری کے پاس جس کالونی میں نے اپارٹمنٹ لیا تھا۔اس کے ساتھ میں اس کا گھر تھا ٹائیگر پاکستان
سرتاج کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے گیا تھا۔

اسد کو اس کی بات پر یقین آ گیا۔ کیونکہ اسد نے جب اس لڑکی کا ڈیٹا نکلوایا تھا اس میں بھی اس کا یہی ایڈریس تھا۔ اس لیے اسفند کی بات کو جھٹلانے کا کوئی مطلب تو نہیں تھا۔۔ اسد میں نے جب اس کو پہلی بار دیکھا تو میں نے جو اس کے لیے محسوس کیا اسد میں نے آج سے پہلے کبھی کسی لڑکی کے لئے محسوس نہیں کیا۔

اسد تم میرے بیسٹ فرینڈ ہو یار تم کو پتا ہے کہ میں نے کبھی کسی لڑکی میں انٹرسٹ نہیں لیا میری تیس سالہ زندگی مجھے کبھی کوئی لڑکی اچھی نہیں لگی۔ کبھی کوئی لڑکی میرے خاص نہیں ہوئی مگر اسد اس چھوٹی سی لڑکی نے میرے دماغ میرے دل میرے ہواسوں پر تہلکہ مچا رکھا تھا۔ میں نے اس کو

بھولنے کی کوشش کی۔مجھے اس لڑکی سے محبت ہو گئی ہے میں نے اس سچ کو بہت جھٹلایا۔

مگر جب قسمت اسے دوبارہ میرے سامنے لے آئی تو۔اس لڑکی کے لیے میری ساری فیلنگ کلیئر ہو گئی۔اس لیے میں نے تمہیں گھر پر بلایا تھا مگر تم نے آتے ہی میرا پارہ اتنا ہائی کر دیا تھا کہ مجھے کچھ بھولنے ہی نہیں دیا۔ورنہ میں تمہیں اس وقت بھی یہ سب بتانا چاہتا تھا۔

اسفند کی سچائی اس کی آنکھوں سے صاف نظر آرہی تھی۔ویسے بھی اسفند شہریار کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اسد کو اس بات کا اسد کو پورا یقین تھا۔
اسفند تم نے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی۔اسد افسوس سے بول رہا تھا۔
اسد کو شرم آرہی تھی

کے کس طرح اس نے اپنے دوست کے بارے میں غلط سوچ لیا جب کہ اسد کو پتا تھا۔ کہ اسفند کو کبھی لڑکیوں میں انٹرسٹڈ نہیں تھا وہ تو سکول اور کالج کے زمانے سے ہی ایسا تھا۔

اتنا ڈیشنگ تھا کے لڑکیاں مرتی تھی اس پر۔ مگر اسفند شہریار کے دل کو کبھی کوئی نہ بھائی اگر بھائی بھی تو یہ چھوٹی سی نازک سی لڑکی۔ بتانے والا تھا کمینے مگر تو نے پتہ نہیں میرے بارے میں کیا کیا سوچ لیا تھا۔ اس لیے میں نے بھی سوچا کہ یہ جتنا میرے بارے میں غلط سوچ سکتا ہے ایک بار سوچ ہی لے۔

اسفند مصنوعی غصے سے بول کر گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔ دوسری طرف کا گیٹ کھول کر اسد بھی آکر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ سوری یار اصل میں وہ لڑکی بہت معصوم ہیں پتا نہیں اسے دیکھ کر مجھے کیوں نور کی یاد آتی ہے۔ اسد نور کا نام

لیتے ہوئے بہت رنجیدہ ہو گیا۔ڈونٹ وری پریشان مت ہو مجھے پتہ ہے کہ
تمہارے اندر کا بھائی اس وقت جاگ گیا ہے دل آویز کو دیکھ کر اس لیے وعدہ
کرتا ہوں کہ تمہاری اس بہن کو میں کوئی پریشانی اور دکھ نہیں دوں گا۔اسفند
اسد کو پریشانی سے نکالنے کے لیے ریلیکس کر رہا تھا۔اسد بچپن سے لے کر
اپنی بہن کے لیے کتنا پریشان رہتا تھا۔کتنا روتا تھا وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نور
کے لیے یہ سب کچھ اسفند کی آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا۔

تھوڑا دور آ کر اسفند۔نے گاڑی ایک فائیو سٹار ریسٹورنٹ کے آگے روکی چل
جا کر اچھا سا کھانا پارسل کروا کر لے کر آ تیری بہن گھر میں بھوکی ہے۔اسفند
ہنستے ہوئے بولا۔اسفند اسد کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔کیونکہ
اسد کا دماغ ابھی بھی نور کو ہی سوچ رہا تھا۔اسد اور اسفند کھانا لے کر آئے اور
اسفند کے اپارٹمنٹ کے سامنے آ کر گاڑی روکی۔

اوکے اب میں چلتا ہوں اسد نے اسفند سے کہا تھا۔آجا اپنی بہن کے ساتھ کھانا کھا کر جانا۔گاڑی سے اترتے ہوئے اسفند اسد کو چڑانے کے لیے بولا تھا۔اپنا منہ بند کر اور دفع ہو جا کر خود بھی کھانا کھا اسے بھی کھلا۔ اسد اسفند کے مزاق سے چڑ کر بولا ۔

اسفند یار پلیز دل آویز کو ٹائم دینا تا کہ وہ تجھے ایکسیپٹ کر سکے۔تماری اور اس کی عمر میں بہت فرق ہے اسے اسفند کی طرح پیار سے سمجھانا۔اسے اپنے ٹائیگر والے روپ سے پلیز دور رکھنا۔تمہارا اٹائیگر والا روم وہ نہیں سہہ پائے گی۔اسد دل آویز کے لیے بہت فکر مندی کے ساتھ اسفند کو سمجھا رہا تھا۔

بڑی فکر ہے اپنی کل بنی بہن کی اور میری بہن جو سالوں سے تمہارے لئے رو رہی ہے اس کا حساب

کون دے گا۔ تم نے تو کبھی فون پر بات کرنا بھی گوارا نہیں کیا۔اسفند نے چلتے چلتے کہا تو اسد جلدی سے گاڑی سے اتر کر اسفند کے سامنے آگیا۔

اسفند تمہیں پتا تھا میرے اور مسکان نکاح کے بارے میں۔پتا ہے تو بتا دو یار میری اتنے سال کی

تکلیف کو کم کردو۔اسد اسفند کو خاموش دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔

اسفند کی گول گول باتوں سے اسد کو پہلے بھی کئی بار شک ہوا کہ اسفند کو نکاح کا پتا ہے۔ مگر آج تو اسفند کلیئر بول گیا۔کیوں جب مجھ سے چوری سسر اور داماد نیں کچھڑی پکائی تھی تب تکلیف نہیں ہوئی ۔سوری یار انکل نے اپنی قسم دی تھی۔

تم دونوں کی قسموں میں پساں کون میری معصوم بہن۔۔۔اب جاؤ صبح تمہاری فلائٹ ہے جا کر آرام کرو۔ٹائیگر غصے والی کیفیت سے جاتا ہوا بولا

تھا۔اپنی منہ بولی بہن کے لیے بے فکر رہنا۔بہت پیار کرتا ہوں اس سے۔
کبھی اس کی آنکھوں میں
میری وجہ سے آنسو نہیں آئیں گے۔یہ وعدہ ہے میرا کہتا ہوا اپنے
اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا۔

اسفند جب کھانا لے کر گھر کے اندر آیا تو دروازہ کھولتے ہی اس کی نظر سامنے
صوفے پر پڑی ہوئی دل پر گئی ۔اسفند کا گھر بہت ہی خوبصورت تھا مگر دو
صرف دو کمروں پر مشتمل تھا۔ایک روم اسفند نے آفس کی طرح سیٹ کیا
ہوا تھا دوسرا اس کا بیڈروم تھا۔بیچ میں چھوٹا سا لونج ایک چھوٹا سا اوپن کیچن
ویسے تو ٹائیگر کی دبئی میں بہت ساری پراپرٹی تھی۔اپنا ایک خوبصورت بنگلہ
تھا مگر ٹائیگر چھوٹے سے گھر میں رہنا چاہتا تھا۔

اس لیے اس نے اپنے لیے بہت ہی مہنگی جگہ پر یہ خوبصورت چھوٹا سا اپارٹمنٹ خریدا تھا اسد کا اپارٹمنٹ بھی اسی ایریا میں تھا 10 منٹ کے سفر پر۔اسفند دروازہ بند کر کے اندر آگیا دل آویز سامنے صوفے پر ہی لیٹی ہوئی سو رہی تھی۔

اپنے آپ سے بے خبر دوپٹے سے بے نیاز کچھ ایسے لیٹی ہوئی تھی بال جو کیر چر سے نکل کر چہرے پر بکھر گئے ہوئے تھے وہ صوفے کی پشت پر سر ٹکائے تھی ایک ہاتھ صوفے سے نیچے لٹکا ہوا تھا۔

یہ لڑکی میری جان لے کر ہی رہے گی۔اسفند نے دل کو دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔کھانا وہی ٹیبل پر رکھ کر اسفند دل کے پاس آکر اس معصوم

چہرے کو نہارتے ہوئے اس کے پاس زمین پر ایڑیوں کے بل بیٹھ گیا۔۔

اس کے بالوں کی لٹوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے سر گوشی میں بولا میری چھوٹی سی جان صرف دو ملاقاتوں میں آپ نے مجھے مجنوں بنا دیا ہے ۔میرے تیس سال سے سنبھالے ہوئے دل کو تو آپ نے دو ملاقاتوں میں بے لگام اور باغی بنا دیا۔۔

میرا دل چرانے والی چھوٹی سی چور اسفند بڑے ہی محبت بھرے انداز سے اس کے گال کو اپنے ہاتھ کے انگھوٹے سہالتے ہوئے کہا۔وہ آہستہ آہستہ اپنے دل کی باتیں سوئی ہوئی دل آویز سے کر رہا تھا۔دل کی آنکھ اسفند کے ہاتھوں کی حرارت سے کھل گئی۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ دل آویز اسفند کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے ہڑ بڑا کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

فی الحال تو کچھ نہیں کر رہا تھا بس اپنی سوئی ہوئی بیوی کو کھانے کے لیے اٹھا رہا تھا۔اسفند صوفے پر سیدھا ہو کر دل آویز کے پاس بیٹھ گیا۔ چلو اٹھو فریش ہو کر آؤ کھانا کھاتے ہیں۔آپ مجھے میری امی کے پاس کب چھوڑ کر آئے گے۔

اسفند نے دل کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔دل پہلے اٹھ کر کھانا کھاؤ میں نہیں کھاؤں گی۔اور میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ میرا نام دل آویز ہے دل آویز مجھے دل مت بولا کریں۔ مگر میں تو دل ہی بولوں گا کیوں کہ مجھے دل ہی اچھا لگتا تم میرا دل ہو کانچ کی گڑیا۔اسفند کی آنکھوں میں دل کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

شاباش آکر کھانا کھالو۔میں نہیں کھاؤں گی تو ٹھیک ہے میں زبردستی کھالوں گا۔ عجیب زبردستی ہے۔آپ چپ کر کے کھانا کھالو مجھے کوئی

زبردستی کرنے کا شوق نہیں ہے۔دل پلیز اس طرح کے حالات ہی مت پیدا کرنا کہ میں آپ پر کوئی سختی یا زبردستی کروں۔

پلیز آپ مجھے یہ بتائیں آپ مجھے میری امی کے پاس کب چھوڑ کر آئیں گے۔ اسفند دل کے سوال سے اریٹیٹ ہونے لگا۔اسفند دل کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس کے اپنے گھر والوں نے اس کی عزت کا سودا کیا تھا۔

بتائے کب چھوڑ کے آئیں گے مجھے۔دل کی سوئی ایک ہی سوال پر اٹکی ہوئی تھی کبھی نہیں کبھی بھی نہیں جانے دوں گا اسفند دل کے سوال سے تنگ آکر سچ بول گیا۔تو کیا آپنے مجھ سے جھوٹ بولا تھا کہ نکاح کے بعد آپ مجھے چھوڑ آئیں گے۔

یہ تو میری جان آپ کو خود سوچنا چاہیے تھا نہ کے نکاح کے بعد اپنی عزت بنا کر میں آپ کو کیوں چھوڑوں گا۔اسفند نے پیار سے تھوڑا سا دل کے قریب ہو کر بولا۔

دل نے اسفند کو زور سے پیچھے کی طرف دھکا دے دیا۔دور رہیں مجھ سے اسفند نے غصے سے اپنی مٹھیاں بند کر کے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی پوری کوشش کی تھی دل کے اس انداز سے ٹائیگر غصے آ گیا۔

ٹائیگر سے اپنی اتنی توہین برداشت نہیں ہو رہی تھی ۔ جس کو دیکھ کر ہزاروں لڑکیاں اسے اپنی باہوں میں بھرنا چاہتی تھی۔جس کے ایک اشارے پر لڑکیاں اس پر مر مٹنے کو تیار تھی۔وہ اس طرح کسی لڑکی کے ہاتھوں ذلیل ہو یہ بات اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

دل اسفند کو دھکا دے کر دل خود صوفے سے اٹھ کر اسفند سے دور جا کر دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ جھٹکے سے اٹھتا ہوا دل کے قریب آیا اور غصے سے دل کی آنکھوں میں دیکھ کر دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔

دل اس اچانک ہوئی آفات سے اسفند کے سینے سے آ کر ٹکرائی۔ آہ آہ دل نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔ ٹائیگر کے سخت سینے کے ساتھ دل کا ماتھا ٹکرایا تو دل کو ایسے لگا جیسے بیچاری کا سر کسی نے دیوار کے ساتھ مار دیا ہو۔

تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ٹائیگر نے دل کے جبڑے کو زور سے پکڑ رکھا تھا اور ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے ہوئے اسے خود کے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔ تو میں کیا لگتا ہے کہ میں کوئی سڑک چھاپ عاشق ہوں آوارہ ہوں۔

جو ہر لڑکی کے ساتھ پیار محبت کے دعوے کرتا پھرتا ہوں۔ ویسے میں نے ایساں بھی کیا کر دیا جو آپ نے اتنا گھٹیا ریکشن دیا۔ ٹائیگر نے غصے سے ایک ایک لفظ کو چبا کر بولا۔ دل کی کمر پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا اگر مجھے آپ کے ساتھ کچھ کرنا ہوتا تو مجھے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

کسی لڑکی کو اپنے بستر کی زینت بنانا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ پاگل لڑکی اگر کچھ نہیں کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کے میں آپ کو اپنی عزت بنا کر رکھنا چاہتا ہوں۔ بہت پیار کرتا ہوں آپ سے دل کی آنکھوں میں ٹائیگر کے ڈر سے آنسوں جاری تھے۔۔

دل کے آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسفند نرمی سے بولا پلیز اب رونا بند کرو دل میں آپ پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔آپ کی آنکھوں میں آنسوں مجھے تکلیف دے رہے ہیں آپ نے جوری ایکٹ میرے ساتھ کیا ہے اگر آپ کی جگہ کوئی اور کرتا تو میں جان لے لیتا اس کی۔۔

اسفند شہریار کی دنیا دیوانی ہے ہزاروں لڑکیاں

مجھ پر مرتی ہیں۔ہاں تو اسی دیوانی دنیا سے دو تین لڑکیاں پکڑ کر نکاح کر لے دل سو سو کر کے روتے ہوئے ٹائیگر کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر بولی۔

اس کے معصوم سے غصے پر تو اسفند کے انابی لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

اب میں کیا کروں جو میرا دل آپ پر مرمٹا ہے مجھے دو تین نہیں چاہیے مجھے تو

صرف ایک چاہیے وہ بھی آپ اور بس آپ اسفند دیوانوں کی طرح دل پر اپنی نظرے جمائے ہوئے کھڑا دیکھ رہا تھا۔

یہ عاشقی تم سے شروع تم پہ ختم
یہ دل لگی تم سے شروع تم پہ ختم

اسفند نے دل کے پاس ہو کر سونگ کے دو
بول شاعری کے انداز سے اس کے کان میں کہے تھے۔۔

اسفند شہریار کی دنیا دیوانی ہے اور اسفند شہریار اس کانچ کی گڑیا کا دیوانہ ہو گیا ہے اب تو دل آپ کو میری پناہوں میں ہی رہنا ہے چاہے پیار سے رہیں یا زبردستی یہ آپ کی مرضی ہے۔اسفند دل کے قریب ہو کر دل کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو سکون دے رہا تھا۔

پیچھے ہٹے اس طرح سے میرے پاس مت آئیں۔اسفند کو پیچھے کر کے غصے سے چلائی۔میری جان آپ کے پاس نہ آؤں تو کہاں جاؤں جب سے آپ کو دیکھا ہے نہ دن کو سکون ہے نہ راتوں کو چین

میرے دل کا سکون ہو تم آپ کو میری اتنی سی بات کیوں نہیں سمجھ آرہی۔

اسفند نے دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پھر سے اسے اپنے قریب کر لیا۔اور اپنی مردانہ چھوٹی چھوٹی داڑھی والی چیکس کو دل کی نرم گلابی چیکس کے ساتھ رب کرتے ہوئے بڑامد ہوش ساہو کر بول رہا تھا۔

پلیز دل اپنی مرضی سے اپنی خوشی کے ساتھ میری زندگی میں شامل ہو کر میری زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھر دو میں وعدہ کرتا ہوں

ہمیشہ آپ خوش رکھوں گا۔اپنی پلکوں پر بٹھا کے رکھوں گا کوئی غم آپ کے پاس نہیں آنے دوں گا۔

دل بنا اسفند کی کسی بات کو غور سے سنے ہوئے اس گرفت سے نکلنے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی

دل اس طرح کی حرکت دوبارہ مت کرنا جو دل میں آئے وہ سب کرنا آپ کا ہر نخرہ ہر ادا ہر بچپنا سر آنکھوں پر مگر کبھی میری محبت کو اگنور کر کے مجھ سے دور ہونے یا میری گرفت سے نکلنے کی کوشش بھی مت کرنا میری میری گرفت سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہے۔

جتنا آپ سمجھ رہی ہو جو چیز میری ہوتی ہے۔

جب تک میں خود نہ چاہوں آپ میری گرفت سے نہیں نکل سکتی۔یہ بات ہمیشہ ذہن نشین کر کے رکھنا۔

ٹائیگر نے دل کی کن پٹی پر دو انگلیوں کو دباتے ہوئے کہا۔میں تو اپنی بے جان چیزوں کے لیے اتنا

پوزیسو ہوں تو پھر میں آپ کو کیسے جانے دوں گا۔آپ تو میری محبت ہو۔
اسفند شہریار کی محبت اور ٹائیگر جنون ہو آپ۔

پیار سے بول رہا ہوں میری زندگی میں شامل ہو جاؤ ساری دنیا کی خوشیاں لا کر
آپ کے قدموں رکھ دوں گا۔اگر مجھ سے دور جانے کی کوشش کی تو یہی دنیا
آپ پر اتنی تنگ کر دوں گا کہ آپ کا سانس لینا بھی مشکل ہو جائے گا۔

مجھے ٹائیگر بننے پر مجبور مت کرنا دل تمہاری نازک جان ٹائیگر کا غضب
برداشت نہیں کر پائے گی۔پلیز اب رونا بند کرو دل میں آپ پر کوئی سختی
نہیں کرنا چاہتا۔
دل کے آنسوں اسفند کو تڑپا رہے تھے۔ٹائیگر اتنا نرم دل تو کبھی بھی نہیں تھا
جو کسی کے آنسوں دیکھ کر یوں پگھل جاتا مگر نہ جانے اس لڑکی میں ایسا کیا تھا
کہ اس کے آنسوں ٹائیگر کو تکلیف دے رہے تھے۔

اگر مجھے آپ ساتھ کچھ کرنا ہوتا تو مجھے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں تھی پاگل لڑکی اگر کچھ نہیں کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کے آپ کو اپنی عزت بنا کر ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ کا پیار چاہیے آپ کے جسم کی بھوکھ نہیں ہیں۔

بے وقوف لڑکی بہت پیار کرتا ہوں آپ سے

دل کی آنکھوں میں مسلسل آنسوں آنے کی وجہ سے اسفند کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی۔ پلیز اب رونا بند کرو ویسے مجھے بہکانے میں بھی آپ ان آوارہ لٹوں کا زیادہ قصور ہے ان کو سنبھال کے رکھا کرو۔

دل کا ڈرا ہوا چہرہ دیکھ کر اسفند دل کو نورمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چلو شاباش اب اچھے بچوں کی طرح منہ ہاتھ دھوں کر آؤ میں آپ کے لیے کھانا نکالتا ہوں۔

دل فریش ہو کر نکلی تو اسفند ٹیبل پر کھانا لگا چکا تھا آجاؤ شاباش ایک کرسی کو کھینچتے ہوئے اسفند نے اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ دل آکر چپ چاپ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ گئی دل اس وقت بہت ڈری ہوئی تھی۔

اسفند اسے کھانا کھاتے چھوڑ کر اپنے آفس روم میں آگیا تا کہ وہ نارمل ہو کر کھانا کھا سکے دل کو کافی بھوک لگی ہوئی تھی اسفند کے جانے کے باد جلدی جلدی کھانا کھانے لگی۔ ٹائیگر اپنے آفس روم کے
لیپ ٹاپ سے دل کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھ کر مسکرایا میری بھکڑ بیوی ۔اپنے غریب شوہر کو بھی پوچھ لو کے اس نے بھی کھانا کھایا ہے کہ نہیں۔

بھوک تو مجھے بھی بہت لگی ہے۔ میڈم آپ کے عشق میں کل رات سے میں نے بھی کھانا نہیں کھایا وہ دل کو لیپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھ کر خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔ وہ دل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا اتنے میں امجد کی کال آنے لگی تو وہ فون بات کرتے ہوئے مصروف ہو گیا۔۔

اسفند کافی دیر کے بادروم سے باہر آیا تو دیکھا کہ دل کھانا کھانے کے بعد صوفے پر ہی آلتی پالتی مار کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اداس سی خالی نظروں سے اپنے پیروں کو دیکھے رہی تھی ۔دل آپ ابھی تک سوئی نہیں۔ آپ نے بتایا ہی نہیں کہ کہاں سونا ہے۔ دل کی طرف سے معصوم سا جواب آیا۔ میری جان نور ملی لوگ تو بیڈروم میں ہی سوتے تھے۔ بیڈروم تو ایک ہی ہے۔ اگر میں سو جاؤں گی تو آپ کہاں سوئے گے۔ میں بھی بیڈروم میں ہی سوؤں گا۔

اسفند بات کرتے کرتے ہوئے بیڈ روم میں آگیا۔اور کبرڑ سے اپنے لیے نائٹ سوٹ نکالنے لگا۔دل کچھ کہنا چاہتی ہو۔دل جو اسفند کے پیچھے پیچھے روم میں آکر اسفند سے تھوڑی دور کھڑی ہو کر اپنے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔

اور کنفیوز اور ڈری ہوئی اپنے ہونٹوں کو چبا رہی تھی۔جی کہنا ہے۔ مسلسل اپنے ہونٹوں کو چھپا رہی تھی۔

میری جان پلیز ان کو ہمارے لی لیے رہنے دو۔اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے دل کے ہونٹوں کو آزاد کرتے ہوئے بولا۔اسفند کے ہاتھ لگانے سے دل نے جلدی سے گھبرا کر دو قدم پیچھے لیے۔اسد نے اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا اور گھماتے ہوئے کبرڑ کے ساتھ لگا کر اسکے ہاتھ اوپر کی طرف کرتے ہوئے پن کر دیا۔

اس کی نظر دل کے ہونٹوں پر تھی۔وہ بے اختیار ہو کر دل کے نازک سے لبوں پر جھکا اور اپنے انا بی لبوں کی قید میں لے گیا۔اسفند ابھی ایساں کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ دل کو ٹائم دینا چاہتا تھا۔تا کہ وہ خود سے اسفند کو ایکسیپٹ کر سکے۔مگر جب جب دل اس کے سامنے آتی وقت کمزور پڑ جاتا۔ ابھی بھی یہی ہوا تھا وہ بنا ارادے کے ہی دل کے اتنے نزدیک ہو گیا تھا کہ اس کی سانسیں روکے میں کھڑا تھا۔

وہ اتنی شدت سے لبوں پر جھکا ہوا تھا کہ دل کی سانسیں گھٹنے لگی تھی۔دل نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کو دھکیلا۔

اسفند نے بڑی مشکل سے خود کو دل سے پیچھے کیا۔یہ آپ کیا کر رہے تھے اس بار دل کا لہجہ شرموں حیاں سے ڈوبا ہوا تھا۔پتا نہیں میری جان کیا کر رہا

تھا پر جو بھی کر رہا ہوں یقین مانو دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر رہا تھا۔ سچ میں میرا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

دل یہ آپ نے مجھے کیا کر دیا ہے۔ میں ایسا تو کبھی بھی نہ تھا۔ اسفند اپنی نشیلی آنکھوں سے دل کو اس طرح دیکھ رہا تھا دل کو خوف آنے لگا۔ کیا آپ نے شراب پی ہے) ہاہاہا (ٹائیگر کا قہقہ پورے روم میں گونجا۔ وہ ہنستا ہوا کتنا خوبصورت لگ رہا تھا۔

اس کی گالوں پڑے ڈمپلز جو ہنسنے کی وجہ سے اور بھی گہرے ہو گئے جن کو دیکھ کر دل جو تھوڑی دیر پہلے اتنی گھبرئی ہوئی تھی اسفند کھلکھلا کر ہنستے ہوئے دیکھ کر دل کا دل سو کی سپیڈ دھڑ کا تھا۔

دل کے دماغ میں یہ بات آئی کہ یہ شخص کتنا خوبصورت ہے اس کو یوں کھلکھلاتے ہوئے ہنستے دیکھ کر دل کے منہ سے بے اختیار ماشاءاللہ نکلا تھا۔

ایسے نہ مجھے تم دیکھو

سینے سے لگالوں گا۔

جس بات کا تم کو ڈر ہے

وہ کر کے دکھادوں گا۔

اسفند دل کو اپنی طرف غور سے دیکھتے ہوئے دل کے پاس جا کر اسکے کانوں میں یہ سونگ گنگنا

رہا تھا۔

تیرے سامنے آجانے سے

میرا دل یہ دھڑکا ہے۔

غلطی نہیں ہے میری

قصور نظر کا ہے

جس بات کا تجھ کو ڈر ہے

وہ کر کے دکھا دوں

گا ایسے نہ مجھے تم دیکھو

سینے سے لگا لوں گا

تم تم کو میں چرا لوں گا

سینے میں چھپا لوں گا۔

میری جان میں شراب نہیں پیتا مجھے آپ نشہ ہے جو میرے سر چڑھ کر بول رہا ہے۔اسفند اپنے گالوں کو دل کی گال سے رب کر رہاں تھا۔ دل پوری طرح سے اس کے کے سحر میں جکڑی ہوئی کھڑی تھی۔

اس وقت اسفند دل کو اپنی باہوں میں لے

کر کھڑا تھا مگر اس وقت وہ کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔بس اسفند کی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی۔دل کے لیے یہ احساس نیا تھا۔جس سے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

جب بھی علی دل کے پاس آتا دل کو اس کا پاس آنا بہت برا تھا۔مگر اسفند کا قریب آنا دل کو اچھا لگ رہا تھا بس دل کو اغوا کر کے لے کے آیا تھا۔ اگر یہ سب نہ ہوتا تو شاید دل اپنی قسمت پر رشک کرتی۔

کہ اتنا پیارا شہزادہ اللہ نے دل جیسی لڑکی کی قسمت میں لکھ دیا۔جس نے کبھی زندگی میں نا اچھا کھایا اور نا ہی اچھا پہنا تھا۔کہا اس نے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ترستے ہوئے زندگی گزاری اور یہاں اسفند جیسا شہزادہ جو اس کو اتنا چاہتا تھا۔

تم سے پہلے تم سا کوئی ہم نے نہیں

دیکھا۔ تمے دیکھتے ہیں مر جائیں گے

یے نہیں تھا سوچا۔

دل کی گردن پر اپنے لبوں سے پیار کرتے ہوئے وہ بیچ بیچ میں اپنی

خوبصورت آواز میں رومینٹک سونگ کے بول گنگنا رہا تھا۔اسفند کی آواز

بہت خوبصورت تھی جتنا خوبصورت ہے وہ خود تھا اس سے زیادہ خوبصورت

اس کی آواز تھی۔

اس کی آواز ایسی تھی کہ جیسے وہ فل نشے میں ہو اسفند کی قربت دل کو سکون

دے رہی تھی اسفند اور دل پتانی کب تک پیار کے حسین لمحوں میں کھوے

رہتے۔

مگر اسفند کے فون پر آتی۔ کال کی رنگ ٹون نے ان کو حوش کی دنیا میں واپس لے آئی۔ اسفند کو اس وقت فون زہر لگ رہا تھا۔ غصے سے فون کو پینٹ کی پاکٹ سے نکال کر بنا دیکھے کہ کس کا فون ہے فون کو بیڈ پر اچھال دیا۔

میں باہر لاؤنج میں جا کر سو جاؤ۔ دل حیا کے رنگ سے بکھری شرم کے مارے گھبرائی ہوئی جلدی جلدی جان چھڑانے کے انداز میں بولی۔

نہیں آپ روم سے باہر نہیں سو سکتی میرے آنے سے پہلے پانچ منٹ کے اندر بیڈ پر سو جاؤ ورنہ میں باہر آ کر اپنے سینے سے لگا کر سلاؤں گا۔ اب چوائس آپ کی ہے۔ کہ آپ بیڈ پر سونا پسند کریں گی یا میرے سینے پر۔

کہتا ہوا قبرڑ سے اپنا ٹراؤزر اور شرٹ لے کر کر باتھ روم میں چلا گیا۔ دس منٹ بعد جب باہر نکال تو اسفند کی امید کے عین مطابق دل بیڈ پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے سونے کی مکمل ایکٹنگ کر رہی تھی۔

ڈرامے باز ڈرپوک چلو میری جان دیکھتا ہوں کب تک آپ میری قربتوں سے اس طرح دور بھاگتی ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ جب آپ کو میری پناہوں سے زیادہ کہیں سکون نہیں لے گا ۔ایک بار میری باہوں میں آکر تو دیکھو میری جان کتنے خوبصورت جذبات اپنے دل کے اندر چھپائے ہوئے بیٹھا ہوں۔

کتنا تڑپایا ہے آپ نے مجھے ان دو مہینوں میں اپنی ایک ایک تڑپ کا آپ سے گن گن کر حساب لوں گا۔بس میری جان تھوڑا سا آپ سنبھل جائیں۔

وہ مسکراتا ہوا اپنے دل میں سوچتا ہوا امیر ر کے سامنے آ کر کھڑا ہو کر بال ٹاون سے خشک کرنے لگا۔ دل جو جاگ رہی تھی بس اسفند کی باتوں کے ڈر سے سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہ چور آنکھوں سے اپنی انکھوں سے تھوڑا سا بازو وہٹا کر اسفند کو ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ لگا ہی اتنا خوبصورت رہا تھا دل سے اسے دیکھے بنا رہا ہی نہیں جا رہا تھا۔ کالے ٹروزر میں کالی سلیف لیس شرٹ پہنے ڈاک برون بکھرے گیلے بال گورے چہرے پر چھوٹی چھوٹی داڑی جس کو بڑی مہرت سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ اس کی نشیلی آنکھیں جو بنا پیے ہی نشے میں رہتی تھی۔ ٹی شرٹ کے گول گلے سے اس کے سینے سے مردانہ مظبوط سینا نظر آ رہا تھا۔

اس کے جم والے ڈولے اس پر اس کے بازوں پر مردانہ بال جو اس کی شخصیت اور بھی نیکھار رہے تھے اس پر گہرے ڈیمپل جو دل کی جان نکال رہے تھے۔اسفند کب میرل سے دل کی چوری چوری دیکھنے والی حرکتیں نوٹ کر رہا تھا۔

میری جان اپنی ذاتی پراپرٹی کو چوری چوری نہیں تاڑتے حکم کرو تو پاس آجاتا ہوں۔پورے کا پورا آپ کا ہوں۔اچھے دیکھ لو وہ میرل میں آنکھ مارتے ہوئے بولا۔مگر دل نے اس طرہاں سے پرزینٹ کروایا کے وہ گہری نیند سو رہی ہے اور نہ تو اس نے آنکھ مارتے ہوئے دیکھا ہے اور نہ ہی اس نے اس کی کوئی بات سنی ہے۔ڈرامے باز اچھی ایکٹینگ کر لیتی ہو وہ مسکراتا ہوا بیڈ کی دوسری طرف آکر لیٹ گیا۔

oooooooooo

اسد لڑکیوں کو ان کے گھروں تک باحفاظت پہنچاتے پہنچاتے بہت تھک گیا تھا۔اپنے آپ کو کچھ دیر آرام دینے کے لئے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔اور کسی گہری سوچ میں تھا کے کہ ہمیشہ سے اسفند کو میرے اور مسکان کے نکاح کا پتہ تھا تو اس کا مطلب میں ہر سال جب پاکستان آتا تھا تو یہ بات بھی ضرور اسفند کو پتہ ہو گی۔

اومائی گاڈ میں کیسے بھول گیا وہ ٹائیگر ہے جو جرم کی دنیا کی ہر خبر پر نظر رکھتا ہے۔تو وہ کیسے اپنی اکلوتی بہن سے بے خبر رہ سکتا تھا۔ٹائیگر کی کال پر اسد سوچوں کی دنیا سے باہر آیا ہائے ٹائیگر اگر خود سے باتیں کر لی ہو تو گھر دفع ہو جاؤ۔

ٹائیگر کو اسد نے کچھ دیر پہلے ہی میسج کر کے بتایا تھا کہ سب کام اوکے ہو گیا ہے سب لڑکیاں باحفاظت اپنے گھروں تک پہنچ گئی۔اس لیے ٹائیگر کو پتا تھا کہ اب اسد فری ہے۔

ویٹ ویٹ تمہیں کیسے پتا کہ میں خود سے باتیں کر رہا تھا آئی تھنک تم نے مجھ پر کیمرے لگا رکھے۔ بڑی خوش فہمی ہے تمہیں اپنے بارے میں۔ تم ایسی بھی کوئی عظیم ہستی نہیں ہو کہ میں تم پر کیمرے لگاؤں اسفند جان بوجھ کر اسد کو چڑاتے ہوئے بول رہا تھا۔

کمینے بیسٹ فرینڈ ہے تو میرا دو جسم ایک جان ہے ہم۔اس لئے تو کیا کرتا ہے کیا سوچتا ہے مجھے سب پتا ہوتا ہے۔اب ذرا گھر تشریف لے جا ابھی تو تیرے سسر سو گئے ہونگے صبح جا کر ملنا تمہارے لئے کچھ سرپرائز ہے ان کے پاس۔

کیا سرپرئز ہے اسد نے تجسس سے پوچھا۔مجھے کیا پتا صبح اپنے سسر سے پوچھ لینا ابھی گھر جاکر آرام کرو میں نے خان بابا کو فون کر دیا ہے وہ تمارا حافظ کہہ کر اسفند نے فون بند کر دیا۔روم فریش کروا چکے ہے۔اللہ

اتنے سالوں بات اسد آج پر سکون ہو کر گھر جا رہا تھا۔۔آج اس کے دل کو سکون تھا کہ اسفند کو اس کے اور مسکان کے نکاح کا پتا ہے۔آج وہ کافی حلقہ محسوس کر رہا تھا۔اسد ہر سال پاکستان آکر مسکان
کو بر تھ ڈے گفٹ اور بوکے سوتی ہوئی مسکان کے روم میں رکھ کر ۔گھنٹوں صوفے پر بیٹھ کر مسکان کو دیکھتا رہتا۔پھر اپنی حسرتوں کو دل میں لئے واپس چالا آتا۔

خان بابا کو مسکان اور اسد کے نکاح کا پتا تھا اس لیے اسے گھر میں آنے کا جانے کا کوئی مسئلہ نہیں تھا شہریار صاحب کئی بار کہا کہ بیٹا تم مسکان سے مل

لو مگر اسد ہر بار یہ کہہ کر انکار کر دیتا کہ نہیں جب تک اسفند کو نکاح کا پتا نہیں چلے گا میں مسکان سے کبھی نہیں ملوں گا۔

وہ کتنے گھنٹوں مسکان کو کھڑے تکتا رہتا مگر آج وہ مسکان کو نید سے اٹھا کر ملنے کی تمنا دل میں لیے جا رہا تھا اس کے دماغ میں اچانک ایک بات آئی اس کا مطلب کے پورے گھر میں کیمرے ہے جس کی وجہ سے اسفند کی نظر ہمیشہ گھر میں ہوئی ہے۔افف میں کیسے بھول گیا کہ وہ ٹائیگر ہے جس کی سوچ
وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں پر ہماری ختم ہوتی ہے۔

اس مطلب مسکان اور انکل کے روم کے سوا پورے کر میں کیمرے نصب ہے۔اسی لیے ٹائیگر کو اسد کا ہمیشہ پاکستان آکر مسکان سے نہ ملنے کا پتہ تھا۔

اب اسد بات کو مسکان کے رونے کی وجہ بھی سمجھ آئی۔اسفند نے کل رات اس سے یہی تو کہا تھا کہ اس کی بہن جو سالوں سے رو رہی ہے اس کا حساب کون دے گا۔کمینے کو میرے ہر سال یہاں آنے کی خبر تھی اور مجھے بھنک تک نہیں لگنے دی کیا دماغ پایا ہے تو نے ٹائیگر۔ایسے ہی تو لوگ تجھے انڈر مافیا کا ٹائیگر نہیں بولتے کمینے تو ڈیزرو کرتا ہے۔

اسد نے ہنستے ہوئے خان بابا کو کال ملائی امید کے مطابق خان چاچا نے دوسری بیل پر ہی کال اٹھالیا السلام علیکم خان بابا۔وعلیکم السلام اسد بیٹا کیسا کا ہے آپ۔ٹھیک ہوں خان بابا آپ کیسے ہیں اللہ شکر ہے۔آپ سے ایک چھوٹا سا کام تھا۔جی جی حکم کرو بیٹا۔خان بابا رات بہت ہو چکی ہے پلیز مسکان کی گیلری کا کیمرا اوف کر دے۔خان بابا ایک سمجھ دار آدمی تھا۔فورن سے سمجھ گئے تھے۔

اور ہنستے ہوئے بولے ٹھیک ہے بیٹا ابھی کر دیتا ہوں۔ چلو میری پرنسس تیار ہو جاؤ ہماری کو ملاقات کے لئے اسد اپنے انابی لبوں سے مسکراتے ہوئے نچلے کنارے کو دانتوں تلے دبا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

مسکان سونے کے لیے قبرڑ سے نائٹ ڈریس نکال کر واش روم میں چلی گئی۔ اسد جو گیلری کا کیمرہ بند کروا کے اندر آچکا تھا۔ گیلری سے روم میں داخل ہوا تھا۔ واش روم سے گرتے پانی کی آواز سے سمجھ گیا کہ مسکان واش روم میں ہے۔

رات بہت ہو چکی تھی اسد کو اچھا نہیں لگا یہ وہ مسکان کے روم کے ڈور سے اندر آتا ہے اور اسفند ہمیشہ کی طرح اسے کیمرے دیکھتا۔ پہلے اگر دیکھ بھی لیا تو بات اور تھی کیونکہ اسد دور بیٹھ کر ہی مسکان کو دیکھتا تھا اور روم کا دروازہ بھی ہمیشہ وہ کھلا ہی چھوڑ دیتا تھا۔

مگر آج اس کے ارادے کچھ اور تھے آج تو اپنی تڑپتے ہوئے دل کو بھی پرنسس سے ملا کر سکوں دینے والا تھا۔مسکان بڑے آرام سے ٹاول سے گیلے بالوں کو صاف کرتے ہوئے میرل کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔

بلیک کلر کی پیروں تک نائٹی پہنے ہوئے اس کا گورا رنگ نائٹی۔میں چمک رہا تھا گیلے بال نہا کے نکھرا ہوا چہرا اور نائٹی کے ڈیپ گلے سے نظر آتی ہوئی اس کی گوری اور نازک سی گردن اسد جو پردے کے پیچھے کھڑا ٹھنڈی آہیں بھرتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔

مسکان کو محسوس ہوا کہ روم میں کوئی ہے۔اس نے اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور اپنا وہم سمجھ کر پھر سے ٹاول سے بال خشک کر کے برش سے

بنانے لگے۔دوبارا اسے وہی احساس ہونے پر اس نے گھبرا کر دیکھا مگر کچھ نہ نظر آنے پر آ کر بیٹھ پر لیٹ گئی۔

اور اپنا موبائل فون اٹھا کے اسد کی کی تصویر کو موبائل کی سکرین پر دیکھنے لگی جو اسد نے آج اپنے اسٹیٹس پر لگائی تھی۔مسکان تصویر کو کس کرتے ہوئے اپنے سینے سے لگا کر لیٹ گئی۔

اس رخسار پر آنسوں بہ نکلے تھے فون کو سینے سے لگا کر روتے ہوئے وہ سونے لگی۔اسد گیلری میں کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔اسد کے دل کو یہ بات سکون دے رہی تھی۔
کہ اتنے سال ہجر کی آگ میں صرف وہ اکیلا نہیں جلا اس کی پرنسس بھی اسے اتنا ہی پیار کرتی ہے اس کی جدائی اس کو بھی تڑپاتی تھی۔

یہ دیکھ کر اسد کے دل کو سکون مل رہا تھا اسد ہر روز آپنی تصویر اسٹیٹس پر صرف اپنی پرنسس کے لیے ہی تو لگاتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ روز اس کو تیار ہوئے مسکان دیکھ لے۔ مگر مسکان اتنے اچھے سے دیکھتی تھی یہ اسد کو پتہ نہیں تھا۔

آئی لو یو مائی پرنسس مسکان جو آدھی سوئی اور آدھی جاگتی ہوئی حالت میں موبائل سینے سے لگائیں لیٹی تھی اسد مسکان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے آئی لو یو بولا تھا۔

آہ آہ ڈر کے مارے مسکان کی چیخ نکلی اسد نے مسکان کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر روک دی اسد نے پھر سے مسکان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا

(آئی لو یو) مائی پرنسس اور آہستہ سے مسکان کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا ۔

اسد آپ ہاں میری پرنسس آپ کا اسد اسد بیڈ پر لیٹی ہوئی مسکان کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ مسکان اپنے ہاتھ اسد کی کمر کے پیچھے ڈال کر اسد کے سینے سے لگ گئی۔ یہ سب کچھ مسکان سے بے اختیار ہو گیا تھا۔

مسکان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا اسد کیا آپ سچ میں آ گئے ہیں یا میرا خواب ہے پرنس سے چھوء کے دیکھ لو۔ مسکان کے گالوں پر اسد کس کرتے ہوئے بولا۔ کتنی ہی دیر اسد مسکان کو اپنی باہوں میں بھرے مسکان کو ساتھ لیے ہوئے لیٹا رہا۔ مسکان مسلسل اسد کے سینے میں سر چھپائے رو رہی۔

اسد کی جان چپ ہو جاؤ کتنا رو گی۔ پلیز چپ ہو جاؤ اسد۔ مسکان کے چہرے کو پیار سے اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا۔۔ آپ کو میری یاد نہیں آتی تھی

مسکان کی طرف سے پہلا شکوہ کیا گیا۔بہت یاد آتی تھی میری جان اور یاد تو ان کو کیا جاتا ہے جن کو
کبھی بھولا جائے۔

آپ تو ہمیشہ میرے دل میں میری نظر میں میرے آس پاس تھی۔۔
جھوٹ اگر یاد آتی تو ملنے آتے فون کرتے۔فون کرنا تو دور کی بات آپ تو میرا فون اٹھاتے بھی نہیں تھے۔اسد کے جواب کو رد کر دیا گیا تھا۔

غصے سے اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف پھیر۔پلیز پرنسس یوں مجھ سے نظر مت پھیرو اس کے منہ پھیرنے پر اسد نے تڑپ کر مسکان کے منہ کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔آپ کو نہیں پتہ میں اس چہرے کو نزدیک سے دیکھنے اور پیار کرنے کے لئے ان دس سالوں میں کتنا تڑپا ہوں۔

اسد کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ جھوٹ تڑپی تو میں ہوں آپ کے لئے ہر روز میں آپ کو کالز کرتی وائس میسج کرتی۔ مگر آپ اتنے پتھر دل تھے کہ آپ میرا وائس میسج سین کر کے بھی کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔ میں پھر بھی ہر روز آپ کو وائس
میسج بھیجتی تھی۔اس امید پر کہ شائد آپ کو مجھ پر ترس آجائے۔اور آپ میرا جواب دے دیں۔

میں ایک بار آپ کی آواز سننا چاہتی تھی مسکان ہچکیاں لے کر رو رہی تھی کبھی بھائی سے بات کرتے ہوئے آپکی آواز فون سے آتی تو میرا دل

کرتا میں آپ سے بات کروں۔ مگر اسد آپ کبھی مجھ سے بات نہیں کرتے تھے۔

میں آپ کی آواز سننے کے لیے ترستی رہتی تھی آپ کو دیکھنے کے لیے تڑپتی تھی ہر روز آپ کا اسٹیٹس چیک کرتی تھی سرف اس لیے کہ آپ کی پیچر لگی ہو گی تو 10 سالوں میں نے آپ کو ان پیچر میں ہی دیکھا ہے۔

اور اپنے پاس محسوس کیا ہے میرے پاس آپ کو یاد کرنے کے لئے اور کچھ نہیں تھا۔ اب کیوں آئے ہے آپ جائے یہاں سے اسد کو اپنے اوپر سے دھکیلتے ہوئے مسکان غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

جائے یہاں سے مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے جب اتنے سال میں نے آپ کے بغیر کاٹ لیے ہیں تو باقی کی زندگی بھی گزار لوں گی ویسے اگر آپ کی جدائی میں تڑپ کر میں مر بھی جاؤں گی تو آپ کو کیا فرق پڑنا ہے۔

پرنسس ایسا دوبارہ غلطی سے بھی مت کہنا میں مر جاؤ گی آپ کے بنا اسد مسکان کے قریب ہوتے ہوئے بولا پرنسس پلیز ایک بار سمجھانے کا موقع تو دو۔

آپ کی کوئی بھی دلیل میرے اتنے سال کے رونے کا ازالہ نہیں کر سکتی۔ روتے ہوئے اسد کا ہاتھ پکڑ کر روم سے باہر نکالنے کے لئے دروازے کا ہینڈل گھمانے لگی تھی کہ اسد نے اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے دروازے کے ساتھ ہی پن کر دیا۔

میری قربت تو ازالہ کر سکتی ہے نہ اسد نے کہتے ہوئے مسکان کے ہاتھوں کو دروازے کے اوپر کو کر کے پن کر دیا۔ چھوڑے مجھے اور جائیں یہاں سے مسکان آنکھوں میں آنسوں لیے اپنا آپ اسد سے چھڑوا کی کوشش کر رہی تھی۔

اتنا غصہ میری پرنسس اتنی کڑوی تو آپ کبھی نہ تھی اسد اپنا چہرہ مسکان کے قریب کر کے مسکان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہا تھا۔
میرے اندر یہ کڑواہٹ بھرنے والے بھی آپ خود ہیں۔ مسکان غصے سے آنکھوں کو گوما کر بولی۔

تو پھر تو مٹھاس پھرنے کا کریڈٹ بھی مجھے ہی ملنا چاہیے اسد مسکان کے نیچرل پینک نازک گلاب کی پتیوں جیسے ہونٹوں پر نظر جمائے ہوئے

شرارت سے بولا۔مسکان کے چہرے پر غصے اور شرم وحیا کے بکھرے رنگ اسے اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔اور اسد کو بہکانے میں اپنا اہم کردار ادا کر رہ تھے۔

oooooooooo

آدی رات کو ٹائیگر کی آنکھ غیر معمولی طور پر کھل گئی۔اور اسے کچھ غلطت ہونے کا احساس ہوا ٹائگر نے نظرے گھما کر پورے کمرے میں دل کو دیکھا اور آواز دی۔دل کہا ہو آپ اسفند آواز دیتے ہوئے۔دل کو پورے گھر میں دیکھ چکا تھا۔

باہر کے ڈور کی چابی اپنی جگہ سے غائب تھی۔اسفند کا شک یقین میں بدل گیا دل گھر سے بھاگ گئی تھی۔آہ ہ دل کیوں کیوں کیوں کیا آپ نے ایسا۔

ٹائیگر غصے سے چلایا اور سامنے پڑی ٹیبل کو زور سے ٹھوکر مارتا ہوا ۔ گھر سے نکل آیا۔

آدھی رات کا وقت تھا۔اور ٹائگر آدھی رات کو پاگلوں کی طرح سنسان سڑکوں پر گاڑی کو بھگا رہا تھا۔اس کے ماتھے پر غصے سے انگنت بل سے پڑ رہیں تھے۔

اور ٹیگر کے اندر اس بات کا خوف تھا کہ دل کسی خطرے میں نہ ہو۔یہ ڈر ٹائیگر کے چہرے کے زاویوں کو بگاڑ کر اور بی خوفناک بنا رہا تھا

دل آپ کو اس غلطی کی سزا ضرور ملے گی۔

میری جان آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ آپ کتنی بڑی مصیبت میں پڑ سکتی ہو۔ٹائیگر گاڑی کے سٹیرنگ فریم پر غصے سے مکہ مار کر دانتوں کو پیستے ہوئے گاڑی کے شیشے سے باہر متلاشتی ہوئی نظروں سے خالی سڑک کو گھورتے ہوئے۔گاڑی کو فل سپیڈ سے بھگا رہا تھا۔

میرے دشمن چاروں طرف گھات لگا کر بیٹھے ہے دل اگر آپ کچھ ہوا تو میں ختم ہو جاؤں گا۔دل کیوں آپ کو میری محبت میرا عشق میرا جنون کچھ بی نظر نہیں آرہا۔ٹائیگر گاڑی چلاتے ہوئے خد سے ہی باتے کیے جا رہا تھا۔

غصے اور دل کو کھو دینے کے ڈر سے ٹائیگر کی آنکھے اس وقت لال انگارا ہو رہی تھی۔دل مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ ایسا بھی کر سکتی۔

ٹائیگر سڑک پر نظرے دوڑاتے ہوئے پاگلوں کی طرح خود سے ہی باتیں کر کے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

دل ایک بار مل جاؤ قسم سے آپ کبھی کھلے دروازے سے بھی بھاگنے کی کوشش نی کرو گی ٹائگر کا غصہ کم نہی ہو رہا تھا۔ بلکہ بڑھتا ہی جا رہا تھا جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ٹائیگر اور بھی زیادہ پریشان ہو رہا تھا۔

oooooooooooo

دل کب سے ویران سڑک پر بھاگ رہی تھی۔ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ گھر سے بھاگتے ہوئے اس نے جوتے بھی نہیں پہنے تھے۔ دل کے پیروں میں سڑک کی باریک پتھری چبھنے کی وجہ سے دل کے پیروں میں کافی زخم ہو گئے تھے۔ اور ان میں سے خون نکل رہا تھا۔

سامنے سے آتے دو لڑکوں کو دیکھ دل کو امید کی کرن نظر آئی پلیز بھائی آپ میری مدد کرے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ لڑکے قہقاں لگا ہنستے ہوئے بولے۔ جی ضرور بتا سکتے ہے ہماری جان یہ۔ دوبئ ہے اور آؤ ہم تمہیں دوبئ کی سیر کروائے وہ بھی اپنے خرچے پر۔ دل نے لڑکوں کی باتوں سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کو ہٹانے لگی تو ایک لڑکے آگے بڑ کر دل کو بازوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور دل کے گلے سے دوپٹہ اتار کہ ہوا میں اچھال دیاں۔

یہ کیا بدتمیزی ہے دل چلائی۔۔ ابھی ہماری جان نے ہماری بدتمیزی دیکھی کہاں ہے۔۔ دل اپنا ہاتھ چھڑا کر مخالف سمت بھاگنے لگی۔

دل کی نظرے دور سے آتی ہوئی گاڑی کی لائٹوں کی روشنی پر پڑی تو دل پاگلوں کی طرح بنا دوپٹے کہ بکھرے ہوئے بالوں سے گاڑی کی طرف بھاگی۔ اور بچاؤ بچاؤ کی آوازیں لگانے لگی۔ لڑکے بھی دل کے پیچھے ہی بھاگے

آرہے تھے۔ٹائیگر جو دل کو ہی ڈھونڈ رہا تھا اس کی تیز نظریں دور سے ہی دل کو دیکھ چکی تھی۔

دل کی حالت دیکھ کر ٹائیگر کا دماغ غصے پھٹنے لگا تھا۔ٹائیگر چلتی گاڑی سے بھاگ اترا تو لڑکے ٹائیگر کو دیکھ چکے تھے۔ٹائیگر کے غصے والے چہرے اور دبنگ پر سنیلیٹی دیکھ کر لڑکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے۔

۔ٹھاٹھا کی زوردار آوز آئی۔ٹائیگر نے کسی فلمی ہیرو کی طرح بناڈرے اپنی گاڑی سے پیسٹل نکال کر کسی ہیرو کی طرح گولیاں چلائی تھی۔

دل ٹائیگر کی طرف بھاگی۔دل جو پہلے سے ہی ڈری ہوئی گاڑی کی طرف بھاگ رہی تھی گولی کی آواز منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخنے مارنے لگی۔دل اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ سامنے سے آتے ہوئے ٹائیگر کو بھی نہیں دیکھ پائی۔

دل کی حالت دیکھ کر ٹائیگر کا دل کر رہا تھا کہ ان لڑکوں کو جان سے مار ڈالے۔مگر اسے دل کی وجہ سے ٹانگوں پر گولی مار کر ہی صبر کرنا پڑا۔ٹائیگر دل کے سامنے خون خرابا کر کے اپنا اصلی روپ دکھانا نہیں چاہتا تھا۔ٹائیگر سمجھ چکا تھا کہ دل بظاہر جتنی بہادر دیکھتی ہے مگر اندر سے وہ اتنی ہی ڈرپوک ہے۔

وہ ٹائیگر کا اصلی روپ ہضم نہیں کر پائے گی۔ٹائیگر نے بھاگ کر دل کو اپنی باہوں کے گھیرے

میں لیتے ہوئے اسے آپنے گلے سے لگا لیا۔ چھوڑوں مجھے دل نے روتے ہوئے۔ ٹائیگر کو دھکے دے کر پیچھے کرنے لگی۔

میری جان میں ہوں اسفند۔ دل ریلیکس ہو جاؤ۔ اسفند کی آواز پر دل نے منہ اوپر کر کے دیکھا تھا۔ سامنے اسفند کو دیکھ کر بچوں کی طرح اپنے ہونٹ باہر نکال کر اسفند کے گلے میں باہوں کا گھیرا
ڈال کر اس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے رو دی۔

اس پورا جسم ڈر سے کانپ رہا تھا اس وقت دل کو اسفند سچ میں اپنا محافظ لگ رہا تھا۔ دل کی حالت دیکھ کر ٹائگر کا دل کر رہاں تھا کے وہ ان لڑکوں کے ٹکڑے کر کے چھیل کوے ڈال دے۔

OOOOOOOO

اسد مسکان کو سینے لگا کر اپنی محبت کی پناہوں میں لیے ساری رات مسکان کے کمرے میں رہا مسکان اپنا سارا غصہ بھول کر اسد کے سینے سے لگی ہوئی تھی اسد کی باہوں میں پر سکون ہو کر سو رہی تھی۔

اس بات سے بات سے بے خبر کہ جہاں مسکان کے لیے اسد کی مجودگی سکون کا باحث بنی ہوئی تھی۔۔ وہی مسکان کی قربت اسد کی بے چینی کے وجہ بنی ہوئی تھی اسد اپنے منہ توڑ جز باتوں کو بڑی مشکل سے لگام ڈالے ہوئے تھا۔۔ اور وہ دشمنے جان
آرام سے اسد کے کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے سینے میں منہ چھپائے اپنے دس سال کی جدائی سے تڑپتے ہوئے دل کو سکون پہنچا رہی تھی۔

اسد ساری رات سو نہیں سکا،، اسد کا دل سو

کی سپیڈ سے دوڑ رہا تھا۔اسد کا دل مسکان کو پوری طرح سے اپنی دسترت
میں چاہتا تھا۔ مگر اسد
اپنے کو دل سمجھا رہا تھا کہ وہ اپنی پرنسس کو رخصت کر کے پورے حق
سے اپنی دسترت میں لے گا۔

بیشک وہ اس کے نکاح میں تھی۔اس پورا حق رکھنے کے باوجود اسد اپنی
حد سے نی بڑا وہ حد جس کو خود اسد نے اپنے لیے مکرر کرر کھا تھا۔

مسکان اسد کے یار کی بہن تھی اور اس انسان کی بیٹی جس نے اسے کو اس
وقت سہارا دیا جس وقت دنیا میں اسد کا کوئی اپنا نہ تھا اس مہربان انسان نے
اپنے بچوں کی طرح اسد کو پالا ۔

اس میں اور اپنے بیٹے اسفند میں کبھی کوئی فرق نہیں کیا اور اپنی پیاری بیٹی کا ہاتھ کتنی آسانی سے
انس انسان نے اپنی بیٹے کے خلاف جا کر اسد کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔

ایسے میں اسد اس مان کو کیسے توڑ سکتا تھا۔ وہ اپنے جذباتوں کے سامنے کیسے ہار مان سکتا تھا۔ انکل نے جس مان سے اپنی بیٹی کا نکاح اسد سے کیا تھا ۔ اسد اس مان کو کس طرح سے ان کے دکھ کا باعث نہیں بننا چاہتا تھا۔

بے شک مسکان اسد کے نکاح میں تھی وہ اس پر پورا حق رکھتا تھا مگر وہ انکل کی دعاؤں سے اور اسد کی رضامندی کے ساتھ رخصت کر کے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا۔

اسد دس سال سال تک صرف اسی وجہ سے مسکان سے دور رہاں بس نکاح کے باد آخری ملاقات وہ تھی جب اسد دس سال پہلے دوبئ آرہا تھا تو روم میں مسکان سے الوداع کہنے گیا۔

اسد مسکان کا چہرہ دیکھ کر اس سے دور رہنا
برداشت نہیں کر سکتا تھا اتنے سال سامنے نہ جانے کی وجہ یہی تھی کہ اسد کو اچھے سے پتا تھا جب وہ مسکان سے بات کرے گا وہ اپنے آپ کو اس کے پاس جانے سے نہیں روک سکے گا۔

پچھلے دس سالوں سے وہ چپ کر کے ہر سال مسکان کی برتھ ڈے کی رات آتا اور مسکان کے لئے گفٹ اور مسکان کی پسند کے گلاب کے پھولوں کے بکے لے کر آتا اور گھنٹوں سوتی ہوئی مسکان کا صوفے پر بیٹھ کر بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیدار کرتا رہتا۔

اور وہ دشمن جان آرام سے نیند کی آغوش میں سوئی رہتی پھر اس کے اٹھنے سے پہلے اسد گھر سے خان بابا کو بتا کے واپس آ جاتا۔جب کہ مسکان کے پاپا اس بات سے غافل نہیں تھے کہ اسد ہر سال پاکستان مسکان اس کی برتھ ڈے والے دن مسکان سے ملنے آتا ہے۔

مگر ان کو اسد پر پورا یقین تھا کہ وہ کبھی ان کا یقین خراب نہیں کرے گا۔اور اس پر اس کے پاپا کو یہ بھی یقین تھا کہ وہ اسد کے نکاح میں ہیں وہ اسد مسکان کا محرم ہے۔

ادھر اسفند جس نے گھر میں کیمرے سکیورٹی کی بنا پر نصب کیے ہوئے تھے۔اسے یہ سب پتا تھا کہ مسکان کی برتھ ڈے پر اسد ہمیشہ پاکستان جاتا ہے۔

اسفند نے کئی بار اسد کو مسکان کے روم سے آتے جاتے کیمرے پر دیکھا تھا۔

اسد ہمیشہ روم کا دروازہ کھلا چھوڑ کر سامنے صوفے پر بیٹھ کر دور سے ہی مسکان کو دیکھتا تھا۔ مسکان سے اسد کی بے پناہ محبت اسفند کی نگاہوں سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔

اسفند کو اپنے یار کی یہ ادا دل سے بھاتی تھی اس کی بہن ایسے شخص کے نکاح میں تھی۔ جو رشتوں کے تقدس کا احترام کرنا جانتا ہے۔ مسکان کو اسفند کی عزت سمجھ کر دوری بنا کے رکھتا تھا۔

یہ سب اسد کے لیے آسان نہیں تھا۔اپنی اس محبت سے دور رہنا جو اس کی شریک حیات تھی وہ اس کے اوپر پورا حق رکھتے ہوئے بھی دوری بنا کے رکھنا اسد کے لیے بہت مشکل تھا۔

مگر اس نے ان دس سالوں میں اسد نے مشکل وقت کو پار کر کے اسفند اور شہریار صاحب کے دل میں اپنے لیے بے حد عزت کا مقام بنا لیا تھا۔اب فجر ہونے میں کچھ دیر تھی آج 10 سالوں کے بعد وہ اپنی محبت کے قریب آ کر بہت پر سکون محسوس کر رہا تھا۔
آج اس کے دل میں یہ سکون تھا کہ اسے خود اسفند نے کہا ہے کہ جا کر میری بہن کو رخصت کر کے اپنے ساتھ لے آؤ۔اسد مسکان کے روم میں آیا تو اس نیت سے تھا کہ وہ مسکان کو مل کر کچھ محبت بھرے لمحے کچھ حسین پل اس کے ساتھ گزار کر اپنے روم میں جا کر سوئے گا مگر مسکان کی حالت ایسی نہ تھی کہ اسد اسے چھوڑ کر اپنے روم میں جاتا۔

اسد مسکان کے پاپا کے اٹھنے سے پہلے مسکان کے روم میں جانا چاہتا تھا۔ کہاں جارہے ہیں آپ اسد کے بیڈ سے اٹھ کر جانے کی وجہ سے مسکان کی آنکھ کھل گئی۔ نیند کی خماری میں ہی اسد کا ہاتھ پکڑ کر جواب طلب کر رہی تھی ۔میری جان باہر جارہا ہوں صبح ہونے والی ہے آپ کے پاپا ابھی تھوڑی دیر میں اٹھ جائیں گے،اور ان کو بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ ان کی پیاری بیٹی کے کمرے سے کوئی لڑکا باہر آرہا ہے ہو۔

اسد شرارت سے مسکرا کر بول رہا تھا۔ جی نہیں آپ کوئی لڑکے نہیں میرے شوہر ہے۔مسکان نے بیڈ پر لیٹے ہوئے ہی ہاتھ پکڑ کر شرم سے نظرے گھوما کر بولی۔

جی وہی شوہر جسے کو رات میں دھکے دے کر روم سے باہر نکال رہی تھی مزاق سے کہتا ہوا واپس مسکان کے اوپر ڈھیر ہو گیا۔اور اس کے گالوں کو

سہالنے لگا۔ آپ جائیں اسد کے اوپر لیٹنے والی حرکت سے۔ مسکان کی سانسیں روکنے لگی مسکان شرم سے لال ہوتے ہوئے بولی۔

میری جان قریب آتا ہوں تو شرما جاتی ہو، تو دور جاؤ تو گھبرا جاتی ہو اور ہاتھ پکڑ لیتی ہو چاہتی کیا ہو پرنسس، کیا آپنے عاشق کی جان لینے کا ارادہ ہے۔ وہ شرارتی انداز سے ہنسا تھا۔

حرکتے تو آپ کی جان لینے والی ہے۔ مسکان شرم سے نظرے جھکا کر بولی۔ اسد مسکان کے نازک گلابی ہونٹوں کو حسرت بھری نگاہوں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کے ہونٹوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا ۔

اسد معصوم سامنہ بنا کر بولا میں نے کونسی حرکت کی ہے پرنسس پہلے تو آپ رخصت ہو کر میری دسترت میں ہے آجائے۔ پھر آپ کو ایک

نئے اسد سے ملواں گا۔آپ نے یہ جو رو رو کر میری جان کھائی ہے نہ کہ اتنے سالوں میں ،میں نے آپ کو کبھی یاد نہیں کیا اپنے ہر ایک انداز سے آپ کو باور کرواؤں گا کہ میں نے آپ کو کتنا یاد کیا۔

وہ مسکان کے کانوں میں سر گوشیاں کرتے ہوئے مسجان کی گردن پر اپنے محبت کی لو میں سلگتے ہوئے ہونٹوں کو رکھے ہوئے سکون دے رہا تھا۔آپ کے ارادے کیا ہیں۔اسد نے مسکان کے گردن پر اپنے لب رکھے تو مسکان کے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی شرم کے مارے تڑپ کر بولی یہ کیا کر رہیں ہے۔

آپ نے ابھی ابھی تو آپ نے بتایا کہ ہم آپ کے شوہر ہیں میں نے سوچا تھوڑا سا بیانہ ہی وسول کر لیتے ہیں۔اور ہاں ارادے آپ کو کھانے کے ہیں۔اسد

نے کہتے ہوئے مسکان کی بیوٹی بون پر اپنے

دانتوں کا زور بڑاتے ہوئے بائیٹ کیا تھا۔آآآہ

دانتوں کی چوبن سے مسکان کی ہلکی سی چیخ نکلی۔جسے اسد نے جلدی سے اپنے

ہاتھ سے دبا دیا۔

چپ کرو پاگل لڑکی مرواؤ دو گی۔لڑکی میری اتنے سالوں

کی شرافت کو زلیل کرواؤ گی کیا اپنے پاپا کے سامنے۔اسد نے اتنے فلمی

انداز سے بولا تھا کہ مسکان کی ہنسی نکل گئی۔اوکے میں چلتا ہوں ۔آپ کے

حسن کی تاب لانے کی ہمت اسد خان میں اس سے زیادہ نہیں ہے۔

اس لیے پرنسس میرا روم سے جانا ہی زیادہ بہتر ہے۔ ویسے بھی انکل اٹھنے والے ہوں گے، دوبارہ کب آئیں گے اسد بیڈ سے نیچے اتر کر صوفے پر بیٹھ کر اپنا منہ نیچے کو جھکائے ہوئے شوز پہن رہا تھا۔

مسکان کی اداس آواز سن کر اسد نے چہرہ اوپر کر کے مسکان کی طرف دیکھا۔ مسکان کے چہرے پر جو چند منٹ پہلے خوشی تھی اس وقت وہ اداسی میں بدل چکی تھی۔ مسکان کو اداس دیکھ کر اسد شوز چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنے دونوں بازو پھیلا کر مسکان کو اپنی آنکھوں کے اشارے سے اپنے پاس بلایا۔

مسکان نم آنکھوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم لے کر اسد کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔ مسکان کے پاس آنے پر اسد نے پیار اسے اپنے سینے لگا کر محبت بھرے انداز سے اس کا ماتھا چوما۔

اپ سیٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے روم میں جا رہا ہوں۔ سچ مسکان نے جلدی سے اسد کے سینے سے منہ نکال کر اسد کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

ہاں میری جان بالکل سچ کہتے ہوئے اسد نے اور بی کس کے مسکان کو اپنی باہوں میں میچ لیا۔ آپ کے ایگزام کب ختم ہونے میں کتنا ٹائم رہ گیا ہے۔ دو ماہ مسکان نے اسد کے گلے لگے ہوئے ہی جواب دیا۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہے۔ کیوں کہ میں اپنی
پیاری بیوی کو اور روتا ہو نہیں دیکھ سکتا۔

انکل سے اپنی بیوی کی رخصتی چاہتا ہوں۔آپ جلدی پیپر زدے لے۔اور تیار کرے خود کو میری پناہوں میں لانے کے لئے۔بہت ٹف ٹائم دینے والا ہوں میں آپ کو کھایاپیا کرو پرنسس۔اس وقت مسکان کی خوشی کی کوئی حد نہیں تھی۔مگر اسد کی بے باک سی سرگوشیاں۔مسکان کو شرم سے دو چار کیے ہوئے تھی۔آپ جائے روم میں پاپا بھی تھوڑی دیر میں اوٹھ جائینگے

جارہا ہوں مگر اتنا شرمایا مت کریں خانم پلیز اس طرح کا تو آپ مجھے اور پیاری لگتی ہیں رخصتی

کے باد بھی اگر آپ ایسے ہیشرمایا کرے گی تو میں تو آپ کی جان کا عذاب بن جاؤں گا اسد نے مسکان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

آپ کو بے شرمی والی باتیں کرنے کے سوا کچھ نہیں آتا۔جی میری خانم بے فکر رہیں۔

آپ کی

امیدوں پر پورا اتروں گا۔ صرف بے شرمی کی باتیں نہیں باقی بھی سب آتا ہے اسد نے مسکان کی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے دیا تھا۔

اسد پلیز جائے مسکان اسد کو اپنے ہاتھوں سے دکھیلتے ہوئے روم سے باہر کرنے لگی۔ مسکان

اسد کی باتوں سے شرم سے لال ہو رہی تھی۔ سنے ہ خانم کا مطلب کیا ہے مسکان نے اسد سے بڑے تجسس کے ساتھ پوچھا۔

جیسے محبوب کی محبوبہ ہوتی ہے رانجھے کی ہیر ہوتی ہے لیلہ کا مجنوں ہوتا ہے اسی طرح سے۔ خان کی خانم ہوتی ہے جیسے آپ میری خانم ہیں اور میں آپ کا خان۔۔ مسکان کی نکاح کے باد اسد سے آج تفصیلی ملاقات ہو رہی تھی مسکان کے ذہن میں تو بچپن والے معصوم سے اسد کا عکس تھا۔

۔مگر آج کے اسد کی باتے افففففففف اسد پلیز جائے اچھا اچھا جا رہا ہوں مسکان کی شرم کے مارے اسد کو روم سے باہر کر رہی تھی۔مسکان کی حالت خراب دیکھ کر اسد قہقا لگا کر ہنستے ہوئے بولا مسکان کو نورمل کرنے کے لیے بولا۔

کیا آپ میرے لئے اپنے ان خوبصورت ہاتھوں سے ناشتہ بنائے گی اُسد مسکان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے سہلاتے ہوئے بولا۔

نہیں بالکل نہیں بناؤں گی۔مسکان نے نفی میں سر کو ہلا کر اسد کو چڑاتے ہوئے کہا۔کیوں اسد نے حیرانی سے اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھ کر مسکان کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا۔

کیوں کے آپ ک حرکتے میرے ہاتھوسے ناشتہ کرنے والی تو بلکل بھی

نہیں ہیں۔اچھاجی تو یہ بات ہیں۔تو پھر ٹھیک ہے اپنی حرکتوں کے حساب

سے

میں آپ کو ہی کھالیتاہوں۔اسداپنے دلکش

انابی ہونٹوں سے مسکراتاہوابول کر مسکان کی

طرف قدم بڑانے لگا۔

۔مسکان اسد کے قدم اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر۔اپنے قدم پیچھے کو

لیجانے لگی۔اسدنے مسکان کو بازوسے پکڑکراپنی طرف کھینچ کر کمر پر ہاتھ

رکھ

کراپنے پاس کرلیا۔جواب دیجے کھالوں آپ کو۔نہیں آپ جائیں میں آپ

کے لیے ناشتہ ہی

بنادوں گی۔۔۔گڈ۔۔۔ گرل۔۔۔۔یہ ہوئی فرمانبردار بیویوں والی بات

۔۔۔اور پرنسس آپ کے پاس ریڈ

ڈریس ہے اسد نے مسکان کی جھکی ہوئی نظروں کو دیکھ کر پیار سے پوچھا

۔جی ہے۔تو آپ

ناشتے پر ریڈ ڈریس پہن کے بہت اچھے سی تیار ہو کے آنا۔

میں دیکھنا چاہتا ہوں میری پرنسس میرے فیورٹ کلر میں کیسی لگتی ہے

جواب دے پرنسس پہنے گی نا میرے لیے۔۔مسکان کو چپ دیکھ کر اسد

بولا نے سوال کیا۔۔کیا آپ میری اتنی سی بات نہیں

مان سکتی۔ صرف اپنی بیوی سے چھوٹی سی فرمائش ہی تو کر رہاں ہوں۔اچھی

بیویاں اپنے شوہر کے لیے اچھے سے تیار ہوتی ہے۔جی ہو جاؤں گے نظروں

کو نیچے کیے ہوئے شرما کر جواب دیا۔گڈ میں ویٹ کروں گا آپ کا ڈائننگ

ٹیبل پر کہہ کے

اسد مسکان کے روم سے باہر نیکل گیا۔۔

OOOOOOOOOOO

اسفند دل سے دل کی حالت دیکھی نہیں جاہی تھی۔

دل کے پیروں پر سڑک پر ننگے پاؤں بھاگنے کی وجہ سے زخموں سے خون نکل رہاں تھا۔

اسفند نے دل کو اپنی باہوں میں اوٹھا کے لا کر گاڑی میں بیٹھا دیا۔اور خد ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہو کر بیٹھ گیا۔چہرے پر سخت ناگواری کے تاسرات لیے اسفند بار بار روتی ہوئی دل کی جانب دیکھ رہا تھا۔

۔کیوں کیا آپ نے ایساں اسفند نے دل کی حالت کو مدے نظر رکھتے ہوئے اپنا غصہ دبا کر نرم لہجے سے سوال کیا۔مجھے اپنی امی کے پاس جانا ہے اور آپ

مجھے جانے نہیں دے رہے تھے اس لیے میں۔ بڑی ہی ماصومیت سے جواب دیا گیا۔ دل کے جواب سے اسفند اور غصہ دلا گیا۔

دل آپ کو تمہیں اندازہ ہے کہ آپ کے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔ کیا ہوتا زیادہ سے زیادہ مر جاتی اسے زیادہ اور کیا ہوتا۔۔۔ یہ بول کر دل نے ٹائیگر کا پارا۔ اور بھی ہائی کر دیا۔

میری جان اگر مرنے کا اتنا شوق ہے تو میں خد
گھر لے جا کر اپنے ہاتھو سے تمارا شوق پورا کر دوں گا اسفند دل کی طرف دیکھ کر غصے سے ہوئے بولا۔

اسفند کو اتنا غصے میں دیکھ کر دل سچ میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔ ویسے بھی آپ کو اسفند کی پیار والی زبان سمجھ میں نہیں آتی میری جان گھر چلو آپ کو ٹائیگر سے روبرو کرواکرواتا ہوں۔

ٹائیگر کی سزا کے باد آپ کبھی ایسی حرکت کرنے کا سوچے گی بھی نہیں کرانا تو دور کی بات ہیں۔ غصے
سے ٹائیگر کو اتنی ٹھنڈ میں پسینے آرہے تھے ٹائیگر دل کو گاڑی سے نکال کر اپنی گود میں اٹھا کر روم میں لے آیا۔

اب دل کی جان پر بن ہوئی تھی یہ سوچ سوچ کر کے ٹائیگر اسے کیا سزا دے گا۔ کیا ان لڑکوں کی طرح میری ٹانگوں میں بھی گولی مار دے گا۔ ٹائیگر فرسٹ ایڈ بوکس لے کر آیا اور دل کے پیروں کی نرمی کے ساتھ ڈریسن

کرنے لگا دل بہت حیران ہو رہی تھی کہ ٹائیگر نے ابھی تک اس پر غصہ کیوں نہیں کیا اور سزا کیوں نہیں دی۔

ڈریسنگ کرنے کے بعد فرسٹ ایڈ باکس واپس اپنی جگہ پر رکھنے کے بعد ٹائیگر دل کے پاس آکر بولا۔

اٹھو جا کر شاور لو اور کپڑے بدلو دل کی قمیض کا ایک بازو پھٹا ہوا تھا اور بال بنا کیر چہرے سے نکل کر شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔

دوپٹے کا کوئی عطا پتہ نہ تھا۔ ٹائگر کو اس وقت دل کی حالت بہت ناگوار لگ رہی تھی۔ میرے پاس کپڑے نہیں ہے۔۔ دل نے آہستہ سے منمنا کر جواب دیا۔ میرے پہن لو کل لے آؤں گا۔ ٹائیگر اس وقت اپنے غصے کو ضبط کرنے کے لیے روم کی

ونڈوں کھڑکی کی لوہے کی سلاخوں کو اپنے ہاتھوں سے زور سے پکڑ کر کھڑا ہوا ونڈوں کے میرل سے باہر دیکھ رہا تھا۔

اسفند اپنے اوپر ٹائیگر کے غصے کو حاوی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ اگر اسفند پر ٹائیگر حاوی ہو جاتا تو اسفند کو پتہ تھا کہ وہ دل کو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور پہنچائے گا اس لیے وہ اپنے غصے کو ضبط کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

آپ کے کپڑے مجھے فٹ نہی آئے گے آپ
اتنے بڑے اور میں اتنی جھوٹی سی ہوں۔ دل نے اتنے کو بہت لمبا کھینچتے ہوئے معسوم بچے کی طرح اپنی باہوں کو پھیلا کر بتا رہی تھی۔ ٹائیگر نے دل کی اواز پر پلٹ کر دیکھا اور دل کے پاس آیا۔

تودل آپ گھر کو گھر سے بھاگتے ہوئے یہ بات یاد کیوں نی آئی کے میں اتنننا بڑااور آپ اتنی چوٹی سی ہے۔اور جب میں آپ سزادوں گا تو آپ کیا حشر ہوگا۔ٹائیگر نے دل کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بیڈ سے اٹھایا اوراس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے سے دل کو دیکھا۔

دل کو لگا کے اسفند اب اسے سزا نہیں دے گا۔اس لیے بیچاری تھوڑا ریلیکس ہو کر سوال پوچھ رہی تھی۔

دل کی نظرے ٹائیگر کی نظروں سے ٹکرائی۔دل نے

گھبرا کر نظریں نیچے جھکالی اور دوبارہ دل کی ہمت نہ ہوئی ٹائیگر کی آنکھوں میں دیکھنے کی۔

اس وقت ٹائیگر کی آنکھوں میں ایک وحشت طاری تھی۔سوری اب ایسی غلطی نہیں کروں گی۔میں اسکی نوبت ہی نہیں آنے دوں گا۔

ٹائیگر نے نیچے جھک کر دل کو اپنی گود اٹھایا اور واش واش کے اندر جا کر کھڑا کر دیا دو منٹ لگاؤ اور نہا کر فریش ہو اس کے بعد آواز دینا میں لے جاؤں گا کہتا ہوا واش روم سے باہر آنے لگا۔دل کے پیروں میں کافی زخم تھے جس کی وجہ سے اس سے چلا نہیں جا رہا تھا اس لیے ٹائیگر اسے خود اٹھا کر واش روم میں چھوڑ کر آیا۔۔۔وہ۔۔میں۔وہ۔کیا

ٹائیگر پلٹ کر واپس دل کے پاس آیا اور دل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرایا۔ٹائیگر نے تو بڑی مشکل سے خود کو چپ کروا رکھا تھا ورنہ دل کی جو اس وقت حالت تھی اسے دیکھ کر تو دل کو ایک منٹ سے بھی پہلے سزا دینے کا موڈ تھا ٹائیگر کا بس دل کی حالت دیکھ کر صبر کیے ہوئے کھڑا تھا۔

کیا وہ میں وہ میں لگا رکھی ہے میں نہالا دوں کیا۔۔۔اسفند نے دل کی۔وہ۔میں کا یہ مطلب یہ نکلا تھا۔۔نہیں میں تو کپڑوں کا پوچھ رہی تھی۔دل شرمندہ سی ہو گئی اپنے کپڑے لا کر کر دیتا ہوں آپ کے کپڑے صبح آجائے گے۔

ٹائیگر نے اپنا ایک ٹروزر اور اور شرٹ نکال کر دل کو تھما دیا۔اور واپس آکر بیڈ پر بازو سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں موند کر سیدھا لیٹ گیا۔وہ خود کو ریلیکس کراوانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔مگر ٹائیگر کا غصہ تھا اتنی آسانی سے تو نہیں اتر سکتا تھا۔

دل کو واش روم میں گئے ہوئے کافی ٹائم ہو چکا تھا۔اسفند کو پتا تھا کے وہ جان بوجھ کر واش روم سے باہر نہیں آرہی تھی۔اور اسفند کو دل کے نہ آنے کی وجہ بھی اچھی طرح سے پتا تھی۔دل باہر آؤ جلدی ورنہ مجھے خد اندر آنے میں دیر نہیں لگے گی۔اور میرے خیال سے آپ کو میرا یہ عمل بالکل پسند نہیں آئے گا۔

میں باہر کیسے آؤں آپ نے جو شرٹ مجھے دی ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔دل کی دبی دبی سی آواز باہر آئی۔اسفند نے دل کو جان بوجھ کر دل کو سلیف لیس شرٹ دی تھی۔دل میں نے کہا باہر آؤ سنائی کم دیتا ہے کیا جلدی باہر آؤ۔

اس خراب شرٹ کو پہن کے میں کیسے باہر آؤں دل منمنائی۔۔۔تو ٹھیک ہے ایک کام کرو اتار کے

آجاؤ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

بے شرم۔دل ٹائیگر کے جواب سے دل تلملا کر اپنے منہ میں ہی بڑبڑائی۔دل میں آخری بار بول رہاں ہوں باہر آؤ ورنہ سزا اور بڑا دوں گا۔

آپ کو سزا دینے سوا بھی کچھ آتا ہے۔دل نے واش روم میں کھڑے ہوئے ہی جواب دیا۔میری جان سب آتا ہے ایک بار باہر تو آؤ اسفند شراتی سے بولا۔

بڑے ہی بے ہودہ ہو آپ۔یہ اعزاز تھوڑی دیر کے باد دینا۔پہلے مجھے کچھ بے ہودہ کر تو لینے دوں۔ٹائیگر بیڈ پر لیٹا ہوا دل کو اونچی اواز میں بول رہا تھا۔

میں اس شرٹ میں باہر نہیں آؤں گی۔دل باہر آؤ میرا صبر مت آزماؤں ورنہ آپ کے لیے ہی مشکل ہو گی۔آپ کیا کرنے والے ہے میرے ساتھ۔

۔دل نے ڈری ہوئی آواز میں کہا۔رکوں اندر آکر بتاتا ہوں۔

نئ نئ نئ اندر مت آنا میں باہر آتی ہوں دل کی جان نکل گئ تھی۔اسفند کی اندر آنے والی بات سن کر۔۔۔دل کیا ضرورت تھی بھاگنے کی اب بھگتو دل کو خد پر غصہ آرہا تھا۔۔دل کو اپنا حلیہ دیکھ کر شرم آرہی تھی۔

اسفند کا ٹروزر دل کے لیے بہت بڑا تھا ۔کہاوہ چھ فٹ کا لمبا چوڑا انسان اور کہا۔وہ نازک سی جان۔ٹروزر کو نیچے سے فولڈ کیے کاندھوں پر ٹاول ڈالے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے نظروں کو شرم سے جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں مروڑتے ہوئے اپنی عادت سے مجبور ہو کر اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے چباتے ہوئے سراپائے قیامت لگ رہی تھی۔

گیلا ٹاول ہٹاؤ کاندھوں سے ٹھنڈ لگ جائے گی ٹائیگر نے سرد لہجے سے کہا۔ نہیں مجھے شرم آ رہی ہے۔ نظروں کو جھکائے شرم سے اس کے گال لال ہو رہے تھے۔ کیوں آ رہی ہے آپ کو شرم۔ ٹائیگر اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر بیڈ پر سیدھا لیٹا ہوا پوچھ رہا تھا۔

دل نے غصے سے ٹائیگر کی طرف دیکھا۔ زبان سے جواب دو آنکھوں سے مجھے یاد میں تاڑ لینا۔

میری شرٹ ٹھیک نہیں اس لیے دل غصے سے منہ پھولا کر بولی۔ دل کو ٹائیگر پر بہت غصہ آ رہاں تھا۔

جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بن رہاں تھا

کوئی بات نہیں میاں بیوی کو ویسے بھی پاس آنے کے لیے کپڑوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔اسفند کو دل کی حالت پر رحم آرہا تھا۔۔۔مگر وہ جان بوجھ کر اسے ڈرا رہاں تھا۔تاکہ دل ایسی غلطی دوبارہ نہ کرے۔

اسفند دل پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر

اسے ڈرانا ضروری تھا تاکہ وہ کبھی اپنے لئے ایسا خطرہ دوبارہ نہ پیدا کرے۔بے ہودا انسان نظرے گھوما کر

غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے بولی۔

دل کی بڑبڑاہٹ دیکھ کر اسفند کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کی لہر آئی جسے اس نے فورن روک لیا

جب کچھ بے ہودا کروں گا تو تب خوشی سے یہ لقب دینا مجھے میں خوشی خوشی قبول کرلوں گا۔

آپ کے پاس کوئی ڈھنگ کی شرٹ نہیں تھی۔دل کو اپنی حالت پر غصہ آرہا

تھا۔بہت ساری ہے۔پھر مجھے اس طرح کی بیہودہ اور خراب شرٹ کیوں

دی۔۔دل منہ کو پھلا کر آنکھوں کو چھوٹا کر کے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر

لڑنے والے انداز سے

بولی۔۔

کیوں کے میں خود چاہتا تھا کہ آپ یہ والی شرٹ پہن کے میرے پاس آؤ

۔۔۔کیوں۔۔۔تاکہ آپ ہو دیکھو۔۔۔استغفر اللہ۔۔تسبیاں بعد میں پڑھ

لینا پہلے میرے پاس آؤ۔۔۔کیوں۔۔۔کیوں کے میری جان آپ اس وقت

سزا کی مستحق ہو ہیں۔یہ بھی آپ کی سزا کا حصہ ہے اسفند نے بڑے آرام

سے

بیڈ پر لیٹے ہوئے جواب دیا۔کاندھوں سے گیلا ٹاول اتار میرے پاس

آؤں۔۔ٹائگر نے انگلی کے

اشارے سے دل کو پاس بلایا نہیں میں نہیں آؤں گی۔

کوئی بات نہیں میں اٹھا کر لے آؤں گا۔۔میں بھاگ جاؤں گی۔۔تمہارا حلیا

بھاگنے کی ہی سزا ہے۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔آج کے بعد یہ خواہش بھی

نہیں

کرو گے۔۔مجھے آپ سے ڈر لگ رہا۔۔ٹائگر اس کے پاس آکر اس کے

کاندھوں سے ٹاول ہٹا رہا تھا۔دل کا شرم سے برا حال تھا۔

تب ڈر کیوں نہیں لگا تھا۔جب سوتے ہوئے شوہر کو چھوڑ کر گھر سے بھاگ

گئی تھی۔دل کو بانہوں میں بھر کر اٹھاتے ہوئے ٹائیگر اس کے چہرے کو

بڑے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔معاف کر دیں پلیز اس وقت دل ڈری

ہوئی معسوم سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔

جسے کو دیکھ کر ٹائیگر اور بھی بے قابو ہو رہاں تھا۔ٹائیگر کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔۔تو اسفند کر دے۔۔یہ اسفند کی دی ہوئی ڈیل کا نتیجہ تھا جو آپ نے گھر سے باہر قدم رکھا وہ بھی آدھی رات کو۔۔۔

دل کو بیڈ پر لٹا کر اسکے اوپر ہی دراز ہو گیا۔اور اپنے انابی لب دل کی بیوٹی بون پر رکھ کر اپنے لمس چھوڑنے لگا۔

اسفند پلیز۔اسفند کے شدت والے لمس کو بیک ٹو بیک سہنا دل کی نازک سی جان لیے آسان نہیں تھا۔

۔اسفند کو اپنے اتنے نزدیک پا کر دل کی سانسیں تھمنے لگی۔۔اسفند کی سلیف لیس شرٹ میں کھلے بازوں ڈھلکا ہوا ڈیپ گلہ دل کو چھپانے سے قاصر تھا۔اسی لیے تو دل میں اپنے کاندھوں پر ٹاول ڈال رکھا تھا تاکہ وہ خود کو نظروں سے بچا سکے۔

اوپر سے اسفند کا کے اتنا قریب ہونا دل کی حالت خراب کر رہا تھا۔۔بولو دل جب گھر سے آدھی رات کو بھاگ کر گئی تو ایک بار بھی یہ خیال نہیں آیا کہ آپ اسفند شہریار کی عزت ہے۔

میرے نکاح میں ہو میری بیوی ہو۔ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ اگر آپ ساتھ کچھ غلط ہو جاتا تو میں جیتے جی مر جاتا۔۔۔

اسفند سوال پہ سوال کئے جا رہا تھا۔مگر دل کے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں تھا۔دل سے تو اپنا دل ہی نہیں سنبھالا جا رہا تھا جواب بیچاری کیا خاک دیتی۔دل بڑی ہمت جمع کر کے بولی۔ایک بار معاف کر دیں۔پلیز آئندہ کبھی نہیں کروں گی۔

ٹائیگر کا اتنا پاس آنا دل کی جان نکال رہاں تھا۔ کر دوں گا معاف مگر سزا دینے کے باد۔ٹائیگر جو اسے سزا دینا چاہتا تھا۔۔ مگر اس وقت دل کا مدہوش کر دینے والا حسن ٹائیگر کی کھلی شرٹ سے چھلکتا ہوا اس کا سراپا ٹائیگر کے لیے سزا بنا ہوا تھا۔

ٹائیگر تھوڑا سا دل کے چہرے پر جھکا تو دل نے زور سے انکھے بند کر لی۔۔
دل آنکھے کھولو۔۔اسفند غصے سے بولا۔۔ نہیں مجھے شرم آ رہی ہے دل کا رونا شروع ہو چکا تھا۔اپنے شوہر کے پاس آنے سے
آپ کو شرم آ رہی ہے۔ مگر جب وہ آورالڑ کے کہتے ہوئے ٹائیگر کا خون کھول اٹھا اس لیے ٹائیگر نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

اور غصے سے دل کو جبڑے سے پکڑ کر پوچھا
بولو دل تب آپ کو شرم کیوں نہیں آئی۔جب

وہ آوارہ لڑکے گھور گھور کے آپ کو دیکھ رہیں تھے۔۔ٹانگر کو کے دل پھٹے ہوئے کپڑے اور بنا دوپٹے والا حلیا یاد آیا تھا۔۔۔دل آپ کی ہر غلطی ہر نادانی ماف کر سکتا ہوں مگر اپنی عزت پر آنچ آتے نہیں دیکھ سکتا۔۔

آپ اس وقت عزت ہیں اسفند شہریار کی بیوی ہیں میری اس بات کو ذہن نشین کر لے سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر آپ کی عزت پر حرف آئے ۔مجھ سے سہا نہیں جائے گا۔وہ سمجھانے والے انداز سے بول رہاں تھا۔۔۔جی نہیں ہر بات پر آپ مجھ پر غصہ کرتے ہو کوئی غلطی معاف نہیں کرتے اسفند کی آنکھوں میں آنکھے ڈال کر بولی دل نے نیا انکشاف کیا۔

دل کی روئی ہوئی آنکھے اور بھی خوبصورت لگ رہی

تھی۔جسے دیکھ کر اسفند کو اس بہت پیار آرہا تھا۔سے پہلے میں نے کب کیا

ہے آپ پر غصہ اسفند نے سوالیہ انداز نظروں پوچھا۔

جب میں نے آپ کو نکاح سے منع کیا تھا آپ نے غصہ کیا۔اور جب میں نے

آپ کو پیچھے کیا تھا۔

اس دن بھی آپ نے میرا منہ زور سے

ہ پکڑا تھا۔اور مجھ پر غصہ کیا تھا اور چلائے بھی تھے۔

ایک ہی بار میں ایک ہی سانس میں دل نے اپنے سارے شکوے زاہر

کردیے۔ہاہاہا اسفند کا دلفریب قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔اور اسفند

کے قاتل ڈیمپل اور بھی گہرے ہوئے گئے تھے۔جن کو دیکھ کر دل اپنا

شکوہ ایک پل کے لیے بھول گئی۔

میری جان نکاح کے وقت غصہ اس لئے کیا تھا۔ کیونکہ آپ پیار سے نکاح کے لیے مان ہی نہیں رہی تھی۔۔پہلے سوال کا جواب۔۔اور دوسرے سوال کا جواب ہے کہ آپ نے مجھے پیچھے نہیں کیا تھا۔ آپ نے مجھے دھکا دیا تھا۔۔۔

میں شوہر ہوں آپ کا حق ہے میرا نام پر وہ الگ بات ہے کہ میں ابھی آپ کو ٹائم دینا چاہتا ہوں تا کہ آپ اپنی مرضی سے مجھے خود میں شامل کریں۔ میں آپ سے اتنی محبت کرتا ہوں۔۔اتنی محبت سے آپکے پاس آیا تھا۔۔اور آپ نے میرے جذبات
کی توہین کی۔ جس پر مجھے غصہ آیا تھا ہاں اگر آئندہ بھی کبھی میرے حسین جذبات
کے ساتھ ایسا کرو گی۔ تو میں غصہ کروں گا۔

اسفند نے دل کے ہر سوال کا حرف بہ حرف جواب دیتے ہوئے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔اگر میری جان کا کوئی اور سوال رہ گیا ہو تو وہ بھی پوچھ سکتی ہے۔

اسفند ابھی تک دل کے اوپر ہی دراز ہوا پڑا تھا
اب تو دل کی سانس اسفند کے وزن سے گھٹنے لگی تھی۔پلیز سائیڈ پر ہو جائے مجھے سانس نہیں آرہی۔کیوں سانس نہیں آرہی آپ کو۔ٹائیگر نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔جیسے کہ آپ کو تو پتا ہی نہیں ہے نہ۔۔دل منہ کو مروڑتے ہوئے آنکھیں گول کر کے چھوٹا کرتے ہوئے بولی۔۔

پتا ہے پر میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔ٹائیگر نے اپنا چہرہ دل کے اور بھی قریب کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ کا جو اتنا لمبا چوڑا بھاری شریر ہے نا اس کی وجہ سے مجھے سانس نہیں آرہی۔دل آنکھیں گھوما کر بچوں کی طرح سے منہ بناتے ہوئے بولی۔

مگر میری جان اس بھاری شریر کی عادت ڈال لو۔

اسکو تو آپ کو ہر روز برداشت کرنا پڑے گا۔ٹائیگر بے باک نظروں سے دل کے خوبصورت سراپے کو دیکھتا ہوا دل کے اوپر سے ہٹ کر دل پاس ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔

دل آپ کی ایج کیا ہے۔اسے کی کمر سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے پوچھا ۔۔کیوں آپ نے مجھے اسکول میں ایڈمیشن دلوانا ہے۔ٹائگر کا اسے پھر سے اپنے قریب کرنا دل کو غصہ دلا گیا ۔

نہیں میری جان آپ کو اپنے اندر میں ایڈٹ کرنا ہے تو چیک کر رہا ہوں کے آپ کی ایج ٹائیگر کو سہنے کے قابل ہے کہ نہیں۔وہ دل کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے۔اپنا چہرہ دل کے بالوں میں چھپانے لگا۔
اسفند کے ہونٹ دل کی گردن پر لگنے سے دل پر کپکپی طاری ہو گئی۔۔دل خد کو میری قربت کے تیار کرو پلیز مجھ سے دور اور دور نہیں جا رہاں۔۔
اسفند نے دل کے کانپتے ہوئے جسم کو محسوس کر کے کہا تھا

اور دونوں ہاتھوں سے دل کو کس کے اپنے ساتھ لگا لیا۔دل نے گبھرا کر پیچھے ہونا چاہا۔دل منا کیا ہے نا مجھے اس طرح سے خود سے دور مت کیا

کرو۔ میرے خوبصورت جذباتوں کی توہین مت کیا کرو۔اسفند کی بھاری گھمبیر اور جذباتوں سے چور آواز دل کے کانوں میں گونجی تھی۔

آپ کی اس نشے والی آواز سے مجھے ڈر لگتا ہے۔دل نے ڈرتے ہوئے اپنے ڈر کا اظہار کیا۔میری جان آپ کو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔دل آپ کی قسم میں شراب نہیں پیتا۔

میں نے اپنی 30 سالہ زندگی میں کبھی شراب کو ہاتھ تک نہیں لگایا ۔میری جان مجھے نشہ آپ کو دیکھ کر ہوتا ہے۔اور اس نشے کا علاج بھی آپ کے ہی پاس ہے۔

ٹائیگر دل کے اوپر جھکا ہوا پیار سے دل کے چہرے کو دیکھ کر اپنے حسین جذباتوں کے تقاضے بتانے

کی کوشش کر رہا تھا۔میں آپ کا علاج کیسے کر سکتی ہوں ۔میری جان کر سکتی ہو۔اگر تھوڑی سی اپنے اندر ہی ہمت پیدا کر لے تو۔

توہی تو عشق ہے میرا ذرا سا

پیار تو دے دے فلک قدموں میں

آجھکے حسیں لمحات وہ دے دے۔

اسفند سونگ گنگناتے ہوئے اپن ہونٹوں سے دل کی گالوں اور گردن پر

پر اپنا پیار نچھاور کر رہا تھا دل کے لیے یہ احساس بہت نیا تھا۔پتا نہیں دل کو کیوں اسفند کی قربت میں سکون مل رہاں تھا۔اسفند سے پہلے دل کی زندگی میں جو آدمی تھا وہ اس کا منگیتر تھا دل کو گھر سے نکلنے کی زیادہ اجازت نہ تھی۔

سکول بھی صرف پانچویں کلاس تک گئی تھی۔اس لئے دل کا زیادہ مردوں سے کبھی آمنا سامنا نہیں ہوا۔

دل چھوٹی سی عمر میں بھی یہ محسوس کر سکتی تھی
کہ علی کی آنکھوں میں ہمیشہ دل کے لیے ہوس نظر آتی تھی ۔

۔علی کو جب بھی موقع ملتا۔وہ دل کے پاس آنے کی کوشش کرتا۔علی جب بھی دل کے پاس آنے کی کوشش کرتا دل کو اس سے بے چینی گھبراہٹ نفرت محسوس ہوتی۔

مگر اسفند جب بھی دل کے قریب آتا دل کو اس کی قربت اچھی لگتی تھی۔
اسفند کے چھونے سے پیار کرنے سے قدرتی طور پر دل کو شرم تو بہت آتی

تھی۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ اسفند کی قربت میں دل اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتی۔ اسفند کی قربت میں ہوس نہیں پیار نظر آتا تھا۔

اس وقت بھی وہ اسفند کی بانہوں میں پر سکون لیٹی ہوئی تھی۔ بس دل کی دھڑکنیں جو بے قابو ہو رہی تھی۔ اسفند کی پناہوں میں بس دل اپنے دل کو نہیں کو سنبھال نہیں پا رہی تھی۔

تیرے سنگ بھیگ جاؤں میں

وہ برسات تو دے دے۔

مکمل عشق ہو میرا ذرا سا

ساتھ تو دے دے۔۔

وہ اسفند اسے دیوانہ وار پیار کر رہاں تھا۔ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی انسان ہے جس سے اپنی 30 سالہ

زندگی میں کبھی کسی لڑکی کی محبت کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔اس سے آدھی عمر کے لڑکی نے

اسفند کی جذباتوں کی دنیا میں طوفان برپا کر دیا تھا۔

اسفند دل کے جتنا قریب ہو رہا تھا اسفند اتنا ہی بے قابو ہو رہا تھا۔وہ دل کو جتنا پیار کرتا اسفند کا دل اس سے زیادہ کی بغاوت پر اتر رہا تھا۔اسی دیوانگی میں اسفند کے لب دل کے دل والے مقام پر جا رکے تھے۔

(اسفند) نہیں دل نے دبی سی آواز میں سسک کر انکار کیا جس پر اسفند نے اپنی جذباتوں سے چور آنکھوں سے چہرہ اوپر کر کے دل کی طرف دیکھا۔
اسفند کو منہ اوپر کرتے دیکھ کر دل نے نفی میں سر کو ہلایا۔
اسفند مسکراتے ہوئے اپنی رومینٹک آواز میں پھر سے گنگنایا۔۔

تیرے بنا جینا پڑے

وہ پل مجھے نہ دے

تو اتنی خوبصورت ہے

فدا دیدار پے تیرے

اسفند ایک بار پھر سونگ کا سہارا لے کر اپنے جذبات دل تک پہنچا رہا تھا۔

اسفند کی آواز میں

جادو تھا دل پھر سے اسفند کی آنکھوں میں گم ہونے لگی تھی۔۔

دل آپ کو پتہ ہے کہ آپ کتنی خوبصورت ہے اسفند نے اپنی نشیلی آنکھوں سے دل کے چہرے اور اسکے لبوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ وہ بڑا بے چین سا ہو کر بول رہا تھا ۔اسفند دل کو ابھی سنبھلنے کا ٹائم دینا چاہتا تھا۔

کیوں کہ جن حالات میں اسفند نے دل سے نکاح کیا تھا ایسے میں دل کا اتنی جلدی اسفند کو ایکسیپٹ کرنا مشکل تھا۔اوپر سے دل کی اتج کو لے کر بھی

اسفند کافی فکر مند تھا۔اسفند ایک 30 سال کا میچور آدمی تھا اس لیے وہ ہر چیز کو مدِ نظر رکھ کر ہی اگلا قدم اٹھاتا تھا۔

مگر دل کے پاس آتے ہی وہ کمزور پڑ جاتا۔اس کی ساری میچورٹی اور عقلمندی دھری کی دھری رہ جاتی تھی۔اس وقت بھی اسفند جو دل کو سزا دینا چاہتا تھا۔سب کچھ بھول کر اسفند کا دل بس دل کی قربت چاہتا تھا۔

مگر دل کے انکار پر وہ سمجھ گیا کہ دل ابھی اس کی قربتوں کے لئے تیار نہیں ہے۔ سمجھنے کے باوجود بھی وہ اپنے بے لگام جذباتوں کو قابوں نہیں کر رہا تھا۔

دل آپ یہ چین اپنے گلے سے اتار دے۔اور دوبارہ مت پہنا۔۔کیوں۔۔ اتار دوں مجھے یہ بہت پسند ہیں۔۔

دل نے ٹکا کر جواب دیا۔۔مگر مجھے پسند

نہیں ہیں۔۔میں نہیں اتاروں گی۔۔اتارنا تو پڑے گی۔۔

اسفند کے انداز میں حکم تھا۔۔کیوں کوئی

زبردستی ہیں کیا۔۔۔اگر آپ کو پیار سے

سمجھ میں نہیں آتی میری بات تو مجھے

تو زبردستی کرنے میں بھی کوئی مسئلہ

درپیش نہیں آئے گا۔۔

مگر میرے خیال سے آپ کو میرا زبردستی والا انداز پسند نہیں آئے گا۔۔آپ

کو مصلہ کیا ہے میری

چین سے کیوں اس بیچاری کے پیچھے

پڑ گئے ہیں۔دل وجہ جاننا چاہتی تھی۔دل مجھے اس سے بہت جلن ہوتی ہے۔

دل کے گلے میں پہنے ہوئے چین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔دل کی نازک گوری

گردن پر گولڈن باریک

سونے کی باریک سی چین اس کی خوبصورتی کو
چار چاند لگا رہی تھی۔آپکے اتنے پاس رکھنے کا حق صرف مجھے ہے۔آپ
کو چھونے گا حق بس مجھے ہے۔

دل مجھے ان بے جان چیزوں سے بھی جلن محسوس ہوتی ہے آپ میری ہو
صرف میری دل میں آپ پر کبھی سختی نہیں کروں گا یہ وعدہ ہے میرا۔۔
کبھی میری پناہوں سے دور جانے کی یا بھاگنے
کی دوبارہ کوشش مت کرنا پلیز۔۔۔۔دل آپ کی
ہر غلطی آپ کی سب نادانیاں سر آنکھوں پر۔

آپ کے ہر نخرے اٹھانے کے لیے آپ کا یہ عشق شوہر ہر وقت تیار ملے گا
۔آپ زندگی میں کبھی بھی میری محبت میں کمی نہیں پائیں گی۔اور اپنی اہمیت

کو پہچانوں آپ میرے لیے کیا ہو اس بات کو سمجھو۔۔دل آپ میرا پہلا پیار ہو میرا عشق ہو۔

آپ کے عشق نے مجھے پورے کا پورا بدل دیا ہیں۔
آپ میرا جنون ہو اور یہ جو آپ مجھے چوری چوری دیکھتی ہو۔۔میری جان میں آپ کا ہوں حق سے پاس آکر دیکھوں مجھے محسوس کرو۔

میں کتنا بے قرار ہوں اس کے لئے کہ آپ مجھے اپنے اوپر حق دو۔اور میرے اوپر اپنا حق جتاو۔نہ خود پاس آتی ہو میری جان نہ مجھے پاس آنے دیتے ہو شرارتی اور شوخ انداز سے بولا۔۔
جس سے دل شرما کر چہرا گوما گئی۔

دل یہ چین آتار دو پلیز اسفند کی سوئی پھر سے چین پر آ کر اٹک گئی۔ پتا نہیں یہ چین اسفند کو کیوں
لاشعوری طور پر زہر لگ رہی تھی۔دل کو اسفند کو جلانے کے لئے ایک وجہ مل گئی تھی۔

دل اسفند کو جلانے کے لیے بولی۔ میں یہ نہیں اتار سکتی یہ کسی کے پیار کی نشانی ہے اس نے مجھے
بہت پیار سے دی ہے وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے اور میں بھی اسے بہت پیار کرتی ہوں۔۔

دل اترا کر بولتی ہی چلی گئی۔وہ تو صرف اسفند کو جلانے کی غرض سے بول رہی تھی۔بنا سمجھے کہ اس بات کا انجام کیا ہونے والا ہے۔دل کا یہ بولنا کہ وہ کسی سے پیار کرتی ہیں۔ٹائیگر کو

لگا کے اسے پورے جسم میں کسی نے آگ لگا دی ہو۔۔

آہ آآآآآ۔دل نے درد سے کراہتے ہوئے چیخ ماری تھی۔۔ٹائیگر نے دل کے گلے سے چین کو اتنی زور سے کھینچا کر اتارا تھا کہ۔دل کے گلے پر ریڈ کلر کی خون کی لکیر بن گئی۔

اور لکیر سے خون کے چھوٹی چھوٹی بوندیں نمودار ہونے لگی تھی۔۔آپ پاگل ہے کیا۔دل نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر درد سے کراتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔۔

دل تماری سوچ سے بھی کہی زیادہ پاگل ہوں میں۔ٹائیگر نے شعلے برساتی ہوئی نظروں سے دل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

دل آپ کی جرات بھی کیسے ہوئی میرے سامنے اپنی زبان سے کسی اور کا نام لینے کی۔اس وقت اسفند کے اندر چھپا ہوا بے رحم ٹائیگر صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

ٹائگر کے اس بے رحم روپ سے تو ٹائیگر کے دشمن بھی تھر تھر کانپ جاتے تھے۔۔۔دل نے تو صرف اسفند کے پیار نیچھاور کرنے والے روپ کو ہی دیکھا تھا۔۔۔اسفند کے اس بدلے ہوئے روپ کو دیکھ کر ڈر کے مارے دل کو اپنی جان نیکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

بولو دل کیسے آپ نے بے شرمی سے میرے سامنے کسی اور مرد سے اپنے پیار کا اعتراف کیا۔۔بوووولووو۔نادل کیوں لیا۔اپنی زبان سے میرے سوا کسی اور کا نام۔ٹائیگر زور سے چلایا تھا۔اس نے غصے سے دل کے جبڑے کو اتنی زور

سے دبایا ہوا تھا۔۔ کہ دل بیچاری کو لگ رہا تھا کہ آج اس کا جبڑا ٹوٹ جائے گا۔۔

دل کو آج اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ کیوں کے اب اسفند اپنے ہاتھ سے دل کی نازک سی گردن کو دبائے ہوئے کھڑا تھا۔۔اسفند۔۔ دل نے درد سے گھٹی گھٹی آواز میں اسفند کو پکارا تھا۔۔

نہیں میری جان اسفند نہیں ٹائیگر کیوں کے اسفند کے پیار والی زبان آپکی سمجھ میں نہیں آتی۔ درد کے مارے دل آنکھوں سے آنسوں نکلنے شروع ہو گئے تھے۔۔۔دل کو سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔وہ سانس رکنے کی وجہ سے اپنے ہاتھ ادھر ادھر مار رہی تھی۔۔

اسفند کو جب لگا کہ دل کی سانس رکنے لگی ہے تو اسفند نے ٹائیگر کو قابوں کر کے اپنی گرفت دل کی گردن پر ڈھیلی کر دی تھی۔۔۔دل مجھے مجبور سختی کرنے پر کیوں کرتی ہوں۔۔

کیوں آپ میرے اندر کا جانور جگاتی ہو کیوں کیوں کیوں۔۔۔۔وہ دل کو جبڑے سے پکڑ کر غصے سے چیخ رہا تھا۔۔۔آپ میری ہو صرف میری۔۔۔ آپ اسفند شہر یار کی ملکیت ہو۔۔آپ پر آپ کے جسم پر آپ کی روح پر صرف اور صرف اسفند شہر یار کا حق ہے۔۔

وہ اتنے جنون کے ساتھ بول رہا تھا کہ۔دل کو اسفند کے جنونی پن سے خوف آرہا تھا۔۔دل کو میری سمجھ ارہی ہے میں کہہ رہا ہوں کہ۔آپ پر صرف میرا حق ہے۔۔آپ کی روح آپ کے جسم اور پیار سب پر میرا حق

ہے۔۔۔۔ صرف اور صرف میرا ہے۔۔ وہ اپنے جنونی پن سے بار بار دل کو دہرا کر بتارہا تھا کہ وہ اس کی ملکیت ہے اور اس پر صرف اس کا حق ہے۔

اس وقت اسفند کے اندر کا ٹائیگر دیکھ کر دل کا ڈر کے مارے حلق خشک ہو رہا تھا۔۔۔ سہ سہ سسوری میں جھوٹ بول رہی تھی۔ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوں گی۔۔ میں نے سب جھوٹ بولا ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

دل نے کانپتی ہوئی آواز سے اسفند کو یقین دلانے کی پوری کوشش کی ۔۔ میری جان مجھے بہت اچھے سے پتا ہے کہ ۔۔ میری جان جھوٹ بول رہی تھی ۔۔

آہ آہ دل نے درد سے ایک بار پھر چیخ ماری تھی۔۔ کیا ہوا میری جان کو درد ہو رہا ہے۔۔۔ ٹائیگر نے اسفند پر حاوی ہو کر دل کے نچلے ہونٹ کو اپنے دانتوں سے اذیت دیتے ہوئے کٹ لگا دیا تھا۔

میری جان مجھے اس سے کہیں زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔ آپ نے کس ہمت سے میری محبت پر کسی اور کو ترجیح دی ہے دل۔۔

دل کی نازک سی پنکھڑیوں پر اسفند کی دی گئی اذیت سے خون کی بوند نمودار ہو رہی تھی۔ دل ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ میں نے کہا تو ہیں کہ میں جھوٹ بول رہی تھی۔ وہ روتے ہوئے سسکیاں لے کر اسفند کو اپنی سچائی بتانے کی کوشش کر رہی تھی۔

مجھے پتاہیں کہ آپ جھوٹ بول رہی تھی۔۔ مگر میں جھوٹ میں بھی کسی کا نام تمہارے منہ سے نہیں سن سکتا۔۔

آپ کو کیسے پتا کہ میں جھوٹ بول رہی تھی۔ روتے روتے دل نے ایک بچوں کے جیسا معصوم سا سوال کیا تھا۔اسفند دل کے بالوں میں منہ چھپا کر سرگوشی میں بولا یہ جو میری قربت میں آپ سکون کو ملتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپکے دل میں صرف اور صرف میں ہوں۔۔

اسفند دل کی حالت سے باخوبی واقف تھا۔۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ دل اپنے منہ سے اعتراف کرے۔اور کہے کہ اس سے اسفند کی قربت میں سکون ملتا ہے۔

جی نہیں مجھے تو آپ کی قربت میں کوئی سکون نہیں ملتا۔دل اسفند کی بات کو رد کررہی تھی۔۔ حقیقت سے تو دل بھی واقف تھی۔۔ مگر بس غصے میں جھوٹ پہ جھوٹ بولتے چلیجارہی ہے۔

دل کے انکار نے ٹائیگر کو پھر سے تیش دلا دیا۔ مگر مجھے تو آپ کی قربت میں بہت سکون ملتا ہے۔

اور میں تو آج اپنا سکون حاصل کر کے ہی رہوں گا۔کہتے ہیں دل کی گردن پر جھک گیا۔اور پورے زور سے دل کی گردن پر اپنے دانت گاڑ دیے۔۔

آآآآہ آہ چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے۔

گردن پر درد اور چبھن کی وجہ سے دل نے اسفند کو کالر سے پکڑ کر پیچھے کی طرف دھکیل رہی تھی۔

دل مجھے بھی بہت درد ہوا تھا جب آپ مجھے

آدھی رات کو سوتا چھوڑ کر گھر سے بھاگ گئی تھی۔۔اوہوں ں ں اسفند

پلیز مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔نہیں میری جان اسفند نہیں ٹائیگر۔۔

اسفند کا پیار آپ کو راہیں راست پر نہیں لا سکتا۔اس لیے آپ کو ٹائیگر کی سزا

سے واقف کرانا ضروری ہے۔

آہ آہ دل اب آواز کے ساتھ رونے لگی تھی اور درد سے ٹائیگر کے گلے پر

اپنے ناخن مار رہی تھی۔

جس سے ٹائیگر کے گلے پر بہت ساری خراشیں آگئی مگر وہ ٹائیگر تھا۔اسے

اتنی سی خراشوں سے کیا فرق پڑنا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے دل کی گردن کو اپنے غصے کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔۔دل کی گردن پر

ایک تو چین کے کھینچے سے زخم زخم بن گیا تھا۔دل کو زخم پر بہت درد اور جلن

ہو رہی تھی۔۔اوپر سے ٹائیگر بار بار اپنے دانتوں کو دل کی گردن پر گاڑ کر اسے اذیت پہنچا رہا تھا۔۔

دل کی نازک سی جان سے ٹائیگر کا یہ تشدد برداشت نہیں ہو رہا تھا۔آخر دل ٹائیگر کی سزا کی تاب نہ لاتے ہوئے درد کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی۔۔
مگر وہ ظالم اب بھی اس کی گردن کو اپنا نشانہ بنائے ہوئے تھا۔۔دل کی زبان سے کسی اور کے لیے پیار کا اعتراف سن کر ٹائیگر کے دل میں جو آگ لگی ہوئی تھی۔اسی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وہ دل کو اذیت پہ اذیت دیے جا رہا تھا۔۔

ٹایئگر نے جب محسوس کیا کہ دل نے جھٹپٹانا بند کر دیا ہے۔۔اور اس کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔۔

توٹائیگر نے دل کی گردن سے منہ اٹھا کر دیکھا تھا۔دل کی بند آنکھیں اور بے جان جسم کو دیکھ کر اسفند شہریار کی تو جان نکل گئی تھی۔۔یہ دیکھ کر کہ دل بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔دل ہوش میں آؤ

میری جان۔۔۔اسفند دل کی گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اسفند نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوئے جگ سے پانی لے کر دل کے منہ پر چھینٹے مارے تھے۔مگر دل کو پھر بھی ہوش میں نہیں آیا تھا۔۔تو اسفند کو دل کو لے بہت پریشانی ہونے لگی تھی۔۔ٹائیگر نے جلدی سے اپنا فون سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا اور اس پر سلیم کا نمبر ڈائل کیا۔۔

سلیم ٹائیگر کی ٹیم کا بہت اہم حصہ تھا۔۔ویسے تو ٹائیگر کے سارے ضروری اور پرسنل کام اسد ہی ہینڈل کرتا تھا۔۔جبکہ اسد اس وقت پاکستان گیا ہوا تھا ۔۔۔تو اسی لیے ٹائیگر نے سلیم کو فون کیا تھا۔

یس ٹائیگر دوسری طرف سے فون اٹھالیا گیا تھا۔ سلیم ٹائیگر کا بنا وقت
کے فون کو دیکھ کر گبھرا گیا تھا۔اس وقت صبح کے تقریباً ساڑھے پانچ کا بجنے
والے
تھے۔۔
سلیم پانچ منٹ کے اندر کسی لیڈی ڈاکٹر کو لے کر آؤ۔۔لیڈی ڈاکٹر۔۔۔
لیڈی ڈاکٹر کا سن کر سلیم بیچارہ پریشان ہو گیا تھا۔۔ سلیم بیچارے کو تو یہ پتہ ہی
نہیں تھا کہ۔ٹائیگر کا نکاح ہو گیا ہے۔

اس لیے بیچارا پریشانی سے سوچ رہا تھا۔اسے سچ میں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ۔
آخر ٹائیگر نے لیڈی ڈاکٹر کا کیا کرنا ہے۔۔ سلیم بہرے ہو گئے ہو یا لیڈی
ڈاکٹر زندگی میں کبھی دیکھی نہیں ہے۔۔

سلیم کے جواب نا آنے پر ٹائیگر غصے سے غرایا تھا۔ٹائیگر کے دھاڑ سے سلیم بچارہ بکھلا گیا تھا۔ جیجی ابھی آیا۔۔۔ٹائیگر نے فون بند کر کے بیڈ پر پٹخ کر رکھ دیا۔۔اور خود واپس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔اور دل کا
سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے بہت پریشان ہو کر دل کے معصوم سے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

میری جان یہ آپ نے مجھ سے کیا کروا دیا۔۔
اسفندل کے چہرے کے قریب ہو کر اس کی
گردن کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔دل بے ہوش بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔۔دل کی گردن پر بہت ساری جگہ پر دانتوں کے نشان تھے۔۔اور چین کھینچنے سے کٹ نشان بھی بہت زیادہ واضح ہو رہا تھا۔

سب نشان مل کر دل پر ہوئے ظلم کی داستان سنا رہے تھے۔۔دل کا اس وقت
جو حال تھا اسے دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ دل کے ساتھ کچھ
غلط ہو گیا ہے۔۔

مگر یہ تو صرف اسفند جانتا تھا کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ٹائیگر نے دل کے
اوپر جھٹ سے کمبل ڈال کر اسے پوری طرح سے کور کر دیا تھا۔
اسے منظور نہیں تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی عورت بھی اس حالت میں
دیکھے۔۔۔

دل اس وقت ٹائیگر کے ٹراؤزر اور شرٹ میں بے حال پڑی تھی۔۔سر
آپ کو باہر جانا پڑے گا۔۔ڈاکٹر
آ چکی تھی۔۔ٹائیگر ڈاکٹر کے پیچھے پیچھے روم میں آ کر روم کا دروازہ بند کر رہا
تھا۔۔

تو لیڈی ڈاکٹر نے ٹائیگر کو روم سے باہر جانے کو کہا تھا۔۔۔مجھے کیوں باہر جانا پڑے گا۔۔کیونکہ سر مجھے ان کو اچھی طرح سے چیک کرنا ہو گا۔۔ڈاکٹر نے روم کے اندر آتے ہی دل کی گردن پر دانتوں کے نشان جو کمبل سے کور کرنے باوجود نظر آرہے تھے۔ڈاکٹر وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ہاں تو کرو چیک منع کس نے کیا ہے۔۔۔۔سر آپ سمجھنے کی کوشش کریں مجھے ان کو اچھی طرح سے چیک کرنا ہو گا۔۔۔

دیکھنا پڑے گا کہ کہی ان کے ساتھ کچھ غلط تو نہی ہوا ہے۔۔اور اگر ہوا ہے تو سوری پھر آپ

کو ان کو لے کر ہوسپٹل جانا پڑے گا کیوں کہ یہ پولیس کیس ہے۔اوئے انسپکٹر کی بچی اسکے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہوا۔۔۔اور تم انویسٹیگیشن کرنے کے بجائے اس کا علاج کرو جو تمہارا کام ہے۔۔

ٹائیگر پستول نکال کر لیڈی ڈاکٹر کی کنپٹی پر رکھتے ہوئے بولا۔۔ڈاکٹر کا تو پستول دیکھ کر ڈر کے مارے اپنا بی پی لو ہونے لگا تھا۔۔۔جج جی سر کرتی ہوں ڈاکٹر نے جلدی سے بی پی آپریٹر نکالا تھا۔

وہ دل کے بازو پر سیٹ کرنے لگی تھی کہ اسفند نے ہاتھ بڑھا کر ڈاکٹر سے بی پی اوپریٹر لے کر خود دل کے بازوں پر سیٹ کیا اور بولا۔۔اب چیک کرو ۔۔اسفند کو یہ بھی گوارا نہیں تھا کہ کوئی اس کی دل کو ہاتھ لگائے۔۔۔ سر میم کا بی پی بہت لو ہے۔۔تو۔۔۔ٹائیگر نے سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔۔۔سر ان کو
انجکشن لگانا پڑے گا۔۔تو لگاؤ کس چیز کا انتظار کر رہی ہوں۔۔نہیں سر وہ مجھے پوچھنا تھا کہ وہ
بھی میں لگاؤں یا آپ خود لگائیں گے۔

ڈاکٹر کے طنز پر ٹائیگر نے غصے سے ڈاکٹر کی جانب گھور کر دیکھا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے دل کوا نجکشن لگا یاد یا تھا۔۔۔سر میم کو تھوڑی دیر میں ہوش آجائیں گا۔۔پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔ا نجکشن سے ان کا بی پی بھی ابھی تھوڑی دیر میں پورا ہو جائے۔۔

سر میم کی گردن کی ڈریسنگ کرنی پڑے گی۔۔۔۔ڈاکٹر نے ڈرتے ڈرتے ٹائیگر سے کہا۔۔آپ ڈریسنگ کا سامان دو۔میں خود کر لوں گا۔۔کیسے کرنی ہے آپ مجھے بتاتی جاؤ۔۔۔ڈاکٹر نے ڈریسنگ کا سارا سامان ٹائیگر کے پاس رکھ دیا تھا۔۔

سر پہلے روئی کو پایوڈین سے لگا کر ان کی گردن کے زخموں کے ساف کریں۔۔ٹائیگر روئی کو پائیوڈین
لگا کر نرمی سے دل کی گردن پر اپنے ہی دیے ہوئے زخموں کو صاف کر رہاں تھا۔۔

سوری میری جان اسفند کو اپنے اوپر
بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔کیوں میں نے
اپنے اوپر ٹائیگر کو حاوی ہونے دیا۔۔میری جان میں تو بس آپ کو ڈرانا چاہتا تھا۔تا کہ دوبارہ
کبھی آپ گھر سے بھاگ کر خود کو نقصان نہ پہنچائے۔۔۔

میں آپ کو ڈرانا چاہتا تھا کہ۔آپ کبھی مجھ سے دور جانے کی کوشش نہ کرے۔مگر دل آپ کو اس طرح سے تکلیف دینا اسفند کبھی نہیں چاہتا تھا۔۔

اسفند کو پتہ تھا کہ دل بہت معصوم ہے۔۔اس کی اسی معصومیت کا ہی تو اسفند شہریار دیوانہ تھا۔۔ورنہ اسفند شہریار کو لڑکیوں کی کوئی کمی نہ تھی۔۔

جب مجھے پتہ تھا کہ وہ اپنے بچپنے میں مجھے جلانے کے لئے جھوٹ بول رہی تھی۔۔تو میں کیوں برداشت نہیں کر پایا کیوں۔۔کیسے ہو گیا مجھ سے یے سب۔اسفند اسفند دل ہی دل میں خود کو کوس رہا تھا۔۔

سر آریو شور کے ان کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا ہے۔۔ورنہ ہمیں ان کا اچھے سے عالاج کرنا ہو گا میم کی صحت کے لیے یہ ضروری ہے۔۔ڈاکٹر کی بات پر ٹائیگر نے گھور کر دیکھا۔۔

سوری سر میں تو اس لیے پوچھ رہی تھی کہ ان کی

حالت سے تو یہی لگ رہا ہے کہ۔۔۔ تمہیں یہاں پر ان کا علاج کرنے کے

لئے بلوایا ہے۔۔

انویسٹیگیشن کرنے کے لئے نہیں۔۔۔ سوری سر سوری اب ان کے زخموں

پر یہ کریم لگادیں۔۔ ڈاکٹر نے ڈرتے ڈرتے ٹائیگر کے ہاتھ میں ایک ٹیوب

تماتے ہوئے کہا۔۔۔ دل کو ٹیوب لگنے کی وجہ سے اپنے زخموں پر جلن

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اور انجیکشن لگنے سے سے دل کا بی پی بھی پورا ہونے لگا تھا۔۔ اس لیے دل کو

ہوش آنے لگا تھا۔۔ سر میں ان کے لیے کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی

ہوں۔۔ آپ ان کو روٹین سے دیتے رہیے گا۔ اور یہ بہت زیادہ ویک ہیں

اس لیے میں نے کچھ ملٹی وٹامن بھی لکھ دیے ہیں۔۔جن کی ان کو بہت ضرورت ہے۔۔اوران کے زخموں کی ڈریسنگ آپ اسی طرح روز کرتے رہیے گا ورنہ زخم خراب ہو جائیں گے۔۔۔

ڈاکٹر کی ساری ضروری ہدایت سن کر اب ٹائیگر نے سلیم کو فون میں لا یا تھا۔۔

سلیم ڈاکٹر کو جہاں سے لے کر آئے ہو وہی پر چھینک کر آؤ۔۔۔ڈاکٹر بیچاری اپنا میڈیکل باکس اٹھاتے ہوئے جلدی سے دروازہ کھول کر نو تو 11 ہو گئی۔۔۔

سلیم بیچارہ جو ڈاکٹر کا روم سے باہر آنے کا ویٹ کر رہا تھا۔جس کو ابھی تک یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ۔۔کمرے میں کون ہے۔اور ٹائیگر کو لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت کیوں پڑ تھی۔۔

ٹائیگر کا کردار شیشے کی طرح صاف تھا سب کو پتا تھا کہ ٹائیگر کو لڑکیوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے

اس کی پرسنلٹی پر تو ہزاروں لڑکیاں فدا ہو کر خود ٹائیگر پر مرتی تھی۔۔اس کے ایک اشارے

پر اس کے ساتھ رہنے کو خوشی خوشی تیار جاتی۔۔

سلیم کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اخر ماجرہ کیا ہے۔۔ٹائیگر نے فون پر سلیم کو ڈاکٹر کو لے جانے کا انفارم کرتے ہوئے فون بند کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔اور ڈاکٹر کو آنکھ کے اشارے سے باہر جانے کو نہیں بلکہ دفع ہو جانے کو کہا تھا۔

ooooooooooo 7۔

اسد ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ہوا مسکان کے پاپا کے ساتھ ناشتہ رہا تھا۔ مگر وہ اپنے دماغ میں مسکان کو ہی سوچ رہا تھا۔

اسد کو مسکان کہیں پر نظر نہیں آ رہی تھی۔ اسد کی نظریں اس کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اسد نے مسکان کو تیار ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر آنے کو کہا تھا۔۔ اسد آتے ہوئے مسکان کو اپنا من پسند ریڈ کلر کا ڈریس پہن کر آنے کا کہہ کر آیا تھا۔

اسد نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ادھر ادھر نظریں دوڑا کر دیکھا تھا مگر کے اسے مسکان کہی نظر نہیں آئی۔۔ تو اسد نے خود سے ہی سوچا کہ شاید مسکان کچن ہو۔۔ اور اپنے ہاتھوں سے میرے لیے ناشتہ بنا رہی ہو۔۔ وہ سوچ کر مسکرایا تھا۔۔

کچن سے کھانا نوکرانی لے کر آ رہی تھی ۔وہ چاہتا تھا کہ مسکان اگر کچن میں ہے تو وہ خود ناشتہ لے کر باہر آئے۔اسد کی نظرے اپنی پر نسس کو اپنے فیورٹ کلر میں سجا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔

خان کی کی جان آ جاو اپنے دیدار کے لیے خان کو اتنا مت تڑپاؤ۔ ورنہ تمہاری نازک سی جان کے لیے مجھے جھیلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔سوچتے ہوئے اسد کے انابی ہونٹوں پے گہری مسکراہٹ آئی تھی۔جس کو اسد نے مسکان کے پاپا کے لیحاظ کی وجہ سے جلدی سے روک لیا تھا۔

انکل میں آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔اسد کب سے شہر صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوا۔۔آپسی باتیں کر رہا تھا۔

مگراب وہ اپنے دل کی بات کرنا چاہتا تھا۔۔اسد شہریار صاحب سے مسکان کی رخصتی کی بات کرنا چاہتا تھا۔۔اسد نے یہ سوچ لیا تھا کہ مسکان کے ایگزام کے بعد مسکان کو رخصت کروا کے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔

وہ تو دبئ سے ہی یہ سوچ کر ہی آیا تھا کہ اب وہ مسکان سے اور دور نہیں رہے گا۔۔مگر آج رات وہ جتنا مسکان کے قریب رہ کر اسے محسوس کر کے آیا تھا۔

اس کے بعد تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔کہ اسد میر خان مسکان سے دور رہتا۔اسی ڈر سے تو اس نے اتنے سال مسکان سے دور رہ کر گزار دیے تھے۔

وہ جانتا تھا کہ جب وہ مسکان کے نزدیک آئے گا۔تو وہ پھر مسکان سے دور نہیں رہ سکے گا۔۔اسد میر خان کو اپنے بے پناہ خود سر عشق کا بڑی اچھی طرح

سے پتہ تھا۔۔اب اس نے مسکان کے وجود کو اتنے قریب سے محسوس کر لیا تھا تو اب رخصتی لازم ہو گئی تھی۔۔

اسد بیٹا بات تو مجھے بھی تم سے بہت ضروری کرنی ہے۔۔تو پہلے میرے خیال سے میں اپنی بات کر لیتا ہوں۔شہریار صاحب نے سوچتی نظروں سے مسکرا کر کہا۔۔۔جی جی انکل پہلے آپ بتائیں۔۔اسد نے فرمانبرداری سے جواب دیا۔۔بیٹا میں نے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اب آپ مسکان کو رخصت کروا کے اپنے ساتھ دبئی لے جائے۔۔

مسکان کے پاپا کے منہ سے یہ بات سن کر۔اسد کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا۔۔جو بات وہ خود مسکان کے پاپا سے کرنا چاہتا تھا۔۔

اسد سے پہلے انکل نے اس کے دل کی بات بول دی تو اسد کی خوشی کا سچ میں کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔جی انکل میں بھی یہی چاہتا ہوں۔کہ آپ مسکان کے ایگزام کے بعد کی ڈیٹ فکس کر دیں۔۔

اسد بیٹا میں چاہتا ہوں کہ آپ کل ہی مسکان کو رخصت کر والیں۔۔اور ت اور ایک ماہ کے لیے آپ یہاں پر ہی سٹے کریں۔۔گھومے پھریں انجوائے کریں۔۔

اس کے بعد آپ واپس چلے جانا اور مسکان دو مہینے تک یہیں پر میرے پاس رہے گی۔۔اور جیسے ہی مسکان کے ایگزام ختم ہوں گے۔۔اس کے بعد آپ آ کر اسے اپنے ساتھ لے جانا۔۔۔

مگر انکل اتنی جلدی کیا ہے۔میں دو مہینوں کے بعد ہی مسکان کو آرام سے رخصت کر کے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔برخوردار کیسے بتاؤ جلدی مجھے نہیں تمہارے دوست کو ہیں۔شہریار صاحب ہلکا سا اپنے منہ میں ہی بڑبڑیا تھا اور چائے پینے لگا۔نہیں اسد بیٹا میں یہی چاہتا ہوں کہ تم۔یہیں پر رک کر ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارو۔۔۔

شہریار صاحب اسفند کی دی ہوئی دھمکی کی لاج رکھتے ہوئے اسد کو نہیں بتا رہے تھے کہ رخصتی کا اسفند نے کہا ہے۔۔۔

اسد شہریار صاحب کی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا۔۔اور سمجھ گیا کے یہ اسفند شہریار کا صادر ہوا حکم تھا۔۔جو انکل اتنی جلدی رخصتی کر رہے ہیں۔۔ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا۔کہ اتنے میں اسد کے موبائل کی رنگ بجی۔۔

انکل ایکسکیوزمی انکل میں ایک منٹ میں آیا۔۔اسد کہتا ہوا ٹیبل سے اٹھ کر باہر کی گارڈن ایریا کی طرف چلا آیا تھا۔۔ہاں بولو سلیم سب خیریت ہے۔۔

خیریت سے پہنچ گئے ہو تم لوگ واپس۔۔

جی ہم لوگ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ سلیم کچھ کہنا چاہتے ہو اسد نے محسوس کیا کہ سلیم کوئی بات اس سے پوچھنا چاہ رہا تھا۔۔۔جی مجھے امجد نے بتایا کہ ٹائیگر کو۔۔۔کیا ہوا ہے ٹائیگر اسد نے گھبرا کر بہت تیز آواز سے پوچھا تھا۔۔

ٹائیگر ٹھیک ہے اسے کچھ نہیں ہوا مجھے ٹائیگر کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے۔۔ سلیم اسد کی پریشانی والی آواز سے گھبرا کر جلدی سے اپنی صفائی پیش کرنے لگا۔۔

توجلدی پوچھو جو پوچھنا ہے سلیم تم سسپنس مت کریٹ کیا کرو۔۔ سسپنس توٹائیگر نے گریٹ کرر کھا ہے۔۔ مطلب۔۔ مطلب یہ کہ امجد مجھے بتارہا تھا کہ ٹائیگر نے لیڈی ڈاکٹر کو اپنے گھر پر بلوایا تھا۔۔
ٹائیگر کو لیڈی ڈاکٹر کی کیا ضرورت تھی۔۔۔اور روم کے اندر ٹائیگر کے سوا اور کون تھا۔۔ توٹائیگر سے پوچھ لیتے کہ روم میں کون تھا۔۔آپ کیسی باتیں کرر ہے ہیں ٹائیگر سے پوچھنے کا مطلب ہے اپنی موت کو دعوت دینا اسد کے مشورے پر سلیم بکھلا کر بولا۔۔

امجد نے بتایا تھا کہ ٹائیگر کے روم میں کوئی لڑکی بھی تھی۔ٹائیگر سے توپوچھنے کی میری ہمت نہیں تھی۔۔ مگر لیڈی ڈاکٹر سے راستے میں امجد نے پوچھا تھا کہ اندر کون تھا۔۔ توپتہ چلا کہ کوئی لڑکی اندر مجود تھی۔۔۔اور اسکی حالت کافی خراب تھی۔۔

پتانہیں اور کیا کیا بول رہی تھی۔۔ سلیم زیادہ دماغ مت لڑاؤ بیوی ہے وہ ٹائیگر کی۔۔۔ٹائیگر نے اس کے ساتھ نکاح کیا ہے۔۔

اسد نے جواب دے کر سلیم کی ٹینشن دور کر دیا تھا۔۔اب اگر ٹائیگر کے بارے میں جاننے کا تمہارا تجسس ختم ہو گیا ہو تو۔۔فون بند کر دو مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔

اسد کو اب جلدی سے ٹائیگر سے بات کرنی تھی۔۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ دل آویز کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔اسد ٹائیگر کا نمبر ملا کر فون اپنے کان کو لگائے کر رہا تھا کہ۔

اسی وقت مسکان کچن سے نکل کر اسد کی طرف آرہی تھی۔۔وہ اسد کو اپنا ریڈ کلر کا سوٹ اور اپنی تیاری دکھانے کے لیے آئی تھی۔۔اسے اس طرح

سے اسد کے سامنے تیار ہو کر آنے میں بہت شرم آ رہی تھی۔۔ بڑی مشکل سے اس نے خود کو تیار کیا تھا اسد کے سامنے آنے کے لیے۔

اسد فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔اس لیے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔اسد کی بات ختم ہونے کا ویٹ کرنے لگی۔۔

ٹائیگر کیا ہوا ہے دل آویز کو۔اسد کی آواز میں اس لڑکی کے لیے جو تڑپ تھی اسے دیکھ کر مسکان کا خون کھول اٹھا تھا۔

ٹائیگر مجھے جواب دو دل آویز کو کیا
ہوا ہے۔۔۔ یار بات کو گھماؤ مت۔۔ مسکان اسد کے لہجے میں کسی اور لڑکی کے لیے اتنی تڑپ اور ہمدردی دیکھ کر۔غصے سے روتی ہوئی اپنے روم کی طرف چلی گئی۔۔۔ میں تمہارا جواب دے نہیں ہوں۔۔

ٹائیگر کو اسد کا دل کے لیے یوں جزباتی ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔۔ٹائیگر میرا جواب دیں نہیں ہے۔۔ لیکن میرا یار اسفند تو میرا جواب دے ہے۔۔

اسفند

پلیز بتاؤ میں بہت پریشان ہوں۔۔دل آویز کو کیا ہوا ہے۔ تمہیں دل کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں اسکی فکر
کرنے کے لئے اس کا شوہر ہے۔۔

ٹائیگر میں اسے اپنی بہن سمجھتا ہوں اور تمہارے رشتے سے وہ میری بھابھی ہے اس لیے میں فکر کر سکتا ہوں ۔۔۔
اسد نے اپنا رشتہ دل کے ساتھ کلیئر کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

اسد اچھے طرح سے جانتا تھا کہ اسفند دل کے لیے کتنا زیادہ پوزیسو ہے۔۔

ٹائیگر۔۔۔ تمہیں دل کے بارے کس نے بتایا ہے۔۔ سلیم نے بتایا ہے ۔۔ ٹائیگر نے

خود سوال کیا اور خود سے ہی جواب دیا تھا۔۔۔

اب یہ میری باتیں باہر کرے گا۔اس

کی تو خبر لینی پڑے گی۔اس کی اتنی اوقات کب سے ہو گئی ہے کہ یہ ٹائیگر

کی باتیں باہر کرے۔۔ٹائیگر کو سلیم کے بتانے پر اچھی خاصی تپ چڑھ گئی

تھی۔

ٹائیگر پلیز اب اس کی جان کا عذاب مت بن جانا۔ٹائیگر اس بیچارے نے

تو صرف اس لئے مجھ سے پوچھا تھا کیونکہ

اسے تمہارے نکاح کے بارے میں

کچھ پتہ نہیں تھا۔۔وہ بیچارہ پریشان تھا۔

جاننا چاہتا تھا۔۔ کہ وہ لڑکی کون ہے جو تمہارے ساتھ ہے۔۔ کیونکہ تمہیں لڑکیوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے یہ بات توسب اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ایسے میں دل کل اویز کا تمہارے پاس ہونا اور لیڈی ڈاکٹر کا گھر آنا ۔ سلیم کا تجسس کرنا غلط نہیں تھا۔۔

اسد نے سلیم کی جان چھڑوانے کے لئے سب کلیئر کر دیا تھا۔۔اسد ٹائیگر کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا۔اسے پتہ تھا کہ اگر وہ سلیم کا مدعا کلیئر نہیں کرے گا تو ٹائیگر اس کے لیے عذاب بن جائے گا۔

اب پلیز بتادو کہ دل آویز کیسی ہے اور اسے کیا ہوا تھا پلیز یہ ایک بھائی کی ریکویسٹ ہے۔اسد نے بہت نرم لہجے سے ٹائیگر کو ریکویسٹ کی تھی۔۔
دل ٹھیک ہے پریشان مت ہو بس ویکنس تھی۔۔ کھانا نہ کھانے کی وجہ سے چکر آگیا تھا ۔

اسفنداب اسد کو کیسے بتاتا کہ اس نے کون سا کارنامہ سرانجام دیا تھا جس کی وجہ سے دل بیچاری بے ہوش ہو گئی تھی۔اسی لیے اس نے جھوٹ کا سہارا لے کر بات کو رفع دفع کر دیا۔۔

۔اللہ تیرا شکر ہے پتہ ہے میں کتنا ڈر گیا تھا۔اسد نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے گہرا
سانس لیا تھا۔۔تمہارے سسر نے تمہیں خوشخبری سنادی ہے۔۔ٹائیگر نے اسد کا دھیان دل ہٹانے کے لئے پوچھا تھا۔

کیوں کے اسفند نہیں چاہتا تھا۔۔کہ اسد دل کے بارے میں کچھ اور پوچھے۔اسفند اسد سے زیادہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔کیونکہ اسد بہت جلدی اس کا جھوٹ پکڑ لیتا تھا۔۔اور نا ہی وہ اسد کو اپنی اتنی پرسنل بات بتا سکتا تھا۔۔۔

ہاں جناب میرے انکل نے مجھے خوشخبری دے دی ہے۔۔۔اسد نے سسر ہٹا کر انکل اس لیے لگایا تھا۔ کہ اسے اسفند کا شہریار صاحب کو سسر کہنا اچھا نہیں لگا۔اسفند کو سمجھ آگیا تھا اس لیے وہ چپ کر گیا۔

انکل کو تم نے رخصتی کے لیے کہا ہے۔۔اسد نے اسفند سے سوال کیا تھا۔
کیوں کچھ غلط کہا ہے۔۔۔ٹائیگر نے اسد کے سوال پر سوال کیا تھا

مگر ٹائیگر میں چاہتا ہوں کہ دو مہینے کے
بعد آرام سے رخصتی کر لیں تب تک مسکان کے ایگزام بھی ختم ہو جائیں گے۔۔کیوں اس وقت مسکان کو رخصت کروانے میں تمہیں کیا دقت

ہے۔۔یادقت کی بات نہیں ہے۔۔۔انکل نے کہا ہے کہ میں ایک مہینہ پاکستان میں ہی رکھ جاؤں۔۔۔۔ہاں تو رک جاؤاس میں مسئلہ کیا ہے

اسد۔۔۔مگر میں یہاں پر ایک مہینہ کیسے رک سکتا ہوں۔

ٹائیگر۔۔۔۔کیوں نہیں رک سکتے ہو۔مصلہ کیا ہے آرام سے رکو اور مسکان کو اپنے ساتھ گوماؤں پھیراؤں۔

اسد۔۔۔۔ٹائیگر میں تمہیں وہاں پر اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔

ٹائیگر۔۔۔۔کیوں تم نے میرے ڈائپرز چینج کرنے ہوتے ہیں۔۔

اسد۔۔۔ٹائیگر تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ اس وقت تمہاری جان کو خطرہ ہے۔ سرتاج کی موت کے بعد وہ لوگ پاگل کتوں کی طرح تمہارے ارد گرد گھوم رہے ہیں۔۔

اسد کے لہجے میں ٹائیگر کے لئے بے حد فکر تھا۔۔

ٹائیگر اتنا کمزور نہیں جسے سکیورٹی کی ضرورت پڑے۔۔ تم بے فکر ہو کر رہو۔ میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔۔

ٹائیگر سمجھنے کی کوشش کرو اس وقت حالات بہت خراب ہیں انڈر مافیا سے جس طرح کی خبریں آرہی ہیں اس کے مطابق ہم دونوں کو ایک ساتھ ہونا چاہیے۔

اسد کوئی دلیل مت دینا۔بس میں نے جو کہا ہیں وہ کرو۔۔اور جا کر اپنے سسر کے پاس بیٹھو۔۔داماد جی آپ کے سسر جی آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔اسد ٹائیگر کے فیصلہ کن جواب کے آگے چپ کر گیا۔۔

کیونکہ ہونا تو وہی تھا جو ٹائیگر نے کہہ دیا پھر چاہے وہ صحیح ہو یا غلط حالانکہ اسد کو اس وقت اپنا یہاں رکھنا۔۔ٹائیگر کا غلط فیصلہ لگ رہا تھا۔۔

اور اسد میر خان۔میری بیوی سے دھیان ہٹا کر اپنی بیوی پر بھی دھیان دو۔۔اپنی بیوی کا خیال میں بہت اچھے رکھ سکتا ہوں۔۔فون بند ہو چکا ہے تھا ۔۔اب اسد کے پاس سوائے ٹائیگر کی بات ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں تھا ۔۔اسد واپس شہریار صاحب کے پاس ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

سوری انکل کال تھوڑی لمبی ہو گئی۔۔اسد نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکان کے پاپا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

اسد اسفند سے فون پر کافی لمبی بات کر کے واپس آیا تو انکل کو ویٹ کرتے دیکھ کر معذرت کرتے ہوئے بولا۔۔

ہاں بیٹا میں نے آپ کو بلانے کے لیے مسکان کو بھی بھیجا تھا۔۔لیکن آپ کالپر بزی تھے۔۔
اس لیے وہ اپنے روم میں چلی گئی۔
اسد کو بہت حیرانی ہوئی تھی۔کہ مسکان آئی تھی۔۔اور اس سے ملے بنا ہی واپس کیوں چلی گئی تھی۔۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا پھر آپ مجھے بتاؤ کہ آپ نے کیا سوچا ہے۔۔رخصتی کے بارے میں۔شہر یار صاحب اسد کے

فیصلے کا انتظار کر رہے تھے۔

جی ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی

اسفند سے بات ہونے کے بعد اب اسد

اپنا فیصلہ سنا رہا تھا۔۔

میں تمہارے اور مسکان کے لیے

اوپر والا پورشن سیٹ کروا دیتا ہوں۔

آپ لوگ وہاں پر آرام سے رہنا۔

نہیں انکل میں مسکان کو لے کر

اپنے اسلام آباد والے گھر میں ہی جاؤں گا۔میں کچھ دن وہاں پر رہنا چاہتا ہوں۔

اسد کی بات سن کر شہریار صاحب مسکرا دیئے ان کو اسد کے جواب پتا تھا۔۔

اسفند پہلے ہی اپنے پاپا کو آگاہ کر
چکا تھا۔

کہ اسد رخصتی کے بعد مسکان کو لے کر اس گھر میں رہنے کے لیے نہیں مانے گا۔اس کی سیلف رسپیکٹ اسے یہاں پر رکنے کی اجازت نہیں دے گی ۔۔

شہریار صاحب کو اسد کی سیلف رسپیکٹ اچھی لگی ۔ان کو آج دل سے خوشی ہو رہی تھی۔۔اپنے فیصلے پر کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ ایک ایسے مرد کے ہاتھ میں دیا ہے۔جو اپنے بل بوتے پر زندگی جینا جانتا ہے۔۔

اوکے بیٹا جیسے آپ کی مرضی کہتا۔رات کو ملتے ہیں۔شہریار صاحب اپنے آفس جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

انکل۔ میں۔۔جی بیٹا کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔اسد کی جھجک دیکھ کر شہریار صاحب نے سوال کیا تھا۔۔

انکل اگر آپ کی اجازت ہو تو میں مسکان کو اپنے ساتھ شاپنگ کے لیے لے جاسکتا ہوں جی جی بیٹا لے جائے۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ کہتا انکل۔۔اسد کے چہرے کی خوشی اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی۔۔شہریار صاحب اپنے آفس کے لیے نکل گئے تھے۔۔اور اسد اپنے دلکش لبوں سے مسکراتا ہوا دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی

جیبوں کے اندر ڈالے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر مسکان کے روم کی طرف جا رہا تھا۔۔

8

دل کو حوش تو آ چکا تھا۔ مگر وہ اسفند کے
رویے سے اس وقت بہت ڈری اور سہمی ہوئی تھی۔۔
اس لیے آنکھیں بند کر کے چپ چاپ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔
دل کو اس طرح دیکھ کر اسفند اپنے آپ میں ہی کافی شرمندہ تھا۔ اٹھو دل یہ جوس پی لو اس کے بعد دوائی کھانی ہے۔

دل نے اسفند کی توقع کے خلاف جلدی سے جوس کا گلاس اسفند کے ہاتھ سے لے کر اپنے منہ کو لگایا۔اور ایک ہی سانس میں سارا اپنے گلے اندر انڈیل کر میڈیسن بھی کھالی۔۔

دل آرام سے لیٹ جاؤ ۔دل جوس اور دوائی کھا کر کافی دیر سے بیڈ گراؤن سے سر ٹکائے ہوئے بیٹھی تھی۔
دل کو کروُن سے ٹیک لگا کر گھٹنوں
میں سر دیئے ہوئے۔افسردہ سی بیٹھی ہوئی دیکھ کر اسفند کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

اسفند جو صوفے پر بیٹھ کر اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ ضروری انفرمیشن نکال کر usb میں کنوٹ کر رہا تھا۔۔وہ دل کو ایسے بیٹھا ہوا دیکھ کر بہت پیار سے بول رہا تھا۔

اسفند کے بولنے کی دیر تھی، کہ دل جلدی سے لیٹ گئی۔اور اپنی آنکھوں، پر بازو رکھ لیا۔دل کا راویہ کافی ابنارمل سا لگ رہا تھا۔

اسفند دل کا بیہیویر دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر دل کے پاس آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

دل سوری۔ مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے آپ کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا۔

کیوں مجھے زندہ چھوڑ دیا۔اسفند کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے اپنی آنکھوں سے

ہاتھ ہٹا کر بولی۔۔دل رو رہی تھی۔اس کی موٹی موٹی آنکھوں سے آنسوں موتی بن کر بہہ رہے تھے۔

دل ایسے مت بولو یار۔آئی ایم

سوری یار۔آپ کو سوری بولنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔۔۔

بچپن سے لے کر آج تک زندگی میں بہت کچھ برداشت کیا ہے۔اگر ایک ظلم آپ نے بھی کر لیا ہیں تو کوئی بات نہیں۔

دل کے چہرے پر اداسی اور دکھ دیکھ کر

اسفند کا دل تڑپ گیا تھا۔وہ تو دل کو دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا۔

اسفند کو احساس تھا کہ اس کے ہاتھوں بہت غلط ہو گیا ہے۔۔

دل بیڈ سے اٹھ کر واش روم میں

جانے لگی تو چکرا کر واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔دل کے پیروں پر کافی زخم تھے دوسرا انجکشن کا اثر تیسرا گلے پر چین کی تکلیف دل کی نازک سی جان یہ سب تکلیفیں سہ نہیں پا رہی تھی۔

رکوں دل میں لے چلتا ہوں اسفند بیڈ کی

دوسری طرف سے ہوتا ہوا دل کے پاس آیا۔

نہیں مت کریں احسان میں خود چلی جاؤں گی دل نے ہاتھ کے اشارے سے

روک دیا۔

دل نے پھر سے اٹھنے کی کوشش کی اور

دوبارہ سے چکرا کر واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اسفند نے دل کو زبردستی اپنی باہوں میں

اٹھالیا اور اسے واش روم تک لے آیا۔

دل نے بنا جواب دیے۔ موقع کی

نزاکت کو سمجھتے ہوئے اندر جا کر دروازا

بند کر لیا۔ اسفند کے اٹھانے پر دل نے کوئی مزاہمت نہیں کی اسفند دو قدم

ہی آگے بڑھا تو، دھڑام کی آواز پر واپس آیا۔

دل دل کیا ہوا ہے آپ ٹھیک ہو مگر

اندر سے کوئی آواز نہ آنے پر اسفند
بھاگ کر واش روم کی چابی لے کر آیا۔

دروازا کھولا تو اندر دل بے ہوش
ہو کر فرش پر پڑی تھی۔دل کیا ہوا۔
اسفند دل کو بے حوش دیکھ کر بہت پریشان ہو گیا،وہ دل کو لے
اٹھا کر واش روم سے باہر ہی لے کر آرہا تھا کہ جب اسفند کا پاؤں سلیپ
ہونے کی
وجہ سے دونوں ہاتھ ٹپ کے اندر گر گئے،اور جب اسفند باہر نکلنے لگا تو
غلطی سے اسفند کا ہاتھ شاور کے بٹن پر لگ گیا، جس سے شاور اون ہو گیا اور
دونوں پانی سے بھیگ گئے اور پانی گرنے کی وجہ سے دل کو بھی ہوش آ گیا،
یہاں کیسے آئے۔دل نے ہوش میں آتے ہی اپنے آپ کو اسفند کی باہوں
میں

گیلا دیکھ کر سوال کیا۔

کیا کیا ہے آپ نے میرے ساتھ۔کچھ کیے بنا ہی بے چکرا کر یہاں وہاں گر کر بے ہوش ہو رہی ہو۔اگر کچھ کر دیتا تو۔آپ کا مرنا تو کنفرم تھا۔کھانا اچھے سے کھایا کرو۔اسفندل کے اس طرح سے بار بار بے ہوش ہو جانے پر دل کی صحت کے لیے فکر مند ہو گیا۔

آپ باتوں کو گھمائیں مت مجھے بتائیں آپ نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔کچھ نہیں کیا بے وقوف لڑکی بے ہوش ہو گئی تھی اور اوٹھاتے ہوئے میرا پاؤں سلپ ہو گیا تھا،اس لئے ہم باتٹب میں گر گئے تھے۔
چلو اب اگر آپ کی انویسٹیگیشن ختم
ہو گئی ہو تو فریش ہو جاؤ۔

میں واش روم کے باہر ہی کھڑا ہوں۔

آواز دے دینا فریش ہونے کے بعد

میں آپ کو اٹھا کے لے جاؤں گا۔

کوئی ضرورت نہیں میں خود آ جاؤں گی۔

دل ہر بات کے پہ بحث کرنا ضروری ہے

چپ چاپ فریش ہو جاؤ میں۔میں باہر ہی کھڑا ہوں،اسفند دروازے کے

باہر

ہی کھڑا ہو گیا تھا۔اسفند دل کی صحت

کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کر

سکتا تھا دل کی اس وقت جو حالت تھی

وہ پھر سے بیہوش ہو سکتی تھی۔

اس لیے اسفند نے رسک نہ لیتے ہوئے،

باہر کھڑا رہنا ہی مناسب سمجھا،

دل دروازے کولاک مت کرنا۔

اسفند دل کو دروازہ بند کرتے ہوئے

دیکھ کر جلدی سے کہا۔میں تو لاک

کر کے ہی ناؤں گی۔تو ٹھیک ہے میں

واش روم کے اندر ہی آجاتا ہوں،

اسفد ڈور کو دکا دیتے ہوئے واش روم کے اندر آکر کھڑا ہو گیا۔آپ کو پتہ ہے کہ آپ کتنے بد تمیز اور بے شرم ہے۔آپ کو پتہ ہے کہ آپ کتنی ضدی ہیں۔شرم نہیں آتی اس طرح سے کسی لڑکی کے ساتھ باتھ روم میں کھڑے ہو کر یہ بولتے ہوئے کہ آپ واش روم میں میرے ساتھ رہیں گے

۔

۔۔نہیں اگر کوئی لڑکی ہوتی تو ضرور شرم،

آتی مگر آپ میری بیوی ہو اس لیے مجھے شرم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اور جب بیوی ایسی بے لگام اور ضدی ہو تو یہ سب کرنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

اسفند دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر سینے پر

دونوں ہاتھ باندھ کر ایک ٹانگ پیچھے کو

فولڈ کر کے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔وہ دل اڑا ہوا رنگ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی۔دل غصے سے لال ہوتی ہوئی بولی۔مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ مجھے شوہر مانتی ہیں یا نہیں میں آپ کو اپنی بیوی مانتا ہوں بس یہی کافی ہے ہمارے رشتے کے لیے۔ٹھیک ہے باہر جائیں جان چھوڑے میری نہیں کرتی دروازہ لاک۔ویری گڈ پہلے ہی مان جایا کرو تو مجھے اتنے کڑے فیصلے نہ لینے پڑے وہ ہنستا ہوا دروازہ کھول کر باہر جا رہا تھا۔مجھے کپڑے چاہیے (شوہر جی) دل اسفند کو جاتا دیکھ کر بولی، دل کے کپڑے گیلے ہو گئے تھے اس لیے اسفند سے اس کے کپڑے مانگ

رہی تھی دل کے پاس اپنے کپڑے تو تھے نہیں۔ویسے بڑا پتہ ہے کہ میں شوہر ہوں میں شوہر ہوں اتنا پتہ نہیں ہے کہ بیوی کے پاس کپڑے بھی ہیں یا نہیں،

دل نے اسفند کو اچھا والا تنز مارا۔

بیوی جی یاد ہے مجھے کہ آپ کے پاس
کپڑے نہیں ہیں۔اپنی اس غلطی
کے لیے معافی چاہتا ہوں ایک بار میرے
کپڑے پہن لو کل آپ کے کپڑے اور ضرورت کا باقی سامان بھی آجائے گا۔لسٹ بنا دینا۔(بیوی جی)اسفند دل کے نزدیک ہو کر اس کی نقل اتار رہا تھا۔ابھی کے لیے بیوی جی میں اپنے کپڑے لے کر آتا ہوں ،پلیز اگر میری سزا ختم ہو گئی
ہو تو مجھے پوری آستین والی شرٹ دیجئے گا۔مقبل بھی دل تھی وہ بھی کہا ہر ماننے والی تھی۔دل نے پھر سے طنز کرتے ہوئے کہا۔

اسفند نے بنا کوئی جواب دیے۔ایک پوری آستینوالی شرٹ اور اپنا ایک

سمارٹ

ٹروزر لا کر دل کو تما دیا۔ تھوڑی دیر بعد دل نہا کر باہر آگئی۔

اسفند نے دل کو اپنی باہوں میں

اٹھا کر بیڈ پر لیٹا دیا دل اسفند کی پورے

بازو والی شرٹ اور ٹراؤزر میں چھوٹی سی

نازک سی بچی لگ رہی تھی۔شرٹ کے بازو اس نے کافی فولڈ کیے ہوئے

تھے۔اس کے باوجود بھی لٹک رہے تھے۔اسفند دل کو لیٹا کر کبڑ سے اپنا

ٹراؤزر اور شرٹ لیکر واش روم میں چالا آیا۔

ٹپ میں گرنے کی وجہ سے

اسفند کے کپڑے بھی گیلے ہو گئے تھے۔

اسفند کافی پریشان تھا دل کے ساتھ جو اس نے کیا،اس وجہ سے وہ کافی دیر

سے واش روم سے نہیں نکلا۔

اسفند جب واش روم سے باہر آیا تو دل سو چکی تھی۔روم کی لائٹ بند کرتے

ہوئے اسفند دل کے ساتھ آکر لیٹ گیا

تھوڑی دیر تو اسفند دل سے دور ہی بیڈ پر لیٹا رہاں۔ مگر پھر تھوڑا سا آگے ہو

کر دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے

قریب کرتے ہوئے ساتھ لگالیا،دل

جو اسفند کی طرف پشت کر کے لیٹی ہوئی

تھی۔اسفند نے دل کی پشت پر اپنا سینا

لگا کر دل کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے،

دل میری جان آئی ایم سوری یار مجھے

پتا ہے میری غلطی معافی کے لائک نہیں ہے۔

پھر بھی سوری دل۔۔پلیز مجھے معاف کر دو دل جو جاگ رہی تھی۔بس

سونے کی

ایکٹنگ کر رہی تھی۔

مگر اسفند کی بات سن کر بھی اس نے

کوئی جواب نہیں دیا۔

اسفند دل کو اپنی باہوں میں بھرے

کے دل کی پشت سے اپنا سینا لگائے ہوئے سو گیا۔دل جو جاگ رہی تھی

اسفند کی بات سن کر سوچنے لگی۔

کے غلطی تو میں نے بھی کی ہے۔

آدھی رات کو جب گھر سے بھاگی

تو وہ لڑکے میرے ساتھ کیا کر سکتے تھے

سوچ کر ہی دل کی روح کانپ گئی

اگر اسفند ٹائم پر نہ آتا تو مجھے

بے آبرو بے ہونے میں کتنا ٹائم لگنا تھا۔

اگر اسفند میری عزت بچا کر مجھے گھر لے

آیا ہے تو کیا۔۔تو کیا میں اس احسان کے بدلے اسے معاف نہیں کر سکتی۔

کیا اس

کی غلطی اتنی بڑی ہے کہ میں اسے معاف نہیں کر سکتی۔

اصل میں دل اپنی چین ٹوٹنے کی

وجہ سے اپنے آپ کو کافی ہلکا

محسوس کر رہے تھے۔اسفند نے آج

انجانے میں ہی سہی مگر دل کے گلے سے وہ زنجیر توڑی جسے دیکھ کر دل کو

ہمیشہ کوفت ہوتی تھی۔

دل سوچوں کہ دنیا میں کافی آگے نکل گئی۔اس دن جب اس کی امی گھر پر

نہیں تھی تو علی زبردستی گھر میں آگیا۔

اور علی نے دل کے ساتھ زبردستی

کرنے کی کوشش کی۔ جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہو جاتا اگر اس کی امی

وقت پر گھر واپس نہ آتی تو۔ دل آویز کے ماں نے وقت پر آ کر اس کی عزت

کو تو بچا لیا۔ مگر دل آویز کے اندر کی وہ معصوم سی بچی کو نا بچا سکی۔

جو اندر سے ڈر اور سہم گئی تھی۔

اسی ڈر کی وجہ سے دل نے علی کی

دی ہوئی چین اپنے گلے میں پہنی ہوئی تھی۔

علی نے کہا تھا کہ اگر تم میری محبت

کی نشانی کو اپنے گلے میں پہنوں گی تو میں

تمہارے نزدیک نہیں آؤں گا۔ میری

پٹاخہ منگیتر ایک دن تو تمہیں میں اپنا بنا کر رہوں گا علی کی گفتگو کا انداز انتہائی

چاہلوں والا ہوتا تھا۔

مگر آج اسفند نے انجانے میں وہ زنجیر توڑی تو دل کو اندر سے بہت سکون ملا

تھا۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ کہاں علی اور کہاں اسفند شہریار جن کا دور دور

تک کوئی مقابلہ نہیں تھا۔یہ شخص میرا شوہر ہے جس نے مجھے پانے کے لیے

جائز طریقہ اپنایا اس نے میرے ساتھ نکاح کیا۔

مجھ سے بے حد پیار کرتا ہے مگر میرے

ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔جس کی نظروں میں میرے لیے پیار ہی پیار ہے اور

ایسا پیار جس میں عزت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

میں اگر واپس گئی تو امی میری شادی علی سے ہی کر دے گی۔جس کی نہ تو

صورت اچھی تھی نہ سیرت،

کہاں وہ آوارا علی اور کہاں یہ محلوں کا شہزادہ۔دل تجھے تو اپنی قسمت پر رشک

کرنا چاہیے۔کتنا پیار کرتا ہے یہ شخص تم سے،اس کا سٹیٹس دیکھ کر کوئی بھی

لڑکی جو مجھ سے ہزار گنا بہتر ہو گی اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہو جائے

اور یہ مغرور شہزادہ جتنا خوبصورت ہے کوئی بھی اس پر اپنا دل ہار جائے تو پتہ

نہیں خدا نے تمہاری کس نیکی کے بدلے اس کے دل میں تمہاری محبت اجاگر

کی ہے تو مجھے بھی اس کی قدر کرنی چاہیے۔یہ سب سوچتے ہوئے دل کو اسفند

پر بہت پیار آرہا تھا۔

جو نیند میں بھی دل کو پوری سختی سے

اپنی گرفت لیے ہوئے تھا۔دل کے

لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔شائد دل کو اپنی فیلنگ سمجھ مہیں آنے لگی

تھی۔اسے یہ سمجھ آنے لگا تھا کہ اس کے دل میں بھی اسفند کے لیے پیار چھپا

ہوا ہے۔

اس کے لیے کروٹ لے کر بے اختیار

اسفند کے سینے جا لگی ور اپنا منہ اسفند کے سینے میں چھپا کا اپنا ہاتھ اسفند کی کمر

پر

ڈال کر لیٹ گئی۔

اسفند کی آنکھ ابھی ابھی لگی تھی دل کے اس ردے عمل سے فورن اسفند

کی

آنکھ فورن کھل گئی مگر اسفند کو لگا

کہ شاید دل نیند میں ہے لائٹ بند تھی

اس لیے اسفند کچھ دیکھنے سے قاصر تھا۔ مگر نیند میں بھی دل کا یوں اسفند

کے سینے سے لگ کر ھگ کرنا اسفند کو بہت اچھا لگا۔

اسفند کے دلکش عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ

پھیل گئی۔ اور اسفند نے بھی اپنی گرفت دل پر مضبوط کر لی اسے میچ

کر سینے سے لگا کر لیٹ گیا۔ کیونکہ نیند تو اسفند کی اوڑ چکی تھی۔ کیوں کہ

دل کچھ اس طرح سے اسفند کے ساتھ چپک کے سوئی ہوئی تھی کہ دل کی

گرم سانسیں اور

دل کے نرم ہونٹ اسفند کی گردن

کو چھو رہے تھے۔

جو اسفند کو بہکا رہے تھے دل کا یوخد سے اسفند کے پاس ہو کر ہگ کرنا۔

اسفند کو خوشی پاگل کیے ہوئے تھا۔

آئی لو یو اسفند شہریار کی چھوٹی سی جان

اسفند نے دل کو سوتا ہوا سمجھ کر

آہستہ سے کہا۔

آئی لو یو ٹو میرے اڑیل خوبصورت شہزادے دل جو جاگ رہی تھی بنا آواز

بول کر مسکرا دی۔

دل تم مجھے یوں ہی تڑپا تڑپا کر پاگل کر دوں گی۔جب پاس نہیں آتی تو بے

سکون

کرتی ہو،جب پاس آتی ہو تو بے قرار

کر دیتی ہو،اسفند دل کو سویا ہوا سمجھ کر آہستہ آہستہ سے کچھ باتیں زبان

سے کہہ گیا جن کو دل نے سن لیا تھا۔

اب نہیں تڑپاؤں گی۔اسفند میں آپ کے ساتھ اپنی ایک نئی دنیا بناؤں گی،

مگر جب کبھی آپ کو میری

محبت پر یقین ہو جائے تو مجھے میری

امی سے ملوادینا پلیز۔دل یہ ساری باتیں

صرف اپنے دماغ میں ہی سوچ رہی تھی

سوچتے سوچتے نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی

ooooooooooooo

صفدر اور شمس بکھلائے ہوئے کتے بنے ہوئے تھے۔

اس وقت وہ انڈر گراؤنڈ رہ کر

ٹائیگر سے اپنا بدلہ لینا چاہتے تھے ان کو یہ اچھے سے پتا تھا کہ اگر وہ ٹائیگر تک

نہیں پہنچے تو ٹائیگر ان تک پہنچ جائے گا۔صفدر اور شمس کو اس بات کی آگ

لگی ہوئی تھی کہ ان کا کروڑوں

کا مال تھا۔ٹائیگر نے وہ لڑکیاں جو

پاکستان اپنے گھروں میں واپس پہنچادی ہے

وہ لڑکیاں کروڑوں میں بکنی تھی

ٹائیگر کی وجہ سے ان کا کروڑوں

کا نقصان ہو گیا تھا۔صفدر اور نے شمس

نے اپنے جاسوس چاروں طرف پھیلا

رکھے تھے۔اور خفیہ طریقے سے اتنی اطلاع بھی انھوں نے جمع کرلی تھی کہ

اسوقت ٹائیگر کا رائٹ ہینڈ اسد خان یہاں پر موجود نہیں ہے۔ ٹائیگر دوبئ

میں اکیلا ہے۔

اس بات کا وہ بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ان کو پتا تھا کہ اسد کے ہوتے

ہوئے،وہ ٹائیگر تک آسانی سے نہیں پہنچ سکتے تھے۔حالانکہ وہ اسد اور

ٹائیگر دونوں کے چہرے سے ناواقف تھے۔

مگر وہ ٹائیگر کے رائٹ ہینڈ کے یہاں

نہ ہونے کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتے

تھے۔اسد ٹائیگر کے ارد گرد اتنی سخت سکیورٹی بنا کے رکھتا تھا کہ ٹائیگر تک پہنچنا آسان کام نہیں تھا۔ٹائیگر جان تھا اس ٹیم کی ٹائیگر تھا تو یہ ٹیم تھی ٹائیگر کے بنا یہ ٹیم کچھ بھی نہیں تھی اور اسد تھا تو ٹائیگر تھا اسد اور ٹائیگر ایک دوسرے کے بنا کچھ بھی نہیں تھے۔یہ دونوں دو جسم ایک جان تھے۔اس لیے اسد کے یہاں نہ ہونے کا فائدہ دشمن اٹھانے والے تھے۔

اس لیے انہوں نے اپنے جاسوس کتوں کی طرح پھیلا رکھے تھے۔آج بھی ان تک یہ خبر ان کے جاسوس پہنچا چکے تھے۔

کہ ٹائیگر ایک شاپنگ مال میں ہے،

صفدر اور شمس نے اپنے جسوسوں

سے یہی کہا تھا کہ جلد از جلد ٹائیگر

کو ختم کر دو ۔ٹائیگر جو دل کے

لیے ڈریسیز اور ضروری سامان

لینے کے لئے مال آیا ہوا تھا۔ ٹائیگر

دل کو سوتا ہوا چھوڑ کر گھر سے

نکلا تھا۔ اسفند کو بہت گلٹی فیل کر رہا تھا۔ یہ سوچ کر کہ اس کی

بیوی کے پاس کپڑے اور باکی ضرورت

کا سامان موجود نہیں ہے۔ آج میں

اپنی جان کے لیے اپنے ہاتھوں سے شاپنگ کروں گا۔

بس یہی سوچ کر وہ بنا سکیورٹی

کی پرواہ کیے ہوئے سلیم امجد کو

بتائے بنا ہی گھر سے نکل آیا تھا۔

دل کے لیے بہت سارے ڈریسز

جوتے میک اپ جولری اور پرفیوم لینے کے باد اسفند سوچ رہا تھا کہ کوئی

ضروری چیز رہ تو نہیں گئی۔

ٹائیگر کی نظر سامنے لیڈیز سامان والی

دکان پر نظر پڑی تو اس کے شرارتی لب مسکرا رہے تھے۔ جان اب اس کا تو

میں

آیڈیا نہیں لگا سکتا یہ خریدنے کے لیے تو آپ کو میرے نزدیک آنا پڑے

گا۔

پھر دیکھیے گا کتنا پرفیکٹ ناپ لے کر آتا ہوں ،یہ سوچتے ہوئے اس

کے عنابی

ہونٹوں کے تلے شرارتی مسکراہٹ

نے ڈیرا جما لیا۔

اسفند نے کبھی شاپنگ نہیں کی تھی آج پہلی بار اس نے کسی لیڈیز کے لیے

شاپنگ کی تو وہ کافی تھکن محسوس

کر رہا تھا۔ وہ تو اپنی شاپنگ بھی

ان لائن ہی کرتا تھا اوپر سے ساری

رات سویا نہیں تھا۔ کیونکہ دل ساری

رات اسفند کی گلے میں باہوں کا ہار بنا

کر چپک کر سوئی ہوئی تھی۔ دل کی نزدیکیوں نے اسفند کا برا حال کر رکھا

تھا۔ پوری رات اسفند کی آنکھوں میں

نیند نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

مگر اب نیند کی وجہ سے اسفند کی

طبیعت کا اپسیٹ ہونے لگی تھی۔ تو ٹائیگر نے اپنی طبیعت فریش کرنے

کے لیے شاپنگ مال کے کیفے ایریا آ کر اپنے لیے کافی آرڈر کی۔

،اس نے جو دل کے ساتھ کیا تھا اس کی وجہ سے وہ کافی ہے سٹریس میں تھا۔

اچانک سے ٹائیگر کے انابی لں مسکرائے

کیونکہ اسے دل کی رات والی حرکتیں

یاد آگئی پتہ نہیں میری جان رات کو کون سا ستا نشہ کر کے سوئی تھی جو اپنے ہی دشمن کے گلے میں باہیں ڈال کر مزے سے سو رہی تھی۔ کیونکہ جاگتے ہوئے ہوش میں تو میڈم ہر وقت اپنے شوہر سے دوری ہی بنا کر رکھتی ہیں۔ اللہ کرے یہ ستا نشہ میری بیوی روز ہی کر کے سویا کریں، اسفند اپنے دماغ میں ہی سوچ کر مسکرائے جا رہا تھا۔ کہ اچانک سے ٹائیگر کو اپنے ارد گرد کچھ غلط ہونے کا خطرہ محسوس ہوا۔۔ تو ٹائیگر نے اپنی شاطر نظریں ادھر ادھر دوڑائی۔ تو وہ

سمجھ گیا کہ کچھ نظریں اسی کو دیکھ رہی ہیں۔

تو ٹائیگر بجلی کی تیز رفتار کے ساتھ مال سے باہر گاڑی کی طرف گیا۔ ٹائیگر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

مگر دشمنوں نے اس کی گاڑی پر فائرنگ کر دی تو ٹائیگر نے بدلے میں منہ توڑ

جواب دیا۔ وہ گاڑی کو بجلی کی تیز

رفتار سے وہاں سے اڑا لے جا رہا تھا۔ٹائیگر اپنی گاڑی کے شیشے سے لپک کر

ان کی گاڑی پر نشانے باندھ کر فائر کر رہا تھا۔دشمنوں کی چار پانچ گاڑیاں

بھری ہوئی تھیں کتوں کے ساتھ جو ٹائیگر پر نشانے باندھ رہے تھے مگر وہ

اکیلا ہی ان پر بھاری پڑا ہوا تھا۔ٹائیگر کا نشانہ بہت

پکا تھا۔جس کی وجہ سے گولیاں سیدھی

ان کے سینوں میں لگ رہی تھی۔ان کی ایک گولی ٹائیگر کے بازو کو بھی چھو

کر گزری تھی۔

مگر اس وقت ٹائیگر کو اپنے بازوں سے

زیادہ اپنی حالت ڈر گز کی وجہ سے

خراب لگ رہی تھی ۔ٹائیگر کی کافی

میں کچھ ملایا گیا تھا۔کیونکہ ٹائیگر

کے دشمن اچھے سے جانتے تھے کہ ٹائیگر

ہوش ہوا تو اسے پکڑنا مشکل ہی ناممکن ہے۔ابھی تو اس پر نشے کا اثر ہونے لگا تھا پھر بھی اس نے ان کے حشر نشر کر دیے تھے تو اگر وہ ہوش میں ہوتا تو ان کا کیا حشر کرتا۔

ٹائیگر نے اپنی ریسٹ واچ کے

نیچے سے خفیہ ڈکن کھول کر اس

میں سے اینٹی ڈوز نکالا جسے وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا ۔اس پر نشے کا اثر زیادہ ہونے لگا تو اس نے اپنی گھڑی کے نیچے سے خفیہ اینٹی ڈوز نکالتے ہوئے منہ میں رکھا تھا مگر اس سے بھی اس کا نشہ اتر رہی رہا تھا۔

شاید یہ کوئی الگ طرح کا بہت

سٹرونگ نشہ تھا۔ٹائیگر اپنے جسم میں بری طرح سے درد محسوس کر رہا تھا ۔اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ٹائیگر کو اپنی حالت بگڑتی ہوئی محسوس تھی۔وہ فوراً سے پہلے گھر پہنچنا چاہتا تھا۔ٹائیگر نے

راستے میں ہی سلیم اور امجد کو فون کر دیا تھا۔

ٹائیگر کے ساتھ یہ آج پہلی بار ہوا تھا

کہ اسے اپنے دشمنوں کا ارد گرد

ہونے کا احساس نہیں ہوا۔ کیونکہ

ٹائیگر کو پیار بھی تو پہلی بار ہوا تھا۔

اسفنددل کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا

جس کی وجہ سے ٹائیگر کو پتا نہیں چلا

کہ اس کے ارد گرد کچھ لوگ اس پر

نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ورنہ تو ٹائیگر ہر وقت اتنا چوکنا ہوتا کہ ہوا کا رخ دیکھ کر پہچان جاتا کہ دشمن

آس پاس ہیں۔ ٹائیگر ان کا مقابلہ کر چکا تھا ان کو ڈھیر کر کے اور کچھ لوگ

بھاگ چکے تھے۔ مگر ٹائیگر اپنی حالت سے کافی پریشان تھا وہ گھر کی طرف گاڑی بھگاتے ہوئے جا رہا تھا۔

○○○○○○○○○

9

دل کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اسفند اس کے ساتھ بیڈ پر نہیں تھا دل نے سوچا کہ شاید واش روم میں ہو گا۔ آج پہلی صبح ایسی تھی جب دل اسفند کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔

اسفند نے رات کو دل

کو سوتا ہوا سمجھ کر کئی بار دل کی چکس پر کس کی اور بہت ساری محبت بھری باتیں کر کے دل آویز کے دل کے دروازے کھول دیے تھے۔

اسفند کی رات والی باتیں سوچ کر دل نے اکیلے میں ہی شرما کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا، دل کب سے بیڈ پر بیٹھی اسفند کا واش روم سے نکلنے کا انتظار کر رہی تھی۔

مگر جب کافی دیر تک اسفند باہر نہیں آیا تو دل نے اٹھ کر واش روم کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔

تو اسفند کو واش روم میں نہ پا کر دل تھوڑا پریشان ہو گئی۔ باہر آکر دروازہ کھول کر اسفند کے آفس روم میں دیکھا اسفند وہاں پر بھی نہیں تھا۔

کچن اوپن تھا تو صاف نظر آرہا تھا کہ اسفند وہاں پر نہیں ہے، دل اسفند گھر میں نا پا کر پریشان ہو گئی۔

اسفند آپ بنا بتائے کہاں چلے گئے ہیں ۔آپ اب تک مجھ سے

ناراض ہے اس لیے گھر سے چلے گئے۔دل اپنے آپ سے ہی باتیں کیے

جارہے تھی۔

پتا نہیں کب گئے ہوں گے دل نے گھڑی پر نظر ڈالی تو تقریبا شام

کے ساڑھے پانچ

کا ٹائم تھا۔اللہ میاں میں اتنی دیر تک

سوتی رہی ہوں۔

پتا نہیں یہ اسفند کب گھر سے باہر گئے ہے۔دل کو لگ رہا تھا کہ اسفند اس

کے گھر سے بھاگنے والی بات سے ابھی تک ناراض ہے اسی لیے وہ گھر سے

کہیں گیا ہے اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کے لیے۔

دل کو پتہ نہیں کیوں گھبراہٹ محسوس

ہورہی تھی۔۔دل نے گھبراہٹ کو دور

کرنے کے لیے جلدی سے کچن میں جا کر فرج سے ٹھنڈا پانی پیا مگر پتہ نہیں دل کو کیوں انجانا سا خوف محسوس ہو رہا تھا۔

ابھی وہ اسفند کی سوچوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی کہ دھاڑ کی آواز سے کسی نے باہر کا دروازہ کھولا۔دل نے آواز سے ڈر کے دروازے کی طرف دیکھا۔
تو سامنے اسفند کی حالت دیکھ کر دل بھاگ کر اسفند کی طرف لپکی۔
اسفند کیا ہوا ہے آپ کو۔اور یہ آپ
کے کپڑوں پر خون کیسے لگا ہے۔
اسفند کے ہاتھ میں پستول تھا۔
اور بازو سے نکلنے والے خون سے پوری وائٹ کلر کی شرٹ گیلی ہو چکی تھی۔اسفند کیا ہوا ہے آپ کو دل تڑپ کر اسفند کے پاس آ کر بولی۔
کچھ نہیں ہوا میری جان میں ٹھیک
ہوں۔آپ پریشان مت ہو۔دل کی

گال کو تھپتھپاتے ہوئے درد میں

بھی اسفند مسکرا کر دل کو تسلی دے رہا تھا۔اپنے بازو پر ہاتھ رکھے ہوئے وہ

دل کو تسلی دیتے ہوئے بالکل نارمل پرسنٹ کرواتے ہوئے۔

اپنے روم میں چلا گیا اور

جا کر روم کو اندر سے لوک کر لیا۔دل کے چہرے پر اپنے لیے فکر اور پریشانی

دیکھ کر تکلیف میں بھی اسفند کے لب اس کرار ہے تھے

پلیز اسفند دروازہ کھولیں مجھے اندر آنے دے۔دل اسفند کے بازو سے

خون نکلتا ہوا دیکھ کر رونا شروع ہو گئی۔

دل میں ٹھیک ہو آرام سے بیٹھ جاؤ اور رونا بند کرو۔مگر دل کہا سننے والی

تھی اس کی تو جان نکل رہی تھی اسفند کو

ایسی حالت میں دیکھ کر۔

دل رو کر دروازہ پیٹ رہی تھی۔ابھی ابھی دل کے دل نے اسفند کو اپنا کر اپنی محبت کے پھول کھلانا شروع بھی نہیں کیے تھے کے یہ سب ہو گیا۔ابھی تو وہ اسفند کی محبت کو قریب سے محسوس کرنا چاہتی تھی۔

دل میری جان آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ریلیکس ہو جاؤ میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا۔اسفند دل کو ریلیکس کرنے کے لیے بڑے پیار سے اندر سے آواز دے رہا تھا بنا اپنی تکلیف کی پرواہ کیے ہوئے۔

میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے آپ کی
طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کے ہاتھ
سے خون نکل رہا ہے۔مجھے اندر

آنے دے پلیز۔دل کی روتی ہوئی آواز
میں اسفند کے لیے ایک تڑپ اور محبت تھی۔
جو روم میں کھڑے ہوئے اسفند کو بے قرار کر رہی تھی۔۔اسفند کو بہت
اچھی طرح سے سمجھ آرہا تھا کہ اسے کس طرح کا نشہ دیا گیا ہے۔اسی لیے وہ
دل کو پاس آنے نہیں دے رہا تھا۔کیونکہ وہ دل کو
ناقابلِ تلافی نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

وہ محبت تھی اسد شہریار کی اس میں تو اس کی جان بستی تھی۔وہ دل کو اس
طرح رسوا کر کے پانے کی خواہش نہیں رکھتا تھا۔وہ دل کو پورے حق اور
محبت سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

اس لیے اپنے آپ پر قابو پانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔جب تک سلیم اور
امجد

یہاں نہیں پہنچ جاتے۔اسفند خود کو

روم میں لاک کر کے رکھنا چاہتا تھا۔

تاکہ وہ دل کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے

مگر دل تھی جو رو رو کر دروازہ کھولنے

پر اسرار پہ اصرار کیے جا رہی تھی۔

دل میں ابھی آپ کو اندر آنے نہیں دے سکتا۔میری کنڈیشن ٹھیک نہیں

ہے

اسفند کو جو ڈر گز دیے گئے تھے اس میں کافی ہوی نشہ تھا۔جس کی وجہ

سے اسفند اپنے دماغ پر قابو کھونے لگا تھا۔ایسے میں دل کا اسفند کے پاس آنا

دل کے لیے خطرہ بن سکتا تھا۔وہ اپنی دل کو اپنے ہی ہاتھوں سے بے آبرو

نہیں کر سکتا تھا اس لیے دل کی رونے کی آوازیں سننے کے باوجود بھی وہ دروازہ نہیں کھول رہا تھا۔

کہاں مر گئے ہو تم لوگ ٹائیگر سلیم کو فون کر کے غصے سے دھاڑا۔ ٹائیگر ہم کافی دور نکل آئے تھے۔ سائیڈ پے ہے بس تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گے۔ جلدی سے طوبا سے میری بات کرواؤ۔ ٹائیگر
طوبا تو گھر پے ہے۔ توبہ کو گھر سے
پک کر ساتھ لے کر آنا او کے ٹائیگر۔۔ ٹائیگر کے غصے والی آواز سے سلیم نے فون بند کرنا ہی مناسب سمجھا تھا۔ حالانکہ سلیم ٹائیگر کے لیے کافی پریشان تھا وہ ٹائیگر کی طبیعت پوچھنا چاہتا تھا۔

ٹائیگرنے کچھ سوچتے ہوئے توبہ کا نمبر ڈائل کیا۔ٹائیگر کا فون توبہ ٹائیگر کا نمبر اپنے موبائل سکرین پر دیکھ کر چائے پیتی ہوئی جلدی سے اپنی چائے کو ٹیبل رکھ پر رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

جیسے کہ ٹائیگر بالکل اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ہو۔یس ٹائیگر۔توبہ نے فون کان کو لگایا تھا۔۔تمہارے پاس کوئی نیا ڈریس ہے ۔ہاں ٹائیگر ہیں توبہ بچاری تو
ٹائگر کا سوال سن کر ہی گبھرا گئی۔جی ٹائیگر ہیں۔

وہ لے کر میرے گھر پہنچوں اور سنو کوئی انسانوں والا ڈریس لے کر آنا بے غیرتوں والا۔لباس میری بیوی نہیں پہنے گی۔
دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا

توبہ بیچاری تو شرمندہ ہو گئی۔اس کی پینٹ شرٹ اور ویسٹرن ڈریس کو بے

غیرتوں والا بول کر ٹائیگر فون بند کر چکا تھا۔

ٹائیگر کی بیوی ٹائیگر نے شادی کب کی توبہ سوچنے لگی۔۔۔۔

اسفند پلیز دروازہ کھولے مجھے ایک اندر آنے دیں۔اسفند اگر آپ نے

دروازہ نہیں

کھولا تو میں چھری سے اپنی کلائی کاٹ لوں گی۔

دل کی دھمکی سن کر دل کی امید کے مطابق اسفند نے دروازہ کھولا اور دل کو

بازو سے پکڑ کر اندر کھینچتے ہوئے دیوار سے لگا کر غصے سے دیکھا۔جان لے

لوں گا آپ کی اگر ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو۔اتنے غصے

سے دل کو دیکھتے ہوئے دھمکی دی کہ دل کے توڈر کے مارے پیر کانپنے لگے۔

اور دل کو وہی سکتے میں چھوڑ کر خود واش

روم گھس گیا۔واش روم میں

ٹھنڈے پانی کا شاور کھول کر ٹائیگر اس کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

اسفند اپنے اوپر قابو رکھنا چاہتا تھا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ سلیم اور

امجد کے آنے سے پہلے وہ وہ بے قابو

ہو کر دل کوئی نقصان پہنچا دے۔اسفند ایک بار باہر آئیں مجھے آپ کو

دیکھنا ہے۔کیا ہوا ہے آپ کو دل مسلسل واش روم کے باہر کھڑی روروکا

دروازہ کھٹکھٹا

رہی تھی۔

مسئلہ کیا ہے دل کیوں نہیں سمجھ رہی کہ

اس وقت آپ کا میرے پاس ہونا آپ کے لیے خطرہ ہے۔اسفند غصے سے

واش روم سے باہر آیا۔

اسفند کے سارے کپڑے گیلے تھے وہ کپڑوں سمیت ہی شاور کے نیچے کھڑا

ہوا تھا۔

دروازہ کھولتے ہی دل بنا اسفند کے غصے پر دھیان دیے، اسفند کے سینے سے جا لگی مجھے معاف کر دے میں آئندہ کبھی کوئی غلطی نہیں کروں گی۔

میری جان میں آپ سے ناراض
نہیں ہوں اسفند نے دل کو اپنی باہو
کے گھیرے میں لیتے ہوئے کس کے اپنے سینے سے لگا لیا۔آپ میری آتی جاتی سانسوں کی ضمانت ہو دل اگر میں آپ سے ناراض ہوا تو میری سانس روک جائے گی۔

اسفند کے فون پر رنگ ہو رہی تھی ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ یہ سلیم اور امجد لوگوں کا فون ہے۔

باہر گیٹ پر امجد سلیم اور طوبا تینوں کھڑے تھے۔

دل آپ باہر مت آنا ۔۔اسفند دل

کو خود سے دور کرتے ہوئے روم سے باہر نکل کر آیا اور سلیم تو بہ اور امجد تینوں کو گھر کے اندر انے کو کہا۔ ٹائیگر وہ کون لوگ تھے۔ ٹائیگر آپ نے گھر سے جاتے ہوئے اپنی سکیورٹی کے لیے ہمیں انفارم کیوں نہیں کیا۔

سلیم ٹائیگر سے پوچھا رہا تھا۔ تفصیل

کا ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔ اس وقت میں بس اتنا بتا سکتا ہوں کے مجھے کوئی

ہیوی نشہ دیا گیا ہے۔ سلیم میں خود

پر سے کنڑول کھو رہا ہوں۔

ٹائیگر کے آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔ ٹائیگر اینٹی ڈوز کیوں نہیں لیا۔ سلیم نے سوال کیا ٹائیگر کی ٹیم کو پتا تھا کہ اس کے پاس ہر وقت نشے کا اینٹی ڈوز موجود ہوتا ہے۔

ٹائیگر اپنے پاس ہر وقت اپنی ریسٹ واچ کے نیچے خفیہ جگہ پر اینٹی ڈوز ضرور رکھتا تھا۔ٹائیگر اپنے لیے سپیشل خفیہ جگہ والی ریسٹ واچ تیار کرواتا تھا۔

یہ کوئی ہیوی نشہ ہے اینٹی ڈوز سے

کچھ فرق نہیں۔اس پر ریسرچ کرواؤ یہ کس طرح کا نشہ ہے میرے جسم میں تناؤ بہت زیادہ بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے میں اپنے دماغ اور باڈی پر سے اپنا کنٹرول کھو رہا ہوں۔

تم کپڑے لے کر آئی ہو ٹائیگر سلیم کا جواب دینے کے باد توبہ سے مخاطب ہوا۔توبا نے بنا کچھ بولے کپڑوں والا شاپنگ بیگ ٹائیگر کے آگے کر دیا۔

طوبا ٹائیگر کے کہنے کے مطابق چار پانچ انسانوں والے سوٹ ہینڈ بیگ میں ڈال کر لے آئی تھی۔ٹائیگر بیگ کو لے کر اپنے روم میں آگیا۔

دل اسفند کو روم میں آتے ہوئے دیکھ

اسفند کے پاس آئی۔ جاؤان میں سے کوئی ڈریس پہن لو ۔ دل نے اسفند کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ اسفند نے دل کے لیے جو شاپنگ کی تھی وہ تو اسفند کیفے

میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ دل کوئی بحث مت کرنا پلیز۔

دل کچھ کہنا چاہتی تھی

مگر ٹائیگر کی بات نے فل سٹاپ لگا دیا۔

دل چپ چاپ کپڑے لے کر واش روم

میں چلی گئی۔ اور ٹائیگر ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر شرٹ اتار کر خود کے بازو کی ڈریسنگ کرنے کے لگا۔۔ ٹائیگر اس وقت شرٹ لیس تھا۔۔

گیلی پینٹ پہنے ہوئے وہ ہلکے ہلکے سے کانپ رہا تھا۔

بازوں کی ڈریسنگ کرنے کے درد سے اپنے سر کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ کہ بیڈ سے ٹانگیں نیچے لٹکا کر بیڈ کے اوپر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔

دل کے واش روم سے نکلتے ہی اسفند

بیڈ سے اوٹھ کر بیٹھ گیا۔دل میری

بات غور سے سنو باہر طوبا اور سلیم

کھڑے ہے۔وہ میرے دوست ہیں۔

تم ان کے ساتھ چلے جاؤں میں جیسے ہی ٹھیک ہو جاؤں گا ،آپ کو بلوالوں

گا۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی،دل ضد

مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔جو مرضی سزا دے لینا،مگر مجھے خد

سے دور مت کرے پلیز۔

دل جانے کا نام سن کر تڑپ کر بولی۔

اسفند دل کو خود سے دور کر رہا تھا۔مگر وہ بار بار اسفند کے دور کرنے کے

باوجود اسفند کے سینے آکر لگ رہی تھی۔

اسفند اس وقت شرٹ لیس کھڑا تھا۔دل کو یہ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ دل

میری

کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔

اسفند دل کو کندھوں سے پکڑ کر ہلا کر

بولا۔میں تمہارے لیے خطرہ بن سکتا ہوں کیوں نہیں سمجھ رہی ہو۔

آپ میرے لئے کبھی کوئی خطرہ نہیں

بن سکتے۔اچھا اتنا یقین ہے مجھ پر

دل نے ہاں میں سر کو ہلایا۔اسفند کے

انابی لب مسکرائے۔

دل میں چاہتا ہوں کے میری دل کا یہ یقین ہمیشہ برقرار رہے۔اس لیے پلیز

ضدمت کرو چلی جاؤ۔اسفند دل کے پاس

ہو کر دل کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے کھڑا۔بڑی محبت سے سمجھا رہا تھا۔

آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں میری بات کو مجھے آپ سے دور آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا۔ وہ روتے ہوئے زبردستی اس کے سینے سے لگ رہی تھی۔ اسفند پر کچھ تو نشے کا اثر ہونے لگا تھا۔ کچھ دل کا اس طرح سے رونا جو اسے اور بھی حسین بنا رہا تھا۔

اور اس کا بار بار اسفند کے بے حد قریب ہونا۔ اسفند کو اور پاگل کر رہا تھا۔

میری جان آپ مجھے کیوں بے بس کر رہی ہو۔

دل کا اتنا پاس آنا اسفند کی دھڑکنوں

کو اوتھل پوتھل کر رہاں تھا۔

ٹائیگر آؤٹ آف کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔

مگر دل اسفند کی بات سننے کو ہی تیار

نا تھی۔

پلیز مجھے کہیں مت بھیجیں۔ اسفند کو

کالر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے

بول رہی تھی۔ چلی جاؤں ورنہ میرے ہاتھوں سے ٹوٹ جاؤ گی۔ میری کانچ

کی گڑیا۔اسفند دل کو بیڈ پر گراتے ہوئے

خود اس کے اوپر گھٹا بن کر اچھا گیا۔

دل اور اسفند آدھے بیڈ کے اوپر تھے اور آدھے بیڈ سے نیچے لٹکے ہوئے

تھے۔جب پاس آتا ہوں تو آنے دے دیتی۔ دور بھیجتا ہوں تو جاتی نہی ہو۔

کیا میری جان لینے کا ارادہ ہے۔اسفند دیوانوں کی طرح دل کے چہرے پر

اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔

آپ پلیز ایک بار معاف کر دیں آئندہ

کبھی آپ کو پاس آنے سے بھی منع نہیں

کروں گی ۔پرومس۔ مسکراتے ہوئے بولا۔

ہاں پکا والا پرومس۔دل اسفند

کی ہر شرط ماننے کو تیار تھی۔

بس دل سے اسفند کی دوری برداشت نہیں

ہو رہی تھی۔ میرے نزدیک آنے کا مطلب جانتی ہو۔اسفند دل کی بیوٹی

بون کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ جہاں پر

ٹائیگر کی دی ہوئی سزا کے نشان موجود

تھے مجھے آپ کی سزا منظور ہے۔ وہ

اسفند کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔

اسفند۔۔۔میری قربتیں آپ توڑ دیں دل۔

دل۔۔۔آپ سے دوری مجھے مار دے گی۔

اسفند۔۔۔آپ بہت نازک ہو میری جان میں آپ کو اپنے جنون توڑنا نہیں

چاہتا

بلکے اپنی محبت سے سمیٹنا چاہتا ہوں۔

اسفند باتیں کرتے ہوئے دل کے گال پر

اپنے لبوں کے لمس بھی چھوڑ رہا تھا۔

اسفند کے بدن سے اڑتی ہوئی مردانہ پرفیوم کی خوشبوں اور اسفند کے

جزباتوں سے چور لبوں کے لمس۔دل کو بھی مدحوش کرنے لگے تھے۔

دل پلیز چلی جاؤ میں اس سے زیادہ میں خد پر کنڑول نہیں کر پاؤں گا۔

اسفند کہتا ہوا ایک جھٹکے اوٹھ کر دل

دور ہوا وہ بیڈ سے اٹھنے ہی لگا تھا۔

کہ دل نے اسفند کو ہاتھ سے پکڑ کر

اپنی طرف کھینچا جس سے اسفند کا توازن بگڑا اور وہ پھر سے اسی پوزیشن

میں دل کے اوپر واپس گر گیا۔

دل نے اسفند کے گلے میں ہاتھ

ڈال کر تھوڑا سا اسفند کو اپنے منہ کے اوپر جھکا یا اور اسفند کے ہونٹوں پر اپنے

ہونٹ رکھ دیے ۔

دل یہ سب کچھ بنا سوچے بے اختیار کر

گئی کیوں کے وہ کسی بھی صورت اسفند

سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔

دل کی بس یہ کرنے کی دیر تھی کی

اسفند کا بچہ کچہ خد پر کنڑول بھی ختم ہونے گیا۔

اب اسفند اپنی تشنگی مٹانے کے لیے دل کی سانسیں بند کرنے پر تولا ہوا تھا۔

اسفند سے پیچھے ہی نہیں ہٹا جا رہا

تھا پتا نہیں کتنی دیر کے بعد جب اسفند

کو دل کی سانسیں گھوٹتی ہوئی

محسوس ہوئی تو بڑے مشکل سے اس نے خود کو جھٹکے کے ساتھ پیچھے کیا۔۔

دل کی سانس بوری طرح سے پھولی ہوئی تھی اور دل کے ہونٹوں پر دو سے تین

جگہ کٹ لگنے کی وجہ سے ننھی ننھی

سی خون کی بوندے نکل آئی تھی۔

اسفند نے اپنے ہاتھ دل کے آگے

جوڑتے ہوئے کہا۔ دل پلیز آپ کو میری قسم ایک بار بار چلی جاؤ، میں

دوبارہ کبھی آپ کو خد سے دور نہں کروگا۔

مجھے آپ کو جھوڑ دیا تو۔ اگر آپ نے

مجھے اپنے پاس واپس نہیں بلایا تو میں کیا

کروں گی۔ دل نے روتے روتے اپنا ڈر اسفند پر ظاہر کیا۔

اسفند پلیز مان جائے نا اس وقت

دل کسی چھوٹے بچے۔ کی طرح ضد کر رہی جسے اپنی قیمتی چیز کے کھو جانے کا

ڈر ہو۔

دل کی موٹی موٹی آنکھوں

میں آنسوں اسے اور بھی جاذبے

نظر بنا رہے تھے۔

اسفند شہریار کے خوب صورت

عشق ابھی جاؤ۔ میں آپ کو بہت جلد واپس بلوالوں گا۔ اسفند کے جسم میں

نشہ تیزی پھیل رہا تھا۔ دل تھی جو جانے کو تیار نہیں ہو رہی تھی۔

اگر آپ نے مجھے۔ واپس نہ بولا یا تو

دل کو بس اسفند کو کھونے کا ڈر کھائے جا تھا۔

کیسے نہیں بلواؤں گا۔ پاگل لڑکی اسفند

کی آواز چینج ہونے لگ گئی تھی۔

اسفند پر نشہ اسر دکھانے لگا تھا۔

اب وہ بہکنا شروع ہو گیا تھا۔

تم میری جان ہو۔ میرا عشق ہو

میرا جنون ہو۔ تمہیں پا کر میں

خود کو مکمل محسوس کر رہا ہوں۔

جس حسین جزبات کو آپ آج محسوس

کر کے تڑپ رہی ہو۔

میں تو کب سے اس آگ میں

جل رہاں ہو میری جان

اسفند دل کو پیار سے گلے لگا کر سمجھا رہاں تھا۔

اب جاؤ شاباش اور سنو اپنا حلیا ٹھیک کر کے جانا۔اسفند نے دل کے ہونٹوں

پی لگی خون کی بوندوں کو اپنی انگلیوں پوروسے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

یہ سب ہمارا پرائیویٹ مسلہ ہے۔

کسی کہ سامنے نہی آنا چاہیے۔

اسفند دل کی بیوٹی بون پر

پڑے ہوئے نشانوں کی اور ہونٹوں پر لگے ہوئے کٹ کی بات کر رہاں تھا۔

آپ بے فکر رہے۔ کسی کو کچھ پتہ نہیں

چلے گا۔

بس آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ

آپ مجھے جلدی واپس بلوالیں گے۔

میری جان کو کیسے یقین آئے گا۔

بتادو میں اس طرح سے آپ کو یقین

دلا دیتا ہوں۔ اسفند دل کی بے یقینی دیکھتے ہوئے مسکرا کر بول رہا تھا۔

میرے سر کی قسم کھائے دل نے جلدی

سے اسفند کا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے

ہوئے سجیشن دیا۔ ہاہاہا۔ اسفند قہقہا

لگا کر ہنستے ہنستے دل کو گلے لگا کر

بولا میری جان کو۔ اتنا یقین ہے کہ

میں آپ کی قسم کھاؤں گا۔ تو وعدے پر

پورا اتروں گا۔ دل نے سر کو ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔ جی۔

تو میری جان پھر اتنا یقین بھی ہونا چاہیے کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا پھر

بھی آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں جیسے ہی ٹھیک ہو جاؤں گا،

آپ کو فورن بلوالوں گا۔ اب پلیز

جلدی سے باہر توبہ کھڑی ہے اس کے

ساتھ چلی جاؤ پلیز۔ وہ جاتے ہوئے بچوں کی طرح رو رہی تھی۔

اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔روم کے دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے اسفند نے اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اپنی سینے سے لگالیا۔

آئی لویو) اپنے دل سے سارے ڈر اور وہم نکال کے جاؤ اسفند شہریا تمہارا ہے اور ہمیشہ تمہارا ہی رہے گا۔ تم جان ہو میری اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے جاتے جاتے ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کا لمس بخشا تھا۔

اس کے بعد دروازہ کھول کر دل کو توبہ اور سلیم کے ساتھ بھیج دیا۔دل روتی ہوئی آنکھوں سے طوبا اور سلیم کے ساتھ بلڈنگ سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

گاڑی جب تک نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی ٹائیگر کھڑکی سے کھڑا ہو کر دل کو دیکھتا رہا۔اسفند اس پاگل لڑکی کو کیسے بتاتا کہ اس کے دور جانے

سے اسے خود کو ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی اس کا سینہ چیر کر اس کا دل نکال کر لے جا رہا ہو۔ وہ صرف اپنی کانچ کی گڑیا کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے اسے خود سے دور کر رہا تھا۔

کیونکہ ٹائیگر سمجھ چکا تھا کہ اسے پلاننگ کے تحت بہت گھٹیا نشہ دیا گیا ہے اس وقت اس کے نزدیک آنا مطلب آتش فشاں پہاڑ کے اندر گھسنے جیسا تھا۔ تو ایسے میں اپنی جان سے پیاری بیوی جس کو ابھی تک اس نے جی بھر کے پیار بھی نہیں کیا تھا۔ اسے کیسے رسوا کر کے بے آبرو کر دیتا وہ اسفند شہریار تھا ساری تکلیفیں خود پر برداشت کرنے کی ہمت تھی اس میں

10○○○○○○

اسد مسکان کے پاپا سے شاپنگ کی

اجازت لے کر سیدھا مسکان کے روم میں آیا تو وہ سامنے۔بیڈ پر آنکھوں کے اوپر ہاتھ رکھ کے سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔مسکان نے اسد کی فیورٹ ریڈ کلر کی فراق پہنی ہوئی تھی۔پرنسس آپ کو میری پسند کا کلر پہن کر میرے سامنے

نیچے ناشتے کی ٹیبل پر آنا تھا۔اور آپ یہاں پر آرام کر رہی ہیں۔اسد مسکان کے پاس بیڈ پر دھڑام سے آکر گرتے ہوئے مسکان کی آنکھوں سے اس کا ہاتھ ھٹاتے ہوئے بولا۔

پرنسس آپ رو رہی ہو۔کیا ہوا اسد نے تعجب کے ساتھ سے پوچھا۔دل آویز کون ہے۔ہاتھ ہٹاتے ہی مسکان نے اسد سے سوال کیا۔اسد کو فورن سمجھ میں آگیا کہ مسکان جب اسے بلانے کے لیے آئی تھی تو وہ اسفند سے بات کر رہا تھا۔

تو مسکان کال پر آدھی ادھوری

بات سن کر دل برداشتہ ہو کر واپس

آگئی تھی۔مسکان کی انسکیورٹی دیکھ کر

اسد کو ہنسی آگئی۔ہنس بعد لے ناپہلے

مجھے بتائیں۔کہ وہ لڑکی کون ہے۔اور کیااس کی وجہ سے آپ مجھے

اتنے سالوں تک بھول کے بیٹھے ہوئے تھے۔

مسکان بیڈپر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اور اسد کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسد سے سوال کر رہی تھی۔

اسد بتائے پلیز۔مسکان اسد کی خاموشی سے جھنجھلا کر بولی۔اسد کی جان

اتنی بے یقینی۔سوچ بھی کیسے لیا کہ اسد میر خان

کے دل پر آپ کے سوا کوئی حکومت

کر سکتا ہے۔

اسد نے مسکان کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر جھٹکے سے اٹھا کر اس کو

اپنی گود میں بیٹھالیا۔

آپ میرے بچپن کا پیار ہو۔مسکان کی

نرم ملائم سی گالوں پر کس کرتے ہوئے۔ گمگیر سی آواز سے بولا۔ مگر وہ

لڑکی!

مسکان پلیز۔اس لڑکی کے بارے

میں کچھ غلط نہیں سوچوں۔وہ مجھے

نور کی طرح عزیز ہے میرا اس کا

رشتہ صرف بہن بھائیوں کہ جیسا ہے

اور کچھ نہیں۔

اسد نے صاف گوئی سے بتایا وہ نہیں

چاہتا تھا کہ مسکان دل آویز کے لئے

کچھ غلط سوچے یا بولے۔اسد مسکان کو اس وقت اسفند اور دل آویز

کے نکاح کے بارے میں نہیں بتا

سکتا تھا۔

کیونکہ اسفند کو ہی پتہ تھا کہ اس نے کب اور کیسے بتانا ہے۔ورنہ اسد مسکان

میڈم کو بتاتا کہ دل آویزان کی بھابھی ہے جن پر آج کل ان کا بھائی دل و جان

سے فدا ہو چکا ہے۔

سوری مجھے لگا کہ ،کیا لگا آپ کو۔اسد

مسکان کے شرمندہ ہو کر سوری پر کہنے پر تھوڑا شوخ ہوا تھا۔مسکان کی کمر

میں

ہاتھ ڈالتا ہوا مسکان کو اپنے اور

نزدیک کر لیا۔اب عالم یہ تھا کہ

اگر مسکان اپنی جگہ سے تھوڑا سا بھی ہلتی

تو مسکان اور اسد کے لب ایک دوسرے ٹکرا جاتے۔بتاؤ میری بیوی کو کیا لگا۔اسد مسکان کی کمر پر اپنی انگلیوں چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔اسد پپ پلیز چھوڑے۔۔۔اسد کی

انگلیوں کے سرسراہٹ سے مسکان

کو شرم سے پسینے آنے شروع ہو گئے تھے۔

مسکان نے بڑی مشکل سے الفاظ بولے تھے۔

کیوں چھوڑوں اتنی خوبصورت تیار ہو۔

کر میرے سامنے کیوں نہیں آئی۔

اب تو آپ سزا کی مستحق ہو گئی ہیں

اسد مسکان کو ریڈ کلر کی فراک میں تیار ہوئے بنا میک اپ کے چہرے کو اپنی نظروں سے نہارتے کر بولا۔

وہ سادگی میں قیامت لگ رہی تھی۔بولے پرنسس آپ ٹیبل پر کیوں نہیں آئی۔

کیونکہ مجھے غصہ آگیا تھا نظرے نیچے

کر کے دھیمے سے بولی۔اور میری بیوی اپنے شوہر کے لئے انسکیور ہو گئی

تھی۔

اسد نے مسکان کو ٹھوڑی سے

پکڑ کر مسکان کا منہ اوپر کو کرتے ہوئے

آنکھ کو دبا کر بولا تو مسکان شرما کے

نظرے گوما گئی۔

تیاری کیجے کل آپ کی رخصتی ہے

اپنے آپ کو مینٹلی اور فزیکلی طور پر

ہمارے قربت کے لیے تیار کرے مجھ سے کسی بھی طرح کی۔رائت کی امید

مت رکھیے گا۔

اسد مسکان کے کان کے بالکل پاس جا کر

سرگوشی میں بولا۔اتنی جلدی مسکان نے کل کا سن کر حیران ہو کر پوچھا۔

پہلے تو مجھے بھی یہ لگا تھا کہ

آتی جلدی مگر اب آپ کی ان سکیورٹی

دیکھ کر لگ رہا ہے کہ ٹھیک فیصلہ ہے۔

چلے اتنی بڑی خوشخبری سنائی ہے میرا منہ میٹھا کروائے پرنس مجھے چھوڑے۔

میں ابھی مٹھائی لے کر آتی ہوں

مسکان جو اسد کی گود میں بیٹھی

کنفیوز۔

اور شرم سے لال ہو رہی تھی جان چھڑاتے ہوئے بولی۔مطلب ساری

محنت مجھے ہی کرنی پڑے گی۔

کوئی حال نہیں ہے آپ کا پرنس آپ کو تو کچھ آتا جاتا نہیں ہے۔مطلب

مسکان کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

مطلب ابھی سمجھاتا ہوں اسد کروٹ لیتے ہوئے مسکان کے اوپر آگیا۔اور مسکان کے ہونٹوں پر جھک گیا۔ اسد کی بیتابی مسکان کی۔
جان لینے پر تلی ہوئی تھی۔کافی دیر کے باد اسد جب خد سے پیچھے ہوا
۔تو مسکان کی پھولی ہوئے سانسوں کے ساتھ آنکھیں جھکائے۔اسد کے لمبے چوڑے وجود نیچے لیٹی ہوئی اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
پرنس ایسے کرتے ہے شوہر کا منہ میٹھا کچھ بھی نہیں آتا نہ آپ کو۔
کوئی بات نہیں میں سکھا دوں گا اور پھر روز اسی طرح آپ میرا منہ میٹھا کروایا کرنا اسد اپنی کار کردگی۔پر ایسے اترا کے بول رہا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو، مجھے نہیں کچھ بھی سیکھنا اور نہ ہی میں ایسے۔روز آپ کا منہ میٹھا کروں گی
میری تو سانس بند ہو رہی تھی۔مسکان شرماتے ہوئے بولی۔
کوئی بات نہیں اگر میری پرنس

کی سانس بند ہو گئی تو میں ماوتھ ٹو

ماوتھ سانس دے دوں گا۔

کوئی مسئلہ تھوڑی ہے۔اسد مسکان کو تنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا

تھا۔آپ کتنے بھی شرم ہو گئے ہیں۔دیکھوں

میں نے بولا تھا نہ کہ آپ کو کچھ نہیں پتا۔پرنسس اسے کو۔بے شرمی نہیں

رومانس بولتے ہیں۔

اسد چپ ہو جائے میں رو دوں گی

مسکان بچاری اسد کے باتوں سے

شرم سے بے حال ہو کر بولی۔

اوکے اوکے رونا مت اسد کو پتہ تھا کہ اگر وہ ایک بھی اور ایک مذاق کرے

گا۔

تو مسکان سچ میں رو دے گی۔چلو اپنی پرنسس کو شاپنگ کروا کر لاتا ہوں۔

مگر پاپا سے تو پوچھ لیں۔میری جان پاپا

سے پوچھ لیا ہے۔خان کی جان جلدی آنا

میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔

اسد اور کتنی شاپنگ کروائیں گے

بس کریں میں تھک گئی ہوں

مسکان اب شاپنگ کر کر کے تھک چکی تھی اسد نے اسے اتنی زیادہ شوپنگ کروائی تھی۔

مائی پرنسس اتنے سالوں کی شاپنگ

ادھار ہے۔میں نے تو آج بیلنس کرنے پوری کوشش کرنی ہے۔

اسد مسکان کا بازو کھینچتے ہوئے

ایک اور لیڈیز شاپ میں گھس گیا۔

میں اتنے ڈریس کا کیا کروں گی اسد

مسکان نے تھکا سا منہ بنا کر کہاں۔پر سس کرنا کیا ہے ۔۔ہم دونوں شادی
کے بعد مل کر پہنا کرے گے اسد نے بڑے شان سے جواب دیا۔
اسد کا کہنے کا سٹائل دیکھ کر مسکان کی
ہنسی نکل گئی ۔ہی ہی ہی آپ کیسے لگیں گے میرے ڈریسز پہن کر مسکان
ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔
دیکھو پرنسس غلط بات ہے میری
خوبصورتی پر شک مت کرو اسد نے معصوم
سامنہ بنا کر بولا۔
اگر آپ خوبصورت لگو گی تو میں بھی خوبصورت ہی لگوں گا سمجھی۔
جی جی سمجھ گئی مسکان مزاق
اوڑاتے ہوئے بولی۔
ابھی آپ کو بڑے۔مزاق سوچ رہے ہیں
اکیلے میں جاتے ہی آپ کے رنگ کیوں

اڑ جاتے ہیں۔

اسد نے مسکان کو کمر سے پکڑ کر اپنے

ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ اسد کیا کر

رہیں ہے آپ۔ ہم پبلک پلیس پر ہے

مسکان اسد کی حرکت پر شرم سے

لال ہو کر بولی۔ کوئی بات نہیں بس آج رات کی دوری ہے۔ کل کی رات ہم

اپنے پرائیوٹ پلیس پہ ہونگے۔ اور وہاں

پر آپ کی کوئی مزاحمت کام نہیں آئے گی۔۔

پرنس اسد نے مسکان کو آنکھ ماری تھی۔

آپ سدھر نہیں سکتے مسکان نے اسد کی

بے باکی سے آنکھ مارے پر نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔

آپ کے پاس رہتے ہوئے تو کبھی بھی نہیں سدھر سکتا۔اسد شرارتی انداز سے بول کر مسکرایا۔ چلو اب ہم اپنی ویڈنگ سوٹ سلیکٹ کریں اتنا ٹائم ضائع کروا دیا لڑکی۔

اسد نے سارا الزام مسکان پر ڈالتے ہوئے کہا۔مسکان کے لئے اسد نے میں فل ریڈ کلر کا لہنگا اور چولی پسند کیا اس پر بہت خوب صورت گولڈن کام ہوا تھا

مسکان کو اسد کے لیے شیروانی پسند تھی۔ مگر اسد نے شیروانی پہننے سے منع کر دیا۔اسد کے کہنے کے مطابق کسی کو

انویٹ نہیں کرنا تھا ۔بس دو چار

قریبی رشتے داروں کو ہی آنا تھا

اسد نے کہاں ولیمے کے فنکشن میں

جو بولو گی وہ پہن لوں گا ولیمے

کا فنکشن مسکان کے پیپرز کے بعد

ہونا تھا۔

مسکان کا کتنا دل تھا اسد کو شیر وانی میں دیکھنے کا تو ٹھیک ہے پھر میں بھی لہنگا چولی ولیمے پر ہی پہنوں گی۔ مسکان

نے منہ بناتے ہوئے کہا مگر وہ بھی اسد تھا جس کے پاس ہر بات کا توڑ ہوتا تھا اسد کو تو ہر حال میں اپنی بیوی کو اپنے فیفرٹ کلر میں دیکھنا تھا۔ وہ بھی فل دلہن

کے روپ میں پرنسس سوچ لو

مقابلہ مہنگا بھی پڑ سکتا ہے۔

اسد نے مسکان کو ڈراتے ہوئے کہا

پڑ جانے دے مہنگا۔ مسکان اب

بھی اپنی بات پر باضد تھی۔ مسکان اسد کو ہر صورت شیر وانی میں دیکھنا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے میں شیروانی پہن لیتا ہو، پر نس مگر میری ایک شرط ہے۔

بولے

مجھے ہر شرط منظور ہے۔ پر نس سوچ لیں۔ سوچ لیا۔ مسکان نے

کونفیڈینٹ سے جواب دیا۔ ٹھیک

ہے پھر دیکھیں اپنا موبائل اٹھا کر

میں نے میسج کیا ہے۔ مسکان نے

جلدی سے موبائل پر میسج دیکھا اسسسد

شرم کرے آپ کتنے بے شرم ہے۔

مسکان اسد کا میسج پڑ کر شرم سے لال

ہو رہی تھی۔

جو مرضی پہن لے میری بلا سے مسکان ہتھیار ڈالتے ہوئے بولی۔ ویسے میں

تیار ہوں شیروانی پہننے کے لئے، آپ مجھے

کچھ مت بولنا آپ ہی انکار کر رہی ہو۔اسد ایکٹنگ کرتے ہوئے معصوم سا منہ بنا کر بول رہا تھا۔

ویسے میں نے اتنی مشکل شرط

تو نہیں رکھی ہے کے آپ کو اپنی خواش کو رد کرنا پڑے۔اسد نے افسوس زدہ منہ بنا کر بولا۔پرنسس شرمانا بند کریں بلش آن زیادہ ہو رہا ہے۔مسکان کے شرمانے سے اس کے گال پنک ہو رہے تھے۔اسی کا مذاق بنا رہا تھا

00000000000

000000000 11۔

ٹائیگر کو 24 گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے۔

مگر اب بھی اس کی طبیعت سمبلی نہیں تھی۔ مگر اس وقت ٹائیگر کا اپنے دماغ پر پورا کنڑول تھا۔کل ٹھنڈے پانی سے نہانے کی وجہ سے ٹائیگر کو کافی تیز بخار ہو رہا تھا۔اور نشے کی اثر کی وجہ سے

اسفند کے جسم میں بہت درد تھا۔ وہ ایک عجیب سی بے چینی محسوس کر رہا

تھا۔ یہ بہت عجیب سا کا نشہ تھا جس کی وجہ

سے ٹائیگر کو پوری رات نیند نہیں آئی۔

سر آپ یہ دوا کھالیں آپ کو اچھا

محسوس ہو گا، اور اس سے آپ کا بخار بی اتر جائے گا۔ امجد ساری رات اور

سارا دن ٹائیگر کے سر پر کھڑا رہا تھا۔ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سویا

تھا۔ سلیم کو ٹائیگر نے طوبا اور دل کے پاس رہنے کو کہا تھا۔

اور اسد یہاں پر تھا نہیں اس لیے

ٹائیگر امجد کے سوا کسی اور پر بھروسہ

نہیں کر سکتا تھا۔ تھینک یو امجد تم نے

میرا بہت خیال رکھا۔ سر کیسی باتیں کر رہے ہیں کیوں مجھے شرمندہ کر رہے

ہیں آپ۔۔ آپ ہم سب کی حفاظت کرتے ہے۔ آپ کی وجہ سے ہم بے

خوف گومتے ہے۔

توآپ کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔اسد کو تو نہیں بتایا۔ٹائیگر نے امجد سے سوال کیا تھا۔سر آپ کا حکم نہیں تھا ورنہ بتانا تو ضروری تھا۔آپ کو پتہ ہے کہ جب اسد کو پتہ چلے گا تو ہمارے لئے کتنی مشکل کھڑی کر دے گا۔امجد نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

پریشان مت ہو امجد میں اسد کو

سنبھال لوں گا ۔ٹائیگر نے صوفے کی

پشت پر سر کو ٹکاتے ہوئے جواب دیا۔سر آپ سلیم سے بات کر لیں صبح سے کوئی چھ بار اس کا فون آچکا ہے۔ٹائیگر کو پتہ تھا کہ فون کیوں آرہاں ہے

۔

امجد کے نمبر پر پھر سے سلیم کا فون آرہا تھا۔سر پلیز بات کر لیں سلیم کو آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔امجد نے ٹائیگر کے آگے فون

کر دیا۔ہاں بولو سلیم سر اب آپ کیسے ہیں سلیم نے حال چال پوچھا پہلے سے بہتر ہوں۔سر جی بھابھی

جی ساری رات سوئی نہیں طوبا نے کھانا کھلانے کی بہت کوشش کی

مگرانہوں نے

نہیں کھایا۔آپ کے پاس آنے کی بہت ضد کر رہی ہے۔ سلیم نے ایک ہی

سانس میں ساری بات بتائی۔

لے کر آجاؤ پوری سکیورٹی کے ساتھ

لے کر آنا اگر اس کو ایک خروچ بھی

آئی تو تمہاری جان لے لونگا ۔ٹائیگر نے رعب دار آواز میں کہا سر آپ

بے فکر رہے۔میں پوری حفاظت کے ساتھ بھابھی جی کو لے کر آؤں

گا۔جلدی لے کر آؤ۔میں ویٹ کر رہا ہوں۔ٹائیگر نے فون امجد کی طرف کو

بڑا دیا ۔ٹائیگر کو خود بھی اس وقت دل کی بہت ضرورت تھی۔

اسفند کو دل کا جاتے وقت کا رویہ یاد آگیا وہ کیسے رو رہی تھی۔اس کا ساتھ کو

پانے کے لیے۔حد پار کرنے کو تیار تھی اسفند کو دل کا کس کرنا یاد آگیا۔

اسفند کے عنابی لبوں پر سمائیل آئی جسے اسفند نے امجد کے مجودگی میں فورن

سے

روک لیا۔تو دل تمہیں اسفند شہر یار سے

محبت ہو گئی ہے۔میری کانچ کی گڑیاں جلدی آؤ میری جان میں تمھارا منتظر

ہوں۔دل میں بہت تقلیف میں ہوں۔

تمہار نازک ساوجود مجھے سکون دے سکتا ہے۔جلدی آؤ میری کانچ کی گڑیا

میں تمہارے نازک سے وجود سے میں سکون پاناچاہتاہوں ۔اسفند اپنے

خیالوں میں ہی دل سے باتے کر رہا تھا۔

OOOOOOOO

ہائے مائی پرنسس کیا کر رہی ہو ۔

سونے کی تیاری۔ میرے سر میں بہت شدید درد ہے اور مجھے بخار بھی فیل

ہو رہا ہے کیا مجھے ایک کپ کافی مل سکتی ہے وہ بھی آپ کے ہاتھ کی۔

اسد نے مسکان کو اپنے روم میں بلانے

کے لئے ایک بہانہ بنا کر فون کیا۔اسے پتہ تھا جتنا اس نے آج مسکان کو مال

میں تنگ کیا تھا۔اور شاپنگ کروا کر تھکا یا تھا۔اب مسکان نہیں آنے والی

تھی۔

جی ابھی لے کر آتی ہوں۔اور ساتھ میں دوا بھی لے کر آنا۔جی مسکان نے

آج رات کو ایک دوسرے سے دور رہنے کو کہا تھا مسکان کے کہنے

کے مطابق کل رخصتی تھی۔ تو انہیں ایک دوسرے سے دور رہنا چاہیے

یہ مسکان کا خیال تھا۔

مگر اسد سے ایک رات کی دوری برداشت نہیں ہو رہی تھی اوپر سے انکل کا

گھر پہ

نا ہونا اسد اور بی شہ دے رہاں تھا۔

اپنی بیوی سے دس سال تک دور رہاں ہوں۔اب تو میں ایک منٹ بھی

دور نہیں رہی سکتا۔اسد خد سے کہتا ہوا خود کو تسلی

دے رہا تھا۔آجاؤ پر نسس پلیز مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا۔اسد بار بار

دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ٹھک ٹھک دروازے پو نوک کرنے

کی آوز آئی۔

آجاؤ پر نسس تمہیں نوک کرنے کی

کیا ضرورت ہے۔ صاحب جی یہ کافی اور دوا مسکان نے بی بی نے بھیجوائی

ہے۔.جی رکھ دے۔(تھینک یو)نوکرانی کے کمرے سے جانے کے بعد اسد

نے غصے سے اپنا فون اٹھایا۔

مسکان کو اچھے سے پتا تھا کہ اسد اسے بلانے کے لیے تبیعت کا بہانا بنا رہاں

ہے۔

اس لیے نوکرانی کے ہاتھ کافی اور دوا
بھیجوادی تھی۔اب اسے پتا تھا کہ اسد
کا فون آنے والا ہے۔یہ کیا تھا اسد
کی آواز میں غصہ صاف ظاہر ہو رہاں تھا۔۔مسکان ایسا مزاق دو بار امت
کرانا۔ مگر اسد میں تو۔نوا کسیوز اسد نے مسکان کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا
آپ کو مجھ پر اتنا یقین تو ہونا چاہیے۔میں کبھی بھی
اپنی لیمیٹ کراس نہیں کروں گا۔سوری
اسد مجھے اندازا نہیں تھا کہ آپ کو اتنا برا لگ جائے گا۔مسکان اسد کو اتنا غصہ
کرتے دیکھ کر بہت گبھرا گئی تھی۔

اندازا ہونا چاہیے تھا پرنسس میں تم سے بے انتہا پیار کرتا ہوں اور تب سے
کرتا ہوں جب مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں پتا تھا ۔
اور 10 کی جدائی نے میری محبت

کو کم نہیں ہونے دیا بلکے وہ ہیجر کی

سولی پر لٹک کر میرا عشق میرا جنون بن

گیا ہے۔ جس کی آج آپ نے ناآکر توہین کی ہے۔ میں اپنے عشق کی توہین

ہر گز برداشت نہیں کر سکتا۔

مسکان جو ہمیشہ سے اسد کے منہ سے

اپنے لیے اظہار محبت سننا چاہتی

تھی۔ وہ اظہار اس طرحاں سے ہو گا

مسکان کو اندزا ہی نہین تھا ۔مسکان تو

بس اپنے پاپا کی شرم کی وجہ سے اسد سے رات کی دوری چاہتی تھی۔ مسکان

کو اسد کی ناراضگی کب گوارا تھی۔ سوری میں اب آجاتی ہوں۔

مسکان اسد کو ہر قیمت پر میں منا چاہتی تھی کل اس کی رخصتی تھی اور وہ

اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

نہیں آپ آج کی رات آرام کرو، کل آپ کو پورے حق سے اپنے ساتھ

رخصت کر کے آپ سے اپنے سارے

حق وصول کروں گا۔ خود کو تیار میری پناہوں میں لانے کے لیے تیار کر لیں

اور اپنی نیندیں بھی پوری کر لے ، کل کی رات کسی چیز کو اپنے اور میرے

حسین

لمحات میں روکاوٹ مت بنایئے گا ۔

جی۔ وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔ گڈ نائٹ کہہ کر اسد نے ٹک کر کے فون

بند کر دیا۔ یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔ اتنے سالوں تک جس انسان کے پیار کے

لیے انتظار کیا مگر آج جب وہ اتنے پیار سے مجھے اپنے پاس بلا رہا تھا تو میں نے نہ

جا کر

اسے ناراض کر دیا۔ مسکان اسد کی ناراضگی کو لے کر مسکان بہت اپسیٹ

ہو گئی

ooooooooo

13

امجد تم جا کر آرام کر و لیکن سر آپ ابھی

تک پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہیں۔

تو میں آپ کو چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔

امجد نے سر کو جھکائے ہوئے فرمابرداری

سے جواب دیا۔امجد میڈیسن کھائی ہیں تو اب میں پہلے سے بہتر محسوس کر رہا

ہوں۔

اور تم لوگ کونسا دور ہو پانچ منٹ کا

راستہ ہے۔کوئی مسئلہ ہوا تو میں بلوالوں گا

لیکن سر آپ پر ہونے والے اٹیک نے

ہمیں ڈرا دیاں ہے ہم آپ کو اکیلا نہیں

چھوڑ سکتے ۔

امجد نے نظریں نیچے جھکائے ہوئے سعادت مندی کہا۔امجد میں تمہیں اتنا

کمزور لگتا ہوں ٹائیگر نے اپنے آئی برو کو اٹھا کر

صوفے کی پشت پر بازو ٹکاتے ہوئے

ٹانگ پر رکھ کر اپنے مغرور انداز میں دبنگ ہو کر کہا۔تو امجد نے گھبرا کر

جواب دیا نہیں سر میرا یہ مطلب نہیں تھا۔

اور یاد رکھنا کہ ٹائیگر کا اکیلا ہی شکار کرنا اور اکیلے ہی جنگل میں گھومنا اس کی

فطرت میں شامل ہوتا ہیں۔

ٹائیگر ہوں میں ہزاروں کی بھیڑ میں

اکیلا شکار کرنے کا جگر رکھتا ہوں۔

اگر میری ٹیم ایک معمولی سے اٹیک

سے ڈر گئی ہے تو لعنت ہے میرے ایک

پاورفل ٹیم بنانے کی سوچ پر۔

ویسے بھی یہ مت بھولوں کہ یہ میرا

گھر ہے یہاں پر میری اجازت کے بغیر چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔

تو دشمنوں کی کیا اوقات ہے ۔

ٹائیگر سامنے سے وار کرنے والوں میں

سے ہے۔اور سامنے سے ہی وار کھانے والا کا جگر رکھتا ہے۔

مگر یہ جو کوئی بھی میرا دشمن ہے یہ انتہائی گھٹیا اور پیٹھ پر وار کرنے والا

بزدل ہے۔

اس لیے تم بے فکر رہو وہ جو کوئی بھی ہے سامنے سے آکر مجھ پر وار نہیں

کرے گا۔ویسے بھی دل گھر آرہی ہیں۔مائی وائف ٹائیگر نے دل کے ساتھ

اپنا

رشتہ کلیئر کرکے بتایا تھا۔جی سر میں سمجھ گیا ۔

امجد نے نظرے جھکا کر مسکراتے ہوئے

جواب دیا وہ سمجھ چکا تھا۔کہ ٹائیگر اس وقت صرف اپنی وائف کے ساتھ

پرائیویسی چاہتا ہے۔

اسفنددل کی موجودگی میں گھر میں کسی

کو نہیں رکھنا چاہتا تھا۔اس لیے اس نے امجد کو بھی جانے کے لیے کہا تھا۔

سلیم کو بول دینا میں آرام کروں گا وہ

دل کو دروازے کے اندر تک چھوڑ واپس

چلا جائے۔جی سر جیسے آپ کا حکم۔

امجد نے نظریں جھکائے ہوئے ٹائیگر کا ہر حکم مان لیا۔

○○○○○○○○

ٹائیگر ہمیں نہیں چھوڑے گا صفدر

کے پسینے چھوٹ رہیں تھے

ہم نے ٹائگر پر اٹیک کروا کر ہی غلط کیا ہیں۔ہمیں اچھے سے پتا تھا کہ وہ کبھی

ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا شمس نے اپنی

پیشنگوئی کی اب ٹائیگر زخمی شیر کی

طرح اور بھی خطرناک ہو جائے گا۔

صفدر اور شمس کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔ٹائیگر کے زندہ بچ جانے والی خبر نے صفدر اور شمس کی زندگی میں طوفان برپا کیا ہوا تھا۔

ہمیں اپنی جان بچانے کے لیے کچھ بڑا سوچنا پڑے گا صفدر نے شمس سے کہا

دونوں ٹائیگر سے بچنے کی ترکیبیں سوچ رہے تھے۔اور اپنی سوچ کے مطابق گھٹیا پلان تیار کرنے لگے۔

ہمیں ٹائیگر کی کمزورنس ڈھونڈنی پڑے گی صفدر اپنی شیطانی ہنسی کے ساتھ ۔ کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولا۔

اور مجھے پتہ ہے کہ ٹائیگر کی کمزوری کیا ہے۔

شاید تمہیں پتہ نہیں کہ ٹائیگر کی کوئی کمزوری نہیں ہے۔ہاہاہا

وہ کل کی بات تھی کہ ٹائیگر کی

کوئی کمزوری نہیں تھی۔

آج کی خبر یہ ہے کہ ٹائیگر کی۔

کمزوری اس کی بیوٹی فل وائف ہے

جس پر وہ اپنی جان چھڑکتا ہے۔

اگر اس کی وائف ہمارے ہاتھ لگ جائے تو ٹائیگر کا پتہ اپنے آپ صاف ہو

جائے گا۔اگر ہم نے اس کی بیوی کو مار

دیا تو ٹائیگر ہمیں زندہ گارڈ دے گا۔

بیوقوف آدمی شمس صفدر پر چلایا۔

صفدر اور شمس کو دو دن پہلے ہی

اپنے جسوسوں سے یہ پتہ چلا تھا کہ ٹائیگر نکاح کر چکا ہے۔

اور اپنی وائف پر جان چھڑکتا ہے۔تم سے کس نے کہا کہ ہم ٹائیگر کی

بیوی کی جان لیں گے۔مطلب

شمس حیران ہو کر بولا۔ مطلب یہ کہ ٹائیگر اپنی بیوی کی طرف اٹھتی ہوئی ایک نظر برداشت نہیں کر سکتا تو باقی کا تم خود سمجھ ہی گئے ہو گے۔ صفدر کے شیطانی دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔

جس کو سمجھ کر حشمت کے چہرے پر بھی شیطانی مسکراہٹ نے ڈیرا جمایا۔ وہ صفدر کیا سوچا ہے کمال کر دیا ہے تم نے۔ شمس اس کو شاباش دے رہا تھا۔

oooooooooooo

14

ہمیں اسد کو فون کر کے ٹائیگر پر

ہوئے اٹیک کا بتا دینا چاہیے۔ ورنہ وہ واپس آ کر ہماری جان کا عزاب بن جائے گا۔ سلیم کب سے امجد سے ایک ہی بات پر بحث کیے جا رہاں تھا۔ سلیم

یار ٹائیگر نے سختی سے منا کیا ہے۔اور اسد کو بتا کے ہم ٹائیگر کے خلاف تو نہیں جا سکتے۔

یار ٹائیگر کی وائف کتنی خوب صورت ہے

طوبا نے بیچ میں اپنا کٹا کھول دیا۔طوبا اپنے ہی خیالوں مگن دل کو سوچ رہی تھی۔اب بھابھی کو نظر مت لگا دینا سلیم نے مزاق سے کہا۔کوشش بھی مت کرنا بھابھی کو نظر لگانے کی۔ٹائیگر بہت پوزیسیو ہے بھابھی کو لے کر۔امجد نے اپنی طرف سے اہم انفرمیشن دی۔سچ میں یار اور ٹائیگر کا بھابھی سے پیار کا تو یہ عالم ہے کہ میں بھابھی کو گھر کے گیٹ سے باہر چھوڑ کر آ گیا ہوں۔کیونکہ ٹائیگر کا حکم تھا کے بھابھی کو دروازے کے اندر تک ڈراپ کر کے واپس چلا جاوں۔

ٹائیگر کو بھابھی کی موجودگی میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں ہے۔مجھے اندر جا کر حال چال بھی نہیں پوچھنے دیا۔

باہر سے ہی ٹر کادیاں تھا۔

سلیم نے بیچارا سامنہ بنا کر بولا

سوسویٹ اتنا پیار کرتا ہے ٹائیگر

بھابھی سے طوبا کو سن کر بہت اچھا

لگا دل بھابھی سولکی۔ لکی تو تم ہو سکتی ہو ۔

کسی غریب کو موقع تو دے کر دیکھو۔

سلیم نے فورن سے اپنا مدعہ توبا کے

سامنے پیش کیا پلیز سلیم اب تم اپنا رونا

مت لے کر بیٹھ جانا۔ طوبا جو اسد کے پیار میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئی

تھی۔ طوبا اکتا کر بولی چھوڑو یار اب تم لوگ بے وقت لڑائی مت شروع کر

دینا۔

امجد نے تاثیمان گرم دیکھ کر بیچ میں کودنا لازمی سمجھا۔ ویسے بھی بات بھابی کو نظر لگانے کی ہو رہی تھی۔ امجد نے یاد دہانی کروائی۔ نظر تو تب لگتی جب وہ ہمارے پاس بیٹھتی وہ تو روم سے باہر صرف
ٹائیگر کا پوچھنے کہ لیے آتی تھی۔
اور ہوش میں آتے ہی ٹائیگر نے اسے واپس بولا لیا ٹائم ہی کہا ملا تھا کہ نظر لگاتی
توبا کو دل کو اچھی طرح نہ دیکھنے
پر بہت افسوس ہو رہا تھا۔
اچھا یار اب تو وہ ہماری بھابی ہے پھر کبھی
مل لینا۔ سلیم نے توبہ کو افسردہ دیکھ کر کہا سلیم توبہ سے بہت محبت کرتا تھا اور اس کے لیے بہت سیریس تھا ۔
مگر توبہ اسد میں انٹرسٹڈ تھی اور اس سے

بہت پیار کرتی تھی۔اور بہت بار اظہار بھی کر چکی تھی مگر اسد نے کبھی بھی طوبا کو پوزیٹیو رسپونس نہیں دیا تھا۔

اسد طوبا کو صرف کام کی حد تک

ہی بلاتا تھا۔ہم ایسا کرتے ہیں کہ ہم

ٹائیگر اور بھابھی کی دعوت کرتے ہیں اس طرح سے ہم ٹائیگر سے اور بھابی

سے اچھی طرح مل لیں گے۔ امجد نے بہترین مشورہ دیا۔

اوکے ڈن جیسے ہی ٹائیگر کی طبیعت ٹھیک

ہوتی ہے ہم بھابھی اور ٹائیگر کو دعوت پر

معدوں کریں گے سلیم بات کو فائنل

کرتے ہوئے بولا۔

○○○○○○○○○○○○

15

دل میں نے کہا میری طرف دیکھو۔

اسفند نے دل کو ٹھوڑی سے پکڑ کر

اپنی بات پر زور دیتے ہوئے اپنی طرف دیکھنے کو کہا تھا۔دل نے بمشکل پلکوں کو اٹھا کر اسفند کی طرف دیکھا۔ ہمم ویری گڈ آئندہ کبھی میرے ساتھ گزارے ہوئے محبت کے وقت کو شرمندگی مت سمجھنا۔اور اب آپ بتائے آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا تھا ۔اسفند نے دل کا ہاتھ اپنے ہاتوں میں لے کر اسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھالیا تھا۔

میرا دل نہیں کر رہا تھا۔اور دل کیوں

نہیں کر رہا تھا۔اسفند دل کے جواب میں اپنے لیے فکر سننا چاہتا تھا۔مجھے آپ کی فکر ہو رہی تھی اس لیے۔دل حیا سے پلکوں کو جھکائے ہوئے بولی۔

اچھا تو میری جان کو میری اتنی فکر کیو تھی۔

اسفند دل کے چہرے کو بڑی محبت

سے نہارتے ہوئے پوچھا رہا تھا۔

اسفند دل کی زبان سے اپنی محبت کا اقرار سنا چاہتا تھا۔

دل نظرے نیچے کیے ہوئے کچھ نہیں

بولی بس اپنی عادت سے مجبور ہو کر

اپنے ہونٹو کو دانتوں سے چبا رہی تھی۔

ریلیکس ہو جاؤ بعد میں جواب دے دینا

مگر ان پر ظلم مت کرو اپنے انگوٹھے سے دل کے ہونٹوں کو آزادی دلاتے

ہوئے بولا۔

اسفند کو پتا تھا کہ دل جب بھی کنفیوز ہوتی ہے تو وہ اپنے نازک سے ہونٹوں

کو اسی طرح سے کچلتی ہے۔

اور ان بیچاروں پر ظلم کرتی ہے۔

اسفند اس پاگل لڑکی کو کیسے بتاتا

کے کنفیوس ہو کر اپنے ہونٹوں کو

چباتے دیکھ کر اسے پر کیا گزرتی ہے۔

میری جان ان پر پیار اور ظلم کرنے

کا حق صرف اور صرف میرا ہے اسفند

نے اپنا سر دل کی گود میں رکھا ہوا تھا۔

اسفند نے دل کی گردن کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کا دباؤ دے کر دل کو

اپنے چہرے کے اوپر جھکالیا اور دل کے نازک اور نرم سے ہونٹوں

کو اپنے بخار سے گرم انگارے ہوئے اناہی ہونٹوں

میں کید کرلیا۔

اسفند کے لب بخار سے تپ کر انگارا ہو رہے تھے۔ مگر اسفند کو دل کے

ٹھنڈے

اور نرم سے ہونٹوں کو اپنے سلگتے ہونٹوں کی گرفت میں لے کر بڑا مدہوش

ساہو رہا تھا۔ اسفند بہت پر سکون محسوس کر رہا تھا دل کو اسفند کے گرم

لب جھلسا

رہے تھے ۔

دل نے گبھرا کر اپنا منہ اوپر کرنا چاہا جسے اسفند نے نکام بنا دیا دل کافی رسا

کشی کے بعد ایک جگہ ساکت ہو گئی شاید اسے سمجھ میں آ گیا کہ اس کے

مقابل ٹائیگر ہے۔ جو اپنے شکار کو اپنی مرضی سے

ہی چھوڑتا ہے۔ ٹائیگر پیچھے تو ہوا مگر اپنی مرضی سے۔

اب جاؤ کیچن میں امجد کھانا رکھ کر گیا۔ فریش ہو کر ٹیبل پر لگاؤ۔ اسفند نے

امجد سے جاتے وقت دل کے لیے کھانا منگوا لیا تھا۔ اسفند نے دل کو آزادی

بخشتے ہوئے حکم دیا۔

دل آزادی ملتے ہی اپنی پھولی ہوئی

سانس اور دھک دھک کرتے دل کے

ساتھ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔جب میں

سامنے بیٹھوں گا تو لگ جائے گی ۔ کھانا

ٹائم پر کھایا کرو آپ کی صحت پر میں

کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا۔

میرے ذرا سے نزدیک آنے سے آپ کی

حالت اتنی خراب ہو جاتی ہے کھایا

پیا کرو میری جان ورنہ اپنے اس

چھ فٹ کے شوہر کی قربت کو کیسے

سنبھالو گی۔

اسفند کی نظروں میں جذباتوں کے جو تقاضے تھے انہیں سمجھ کر دل نے جلدی سے واش روم کا رخ کیا۔

دل آپ کا یہ شرمانا مجھے پاگل کر دے گا

اسفند نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔دل میں ابھی آپ کو ٹائم دینا چاہتا تھا مگر اس نشے کی وجہ سے میری جو حالت ہو رہی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے مجھے آپ کی

بہت ضرورت ہے۔سوری میری جان

اسفند ساری بات اپنے دماغ میں ہی

سوچ رہا تھا۔

دل سنوں اسفند کی آواز پر واش

روم میں فریش ہونے جاتی ہوئی دل نے

واپس پلٹ کر دیکھا۔جی۔پہلے یہ کپڑے

بدلوں اسفند دل کو طوبا کے کپڑوں میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

مگر یہ کپڑے آپ نے مجھے۔۔پتا ہے میں نے ہی پہننے کو کہا تھا مگر اس وقت میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔اسفند دل کی بات کو کاٹتے ہوئے بولا۔

جی ٹھیک ہے بدل لیتی ہوں کہہ کر دل

اسفند کی کبرڑ سے اسفند کا وائٹ کلر کا ٹراؤزر اور بلیک کلر کی شرٹ لے کر واش روم میں چلی گئی۔

کیا بات ہے میری جان تو ایک رات میں ہی اتنی بدل گئی ہے دل نے جس حق کے ساتھ اسفند کی قبرڑ سے اپنے پہننے کے لیے کپڑے نکالے تھے۔

اسفند کو بہت اچھا لگا اسفند یہی تو چاہتا تھا کہ دل اسفند پر اپنا حق جتائے اس کی چیز وپر حق جتائے۔میری جان جس حق سے میرے کبرڑے سے میرے کپڑے پہننے کے لیے لے کر گئی ہو۔

اسی طرح سے مجھے بھی خود پر حق

دو کہ میں بھی آپ کے اس نازک

سے وجود سے اپنے سارے حق وصول

کر و دل مجھے اپنے نازک سے وجود میں اوتار لو دل پلیز مجھے اپنالو

مجھے تماری بہت ضرورت ہے۔

اسفند بیڈ پر اکیلا لیٹا ہی منہ میں بڑ بڑا رہا تھا۔

اسفند اپنے جسم میں پھیلے (ڈر گز)

کی وجہ سے اپنے منہ توڑ جز باتوں

نہیں روک پارہا تھا۔

اسفند آج ساری حدیں توڑ کر

دل کے نزدیک سے نزدیک تر جانا چاہتا تھا دل اس سب سے بے خبر واش روم میں فریش ہونے گئی تھی دل تو اسفند کے کس کرنے سے ہی اتنا شرمائی ہوئی تھی

اسے کیا پتہ تھا، کہ اسفند دل میں کیا کیا ارمان لیے بیٹھا ہے۔ میری جان

مجھے پتا ہے کہ ایج کے حساب سے ابھی

آپ مجھے سہنے کے قابل نہیں ہو۔

مگر دل مجھے اس وقت تمارے وجود کی بہت ضرورت ہے آپ بہت نازک ہو کانچ کی گڑیا۔

مگر میرا وعدہ ہے کہ میں آپ کو اتنی

محبت اور نرمی کے ساتھ خد میں شامل کروں گا کہ محبت کو بھی میری محبت پر رشک آئے گا۔

تم پر اپنا عشق کچھ اس طرح

سے نچھاور کروں گا کہ اگر آپ ٹائیگر

کے قربت کی شدتوں سے بکھرنے لگو گی۔تو اسفند آپ کو اپنی محبت کی

آغوش لے کر سمیٹ لے گا۔اپنی معصوم

اور نزک سی جان کو بکھرنے نہیں دے گا۔اسفند بیڈ پہ لیٹ کر آنکھوں کو

بند

کیے ہوئے اپنا دماغ ایک ہی جگہ پر

ٹکائے ہوئے تھا۔

دل اسفند سے محبت کرنے لگی تھی

اسفند کو یہ بات اسے اندر سے سکون

دے رہی تھی۔اگر مجھے پتا ہوتا کے میری جان آپ لیے اتنی قیمتی ہے تو میں

پہلے

ہی خد کو گولی مروا لیتا اسفند کو گولی لگنے کے بعد اسفند دل کے بدلے ہوئے

رویے کو دیکھ کر بہت خوش تھا۔

دل جب واش روم سے نکلی تو اسفند
بہت بے چین سا ہو کر بیڈ پر کروٹیں
لے رہاں تھا۔

اسفند آپ کو کیا ہو رہا ہے کیوں آپ اتنے بے چین ہو رہے ہیں۔میں آپ
کا سر دبا دوں یا کوئی دوا لا کر دوں جس سے
آپ کو سکون مل جائے۔

دل اسفند کی حالت دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔میری دوا آپ ہو
دل۔اسفند کی آنکھوں میں نیند کی خماری سے پڑنے والے لال ڈورے اس
کی نشیلی آنکھوں کو اور بھی دلکش بنا رہیں تھے۔

اس پر بخار سے تپتا ہوا مغرور چہرا اس بھری بھری اسٹیلش داڑی۔کچھ کل

کے نشے کا اثر۔ماتھے پہ بکھرے ڈارک براؤن بے ترتیب بال اسفند اس

حالت

میں بھی جاذب نظر لگ رہا تھا۔

دل۔۔۔آپ بتائیں تو سہی آپ کو کیا چاہیے۔

اسفند۔۔آپ۔

دل۔۔۔۔جی میں سمجھ نہیں۔

اسفند۔۔۔۔دل مجھے اپنے پاس چاہی ہو۔

دل۔۔۔۔اسفند میں آپ کے پاس ہی تو ہوں اس کے پاس بیڈ پر بیٹھے

ہوئے

بولی۔

اسفند۔۔۔۔مگر مجھے آپ بہت زیادہ پاس چاہیے ہو۔

دل۔۔۔۔اور کتنا پاس دل جو پہلے

ہی اسفند کے بہت قریب بیٹھی ہوئی تھی

وہ اسد بات سمجھ نہیں پائی تھی۔

اتنی پاس کے آپکی سانسیں میری سانسوں

سے ٹکرائے اور اتنی پاس کے آپ کی اور میری دھڑکنے ایک محسوس ہو۔

اسفند دل کی گود میں سر رکھ کر

دھیمے دھیمے سے بول رہا تھا۔پہلے

آپ اٹھے میں آپ لیے کے لی فروٹ

اور جوس لے آتی ہوں۔کھا کر آپ دوا

لے مگر میری دوا آپ ہو دل۔اسفند

آپ میری اتنی سی بات نہیں مان سکتے۔

آپ میری اتنی سی بات نہیں مان سکتے دل اسفند کے بالوں کو پیار سے

سہالتے ہوئے بولی۔دل اسفند کا دھیان

بٹانا چاہتی تھی۔جان بھی دے سکتا ہوں مانگ کر تو دیکھو اسفند کی جان ۔

آپ کی جان میرے لیے بہت قیمتی ہے۔

اسفند آپ میرے لیے میرے اللہ کا دیا

حسین تحفہ ہو آپ میری کسی نیکی کا

صلہ ہو۔آپ نے میرے زندگی میں اس کم وقت میں کیا اہمیت رکھتے ہو۔

میں

لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔

16

اس لیے دوبارہ ایسا مت بولیے گا۔ جو حکم میرے دل پر راج کرنے والی

میرے اس پتھر دل کو موم بنانے والی میرے دل کی ملکہ۔

دل کو اب پتا تھا کہ اسفند ڈرنک نہیں کرتا ورنہ اس وقت جس انداز سے

اسفند باتیں کر رہا تھا ۔

دل اب تک یہ سوال کر چکی ہوتی کہ کیا

آپ نے نشہ کیا ہوا ہے۔

دل اگر میں آپ کے لیے اتنا ہی بیش

قیمتی ہوں تو پلیز دل آج اپنے آپ

کو پوری طرح سے مجھے سونپ دوں۔

دل میں بہت تکلیف میں ہوں مجھے سمیٹ لو تمھارا اسفند اندر سے ٹوٹ رہا ہے۔

اسفند ایک بار آپ جوس پیکر دوائی لے لیں۔دل کے اندر جو ڈر اس کے منگیتر علی نے دل کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر کے ڈالا تھا۔

دل چاہ کر بھی اس ڈر کو دور نہیں کر پا رہی تھی۔۔

دل سمجھ رہی تھی کہ اسفند کیا چاہتا ہیں

دل اتنی ناسمجھ بھی نہیں تھی ۔دل کو پتا تھا کہ اسفند پوری طرح سے پانا چاہتا ہے۔

جو اس کا جائز حق بھی تھا۔

دل اسفند کو اس حق سے محروم رکھ

کر خود بھی گناہ گار ہو رہی تھی۔اسے اس بات کا احساس تھا۔

چلو بناؤ میرے لیے جوس میں فریش

ہو کر آتا ہوں اسفند دل کو افسردہ

دیکھ کر بولا۔

دل نے اسفند کے لیے اورنج جوس بنا کر

ساتھ میں سیب کے سالائز کاٹ رہی تھی۔

جب اسفند نے کیچن میں آیا اور آکر دل

کے پیچھے کرڑھا ہو کر دل کو اپنی باہوں

کے گھیرے میں لے لیا۔اور دل کے بالوں کو شولڈر سے ہٹاتے ہوئے

شرٹ کے کالر کو ہاتھ سے پیچھے کر کے

(دل کی گردن پر لو بائٹ کی

اسفند (دل نے گبھرائی ہوئی

آواز سے پکارا (بولو اسفند کی جان۔

مجھے فروٹ کاٹنے دے۔

اسفند کے اچانک سے قریب آنے سے

دل کے پورے جسم میں بجلی سی

دوڑ گئی۔ تو کاٹو منا کس نے کیا ہے

آپ اگر ایسے کرتے رہیں تو مجھ سے

نہیں ہو گا۔ دل نے شرم سے منمنا کر بولا

میں تو ایسا ہی کروں گا۔ اب اگر آپ

مجھے جوس پلا کر دوا دینا چاہتی ہو

تو چپ چاپ سے اپنا کام کرو۔

اور مجھے بھی کرنے دو اسفند کو پتا تھا

دل اس وقت ہر قیمت پر اسے جوس پلا کر دوا ضرور دے گی۔

اسی بات کا اسفند بھرپور فائدہ اوٹھا رہا تھا۔اسفند دل کی پشت پر اپنا سینہ لگا کر

دونوں ہاتھ دل کے پیٹ پر باندھے ہوئے دل کے پیچھے کھڑا تھا۔اور اپنی

ٹھوڑی

دل کے کاندھے پر ٹکا کر اپنی چیکس

کو بار بار دل کی چیکس پر رب

کر رہا تھا۔

دل بیچاری ایک سیب کو پچھلے دس منٹ سے کاٹ رہی تھی۔ مگر اسفند کے

تنگ کرنے کی وجہ سے نروس ہو کر چھری اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی۔

آپ چلیے ٹیبل پر سیب کٹ گیا ہے۔میں لے کر آتی ہوں۔

دل نے آخر کار سیب کو کھاٹ ہی لیا

اس سیب کے بچے کو تو میں دیکھ لوں گا

اتنی جلدی کٹنے کی کیا ضرورت تھی

اسفند سیب کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

یہ میں لے کر جاتا ہوں آپ کھانا نکالو۔

اسفند جوس اور فروٹ لے کر ٹیبل پر

بیٹھا ہوا کب سے دل کا انتظار کر رہا تھا

مگر دل کھانا مائیکرو میں گرم کر کے ڈش

میں نکالنے کے بعد بھی کچن میں ہی کھڑی ہوئی تھی ۔

اسفند کے ارادے دل کو صاف سمجھ

میں آرہیں تھے دل اپنے اندر ہمت اکٹھی کر رہی تھی۔اسفند جو سکون دل

سے چاہتا

تھا دل بھی اسے وہ سکون دینا چاہتی تھی مگر وہ اپنے اندر کے ڈر سے جو نچ

رہی تھی۔دل پلیز یار آجاؤ یا مجھے اٹھا کر لانا پڑے گا۔

اسفند کی طبیعت اب بھی ٹھیک نہیں تھی مگر وہ چاہتا تھا کہ دل پریشان نہ ہو

اس وجہ سے نورمل میں فیل کروا رہا تھا۔

اسفند سے زیادہ دیر ٹیبل پر بیٹھا نہیں

جا رہا تھا۔ وہ جوس اور فروٹ کے

لیے بھی دل کی وجہ سے مانا تھا۔

کیونکہ اسے پتا تھا کے اگر وہ ٹیبل

پر بیٹھ کر اس پر نظر نہیں رکھے گا۔

تو وہ اچھے سے کھانا نہیں کھائے گی۔

آخر کار دل چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی

ہوئی کھانا ٹرے میں سجا کر ٹیبل

پر لے کر آگئی۔ اور ایک کرسی چھوڑ کر اسفند سے دور بیٹھ گئی۔

ادھر میرے پاس آ کر بیٹھو دل اسفند کو دل کا یوں اس سے دور ایک کرسی

چھوڑ کر بیٹھنا اچھا نہیں لگا۔

میں یہاں پر ٹھیک ہوں میں نے آپ ک رائے نہیں پوچھی دل اسفند

کے چہرے پر سرد تاثرات ظاہر ہونے لگے۔

دل کو اس کے اندر کی گھبراہٹ اسفند

تک آنے نہیں دے رہی تھی۔ دل

کے پاس نہ آنے پر اسفند جھٹکے سے اپنی

کرسی سے اٹھا اور جا کر دل کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

اور دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے

اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ آہ آہ دل کو تو لگا کے اسفند نے جس جھٹکے سے

اسے اٹھایا ہے اس کمر کی توریڈ کی ہڈی ہی ٹوٹ جائے گئ۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں دل اس

اچانک ہوئی آفات سے گھبرا کر بولی۔

دل آپ میرا ضبط کیوں آزماتی ہو۔

اسفند سرد لہجے میں بولا۔میرے پاس

والی کرسی پر آکر بیٹھنے میں آپ کو کیا دقت دی تھی۔

اسفند اپنے غصے کو دباتے ہوئے بولا۔

سہ سوری اب بیٹھ جاتی ہوں دل اسفند کی باہوں کے دائرے سے نکلنا چاہتی

تھی۔

نہیں میری جان اب آپ کو مشقت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب آپ

کی سزا یہی ہے کہ میری گود میں بیٹھ کر خود بھی کھانا کھائے اور مجھے بھی

جوس پلائے۔

رائٹ نو۔ایسے مجھ سے نہیں پلا یا جائے گا۔دل من منمنائی۔دل آپ کیا

چاہتی ہو میں آپ کے لیے اس سے بھی زیادہ

کڑی سچویشن کھڑی کر دوں۔اسفند

کا انداز کچھ اس طرح کا تھا کہ دل نے

گھبرا کر جلدی سے سیب کا ٹکڑا اٹھایا اور اسفند کے منہ میں ڈال دیا۔

دل کی سپیڈ کو دیکھ کر اسفند کے

انابی ہونٹو تلے مسکراہٹ ابھری جسے

اسفند نے اپنے دانتوں سے ہونٹ کے کنارے سے دبا کر روک لیا۔

دل مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی آپ

میری نزدیکوں سے اتنا ڈرتی کیوں ہو میں کوئی جن ہوں جو آپ کھا جاؤں

گا۔

یا آپ کو میرے پیار پر اور مجھ پر اعتبار

نہیں ہے دل کیا چھپا ہے آپ دل کے میں اسفند نے دل کی گھبراہٹ کو

دیکھ کر ایک ہی سانس میں بہت سارے سوال کر دیے۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ بولتے ہوئے

دل کی آنکھوں میں اسفند کو کھونے کا ڈر صاف نظر آرہا تھا۔

جسے ٹائیگر کی تیز نظرے دیکھ چکی

تھی۔دل آپ کے اس ڈر کا عاج بھی میری قربت ہی ہے جس سے آپ

دور بھاگنے کی کوشش کررہی ہو۔

جوس پلاؤ مجھے دل نے جلدی سے

جوس کا گلاس اٹھا کر اسفند کے

آگے کیا جسے اسفند نے اپنے ہاتھ سے

پکڑ کر دل کے خشک ہوتے ہوئے

ہونٹوں کو لگا یا دیا۔

اسفند کے سوالوں سے دل کے خشک

ہوتے ہوئے ہونٹوں کو اسفند دیکھ

چکا تھا۔دل کو سچ میں اس وقت پانی

یا کسی لیکوڈ کی ضرورت تھی۔

اس لیے بنا کچھ بولے جلدی سے آدھا گلاس جوس دل نے اپنے گلے میں

انڈیل لیا۔

اب مجھے پلاؤ اسفند کے کہنے پر دل نے

جب اور جوس ڈال کر جلدی سے گلاس

اسفند کے منہ کے آگے کر دیا جسے

اسفند نے پکڑ کر واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔

دل نے نہ سمجھی والی نظروں سے اسفند کو دیکھا اسے اسفند کے جوس ٹیبل پر

واپس رکھنے کی وجہ دل کو سمجھ میں نہیں آئی۔

مجھے رزق کا ویسٹ ہونا بالکل پسند نہیں ہے (مطلب) میں سمجھی نہیں

تو کوئی بات نہیں میں سمجھا دیتا ہوں۔

اسفند کی نظر دل کے جوس سے

گیلے ہونٹوں پر تھی اس سے پہلے کے

دل اور کوئی سوال کرتی اسفند دل کے کی گردن پر دباؤ دے کر اس کے

چہرے کو اپنے چہرے پر جھکا کر دل کے ہونٹوں پر لگے ہوئے جوس

کو ویسٹ ہونے سے بچانے کی کوشش میں لگ گیا۔

اسفند اتنا مدہوش ہو کر یہ سب کر رہا

تھا کہ دل کی اکھڑی ہوئی سانسیں بھی

اسفند کو محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

دل کی سانس رکنے لگی۔تو اس نے اپنے ہاتھوں سے اسفند کو پورے زور

سے پیچھے دھکیل کر آنکھیں بند کیے اپنی سانس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر

نے لگی۔

دل غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے دل۔

اب بول کفارہ کیا ہو گا کیا ہو گا۔

اسفند اپنے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے

مسکرا کر سونگ کے دو بول اپنی رومنٹک سی آواز میں گنگنایا تھا۔

دل اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ وہ کسی

بھی طرح سے اسفند کی گرفت سے نکلنا چاہتی تھی۔

اسفند کا یوں دل کو اپنی گود میں بٹھا کر

اپنی رومینٹک سی آواز میں سونگ گنگنا دل کو لگ رہا تھا کہ اس دل جس

رفتار سے دھڑک رہا ہے۔آج تو وہ باہر آ کر ہی دم لے اسفند اور دل کی جو

حالت تھی

کھانا تو ان دونوں سے نہیں کھایا جا رہا تھا۔سچویشن کو دیکھتے ہوئے اسفند نے

دل کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور گڑیا کی طرح لا کر بیڈ پر آرام سے بٹھا دیا۔

اور خود سائیڈ ٹیبل پے رکھی ہوئی دوا کو اٹھاتے ہوئے جگ سے گلاس میں

پانی کو انڈیل کر ٹیبلٹ منہ میں رکھ لی اور پانی پی کر گلاس ٹیبل پر رکھ

دیا۔واپس آؤ دل ورنہ آج قسم سے میں آپ کی جان لے لوں گا۔دل جو
اسفند کو بے خبر سمجھ کر
آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر روم سے باہر جارہی تھی۔
دل اسفند کی آواز سے رک تو گئی مگر وہی دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑی
ہوئی تھی۔واپس آؤ بیڈ پر اسفند جو ریموٹ کنڑول سے ٹیپ ریکارڈر
پر ایک رومینٹک
سونگ پلے کر کے دل کی طرف قدم بڑھانے لگا۔اسفند کہ قدم اپنی
طرف بڑھتے دیکھ کر دل بچوں کی طرح بھاگ کر بیڈ کی دوسری طرف جا
کر کھڑی ہو گئی،اسفند کو دل کی اس حرکت پہ ہنسی آگئی ۔دل اب آپ
مجھے اپنے پیچھے اس طرح سے بھگائیں گی۔
ہاں تو مت بھاگے سو جائے آرام ویسے
بھی آپ کی تبعیت ٹھیک نہیں۔آرام
تو مجھے آپ کے پاس آنے سے

ہی ملے گا میری جان۔اس لیے آپ مجھے بھگانا بند کرے۔اور میرے پاس آئے

یہ ہم نے سوچ رکھا تھا کہ۔

کہ محبت نہ کریں گے ہم۔

اسفند ٹیپ ریکارڈر پر چلتے سونگ کے

ساتھ ساتھ خود بھی اپنی رومینٹک سی آواز میں سونگ گنگناتا ہوا دل کی

طرف قدم بڑا رہا تھا۔اسفند کے بھڑتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر دل

کی ہتھیلیوں میں پسینہ آنے لگا۔

کسی کو دل نہیں دیں گے۔

کسی پر نہ مریں گے ہم۔

اسفند نے دل کو کمر سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اپنے بے حد قریب کر لیا۔

تمھاری مست آنکھوں نے

یہ کیسا حال کر ڈالا۔

اسفنددل کی آنکھوں پر باری باری اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے گنگنایا۔

یہ دل چیز کیا جانا ہے۔

مانگ لوگے تو جان دینگے ہم

اسفند کی آنکھوں میں دل کو حاصل کرنے

کااور اپنی محبت کو پوری طرح سے پانے کا جنون صاف نظر آرہا تھا۔

جن کو دیکھ کردل نے جلدی سے اپنی آنکھیں میچ کر بند کرلی۔دل

اپنی آنکھیں کھولو اور مجھے محسوس کرو۔میں اپنی اس حسین رات کو ہمیشہ

آپ کی آنکھوں میں قید دیکھنا چاہتا ہوں۔نہیں مجھے بہت شرم آرہی ہے

اسفند کی بڑھتی ہوئی نزدیکوں کو دیکھ دل کو اپنے ہاتھ پیر سن ہوتے

محسوس ہورہے تھے۔(۔ہاہاہا)

اسفند کا جاندار قہقہا روم میں گونجا تھا

دل آج آپ کی شرم یا مزاحمت اس رات کو ٹال نہیں سکتی۔اس بات کو

سمجھو

میرا باغی دل اس وقت میرے بس میں

نہیں ہیں۔اسفند دل کے کانوں کے لو پر ہلکا سا دانتوں کا دباؤ دے کر

بولا جس سے دل کی ہلکی سسکی نکلی۔

پلٹ کر عشق کی گلیوں

سے جانا ہے بڑا مشکل

دل غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے دل

اسفند دل کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال کر اپنے منہ توڑ

عشق کے تقاضوں کو سمجھانے والے انداز سے گنگنایا

دل غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے دل۔

اپ بول ہمارا کیا ہو گا

بول ہمارا ہمارا کیا ہو گا

دل کو گھوما کر اس کی پشت پر اپنا

سینہ لگا کر اپنی ٹھوڑی کو اس کے

کاندھے پر ٹکا کر گنگنایا۔

خاموشیاں سنتے کب

تک رہیں گے ہم

موقع ہے ہونٹوں

سے آج کچھ تو کہو

دل کے نازک گلاب کی پتیوں کے جیسے ہونٹوں کو اپنی انگلیوں سی چھوءتے

ہوئے بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر گنگنایا تھا۔

بڑی مختصر سی ہے

یہ زندگی یارا

ذرا پاس آجاؤ یوں

سوچتے نہ رہو۔

دل نے اس وقت اسفند کی شرٹ پہن

رکھی تھی اسفند نے دل کی شرٹ

کے دو بٹنوں کو آہستہ سے کھول دیا۔

اسفند کی اس حرکت کرنے کی وجہ سے

دل نے گبھر ہٹ اور شرم کی ملی

جلی کیفیت سے اسفند کے ہاتھوں جو

اس نے دل کے پیٹ پر باندھے ہوئے تھے زور سے ہٹاتے ہوئے راہیں

فرار ڈھونڈنے لگی مگر اسفند نے اسے اپنی باہوں میں اوٹھا کر اس کا ارادانکام

بنادیا۔

دل کے اندر کا ڈر اس کی آنکھوں سے

آنسوں بن کر بہنے لگا تھا۔دل آج میں

ہمیشہ کے لیے میں آپ کا ڈر ختم کر دینا چاہتا ہوں۔

اسفند نے دل کو آرام سے بیڈ پر لیٹا دیا

اور خود دل کے چہرے پر جھکنے لگا دل نے گبھرا کر اسفند کو پیچھے کی طرف دکھیل کر خود کروٹ بدل لی۔

اسفند کو اس وقت دل کا یوں کرنا بہت

برا لگا اور وہ اوٹھ کر بیڈ سے نیچے کھڑا ہو گیا،اسفند شہریار پیار میں زبردستی کا قائل نہیں تھا۔دل یہ سب نہیں کرنا چاہتی تھی یہ سب اسکے اندر کے ڈرنے اس کروادیا تھا۔

جس کا احساس ہوتے ہی دل نے جلدی

سے اسفند کا ہاتھ تھام لیا۔اور روتی ہوئی آنکھوں سے نفی میں سر کو ہلایا۔

اسفند دل کو یوں درد سے روتا دیکھ کر تڑپ سا گیا۔

دل آپ کیوں خود کو اور مجھے ایک دوسرے کے لیے تڑپا رہی ہو۔

اسفند کو پتا تھا کہ دل اس سے محبت

کرتی ہے اس کے پاس آنا چاہتی ہے۔

مگر دل کی پچھلی زندگی میں کچھ ایسا ضرور ہوا تھا۔ جس کا ڈر اسے میرے پاس آنے نہیں دیتا تھا۔

اتنے میں روم میں بجتے سونگ اگلا بول شروع ہو گیا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے گلوکار اسفند کے دل کی باتیں شاعری میں بتا رہا ہو۔

تم اپنا لو یا ٹھکرا دو
تمہیں حق فیصلے کا ہے۔

دل نے اب بھی اسفند کا ہاتھ تھام رکھا تھا

اور اسفند بیڈ سے نیچے کھڑا دل کی آنکھوں میں دیکھ کر جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ دل اس وقت کیا چاہتی ہے۔

دل اب بھی بیڈ پر لیٹی ہوئی اسفند کا
ہاتھ تھامے ہوئے بھیگی پلکوں سے اسفند کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہمیں کیا پوچھتے ہو تم

ہمارے ہاتھ میں کیا ہے

کہ ہم تو کر چکے جانا۔

تمہیں ہر سانس میں شامل۔

سونگ کے اس بول پر اسفند نے اپنی

آنکھوں کو آہستہ سے بند کر کے کھولا جیسے کہنا چاہتا ہو کے یے میرے

دل کے جزبات ہے۔

دل غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے دل

اب بول کفارہ کیا ہو گا

کے پہلے پہلے ہو گئی

ہم سے دیدار کی غلطی

پھر کر بیٹھے ہم بہت

زیادہ پیار کی غلطی

ہمیں ضد تھی تمہارے

عشق میں ہم قید سے ہو جائیں

کہ تم پہ مر مٹے یہ دل

نے کی آخری بار کی غلطی۔

یہاں عاشق کوئی ہم سا

کہاں اور کہاتم سا کوئی قاتل

دل غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے دل

دل غلطی کر بیٹھا ہے

اب بول ہمارا کیا ہو گا

ہمارا بول ہمارا کیا ہو گا

غلطی کر بیٹھا ہے

غلطی کر بیٹھا ہے

سونگ ختم ہونے جارہا تھا مگر ایسے

لگ رہا تھا جیسے گلوکار نے اسفند کے

دل کی ساری باتے بیان کر دی ہو۔

اسفند نے سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھا

کر ٹیپ ریکارڈ کو بند کر دیا اسفند

کو دور ہوتا دیکھ کر دل جلدی سے

بیڈ سے نیچے اتر کر اسفند کے سینے

سے جا لگی۔

دل اب میں اس کیا مطلب سمجھوں کیا

آپ میرے صبر کو آزمارہی ہو۔یا

خود سے میری قربت میں آنے کو تیار ہو۔

دل میں پیار میں زبردستی کا کائل نہیں ہوں اگر آپ کو اور وقت چاہیے تو

ٹھیک ہے جاؤ جا کر سو جاؤ۔ سوری۔ سوری مت بولو دل سو جاؤ۔۔ مجھے نہیں

سونا کہہ کر دل اسفند کی کمر پر اپنے ہاتھ باندھے سر

اسفند کے سینے میں چھپا کر رو دی۔

دل کے آنسوں سے اسفند کی شرٹ

بھیگنے لگی۔ اسفند نے دل کو اپنی باہو

کے گھیرے میں لے لیا۔ دل جب تک آپ مجھے اپنی پریشانی بتاؤ گی نہیں،

میں آپ کا ڈر کیسے ختم کروں گا

دل بولو کیا ڈر ہے جو آپ میرے کو میرے نزدیک نہیں آنے دیتا۔ مجھے بتاؤ

میری جان میں ختم کر دوں گا (اسفند)

سن رہا ہوں اسفند کی جان دل نے

اسفند کے سینے سے سر کو اوٹھا کر اسفند کی آنکھوں میں دیکھ کر اسفند کا نام

بڑی محبت سے لیا۔

اسفند میں آپ سے بہت پیار کرنے لگی ہوں۔جب آپ کو گولی لگی تھی مجھے اس وقت احساس ہوا کہ آپ میرے لیے کتنے خاص ہے۔

آپ میرے لیے اتنے خاص کب اور کیسے ہو گئے مجھے خود بھی پتا نہیں چلا۔اسفند کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ صاف صاف الفاظ میں اسفند شہریار سے محبت کا اعلان کر رہی تھی۔

آپ مجھ سے وعدہ کرے کے آپ کبھی

بھی مجھے خد سے دور نہیں کرے گے

کرنا ورنہ میں میں مر جاؤں گی۔

دل ہچکیوں سے روتی ہوئی آواز سے ٹک اٹک کر بول رہی تھی۔ ششششششش

رونا بند کرو دل میری جان ہو آپ کیوں یہ سب سوچ کر خود کو اور مجھے تکلیف دیتی ہو

دل صرف ایک بار خود کو میری پناہوں

میں پوری طرح سے سونپ کر تو دیکھو

دل قسم سے آپ کے سارے ڈر اور فضول کے وسوسے ختم ہو جائے گے۔
میری طرف ایک قدم بڑا کر تو دیکھو میں آپ تھام لوں گا۔ اور کبھی گرنے
نہیں دوں گا یہ وعدہ ہے اسفند شہریار کا آپ سے۔ آپ کبھی بھی کسی بھی وجہ
سے مجھے چھوڑیں گے تو نہیں۔ دل آپ نے کبھی کسی کو جان بوجھ کر اپنی
سانسوں کو چھوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔
اسفند اپنی دل کو صرف مرنے کے باد
ہی چھوڑے گا۔ اسفند کی مرنے والی
بات پر دل نے اسفند کے منہ پر ہاتھ
رکھ کر نفی میں سر کو ہلایا۔
آپ مرنے کی باتے نا کیا کریں۔ نہیں
کروں گا کانچ کی گڑیا اب رونا بند کرو۔
اسفند کی اس بات پر دل نے محبت سے
اسفند کا ہاتھ اٹھا کر ہونٹوں سے لگا کر

چوم لیا اور اپنی پلکے جھکالی۔

تو کیا میں یہ مان لوں کہ (مسز اسفند شہریار میری قربت میں اپنی خوشی سے آنے کو تیار ہے۔

اسفند کے سوال پر دل نے نظرے جھکائے ہوئے ہی آہستہ سے ہاں میں سر کو ہلایا۔

دل کی ہاں کو پا کر اسفند کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ تھینک یو سو مچھ میری جان اسفند دل کے چیکس کو چوم کر دل گود میں اوٹھا پورے روم میں گول گول گھوما رہا تھا۔

اسفند مجھے چکر آرہے ہیں مجھے نیچے اتارے پلیز۔ ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور آپ کو چکر بھی آنا شروع ہو گئے ہیں۔

اسفند شرارت سے بول رہا تھا۔اور دل کو بیڈ پر بیٹھا دیا۔اور دل کے پاس بیٹھ کر اپنی خوصورت آواز میں دل کے لیے سونگ گنگناتے ہوئے دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کر لیا۔

مریض عشق ہوں

میں کر دے دوا

ہاتھ رکھ دے

تو دل پہ زرا

اسفند دل کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر

رکھتے ہوئے گنگنایا

طلب ہے تو تو ہے نشہ

غلام ہے دل یہ تیرا

(اسفند نے دل کی گود میں سر کو رکھ کر اپنا چہرہ دل کے پیٹ کے ساتھ لگا دیا

اسفند ششششش پلیز دل مجھے سکون لینے دو مجھے آپ کو محسوس کرنا ہے۔

آجا میری سانسوں میں آ

کھل کے ذرا جی لوں تجھے۔

اسفند نے دل کے پیٹ سے تھوڑی

سی شرٹ کو ہٹا کر اپنے لب دل کے پیٹ پر رکھ دیے۔

اسفند کی اس حرکت سے دل کے

پورے جسم میی کپکپی سی تاری ہو گئ

مریض عشق ہوں میں

کر دے دوا

ہاتھ رکھ دے تو دل پر زرا

اسفند نے گود میں لیٹے ہوئے ہی

دل کی شرٹ کو تھوڑا سا اور اوپر کی

طرف کھسکایا """"اسفند نہیں۔دل نے آہستہ سے مزحمت کی تھی۔

اسفند کو دل کی ہاں کا انتظار تھا اب

اسفنددل کہاسننے والا تھا۔

تجھے میرے رب

نے میں نے ملایا

میں نے تجھے اپنابنایا

اب نہ بچھڑناخدایا

اس نے دل کی طرف منہ کر کے دیکھااور گنگنایا۔

محبت روح کی ہے لازم غذا

ہاتھ رکھ دے تودل پے زرا

اسفند کی آواز میں جادوں تھا۔ جس کے سحر میں دل اس وقت خود کو جکڑا

ہوا محسوس کر رہی تھی۔

اسفنددل کے چہرے کواپنے چہرے کے اوپر جھکاتے ہوئے اسے بڑی محبت

سے دیکھ رہا تھا۔

مانگا تجھے میں نے خدا سے

پایا تجھے تیری ادا سے

چاہا تجھے میں نے وفا سے

مانگا تجھے میں نے دعا سے

کرم حد سے ہے زیادہ مجھ پہ تیرا ہے

ہاتھ رکھ دے تو دل پے زرا

ہاتھ رکھ دے تو دل پے زرا۔

آئی لو یو دل کہتے ہوئے اسفند نے دل کے پیٹ پر بائٹ کیا تو دل کے پورے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔دل اسفند کے بے لگام لبوں کی حرکتوں سے گھبرا کر تھوڑا سا پیچھے ہو گئی۔

اسفند نے دل کی گود سے سر اٹھا کر دل کی جانب مسکرا کر دیکھا۔اٹھ کر دل کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے تکیے پر لیٹا دیا۔وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔وہ

اپنی شرٹ کے ایک ایک کر کے سارے بٹن کھول کر بیڈ دوسری

طرف پھینکتے ہوئے۔دل کے اوپر آگیا وہ گھٹا بن کر دل پر چھا گیا۔

اسفند کو شرٹ لیس دیکھ کر دل

نے اپنے ہاتھ جلدی سے آنکھوں پر رکھ

لیے۔میری چھوئی موئی میری طرف دیکھو۔اسفند قہقاں لگا کر ہنساں تھا۔

نہیں مجھے آپ کو ایسے دیکھ کر بہت شرم آرہی ہے۔تمہاری شرم کی تو ایسی

کی تیسی میں نے کہا میری طرف دیکھو۔

میری جان اگر ہم ایسے ہی شرماتے رہے تو۔ہمارے بے بی کہاں سے آئیں

گے۔

دل کو شرم سے لال ہوتے دیکھ کر اسفند کو بہت مزہ آرہا تھا۔اسفند پلیز میرے ساتھ یہ بے شرمی والی باتیں مت کریں۔دل نے آنکھوں پر پھر سے ہاتھ رکھتے ہوئے ہی بولا۔

میری جان میں اپنی بیوی سے بے شرمی نہ کروتو کس سے کروں۔ویسے بھی میاں اور بیوی میں بے شرمی والی

باتیں ہی ہوتی ہی ہے۔

آپ کو اپنے قریب آنے کی اجازت دے کر غلطی ہوگئی۔آپ ویسے ہی ٹھیک تھے کم سے کم گندی باتیں تو نہیں کرتے تھے۔

جان اب تو آپ نے غلطی کردی ہے۔اب تو کچھ نہیں ہوسکتا۔کہتا ہوا دل کے

چہرے سے اس کے ہاتھوں کو ہٹا کر دل کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ان کو اپنی قید میں لے گیا تھا۔

دل کے نازک اور گلابی لبوں سے نمی کو پوری طرح سے پی کر اپنے من کی پیاس بجھانے کے بعد اسفند جب پیچھے ہوا تو دل کے چہرے پر اپنی کس کے بعد بکھرے حیا کے رنگوں کو بڑے غور سے دیکھنے لگا۔

دل کا چہرہ شرم سے لال اور دھڑکنے
بے ترتیب تھی۔دل اسفند کے نیچے
لیٹی ہوئی ایک چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔
اسفند اتنا لمبا چوڑا جوان تھا اور دل
اس کے مقابلے میں ایک نازک
چھوٹی سی لڑکی۔دل یار آپ کی کس میں کتنا نشہ ہے۔اسفند پلیز ایسی باتیں مت کرے مجھے سچ میں بہت شرم آرہی ہے۔

کرو کرو شرم میرا بچہ آپ کے شرم
کرنے اور گھبرانے سے آپ کو پانے
کا میرا جنون اور بھڑ رہا ہے۔ میری جان میں تو چاہتا ہی یہی ہوں کہ آپ
شرماؤ اور گھبراؤ اور مجھے اور بہکاؤ۔

اسفند کہہ تو سچ ہی رہا تھا دل کے شرمانے سے دل کو پانے کی تمنا اس کے
دل میں اور بھڑک رہی تھی۔
اسفند نے دل کی بیوٹی بون پر اپنے لب
رکھتے ہوئے اپنے دانتوں سے بائٹ کیا۔
آہ آہ ششششششش اسفند کی جان بہت نرمی سے پیش آ رہا ہوں۔ اب اسفند
شہریار کی قربت اتنا برداشت کرنا پڑے گا۔ دل کے لبوں پر انگلی رکھ اس کی
سسکی روکتے ہوئے کہا۔

اسفند کی بے تابیوں سے دل کی سانسیں اکھڑنے لگی۔۔دل کی پھولی ہوئی تیز ہوتی سانسیں اسفند کو اور بہکا رہی تھی۔

اسفند اپنے ہوش ہواس کھو کر دل کو

دیوانہ وار پیار کر رہا تھا۔

وہ دل کی آنکھوں سے گالوں پر اپنا پیار لٹار ہا تھا۔اب اس کی نظر دل کی دھو دیا دل گردن پر تھی۔وہاں پر اپنی محبت لٹارہا تھا۔وہاں پر اپنی محبت کی شدتیں لٹا کر اب اس کا رخ دل کے دل والے مقام پر تھا۔

اسفند نے اپنے دہکتے ہوئے لب دل کے دل والے مقام پر رکھے تو۔

(اسسفند)دل نے سسک کر اسفند کا نام لیا۔

ششششششش کچھ مت کہنادل مجھے محسوس کرو۔ کہتا ہوا دل قریب سے قریب تر کرتا گیا۔اسفند کی شدتوں کو برداشت کرنے کی دل پوری کوشش کر رہی تھی۔آوہ بھی اسفند شہریار کے عشق میں مبتلا ہو چکی تھی۔

مگر دل اسفند کے اندر کے ٹائیگر کو کیسے برداشت کرتی، جو اس وقت اپنی شدتیں

لٹالٹا کر دل کی سانسیں روکنے پر تلا ہوا تھا۔ٹائیگر کو سہنا دل کی نازک جان کہ بس میں نہیں تھا۔

۔اسد کی شدتوں کو برداشت کرتے ہوئے تکیے کے کونے کو ہاتھوں کی مٹھیوں سے میچھے ہوئے سانسیں روکے ہوئے لیٹی تھی۔ٹائیگر کی شدتوں کو سہنے کی پوری کوشش کروں رہی تھی وہ نازک سی جان۔

روم میں صرف اسفند کی تیز سانسوں کی اور دل کی دبھی سی سیسکیوں کی آوز آرہی تھی۔

اسفند یہ مت کرے، نہیں میری جان

اتنی دور آکر اب پلٹنا نا ممکن ہے۔

ٹائیگر دل کی شرٹ کے سارے بٹن

کھول چکا تھا۔

بیوٹی فل ٹائیگر دل کی دلکش خوبصورت بناوٹ کو دیکھتے ئے نظروں کی خماری سے بولا۔

وہ اس پر گھٹا بن برس رہا تھا۔دل کی سسکیاں تیز ہونے لگی تھی۔اسفند جذباتوں کی رو میں بہتا ہی چلا جا رہا تھا۔

۔ٹائیگر کی تھوڑی سی سختی والی قربت

نے دل کو سسکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

جس کا اندازا ہوتے ہی اسفند نے اپنے

نرمی اور پیار والے انداز سے دل پر اپنی محبت کی بارش کی۔

اسفند بڑی محبت اور نرمی سے دل کو خود میں شامل کر رہا تھا۔ مگر وہ الگ بات تھی کے دل کی ایچ اور اس کے نازک وجود کے لیے اسفند کو برداشت کرنا بھی بہت مشکل ہو رہا تھا۔

۔دل کی آنکھوں سے پلکو کی باڑ کو توڑتے ہوئے دو آنسو دل کی گالوں سے بہہ نکلے۔

اور منہ سے ایک سسکیاں نکلنے لگی۔اسفند نے دل کی سسکیوں کو دل کو دبانے کے لیے دل کے لبوں پر اپنے رکھ دیے۔

دل پر اپنی شدتیں لٹا کر اپنے اندر

سکون ہی سکون محسوس کر رہا تھا۔

oooooooooo

دل کی آنکھ اپنے اوپر وزن محسوس

کر کے کھلی۔تو اسفند کو اپنے اوپر

لیٹا ہوا پایا تھا ۔دونوں دیر تک سوتے رہے تھے۔

کیوں کے دل اور اسفند دونو ہی کل رات کو ایک منٹ بھی سو نہیں سکے

تھے۔دل

اسفند سے دور اسفند کی فکر نہیں سو سکی تھی اور اسفند ڈر گز سے پیدا ہونے

والے درد کی کیفیت سے نہیں سو سکا تھا۔اب دونو ایک دوسرے کی قربتیں

پا کر پر سکون

نیند سو رہے تھے۔

بیڈ پر سیدے لیٹے لیٹے دل کی کمر

میں درد بھر گیا۔دل کروٹ لینا

چاہتی تھی۔مگر اسفند پر نظر پڑی

وہ دل کے پیٹ پر اپنا سر رکھ کر

اپنے دونوں بازو بیڈ پر

پھیلا کر پر سکون سو رہا تھا۔

دل کو بے اختیار اسفند پر بہت پیار آیا۔

اسفند بہت مشکل سے سویا تھا۔

اس لئے اس کی نیند نہ خراب نہ ہو اس

لیے دل کمر میں اتنی درد کے باوجود بھی

اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی۔

شام تقریباً ساڑھے چھ بجے کے قریب

اسفند کی آنکھ کھلی تو خود کو دل کے اتنے قریب دیکھ کر اسفند نے نیند کی

خماری سے بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ سمائل پاس کی تھی۔

اسفند کی گالوں پر بہت

گہرے ڈیمپلز نمایاں ہوئے دل کو

اسفند کے ڈمپل اتنے خوبصورت لگتے تھے کہ دل کا ایک پل کے لیے دل

چاہا کہ اپنے ہاتھوں سے چھوءں لے ۔

دل ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسفند نے دل کا ہاتھ پکڑ کر اپنی کال

کے ڈیمپل پر رکھ دیا ۔دل اپنی

چوری پکڑی جانے پر جلدی سے نظروں

کا زاویہ بدل کر اپنے ہاتھ کو پیچھے کو

کھینچا لیا۔

مگر اسفند نے اپنا ہاتھ دل کے ہاتھ اوپر

رکھ کر دل کا اردہ نکام بنا دیا۔

میری جان مجھ سے مت چھپاؤ مجھے

بہت اچھے سے پتہ ہے کہ

آپ نظرے میرے ڈمپلز پر ہے۔

میری طرف سے اجازت ہے آپ چاہو تو کسبھی کر سکتی ہو۔

اسفند شرارتی انداز سے آنکھ ٹیس

کرتے ہوئے بولا۔۔۔ جی نہیں مجھے تو پتا

بھی نہیں ہے کہ آپ کے چیکس پر ڈمپل بھی پڑھتے ہیں۔۔دل صاف

مکر

گئی۔اور اپنی گبھراہٹ کو چھپاتے ہوئے

ہاتھ کو چھڑانے لگی ۔

جسکی وجہ سے دل کی کمر میں پھر

سے درد اٹھنے لگا۔

آہ آففف، کیا ہوا دل۔ میری کمر میں

بہت درد ہو رہا ہے دل کمر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے کراہا رہی تھی۔

سوری جان مجھے اٹھا دیتی اور خود
کمفٹیبل پوزیشن میں سو جاتی۔ دل کو
تکلیف میں دیکھ کر اسفند جلدی دے دل
کے اوپر سے اوٹھ کر دل کی کمر پر لگانے کے لیے جیل لے کر آیا۔

اور دل کی کمر سے شرٹ کو ہٹانے لگا تو
دل نے شرم سے اسفند کا ہاتھ پکڑ
لیا۔
میری جان شرٹ کے اوپر سے جیل نہیں
لگایا جا سکتا۔ اسفند نے دل کے ہاتھ

سے اپنا ہاتھ نرمی سے چھوڑاتے ہوئے پھر سے شرٹ کو ہٹا کر دل کی

نازک دودھ سی

سفید کمر پر جیل لگانے لگا تو دل کو اسفند کے ہاتھوں کی لمس سے دل کے

بدن میں بجلی کی لہر دوڑ گئی۔

دل نے اپنے تاسرات کو چھپانے کے لیے چہرے کو تکیے میں چھپا رکھا

تھا۔۔۔۔جیل تو کب سے لگ گیا تھا۔

مگر اسفند کا ہاتھ اب بھی دل کی

کمر پر اپنی انگلیوں سے بے باکیوں کے

جوہر دیکھا رہا تھا۔

اسفند مجھے درد سے آرام آگیا ہے

دل کافی دیر بعد اسفند کی ہاتھ

کی بڑتی ہوئی گستاخیوں کو دیکھ کر بولی

مگر مجھے درد سے آرام نہیں آیانا۔

کہاں ہے آپ کو درد۔۔۔۔۔۔یہاں پر اسفند

اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔اور اس درد سے آپ کو آرام کیسے آئے گا۔

اسفند کے درد پر دل کو بہت پیار آرہا تھا۔

بس ایک کس سے اسفند دل کو اپنے ساتھ نورمل دیکھ کر جوش سے بولا۔

وہ تو نہیں مل سکتی دل بیڈ سے اوٹھ کر

اپنے بالوں میں کیر چر لگاتے ہوئے نیچے کھڑی ہو گئی۔

کیوں نہیں مل سکتی اسفند بیڈ سے اتر کر دل کے سامنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

کیوں کے مجھے سانس نہیں آتی۔

دل واش روم کی طرف جاتے ہوئے بولی۔دل کے جواب پر اسفند قہقاں لگا ہنساں تھا۔

جان مگر کل تو آپ نے مجھے خود اکسایا تھا ذرا یاد کرو۔

اسفند دل کی کمر کے گرد دونو بازو ڈالے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسفند دل کی کل رات والی بات کر کے چھیڑ رہا تھا۔۔۔جب اسفند کو

گولی لگی تھی۔اوراس کو کھونے دینے کے ڈر سے جو خود سے اسفند کو کس کرنے

والی حرکت کی تھی۔اسفند اسی کو

بات کو دہرا کر تنگ کر رہا تھا۔

اسفند دل پر اپنی نظریں جمائے کھڑا تھا دل شرم کے مارے اسفند کے سینے

میں منہ چھپا گئی۔۔۔ٹھیک ہے اسفند

نے اسے اپنی باہوں میں لے کر گھیرا

اور بھی تنگ کر لیا۔۔۔۔چلو اس رات کی گستاخی ماف۔اب آپ آرام

سے میری بات مان لو تو میں آرام سے کس کروں گا۔

پرومس۔جی نہیں اس وقت آرام سے بھی کس نہیں مل سکتی۔۔رات کو

آپ بہت ساری کسس لے چکے ہیں۔

دل نے صاف ساجواب دے کر اسفند کی

باہو کی قید سے خود کو آزاد کرنے کی

بے جا کوشش کی۔ دل کی اس کوشش

کو اسفند کی مضبوط پکڑ نے

ناکام بنا دیا۔۔

۔ دل میری جان ایسی مشقت نہ کیا کرو۔ ٹائیگر تو اپنے دشمنوں کو اپنی قید

سے رہائی نہیں دیتا آپ تو میری محبت میرا عشق ہو میری جان۔ اس لیے

میری باہوں کی قید سے آپ کو تب تک رہائی نہیں مل سکتی جب تک میں نہ

چاہوں گا۔

دل کے چہرے کو اپنی محبت لٹاتی ہوئی

نظروں سے دیکھ کر انابی لبوں سے مسکرایا۔۔

ٹائیگر اگر مجھے اپنی قید سے رہائی نہیں دے گا۔۔

تو کوئی بات نہیں میرا اسفند تو مجھے

رہائی دلا دے گا۔۔ ۔۔دل اسفند کے پیار پر ناز جتاتی ہوئی ٹائیگر کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔

اچھا جی اتنا یقین ہے آپ کو اپنے اسفند پر۔۔

۔جی ہاں بہت یقین ہے دل اترا کر بولی۔۔۔

لیکن میری جان آپ کے پیار کے معاملے میں اسفند اور ٹائیگر دونو ہی پاگل ہے

--

اور دونوں ہی آپکو اپنی پناہو سے

دور نہیں کرنا چاہیں گے۔۔۔۔۔جی

نہیں میرے اسفند اچھے ہیں۔۔

وہ ٹائیگر کے جیسے بلکل بھی نہیں نہیں۔۔۔

دل اب بھی اسفند کے پیار کو لے کر باضد تھی۔۔۔

دل میری جان آپ کو پتاہیں اس طرح سے ٹائیگر کوری گریٹ کر کے

اسفند کی تعریفوں کے پل باندھ کر آپ

ٹائیگر کو اکسارہی ہو۔،اسفند پر

حاوی ہونے کے لیے۔اگر ایسا ہو گیا تو میری جان آپ کے لیے ہی مشکل کھڑی

ہو جائے گی۔

دل کو اسفند کی آنکھوں میں اس وقت

ٹائیگر کی جلک دیکھائی دے رہی تھی۔

اور یہ مت سوچنا کے ہمیشہ آپ کو اسفند کا نرمی والا پیار ہی ملے گا۔

میری جان خود کو ٹائیگر کے عشق والے

پیار کے لیے تیار کرو ۔ کیونکہ میری جان یہ اسفند کے چاکلیٹی ہیرو والے

پیار سے میرا تو کچھ نہیں بنتا۔

کہتا ہوا دل کے لبوں پر جھک کر پھر سے اس کی نازک پنکھڑیوں کو اپنے لبوں

میں کید کر گیا۔۔دل کو کس

کرنے کا انداز بلکل بھی اسفند والا نہ تھا۔

،

ٹائیگر اپنے من کی پیاس کچھ اس انداز سے بجھا رہا تھا دل کو سانس لینا بھی

دشوار

ہو رہا تھا۔۔۔دل کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ

آنسوں گرنے لگے۔۔۔۔مگر ٹائیگر کے من کی پیاس بجھنے کا نام ہی نہیں

لے رہی تھی۔۔

دل کو سانس نہ آنے پر اسفند پر غصہ

آنے لگا اور اسی غصے میں دل نے

اسفند بازوپر زور سے چٹکی کاٹی
ایک بار کاٹنے پر تو کوئی فرق نہیں
پڑا مگر بار بار کاٹنے سے اسفند کو
ہنسی آگئی۔۔

۔یہ آپ کیا کر رہی ہو جنگلی
بلی اسفند نے دل کی جان کو چھوڑتے ہوئے کہا۔
وہی جو آپ کر رہے تھے جنگلی بلے دل
نے بھیگی پلکوں سے غصے والی
آواز میں تڑاک کر کے جواب دیا۔

ہائے میرے بچے کو غصہ آگیا دل کو

پیار سے گود میں اٹھا کر بیڈ پر لے

جاتے ہوئے اسفند بولا۔

دل کے ہونٹوں پر تو سے تین جگہ پر کٹ لگ گیا۔

جس کی وجہ سے دل کو اپنے ہونٹوں

پر جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔اور

اسفند پر بہت غصہ آ رہا تھا۔۔۔چھوڑیں

مجھے دل اپنی ٹانگوں کو ادھر ادھر بچوں کے طرح چلاتے ہوئے غصے

سے چیخے مار رہی تھی۔

اگر میری جان آپ مجھے آرام سے کس دے دیتی تو یہ سب نہیں ہوتا۔

ٹائیگر کو دل کے ہونٹوں پر لگے کٹ بھی

خوبصورت لگ رہے تھے۔

آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں۔

آپ بہت گندے ہیں دل نے غصے سے کہتے ہوئے تکیہ اٹھا کر اسفند کے سر پر دے مارا۔

جسے ٹائیگر نے بڑی مہارت سے کیچ کر لیا

اگر آپ نے اب میرے ساتھ ایسا کیا تو میں آپ کی جان لے لوں گی۔

میری جان آپ پہلی نظر میں ہی لے چکی ہو۔

چھوڑے مجھے پلیز۔آپ کو کس تو نہیں مل سکتی۔۔

ٹائیگر کو اپنی قربت میں مچلتی ہوئی دل کو دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا تھا۔

میری جان رات کو آپ پاور آف اٹرنی

میرے نام کر چکی ہیں۔۔اس لیے اب تو

سب کچھ میری مرضی کے حساب سے

ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔اوں ں ں ہوں دل بچوں کی طرح۔ چھوڑے مجھے

گندے ٹائیگر۔

میں تو نہیں چھوڑوں گا آپ بلواؤ اپنے

اسفند کو بچالے آپ مجھ سے کہتا ہوا

پھر سے دل کی سانسیں تنگ کر گیا۔۔۔دل ایک بار پھر اسفند کی محبتوں کا

سامنا کرنے کے بعد سو چکی تھی۔کافی دیر کے بعد اسفند نے مسکراتے

ہوئے۔۔دل کی جانب دیکھا تھا۔۔

دل!!!!ہوں ں ں۔۔۔میری جان اٹھنے کا ارادا نہیں ہے۔۔۔دل اپنی خوبصورت گولڈن نائٹ کی صبح اسفند کی قربتوں سے ٹوٹ کر،اسفند کے سینے پر سر رکھ کر گہری نیند میں تھی۔

دل!!!!۔۔۔ہوں ں ں۔اسفند پلیز سونے دے تنگ مت کریں۔اسفند کی جان تنگ تو رات میں نے آپ کو بہت کر لیا ہے۔

اب اگر آپ نہ اٹھی تو میں اور بھی تنگ کر سکتا ہوں۔اس لیے جلدی سے اٹھ جائیں۔ورنہ انجام کی ذمہ دار آپ خود ہو نگی۔

مجھے ابھی اور سونا ہے۔۔سونے تو میں آپ کو نہیں دوں گا۔آپ اٹھ کر میرے لیے چائے بناؤ۔میرا سر بہت بھاری ہے پلللیز۔دل کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

.....رات کو تو آپ کے سر میں ذرا سا بھی درد نہیں ہوا تھا جب آپ

۔۔میں کیا۔۔وہ کہتے کہتے رکی تھی۔کچھ نہیں۔دل کو اپنے ادھورے الفاظ پر شرم آرہی تھی۔

میری جان بتاؤنا کہ رات کو میں نے کیا کیا ہے۔اسفند کا لہجہ شرارتی ہو رہا تھا ۔دل شرما کر اسفند کی سینے میں سر کو چھپائے جارہی تھی۔
وہ اپنے انابی لبوں سے مسکرا کر اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔

میری جان رات کو بھی سر میں درد تھا مگر آپ کی قربت سے وہ درد کہیں غائب ہو گیا تھا۔مگر اب پھر سے ہو رہا ہے۔

اب آپ کی مرضی کہ آپ چائے سے سر درد کو بھگانا چاہتی ہیں۔یا پھر میں رات والی حکمت عملی اپنا کر اپنے درد کا علاج کروں۔

اسفند کے ہاتھوں نے شرارت کی تو دل جلدی سے اس کے سینے سے نکل کر بیڈ سے نیچے اتر گئی۔

چپلیں پہن کر فوراً سے پہلے بنا جواب دیے واش روم میں جا کر گھس گئی تھی ۔کیونکہ رات والی حقمت عملی کو سہنا اس وقت دل کے بس کی بات نہیں تھی۔

دل فریش ہو کر باہر آئی تو اسفند ابھی تک بیڈ پر اپنی بازو پھیلائے ہوئے آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا۔

دل!!!!جی۔۔کہا جا رہی ہو۔۔آپ کے لیے چائے بنانے۔۔۔پہلے واپس آکر مجھے مارننگ کس دو۔روم سے باہر جاتی ہوئی دل کو انگلی کا اشارہ کیا۔

مجھے آپ کی ایسی باتوں سے بہت شرم آتی ہے۔آپ لیٹے رہے یہاں پر اکیلے۔

میں تو جا رہی ہوں چائے بنانے اسفند کی اس بات سے دل شرما اور گھبرا کر دھڑام کر کے دروازہ بند کر کے نکل گئی۔

اسفند ہنستا رہ گیا تھا۔اس کی شرماہٹ اور گھبرانے والی ادا سے۔

اسفند نے کچھ سوچتے ہوئے اپنا موبائل فون اٹھایا اس پر مسکان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

اسفند ان دس سالوں میں ناراض ہونے
کے باوجود کبھی ایک پل کے لیے بھی

اپنی بہن اور پاپا کی حفاظت سے غافل
نہیں ہوا تھا۔

اسفند کیمرے کی آنکھ سے ہر پل اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے ان پر
نظر رکھے ہوئے تھا۔

اور گھر کے باہر ہمیشہ سول یونیفارم میں نارمل گھومتے پھرتے ہوئے، اسفند
کے باڈی گارڈ پل پل کی خبر اسفند تک پہنچاتے رہتے تھے۔

اسے ہر پل کی خبر تھی کہ اس کی بہن کب کیا کر رہی ہے۔ اس وقت بھی
مسکان کو روم میں اکیلے اداس وہ کیمرے کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ مسکان کے
روم کے سامنے لگا ہوا کیمرہ روم کے اندر کا منظر دکھا رہا تھا۔ دروازہ کھلا تھا

اس لیے روم کے اندر کا ماحول صاف دکھائی دے رہا تھا روم کے اندر کیمرہ نہیں تھا۔

وہ اپنی بہن کو فون کر کے اس کے چہرے کی خوشحالی کو بحال کرنے کے لیے بات کرنے لگا۔

وہ دلہن بنی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔بے اختیار اسفند کے منہ سے اپنی بہن کے لیے بہت ساری دعائیں نکلیں۔

میری طرف دیکھو گڑیا۔وہ ناراضگی سے ویڈیو کال پر نظر جھکائے ہوئے اسفند کی طرف نہیں دیکھ رہی تھیں۔آپ میری رخصتی پر کیوں نہیں آئے۔

۔کیونکہ آپ نے بھی پاپا کے ساتھ مل کر مجھے سچ سے اگاہ نہیں کیا۔تو میری پیاری بہن آپ بھی سزا کی مستحق ٹھہری۔

بھائی مجھے پاپا نے کہا تھا کہ ابھی آپ کو نکاح کے بارے میں نہیں بتانا ورنہ آپ ناراض ہو جائیں گے۔مسکان نے شرمندگی سے نظریں نیچے جھکا لی۔

میری طرف دیکھو گڑیا۔اسد کا آپ کا شوہر ہونا میرے لیے قابل فخر بات ہے مسکان بیٹا آپ کو اپنی قسمت پر رشک کرنا چاہیے۔کہ آپ کا ہمسفر ایک بہادر اور
ایماندار شخص ہیں۔

بہادر اتنا ہے کہ اکیلا ہی سولوگوں کا سینہ چیر کر اکیلا اپنا شکار اٹھا کر لا لنے کی

طاقت رکھتا ہے۔

اور ایماندار اتنا کہ آپ اپنے نکاح میں رکھتے ہوئے بھی صرف اور صرف

اپنے دوست کی عزت سمجھا اور ان دس سالوں

میں ہر سال پاکستان آنے کے باوجود

آپ کو ملے بنا صرف دور سے دیکھ کر

واپس چلے آنا۔

اتنا آسان نہیں تھا یہ جگرا تو صرف

اور صرف اسد میر خان میں ہی ہو

سکتا ہے۔۔

ناز کرو مسکان اپنی قسمت پر۔اسفند کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ سچ تھا۔اسد بالکل ایسی ہی شخصیت کا مالک تھا۔بھائی اگر اسد اتنے اچھے ہیں تو پھر اتنے سالوں تک اس نکاح کی وجہ سے آپ ناراض کیوں تھے۔

میرا بچہ میں اسد اور آپ کے نکاح کی وجہ سے ناراض نہیں تھا۔پاپا نے میں مجھے نکاح شامل نہیں کیا۔میں اس لیے ناراض ہوں۔

اگر اب میری بہن کی انویسٹیکیشن ختم ہو گئی ہو۔تو میں اپنی بہن کے ساتھ کچھ پیاری باتیں کر سکتا ہوں اجازت ہے۔

جی جی بھائی بولے۔گڑیا میرے پاس آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔وہ کیا ۔۔مسکان بہت ایکسائٹڈ ہو کر بولی۔

۔آپ کے ایگزام کے بعد آپ کا اور میرا ولیمہ اکٹھا ہو گا۔وہ بھی پاکستان میں ۔ بھائی آپ شادی کرنے والے ہیں۔مسکان
خوشی سے چہکی۔

نہیں شادی تو میں کر چکا ہوں۔کب۔مسکان نے حیرت سے پوچھا۔
بھائی آپ نے شادی کر لی اور ہمیں بتایا تک نہیں۔

گڑیا آپ کو بتا تو دیا ہے۔مگر آپ پاپا کو نہیں بتائیں گے۔اسفند اپنے پاپا سے مسکان اور اسد کے نکاح کو چھپانے کا بدلہ اسطرح سے لینا چاہتا تھا۔اپنی شادی کا نہ بتا کر۔مگر بھائی جب پاپا کو پتہ چلے گا کہ

مجھے آپ کی شادی کا پتہ تھا تو

وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔

۔کیوں سارے سیکرٹ رکھنے کا حق

صرف پاپا کو ہے۔اسفند اپنے پاپا پر تنز کرتے ہوئے بولا۔

گڑیا اگر آپ نے پاپا کو بتایا تو میں آئندہ

دس سال تک پاکستان واپس نہیں آؤں گا

پاپا کو یہ سوچ کر بتانا۔

نہیں بھائی ایسا مت کرنا میں آپ سے

وعدہ کرتی ہوں کہ میں پاپا کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔

اسفند کانشانہ بالکل صحیح جگہ پر لگا تھا۔۔مسکان اسفند کے نہ آنے کا سن کر ڈر گئی تھی۔ اسفند کو پتہ تھا کہ اب وہ پاپا کو چاہ کر نہیں بتائے گی۔

چلیں بھائی بھابھی کو ہی دیکھا دیں ۔ مسکان اپنی بھابی کو دیکھنے کے لیے اوتاولی ہو رہی تھی۔

جی ابھی دیکھاتے ہیں۔آپ کی بھابھی یہ رہی آپ کی بھابھی جو اپنے خوبصورت

ہاتھوں سے اس وقت ہمارے لیے کافی بنا رہی ہیں۔۔

اسفند ایک بازو دل کے کاندھے

پر ٹکا کر دوسرے ہاتھ سے موبائل کا

کیمرہ دل کے آگے کرتے ہوئے بولا۔

السلام علیکم کیسی ہیں بھابھی جان ۔۔ وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں۔۔

کہہ کردل نے سوالیاں نے سولیاں نظروں سے اسفند کی طرف دیکھا۔

مسز اسفند شہریار یہ آپ کی اکلوتی

نند ہے۔اور آپ ان کی اکلوتی بھابھی اسفند نے دونوں کو ایک دوسرے

سے متعارف کروایا۔اسفند نے دل کی سوالیہ نظروں کو

سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

ماشاءاللہ بھائی بھابھی تو بہت خوب

صورت ہیں۔مسکان خوش ہو کر بولی۔آخر چوائس کس ہیں اسفند اترا کر

بولا۔۔۔ یہ تو ہے میرے بھائی کی پسند تو ہمیشہ سے ہی

لاجوب تھی۔۔

گڈ چوئس بھائی میرے لیے

اتنی۔۔۔۔۔خوبصورت بھابھی لانے کے لیے بنا بتائے

شادی کرنے کے لیے بھی معاف کیا۔

آپ کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔اتنی خوب صورت بھابھی کے

صدقے آپ کو معاف کر دیا کیا یاد کریں گے۔

مسکان سچ میں اپنی اتنی خوبصورت اور نازک سے بھابھی کو دیکھ کر بہت

خوش تھی۔

اچھا جی تو آپ اپنی بھابھی کے صدقے مجھے معاف کر رہی ہیں۔۔۔ پھر تو آپ کی بھابھی کو تھینک یو بولنا پڑے گا اسفند کو مسکان کی بات سے شرارت سوجھی۔۔

جی بالکل تھینک یو بولنا چاہیے آپ کو ہماری بھابھی کو مسکان بنا اسفند کی بات کا مطلب کو سمجھے ہوئے بولی۔

بھائی کیا اسد کو آپ کی شادی کا پتہ تھا ۔مسکان نے گہری سوچ سے کہا۔جی بالکل پتا تھا ۔ ویسے بھی میں اس کمینے جیسا نہیں ہوں جو اپنے ہی نکاح میں اپنے بیسٹ فرینڈ کو نہ بلواؤں۔

اسد کے نام پر دل نے چونک کر اسفند کی طرف دیکھا۔مسکان کی شادی اسد کے ساتھ ہو رہی ہے۔اسفند نے دل کی سوالیہ نظروں کو دیکھ کر جواب دیا۔

کیا بات ہے بھابھی جان آپ کو ہم سے
مل کر لگتا ہے کوئی خاص خوشی
نہیں ہوئی ۔دل کو یوں سوچوں میں
گم دیکھ کر مسکان بولی۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

مجھے کبھی آپ کے بارے میں بتایا ہی نہیں گیا تو اس لیے۔
دل نے تنزیہ انداز سے اسفند کی طرف
دیکھ کر کہا دل بیچاری کو تو یہی لگتا تھا کہ شاید اسفند اکیلا ہی ہے۔

اس کا کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔

نہ ہی اسفند نے کبھی دل کو مسکان کے

بارے میں بتایا تھا۔

مائی بیوٹی فل وائف بس مسکان کے

اگزیم تک کا ویٹ کر لو ،اس کے

بعد جا کر پاکستان دھوم دھام سے

ولیمے کے فنکشن میں آپ کو آپ کی

نند اور سسر سے انٹروڈیوس

کرواد وں گا۔۔اوکے۔اسفند نے ایک ہی سانس میں دل کو پوری بات

سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

پلیز یہ گھور گھور کر تنزیہ نظروں

سے مجھے مت دیکھو یار۔اسفند

دل سے مصنوعی ڈرد کھاتے ہوئے بولا

تومسکان کو ہنسی آگئی۔

واہ بھابھی میرے دھاڑنے والے شیر

بھائی کو تو آپ نے ڈرا کرر کھا

ہوا ہے۔مسکان نے مذاق سے کہا

جی نہیں سب ڈرامے کر رہے ہیں

کوئی نہیں ڈرتے ورتے یہ مجھ سے،

دل کو جلدی سے اپنی صفائی میں

بولتے دیکھ کر مسکان اور اسفند

دونوں کی ایک ساتھ ہنسی چھوٹ گئی۔

بی بی جی آپ تیار ہو گئی ہیں۔ بڑے صاحب جی آپ کو نیچے بولا رہے ہے۔
مسکان کے پاپا اس کو رخصتی کے لیے بلا رہے تھے۔

بھائی مجھے پاپا۔ہاں جاؤ میری گڑیا
اللہ تعالی آپ کو اپنی زندگی میں خوش
و خرم رکھے اور اپنے اس کمینے
شوہر کو میرا اسلام کہنا ۔

اسفند نے اپنی بہن کو دعائیں دیتے ہوئے

فون بند کر دیا۔مسکان نوکرانی کے ساتھ نیچے آئی تو اسد پہلے سے ہی گاڑی
کے پاس تیار کھڑا تھا ۔اسد آف وائٹ کاٹن
کے کرتا شلوار میں مبلوس اوپر
بلیک کلر کی واس کوٹ پہنے ہوئے۔
پیروں میں اپنی ٹریڈیشنل پشاوری
چپل پہن کر اپنی پٹھانوں والی
مردانہ وجاہت لیے بہت جاذب نظر
لگ رہا تھا۔

ایک پل کے لیے تو مسکان اپنی
ساری ناراضگی بھول کر اسد پر نظر
ٹکائے یہ بھول گئی تھی کہ اس وقت

وہ وہ اسد سے ناراض ہے۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے

آ کر اپنے پاپا کے پاس کھڑی ہو گئی۔

مسکان کے پاپا اسد کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ماشاءاللہ

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی۔

مسکان کے پاپا نظر جیسے ہی مسکان پر پڑی انہوں نے اپنی لاڑلی بیٹی کے سر پر

ہاتھ رکھ کر بہت سی دعائیں دی۔

ماشاءاللہ اسد کے لبوں سے بے اختیار نکلا مگر اسد کی آواز اسد تک ہی محدود

رہی۔مسکان کے پاپا بہت ہی سادہ مزاج آدمی تھے۔اسد اور مسکان کا نکاح

تو پہلے ہی ہو چکا تھا ۔ انہوں نے کوئی زیادہ تام جھام

فوٹو سیکشن وغیرہ نہیں رکھا تھا۔

اور اسد بھی کچھ اسی طبیعت کا مالک تھا۔

اسد اور مسکان کے پاپا نے یہی ڈسائیڈ کیا
تھا۔ کہ ولیمے کا فنکشن بہت دھوم دھام سے کریں گے۔ تب تک مسکان
بھی پیپرز سے بھی فارغ ہو جائے
گی۔

مسکان کے پاپا بڑی شفقت سے اپنی بیٹی
کو سینے سے لگائے ہوئے کھڑے تھے۔
باپ کے گلے لگتے ہی مسکان روایتی دلہنوں کی طرح رو پڑی۔

رومت بیٹا آپ کون سا کہیں دور جا رہی ہو ویسے بھی ابھی آپ کے اگزیم میں ابھی دو منتھ باقی ہیں۔اس کے بعد آپ رخصت ہو کر دبئ جائیں گی۔

بیٹا خوشی خوشی اپنی نئ زندگی میں قدم رکھو،رو کر اپنے یہ آنسو مت ضائع کرو میرا پیارا اچا۔اور اسد آپ میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا۔جی جی انکل آپ بے فکر رہیں اور آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔

اسد کہتا ہوا مسکان کے پاپا کے گلے مل
کر اجازت لیتے ہوئے،ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔
مسکان دلہن کے روپ میں اتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔
کہ اسد کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھی۔

ایک بار میرے ہاتھ تو آنے تو دیجیے اتنا

خیال رکھوں گا آپ کی بیٹی کا ایک

سیکنڈ کے لیے بھی خود سے دور نہیں

کروں گا۔

اسد مسکان کو دیکھ کر سوچ رہا تھا۔وہ اپنے انابی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔شہر یار صاحب نے مسکان کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے،گاڑی کا فرنٹ سیٹ والا دروازہ کھول کر مسکان کو گاڑی کے اندر بٹھا دیا۔

۔چلو اسد بیٹا اب آپ لوگ روانہ ہو ۔

۔اچھا ہوتا اگر آپ ڈرائیور کو ساتھ

لے جاتے تو۔ نہیں انکل ڈرائیور کی

ضرورت نہیں ۔

اسد مسکان کے ساتھ ہر پل کو بہت

صورت بنانا چاہتا تھا۔اسی لیے تو

اسد نے مسکان کے پاپا اور بھائی

دونوں کے کہنے کے باوجود بھی ڈرائیور

کو ساتھ میں لے جانے سے منع کر دیا۔

پرنسس بہت خوب صورت لگ رہی ہو۔گاڑی جیسے ہی شہر یار ہاؤس کے

باہر نکلی اسد نے اپنی بڑی محبت کے ساتھ اپنی شریک حیات کو سر سے پیر

تک دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر اپنی بات پر مسکان کا کوئی رد

عمل نہیں پایا۔آپ ناراض ہو۔

اسد نے مسکان کے سوجے ہوئے

منہ کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔

نہیں مسکان نے اسفند کی طرف دیکھے بنا نفی میں سر کو ہلایا ۔۔تو پھر یہ بات

میری طرف دیکھ کر بولو کے آپ ناراض نہیں ہو۔

ہوں ں ں ں مطلب کے میری بیوی مجھ

سے ناراض ہے۔مسکان کے نہ دیکھنے پر اسد اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں

سے دباتے

ہوئے سائیڈ مرر سے باہر روڑ پر دیکھ رہا تھا۔

اسد نے مہندی سے رچایا ہوا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک محبت بھری نظر ڈالی۔

اسد کے ہاتھ پکڑنے سے مسکان کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ہاں جی اب بتایئے کہ آپ ناراض کیوں ہیں۔

آپ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہیں تھے۔میں نے آپ کو کتنے فون کیے اور وائس میسج بھی بھیجا تھا۔
مگر آپ نے سین کر کے بھی مجھے رپلائی نہیں دیا۔

میری بیوی کو میری یاد آرہی تھی ۔اسد مسکان کے ہاتھ کو اپنے ہونٹو سے لگاتے ہوئے شرارت سے بولا۔

تو مسکان نے شرما کر منہ کا رخ بدل لیا

اور گاڑی کے مرل سے باہر کی طرف

دیکھنے لگی ۔

پرنس مجھ سے رخ مت پھیر و ورنہ جتنا آپ مجھے اپنے دیدار کے

لیے تڑپاؤ گی میں اتنا ہی آپ کی جان کو ہلکان کروں گا۔

اسد نے دھمکی آویز انداز سے کہا تو

مسکان اپنا منہ سیدھا کر کے بیٹھ

گئی۔ مسکان اسد کے رات والے رویے

سے بہت ڈر گئی تھی۔

مسکان کو ایک بات تو صاف صاف
اسد کے بارے میں سمجھ آگئی تھی۔
کہ اسد اپنے جذباتوں پر کمپر ومائز کرنے
والا بندہ نہیں ہے۔

اس لیے مسکان اسد کی ناراضگی
دوبارہ مول نہیں لے سکتی تھی۔
گڈ گرل بس اسی طرح سے اپنے شوہر
کی فرمابرداری کے ساتھ پیار کی
ہر بات کو مانتی جانا۔زندگی بہت
حسین گزرے گی۔اسد کا انداز شوخ اور شرارتی تھا۔

پہلے آپ میری بات کا جواب دیں

آپ نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا

کیونکہ میں آپ سے ناراض تھا ۔

آپ نے میرے خوبصورت جذباتوں کی نہ آکر توہین کی تھی۔اس کی سزا تو آپ

کو ملنی چاہیے تھی نا۔

پرنسس اسد اپنی لمٹس کبھی کراس نہیں

کرے گا۔اس بات کا آپ کو مجھ پر

اعتبار ہونا چاہیے تھا۔

اعتبار نہ کر کے آپ نے میری محبت کی بھی توہین کی تھی۔اس لیے میرا ناراض ہونا تو بنتا تھا۔

اسد بات اعتبار کی نہیں تھی بس میں تو پاپا سے شرم کی مارے آپ کے روم میں نہیں آئی تھی ۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ اتنے ناراض ہو جائیں گے۔

مسکان کی پلکے بھیگنے لگی تھی۔

آئندہ سے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیے گا۔کہ اسد میر خان کبھی بھی اپنے محبت کے لمحوں میں کٹوتی کو کبھی برداشت نہیں کرے گا۔

باقی چاہیں آپ ہماری جان مانگ لیں
اسد اپنی پرنسس پر ہنس کر جان
بھی نچھاور کر دیں گا۔۔ اسد نے
پیار سے مسکان کے خوبصورت چھوٹی سی ناک کو چھوتے ہوئے کہا۔

سوری آئندہ ایسی غلطی نہیں
ہوگی مسکان اسد کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے بولی۔
سوری بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پرنسس ویسے بھی اس وقت آپ
دلہن کے روپ میں سجی ہوئی
میرے لیے کڑا امتحان بن کر

بیٹھی ہوئی ہیں۔

یہ نہ ہو کے میں آپ کو معاف کرنے
کے چکر میں، گھر تک کا بھی ویٹ
نہ کر سکوں۔

اسد کا فیورٹ ریڈ کلر کا لہنگا اور
کرتی جس پر نفیس گولڈن کلر کا کام
کیا ہوا تھا۔ کشادہ ماتھے پر بڑا سا مانگ
ٹیکہ خوبصورت چھوٹی سی
ناک میں باریک تار میں پروئے دو موتیوں نوز پن کے دو موتی جو مسکان کے
ریڈ لپ سٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں پر لگ رہے تھے۔۔

ان دو موتیوں کی بدولت اسد کی "

نظر بار بار مسکان کے نازک سے

"ہونٹوں پر جا کر رک رہی تھی۔

کانوں میں جھولتے ہوئے بڑے بڑے

گولڈن جھمکے ۔دودھ جیسی سفید صراحی دار گردن میں گولڈن کندن

کے

موتیوں سے جڑا خوبصورت نیکلس۔

اسد کے کہنے کے متابق پالر والی نے

مسکان کو میک اپ کافی لائٹ کیا

تھا۔۔اسد نے پالر ولی کو مسکان کے

روم میں جاتے دیکھ کر کہا تھا کی

پلیز میری بیوی کی خوبصورتی کو

بہت زیادہ مصنوعی مت بنانا۔

پارلر والی نے اس بات کا پورا دھیان
رکھا تھا۔سارا میک اپ لائٹ تھا۔
بس لپ سٹک بولڈ رومینٹک ریڈ کلر کی لگائی گئی تھی۔
اسد کی نظر بار بار مسکان کے ڈیپ فریڈ
کلر کی لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں پر جا کر ٹھہر رہی تھی۔

ہاتھیلوں میں رچائی ہوئی مہندی اور
ہاتھوں میں پہنے ہوئے ریڈ گلاب کے
گجروں کی ملی جلی خوشبو اسد کو دیوانہ بنا رہی تھی۔

مسکان اس وقت دلہن کے روپ میں

اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ اسد کا گاڑی چلانا محال ہو رہا تھا۔

اسد نے ہاتھ بڑھا کر گاڑی کے ٹیپ

ریکارڈر پر رمینٹک سونگ پلے کر دیا۔گاڑی میں مدھم سی رومینٹک

میوزک سونگ سے ماحول اور بھی رومینٹک ہو گیا تھا۔

پی لوں تیرے نیلے نیلے

نینوں سے شبنم پی لوں

پی لوں تیرے گیلے گیلے

ہونٹوں کی سرگم پی لوں

اتنا رومینٹک سونگ سن کر پسینے سے

مسکان کی ہتھیلیاں گیلی ہونے لگی تھی۔

۔دل دھک دھک کر

کے زور سے دھڑکنے لگا۔وہ شرم سے نظریں چرا کر سامنے مرر پر دیکھنے لگی۔

ہے پینے کا موسم تیرے

سنگ عشق طاری ہے

تیرے سنگ ایک خماری ہے ۔

سونگ کے ہر بول پر اسد کی نظرے

مسکان کے سراپے پر مرکوز تھی۔جو

مسکان کو اور شرم سے لال کر رہی تھی

جس کو دیکھ کر اسد محظوظ ہو رہا

تھا۔

تیرے سنگ چین بھی مجھ کو

تیرے سنگ بے قراری ہے پی لوں

راستہ ختم ہوا اور اسد کی گاڑی اس کے

خوبصورت بنگلے کے آگے جا کر رکی

دروازے کے باہر بہت خوبصورتی

سے لگی ہوئی ماربل کی

تختی جس پر بہت خوبصورتی

سے اسد میر خان ہاؤس لکھا ہوا تھا۔

اسد اور مسکان کی سکیورٹی کی

کے لیے گاڑی کے آگے اور پیچھے دو دو

پولیس کے ڈالے تھے ۔اسد نے اسفند

کی بات کو پوری طرح سے مد نظر

رکھتے ہوئے مسکان کے لیے فل سکیورٹی

کا انتظام رکھا ہوا تھا۔

اسد اور اسفند کی فیلڈ ہی ایسی تھی

کہ حالات کبھی بھی خراب ہو سکتے تھے۔

ان کے دشمن ہمیشہ گھات لگائے

بیٹھے رہتے تھے۔اسد نے نوکرانی سے کہہ کر گاڑی میں چادر رکھوالی

تھی اسد کی غیرت کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی دلہن کے

روپ میں سجے ہوئے

کوئی غیر محرم دیکھے۔

حالانکہ کسی میں اتنی جرات نہیں تھی کہ اسد کے ساتھ بیٹھے ہوئے کوئی مسکان کو نظر بھر کے دیکھ سکے۔
مگر پھر بھی اسد نے گاڑی کی
بیک سیٹ پر ہاتھ بڑھا کر چادر کو
اٹھا کر مسکان کے سر پر گھونگٹ
کی طرح ڈال دیا۔

باہر بہت سارے سکیورٹی کے آدمی
موجود ہیں اس لیے میں نہیں چاہتا
کہ میری بیوی کو میرے سوا کوئی اور دیکھے۔

اسد کے یوں چادر ڈالنے پر مسکان نے

سوالیہ نظروں سے اسد کی جانب دیکھا تھا۔

جسے سمجھتے ہوئے اسد نے جواب دیا۔

اسد نے مسکان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے

بھاری لہنگے کو سنبھالتے ہوئے گاڑی

سے اتارا۔

۔خوبصورت بنگلے کے گلابوں سے سجے ہوئے راستے سے ہوتے ہوئے اپنے

گھر کے اندر داخل ہو گیا

[11/20, 12:27 PM] ZSA Creater: 18

گھر کے اندر آتے ہی، اسد نے سب سے پہلے مسکان کا چادر سے کیا ہوا

گھونگھٹ

ہٹایا۔اور چادر کو اتار کر پاس پڑے ہوئے

صوفے پر پھینک دیا۔

گھر جتنا خوبصورت باہر سے تھا

اس کہی زیادہ اندر سے بہت

خوبصورت تھا ۔ابھی تو مسکان نے

صرف ٹی وی لاؤنچ ہی دیکھا تھا تو

اس سے اندازہ ہو گیا کہ گھر بہت شاندار ہے۔

کہاں جا رہی ہو مائی بیوٹی فل وائف

اسد نے مسکان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے

بڑی خماری والی آواز سے کہا۔

مسکان سارا گھر دیکھنا چاہتی تھی

مگر اسد نے تو راستہ بڑی مشکل سے

کاٹا تھا۔اب تو بس وہ مسکان کے

ساتھ اپنے روم میں جانا چاہتا تھا۔

وہ مسکان کی محبت سے اپنے منہ زور جذباتوں کو سکون دینا چاہتا تھا۔ہمارا گھر

بہت پیارا ہے۔اسد میں پورا گھر دیکھنا چاہتی ہوں۔

پرنسس گھر بہت پیارا ہے مگر اس

گھر کی مالکن سے زیادہ خوبصورت

نہیں ۔

اور رہی گھر دیکھنے کی بات تو ، یہ کام آپ صبح اٹھ کر آرام سے کیجئے گا۔

ابھی تو مجھے آپ کو اچھی طرح سے

دیکھنا ہے ۔

اور آپ کو اپنے پیار کے رنگ میں

رنگنا ہے۔وہ مسکان کو اپنی گود میں اٹھا کر چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا ہوا

مسکان کو اپنے روم میں لے آیا۔۔۔

روم کو گلاب کے پھولوں سے بہت

خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ اوف وائٹ کی کلر کی خوبصورت سلک کی

بیڈ شیٹ پر گالب کی پتیوں سے

رومینٹک انداز میں آئی لو یو لکھا ہوا تھا۔

جسے دیکھ کر اسد نے بھی مسکان کے

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے آئی

لویو کہا۔

اسد مجھے نیچے اتارے مسکان کی

جان تو اسد کے تیور دیکھ کر ہی نکلی

ہوئی تھی۔اس پہ اسد کا یوں گود میں

اوٹھا کر کان کے لو کو اپنے سلگتے ہوئے لبوں سے چھوءں کر ہلکا سا دانتوں کا

دباؤ دیتے ہوئے۔

آئی لویو کہنا مسکان کو شرم کے

مارے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اسد پلیز مجھے نیچے اتار دے مجھے
چینج کرنے جانا ہے مسکان نے اسد
کی بے باک سی نظروں سے بچنے
کے لیے بہنا بنایا۔

جسے اسد جیسے تیز دماغ آدمی نے
ایک منٹ میں بھانپ لیا ۔مسکان کے
اتنا معصوم بہانہ بنانے پر اسد قہقا لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

پرنسس ریلکس ہو جاؤ خود کو مت
تھکاؤ میں خود آپ کو چینج کروا
لوں گا۔

کہتا ہوا مسکان کو بیڈ پر لیٹا کر خود بھی مسکان کے اوپر ہی ڈھیر ہو گیا۔

مسکان بے شک ایک میچور لڑکی تھی

اپنے اور اسد کے رشتے کی نزاکت

کو سمجھ سکتی تھی۔

مگر تھی تو ایک لڑی جسے اس وقت فطرتی شرم وحیا نے گھیر رکھا تھا۔

اسد جو اپنی دیوانگی میں مسکان کی

گردن پر اپنے سلگتے ہوئے انابی لب رکھ

کر اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔۔

اسد کے لبوں کے لمسوں سے مسکان کا دل 100 کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا

۔

آہ آ۔۔اسد پلیز اسد نے مسکان کے کان

کی لو پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا دباؤ دیا تو مسکان کے پورے جسم بجلی

سی دوڑ گئی۔

پرنسس آج آپ کی کوئی مزحمت

یا پلیز کام نہیں آئے گی۔اس لی چپ

چاپ سے اسد کی جان آپ اپنے آپ کو

میرے بے لگام جزباتوں کے حوالے

کر دے۔۔۔

مسکان اسد کی نظروں کے تقاضوں کو

سمجھ کر کافی گھبرائی ہوئی تھی ۔۔اسی گھبراہٹ میں مسکان کی آنکھوں سے آنسوں چھلک گئے۔

خان کی جان آج یہ بھی کام نہیں آئے گے۔اسد اپنی انگوٹھے کے پوروں سے مسکان کے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے خماری سے بولا۔

۔ویسے پرنسس یہ آنسوں کس لیے ہیں

کیا میں ان آنسوں کا یہ مطلب سمجھوں

کے آپ اپنے شوہر کی قربت میں نہیں آنا چاہتی۔۔۔اس لیے من مناتے ہوئے بس اتنا ہی بول سکی۔

مسکان اسد کی ناراضگی مول لینا نہیں چاہتی تھی ۔میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔مسکان کو شرم کے مارے سمجھ میں

نہیں آرہا تھا کہ اسد کے ایسے سوال کا کیا

جواب دیں۔

۔مگر اسد نیچر وائز ایسا ہی تھا اپنی بات کو صاف صاف دو ٹوک میں کرنے

والا۔

۔مسکان اسد کی بات کا جواب نا دیکر اسد کی سوچ کو ہوا نہیں دینا

چاہتی تھی۔

تو پھر آپ رو کیوں رہی ہیں۔ اسد ابھی

تک اسی پوزیشن میں مسکان کے اوپر

لیٹا ہوا تھا ۔۔نازک سی مسکان کے لیے

ہٹے کٹے اسد کے وزن سے سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ میں کیوں رو رہی ہوں

بس مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہیں۔وہ یوں روتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔

ہاہاہا اسد کو اب مسکان کی گھبراہٹ

کی وجہ سمجھ میں آگئی تھی۔اس لیے

اسد قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔

کوئی بات نہیں پرنسس میں آپ

کی گھبراہٹ کو آج رات پوری طرح

سے دور کر دوں گا۔اسد کو سمجھ

آگیا تھا کہ مسکان کی ساری گھبراہٹ اسد سے شرم کی وجہ سے تھی۔

مسکان!!!!!جی۔۔اجازت ہے میں آپ کو پوری طرح سے اپنا بنالوں ،یا میری جان اپنے اس پٹھان کے صبر کا اور امتحان لینا ہیں آپ کو۔

مسکان بنا کچھ بولے ہی پلکوں کو
نیچے جھکا گئی ۔تھینک یو مائی لو۔
کہتا ہوا مسکان کے ڈیپ ریڈ کلر کی لپسٹک سے سجے ہوئے گالب کی پتیوں جیسے نازک ہونٹوں پر جھک گیا۔

پرنس یار یہ رکاوٹ بن رہی ہے میرے
پیار میں اسد نے منہ اوپر کر مسکان کی ناک پہنی ہوئی تار والی نوز پن کو
گھورتے ہوئے کہا۔

میری آدھی رات تو آپ کو ڈھونڈنے
میں ہی نکل جائے گی ۔ جتنی چیزوں
میں پالر والی نے آپ کو چھپا دیا ہے۔

اسد کی جھنجھلاہٹ دیکھ کر مسکان
کو ہنسی آگئی۔ آپ کو بڑی ہنسی
آرہی ہے ۔ آپ کو مجھے ڈھونڈنے میں
محنت نہیں کرنی پڑے گی نا۔ اس لیے
میرا درد نہیں سمجھو گی آپ۔ اسد
دکھی سا منہ بنا کر بولا۔

سوچو پرنسس اگر میں آپ کے کہنے پر

شیر وانی پہن لیتا تو آپ کو بھی اتنی ہی محنت کرنی پڑتی مجھے ڈھونڈنے کے

لیے۔اسد ایک ایک کرکے مسکان کو ساری جیولری اور دوپٹے سے آزاد کر

چکا تھا۔

اسد آپ کو شرم نہیں آتی ایسی باتیں

کرتے ہوئے۔مسکان اسد کے ایسے

بے باک مذاق کرنے سے شرم سے لال

ہو رہی تھی۔شرم تو بہت آتی ہے۔

مگر اپنی بیوی سے نہیں۔

بہت انتظار کیا ہے میں نے اپنی اس

گولڈن نائٹ کا اس لیے پرنس اب

آپ یو شرما کر میرا ٹائم ویسٹ مت

کریں۔

پہلے ہی میرا بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو چکا ہیں۔اسد افسوس زدہ منہ بنا کر

بولا۔

۔پہلے میرا منہ دیکھائی کا گفٹ تو دیں۔

مسکان اسد کو بھر سے اپنے لبوں پر

جھکتے ہوئے دیکھ کر اسد کے سینے پر اپنے

دونوں ہاتھ رکھ کر اسد کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

اسد کو بہت اچھے سے سمجھ آرہا تھا کہ

مسکان یہ سب اس سے بچنے کے لیے

کر رہی ہے۔پہلے اچھے سے منہ دیکھ

تو لوں پھر آپ کو آپ کی پسند کی منہ دیکھائی دوں گا۔

اور اب اگر آپ نے مجھے ڈسٹرب کیا

اور میرے کام میں رکاوٹ پیدا کی

تو پرنسس انجام کے لیے تیار رہیے گا۔

میری بات تو سنے ششششش اب مجھے آپ کی آواز نہ آئے۔اگر آئے

تو صرف پیار کی بات کرنے کے لیے آئے۔

کہتا ہوا پھر سے مسکان کے چہرے پر

[11/20, 12:28 PM] ZSA Creater: 19

جھکنے لگا تو مسکان نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو اپنے منہ پر رکھ لیا۔۔۔

مسکان کی اس حرکت پر اسد کے انابی لب کھلکھلا کر مسکرائے تھے۔

(خپل امنیت تہ بسپنہ ورکوئ)

اسد نے اپنی پشتو زبان میں یہ کہا تھا۔۔۔

(صدقے جاؤں آپ کی سیکیورٹی پہ)

آپ کیا لگتا ہے مسکان کہ آپ کی یہ ہائی سکیورٹی مجھے آپ پر قابض ہونے سے روک سکتی ہیں۔۔۔

پرنسس اب آپ اعتراض مت دینا جو
میں کروں گا کیونکہ آپ نے مجھے
مجبور کر دیا ہے ۔یہ سب کرنے کو۔

اس نے مسکان کے دونوں
ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے سر کے
اوپر کی طرف کو پن کر دیا۔۔

مسکان کے نرم و نازک سے ہونٹوں پر
پوری شدت سے جھک گیا۔اپنے

انا پی لبوں سے جو مسکان کی قربت کے

لیے مچل رہے تھے۔ان میں قید کر لیا تھا۔

اسد کو مسکان کے لبوں کو قید کیے

ہوئے تقریبا دس منٹ سے بھی

زائد ہو چکے تھے ۔مسکان کو سانس

لینے میں بھی دشواری ہوری تھی۔اور

اپنے ہونٹوں پر بہت جلن بھی محسوس

ہو رہی تھی۔۔۔۔

اسد کے لبوں کی گستاخی سے مسکان کی پلکیں بھیگنے لگی تھی سانس اکھڑنے

لگی۔

۔مگر اسد اپنے من کی پیاس بجھا کر اپنی مرضی سے جب پیچھے ہوا تو اسد

کی اپنی

سانسیں بھی بڑی بے ترتیب ہو رہی

تھی اور دل بھی سو کی 100 سپیڈ سے

دھڑک رہا تھا۔۔

مسکان نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔اسد کے جان چھوٹنے پر۔۔۔

مسکان کے ہونٹ پر دو جگہ پر کٹ لگے

گئے تھے اسد کی شدت والی کس

کی وجہ سے۔۔۔۔ ہائے یار تم تو چھوڑنے

کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ اسد نے

اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی

ہانپتے ہوئے کہا تو مسکان کو

غصہ آگیا۔۔۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے سانسیں تو آپ نے

میری بند کرر کھی تھی۔۔۔۔

آؤ خانم ابھی ماؤتھ ٹو ماؤتھ

آکسیجن دیکر آپ کی سانسیں

بحال کیے دیتا ہوں۔۔۔۔۔

پلیز پیچھے ہٹیں "اووں ں ں ہوں مسکان

بچوں کی طرح آواز نکال کر رونے

لگی تھی۔۔

"اسد پلیز اووں ں ں اسد پلیز۔مسکان کی نقل اتار رہا تھا۔ "

آپ نے میری پلیز پر عمل کیا تھا

جواب میں آپ کی اوں ہوں سنوں

اسد مسکان کی نکل اتارتے ہوئے بولا ہنس رہا تھا۔۔۔۔

مسکان کو اسد کے پیار کے پہلے انداز

سے ہی پتہ چل گیا تھا کہ وہ اسکی جان کو بہت ہلکان کرنے والا ہے۔۔۔

اسد پلیز مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں پلیز۔پہلے سے گھبرائی ہوئی مسکان اور گھبرا کر بولی۔۔۔میں ابھی مینٹلی طور پر اس سب کے لیے تیار نہیں

ہوں۔۔۔

مسکان کاڈراہوا چہرہ اور اس کی بے
ترتیب دھڑکنیں شرم سے جھکی
ہوئی پلکیں دیکھ کر اسد کو سب
سمجھ میں آرہا تھا۔ کہ مسکان کے یہ
سب بہانے اپنی فطرتی شرم وحیا کی
وجہ سے بنا رہی ہے۔۔۔۔

مگر میری جان میں تو فزیکل طور پر بالکل تیار ہوں ۔اس لیے میں آپکو
مینٹلی طور پر خود تیار کرلوں گا کہتا ہوا۔۔۔۔آہ آہ۔۔اسد نے مسکان نازک
سی بیوٹی بون پر اپنے سلگتے ہوئے لبوں سے لو بائٹ لیا تو مسکان کی سسکی
نکلی مگر اب اسد
اسے کوئی رعائیت نہیں دینے والا تھا۔۔۔

مسکان کی جان تو تب نکلی جب اسد نے
مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر
جھٹکے سے اٹھا کر مسکان کو اپنے اوپر
کر لیا۔اور مسکان کی کورتی کی زیپ
کھولی دی۔۔

اور کھلی ہوئی زپ کی
جگہ پر اپنے ہاتھوں کے لمس جھوڑ رہا تھا۔۔۔
اسسد۔ ۔۔۔مسکان۔نے اسد کے ہاتھ کی تپش سے تڑپ کر اسد کا نام
توڑ کر لیا۔

پرنسس مت میرے پیار کے بیچ میں مزاحمتیں کھڑی کرے خانم خود کو مجھ میں شامل کر کے میرے عشق کو مکمل کر دو۔گھمبیر آواز سے کہتا ہوا۔مسکان کی کرتی کاندھے سے سرکا کر وہاں پر اپنے سلگتے ہوئے لب رکھ چکا تھا۔

اسد ۔۔جی بولو اسد خان کی جان

آج کی رات بس آپکا یہی کام ہے آپ نے اسد اسد کر کے میرے نام کی پوری ایک تسبیح پوری کرنی ہے۔۔۔

ویسے بھی ڈرپوک لڑکی آپ سے تو کچھ ہونا ہے نہیں۔۔۔۔

اس وقت مسکان کی حالت اسد نے

قابل رحم کر رکھی تھی۔۔۔ ایک تو اسد

کمرے کی لائٹ بند کرنے کو تیار نہ تھا

اوپر سے اسد کے بی باک مزاق

اس پہ اسد کی مضبوط ہاتھوں کی

پکڑ کہ مسکان اتنی جدوجہد کے

باوجود بھی اپنی جگہ سے ایک انچ

بھی ناہل پا رہی تھی۔۔۔۔

چھ فٹ کے خوبرو پٹھان کے سامنے

مسکان نازک سی کی گڑیا لگ رہی

تھی ۔۔۔ مسکان جتنی نازک تھی اسد

اتنا ہی سخت جان اسد مجھے کرتی

چپ رہی ہے۔۔۔ اسد نے مسکان کو چیلنج

کرنے تک کی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔۔

لاؤ پرنسس ابھی اتار دیتا ہوں۔آپ کتنے بے شرم ہے جھوڑے مجھے چیلنج

کرنے جانا ہیں۔۔۔

مسکان شرم سے لال ہو کر بولی،

میری جان ابھی پوری طرح سے

میری بے شرمی دیکھی کہاہیں آپ نے۔

اسد مسکان کے بالوں میں منہ

چھپاتا ہوا۔۔۔۔۔مسکان مزاحمتوں کو

نظرانداز کر کرے اپنے پیار کی بارش

میں اسے بگھوتا چلا گیا۔۔۔۔۔

اب کمرے دونوں تیز سانسوں کی
آوازیں تھی ۔یامسکان کی دبی دبی سی
سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔
اسد نے پوری رات اپنی من مرضیاں کر کے مسکان پر اپنی محبت نچھاور
کی۔۔۔۔

تقریبا پونے پانچ بجے اسد نے مسکان کو
تھوڑا سکون کا سانس لینے دیا ۔
تو مسکان کا انگ انگ دکھ رہا تھا
اسد کی محبت کی بوچھاڑ سہ سہ
کر اور جان چھوٹتے ہی اسد کی باہوں

میں ہی گہری نیند میں چلی
گئی۔۔۔

مگر اسد کی آنکھوں سے نیند کوسوں
دور تھی۔ آج اسد میر خان کی بچپن کی
محبت اس کی جوانی کا عشق اس کی
باہوں میں پر سکون سو رہا تھا۔۔۔

آج اس نے پورے حق سے اپنے حق
وصول کر لیے تھے۔۔۔
مسکان کروٹ لے کر سو رہی تھی

اسد نے مسکان کی پشت سے اپنا سینا لگا رکھا تھا۔اسد مسکان کو اپنی باہوں میں یوں جکڑ کر لیٹا ہوا تھا کہ مسکان آپ ی جگہ سے ہل نہیں سکتی تھی۔

۔مسکان اسد کا اوف وائٹ کاٹن کا کرتا پہنے ہوئے اپنے شوہر کی شدتوں سے ٹوٹ کر اسی کی پناہوں میں پر سکون کمفٹر
لپیٹے ہوئے پڑی تھی۔۔۔

اسد کی نظر مسکان کی دودھ سی سفید نازک سی بیوٹی بون پر پڑتے ہی اسد کے انابی لب مسکرئے۔مسکان کی
گردن پر اسد کی محبت کی بہت
ساری جھوٹی بڑی مہریں ثبت کی
ہوئی تھی۔جن کے نشان مسکان کی

گردن پر اسد کو بہت خوب صورت
لگ رہے تھے۔۔۔

جن کو دیکھ کر اسد کے جزبات پھر
سے بے قابو ہونے لگے۔اسد مسکان کو
جگانا نہیں چاہتا تھا۔اسے اچھے سے پتا
تھا کہ مسکان جیسی معصوم جان کے لیے اسد خان جیسے مضبوط اعصاب
کے مالک شخص کو جھیلنا اتنا آسان نہیں تھا۔

مگر اسد اس وقت اپنے منہ زور جزباتوں کے آگے بے بس ہو رہا تھا۔آج
خان کی محبت خان کی دسترت میں تھی۔

اسد نے اپنے جزباتوں کی مانتے ہوئے مسکان کی گردن پر اپنی محبت ایک

اور مہر ثبت کر دی۔۔۔آہ آ

اسسسسسسد مجھے سونے دے پلیز ۔۔وہ اسد کے پر زور دیتے ہوئے چیخی تھی

۔۔مسکان اب ہر حال میں کچھ دیر سونا چاہتی تھی۔

یہ رات سونے کے لیے نہیں ہیں بے وقوف لڑکی رات ختم ہو گئی ہے

اب

صبح ہونے لگی ہے مسکان کھڑکی سے

آتی ہوئی مدہم سی روشنی کو دیکھتے ہوئے

بولی اور دوبارہ سے کمفرٹ میں

گھس گئی۔۔۔۔۔۔۔تو کوئی بات نہیں

اب راتیں بھی ہماری ہیں اور دن بھی۔

اسد مسکان کے اوپر سے کمفرٹ کو

کھینچتے ہوئے بولا۔

۔اسد پلیز مجھے سونے دیں مجھے بہت نیند آرہی ہیں۔مسکان منت کرنے کے انداز سے بولی۔

چلو ٹھیک ہیں ڈن بس ایک بار اور
میری بات مان لے پھر تین گھنٹے تک آپ
کو آرام سے سونے دوں گا۔۔۔واعدہ۔

بڑی مہربانی ہوگی آپ کی پوری رات
مجھے ہلکان کرنے کے بعد تین
گھنٹے تک سونے دیں گے تو۔اسد کی

ڈیل پر مسکان کو غصہ آنے لگا اور

ویسے بھی آپ ساری رات میں تھکے نہیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔اسد کا خوشی سے بھرپور قہقہ

پورے کمرے میں گونج اٹھا۔

پرنسس آپ کو سچ میں لگتا ہے کہ

اس چھ فٹ کی ہٹے کٹے پٹھان کا

اتنے سے کچھ بنا ہو گا۔۔۔۔۔

کہتا ہوا وہ پھر سے اپنی رات والی ٹون

میں آنے لگا تھا۔جسے دیکھ کر مسکان کے گھبراہٹ سے پسینے چھوٹنے لگے۔

اسد پلیز نہیں مسکان منمنا رہی تھی۔۔۔

نہیں کیوں میری جان، آپ نے تو

رو رو کر میری جان کھا رکھی تھی۔ کہ

میں اتنے سالوں میں آپ سے روبرو آکر

کیوں نہیں ملا۔۔

۔۔اب آپ کو اچھے سے سمجھ آ رہا ہو گا کہ میں اتنے سالوں تک آپ سے دور کیوں رہا مائی کیوٹ وائفی۔۔۔کیونکہ آپ کی جان تو ابھی بھی اسد خان کو جھیلنے کے لیے بہت کم پڑ رہی ہے۔۔۔

ذرہ سوچو کے آپ میرے نکاح میں تھی اور میں آپ پر پورا حق رکھتا تھا

۔۔۔۔

اور اگر کچھ سال پہلے اپنے وہ سب

حق وصول کرنے پر اتر آتا تو

تمہارا کیا حشر ہوتا مائی بیوٹی فل وائف۔۔

۔

اسد آپ کو پتا ہیں کہ آپ بہت ظالم

شوہر ہیں میں آپ کے ساتھ دبئی

نہیں جاؤں گی۔

۔مسکان نے اسد کی بد معاشیوں سے تنگ آکر ایک معصوم سی دھمکی

دے۔۔۔

کوئی بات نہیں میری وہاں پر بہت سی

گرل فرینڈز ہیں جن کو میں بہت

ہوٹ لگتا ہوں۔۔۔۔۔میں ان سے گزارا چلا لوں گا انداز کافی شوق تھا۔

تو کیا آپ اپنے گرل فرینڈز کے ساتھ

بھی ایسے ہی ہیں۔۔۔ مسکان کہتے

ہوئے بات ادھوری چھوڑ کر رونے لگے۔۔۔

اسد جو صرف مسکان کو جیلس کرنے

کی غرض سے یہ سب بول رہا تھا اب

اسے لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔۔۔

اسی لیے آپ کو یہ سب گندی حرکتیں آتی ہی۔ں انہوں نے ہی آپ کو سکھائی ہوں گی۔۔۔

۔مسکان کو اپنے لیے اتنا پوزیسف ہوتا دیکھ کر اسد کے دل کو بہت خوشی مل رہی تھی۔۔

کون سی گندی حرکتے کی ہیں میں نے۔ان رومنیٹک لڑکی اس کو اپنے محبوب پر پیار لٹانا کہتے ہیں۔

پلیز رونا بند کرو۔پرنسس اسد میر خان آپ کا تھا ہے اور مرتے دم تک آپ کا ہی رہے گا۔

سمجھی آپ اسد مسکان کو محبت

سے اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے بولا۔۔۔

ویسے بھی جتنی محبت ساری رات

میں میں نے آپ پر نچھاور کی ہے اسے

دیکھ کر آپ لگتا ہیں کہ میں کبھی کسی

لڑکی کے نزدیک بھی گیا ہوں۔۔

پرنسس آپ کو اپنے شوہر کی ایک چیز پر ہمیشہ اعتبار ہونا چاہیں کہ اسد میر

خان حرام کھانے والوں میں سے نہیں ہے۔

پھر چاہے وہ حرام کمائی ہو یا حرام کے رشتے۔وہ اپنی سچائی کا ثبوت دیتے

ہوئے کہہ رہا تھا۔اسد خان ہر چیز حلال کھاتا ہے اور کماتا ہے۔

آپ مجھ پر پوری طرح سے حلال ہیں اس لیے آپ کو کھانا میری اولی ترجیح ہو گا۔۔

19°°°°°°°°

میں پوری طرح سے پتا لگا چکا ہوں

کہ ٹائگر کا رائٹ ہینڈ کوئی اور نہیں

بلکہ تمہارا ہی بھتیجا ہے۔ تمارے سگے

بھائی میر گل خان کا اکلوتا بیٹا۔اور

تمہارا اکلوتا بھتیجا اسد میر خان ہے۔وہ اسد میر خان جس کا نام سنتے ہی انڈر مافیا کی دنیا میں تہلکہ مچھ جاتا ہے۔

صفدر بہت دنوں سے اپنے جاسوسوں

کی مدد سے معلومات اکٹھی کر رہا تھا

اب جا کر اس کے ہاتھ ایک بہت بڑا اکلو لگا تھا۔

صفدر سوچ سمجھ کر بولو کہ تم کیا کہہ

رہے ہو شمس کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔جو بات صفدر اسے بتا رہا تھا

۔اس پر یقین کرنا بہت مشکل تھا۔

شمس میں پوری طرح سے چھان

بین کر کے بول رہا ہوں یہ بات 100

فیصد سچ ہے۔کے ٹائیگر کا رائٹ ہینڈ

تمہارا ہی بھتیجہ اسد میر خان ہے۔

شمس اپنے ماتھے پر سے پسینے کی
بوندیں صاف کرتا ہوا سر کو پکڑ کر
صوفے پر بیٹھ گیا۔

شمس گل خان اسد میر خان کا سگا چچا تھا جس نے اپنے ہی بھائی کی دولت اور
بیوی پر گندی نظر رکھتے ہوئے نا صرف
اپنے بھائی کا ایکسیڈنٹ کروایا تھا۔

بلکہ اپنی معصوم دو سالہ بھتیجی
کو کو صفدر کے ساتھ مل کر اغوا
کر کے صفدر کی ماشوکہ کے پاس رکھا۔
صرف اس لیے کہ بڑی ہو جائے تو اس

کو مہنگے داموں میں بیچ کر اس کی
مری ہوئی ماں سے بدلہ لے سکے۔

۔شمس خان رشتوں کے نام پر لانت تھا۔
جسے نا تو رشتوں کی کوئی قدر تھی
نہ ضرورت۔شمس گل خان کی گندی
نظر ہمیشہ سے اپنے سگے بھائی میر گل
خان کی بیوی پر تھی۔

شمس کے لاکھ ورغلانے پر بھی وہ پاک دامن عورت اس کے جھانسے میں
نہیں آئی تو۔اس نے اپنے ہی بھائی کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کروادیا۔ارادہ تو
صرف بھائی کو اور بھتیجے کو مارنے کا تھا۔

کیونکہ وہ میر گل خان کے مرنے کے بعد خود اس کی بیوہ سے نکاح کر کے اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔اسد اسد لیے مارنا چاہتا تھا کہ کل کو اپنے باپ کی موت کا پتا لگا کر شمس خان کی گردن تک نا پہنچ جائے۔

اور جوان ہو کر اپنے باپ کی اتنی
وسیع جائیداد کا اکلوتا مالک نہ بن سکے۔
۔اسد بچپن سے ہی بہت ناڈر اور بہادر تھا
اسد کا سگاں چچا ہونے کے ناتے شمس
کو اسد کی خوبیاں اور خامیاں بہت اچھے
سے پتا تھی۔

ایکسیڈنٹ والی رات صفدر اور اس کی
ماشو کہ جب اس چھوٹی سی بچی
کو اٹھا کر لے جا رہے تھے تو شمس کا
حکم یہی تھا کہ اسد کو مار دیا جائے۔

لیکن دور سے آتی ہوئی ایک گاڑی سے
بھاگ اترتے ہوئے فرشتے کی وجہ سے
ان کو یہ موقع نہیں مل سکا۔ صفدر اور
وہ عورت دو سال کی معصوم سی
نور کر فرار ہو گئے تھے۔

مگر آج صفدر کے منہ سے یہ سن کر کے اسد ٹائیگر کا رائٹ ہے۔

شمس کا سر چکرا گیا بے شک آج تک

ٹائیگر اور اس کے رائٹ ہینڈ کو کسی

نے دیکھا نہیں تھا۔

مگر ٹائیگر کی طرح ہی اس کا رائٹ

ہینڈ بھی بہت بہادر تھا۔ آج تک ٹائیگر

کے ڈر علاوہ ٹائیگر تک نہ پہنچنے کی بہت

بڑی وجہ جو انڈر مافیا میں سب جانتے تھے۔

کیوں کے اسد نے ٹائیگر کے ارد گرد بہت سخت سکیورٹی تئ ناتھ کرر کھی

تھی۔

انڈر مافیا کی دنیا میں ٹائیگر اور اسد جس کا پورا نام آج شمس اور صفدر کو پتا

چلا تھا۔اسد میر خان تھا ان کی جوڑی نے تہلکہ مچا کے رکھا ہوا تھا۔

دشمن ٹائیگر اور اسد کا نام سن کر تھر تھر
کانپتے تھے۔ان کے سامنے کھڑا رہنے کا دشمن سوچ بھی نہیں سکتے تھے
مقابلہ کرنا تو بہت دور کی بات تھی۔

صفدر اس رات میں نے تم سے کہا تھا
کہ اسد کو مار دینا تمہاری ایک غلطی کی
وجہ سے آج وہ پیدی بھر کا لڑکا کتنا پاور فل ہو چکا ہے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے
کہ وہ ہمارے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے تو وہ اپنی بہن نور کی ڈیمانڈ کرے گا۔ کہاں سے لا کر دیں گے اس کی بہن جس کو ہم بیچ چکے ہیں۔ اور ہمیں خود نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہے۔

کیوں کے شمس کو اپنی ماں کے
ساتھ بدتمیزی کرتے ہوئے اسد نے کئی بار دیکھ چکا تھا۔ اور چھوٹی سی عمر میں اپنے چچا کے کی گریبان پر ہاتھ ڈالتے ہوئے اسد کی آنکھوں نہیں جو تپش اور غصہ تھا۔

شمس خان وہ یاد کر کے آج بھی کانپ گیا تھا۔ شمس جیسے جیسے اسد کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے ایسے لگ رہا تھا کہ
آج اسے ہارڈ اٹیک آجائے گا۔

اس رات اگر اسد کی ماں نے اگر اسے اپنی قسم دے کر نہ روکا ہوتا۔ تو شاید دس سال کا بچا اپنی ماں کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کا بدلہ شمس خان کے خون سے ہاتھ دھو کر لیتا وہ 10 سال

کا لڑکا اتنا نہ ڈر تھا۔

جسے سوچ کر آج بھی شمس خان کی روح

کانپ رہی تھی۔ اسد کی ماں نے اسے اپنی قسمیں دیکر روکا کے وہ اپنے

باپ کو کچھ نہیں بتائے۔ اور یہ وعدہ کیا کہ وہ

بہت جلد یہاں سے دور چلے جائیں گے۔

شمس خان کو آج بھی وہ اس کی ماں کی دی ہوئی قسمیں اور اسد میر خان کا وہ

چہرہ یاد تھا۔

شمس صبر سے کام لو میں نے بہت کچھ

سوچ کے رکھا ہے۔ صفدر تسلی بخش انداز

سے بولا۔ کیا سوچ کے رکھا ہے ہماری

سوچ جہاں پر ختم ہوتی ہے۔ ٹائیگر کی

سوچ وہاں سے شروع ہوتی ہے شمس خان

غصے سے تلملا کر بول رہا تھا۔

اور اسد کی طاقت کا اندازہ ہمیں بہت

اچھے سے ہونا چاہیے بے شک آج تک

ہمیں یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ میرا بھتیجا ہے۔

مگر اس کا نہ ڈر ہونا اس کا سینہ چیر کر

دشمنوں تک پہنچ جانا۔ ایک ہی وار میں

دشمنوں نست ونابود کردینا ہم سے کبھی

بھی نہیں چھپا ہوا تھا۔

اور ٹائیگر کا مقابلہ کرنے کی تو ہماری اوقات ہی نہیں ہے۔ صفدر وہ ٹائیگر

ہے ٹائیگر۔۔۔ٹائیگر میں طاقت ببر شیر کے جیسی ہے۔ جو جنگل میں اپنی

حکومت کرنا

بھی جانتا ہے اور دشمنوں کے بلوں میں گھس کر انہیں باہر نکالنا بھی جانتا

ہے۔اور دماغ چالاک لومڑی کے جیسا جو دشمن سے دس قدم آگے کا سوچتا

ہے۔

اس لیے ٹائیگر اور اسد کا مقابلہ کرنے کا ہم نہ ہی سوچیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ہم کسی طرح بھی ان دونوں پر قابض

نہیں ہو سکتے ہے۔اس لیے صفدر جھوٹیاں تسلیاں مت دو مجھے شمس غصے سے چیختے ہوئے بول رہا تھا۔

ہر طاقتور انسان کی کوئی نہ کوئی کمزوری
ہوتی ہے۔صفدر کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری شمس خان متلاشی
ہوئی نظروں سے دیکھ کر بولا مطلب؟؟
کیا تمہیں پتہ ہے کہ ٹائیگر نے کس کے ساتھ شادی کی ہے۔
نہیں پتا اور نہ ہی مجھے پتہ لگانا ہے۔
شمس صفدر کی غیر ضروری سوال سے
جل بن کر بولا۔ہمارا ٹائیگر کی شادی سے کیا لینا دینا ہے۔

لینا دینا ہے صفدر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولا۔ٹائیگر کی شادی دل آویز کے ساتھ ہوئی ہے۔

کیاااااا۔ شمس کو ایسا لگا کہ اس کے سر کے اوپر کسی نے بم پھوڑ دیا ہو۔

اففففف میرے خدایا اور کون کون سی منوس خبریں رہ گئی ہیں۔وہ بھی سنادوں۔یہ خبر مانوس نہیں ہے بلکے ہمارے لیے بہت کار آمد ثابت ہو سکتی ہے۔

صفدر مطمئن سے انداز سے جواب دیا۔بتاؤ تمارے پاس پلان کیا ہے۔

شمس خان اسد میر خان اپنی بہن سے کتنا پیار کرتا ہے۔یہ بات تو ہمیں اس کے بچپن سے ہی پتہ ہے۔

مگر ٹائیگر اپنی بیوی سے کتنا پیار کرتا ہے

یہ میں نے ٹائیگر کے خاص بندے سے پتہ لگا لیا ہے۔

اپنی بیوی کے پیار میں ٹائگر پوری طرح سے پاگل ہیں۔ان دونوں شیروں کی جان اس ہرنی میں ہے۔اگر ہم اس ہرنی کو پکڑ لیں تو شیر خود بخود ہمارے پنجرے میں آنے کے لیے مجبور اور بے بس ہو جائیں گے۔

واہ واہ صفدر میں تو سوچتا تھا کہ تمہارے

دماغ کو زنگ لگ چکا ہے۔مگر تمہارا دماغ تو ابھی بھی سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔دل خوش کر دیا ہیں منحوس خبروں کے بعد اتنی زبردست خبر سنا کر۔

آئی لائک اٹ شمس خان صفدر کے کاندھے کو تھپتھپاتے ہوئے شاباش دی۔

جب اتنی رپورٹیں اکٹھی کر لی ہیں تو

پلان ہے تمہارا ذرا مجھ سے

بھی شیئر کرو۔ شمس خان صفدر کی واوائی کے بعد اب اگلے پلان کے بارے

میں پوچھ رہا تھا۔

اس وقت اسد ٹائیگر

کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے لیے پاکستان گیا ہوا ہے۔اور خبروں کے

مطابق ابھی وہ ایک مہینہ وہیں پر رکے گا۔ہمارے پاس یہ گولڈن چانس ہے

ٹائیگر کو ختم کرنے کا۔

بہت جلد میں تمہیں ایک فل پروف پلان

پیش کروں گا۔ جسے سن کر تمارا دل

خوش ہو جائے گا۔ بس مجھے تھوڑا سا ٹائم دو۔

اوکے میں تمارے ساتھ ہوں بس پلان دھا سو ہونا چاہیے۔ جس سے ٹائیگر

اور اسد کے چیتھڑے اڑ جائیں۔ شمس خان ناک کے نتھے پھلا کر بڑی حقارت

سے بولا۔ بے فکر رہو ایسا ہی ہو گا۔

oooooooooo

اسد!!! جی۔۔۔۔۔۔۔اسد پلیز کبڑ سے میرے کپڑے دے دیں۔

پہلے مجھے اندر آنے دو۔۔۔اسد پلیز۔۔۔اسد آپ کی پلیز نہیں سننے والا

۔۔مسکان آپ میرا دماغ مت خراب کروں۔اور

دروازہ کھول دو۔ ورنہ انجام کی زمیدار

آپ خود ہو نگی۔

۔اور آپ کو کیا لگتا ہیں ہے۔

کہ مجھے آپ تک پہنچنے سے یہ دروازہ

روک سکتا ہے۔اگر آپ ایسا سوچتی ہے تو بہت ہی غلط سوچتی ہیں۔

میری جان آپ اپنے اس شوہر کی طاقت سے تو بالکل بھی واقف نہیں ہے

۔۔اسد پلیز اگر آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں تو مجھے کپڑے دے دیں۔

اب مسکان کپڑوں کے لیے منمنانے پر آگئی تھی۔آپ مجھے موقع تو دے

میں اندر آکر بتاتا ہوں کہ میں آپ سے کتنا پیار کرتا ہوں نکمی لڑکی۔نہ تو خود

پیار کرنا آتا ہیں۔نہ شوہر کے پیار کی قدر کرنی آتی ہیں۔

پیار ایسا تھوڑی ہوتا ہیں۔مسکان نے اندر سے آواز دی۔۔۔۔تو کیسا ہوتا ہے

زرا باہر آکر بتاؤ میں آپ کی پسند

کا پورا خیال رکھوں گا۔پیار کے بارے میں اپنی جنرل نالج ذرا مجھے سے بھی شیئر کرو۔

مجھے بھی تو پتہ چلے میرے 10 سال غیر حاضری میں میڈم نے کتنا پیار کے بارے میں جانا اور سمجھا ہے۔مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔پتہ تو آپ ہے۔اب باہر آکر آپ اپنے شوہر کو بتانا ضروری سمجھے گی۔

بس آپ مجھے میرے کپڑے دے دیں۔ہاں تو میں نے کب منع کیا ہے مجھے اندر آنے دو۔اور بدلے میں اپنے کپڑے لے لو۔اسد مسکان کو سونے نہیں دے رہا تھا۔پوری رات اپنی من مانیاں کرنے کے باد بھی اسد مسکان کو سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔

مسکان میں اس وقت اسد کو اور جھیلنے کی ہمت نہیں تھی۔اس لیے مسکان اسد کو رات والی ٹون میں واپس آتا ہوا دیکھ کر بیڈ سے 100 کی سپیڈ سے اٹھ کر واش روم کی طرف بھاگی۔

۔۔ تیری تو رکو کہا بھاگ رہی ہو اسد بھی

بیڈ کی دوسری طرف سے ساتھ کر

مسکان کے پیچھے بھاگا۔

مسکان نے

اسد کو اپنے پیچھے بھاگتے ہوئے

دیکھ کر صوفے پر پڑا ہوا کشن اٹھا کر

اسد کی طرف پھیکا جس اسد نے اپنا

بچاؤ کرتے ہوئے اسے کیچ کر لیا۔

۔اتنے ٹائم میں مسکان کو واش روم کا دروازہ بند کرنے کا موقع مل گیا۔

مسکان میرے ساتھ ایسا مت کرو ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔

آپ دروازا کھولو اور مجھے اندر آنے دو۔

۔اسد آپ کو پتا آپ بہت بے شرم ہے۔مسکان سد کے واش روم کے اندر آنے والی بات سے

شرم سے لال ہو رہی تھی۔

۔میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی۔۔۔تو ٹھیک ہے پھر میں بھی دیکھتا ہوں آپ مجھ سے چھپ کر کب تک

واش روم میں بند رہتی ہو۔۔کہتا ہو آکر

بیڈ پر اولٹا ہو کر لیٹ گیا۔اسد اس وقت بنا شرٹ کے لیٹا ہوا تھا۔کیوں کے

اسد کا کرتا اس وقت مسکان کے گلے میں تھا۔۔۔

مسکان کافی دیر سے واش روم میں نہا کر

کھڑی ہوئی تھی۔اب اسے کپڑے چاہیے تھے۔کیوں کے اس کے پاس

صرف

اسد کا کرتا تھا۔جو اس نے رات کو پہنا ہوا تھا۔اب بیچاری باہر کیسے آتا۔

اسد۔۔اسد پلیز مجھے کپڑے دے دے۔۔۔کافی دیر تک جب مسکان کو

اسد کی آواز نہیں آئی تو۔

تو مسکان نے آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو اسد بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا شاید

سو گیا تھا۔۔

مسکان نے غنیمت جان کر اسد کا کرتا

جلدی سے پہنا اور باہر آ کر خود کبڑ سے

کپڑے لے کر کے جانے کا فیصلہ کیا۔

۔مسکان چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی ہوئی
کبڑ کے پاس آئی اور آہستہ سے قبر کا
دروازہ کھول کر ایک آنکھ سے چوری
چوری اسد کو دیکھا کہ کہیں وہ جاگ
تو نہیں گیا۔ مگر اسد کو سویا ہوا دیکھ
کر مسکان نے سکون کا سانس لیا اور قبر
سے کپڑے نکال کر واپس موڑی تو۔

آہ آہ آہ۔مسکان نے ڈر کر زور سے چیخ ماری۔آپ تو سو رہے تھے نا واپس مڑنے پر وہ اسد کے مضبوط سینے سے ٹکرائی تو مسکان کو تو ایسا لگا جیسے وہ کسی پہاڑ سے ٹکرا گئی ہو۔

۔ماتھا پکڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

آپپپ۔۔آپ سونے کا ڈرامہ کر رہے تھے۔۔اسد دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے مسکان کے سامنے کھڑا تھا۔۔کیوں ڈرامے صرف میری پرنسس کو ہی کرنے آتے ہیں۔

مسکان کی آنکھیں اسد کو سامنے کھڑا ہوا دیکھ کر باہر آنے کو تھی۔
اسد کو اس وقت سامنے دیکھ کر مسکان کی حالت غیر ہو رہی تھی۔کیونکہ اس

کاحلیہ ہی اس وقت ایسا تھا۔اس نے

اس وقت صرف اسد کا کرتا پہن رکھا تھا۔۔

نہا کر گیلے بال جو اس کی کمر سے نیچے تک لٹک رہے تھے کرتے کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔وہ آہستہ آہستہ مسکان اپنے قدم پیچھے کو لے رہی تھی۔وہ اپنے کپڑے لے کر بھاگ کر واش روم میں جانا چاہتی تھی۔

۔مگر اسد کا تیز دماغ اس کی یہ بات بھانپ چکا تھا۔اسد نے مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے۔ جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔

آہ اہ مسکان

کا سر پھر سے اسد کے سینے سے ٹکرایا تھا۔مسکان کی چیخ نکلی۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ یوں بار بار مجھ سے بھاگ سکتی ہیں۔

ایک بار اسد میر خان کو چکمہ دے کر آپ بھاگ گئی۔ تو آپ کو لگتا ہے۔ کہ آپ شیر بن گئی ہیں۔

۔میں نے ایسا کب کہا ہے۔۔ پلیز چھوڑ دیں مجھے جانے دیں کیوں جانے دو اس وقت تو ویسے بھی آپ اتنی ہوٹ لگ رہی ہیں۔ کہ میں تو آپ کو کبھی نہ جانے دوں اسد اس کے دل کش سراپے کو دیکھتے ہوئے اپنے انابی لبوں سے مسکرایا۔۔۔

۔اسد نہیں مسکان نے نفی میں سر کو ہلایا۔مسکان ہاں اس نے مسکان کی نقل اتارتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا۔
اسد مسکان کو باہوں میں اٹھا
کر بیڈ کی طرف بڑا رہا تھا۔۔۔ تو مسکان کو تو لگا کے اس پیروں سے جان نکل رہی ہیں۔۔۔۔اسد چھوڑے مجھے

بھوک لگی ہے مجھے کھانا چاہیے۔

پہلے آپ میری بھوک مٹاؤ پھر میں
اپنی پرنسس کی پسند کا کھانا لے
کر آؤں گا۔۔اسد چھوڑیں مجھے
اسد کے ڈر سے مسکان نے باقاعدہ
رونا شروع کر دیا تھا۔

۔ہاہاہا اسد کا قہقہہ گونجا ڈرپوک لڑکی کچھ نہیں کہتا چپ ہو جاؤ۔۔۔آواز نہ
آئے آپ کی مجھے۔مسکان کو بیڈ پر بٹھا کر ماتھا چومتے ہوئے بولا۔۔۔چلو جاؤ
میرے آنے تک تیار ہو جائیں۔

میں ابھی ناشتہ لے کر آتا ہوں۔

جی۔مسکان نے ہاں میں سر کو ہلایا۔

۔اور آج کے بعد میرے پیار کرنے کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں آنسوں نہ آئے۔مسکان یہ بات آپ اچھے سے سمجھ لیں

اوکے۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔میں

آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔اس لیے میری قربت کی شدتوں کو برداشت کرنا آپ پر فرض ہے۔۔۔ سمجھی

آپ۔۔۔جی۔۔۔گڈ۔۔۔۔۔۔۔آپ

تیار ہوں۔تب تک میں دوسرے روم میں فریش ہو کر ناشتہ لے کر آتا ہوں

۔۔

۔خانم میری پسند کا ریڈ کلر ہی

پہن کر تیار ہونا۔۔۔۔جی۔اسد کبڑ سے اپنے کپڑے لے کر روم سے باہر

جاتے جاتے۔واپس پلٹ کر بولا اور روم بند کر کے باہر نکل گیا۔

ooooooooo

20oooooooooo

دل اٹھو اور کتنا سونا ہے جان آپ نے۔۔اسفند کب سے دل کو اٹھانے کی

کوشش کر رہا تھا۔مگر دل میڈم اٹھنے کا

نام ہی نہیں لے رہی تھی۔دل آپ

نے سنا نہیں۔۔

۔اسفند کو آفس گے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے۔۔اس لیے آج

اسفند کا آفس جانا بہت ضروری تھا۔۔اسفند کے بازو پر گولی کا زخم ابھی کافی گہرا تھا۔۔

جس میں اس وقت بھی کافی تکلیف تھی

مگر وہ سخت جان ٹائیگر تھا۔جسے چھوٹی موٹی تکلیفوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

۔اسفند زخم کی ڈریسنگ کر کے کب سے تیار ہو کر کھڑا ہوا تھا۔مگر دل کا ابھی اٹھنے کا دور تک کوئی ارادہ نہیں تھا۔

۔۔۔دل۔۔۔۔ہوں ں ں۔۔۔۔ہوں کی

بچی اٹھ جاؤ اور اپنے شوہر کو کام پر روانہ کرو۔اچھی بیویاں اپنے شوہروں کو اچھے سے تیار کر کے اور اچھا سا ناشتہ کروا کے کے آفس بھجواتی ہیں۔۔

۔اور اچھے شوہر اپنی بیویوں کو رات کو

سونے بھی دیا کرتے ہیں۔۔۔دل نے کمفرٹ میں سے مون نکال کر جواب

دے کر پھر سے کمفرٹ میں منہ گھسالیا۔۔

اچھا جی۔۔۔ہاں جی۔۔۔۔ایک بار اٹھو جان میرے جانے کے بعد سوتی رہنا

میں آپ کا منہ دیکھے بنا آفس نہیں جاؤں گا۔

۔یہ لیں دیکھ لیں منہ دیکھ لیا۔اب بس جائیں۔۔۔دل نے جلدی سے

کمفرٹ میں سے منہ دکھا کر واپس کمفرٹ میں کر لیا۔

یہ تو طے تھا کہ آج دل کا اٹھنے کا بالکل موڈ نہیں تھا۔کیونکہ ساری رات کی

اسفند کی شدتوں نے دل کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔ڈھیٹ لڑکی اٹھو جاؤ نہ یار۔

اسفند اپنا ریوالور لیپ ٹاپ والٹ سب چیزیں سیٹ کر کے آفس جانے کے لیے تیار کر رہا تھا۔

ساتھ میں دل کو اٹھانے کی بے جا کوششیں جاری رکھیں ہوئے تھا۔ دل مجھے ناشتہ بھی کرنا ہے۔۔۔ آپ ایک کام کریں مجھے ہی کھالیں۔ ویسے بھی یہ آپ کا فیورٹ کام ہیں۔۔۔ دل رات کو نیند پوری نہ ہونے کے وجہ سے غصے سے بول کر کروٹ بدل کر کمفرٹ اوپر کھینچتے ہوئے پھر سے سو گئی۔۔

۔ویری گڈ آئیڈیا ہے یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔ اسفند دل کے اوپر سے کمفرٹ کھینچ کر دل کے

پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔آہ آہ آاس نے دل کی کومل سی چیکس پر اپنے دانت گاڑ دیے۔

وہ چلائی تھی۔آپ کو شرم نہیں آتی۔
دل اپنی گال پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔
جان اس میں شرم کی کیا بات ہے
آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں
آپ کو کھالوں۔

میں بولوں گی تو کیا آپ مجھے سچ میں کھالیں گے۔۔ہاں بالکل کھالوں گا کیونکہ میں تو ویسے بھی آل ٹائم ریڈی ہوں اپنی جان کو کھانے کے لیے۔۔اسفند آنکھ سے ٹیس کیا۔۔۔اسفند۔۔جی اسفند کی جان اسفند پیار

لٹاتی ہوئی نظروں سے دل کو دیکھ کر اپنے آنکھوں کو صحراب کرتے ہوئے بولا۔

مجھے کھانا بنانا نہیں آتا دل نظریں دل جھکا کر بولی میری جان کو نہ کھانا بنانا آتا ہے۔نہ پیار کرنا آتا ہے۔ویسے ہماری جان کو کچھ آتا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔آپ مجھ پر کھانا نہ بنانے پر طنز کر رہے ہیں۔دل افسردہ سا منہ بنا کر بولی۔

نہیں میری جان میں آپ کو پیار نہ آنے پر تنز کر رہا ہوں۔۔
میں آہستہ آہستہ سب سیکھ لوں گی۔
۔کیا پیار کرنا۔۔۔اسفند کھلکھلا کر بولا۔۔جی نہیں وہ آپ کو بہت اچھے سے آتا ہے۔میں تو کھانا بنانے کی بات کر رہی ہوں۔

۔مگر کھانا بنائے بنا تو میرا گزارا ہو سکتا ہے۔۔۔کھانا تو باہر سے بھی منگوایا جا سکتا ہیں۔۔۔۔مگر پیار تو باہر سے نہیں منگوا سکتا نا۔۔میری جان آپ بس پیار کرنا
اچھے سے سیکھ لو۔۔۔۔یا پھر آپ
اجازت دے دیدو تو میں پیار بھی
باہر سے ہی لے لیا کروں گا۔

کوئی آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر
تو دیکھے میں جان نہ لے لوں گی
اس کی۔۔دل بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔اور تیش سے اسفند کا کالر پکڑتے ہوئے۔دل کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی اتر آئی۔

۔دل میری جان ریلیکس میں تو مذاق کر رہا تھا۔اسفند اسے پاس کرتے ہوئے بولا۔۔آپ کبھی مذاق میں بھی ایسی بات دوبارہ مت کرنا۔مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔

آپ وعدہ کریں کہ آپ صرف اور صرف میرے ہیں۔ہاں میری جان اسفند صرف اور صرف اپنی دل کا ہیں کا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اسفند کو اندازہ نہیں تھا کہ دل مذاق کو ایسے دل پر لے لے گی۔

۔اسفند نے دل کو کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ لگا کر میچ لیا تھا۔اگر کبھی آپ نے مجھ سے دور جانے کی کوشش کی یا مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو اسفند میں پاگل ہو جاؤں گی۔

میں اپنی جان لے لوں گی۔۔۔دل۔باقاعدہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی ۔میری جان ایسا کبھی نہیں ہو گا۔میں ہمیشہ آپ کا ہوں اور آپ کا ہی رہوں گا۔

میری جان یہ وعدہ ہے میرا۔"دل ایک واعدہ آپ کو ایک بھی میرے ساتھ کرنا ہو گا۔وہ سوں سوں کر کے اپنے رخساروں سے آنسوں صاف کر رہی تھی۔۔کیا۔۔

اگر خدانخواستہ مجھے کبھی کچھ ہو جائے، تو آپ اپنی عزت کی حفاظت کریں گی۔ آپ کو پتا ہیں دل اسفند شہریار سانسوں کے بنا تو کچھ پل جی لے گا مگر عزت کے بنا سانس چلنے کے باوجود بھی مر جائے گا۔

اور میری عزت آپ اور مسکان ہے۔
حالات چاہیں جیسے بھی ہو آپ اس کا مقابلہ کریں گی۔

۔اور کبھی خود کشی کرنے کے بارے میں سوچیں گی بھی نہیں۔ آپکو پتا ہیں کہ خود کشی حرام ہے۔اور میرا رب اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اس کی دی ہوئی زندگی کو آپ اس طرح حرام موت بنا کر مرے۔
ض

دل کبھی اپنی جان لینے کی جرات

بھی مت کرنا۔یہ آرڈر ہے میرا۔آپ

ایسا کیوں بول رہیں ہے۔اللہ نہ کرے

کہ آپ کو کبھی کچھ ہو۔دل اسفند کے

سینے کے ساتھ لگتے ہوئے بولی۔آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں۔اس لیے

بول رہا ہوں دل کہ۔۔میرا کام ہی ایسا

ہیں دل آپ کو ہمیشہ اپنے آپ کو اس بات کے لیے تیار رکھنا ہو گا کہ کبھی بھی

حلات خراب ہو سکتے ہیں۔

اسفند اب آپ مجھے ڈرا رہیں ہے

ایسا کیا کام کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے آپ کے حالات خراب ہو سکتے

ہے۔کیا کرتے ہیں آپ بتائے۔۔اسفند جو

جزبات میں دل سے بہت کچھ بول گیا تھا۔

۔یہ سوچے بنا کہ وہ دل کو اپنے کام کے بارے میں سچ نہیں بتا سکتا تھا۔اسفند کہا کھوء گئے ہے آپ۔دل اسفند کے سامنے اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے بولی ۔بتائے نہ کیا کام کرتے ہے آپ۔

میری جان آپ کا شوہر ایک بہت بڑا بزنس مین ہے۔اس لیے آپ کے شوہر کے بہت سارے دشمن بھی ہیں۔اب اگر
میری پیاری بیوی نے انویسٹیگیشن پوری کرلی ہو تو۔

اپنے بیچارے شوہر کو ناشتہ دیجیے اور کام پر بھیجیے۔آپ بیٹھیں میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آتی ہوں۔واپس آؤ۔دل جو فریش ہونے کے لیے سے واش

روم کی طرف جارہی تھی۔اسفند کی بلانے پر پاس آکر بولی۔۔جی۔۔پہلے آپ میری گڈمارننگ کس دے دو پھر جاکر فریش ہونا۔

۔مجھے لگا کہ آپ نے مجھے کسی ضروری کام کے لیے بلایا ہے دل آنکھوں کو چھوٹا کر کے ناک کو اوپر چڑھا کر بولی۔دل میڈم آپ کی زندگی میں اس سے زیادہ امپورٹڈ اور کوئی کام نہیں ہونا چاہیے، سمجھی آپ جلدی کریں پہلے مجھے کس دو۔اور بعد میں جا کر فریش ہونا۔اسفند دل کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پاس کھینچتے ہوئے بولا۔

۔مجھے فریش ہونے کے لیے جانے دیں دل شرما کر نظریں جھکائے ہوئے منمنائی۔۔۔دل آپ کا شرمانہ کسی دن آپ کی جان لے لے

گا۔۔دل کو یوں شرماتا ہوا دیکھ کر اسفند کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا۔
اور دل کو فورن سے بھی پہلے اپنی پناہوں میں چاہتا تھا۔

۔اسفند جو اپنے دل کی ہاٹ بیٹ کو نارمل کرنے کے لیے۔دل کے نازک سی پنکھڑیوں پر جھکنے ہی والا تھا۔۔کہ دل ہاتھ چھوڑوا کر بھاگ نکلے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

۔دل میری بات سمجھ میں نہیں آرہی باہر آؤ اور مجھے کس دو دل۔دل واش روم میں جا کر دروازہ بند کر چکی تھی۔

۔اگر نہ دوں تو کیا کرلیں گے دل نے واش روم کے اندر سے آواز دی۔اگر میں خود سے گڈمارننگ کس لوں گا تو آپ کو میرا انداز بالکل بھی پسند نہیں آئے گا۔

۔کیوں کے میں کس بھی لوں گا اور آپ کی جان بھی۔جو مرضی کرلے میں تو فریش ہوئے بنا باہر نہیں آؤں گی۔اوکے تو پھر سزا کے لیے بھی تیار رہنا۔

۔آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے آپ پولیس کیوں نہیں جوائن کرلیتے سارا دن مجرموں کو سزائے دیتے رہنا جو آپ کا فیورٹ مشغلہ ہے۔

۔اس پر بھی غور کرلوں گا پہلے گھر کے مجرم آپ تو باہر نکلو آپ کو تو سزا دے لوں باقی کی بات بعد میں سوچوں گا۔

۔اسفند کے نمبر پر اسد کا فون آ رہا تھا۔اس بندے کو بھی چین نہیں ہے۔وہ منہ میں بڑبڑیا تھا۔۔

۔اس کی شادی تک کروا کے دیکھ لی مگر اس خان کو اب بھی صبح صبح میری ہی یاد ستا رہی ہے۔۔۔اسفند موبائل سکرین پر اسد کا نام جگمگاتا ہوا دیکھ کر مسکرایا

اسلا علیکم چین نہیں ہے تمہاری زندگی میں۔ صبح صبح اپنی بیوی کو چھوڑ کر مجھے فون گھمانے بیٹھ گئے ہو۔فون اٹھاتے ہی اسفند اسد پر چڑھ دوڑا تھا۔

۔چین تو مجھے تب آتا جب مجھے سیدھی بات بتاتے۔۔۔مطلب۔۔۔۔ٹائیگر مطلب تو مجھے تم سمجھاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے۔

تمہیں کیسے گولی لگی۔اور مجھے کیوں نہیں بتایا اور باقی سب جن لوگوں کو تم نے بتانے سے منع کرر کھا ہے۔میں نے آکر ایک ایک کی جان نہ لی تو کہہ دینا۔اسد نام نہیں ہے میرا۔۔ان کی جرأت کیسے ہوئی کہ تمہاری سکیورٹی کے حوالے سے مجھ سے بات چھپانے کی۔

۔اسد ریلیکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا مجھے میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔یہ تو میں واپس آکے پتہ لگاؤں گا نا کہ تم ٹھیک ہو یا نہیں۔

میں آج رات کی فلائٹ سے واپس آرہا ہوں۔۔اسد ایسی حکامت کرنے کی جرت بھی مت کرنا۔۔اسفند کا ایٹیٹیوڈ ایک دم سے ٹائیگر کے روپ میں بدل گیا۔

۔یہ وقت مسکان کا ہے اس وقت پر صرف اور صرف مسکان کا حق ہے اسد میں برداشت نہیں کروں گا کہ تمہاری وجہ سے میری بہن کی آنکھوں میں آنسوں آئے۔پہلے ہی سسر اور دماد کی وجہ سے میری بہن نے بہت سال برداشت کیا ہے۔

۔میں مسکان کو سمجھالوں گا۔اسد نے دوٹوک جواب دیا۔۔تم اپنے آپ کو کیوں نہیں سمجھا سکتے اسد۔۔۔۔اسفند نے پلٹ کر جواب دیا۔۔۔سمجھنے

کی ضرورت مجھے نہیں تمہیں ہے اسفند۔۔۔مجھے سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں میں اس وقت بالکل ٹھیک ہوں۔اسفند پاگل کس کو بنا رہے ہے

۔تمہیں بھی اچھی طرح سے اندازہ ہے کہ حالات اتنے ٹھیک نہیں جتنے نظر آ رہے ہیں ہو۔

اسد ایسا کچھ بھی نہیں ہے صرف گولی چھو کر گزر گئی ہے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں اور ویسے بھی یہ خبر تم تک پہنچی کیسے۔

۔کیوں میں تمہیں اتنا غافل لگتا ہوں کہ تمہاری سکیورٹی کے بارے میں کوئی جانچ پڑتال نہیں کروں گا۔اتنے دن سے میرے پاس کوئی خبر نہیں آئی تو میں کچھ پوچھنے کا روادار نہیں ہوں۔۔

۔اور جھوٹ مت بولو صرف گولی چھو کر نہیں گئی۔ تمہیں ڈر گزدیے گئے 24 گھنٹے تک تمہاری حالت بے حد خراب تھی۔یہ سب مجھ سے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۔مگر اب میں ٹھیک ہوں۔تم واپس نہیں آؤ گے۔۔میں واپس آؤں گا۔۔۔تو تم اب ٹائیگر سے بحث کرو گے۔تمہاری اتنی جرات ہو گئی ہے اسد۔۔۔اسفند۔میں ٹائیگر سے نہیں اسفند سے بحث کر رہا ہوں۔

۔اگر مجھے واپس آنے سے منع کیا تو میں جا کر مسکان کو سچ بتا دوں گا کہ تمہارے پیارے بھائی کو اس وقت گولی لگی ہوئی ہے۔آگے پھر تم خود سنبھال لینا روئے گی تو وہ اس صورت میں بھی۔اسد کا انداز دھمکی دینے والا تھا۔۔۔میری بات سنو اسد۔۔اللہ حافظ کل ملتے ہیں۔۔۔اسد کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

اسفند ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے فون رکھ کر بیڈ پر بیٹھ گیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب اسد رکنے والا نہیں ہے۔۔اسد ہمیشہ سے ٹائیگر کی سکیورٹی کو لے کر فکر مند رہتا تھا۔۔۔۔

وہ تو کبھی اتنے سالوں میں اپنے سوا کسی اور پر بھروسہ ہی نہیں کر سکا تھا۔۔یہ پہلی بار ہوا کہ وہ پاکستان گیا اور ٹائیگر پر حملہ ہو گیا۔۔۔۔

۔اسفند کو بھائی ہونے کے ناطے اس وقت صرف مسکان کی فکر ہو رہی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اسد کے اتنی جلدی واپس آنے پر وہ بہت زیادہ اپسیٹ ہو جائے گی۔۔

کیا ہوا ہے کوئی سیریس بات ہے۔دل نہا کر اسفند کا بلیک کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہننے کر باہر آئی تھی۔وہ ٹاول سے گیلے بالوں کو پونچھتے ہوئے اسفند کے پاس آکر بہت فکر پوچھ رہی تھی۔۔

۔نہیں میں پریشان نہیں ہوں آپ زرا ادھر آئیں باقی سب باتیں چھوڑدے اور میری کس دو۔اسفند نے دل کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کو کھینچا تو تو دل اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی تھی۔

اسفند جو تیار ہو کر بیڈ سے پیر لٹکا کر بیٹھا ہوا تھا۔دل اس کے اوپر آ گری تھی افففف کیا ہو گیا ہے۔آپ کو دل اس اچانک ہوئی آفات پر بھوکھلا سی گئی تھی۔۔

۔پیار ہو گیا ہے آپ سے وہ بھی بہت زوروں شوروں سے اسفند اسی پوزیشن میں کروٹ لے کر دل کے اوپر آ گیا۔۔اسفند کے یوں ایک دم سے نزدیک ہونے پر دل کا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔

دل میری جان اس دل کو سنبھالوں ورنہ باہر آ جائے گا۔۔اب بولو بھیگی بلی میری اتنی سی نزدیکیاں تو آپ سے ہضم ہوتی ہے نہیں۔اور واش روم میں اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ سمجھ کر کیا بول رہی تھی۔

اگر میں کس نہ دوں تو یہی بول رہی تھی نہ۔۔اب کہو دل۔۔اسفند دل کے چہرے پر اپنے انابی لبوں سے لمس چھوڑتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔اسفند پلیز چھوڑے مجھے آپ کے لیے ناشتہ بنانا ہیں۔۔۔ مگر آپ کو تو کھانا بنانا ہی نہیں آتا۔۔دل شرم حیا کے رنگوں میں بھیگ کر اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی

۔۔

کوشش کروں گی تو بنانا آجاے گا۔میری جان نے جب کوشش کرنی ہیں تو بھر پیار کرنے کی ٹرائی کریں،اور پہلا ٹیسٹ دو مجھے۔

چلیے یہاں پر کس کرے اسفند اپنے انابی ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔مجھ سے نہیں ہوگا دل اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا منہ چھپاتے ہوئے بولی۔

۔ٹرن ٹرن اب کس کو مصیبت نے آگھیرا ہے اسفند کو اپنے اتنے رومینٹک مومنٹ میں فون کی مداخلت اور فون کرنے والے کے مداخلت زہر لگ رہی تھی۔۔

۔۔سلیم کیا تکلیف ہے۔وٹ کیا بکواس کر رہیں ہو۔۔اسد کو فون کر کے اسے اپڈیٹ دو میں دس منٹ کے اندر آفس پہنچ رہا ہوں۔۔

۔اسفند کیا ہوا ہے آپ کیوں اتنے پریشان ہیں۔۔۔میری جان پریشان نہیں ہوں بس آفس میں کام بہت زیادہ ہو گیا ہے ورکر پریشان ہیں اس لیے آفس جانا بہت ضروری ہے۔۔۔

۔مگر آپ نے تو ناشتہ ہی نہیں کیا میں ابھی بنا دیتی ہوں۔۔آپ ابھی ناشتہ بنانے کا چھوڑیں مجھے ریڈی میڈ ناشتہ دے دیجیے تاکہ میں جا سکوں اور آپ کا ناشتہ میں بھجوا دوں گا۔۔

آپ کو بنانے کی ضرورت نہیں ہے خوامخواہ میں ہاتھ مت جلا لینا مجھے اپنی بیوی کی خوبصورتی بہت عزیز۔۔۔چلے دیجیے مجھے میرا ریڈی میڈ ناشتہ اسفند دل کو کمر سے پکڑ کر اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے بولا۔

۔کون ساریڈی میڈ ناشتہ ۔۔اسفند کی بات دل کے بالکل پلے نہیں پڑی تھی ۔۔ادھر آؤ میں خود ہی ناشتہ کر لیتا ہوں میری ان رومنیٹک بیوی کہتا ہوا اسفند دل کے نازک لبوں پہ جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔

21

ہووؤں ں ں دل نے بچنے کی کوشش کی جو بیکار ثابت ہوئی تھی ۔۔۔اسفند پوری شدت کے ساتھ اپنی طلب پوری کر کہ پیچھے ہٹا تو اب دل اپنی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

بائے میری جان باقی کا اپنا ہدیہ آ کر لوں گا۔۔۔ابھی فلحال کے لیے میں اتنے سے ہی گزارا کر لوں گا۔۔۔۔مجھے جلد از جلد آفس پہنچنا ہے۔۔۔۔وہ دل کو اپنے ساتھ لگا کر ماتھے پہ پیار کرتا ہوا۔۔۔اپنا لیپ ٹاپ اور ریوالور اٹھا کر باہر کے ڈور کی جانب جا رہا تھا۔۔۔وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔۔

۔۔اسفند۔۔۔جی اسفند کی جان۔۔۔دل دو قدم اسفند کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی باہر آئی تھی۔۔۔کیا بات جان کوئی پریشانی ہیں۔۔۔۔اسفند نے دل کے پاس آ کر فکریہ انداز سے پوچھا۔۔

۔آپ واپس کب آئے گے ہائے میرا بچہ میرے دور جانے کے ڈر سے گبھرا گیا ہیں اسفند نے ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ والا بیک پکڑے ہوئے تھا دوسرے ہاتھ سے دل کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

۔میری بیوی کو اپنے شوہر کی دوری بالکل محسوس نہیں ہو گی۔۔آپ ڈور بند کر کے آفس روم میں جائیں میں آپ کو وہیں پر ملتا ہوں۔۔۔

مطلب میں سمجھی نہیں آپ تو جا رہیں ہے ہیں نہ تو پھر آپ آفس روم میں کیسے ملے گے۔

۔آپ اپنے چھوٹے سے دماغ کے اوپر اتنا زور مت ڈالیے جو بولا ہے وہ کریں اور دل اب آپ باہر کا دروازا کھول کر ہر گز باہر نہیں نکلیں گی یہ میرا حکم ہے۔۔

اوکے۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔دل نے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔گڈمائی لو اسفند کی جان کا بہت خیال رکھنا۔۔وہ کہتے ہوئے اسے گھر کے اندر چھوڑ کر دروازہ بند کروا کر تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے جا رہا تھا۔۔

00000000 22

کیا بکواس کر رہیں ہو سر میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔سو پرسنٹ پکی خبر ہے۔۔اسد جو گھر سے مسکان کے لیے ناشتہ لینے نکلا تھا۔۔

اسے راستے اس کسی خاص بندے کا فون آیا۔اسد نے امجد اور سلیم سے کتنی بار رابطہ کر کے یہ پوچھا تھا کہ وہاں پر حالات قابو میں ہیں اور ٹائیگر ٹھیک ہے بظاہر تو امجد سلیم کا ایک ہی

جواب تھا کہ سب کچھ نارمل ہے۔۔۔

۔مگر شاید وہ یہ بھول رہے تھے۔کہ جس کو مطمئن کرنے کی کوشش کر

رہے تھے اس کا نام اسد میر خان ہے۔جسے لوگوں کے دماغ اور لہجے بہت

اچھے سے پڑھنے

آتے تھے۔

۔اسد اپنے دماغ کو مطمئن کرنے کے لیے

دبئی میں اپنے ایک خاص بندے سے بات کر رہا تھا۔جس کی اس نے ڈیوٹی

لگائی تھی کہ اسے ٹائیگر کی پل پل کی خبر دے۔۔

۔جو شک اسد کے دماغ میں پچھلے دو دن

سے گوم رہا تھا۔اسد اس شک کو دور کرنے کے لیے دوبئی میں اپنے بندے

سے معلومات اکٹھی کر رہا تھا۔۔

بولو کیا رپوٹ ہیں۔جو خبر اسے دی گئی تھی۔اس نے اسد کو ہلا کرر کھ دیا تھا۔سر آپ کا شک صحیح نکلا ٹائیگر پر جان لیوا اٹیک ہوا ہے۔اور اٹیک میں ٹائیگر کے بازو پر گولی لگی ہے۔۔

کیا بکواس کر رہیں ہو۔تمہیں یقین ہے کہ خبر پکی ہے۔یس سر فیصد پکی ہیں۔۔میرے آنے تک تم ٹائیگر اور اس کے گھر پر پوری طرح سے نظر بنائے رکھنا سکیورٹی کا پورا انظام اپنے ہاتھ میں رکھنا۔اوکے سر۔
اسد فون بند کر چکا تھا۔اسد کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔اس کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی دماغ کی نسیں ابھری ہوئی تھی۔۔۔

OOOOOOO

مارے گئے یار اب تو ہم نہیں بچیں گے۔کیا ہو گیا ہیں کیا فون سے سانپ کا بچہ نکل آیا ہے۔۔سلیم کو بکھلا کر فون کی طرف دیکھنے پر امجد نے پوچھا۔امجد

بڑے مزے کے ساتھ مووی دیکھ رہا تھا۔ جس میں کوئی موسٹ رومینٹک سین چل رہا تھا۔

۔ سلیم کو بکھلا کر بڑ بڑاتے ہوئے دیکھ کر امجد نے سوال کیا تھا۔۔ یار اسد کا فون آ رہا ہے۔ کیاااااا۔۔۔۔ آپ تو سچ میں مارے گئے ہم۔ اسد کے ڈر سے امجد کو تو مووی کا سین بھی بھول گیا تھا۔۔

وہ اسد کے پاس آ کر ٹینشن سے اپنے بالوں کو کھجانے لگا۔ امجد سلیم اور توبہ کو اچھے سے پتہ تھا کہ جب اسد کو پتہ چلے
گا کہ ٹائیگر پر اٹیک ہوا ہیں تو ان
کی شامت تو پکی آنی ہی آنی تھی۔۔

اسد کو بتانے سے ٹائیگر نے منع کر رکھا تھا مگر اب اسد کو ن نہ بتا کر جو قیامت اسد نے لے کر آنے والا تھا۔ سوچ سوچ کر ان تینوں جان نکلی جا رہی تھی۔

۔السلام علیکم۔۔

تمہارے سلام کی تو ماں کی۔۔اسد

سلیم کے فون اٹھاتے ہی چلایا۔ تم لوگوں کی اتنی اوقات ہو کیسے گئی کہ تم لوگوں نے مجھے ٹائیگر پر ہونے والے اٹیک کے بارے میں نہیں بتایا۔۔

سر ٹائیگر کا حکم تھا کہ ہم آپ کو نہ بتائیں۔۔۔ تو ٹھیک ہے ٹائیگر سے کہہ کر اپنے لیے پھانسی کی نئی رسیاں اور تخت منگوا لینا۔ تابوتوں کا انتظام میں خود کر لوں گا۔ میں آج رات کے فلائٹ سے واپس آرہا ہوں میرے آنے تک

ٹائیگر یا دل آویز کو خروج تک بھی آئی تو میں اپنے ہاتھوں سے تم لوگوں کے ٹکڑے کر کے جیک کھلاؤں گا۔

۔جیک ٹائیگر کے کتے کا نام تھا۔ سیکیورٹی کا انتظام سو فیصد پورا کر و رائٹ ناؤ اوکے۔۔ فون بند ہوتے ہی سلیم اپنے ماتھے پر آئی ہوئی پسینے کی بوندوں کو صاف کر کے وہی صوفے پر ہی ڈھیر ہو گیا۔۔

۔سلیم کو اچھے سے پتہ تھا کہ اسد کا غصہ جو ٹائیگر کی سیکیورٹی کو لے کر ہوتا ہے وہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے سلیم کو آج بھی پچھلے سال کا واقعہ یاد تھا۔ جب سلیم کی تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے ٹائیگر کو گولی لگتے لگتے بچی تھی۔۔

۔تو اسد نے بنا سوچے سمجھے غصے سے سلیم کے ٹانگ پر گولی ماردی تھی۔۔ اس دن اگر ٹائیگر بیچ میں نہ آتا تو شاید وہ گولی

سلیم کی دل پر لگتی اور آج وہ دنیا فانی سے کوچ کر چکا ہوتا۔۔

۔پتہ نہیں اب ہم لوگوں کا کیا بنے گا۔۔میرے خیال سے ہم تینوں کو جا کر ٹائیگر کے قدموں میں گر جانا چاہیے ٹائیگر سے کہنا کہ وہ اسد سے ہماری جان بچالے ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے توبہ
نے اپنا فری کا مشورہ پیش کیا تھا۔۔۔

ooooooo

مسکان کب سے تیار ہو کر روم کے چکر لگا رہی تھی۔اس کے پیٹ میں بھوک کے مارے چوہے دوڑ رہے تھے مگر اسد کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔

اسد آجائیں نا کہاں رہ گئے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے۔وہ اپنے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے راؤنڈ مار کر منہ میں بڑبڑ کر رہی تھی۔۔

ٹک ٹک ٹک۔۔نیچے باہر والا ڈور بج رہا تھا شاید اسد آ گئے ہیں۔۔۔مسکان خوشی سے سیڑیوں کو پھلانگتے ہوئی نیچے پہنچی تھی۔۔

۔مسکان صرف کھانے کی خوشی میں نہیں بھاگی تھی،سچ تو یہ بھی تھا کہ مسکان سے اسد کی ایک گھنٹے بھر کی دوری اسکو سالوں سے بھی زیادہ طویل لگی تھی۔۔

۔ناشتے سے کہیں زیادہ بے قراری سے مسکان اسد کا انتظار کر رہی تھی۔کون ہے۔مسکان نے دروازے کے پاس آ کر آواز دی تھی۔۔جی آپ کا ادنا سا غلام شوہر ہے بی بی جی۔

۔۔ہی ہی ہی اسد کے اتنا

ڈائیلاگ سن کر مسکان کی کھیی

کھیی والی ہسی نکلی۔۔اسد باہر کے ڈور کی چابی گھر بھول گیا تھا۔مسکان کے

ہنستے ہوئے دروازہ کھولا دونوں ہاتھ ہاتھوں میں کھانے والے پارسل

پکڑ رکھے تھے۔۔۔

ادنا غلام شوہر جی آپ باہر کیوں گئے تھے اگر گئے تھے تو چابی لے کر جانا

چاہیے

تھی نا مسکان کو مزاق سوجھ رہی تھی۔۔

۔۔بی بی جی میں تو باہر جانا ہی نہیں چاہتا تھا مگر میری بھکڑ بیوی کو بہت بھوک

لگی ہوئی تھی مجبوری میں گیا تھا۔۔

بی بی جی کیا بتاؤں میری بیوی بہت ظالم ہے۔۔۔وہ بھی اسد تھا مذاق اس کے پاس بھی کم نہیں تھے۔تو آپ اپنی ظالم بیوی کے ظلم برداشت کیوں کرتے ہیں۔۔

میں آج اپنی بیوی کی ایسی طبیعت صاف

کروں گا کہ نا آئندہ کبھی وہ مجھے پر ظلم نہیں کر سکے گی۔۔۔

مسکان شاید بھول گئی تھی کہ سامنے مقابل میں اسد میر خان کھڑا تھا۔جس کو ہر سوال کا جواب بخوبی دینا آتا تھا۔

۔۔۔ہی ہی بعد میں کر لینا پہلے دروازہ کھانا پکڑو۔۔

اسد کی گہری نظر مسکان پر تھی وہ تو مسکان کو دیکھ کر پلکیں جھپکنا ہی بھول چکا

تھا۔۔کیونکہ مسکان لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی مسکان نے اس وقت

فل ریڈ کلر کی فراک پہن رکھی تھی اس کے اوپر

سلور کلر کے دھاگے اور موتیوں سے گلے اور بازوں پر بہت کم مگر نفیس سا

کام کیا ہوا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہنے ہوئے تھے کانوں میں وائٹ

گولڈ کی

پلین بالیاں خوبصورت گہری کالی آنکھوں پر لائنر لگا کر اسے اور بھی

خوبصورت بنا دیا گیا۔ گھنی پلکوں پر لگا ہوا مسکارا لگا ایسے لگ رہا تھا جیسے لیشز

لگا رکھی ہوں۔۔

اور گا۔ کی پنکھڑیوں جیسے خوبصورت باریک ہونٹوں پر رومینٹک ریڈ کلر کی لپسٹک دیکھ کر اسد کے دل نے بہکتے ہوئے خطا کرنے کا سوچا۔

۔دودھ کے جیسی گوری پھولی ہوئی گالوں پر لائٹ سا بلش آن یہ جو اس کے گورے رنگ گالوں کو نیچرل پنک بنا رہا تھا۔۔کالے ریشمی لمبے بال جن کو نیچے سے ہلکا سا کرل کیا ہوا تھا کچھ
بال آگے کر رکھے تھے،اور کچھ بال پیچھے کمر پر جھول رہے تھے۔۔

۔اور دوپٹہ شاید دروازے کی کھٹکھٹ کی آواز سن کر بھاگتے ہوئے مسکان گلے
میں ڈالنا ہی بھول گئی تھی۔پیروں میں ریڈ کلر کی پینسل ہیل والی سینڈل جس کے دو باریک باریک سٹریپ تھے۔

ریڈ کلر کی سینڈل میں اس کے سفید پیر جگمگا رہے تھے۔۔

اس وقت وہ اسد کے لیے کڑا امتحان بن کر سامنے کھڑی تھی۔اسد نے
مسکان کو
دیکھ کر ٹھنڈی بھرتے ہوئے کہا پرنسس میرے ہاتھ سے یہ پارسل پکڑے
۔

۔میں کیوں پکڑوں میں تو ابھی نئی نئی دلہن ہوں اس لیے میں کوئی کام نہیں
کروں گی۔آپ خود ہی لے کر آیئے۔وہ کہتی ہوئی ٹک ٹک کرتی اندر چلی گئ
۔

اچھچھاچا جی تو یہ بات ہے اسد اندر داخل ہوتے ہوئے اپنی ایک ٹانگ سے دروازے کو بند کر کے ڈائننگ ٹیبل پر آ کر ناشتے والے پارسل رکھ دیے۔۔۔۔

وہ کیچن کی طرف جاتی ہوئی مسکان کیطرف لپکا تھا۔۔۔جو کچن سے ناشتے کے لیے برتن لینے جارہی تھی۔خان کی جان کدھر جارہی ہو۔۔

کھانے کے لیے برتن لینے مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔بھاڑ میں جائے آپ کی بھوک پہلے آپ میری باہوں میں آ کر میری شدید بھوک مٹانے کا انتظام کرو۔

اسے کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے گھما کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگا کر اپنی باہوں میں کس لیا۔۔

بڑے ہی ظالم شوہر ہیں آپ کو اپنی بیوی کی بھوک کی پرواہ نہیں ہے۔ہاتھ کو چھوڑوا کر کیچن میں جانے لگی۔۔۔

ادھر آیئے تو سہی کس نے کہا تھا
کہ میرا فیورٹ کلر پہن کر قاتل
حسینہ بن کر گھومنے کو۔مجھے ناشتہ کرنے دیں پلیز پہلے ہی اتنا لیٹ ناشتہ لے کر
آئے ہیں۔۔۔

اسد کے ارادے دیکھ کر مسکان جان چھڑوانے والے انداز سے اس کی گرفت سے نکلنا چاہ رہی تھی۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں اپنی بھوک مٹائے بنا میں آپ کو ناشتہ کرنے دوں گا۔اس کے خوبصورت سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کو کمر سے پکڑ کر پاس پڑے ہوئے صوفے پر گرا دیا۔۔

مسکان نہیں جھٹپٹا کر اٹھنا چاہا تو اس نے مسکان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر سر کی اوپر کی جانب پن کر دیا۔۔۔

خانم شرافت سے میری بات مان کر میری بھوک اور پیاس مٹادو ورنہ آپکو میرا زبردستی والا انداز پسند نہیں آئے گا۔۔

اسد کی بگڑتی ہوئی ٹون دے کر مسکان کی
جان نکل رہی تھی۔اپنے اس ہلکٹ پٹھان کو رات کو جھیل چکی تھی اسے
اندازہ تھا کہ اس کی قربتیں کتنی سخت ہیں۔

اسد مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز چھوڑیں مجھے۔اپنی جان کی امان پانے کے
لیے مسکان منت گھر انداز سے بولی۔

۔میری قاتل حسینہ بھوک تو مجھے
بھی بہت زور و شوروں سے
لگی ہے۔۔۔اسد۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔کتنی

محبت سے آپ اپنے لبوں سے میرا نام لیتی ہیں آیئے ذرا پہلے ہم آپ کے ان نازک لبوں کو تو انعام سے نوازے۔۔اسد کی نظر دل کے بولڈ رومینٹک ریڈ کلر کی لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں پر کب سے ٹکی ہوئی تھی۔۔

۔اسد آپ مجھے چھوڑ دے ورنہ میں قسم سے آپ کو بہت ماروں گی اسد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف دھکیلتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

۔ہاہاہا اسد میر خان کو دھمکی آئی لائک اٹ۔۔تو ٹھیک ہے جب مار کھانی ہی ہے تو پہلے اچھے سے مجھے مار کھانے والے کام تو کر لینے دو۔۔۔

وہ مسکان کے نازک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر پنے سلگتے ہوئے دلکش لب رکھ کر کوان کو قید میں لے گیا۔۔

۔۔مسکان اس وقت بے بس اسد کے نیچے پڑی سوائے پھڑ پھڑانے کے اور
کچھ نہیں کر سکتے تھی۔اسد اتنی شدت کے
ساتھ اپنی تشنگی بٹانے میں مصروف تھا کہ نہ تو اسے مسکان کا پھڑ پھڑانا نظر
آرہا تھا نہ ہی مسکان کی اکھڑی اور پھولی ہوئی
سانسیں سنائی دے رہی تھی۔۔

مسکان کا دل 240 کی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔مسکان کا دل اسد کے دل
کے ساتھ سنائی دے رہا تھا۔۔

۔اس وقت اسد اپنی ہی دھن میں
مست اپنے من کی پیاز کو بجھا رہا تھا۔۔۔مسکان کو جب لگنے لگا کہ اس کی
سانس رک رہی ہے۔تو اسنے اسد کے سینے

پر ہاتھ رکھتے ہوئے زور سے پیچھے کیا

تھا۔۔

۔اسد کی اپنی سانسیں بھی بڑی بے ترتیب ہو رہی تھی۔مسکان کی آنکھوں

کے کونوں میں آنسوں کا پانی جمع ہو چکا تھا

کیونکہ اسد نے جس شدت سے مسکان کے ہونٹوں پر کس کی تھی۔۔۔

اسد کے پیچھے ہٹنے پر اس کا کارزلٹ خود اسد کو بھی نظر آرہا تھا کیونکہ مسکان

کے نازک سے لبوں کے نیچلے کنارے پر کٹ لگ چکا تھا۔

۔اور اسد نے اس کی اتنی محنت سے

لگائی ہوئی لپسٹک کا بھی بیڑا غرق کر

دیا تھا۔۔۔اسد کے ہونٹوں اپنی لپسٹک کا کلر دیکھ کر مسکان سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کی لپسٹک کا بیڑا غرق کر چکا ہے۔۔

مسکان کو اپنی لپسٹک خراب ہونے پر بہت غصہ آ رہا تھا۔ پیچھے ہٹے آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں۔۔۔۔۔غصے سے کہہ کر اسد کو دھکا دے کر اسد کے اوپر آ گئی ۔

اور غصے سے اسد کے کالر کو ہٹا کر اسد 22

کی گردن پر پورے زور سے اپنے دانت گاڑ دیے۔۔ مگر مسکان یہ بھول گئی تھی

کہ ۔وہ اسد میر خان ہے۔وہ فولادی شیر ہے ہرنی کے کاٹنے سے اسے کچھ فرق نہیں پڑنے والا تھا۔۔

وہ بڑے آرام سے نیچے لیٹا رہا۔۔اور ساتھ ہی ساتھ مسکان کی حرکت پر مسکرا بھی رہا تھا۔مسکان خود ہی تھک کر ہانپتے ہوئے پیچھے ہٹی تو اسد کی گردن پر۔مسکان کے دانت اتنی زور سے گڑے ہوئے تھے کہ ہر دانت کے نشان سے خون رس رہا تھا

اور گردن پر دانتوں کا پورا ایک لال

چکر بنا گیا تھا۔۔

۔۔بس تھک گئی میری بیوی اسد مسکان کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھ کر مسکرا کراتے ہوئے بولا تھا۔ویسے میری بیوی میں یہ ٹیلنٹ بھی موجود ہے جان کر بہت اچھا لگا۔۔

پرنسس اب آپ نے اپنا بدلہ لے لیا ہے اب میری باری مسکان کی کمر میں ڈال کر کھڑا ہوا گیا۔۔آنکھ کو دبا کر بولا تھا۔۔انداز بہت شرارتی تھا۔۔

اب جلدی سے کھانا کھالیتے ہیں

اس کے بعد میری باری۔۔۔

کس چیز کی باری مسکان جلدی سے گھبرا کر بولی۔۔آپ کی کوئی باری نہیں ہے بس کھیل ختم ہو گیا ہے۔بے فکر رہو میں آپ کی طرح دانتوں سے نہیں کاٹوں گا آپ کی سانسیں پی کر اپنا بدلہ لوں گا۔۔

مسکان کو کمر سے پکڑ کر کھڑا ہوا تھا اس کو اپنی جگہ سے ہلنے تک نہیں دے رہا تھا۔۔

۔ایسے کیسے میری جان کھیل ختم ہو گیا کھیل تو ابھی شروع ہوا ہے اسد مسکان کو

۔گھبرایا ہوا دیکھ کر مزے لے رہا تھا۔

۔آپ پریشان نا ہوں اب میری باری اسکے بعد پھر سے آپ کی ہی باری ہی ہو گی۔۔

۔مجھے کوئی باری نہیں لینی ہے۔ہاں جی

کیوں کہ میری جان نے ایک ہی بار میں اپنی ساری کسر پوری کر لی ہیں۔۔

۔۔۔مطلب۔۔۔۔مطلب یہ دیکھیے

پرنسس۔اسد نے اپنے گردن سے تھوڑا

ساکالر ہٹایا تو مسکان نے سسک کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔افففففف اللہ

میاں یہ مجھ سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔

سوری سوری سوری مسکان اسد کے نزدیک ہو کر نشان پر اپنے منہ سے پھونک کے مارنے لگی۔لائیے میں اس پر دوا لگا دیتی ہوں۔۔۔نہیں میری جان

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ آرام سے کھانا کھائیں اور اس کے بعد ہاتھوں سے نہیں اپنے لبوں
سے روم میں چل کر مرہم لگائیے گا۔

اسد کی بات پر مسکان نے شرما کر نظر جھکا لی۔۔۔آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا اتنا بڑا زخم کھانے کے بعد بھی آپ کی
حرکتیں وہی کی وہی۔۔مسکان مسکراتے ہوئے کچن میں برتن لینے چلی گئی۔۔

پرنسس ابھی سے میری حرکتیں دیکھ کر گھبرا گئی ہو۔ابھی تو آپ کو ساری عمر

اسد میر خان کو جھیلنا ہے۔۔آپ میری محبت کی بارشوں سے یوں بھاگ نہیں سکتی آخر میری اسی محبت کے لیے تو میری پیاری بیوی روز راتوں کو روتی تھی۔۔

میری تصویروں کو اپنے ان خوبصورت لبوں سے چوم کر سینے سے لگا لیتی تھی۔۔

اب پورے کا پورا اسد میر خان حاصل ہے تو میڈم منہ لگانا پسند نہیں کرتی۔۔۔

۔تصویروں والا اسد بہت اچھا اور معصوم تھا اس لیے اس کی تصویریں سینے سے لگا کر روتی تھی۔مسکان کچن سے ہی جواب دے رہی تھی۔۔۔۔

پرنسس وہ اسد کا بچپن تھا یہ جوانی ہے میری جان۔۔مقابل بھی اسد خان تھا جس کو ہر بات کا جواب وقت پر آتا تھا۔۔ابھی تو آپ کی کہنے کے مطابق میں آپ کو منہ نہیں لگاتی تو آپ
نے میرا حشر کر رکھا ہے اگر
منہ لگاؤں گی تو قسم سے آپ میری جان لے کر ہی چھوڑیں گے۔۔۔

خانم جان تو میں آپ کی ہر صورت نکالوں گا پھر چاہے آپ مجھے منہ لگائیں یا نہ لگائیں اسد میر خان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اسد میر خان اپنی پراپرٹی پر پورے حق سے حق جمانے عادی ہے۔۔

اسد سارا ناشتہ مسکان کے پسند کا لے کر آیا تھا۔ جس میں حلوہ پوری نان پائے اور بیکری سے سویٹس بھی لے کر آیا تھا

کیک اور پیٹیز وغیرہ۔۔

مسکان اور اسد دونوں ناشتے سے فارغ ہوئے تو تقریبا دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ مسکان کچن میں برتن رکھ کر دھونے کی نیت سے کھڑی ہوئی تھی

۔۔۔

کیونکہ وہ اسد کے ساتھ روم میں جانا نہیں چاہتی تھی۔ ابھی تک تو بیچاری کر رات کی شدتوں سے بدن ٹوٹ رہا تھا۔۔

اب دوبارہ سے خان کے شکنجے میں نہیں پھنسنا چاہتی تھی۔ پرنسس آجاؤ روم میں چلے۔۔

نہیں میں ابھی برتن دھونے لگی ہوں

آپ چلے میں بعد میں آتی ہوں۔ لگتا ہے آپ کو میری بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔

میں نے کہا باہر آیئے اور میرے ساتھ روم میں چلیے اس سے زیادہ اور کوئی ضروری کام نہیں ہے۔ اس لہجہ تھوڑا سا سرد تھا جس کی وجہ سے مسکان جلدی
سے ہاتھ دھو کر ٹاول سے صاف کرتی ہوئی باہر آگئی۔۔۔۔

اسد جو پہلے اپنا فون اٹھا کر صوفے کے پاس کھڑا تھا۔مسکان کو آتا دیکھ کر اس کے پاس آیا تھا۔۔نیچے جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا۔۔۔اور اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے قدم روم کی جانب بڑھانے لگا۔۔۔۔

۔۔پرنسز۔۔۔جی۔۔۔میں نے آپ کو پہلے بھی سمجھایا تھا نا کہ جب میں آپ کو
اپنی محبت نچھاور کرنے کے لیے بلاؤں تو آپ کو میرے پاس آنا ہوگا بولا تھا نا۔۔۔

۔۔۔جی۔۔۔وہ بامشکل جی بولی۔۔تو پھر یہ آج دوسری بار آپ نے میری محبت کی بارش سے بھاگنے کی کوشش کی ہے۔۔مجھے بات دہرانے کی عادت نہیں ہیں۔

۔

پلیز آئندہ سے گریز کیجیے گا۔۔

کیونکہ میں اپنی محبت کے ٹائم پر کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کر سکتا۔میری محبت کی بارشوں میں بھیگنا اور میری قربت کی ٹیسوں کو برداشت کرنا آپ پر فرض ہے۔میرے خیال سے آپ بہت سمجھدار ہیں میری بات سمجھ گئی ہوں گی۔۔

۔۔۔جی۔۔۔مسکان نے بامشکل سر کو ہلا کر جی کا تھا۔۔۔گڈ۔۔اور باقی آپ کو سب کرنے کی اجازت ہے۔یہ بھی کر سکتی ہیں۔اسد اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

جس پر مسکان کے دانتوں کے تازہ تازہ نشان تھے۔۔مسکان نے اپنی حرکت پر شرم کی ماری نظریں جھکا رہی تھی۔۔۔اسے اپنے پاس کھڑا کرتے ہوئے خود بیڈ پر بیٹھ گیا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود بیڈ پر لیٹ گیا۔۔اسی پوزیشن میں اسے بھی اپنے اوپر گرا لیا۔۔۔

مسکان کی سلکی بال اسد کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے اسد مسکان کی گردن پر اپنے لب رکھے ہوئے بالوں کی جھالر کے نیچے خود کو اس کے جسم کی خوشبو سے مہکا رہا تھا۔۔

کروٹ لیتا ہوا اس کے اوپر آگیا ہاتھ اس کی کمر کے نیچے تھا۔جس سے اس نے اس کی زپ کھول کر شرٹ کو کاندھے سے ہٹا کر کس کی تھی۔۔۔

اس کی خوبصورت بیوٹی بون پر اپنے لب رکھے تھے مسکان کی سسکی نکلی تھی وہ اپنی آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی۔۔

اس کے خوبصورت لبوں کو گہری نظروں سے دیکھ کر اس پر جھکا اور نمی کو پیتے ہوئے گردن سے دل تک کا سفر طے کرنے لگا تھا۔۔

بیڈ کور کو کھینچتے ہوئے اس نے خود کے اوپر لپیٹ لیا نیچے لیٹی ہوئی مسکان خود ہی اس کے اندر چھپ گئی۔اپنے لبوں سے اسکے کپڑوں کی شناخت ہٹاتے ہوئے وہاں پر لبوں کی مہریں لگانے لگا تھا۔۔۔

مسکان کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی سسکتی ہوئی مسکان اسد کی محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی۔لمسوں کی جلن سے اپنی سسکیاں نہیں روک پا رہی تھی۔۔

پورے روم میں مسکان کی دبی دبی سسکیاں گونج رہی تھی۔ جبکہ اسد کی تیز سانسوں کی آوازیں مسکان کی سسکیوں کے ساتھ مل کر ایک الگ ہی تو تیار کر رہی تھی۔۔

وہ پر کھٹا بن کر چھایا ہوا تھا ایک بار پھر اس کی سانسیں تنگ کر گیا۔۔۔

23 oooooooo

اسد کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس عورت کو وہ سزا دے کہ ہر عورت کی روح کانپ

جائے۔۔ مگر وہ اسد خان تھا جس کی فطرت میں کسی عورت پر ہاتھ اٹھانا نہیں تھا۔

۔اپنا منہ کھولو اور بکواس کرو کہ میری بہن کہاں ہے۔اسد چلایا تھا۔۔۔

۔صاحب جی مجھے نہیں پتہ کہ آپ کیا بول رہے ہیں۔وہ عورت اسد خان کو دیکھ کر ڈر رہی تھی مگر ساتھ میں جھوٹ بولنے سے باز بھی نہیں آ رہی تھی۔

تم ایک عورت ہو اور مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہیں ایسی سزا دوں کہ تمہارے روح کانپ جائے۔۔۔

۔شاید تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارے سامنے اسد خان کھڑا ہے جب میں تمہارے ٹکڑے کر کے جنگلی کتوں کے آگے ڈالوں گا تو تم تو کیا تمہارے ٹکڑے بھی بول کر بتائیں گے۔کہ میری بہن کہاں ہے

۔۔۔۔۔۔۔

۔اسد جو اس غرض سے یہاں پر آیا تھا کہ دل آویز کے گھر والو کا پتہ لگا

سکے کہ انہوں نے دل آویز کے ساتھ ایسا کیوں کیا تھا۔ کیونکہ یہ ذمہ داری اسفند نے اس پر ڈالی تھی کہ پاکستان سے آتے ہوئے یہ پتہ لگا کر واپس آئے ۔۔۔

۔ مگر یہاں آکر جو کچھ اسد نے دیکھا تھا اس نے اسد کے دل کی دنیا کی کایا ہی پلٹ دی تھی ۔۔ اسد کے سامنے وہ
عورت تھی جس نے اس ایکسیڈنٹ والی رات کو نور کو اغوا کر لیا تھا ۔۔۔

۔ صاحب جی مجھے سچ میں نہیں پتہ چل رہا کہ آپ کیا بول رہے ہو ۔۔ اس کو اٹھاؤ اور کو جنگلی کتوں کے آگے ڈال دو رائٹ ناؤ۔ اسد بہت زور سے چلا کر اپنے آدمیوں سے بولا تھا ۔۔۔۔

۔نہیں نہیں صاحب جی میں بتاتی ہوں بتاتی ہوں۔ایسامت کرنا صاحب جی۔۔۔

۔جیسے ہی اسد کے آدمیوں نے اس عورت کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچنا شروع کیا تو اس نے جلدی سے رونا پیٹنا شروع کر دیا تھا۔۔

۔تو بتاؤ روکا کس نے ہے جلدی منہ کھولو اسد زور سے دھاڑا تو عورت کانپ گئی۔۔

۔صاحب جی اسے ہم نے بیچ دیا ہیں اس عورت نے ڈر سے کانپتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

۔کس کو اسد سرخ آنکھوں سے عورت کے اوپر بندوق تان کو بول رہا تھا۔غصے سے اسد کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔صاحب جی ہمیں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ۔۔۔

سچ بولو ورنہ گولی ماردوں گا۔۔

۔صاحب جی ہمیں نہیں پتہ ہم نے تو اسے بیچ دیا ہے اس وقت وہ کہاں ہے ہمیں سچ میں نہیں پتہ صاحب جی ہمیں معاف کر دیں۔۔۔وہ ہاتھ چھوڑ رہی تھی۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔ تمہیں تو اگر میں نے زندہ نہ کاڈ دیا تو پھر کہنا بس مجھے ایک بار

اپنی بہن کا پتہ لگا لینے دو۔۔۔۔

۔اس کمینی کو اٹھاؤ اور بیس منٹ میں لے جا کر بند کرو۔۔۔ نہیں صاحب جی میں سب بتاتی ہوں ہم نے سرتاج کے ہاتھوں سے دل آویز کو دوبئی میں بیچا ہیں۔۔۔۔

۔مگر صاحب جی اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہم نے آپ کی بہن کو اغوا کرنے کا حکم آپ کے چاچا شمس خان نے دیا تھا۔۔۔۔

۔اور بیچنے کو بھی آپ کے چچانے ہی کہا تھا۔۔سچ سن کے اسد کا سر چکرا گیا
اب اس کو ساری بات سمجھ میں آ رہی تھی گزارا ہوا وقت اسد کے آنکھوں
کے سامنے گھومنے لگا۔۔۔۔

۔اسد کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کا سگا چچا اس سے بدلہ لینے کے لیے اس حد
تک گر سکتا ہے۔۔۔۔ مگر اس عورت کی بات سن کر اسد کے دل کو ایک
سکون ملا کہ اس کی بہن محفوظ ہاتھوں میں تھی۔۔۔۔۔۔

۔یعنی کہ دل آویز اس وقت اسفند شہریار کے نکاح میں تھی یا اللہ تیرا شکر
ہے
کہ تو نے میری بہن کو یہاں سے اغوا ہونے کے بعد بھی محفوظ ہاتھوں تک
پہنچا یا دیا۔۔۔۔

۔اسے مجھ تک پہنچایا اللہ تیرا شکر ہے تیری کارا گری تو ہی جانتا ہے۔۔اسد نے

دل ہی دل میں پیارے رب کا شکر ادا کیا جس نے اس کی بہن سے اسے پھر سے ملا دیا اور اس کی عزت کو بھی محفوظ رکھا۔۔۔۔

۔اس کو اٹھا کر لے آؤ یہ کہہ کر اسد لمبے بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا تھا۔۔۔

۔نہیں صاحب جی میں نے آپ کو سچ

بتا دیا ہے اب آپ مجھے چھوڑ دیں۔وہ عورت رو رو کر اسد سے معافی مانگ رہی تھی۔۔وہ بنا جواب دیے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

۔اسد کا بس چلتا تو وہ اس عورت کو گولی مار دیتا۔ مگر ٹائیگر کا حکم تھا کہ دل آویز کے مجرموں کو سزا وہ خود دے گا اسد چاہ کر بھی ٹائیگر کے خلاف نہیں جا سکتا تھا۔

○○○○○○○○○○○

۔وہ اپنے فیورٹ بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ اس میں سکائی بلو شرٹ پہن کر آیا تھا۔۔ آنکھوں پر دھوپ والے گوگل۔ مردانہ مظبوط ہاتھ میں برینڈڈ ریسٹ واچ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

۔پیروں میں ہش پپی کے شوز پہنے ہوئے وہ اپنی فیورٹ بلیک لیٹ کروزر سے۔ جب نیچے اترا تو قسم سے کسی ملک کا خوبصورت مغرور شہزادہ لگ رہا تھا

۔۔۔

۔اپنی اکڑو مغرور چال سے چلتا ہوا اپنے آفس میں داخل ہوا تھا۔وہ اتنا جاذب نظر تھا کہ لڑکیاں تو کیا مرد بھی اسے سرائے بھی نہ نہیں رہ سکتے۔۔

۔۔گڈ مارننگ سر۔۔گڈ مارننگ

میرے روم میں آؤ ٹائیگر آج کافی دن کے بعد اپنے آفس پہنچا تو پوری ٹیم محتاج ہو کر سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

۔ٹائیگر نے سلیم کو آفس روم میں بلوایا تھا۔۔۔سلیم ٹائیگر کے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے روم میں پہنچا چکا تھا۔۔۔

۔اب بولو خبر کیسے پھیلی کہ میں نکاح کر چکا ہوں۔۔نو آئیڈیا سر مگر یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی ہے کہ آپ نکاح کر چکے ہیں اور آپ

۔۔۔سلیم کہتے کہتے چپ کر گیا تھا۔۔۔اور میں کیا ٹائیگر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے اپنی چیر پر بیٹھا ہوا تھا اسے ادھر سے ادھر گھمار ہا تھا۔۔۔ سلیم کی بات پر ٹائیگر نے آئی برو کو اٹھا کر پوچھا تھا۔۔۔

۔"سر یہی کہ آپ اپنی وائف سے بے حد پیار کرتے ہیں۔۔۔اور سر سننے میں یے بھی آیا ہے کہ میم کی جان کو خطرہ ہے۔وہ ڈرتے ڈرتے بول رہا تھا ۔۔

۔"کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر تو دیکھے اس کی آنکھے نکال دوں گا۔اسکا سینہ چیر کر اپنے ہاتھوں سے دل نوچ کر باہر نہ رکھ دوں گا جو میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے گا۔۔۔

ٹائیگر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔سوری سر مجھے جو رپورٹ " ملی۔۔مجھے لگا آپ تک پہنچانی بے حد ضروری ہے۔۔۔ٹائیگر کی خونی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ڈر رہا تھا۔

۔یہ خبر تم نے اسد کو دے دی ہے۔

جی سر وہ آج رات کی فلائٹ سے پہنچ جائیں گے۔۔آؤٹ۔۔۔ٹائیگر نے آنکھ کے اشارے سے سلیم کو روم سے باہر جانے کا بولا تھا۔۔۔

۔"دل کی جان کو خطرہ ہے یہ سن کر اس وقت ٹائیگر کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی اس۔اس کا دماغ کھول رہا تھا۔۔۔۔

۔ٹائیگر نے سامنے پڑا ہوا فون ٹیبل سے اٹھایا تھا۔وہ فون کی سکرین پر لگے
وال پیپر پر دل کی تصویر دیکھ کر رہا تھا۔۔۔۔
وہ اپنے انابی لبوں سے مسکرایا تھا جس سے اس کے ڈمپل گہرے ہو گئے"
مغرور چہرے پر سمائل کسی قیامت سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔ٹائیگر نے اپنے گھر کے آفس
روم کا کیمرہ لیپ ٹاپ پر زوم کر کے دیکھا تو دل اسفند کے کہنے کے مطابق
آفس روم میں بیٹھی اسفند کا انتظار
کر رہی تھی۔وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنی بالوں کے لٹوں سے کھیلتی ہوئی
معصوم سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔

۔دل۔۔۔۔جی۔۔۔دل ڈر کے اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ٹائیگر کے

پورے گھر میں خفیہ مائیک اور کیمرے لگے ہوئے تھے۔۔اسفند نے مائیک پر آواز دی تو دل اسفند کی آواز سن کر ڈر کر سی سے کھڑی ہو گئی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔۔۔۔۔۔

آپ کہاں ہیں۔۔۔"

آپ کے دل میں۔۔۔دل روم میں

ادھر ادھر نظریں دوڑانے کے بعد پریشان ہو کر اپنے ہونٹوں کو چبانے لگی۔۔

۔"دل ان بیچاروں کو چھوڑ دو ان کا کوئی قصور نہیں ہے ہر بات پر ان پر ظلم کرنا چھوڑ دو میری جان اور سامنے لیپ ٹاپ پر دیکھو۔۔۔

۔دل نے سامنے لیپٹوپ

پر دیکھا تو وہ آفس بیٹھا ہوا تھا۔دل اسفند کو دیکھ کر کھل اٹھی تھی۔۔

۔"میری جان کیا کر رہی ہے۔۔۔کچھ بھی نہیں بور ہو رہی

ہوں۔۔۔۔۔۔اچھا جی بور کیوں ہو رہی ہے ہو۔۔۔

۔"کیونکہ مجھے آپ کے بنا گھر اچھا نہیں لگ رہا دل نے اتنی معصومیت سے

کہا جیسے ایک چھوٹا بچہ اپنے کھلونے سے دور ہو کر اداس ہو جاتا ہے دل کی

کیفیت بالکل اس وقت ویسی ہی تھی۔۔۔

۔۔صدقے جاؤں آپ کی معصومیت پر میری جان چند گھنٹوں کی بات ہے اس کے بعد میں اپنی جان کے پاس آجاؤں گا۔۔۔۔

۔منہ اوپر کرے اور مجھے مسکرا کر دکھائیں آپ مجھے یوں اداس اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔میری طرف دیکھو دل۔۔شاباش جلدی سے مسکرا کر دیکھاؤ ۔۔۔ویری گڈ اب جلدی جلدی سے جاؤ اور دروازہ کھولو باہر امجد کھڑا ہو گا وہ آپ کے لیے ناشتہ لے کر آیا ہے آپ وہ لے کر آئے۔۔

۔اسفند نے اپنے پورے گھر میں کیمرے اور مائیک لگائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اسفند پورے گھر کو دیکھ سکتا تھا۔

۔امجد ناشتہ لے کر پہنچ گیا ہے ٹائیگر یہ دیکھ چکا تھا۔۔۔اسلام علیکم بھابی جی امجد نے نظروں کو جھکا کر سلام کیا تھا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔یہ آپ کے لیے کھانا ٹائیگر سر نے بھیجا ہے تھینک یو۔۔وہ دل دو پارسل لے کر آفس روم میں واپس آگئی۔یہ والا پارسل کھولو اسفند نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔۔امجد دو پارسل دے کر گیا تھا۔۔۔

دل نے جیسے ہی پارسل کھولا اس کے اندر بہت ہی خوبصورت موبائل" دیکھ کر دل بہت خوش ہوئی۔۔۔یہ کس کے لیے ہے۔وہ موبائل کو پارس سے نکال کر بہت چہتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔

یہ اسفند کی جان کے لیے۔۔۔اس میں میرا نمبر سیف ہے آپ جب چاہیں مجھ سے بات کریں۔۔ تھینک یو۔۔دل اتنا مہنگا اور خوبصورت موبائل اپنے لیے دیکھ کر بہت خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

میری جان کو پسند آیا بہت زیادہ۔۔۔جی بہت زیادہ۔۔۔۔بہت پر زور دیتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔تو ٹھیک ہے اپنا تھینک یو میں آپ سے رات کو آکر لوں گا۔۔

۔دل کو پتہ تھا کہ اسفند کیا بول رہا ہے اس لیے شرما کر اپنا موبائل دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔میری چھوئی موئی اگر شرما لیا ہو تو اب مجھے ناشتہ کر کے دکھا ؤ۔۔۔وہ دل اس طرح شرمایا ہوا دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

۔نہیں میں رات کو آپ کے ساتھ کھاؤں گی آپ بھی تو ناشتہ کر کے نہیں گئے نا۔۔۔۔

۔نہیں میں تو ناشتہ کر کے آیا ہوں بہت جوسی ناشتہ تھا۔اس کا ٹیسٹ ابھی تک میرے لبوں پر ہے۔۔

۔اسفند پلیز چپ ہو جائے دل کا یوں شرمانا ہی تو اسفند کو بے حد پسند تھا دل شرما رہی تھی اور اسفند جان لٹاتی ہوئی نظروں سے اس سے دیکھ رہا تھا۔دل تم مجھے اسی طرح مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہو تمہاری طرف آنے والی گرم ہوا کا رخ بھی میں پلٹ دوں۔جو لوگ تمہاری جان کے لیے خطرہ بنے گے۔ ۔میں ان کے کلیجے نوچ لوں گا اپنے دماغ میں سوچ رہا تھا۔۔

24

oooooooooo

۔اسد جب سے گھر واپس آیا مسکان ایک چیز نوٹ کر رہی تھی کہ اسد کسی گہری سوچ میں پڑا ہوا تھا۔۔

وہ خوش بھی تھا۔کیوں کہ وہ سوچتے ہوے بار بار مسکرا رہا " تھا۔۔۔جناب کیا بات ہے بڑا اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے۔۔

۔ہاں پرنسس بات ہی بہت خوشی کی ہے۔۔۔اچھا مجھے بھی تو پتا چلاے کہ آپ کو ایسا کون سا سا خزانہ مل گیا ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

۔پرنسس پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا میں آپ کو اس وقت

کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔ مگر بہت جلد میں آپ کو اپنی خوشی کا راز بتاؤں دوں گا۔۔۔

۔اسد نے مسکان کے ہاتھ کو نرمی سے پکڑ کر اپنے مضبوط ہاتھ میں قید کیا تھا

۔۔۔اسد پلیز اتنا سسپنس مت کریٹ کرے

۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔خان کی

جان ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔اسد آج رات کی فلائیٹ سے دوبئی واپس جا رہا تھا۔۔۔جانا تو اسد کا پہلے سے ہی کنفرم ہو گیا تھا جب سے اسے یہ پتہ چلا تھا کہ ٹائیگر پر اٹیک ہوا ہے۔اسد جلد از جلد واپس دبئی پہنچنا چاہتا تھا کیونکہ وہ ٹائیگر کی جان کے ساتھ کسی بھی طرح کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

۔مگر آج سلیم سے بات ہونے کے بعد جانا اور بھی ضروری ہو گیا تھا۔کیونکہ ٹائیگر اور دل آویز کے نکاح کی بات مافیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔

۔مافیا کے جو لوگ ٹائیگر کے دشمن تھے ان کے ہاتھ ٹائیگر کی کمزوری لگ چکی تھی۔اور سلیم کی خبر کے مطابق دل آویز کی جان کو خطرہ تھا۔وہ لوگ دل آویز پر اٹیک کر کے ٹائیگر کو کمزور کرنا چاہتے تھے۔۔

۔اس لیے آج رات کو ہی اسد کا وہاں پر جانا بے حد ضروری ہو گیا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ مسکان کو یوں روتے ہوئے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

جن آنکھوں میں وہ خوشیاں ہی خوشیاں دیکھنا چاہتا تھا ان میں اپنے نام کے " آنسوں کیسے بھر کے جانے کی ہمت کرتا۔اسد کی ٹکٹ کنفرم ہو چکی تھی۔۔۔

۔اسد کو پتا تھا کہ سب سے مشکل مرحلا مسکان سے جانے کی اجازت لینا تھا۔۔مسکان مجھے واپس جانا پڑے گا بہت ضروری کام ہے۔۔بس اسد کے کہنے کی دیر تھی کہ۔اس کے مسکراتے ہنستے چہرے پر ویرانی چھا گئی تھی۔ مسکان کی موٹی موٹی کالی لینس والی آنکھوں سے پلکوں کی باڑ کو توڑتے ہوئے آنسوں کی بوچھاڑ چکی تھی۔۔۔۔

۔پرنسس پلیز پلیز رونا مت ورنہ میں جا نہیں سکوں گا۔وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے ساتھ لگا کر چپ کروا رہا تھا۔۔۔

۔آپ سے کس نے کہا ہے کہ میں آپ کو جانے دوں گی۔۔مسکان نے روتے ہوئے بھیگی بھیگی پلکوں کو اٹھا کر جب اسد کی طرف دیکھ کر جواب دیا تو ،اسد کو ایک پل کے لیے اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

۔مسکان کی آنکھوں میں اتنا درد تھا کہ

اسد مسکان کی آنکھوں میں دیکھ ہی نا سکا۔۔۔پرنسس جانا ہے بے حد ضروری ہے ورنہ کس کم بخت کا دل کرتا ہے اپنی اتنی خوبصورت بیوی کو چھوڑ کر جانے کو۔

۔ایسا کون سا کام ہے۔جو آپ کو

شادی کے دوسرے دن ہی اپنی بیوی کو چھوڑ کر جانا پڑ رہا ہے۔وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی ہوئی بامشکل بولی تھی۔۔

۔میری بات سمجھنے کی کوشش کرو مسکان۔۔۔نہیں آپ سمجھنے کی کوشش کرے۔۔۔وہ اسد کی بات کو کاٹتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

۔ہمیشہ میں ہی کیوں سمجھنے کی کوشش کیوں کروں۔۔۔جب آپ کا دل چاہا آپ کو مجھ سے پیار ہو گیا۔جب آپ دل چاہا آپ نے نکاح کر لیا۔۔جب آپکا دل چاہا مجھے سے دور چلے گئے۔آپکا دل نہیں چاہا تو دس سال تک مجھے فضول سمجھ کر کبھی مجھ سے بات تک کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔جب آپ کا دل چاہا اچانک واپس آ کر مجھے اپنی زندگی میں واپس سے شامل کر لیا ۔اور اب آپ کا دل پھر چاہا تو آپ مجھے جھوٹ کر ضروری کام سے دوبئ وآپس جانا چاہتے ہے۔ہر بار قربانی مسکان ہی کیوں دے۔ہر بار میں ہی کیوں سمجھوں وہ ہچکیوں سے رو رو کر بول رہی تھی۔۔۔

۔مسکان اپنے دل کی بھڑاس نکال کر روتی ہوئی اپنی اپنے ہاتھوں کی پشت سے بڑی بے دردی اپنی نازک سی گالوں کو رگڑتے ہوئے۔۔۔وہاں سے اُٹھ کر جا رہی تھی۔۔۔

۔پرنسس واپس آؤ۔۔۔مجھے نہیں آنا

کہتی ہوئی روم سے باہر جانے کے لیے ابھی ڈور کے ہینڈل پر ہاتھ ہی رکھا تھا

کہ ،اسد بیڈ سے نیچے تیز رفتار سے

اتر کر مسکان کے سامنے آگیا۔۔

۔مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال

کر اسے آپ اپنے قریب کر لیا

اسد نے مسکان کو اپنے اتنے

قریب کرر کھا تھا کہ مسکان

کے نازک کانپتے ہوئے ہونٹ

اسد کے انابی سلگتے ہوئے

ہونٹوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔

۔اب بولو کیسے کہا کہ آپ میرے پاس

نہیں آئیں گی۔۔ کتنی بار بولا ہے

مسکان کہ جب میں آپ کو اپنے

پاس بلاؤں تو میں بدلے میں

انکار نہیں سننا چاہتا۔۔۔اسد مسکان

کی گردن پر اپنے ہونٹوں کے

گرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے اپنی

بات اس تک پہنچا رہا تھا۔۔۔

کیوں صرف مجھ پر ہی فرض ہے کہ جب آپ مجھے اپنے پاس بلائیں تو میں"
انکار نہیں کر سکتی۔ مگر آپ کا جب
دل چاہے مجھے سانسوں سے زیادہ قریب کر لیتے ہیں جب دل چاہتا ہے تو
ہزاروں میل دور چلے جاتے ہیں۔۔۔

۔دونوں ہاتھ اسد کے سینے کے اوپر رکھ
کر پیچھے کی طرف دھکیلتی ہوئی بولی تھی۔ مگر وہ اسد کو اپنی جگہ سے ایک انچ
بھی ہلانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔۔مسکان کی نازک سی جان شاید غصے
میں یہ بھول گئی تھی کہ اس کے سامنے چھ فٹ کا خوبرو نوجوان پٹھان کھڑا
ہے۔۔جس کا
سینہ کسی مضبوط چٹان کی مانند تھا۔۔۔

۔جس پر ہاتھ زور سے مارنے کی

وجہ سے مسکان کو اپنی ہتھیلیوں

میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

۔ہاں ہے مجھے حق کہ میں جب

چاہوں آپ کو اپنی سانسوں سے

بھی زیادہ قریب کر لوں۔۔ مگر آپ

مجھے خود سے دور کریں یہ حق

اسد میر خان نے آپ کو نہیں دیا۔۔۔

۔اسد پاگلوں کی طرح مسکان کے

چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔

اور اپنے انابی سلگتے ہوئے ہونٹوں

کے لمس چھوٹے جا رہا تھا۔۔۔

۔مسکان کی سانسیں تیز ہونے
لگی تھی۔آپ مجھے ایک ہی
بار کیوں نہیں مار دیتی ہے یہ
بار بار مجھ سے آپ کی جدائی
کا دکھ برداشت نہیں ہوتا۔۔۔

۔وہ اسد کی باہوں میں بگلنے
لگی تھی اور ساتھ میں روتے
روتے اپنے دل کی بات بول رہی

تھی۔۔کیسے ایک ہی بار مار دوں

جب آپ میری قربتوں سے ٹوٹ

کر میری ہی باہوں میں آپ سکون

ڈھونڈتی ہیں تو میرے دل کو جو راحت ملتی ہے میں وہ راحت کیسے خود سے

دور کردوں۔۔۔۔

۔اسد تھوڑا نیچے جھکا اور مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا۔۔اور

مسکان پر گھٹا بن کر چھانے لگا۔۔

مسکان پر جب اسد کے پیار کی بوندا باندی شروع ہوئی تو مسکان کا غصہ

جھاگ کے مند بیٹھ گیا۔اسد کے ہر لمس سے

مسکان کی سانسیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔۔اسد مسکان کے چہرے

پر اپنے سلگتے ہونٹوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

۔اسد کے لب جب مسکان کی بیوٹی بون کو چوم کر دل والے مقام پر پہنچے تو مسکان سسک اٹھی تھی۔۔۔

اسد نہیں"۔وہ اسد کے لمسوں سے سسکتی ہوئی اس کا نام بولی تھی۔۔"

۔خانم یہاں پر میں ہی تو ہوں پھر یہاں کیوں نہیں۔۔۔

۔وہ گھمبیر آواز میں بول رہا تھا۔

۔مسکان سے اس سے آگے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔کیونکہ سچ بھی یہی تھا کہ اس کے دل پر صرف اسد کا راج چلتا تھا۔۔

۔مسکان کی سانسیں تیز ہونے لگی دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا۔۔۔اسد کی
قربت میں وہ خود کو پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔

۔اب کمرے میں صرف تیز رفتار سانسوں کی مالا جپنی جارہی تھی۔۔یاد بھی
دبھی سی سسکی کی آواز آرہی۔۔جسے بڑی مہارت کے ساتھ اسد اپنے لبوں
سے روک لیتا تھا۔۔۔

۔اسد مسکان پر اپنی محبت کی بارش برسا
چکا تھا۔اب وہ ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سیدھا لیٹا ہوا تھا جبکہ دوسرا
ہاتھ مسکان کی کمر کے نیچے سے
ہوتا ہوا مسکان کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔۔۔

۔اسد اس وقت شرٹ لیس لیٹا ہوا

کچھ سوچ رہا تھا۔۔مسکان اسد کی شرٹ پہن کر اسد کے سینے پر سر ٹکائے

اس کے اوپر لیٹی ہوئی تھی۔مسکان کا پر سکون چہرہ دیکھ کر اسد کے انابی لب

اکیلے میں مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

۔کیونکہ مسکان تو اسد کے پیار میں بھیگ کر اسد کے سینے کو اپنا بستر سمجھ کر

آرام سے سو رہی تھی۔۔۔۔

۔خان کی پاگل خانم کیوں میرے

سامنے رو رو کر میرا صبر آزماتی ہو آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ سے دور ہو کر

میں بہت سکون میں ہوتا ہوں آپ تو اپنا

رونا میرے سامنے رو کر اپنا غصہ نکال کر دل ہلکا کر لیتی ہیں۔ مگر میری جان آپ کو کیسے بتاؤں کہ آپ سے ایک پل کی دوری بھی میرے لیے جان لیوا ہوتی ہے۔۔۔۔

۔آپ کو چھوڑ کر جانا میرے لیے اتنا
آسان نہیں ہے۔آپ سے دور جانا میرے لیے ایسے ہے جیسے میرا دل ساتھ ہو لیکن دھڑکنیں یہی پر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

۔جیسے جسم لے جا رہا ہوں مگر سانسیں یہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

۔ہاں تو کیوں چھوڑ کے جا رہیں ہے اپنی دھڑکنیں اپنی سانسیں لے چلیں نا مجھے بھی ساتھ۔۔اسد جو مسکان کو سویا ہوا
سمجھ کر اپنے آپ سے آہستہ آہستہ

سے باتیں کیے جارہا تھا۔۔مسکان کی

آواز پر اس نے چونک گیا تھا۔

۔آواز پر چونک کر اس نے تکیے سے سر اٹھا کر اپنے سینے پر لیٹی ہوئی مسکان

کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

شرارتی پرنسس آپ جاگ کر

چوری چوری میری باتیں

سن رہی تھی۔

۔اس نے مسکان کے ماتھے

پر پیار سے اپنے ہونٹوں کا بوسہ

دیتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

۔میں سچ میں آپ کو نہیں جانے

دوں گی۔۔وہ منہ پلا کر غصے سے نظریں کما کر بولی تھی۔۔۔پھر سے غصہ

ابھی ابھی تو میں نے آپ کے اندر اتنی مٹھاس بھری ہے آپ پھر سے زہریلی

ہونے لگی ہو۔۔۔۔۔

۔پرنسس میرا جانا بہت ضروری ہے اگر نہ ہوتا تو آپ کی قسم میں ضد نہیں

کرتا جانے کی۔۔۔۔۔۔

۔ٹھیک ہے اگر جانا اتنا ہی ضروری ہے تو میں نے کب روکا ہے۔پلیز آپ

مجھے بھی اپنے ساتھ لے کر چلیں۔اسد مجھے

آپ کے بنا رہنے سے مرنا زیادہ اچھا لگے گا۔وہ اسد کے دونوں گالوں پر اپنے

ہاتھ رکھ کر چہرہ اسد کی بے حد قریب کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

۔یہ آپ بار بار مرنے کی بات مت

کیا کرے۔۔مجھے زہر لگتی ہیں آپ

یہ کہتی ہوئی۔۔۔اسد مسکان کی گردن کے پیچھے سے ہاتھ کا دباؤ دیتے ہوئے

اسے اپنے منہ کے اور بھی کریب کر لیا تھا۔۔۔۔

۔مرنے کی بات نا کروں تو اور کیا کروں میں۔مجھ سے آپ کی بنا نہیں جیا

جاتا۔۔

۔مگر میں اس وقت آپ کو اپنے ساتھ نہیں لے کر نہیں جا سکتا وجہ آپ کو

پتہ ہے۔۔۔۔

۔پرنسس آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے اگزیم میں ابھی دو منتھ باقی ہیں اور انکل کو بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ آپ کی پڑھائی بیچ میں چھوٹ جائے۔۔۔

۔مجھے کوئی پیپر نہیں دینے ہیں۔مسکان کی آنکھیں پھر سے چھلکنے لگی اور رہی بات پاپا کی تو میں پاپا کو سمجھالوں گی۔۔۔

۔ویسے آپ اپنے پاپا کو کیا سمجھائیں گی مجھے بھی تو ذرا پتہ چلے۔۔اسد کو مسکان

کی بے بسی پر ہنسی آ رہی تھی۔اسد ایسا ہی تھا اپنے جذباتوں کو ایک ہی پل میں قابو کرنے والا۔۔

اگر وہ ایک پل میں موم بنتا تو

دوسرے ہی پل میں خود کو پتھر

کیسے بنانا ہے اسے بہت اچھے سے آتا تھا۔۔

۔میں پاپا سے کہوں گی کہ ۔۔کیا۔۔اسد نے آئی بروا ٹھا کر مسکان سے پوچھا ۔۔

بولے نا پرنس کیا کہیں گی

اپنے پاپا سے۔کہ آپ اپنے شوہر

کے بنا رہ نہیں سکتی۔آپ کو ان کے

بنا نیند نہیں آتی یا پھر آپ کہیں گی مسکان نے آخری بات جو اسد بولنے والا تھا۔اس سے پہلے ہی مسکان نے اسد کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے سے شرم سے لال ہو ہونے لگی تھی۔۔۔۔

۔آپ کو پتہ ہے آپ بہت بے شرم قسم کے آدمی ہیں۔۔اسد نے مسکراتے ہوئے مسکان کے ہاتھ کو نرمی سے پکڑ کر اپنے منہ سے ہٹا کر اپنے لبوں سے چوم کر آنکھ دبائی تھی۔۔

۔بہت اچھے سے پتا ہے کہ میں انتہائی بے شرم انسان ہو۔مگر یقین جانو میرے اندر کی ساری بے شرمیاں آپ کے سامنے آنے سے ہی نکل کر سامنے آتی ہیں۔۔۔

۔پھر سے سارا کیس اسد مسکان پر ڈال چکا تھا۔مسکان اب میری بات غور سے سنیں جو بات میں بولنے والا ہوں شاید اس کے بعد مجھے آپ کو کسی قسم کی
صفائی نہ دینی پڑے۔وہ سیریس ہو کر بولا تو مسکان اسد کی بات کو غور سے سننے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ نور ہمیں مل چکی ہے۔کیاااا۔آپ سچ بول رہے ہیں۔۔۔وہ حیران آنکھوں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

۔ہاں بالکل سچ اور اس سے بھی بڑی ایک خوشخبری ہے آپ کی لیے۔۔۔وہ کیا مسکان نے بڑے تجسس سے اسد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔۔

۔مسکان اب بھی اسی پوزیشن میں اسد کے سینے کے اوپر لیٹی ہوئی تھی۔آپکو پتہ ہے نور کی شادی کس سے ہوئی ہے۔۔کیا نور کی شادی بھی ہوگئی ہے۔۔مسکان بیچاری پر ایک سے بڑ کر ایک راز افشاں ہو رہے تھے۔۔

۔جی ہاں نور کی شادی ہوگئی ہے اور ان کے شوہر کا نام ہے اسفند شہریار۔۔۔کیا مطلب ہے۔اسے پنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

۔مطلب یہ ہے کے نور آپ

کی بھابھی ہیں۔۔۔مسکان نے بڑی

بے یقینی سے اسد کی طرف

دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

۔اس کا مطلب ہے کہ اس دن بھائی نے جس لڑکی سے مجھے بھابی کہہ کر ملوایا

تھاوہ نور تھی۔۔مگر بھائی تو اس کا نام دل کہہ کر پکار رہے تھے۔۔

۔ہاں کیونکہ گھٹیا لوگوں نے میری

بہن کا نام نور سے بدل کر دل آویز

رکھ دیا تھا۔۔ان لوگوں کا نام لیتے

ہوئے غصے اسد کی آنکھیں ایک

دم سے لال انگارہ ہو گئی تھی۔۔

۔اسد کی یہ حالت دیکھ کر مسکان نے جلدی سے بات کارخ بدل دیا۔اور بھائی

اور نور ایک ساتھ کتنے پیارے لگ رہے

تھے۔مگر اسد بھائی نور کو صرف

دل کہہ کر ہی کیوں بلا رہے تھے۔۔۔

۔کیوں کہ آپ کے بھائی کو دوسروں

پر دھونس جمانے کا بہت شوق ہے

اس لیے اپنی مرضی میری بہن کا

نام بھی بدل دیا۔اور اس کے ساتھ

زبردستی نکاح بھی کر لیا۔۔۔کیاااا۔۔

بھائی نے نور کے ساتھ زبردستی

نکاح کیا ہیں۔۔مسکان نے پریشان

ہو گئی تھی۔۔

۔اسد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ مسکان اس کی بات سے کافی پریشان ہو گئی

تھی۔پرنسس میں مزاق کر رہا تھا

اسفند سے زیادہ اچھا شوہر نور کو کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔

۔اسفند نور سے بے حد محبت کرتا ہے اور میں خوش ہوں کہ میری بہن اسفند

شہر

یار کی بیوی ہے جو اس کی حفاظت مجھ سے زیادہ کر سکتا ہے۔۔۔

۔اسد کی پوری بات سن کر مسکان کی جان میں جان آئی تھی ۔۔اب بتاؤ
پرنسس میرا جانا ضروری ہے نہ میں نور
کو مل کر بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس سگا بھائی ہوں ۔۔۔

۔پلیز اب آپ روئے بنا میری تیاری کروا
دیں پلیز۔۔مسکان کی پلکیں تو اسد کے جانے کے نام سے پھر سے بھیگ گئی
مگر اس نے ہاں میں سر کو ہلا دیا۔۔

۔اسد مسکان کو اس کے پاپا کے گھر چھوڑ کر خود ائیرپورٹ کے لیے نکلا آیا تھا
۔۔
مسکان کے پاپا کو فون کر کے انفارم
کر چکا تھا کہ اس کا جانا بے حد ضروری ہے مسکان کے پاپا ایک سمجھدار آدمی
تھے

اس لیے بنا سوال جواب کیے ہوئے وہ اسد کی بات کو فون سے سمجھ گئے تھے

۔۔

○○○○○○○○○○○ 25

اسفندکا کا سارا دن آفس میں بہت مصروف گزرا تھا۔کام کا بر ڈن اس کی سوچ سے کہیں زیادہ تھا۔ مگر وہ سارے دن کی مصروفیت میں دل کو ایک لمحے کے لیے بھی بھولا نہیں تھا۔دل گھر میں کیا کر رہی ہے اسفند ہر پانچ منٹ کے بعد لیپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھ رہا تھا۔

۔یہاں تک کہ پورا اسٹاف میٹنگ روم

میں جمع تھا مگر اسفند کا دھیان اس وقت

بھی اپنے سامنے رکھے ہوئے دوسرے لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھا۔۔۔

اسفند کو آج آفس میں ضرورت سے زیادہ ہی ٹائم لگ گیا تھا۔اب شام ڈھلنے لگی تھی۔دل کئی بار فون بھی کر چکی تھی کہ اسے اکیلے میں ڈر لگتا ہے اس لیے اسفند اب جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

۔دل واش روم میں چلی گئی تو اسفند نے لیپ ٹاپ کو بند کیا اور آفس سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔وہ بہت تیز رفتار سے گاڑی کو اڑاتا ہوا گھر تک آیا تھا۔۔

۔اسفند کے پاس اپنے گھر کی چابی ہر وقت موجود ہوتی تھی۔اسکی چابی اسی چابی سے اسفند گھر کا دروازا کھول کر اندر آ گیا۔دل ابھی تک واش روم میں تھی۔۔اسفند جب روم میں داخل ہوا تو

واش روم سے پانی گرنے کی آواز

آ رہی تھی۔۔۔

۔میری چھوٹی سی جان کتنا نہاؤ گی کہی گھس مت جانا مت جانا اسفند نے مسکراتے ہوئے سوچا تھا۔میں آفس سے گھر تک کا
سفر طے کر کے آگیا ہوں مگر میڈم ابھی نہا کر نہیں نکلی۔۔۔

۔آہ آہ آہ۔اسفند سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں دل واش روم سے باہر آچکی تھی
۔دل نے اتنی بھیانک چیخ ماری کے اسفند جو مرر کے سامنے اپنی واچ
اتار کر رکھنے لگا تھا بھاگ کر دل کے پاس آیا تھا۔۔۔

دل کیا ہوا۔اسفند کی آواز پر دل نے اسفند کی طرف دیکھا اصل میں دل اچانک کمرے میں کسی کو کھڑا ہوا دیکھ
کر ڈر گئی تھی۔کچھ نہیں مجھے لگا کہ روم میں پتہ نہیں کون آگیا ہے دل
شرمندہ سی ہو کر آہستہ سے بولی تھی۔۔۔

۔دل کی بات سن کر اسفند کو ہنسی آ گئی۔دل ہمارے گھر میں ہمارے روم میں میرے سوا اس طرح کسی کی بھی آنے کی جرات نہیں ہے سمجھی آپ۔۔۔

۔اس لیے میری جان یہ ڈرنا چھوڑ دے اور بے خوف ہو کر اپنے گھر کے اندر گھوما کریں۔۔آپ کی حفاظت کے لیے ہر وقت میں ہوں آپ پر کبھی کوئی خطرہ نہیں آنے دوں گا لیے آج کے بعد ڈرنا نہیں آپ اسفند شہریار کی بیوی ہے بہادر بنے میری جان۔۔۔

۔اسفند نے کہہ کر دل کو اپنے سینے سے
لگا کر ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے خود کے ساتھ بھیچ لیا اسفند کو دل کے گیلے
بالوں کی خوشبو بہکا رہی تھی۔۔۔

۔اسفنددل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر دل کے لبوں پر جھکنے ہی والا تھا کہ دل نے اسفند کے سینے پر اپنے ہاتھوں کا زور دے کر پیچھے کیا تھا۔۔

آپ کو اور کوئی کام بھی آتا ہے یا نہیں۔۔۔

۔دل واپس آؤ صبح سے کام ہی ہے کر رہا تھا اب اگر آپ نے کوئی چالاکی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔دل جو اسفند کو اپنے ہاتھ کا انگوٹھا دیکھا کر چڑاتے ہوئے روم سے باہر بھاگ کر لاؤنج میں چلی گئی تھی۔۔دل واپس آؤ یار مت تنگ کیا کرو۔اسفند اسے اونچی آواز میں بلا رہا تھا۔۔۔

۔میں تو نہیں آرہی۔۔۔

۔تو ٹھیک ہے میں بھی نہیں آرہا اب آپ روم میں خود ہی واپس آئیں گی اور آنے کے بعد آپ کا جو انجام ہو گا اس کی ذمہ دار بھی آپ خود ہی ہوں گی۔۔۔

۔وہ ناراض ہو کر اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا تھا۔۔وہ سارا دن آفس میں کام کر کے کافی تھک چکا تھا اب اسے کیا اردال کے نازک سے وجودِ
سے سکون پانے کا تھا۔۔۔۔

۔مگر وہ ٹھہری دل جسے اپنی بچکانہ ہر کتوں توں سے فرصت نہیں ملتی تھی۔۔
اب دل کافی دیر سے اسفند کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔
۔اب اسے روم کے باہر اکیلے ڈر لگ رہا تھا۔۔اسفند غصے سے روم کا دروازہ بھی بند کر چکا تھا۔

۔اسفند فریش ہو کر بیڈ میں آ کر لیٹ چکا تھا اب وہ دل کے روم میں آنے کا انتظار
کر رہا تھا۔اسفند کے انابی لب مسکرا رہے تھے کیونکہ اسے پتا تھا کہ دل اب کمرے میں آنے والی ہے۔۔۔

۔ہائے اللہ میاں یہ لائٹ کیسے چلی گئی اور پہلے تو کبھی نہیں جاتی اس لائٹ نے بھی
آج مجھے ہی ذلیل کروانا تھا۔اب میں اندر کیا منہ لے کر جاؤں اسفند کیا سوچیں گے کہ میں خود ہی ہار مان کر روم میں واپس آگئی ہوں۔ چھوڑو دفع کرو اپنی انا کو وہ میرے شوہر ہے ان سے کیسی ہار اور جیت ہے۔۔۔دل خود ہی سوال کر رہی تھی اور خود ہی جواب دے رہی تھی۔

۔اصل میں دل کو اندھیرے میں ڈر لگ رہا تھا۔۔اس لیے وہ روم میں واپس جانا چاہتی تھی۔۔

۔اسفند نے سکیورٹی گارڈ کو کال کر کے لائٹ خود بند کروائی تھی۔اسے اچھے سے پتہ تھا کہ دل کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔اب دل باجی خود سے ہی سوال جواب کر کے تھک کر اب اس کے قدم روم کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے تھے۔۔۔

۔دل یاحی یاقیوم کا ورد کر رہی تھی۔۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کے ارد گرد اندھیرے میں جن اور بھوت ہی منڈلا رہے ہیں۔۔دل ورد کرتے ہوئے تقریباً بھاگتے ہوئے انداز سے روم کا دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔

۔اسفند اسفند آپ کہاں ہیں اسفند پلیز آواز دیں مجھے ڈر لگ رہا ہے ڈر کے مارے دل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔۔

۔اور ڈر سے دل کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا ایسے لگتا تھا کہ جیسے دل دیواریں توڑ کر ابھی باہر آ جائے گا۔

۔اسفند جو دل کی آوازیں سن رہا تھا بیڈ پر آرام سے لیٹے ہوئے اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

۔اسفند پلیز آپ روم میں ہیں نا جواب دیں۔۔اسفند کو اب اندازہ ہوا کہ دل ضرورت سے زیادہ ڈر گئی ہے کیونکہ اس کی آنسوں سے لرزش والی آواز سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔

۔دل میری جان میں روم میں ہی ہوں۔وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر دل کی آواز کی سمت چلنے ہی لگا تھا کہ دل آکر اسفند سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔

۔اور وہ وہ دونوں بیڈ پر گر گئے۔۔وہ اسفند کے نیچے پڑی ہوئی بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔۔کیوں نہیں آواز دے رہے تھے آپ مجھے کتنا ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

۔سوری جان مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ اتنی زیادہ ڈر جاؤ گی اسفند کو سچ میں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔جان رونا بند کرو میں یہی پر ہوں میرے ہوتے ہوئے آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

۔کتنی بار یہ بات آپ کو سمجھاؤں جان آپ کے شوہر سے دنیا ڈرتی ہے اور میری بیوی میری ہی باہوں پڑی ہوئی اندھیرے سے ڈر رہی ہے مجھے تو ڈوب کے مر جانا چاہیے۔۔

۔اسفند کب سے دل کو چپ کروا رہا تھا مگر دل کا ڈر ختم ہی نہیں ہو رہا تھا وہ اسفند کے سینے میں منہ چھپائے سسکیاں لیے جا رہی تھی۔۔۔ مجھ سے بات کریں میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔ سو سو کر کے روتی ہوئی دل نے بچوں کی طرح سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

وہ اپنے منہ کا رخ دوسری طرف موڑ چکی تھی۔اصل بات یہ تھی کہ اب لائٹ
آ گئی تھی تو دل واپس سے شیر بن چکی تھی۔۔۔

۔اس لیے اب وہ اسفند کی طرف اپنی

پشت کر کے لیٹ گئی تھی۔اچھا جی اب لائٹ آگئی ہے تو آپ کو اپنی ناراضگی

یاد

آگئی ہے۔۔۔

۔اسفند نے دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر دل کو اپنے اوپر لیٹا لیا تھا۔۔۔جی اب

بولو کیوں ناراض ہو آپ۔۔دل کے سلکی بال جو اسفند کے چہرے پر گھٹا کی

طرح پھیل گئے تھے انہیں اپنے ہاتھ سے پیچھے ہٹا رہا تھا۔

دل۔۔۔کیونکہ آپ کی وجہ سے مجھے اتنی دیر تک ڈرتے رہنا پڑا ہے

اسفند۔۔۔میری وجہ سے وہ کیسے

دل۔۔آپ مجھے لینے نہیں آ سکتے تھے

اسفند۔۔۔اچھا جی آپ سے کس نے کہا تھا کہ آپ روم چھوڑ کر باہر جائیں

دل۔۔۔مجھے جاننے کے لیے بھی آپ نے ہی مجبور کیا تھا منہ پھلا کر بولی۔

اسفند۔۔۔میں نے کیسے مجبور کیا تھا۔اسفند دل کی معصوم سی لڑائی سن رہا تھا ۔اسفند کو دل کی یہی بچگانہ حرکتیں ہی تو پیاری لگتی تھی۔وہ دل کی ایسی باتیں سننا چاہتا تھا۔اسفند دل کی شکایت کو بڑے غور سے سُن رہا تھا۔۔۔

وہ دل کے نرم گلابی گالوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلا رہا تھا۔بولو دل کیا کہہ رہی تھی میں نے آپ کب کہا تھا باہر جانے کو۔۔

۔۔آپ نے آتے ہی۔۔۔دل نے ادھوری بات چھوڑ کر شرما کر نظر چرا لی۔۔۔میں نے آتے ہی ایسا کیا کر دیا کہ میری جان کو روم سے باہر جانا پڑا۔

۔اسفند کو دل کی بات کا مطلب صاف سمجھ آ رہا تھا بس وہ جان بوجھ کر دل باتیں سننے کے لیے اسے تنگ کر رہا تھا۔

دل۔۔۔مجھے نہیں پتا چھوڑے مجھے

اسفند۔۔۔چھوڑنے کے لیے تھوڑی پکڑا ہے ویسے بھی میرے کپڑے پہن کر آپ اتنی ہاٹ لگتی ہو کہ میرے جیسے کمزور دل کا بندہ تو ویسے ہی آپ پر فدا رہتا ہے۔۔

اور جب میرے کپڑے پہن کر اتنی ہوٹ لگتی ہو کہ میرا تو دل کرتا ہے آپ کو کھا ہی جاؤں اسفند نے پیار سے دل کی چیکس پر دانتوں سے کاٹا۔۔۔آ

آہ گندے ٹائیگر آپ کو مجھے کھانے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں آتا۔۔۔

اسفند۔۔۔سب کام آتے ہیں میری جان بتایئے کیا کرنا ہے۔

دل۔۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے

اسفند۔۔۔۔اچھا بھوک لگی ہے اس کا علاج ابھی کر دیتا ہوں

اسفند۔۔۔اور کیا حکم ہے

دل۔۔۔مجھے کپڑے لے کر دیں میرے پاس کپڑے نہیں ہیں میں تھک گئی ہوں یہ آپ کے کپڑے پہن پہن کر

اسفند۔۔۔۔ چلو ٹھیک ہے ابھی لے دیتے ہیں اپنی جان کو کپڑے۔۔۔اس
کو اچھا لگ رہا تھا دل کا یوں بنا جھجک کے
حق کے ساتھ فرمائش کرنا۔۔

۔ہاتھ بڑھا کر فون پکڑاؤ ہے میرا۔
۔اسفند کا فون بیڈ کی دوسری طرف
والی سائڈ پر رکھا ہوا تھا اسفند دل
سے دل سے وہ مانگ رہا تھا۔۔۔

۔اسفند نے مختلف کپڑوں کی ویب سائٹ کھول کر دل کے لیے اون لائن بہت سارے ڈریسز آرڈر کروائے۔۔دل بہت خوش تھی اپنے لیے بہت سارے ڈریس سلیکٹ کر کے۔۔۔

۔دل نے اسفند سے ایک بہت کیوٹ سا سوال کیا تھا۔جس پر اسفند کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔

۔اسفند جی اسفند کی جان۔۔۔آپ کے پاس کتنے پیسے ہیں اسفند کو دل کا سوال سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔۔آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔میں اس لیے پوچھ رہی ہوں کہ میں کتنے اور ڈریس لے سکتی ہوں آپ مجھے بتا دیں ۔۔۔۔

۔اصل میں دل اسفند کے بجٹ میں رہ کر شاپنگ کرنا چاہتی تھی۔اسفند کے لب بے اختیار مسکرائے دیے۔۔

۔جس سے اسفند کے گالوں کی

خوبصورت ڈینپل کافی گہرے ہو گئے۔۔جس سے وہ اور بھی دلکش لگ رہا تھا دل کا دھیان کپڑوں سے ہٹ کر اسفند کے ڈیمپلز پر چلا گیا۔۔۔

۔میری جان آپ جتنی مرضی شاپنگ کریں آپ کو پیسوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کا شوہر اتنا تو کما ہی لیتا ہے کہ اپنی بیوی کو اس کی مرضی کی شاپنگ کروا سکے اس لیے آپ اس چھوٹے سے دماغ میں زیادہ سوچھے مت پالا کریں۔۔۔

۔اسفند نے انگلی سے دل کے سر پر ٹھینگا مارتے ہوئے کہا۔میرے ڈمپلز کو میری جان بعد میں تاڑ لینا اسفند دل کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ابھی آپ شاپنگ کر لیں۔۔دل نے شرما کر نظریں ہٹالی۔۔۔

۔ہائے دل آپ کا یہ شرمانا ایک دن میری جان لے لے گا۔۔
اسفند ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا تھا۔۔

دل پچھلے تین گھنٹے سے ان لائن شاپنگ کر رہی تھی وہ بھی اسفند کے سینے پر سر ٹکائے ہوئے اسفند بیڈ پر سیدھا لیٹا ہوا تھا اور دل اسفند کے سینے کو اپنا تکیہ بنا کر فون میں مست تھی۔۔۔

۔اسفند جو اپنے ہاتھوں سے اپنی منمانیاں کیے جا رہا تھا مگر دل ڈریس سلیکٹ کرنے میں اتنی خوش اور مصروف تھی کہ وہ اسفند کو منمانیاں کرنے سے منع نہیں کر رہی تھی۔۔۔

۔اور نہ ہی اس کا اس طرف دیان تھا اسفند کے لیے تو یہ سودا بالکل بھی برا نہیں تھا وہ تو یہی چاہتا تھا کہ دل پوری رات شاپنگ کرتی رہے اور وہ اپنی من مانیاں پوری کرتا رہے مگر نہ جانے کب شاپنگ کرتے کرتے دل کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔

۔جان یہ تو زیادتی ہے اتنی ساری شاپنگ کرنے کے بعد اپنے شوہر کو بنا انعام دیے ہوئے سو گئی ہو آپ۔۔۔اسفند دل کے ہاتھ سے موبائل کو لے کر سائیڈ پر رکھ کر اپنی سوئی ہوئی بیوی کو جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

۔جو کہ فضول تھی دل تو کبھی نہ اٹھنے والی چیز تھی۔دل کیوں کرتی ہو یار میرے ساتھ ایسا۔۔۔مت تڑپایا کرو اپنے عاشق کو۔۔میری قاتل حسینہ۔۔اسفنددل کو اپنی باہوں میں لے کر اپنی لبوں کا بوسہ اس کی چیکس پہ دیکھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا کر سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

پتہ نہیں کب وہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔رات کے تین بجے کے قریب بیل کی آواز پر اسفند کی آنکھ کھلی جب اسفند نے روم سے باہر آکر دروازہ کھولا تو سامنے اسد کو دیکھ کر کافی حیران ہوا تھا۔۔۔

۔اسفند کو یہ تو پتہ تھا کہ اسد آج رات کی فلائٹ سے پاکستان پہنچ جائے گا مگر وہ سیدھا اس کے پاس آئے گا۔اس بات کی اسے خبر نہیں تھی اسد کو اچانک

سامنے دیکھ کر اسفند کو تھوڑی ٹینشن ہوئی تھی کہ کوئی مصلہ تو نہیں ہو گیا

۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے اسد اس وقت اس کے پاس آیا ہے اندر آ جاؤ اسد ایوری تھنگ اوکے اسد بنا کچھ بولے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔اسد کافی دیر تک یہی خاموش بیٹھا رہا جبکہ اسفند اسے بار بار پوچھ رہا تھا کہ سب خیریت ہے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔

۔اسد تمہاری چپ مجھے پریشان کر رہی ہے۔۔ پلیز یار کچھ تو بولو اسفند اس کی چپ سے گھبرا اٹھا تھا۔۔۔

۔۔۔مجھے نور سے ملنا ہے۔۔۔

نور سے بات کرنی ہے مطلب اسفند کو اسد کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی ۔اسد دوبئی واپس آچکا تھا اس وقت وہ اسفند کے گھر پر آیا ہوا تھا۔

۔اسد کو جب سے پتا چلا تھا کہ دل آویز ہی نور ہے اسد نے پتا نہیں سفر کیسے طے کیا تھا ۔یہ تو اسد کا دل ہی جانتا تھا اس لیے بنا ٹائم کی پرواہ کیے ہوئے رات کے تین بجے ایئرپورٹ سے سیدھا وہ اسفند کے گھر آ گیا۔۔۔

۔کیا نشہ کر کے آئے ہو اسفند کو ایک تو دل کی موجودگی میں رات کے تین بجے اسد کا آنا ہی پسند نہیں آیا تھا۔اوپر سے اسد کی نا سمجھ میں آنے والی بات سے ٹائیگر کا اچھا خاصہ دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔۔

۔نور یہاں پر کیسے ہو سکتی ہے اسفند نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

۔تمہیں یقین نہیں آئے گا مگر سچ تو یہی ہے کہ دل آویزہ ہی نور ہے۔۔۔

۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے اسفند نے بے یقینی کہ ساتھ اسد کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس کے بعد اسد ایک ایک راز سے پردہ اٹھاتا گیا اور اسفند کے سامنے سارے راز کھولتے گیئے۔۔۔

۔اب اگر تمہیں یقین آگیا ہو تو پلیز مجھے نور سے ملنے دو یار مجھے ایک بار اپنی بہن کو گلے لگا کر یقین آنے دو کے میری نور میرا بچہ سچ میں مل گیا ہے ۔۔۔جس خواب کو میں روز دیکھتا تھا میں اس خواب کو قریب سے دیکھ کر محسوس کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقت بن چکا ہے۔۔۔

۔اسد میر خان کی آنکھوں سے آنسوں رہے تھے۔وہ اسد میر خان جس کی دھاڑ سے بڑے سے بڑے مجرم بھی ڈر کر سہم جاتے۔آج وہ اپنی بہن کے لیے تڑپ کر رو رہا تھا۔

۔اسد کی آنکھوں میں آنسوں تمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔اسفند کو اسد کی ایک ایک بات پر یقین تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔۔۔

۔اس کی آنکھوں سے آنسوں بن کر بہتا ہوا سچ دیکھ کر تو کسی اجنبی کو بھی یقین آجاتا۔تو اسفند شہریار اپنے بچپن کے یار کی بات پر کیسے یقین نہ کرتا۔

۔اسد یہ تو بہت بڑی خوشی خبر ہے کہ نور مل گئی ہے یار اب رو کیوں رہے ہو ۔۔اسفند نے اسفند کو گلے لگا کر حوصلہ دیا۔۔

۔یار مجھے ابھی نور سے ملنا ہے۔اسد نور کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا وہ اپنی بچپن والی نور کو محسوس کرنا چاہتا تھا اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

۔اسد دل ابھی سو رہی ہے یار اسے اس وقت جگانہ مناسب نہیں ہے ویسے بھی وہ حقیقت سے واقف نہیں ہے اس لیے یار صبح ہونے تک کا انتظار کر لو پلیز۔۔تم چاہو تو یہی رکھ سکتے ہو۔۔

۔نہیں میں صبح آجاؤں گا۔۔اسد
ایک سمجھدار انسان تھا اسے اپنی
غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ اسے اپنی شادی شدہ بہن کہ گھر رات کے اس پہر آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔

۔سوری یار میں نے اتنی رات کو تمہیں ڈسٹرب کیا۔شٹ اپ اسد میر خان ہم دونوں میں فارمیلٹی کی باتیں کب سے ہونے لگی۔۔

۔ہاں اس سے پہلے مجھے دل کی موجودگی میں تمہارا اس طرح آنا برا لگتا تھا مگر آج کے بعد یار وہ بھی ختم ہو جائے گا کیونکہ یار اب تو تم دل کے او فیشنل بھائی ہو بھائی جان ہو۔اب تو جناب جب چاہیے اپنی بہن کے گھر آ سکتے ہو ۔۔۔اسفند مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

۔اوکے پھر صبح ملتے ہیں آفس میں اسد اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ کہیں نہ کہیں دل کو نہ ملنے پر اداس تھا۔۔۔

۔کیوں تم پہلے دل کو ملنے کے لیے گھر نہیں آؤ گے۔۔اسفند نے حیران ہو کر پوچھا۔۔ کہاں تو جناب رات کے تین بجے اپنی بہن کو ملنے آ گیا ہے۔ مگر

اب وہ صبح آفس میں جانا چاہتا تھا۔اسد کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اسفند سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

۔صبح میرے گھر میری بہن اور کمینے دوست کی دعوت ہے شام کو میرے گھر پر ملتے ہیں ویسے بھی تم نے خود ہی تو کہا ہے نور حقیقت سے ناواقف ہے ۔اس لیے میں نے سوچا ہے کہ نور کو اچھے طریقے سے حقیقت سے واقف کروانا بے حد ضروری ہے۔۔

۔اگر میرا ارادہ تیرے گھر پہ دعوت کھانے کا نہ ہو تو۔اسفند نے کو اپنے رشتے کو لے کر مزاق سوجھا تھا۔۔۔

۔کیوں تمہیں کیا تقلیف ہے میرے گھر آنے سے اسد جو جانے کے لیے

یار اب میں تمہارا بہنوئی after all صوفے سے اوٹھتے ہوئے بولا۔۔

ہوں کچھ تو ادائیں دکھاؤں گا نا۔۔۔۔

۔شٹ اپ میرا بہنوئی ہونے سے پہلے تو میرا دوست ہے کمینے اور ویسے بھی

اگر تجھے بہنوئی بننے کا اتنا شوق چڑھ گیا ہے تو تجھے یاد لاتا جاؤں کہ میں بھی تیرا

بہنوئی۔۔۔۔

۔واہ واہ واہ حاضر دماغ اسد میر خان ایسے ہی نہیں لوگ تجھے بولتے کمینے

۔اسفند اصل میں اسد کو منٹلی طور پر ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

۔جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔

۔او کے اللہ حافظ صبح ملتے ہیں آفس میں کہہ کر اسد روانہ ہو چکا تھا۔

اسد کے جانے بعد اسفند جب اپنے روم میں واپس آیا تو دل اپنی زندگی میں آنے والی خوش خبری سے بے خبر آرام سے سو رہی تھی۔۔۔

۔دل نے اسفند کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ جس کے کچھ بٹن اسفند نے اپنی من مانیاں کرتے ہوئے کھول دیئے تھے دل اب تک اسی حالت میں گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

۔دل کے کھلے ہوئے بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں جو اس کے چہرے پر بکھری ہوئی تھی۔اسفند دل کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر دل کے پاس بیٹھ گیا۔۔

۔

۔وہ اپنی انگلی کے پوروں سے آوارہ لٹوں کو کانوں کے پیچھے کر کے بڑی ہی محبت سے دل کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ سوتے ہوئے اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔دل کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے اسفند۔ کی نظر دل کے ابھرے ہوئے نیچرل پنک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر جا کر ٹھہر گئی تھی۔۔

۔اس پنکھڑیوں کو دیکھتے ہی اسفند ہمیشہ کی طرح بے قابو ہو کر بہنے لگا تھا۔اسفند شہریار دیوانہ تھا دل خوبصورت لبوں کا۔۔۔وہ بنا دل کی نیند کا خیال کیے دل کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا۔دل جو گہری نیند میں سو رہی تھی اس اچانک ہوئی آفات سے ڈر کر اٹھ گئی۔۔

۔وہ اسفند کو پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی مگر سامنے چٹان سے زیادہ مضبوط اسفند شہریار تھا۔جو دل کی نازک سی جان سے اپنی جگہ سے کبھی ہل نہیں سکتا تھا۔۔اسفند جب اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تو دل کو اپنی نیند خراب ہونے پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔وہ غصے سے اسفند کو گھور رہی تھی۔۔۔

۔آپ کا مسئلہ کیا ہے آپ مجھے سونے کیوں نہیں دیتے کیوں میری نیند کے دشمن بنے رہتے ہیں آپ۔۔وہ شکوہ گار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

۔اسفند اپنے انابی لبوں سے مسکرا کر دل کی کمر کے نیچے کی طرف سے ہاتھ ڈال

کر اسے اپنے اوپر لے آیا تھا۔۔آپ کا کیا مسئلہ ہے آپ کیوں مجھے سکون سے نہ جینے دیتی ہے۔۔ناسونے دیتی ہیں نہ کھانے دیتی ہیں نہ پینے دیتی ہیں۔وہ اپنی باہوں کا گھیرا دل کی کمر پر مضبوط کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔جھوٹ مت بولیں میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا دل نیند کی خماری سے بھری ہوئی آنکھوں کو گول کر کے غصے سے

بولی۔

۔میں جھوٹ تو نہیں بول رہا سچ تو یہی ہے کہ اسفند شہر یار ایک چٹان کا نام ہے جس کو اپنی جگہ سے ہلانے کی کسی میں ہمت نہیں تھی۔

۔۔اسفند شہر یار کو لگتا تھا کہ اسے کبھی

کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔۔

۔اس اسفند شہر یار کو تمہیں جیسی چھوٹی سی

لڑکی نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔اسفند شہر یار

کسی لڑکی پر مر مٹ جائے اسفند شہریار

ایسا تو کبھی نہ تھا۔ کسی پر مر مٹنے والا

کسی پر فدا ہونے والا کیوں دل تم میرے لیے اتنی خاص ہو گئی ہو کے آپ

کے دور جانے کے خیال سے آپ کو کھونے کے ڈر سے میری سانسیں رک

جاتی ہیں۔۔۔۔

۔اب آپ آدھی رات کو یہ شاعری کس

خوشی میں کر رہے ہیں۔۔۔ہاہاہا اسفند کو

دل کی جنجلاہٹ پر ہنسی آگئی۔۔ شاعری

نہیں کر رہا بے وقوف لڑکی اپنے دل کی

بات بتا رہا ہوں۔۔

۔وہ صبح بتا دیجئے گا ابھی مجھے سونا ہے کہہ کر اسفند کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنا منہ اسفند کے سینے میں چھپاتی ہوئی پھر سے سونے کی تیاری میں تھی۔

۔اگر آپ کی نیند پوری ہو گئی ہو تو۔۔

ذرا مجھے میرا انعام دے دیجیے۔۔۔

۔کیسا انعام۔کون سا میرے سونے کے بعد آپ نے قلعہ فتح کر لیا ہے جو میں آپ کو انعام دوں۔۔اسفند کے سینے میں سر چھپائے ہوئے آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی جواب دے رہی تھی۔۔۔

۔قلعہ تو فتح نہیں کیا مگر اپنی پیاری بیوی کو ایک اچھے شوہر کی طرح شاپنگ کروائی ہے۔تو مجھے اس کا انعام تو ملنا چاہیے۔

۔تو آپ نے کوئی احسان کیا ہے۔۔۔نہیں میں نے تو ایسا نہیں کہا کہ میں نے کوئی احسان کیا ہے۔۔۔۔تو پھر انعام کس بات کا یہ آپ کا

فرض تھا کہ آپ مجھے میری

ضرورت کی سب چیزیں مہیا کرے

آپ میرے شوہر ہیں اور یہ آپ کا فرض

ہے۔۔۔

۔اچھا جی ایسے تو پھر بیوی کے بھی بہت سارے فرائض ہیں ذراوہ بھی آپ ٹائم سے ادا کر دیا کیجئے۔۔۔۔

۔ہاں تو میں آپ کا ناشتہ بنا دیا کروں گی۔۔دل سمجھ کر بھی نہ سمجھی کر کے بول رہی تھی۔۔۔

۔تمہارے ناشتے کی ایسی کی تیسی سیدھے طریقے سے میرا انعام دے دو۔

یا پھر دوسرے لفظوں میں بیوی

ہونے کا فرض ادا کرو۔۔۔میں آپ کا شوہر ہوں اور آپ کا فرض بنتا ہے کہ

آپ میری ضرورت کا خیال رکھا کریں۔۔۔

۔کہا تو ہے کہ صبح آپ کا ناشتہ بنا کر اپنا فرض میں ادا کر دوں گی۔۔دل کو سب

سمجھ میں آرہا تھا کہ اسفند کیا کہہ رہا ہے

مگر وہ جان چھڑا کر سونا چاہتی تھی۔

۔آپ کے ناشتے کی توماں کی آنکھ

مجھے اسی وقت جوس پینا ہے جو

میں خود بہت اچھے سے پی سکتا ہوں۔۔

۔یہ کہہ کر اسفند دل کے دونوں چکس پر
اپنے ہاتھ رکھ کر دل کے اوپر آ گیا اور دل کے نازک سے لبوں کو اپنی قید میں لے کر اپنی من مانیاں کرنے لگا تھا۔۔

۔لبوں سے نمی پی کر پیچھے ہٹا تو مچلتی ہوئی دل کی گردن پر اپنے سلگتے ہوئے انابی لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

۔وہ دل کی گردن کے بعد اس کے نرم نرم سے گالوں پر بھی لمس چھوڑ رہا تھا دل پہلے تو تھوڑا جھٹپٹائی مگر بعد میں صبر سے لیٹ گئی اسے پتہ تھا کہ اب اسفند پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے۔۔وہ دل کی سانسیں تنگ کیے ہوئے تھا۔اسے

اپنی محبت کی بارش میں بھگوتا ہوا اس کے نازک وجود سے اپنا سکون حاصل کر چکا تھا۔۔۔۔

۔اسفند کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی دل جان چھوٹنے کے بعد دل تو فوراً ہی سو گئی تھی۔۔جب کہ اسفند سوچوں کی دنیا میں گم تھا۔۔اسفند یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ کل اسد سے ملاقات کے بعد دل کا کیا ری ایکشن ہو گا دل اس وقت اسفند کے بازو پر سر رکھ کر پر سکون نیند کی آغوش میں جا چکی تھی۔۔دل کے پر سکون چہرے پر گہری نظر ڈالتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔

۔پتہ نہیں کل کی صبح میری جان کے لیے کیسی ثابت ہو گی۔مگر دل میں ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں اسفند شہریار کے معصوم عشق کبھی مجھ سے دور مت ہونا۔۔۔

۔اسفند خود سے ہم کلام ہونے کے بعد دل کو اپنے سینے سے لگا کر اس کے گرد اپنی بازوں کا حصار بنائے ہوئے دل کو اپنی پناہوں لیے ہوئے کافی دیر تک یوں ہی سوچوں کی دنیا میں گم رہا وہ خود کو آنے والی صبح کے لیے تیار کر رہا تھا کیونکہ دل حقیقت سے بالکل انجان تھی۔۔

27°°°°°°°°°

دل نے جو ان لائن شاپنگ تھی

اس کی ساری ڈریسز جیولری جوتے کاسمیٹکس اور کچھ چیزیں جو اسفند نے خود سے دل کے لیے آرڈر کی تھی

وہ بھی ڈلیور ہو چکی تھی۔۔۔

۔اب دل اپنی شاپنگ دیکھ کر بہت خوش
ہو رہی تھی۔۔۔وہ بچوں کی طرح اپنے
ڈریس کو مرر کے سامنے لے جا کر اپنے ساتھ لگا کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

اور اسفند دل کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھا۔اسفند صوفے پر بیٹھ کر اپنے
لیپ ٹاپ پر اپنا ایک خاص پروجیکٹ تیار
کر رہا تھا۔۔۔۔
اپنے کام کے دوران بار بار اسفند کی نظرے دل کی طرف اوٹھ رہی
تھی۔۔۔
دل کی بچکانہ حرکتیں دیکھ کر اسفند سے
کام تو نہیں ہو پا رہا تھا۔اسفند۔۔بولوں

اسفند کی جان۔۔۔میں یہ پہن لوں یہ کیسا لگے گا مجھ پر۔۔۔دل نے مسٹرڈ کلر کی فراک جس پر سیم دھاگے سے کام کیا ہوا تھا دل اسے اپنے ساتھ لگا کر اسفند کو دکھا رہی تھی۔۔۔۔۔

۔میری جان پہ تو سب کچھ ہی اچھا لگتا ہے۔جو مضری پہن لو۔

۔۔اسفند پلیز کوئی ایک بتا دے۔

۔کیوں آپ کو میری پسند کی ڈریس پہننی ہے۔۔۔

اسفد اپنی جگہ سے اوٹھ کر دل کے پاس میرر کے سامنے ہاتھوں کو اپنے سینے پر باند کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

دل نے شرماتے ہوئے جوب دیا

جی مجھے آپ کی پسند کی ڈریس پہننی ہے۔۔۔۔

اچھارکو میں نے آپ کے لیے اپنی پسند

کی ڈریس منگوائی ہے۔۔

۔اسفند نے اپنے کبڑ سے ایک پارسل نکالا جو اسفند نے ڈلیوری بوائے سے

لے کر دل کی نظروں سے بچا کر الماری میں رکھ دیا تھا۔۔۔۔

۔میری پسند تو یہ ہے پہن کر آؤ۔

۔اسسسفند چھی کتنے بے شرم ہے آپ دل نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر

رکھے ہوئے تھے۔دل پلیز یار

دیکھو تو سہی کتنا خوبصورت ہے۔اور

اس میں بے شرمی کی کیا بات ہے۔میں

آپ کا شوہر ہوں بس مجھے ہی تو پہن کر

دیکھانی ہے۔۔۔۔

۔۔اسفند نے دل کے لیے ایک بہت ہی چھوٹی سی ریڈ کلر کی نیٹ کی نائٹی

آرڈر کی تھی۔نائٹی کو دیکھ کر دل تو شرم سے لال ٹماٹر ہو گئی تھی۔۔۔میں تو

یہ کبھی نہیں پہنوں گی کتنی بیہودہ ہے۔۔۔۔

۔یار اس میں بے ہودہ کیا ہے اتنی خوبصورت ہے اور جب تم پہنو گی تو کتنی

ہوٹ لگو گی نا کہ قسم سے۔۔اسفند کبھی بے باک نظروں سے نائٹی کو دیکھتا تو

کبھی دل کے خوبصورت سارا پے کو۔۔۔۔

۔اسفند چپ کر جائیں میں قسم سے آپ کا خون کر دوں گی۔۔۔۔ چلوڈن

ہوا

مجھے مرنے والے کی آخری خواہش سمجھ کر مجھے نائٹ پہن کے دیکھا دو اس

کے بعد آپ میرا خون کر دینا میں خوشی سے قتل ہو جاوں گا۔۔۔۔

۔مجھ سے غلطی ہو گئی جو کہہ دیا کہ

مجھے آپ کی پسند کا ڈریس پہننا ہے۔۔۔۔

دل کی جو حالت تھی نائٹ کو دیکھ کر اسفند کو اس کی حالتِ پر ہنسی آ رہی

تھی۔۔۔۔

یار کیا ہو گیا ہے لڑکیاں تو ہوٹ دیکھنے کے لیے بہت شوق سے پہنتی ہے

۔دل شرم کے مارے اپنے منہ سے ہاتھ نہیں ہٹا رہی تھی۔۔۔

۔اسفند اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔آپ کتنی لڑکیوں کو جانتے ہے جو ہوٹ لگنے کے لیے ایسے کپڑے پہنتی ہے۔دل کو اسفند کی لڑکیوں کو ہوٹ لگنے والی بات بلکل اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

۔بہت ساری لڑکیوں کو جانتا ہوں۔اسفند دل کی جیلسی کو سمجھ رہا تھا۔
اس لیے اسے تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔

۔تو پھر جائے ان ہوٹ لڑکیوں کے پاس اور ان کو ہی یہ بے ہودہ نائٹی پہنا کر
کس
بھی ان سے ہی لے لینا ہوٹ والی۔۔

۔دل کو سچ مچ غصے میں آتا ہوا دیکھ کر

اسفند کی ہنسی چھوٹ گئی۔میری جان میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔

۔مگر میں تو مزاق نہیں کر رہی ہوں آپ جائے ان لڑکیوں کے پاس۔۔۔

۔کون سی لڑکیاں میری جیلسی بیوی اسفند شہریار کی زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی آپ ہو۔

اسفند اسے مر کر کے سامنے کرتے ہوئے

دونوں ہاتھ دل کے پیٹ پر باند کر ٹھوڑی

دل کے کاندھے پر ٹکا کر اپنی اور دل

کی جوڑی کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

۔ماشاءاللہ کتنی خوبصورت جوڑی ہے۔

پاگل لڑکی ہمارے درمیان کسی

تیسرے کی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔

۔پھر آپ کیوں اور لڑکیوں کو ہوٹ کہتے۔۔وہ رو دینے والی شکل بنائے ہوئے تھی۔۔۔

سوری میری جیلس بیوی
آج کے بعد نہیں بولوں گا۔اگر آپ مجھے نائیٹی پہن کر دیکھا دو تو۔۔

۔اسفند نے آنکھ مار کر اتنی بے باک نظروں سے دل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا کہ
دل تو شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔

۔دل سے شرم کے مارے سانس بھی

نہیں لیا جارہا تھا۔ایک تو اسفند

دل کو اپنے اتنے قریب کیے کھڑا ہوا تھا کہ دل گلابی پنکھڑیاں اسفند کے سلگتے ہوئے انابی لبوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔۔

۔اوپر سے اسفند کی بے باک نظریں افففف۔۔آپ سب لڑکیوں کو ہوٹ بول سکتے ہیں۔میری طرف سے پوری اجازت ہے۔۔

۔بس میری جان چھوڑ دے۔۔وہ خود کو اسفند کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

۔تمہاری جان کیسے چھوڑ دوں میری

کانچ کی گڑیا اسفند نے دل کی نازک سی

۔کمر کو دونوں طرف سے پکڑ کر اسے اوپر اٹھایا اور ڈریسنگ ٹیبل کے اوپر بیٹھا دیا۔۔۔

۔وہ اپنے دونوں ہاتھ دل کی دونوں سائیڈ پہ مرر پر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

۔دل کے چہرے پر جھکا تھا۔آہ آسفند نے دل کے ہونٹ کنارے پر کاٹنے کی وجہ سے دل کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔۔

۔اپنے دانتوں سے دل کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو کاٹ کر گہری نظروں سے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

میری جان نائٹی تو آپ کو ہر صورت مجھے پہن کر دکھانی پڑے گی۔خماری سے بھری ہوئی آواز میں اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

دل۔۔۔"مم۔میں نہیں پہنوں گی دل اٹک اٹک بولی۔۔

اسفند۔۔۔"تو کوئی بات نہیں میں خود پہنا دوں گا۔۔۔۔

دل۔۔۔"آپ کو شرم نہیں آتی نہیں آتی مجھے۔

اسفند۔۔۔"کیوں کروں شرم، تم میری بیوی ہو اس لیے مجھے شرم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اسفند۔۔۔۔"ہمیں دیر ہو رہی ہے جلدی سے نائٹی پہن کر دکھاؤ۔۔

دل۔۔۔۔"میں نہیں پہنوں گی ضدی انداز سے بولی تھی۔

اسفند۔۔۔"دل مجھے اکسا ؤمت ورنہ قسم سے میں خود پہنا دوں گا۔۔

دل۔۔۔۔"مجھے شرم آرہی ہے دل کی پلکیں شرم کے مارے نم ہونے لگی تھی۔۔۔

۔"شرم آپ کو آرہی ہے تو یہ آپ کا مسئلہ ہے۔مجھے تو نہیں آرہی۔۔۔

دل۔۔۔۔اسفند۔۔۔"پلیز میں نہیں پہ سکتی۔وہ منمناتے ہوئے بول رہی تھی۔

اسفند۔۔۔۔"لگتاہیں مجھے خود ہی پہنانی پڑے گی۔وہ فیصلہ کن انداز سے بول رہا تھا۔۔

اسفند پلیز چھوڑ دیں میں خود پہن لوں گی

۔اسفند زبردستی دل کی شرٹ کے دو تین بٹن کھول چکا تھا۔دل نے کھلے بٹن والی جگہ سے شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ رکھا تھا۔۔

۔پہن سکتی ہو تو ٹھیک ہے۔ورنہ میری جان مجھے پہنانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے میں خوشی پہنا سکتا ہوں۔۔۔۔۔

نن۔۔۔نہی۔۔۔نہیں میں خود پہن

لوں گی دل اسفند کے ہاتھ سے غصے کے ساتھ نائٹ کو چھینا تھا۔۔وہ روتی ہوئی

واش روم میں جاکر گھس گئی۔۔

۔ٹائیگر کو اس وقت دل کے رونے پر بالکل بھی ترس نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

۔اس پر اپنی ضد کید ھن سوار تھی کہ اسے ہر حال میں دل کو اپنی فیورٹ

نائٹ میں دیکھنا ہے۔۔۔۔

۔آپ کو پتا ہے آپ بہت بے شرم اور

گندے۔۔۔شوہر ہے

دل واش روم کے اندر سے رو رو کر اسفند کو خراج تحسین پیش کر رہی تھی

۔۔۔۔۔

۔میری جان اگر آپ دو منٹ کے اندر اندر نائیٹ پہن باہر تشریف لے کر نا آئی تو پھر میں آپ کو بے شرمی کا مطلب اچھی طرح سے سمجھاؤ گا۔۔۔

دل واش روم میں کھڑی ہوئی نائٹ کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔نائٹ کو دیکھ کر شرم کے مارے دل کو اور بھی رونا آ رہا تھا۔۔۔

۔اللہ میاں کیسا پاگل اور ضدی قسم کا شوہر دیا ہیں۔۔میں یہ کیسے پہن سکتی ہوں اس کو پہننا یا نا پہننا ایک ہی بات ہے۔۔۔دل اپنے ٹیسوے بہاتی ہوئی خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

۔دل اگر آپ کا خود سے باتیں کرنے کا شوق پورا ہو گیا ہو تو باہر آ جاؤ مجھے

ویٹ کرنا سخت نہ پسند ہیں۔۔۔

تو مت کریں انتظار میں نے تو نہیں کہا آپ میرا انتظار کریں چیختے ہوئے بولی

۔۔۔۔

۔دل میرا ضبط مت آزماؤ ورنہ

بہت پچھتاؤ گی۔ تمارے پاس پانچ منٹ کا

کاؤنٹ ڈاؤن ہے اس سے پہلے باہر آ جاؤ ورنہ میں اندر آ جاؤں گا۔۔۔

۔آپ کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع

ہوتا ہے اب ون۔ٹو۔تھری۔

دل۔۔۔"اتنی سپیڈ کے ساتھ کون

کاؤنٹ ڈاؤن کون کرتا ہے۔

اسفند۔۔۔میں کرتا ہوں۔۔اب تم دو منٹ سے پہلے باہر آؤ ورنہ۔وہ کہتے

ہوئے رکا تھا۔۔۔

واش روم کا دروازہ کھلنے

کی آواز پر دیوار کے ساتھ

ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے

اسفند نے پلٹ کر دیکھا۔۔

دل نے آنکھیں بند کر رکھی تھی اور مٹھیوں کو زور سے میچ رکھا تھا واش روم

کے گیٹ سے تھوڑا سا باہر نکل

کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

۔اسفند اس وقت اپنی خوشی کی انتہا بتا
نہیں سکتا تھا۔۔دل کی دودھ کے جیسی
گوری رنگت ریڈ کلر کی نیٹ سے چھلک کر ایک خوبصورت منظر پیش کر
رہی تھی۔۔۔

۔نائٹی کی لینتھ اتنی چھوٹی تھی کہ دل کی
گوری گوری ٹانگیں صاف نظر آرہی تھی۔۔

۔میری بیوی اتنی ہوٹ ہے مجھے تو پتہ ہی نہ تھا۔۔اسفند دل کے قریب جاکر
گہری نظروں دیکھتا ہوا کان میں سرگوشی کر گیا۔۔

۔اسفند میرا دل کر رہا ہے

کہ میں آپ کی جان لے لوں۔۔

۔اسفند کی جان جو پہلے سے ہی آپ پر فدا
ہو کر مر مٹا اس کی جان کتنی بار لو گی۔۔۔

۔اسفند کی نظریں دل سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔اسفند کے بے لگام انابی
لب دل کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔۔۔
۔دل آنکھوں کو بند کیے ہوئے پتھر بن کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اسفند کی
پیاس بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

۔وہ دل کو دیوار کے ساتھ لگا کر اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی طرف
باندھے ہوئے دل کی گردن پر جھکا

ہوا اپنے سو لگتے ہوئے ہونٹوں کے لمس

چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

۔اسفند کا ایک کے باد ایک شدت والا لمس دل کی نازک سی جان کے لیے

اس وقت کڑا امتحان بنا ہوا تھا۔۔۔

۔اسفند پلیز "وہ سسکنے لگی تھی۔

۔دل اس وقت میں کچھ بھی سننے کے موڑ میں نہیں ہوں۔۔اگر کچھ بولو گی

تو بہت پچھتاؤ گی۔

اسفند گمبھیر سے آواز میں بولتا ہوا دل کو اوٹھا کر بیڈ پر لے آیا۔۔

اور اسے آرام سے بیڈ پر لیٹا کر دل کے

پنکھڑیوں پر جھک گیا۔۔اور دل کی سانسوں کو قطرہ قطرہ پینے کر مدہوش سا

ہونے لگا تھا۔۔۔وہ دل کی خوبصورت مخملی جسم سے اپنے دل کو سکون دے

رہا تھا۔اس کی نازک سی جان مشکل میں ڈالے ہوئے تھا۔وہ ظالم بنے اس

سسکیاں تک نہیں سن رہا تھا۔

۔دل کی سانسوں کو پی کر پر سکون ہو کر دل کو اپنی باہوں کے گھیرے میں
لیے
ہوئے لیٹا تھا۔۔

۔مگر دل کی سسکیاں رکھنے کا نام ہی نہیں
لے رہی تھی۔۔۔۔۔

دل میری جان یہ رونا

کس بات کا ہے۔۔۔۔۔

۔آپ بہت گندے اور ظالم ہے۔

ایسے نہیں کہتے جان میں آپ کا

شوہر ہوں آپ کو گناہ ملے گا۔۔۔

۔اسفند کو اس وقت دل کی نازک سی

جان پر ترس آرہا تھا۔۔

۔کیونکہ اسفند سے آج اپنی ٹائیگر والی

سختی روکی نہیں گئی تھی۔۔۔

اب اسے اچھے سے پتہ تھا کہ دل کچھ دن تو یوں ہی سیاپا ڈالے رکھے گی۔۔۔

۔اسفند نے دل کو اپنی باہوں کے گھیرے میں اس طرح سے کس رکھا تھا کہ دل کوشش کے باوجود اپنی جگہ سے ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔اب تو آپ میری جان چھوڑ دے اور مجھے اٹھنے دے۔۔دل کو ٹائیگر کی شدتوں سے غصہ آگیا۔

۔جان کیسے چھوڑ دوں میرا تو دل بھرتا ہی نہیں ہے آپ کو پیار کر کے۔۔اسفند کروٹ لے کر دل کے اوپر آگیا۔۔ جتنا آپ کو حاصل کرتا ہوں۔۔۔میرا دل اس سے زیادہ کی خواہش کرتا ہے دل کی گالوں کو اپنی گالوں سے رب کرتے ہوئے گمبھیر سی آواز میں بول رہا تھا۔۔۔۔

تو ایک کام کرے کھالے مجھے میری جان

چھوٹ جائے گی۔۔۔۔۔۔

۔آپ کی جان میرے مرنے کے بعد ہی چھوٹ سکتی۔۔۔۔

۔اسفند پلیز دل نے اسفند کے مرنے والی

بات پر تڑپ کر اسفند کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر نفی میں سر کو ہلایا تھا۔۔

دل۔۔۔۔"دوبارہ کبھی ایسامت کہیے گا۔

اسفند۔۔۔۔"اتنا پیار کرتی ہو

دل۔۔۔"ہاں بہت پیار کرتی ہوں اسفند۔۔۔"کتنا پیار کرتی ہو۔وہ تجسس

سے پوچھ رہا تھا۔۔

دل۔۔۔۔"اتنا پیار کرتی ہوں کہ آپ
سوا جینے کا تصور بھی میری جان لے لیتا ہے۔۔۔اس کے سینے سر چھپا گئی
تھی۔۔دل بس یہی پیار مجھے زندگی بھر آپ سے چاہیے۔بڑی محبت سے اپنی
باہوں میں کس کے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوم
لیا تھا۔۔۔

۔اسد ویٹ کر رہا ہو گا چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں تب تک آپ مرر میں
دیکھو آپ کتنی ہوٹ لگ رہی ہو۔۔۔اور اپنی
بیوٹی بون کو غور سے دیکھنا اس پر میرے
پیار کی شدتوں کے نشان کتنے خوبصورت لگ رہے ہے۔۔

۔جب ایسے کپڑے پہن کر شوہر کو بھکاؤ گی تو پھر میری جان سسکیاں تو لینی پڑیں گی۔۔اسفند اپنے انابی لبوں سے مسکرا کر آنکھ مارتا ہوا واش میں چلا گیا

۔۔۔۔

۔اس نے سارا کیس دل کے اوپر ڈال دیا تھا۔

۔شرم تو آپ نے بیچ کھائی ہے نہ دل نے غصے سے پاس پڑا ہوا کشن اٹھا کر واش روم کے گیٹ پر مارتے ہوئے چلا کر کہا۔۔۔

۔ہاں میں نے ساری آپ کو بیچ دی ہے۔اسفند نے دل کو چڑانے کے لیے واش

روم کے اندر سے آواز دی تھی۔۔

بے شرم لچے اور لفنگوں کے جیسے حرکتیں ہے آپ کی۔

۔شوہر کو گالیاں نہیں دیتے میرا بچہ۔۔

۔اسفند چپ کر جائیں ورنہ میں قسم سے

رو دوں گی۔۔میری جان آپ پہلے بھی یہی کر رہی ہو دل نے غصے سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔کیونکہ اسفند نہ تو ہار ماننے والوں میں سے تھا اور نہ ہی چپ کرنے والوں میں سے۔۔۔تو اس وقت دل کا اس کے ساتھ بحث کرنا فضول تھا۔۔

۔اسفند نہا کر واش روم سے نکلا تو دل نے اپنے ارد گرد بڑی تھی چادر لپیٹ رکھی تھی خود کو چھپانے کے لیے۔

۔ماشاءاللہ اب تم نے یہ تمبو کس خوشی میں اوڑرکھا ہے وہ اپنے سر کو ٹاول سے خشک کرتے ہوئے مذاق کر رہا تھا۔۔

۔جتنی بے ہودہ یہ نائٹی آپ میرے لیے لے کر آئے ہیں۔جس کو پہن کر مجھے اتنی شرم آرہی تھی۔۔۔

۔چلو جلدی سے تمبو سے باہر آؤاور جا کر جاؤ فریش ہو جاؤ ہمیں نکلنا ہے۔وہ شرٹ پہنتے ہوئے بول رہا تھا۔جارہی ہوں وہ چادر کو لپیٹے ہوئے واش روم میں جا چکی تھی۔۔۔

۔جبکہ اسفند پوری طرح ریڈی ہو کر اس کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔

OOOOOOO

۔دل اسفند کی پسند سے پیچھے کلر کی پلین فراک۔ جس کے اوپر ریڈ کلر کا کام دار دوپٹہ لیے ہوئے تھی۔۔۔ پیروں میں گولڈن کلر کی ہیل والی سینڈل پہن کر ڈریسنگ مرر کے سامنے آ کر میک آپ کر رہی تھی۔۔۔

۔۔۔"اسفند ہم کہاں جا رہے ہیں۔

۔اسفند اس تیار ہوتے ہوئے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

۔اسفند بتائیں نا کہ ہم کہاں جارہے ہیں اسفند جو مرر کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا دل کے نکھرے نکھرے روپ کو نہار رہا تھا۔دل کے پھر سے پوچھنے پر ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔

اسفند۔۔۔۔۔"دل

دل۔۔۔۔"جی

اسفند۔۔۔"اسد آپ کو کیسا لگتا ہے۔

دل۔۔۔"کیا مطلب ہے دل نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

اسفند۔۔۔"مطلب کے اسد کو دیکھ کر آپ کے ذہن میں کیا خیال آتا ہے وہ آپ کو کیسے لگتے ہیں۔

دل۔۔۔"میں اسد بھائی سے بس ایک بار ہی تو ملی ہوں اب میں کیسے بتا سکتی ہوں کہ وہ مجھے کیسے لگتے ہیں

اسفند۔۔۔"کسی کو جاننے کے لیے ایک ملاقات ہی کافی ہوتی ہے۔۔

اسفند۔۔۔"مجھے ہی دیکھ لو ایک ہی نظر میں ہمیں آپ سے عشق ہو گیا تھا

۔اب آپ بتائیں کہ اسد سے ایک بار مل کر آپ نے کیا محسوس کیا۔

۔اسد بھائی کو دیکھ کر مجھے بڑے بھائی کے جیسی فیلنگ آتی ہے۔۔۔

۔ہمم تو ہم آپ کے اسی بڑے بھائی کے گھر جارہیں ہے۔اسد نے ہماری دعوت کی ہے۔۔اب آپ جلدی سے تیار ہو جائے ورنہ آپ کو دیکھ کر میرا ایمان ڈول رہا ہے۔۔

۔دل جو اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک لگا رہی تھی اسفند نے دل کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے دل کو اپنے قریب کر لیا۔۔اسفند آپکا ایمان تو ہمیشہ ہی ڈولتا رہتا ہے چھوڑے مجھے تیار ہونے دیں چھوڑ دونگا ایک پہلے ایک کس 😗دو

۔اللہ میاں یہ کس قسم کا شوہر دیا ہے آپ نے جس کا پیٹ کسس کر کر کے بھرتا ہی نہیں ہے۔۔۔ چھوڑے مجھے تیار ہونے دیں۔۔۔

۔نہیں پہلے کس دو پھر چھوڑوں گا۔۔اسفند۔۔جی جان اسفند آپ کو پتا ہے کہ آپ کتنے بے شرم اور بے صبرے شوہر ہے۔۔دل آپ کو پتا ہے کہ آپ کتنی کنجوس اور ظالم بیوی ہے جو اپنے شوہر کو زرا ذرا سی محبت کے لیے اتنا ترپاتی ہو اسفند دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بہت قریب کیے ہوئے کھڑا تھا۔۔

۔اگر میں آپ کو نہ روکوں تو آپ صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر رات تک بس مجھے کسس ہی کرتے ہوئے گذار دے۔۔۔۔

اور ابھی تھوڑی دیر پہلے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس سے آپ کا پیٹ نہیں بھرا۔۔۔اسفند نے دل کو نائٹ والے سین کے بعد بڑی مشکل سے چپ کروایا تھا۔۔

۔اور اب بڑی مشکل سے اسد کے گھر جانے کے لیے راضی کیا تھا۔۔

اسد کا کتنی بار فون آچکا تھا۔

اسفند دل کو تیار ہوتا دیکھ کر پھر سے پٹڑی سے اترنا شروع ہو گیا تھا۔۔

۔آپ کو تو اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرنا چاہیے جو اتنا پیار کرنے والا شوہر ملا ہے ناشکری لڑکی اسفند پیار سے دل کے چھوٹی سی ناک کو اپنے ناک سے رگڑتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

۔اسفند آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہے اپنی جان سے بھی زیادہ۔کیوں کوئی شک

ہے آپ کو۔۔۔۔

آپ میری ایک بات مان سکتے ہے کہہ کر تو دیکھو میری جان دنیا کی ہر خوشی لا کر آپ کے قدموں میں رکھ دونگا۔

مجھے میری امی سے ملوادیں قسم سے

میں مل کر آپ کے ساتھ واپس آجاؤں گی۔۔۔

۔مجھے میری امی کی بہت یاد آتی ہے اسفند پلیز ایک بار ملوادیں۔

۔دل آپ جلدی سے تیار ہو جائے یہ بات ہم بعد میں ڈسکس کرے گے۔۔۔۔

۔آپ میری بات تو سنے۔۔۔"دل بعد میں ابھی ہمیں دیر ہو رہی ہیں

۔اسفند نے دل کی بات کو کاٹتے ہوئے کچھ اس انداز سے کہا تھا۔کہ دل سمجھ گئی تھی

کہ اسفند بات سننا ہی نہیں چاہتا اس لیے اپنا منہ پھلائے ہوئے تیار ہو رہی تھی۔اور ساتھ میں اپنا غصہ اسفند پر ظاہر کرنے کے لیے چیزوں کو ڈرسینگ ٹیبل پر پٹخ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔اسفند جو روم میں پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر اپنے فون سے اسد کو اپنے اور دل کے آنے کی خبر دینے کے لیے ٹیکسٹ لکھ رہا تھا۔۔

۔ساتھ میں دل کی ہر کتیں دیکھ کر اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں سے دبا کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

۔میری جان اگر وہ عورت سچ میں
آپ کی سگی ماں ہوتی تو میں کبھی
آپ کو اس کی ممتا کے لیے نہ ترستا میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ اس گھٹیا
عورت کی وجہ سے آپ کے
ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

اگر آپ اس دن ہمارے ہاتھ نہ لگتی تو۔اسفند میں وہ سوچنے کی بھی ہمت نہ تھی۔اس لیے سر کو جھٹک دیا سوچ کی دنیا سے باہر آگیا تھا۔۔۔

۔چلیے میں تیار ہوں دل تیار ہو کر فل غصے سے منہ کو بھلا کر روم کے دروازہ کھول کر باہر جاتے ہوئے بولی۔۔

۔اللہ خیر کرے آج تو غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا ہے۔۔اسفند دل میں سوچتا ہوا دل کے پیچھے پیچھے گھر کو لوک
کر کے گاڑی کے پاس آگیا۔۔۔

۔اسفند کے گارڈل کے لیے گاڑی کا دروزا کھولنے کے لیے آگے بڑھے تو اسفند نے ہاتھ کے اشارے روکھ دیا۔۔

۔اور خود دل کے لیے گاڑی کا دروزا کھول کر دل کو آنکھ کے اشارے سے گاڑی میں بیٹھنے کو کہا تھا۔۔

۔بس آپ کو یہ ڈرامے ہی کرنے آتے ہیں پیار کے نام پر۔۔دل اپنے منہ میں بڑبڑاتی ہوئی گاڑی کے اندر بیٹھ گئ۔۔۔۔

۔تو اسفند دل کی بڑبڑاہٹ میں اپنی تعریف سن کر مسکرا کر آنکھوں پر گوگلز لگاتے ہوئے گاڑی کی دوسری طرف سے ہوتا ہوا آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

۔تو اسفند کے گارڈز جو گاڑی کا گیٹ کھول کر کھڑے ہوئے تھے اسفند کے گاڑی میں بیٹھتے ہی انہوں نے گیٹ کو بند کر دیا۔۔

۔دل گاڑی کے مرر کے ساتھ ٹیک لگائے

ہوئے باہر کی طرف منہ کر کے دیکھ رہی تھی۔۔اپنے بھائی کے گھر یہ سوجھا ہوا منہ لے کر جاؤ گی تو آپ کے بھائی کو لگے گا کہ آپ کا شوہر آپ کا خیال نہیں رکھتا۔۔۔۔۔اسفند نے اپنا ہاتھ دل کے ہاتھ کے اوپر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

۔ہاں تو سچ بھی تو یہی ہے نا۔۔دل نے بھولے ہوئے منہ سے جواب دے کر منہ پھر سے مرر کی طرف کر لیا۔۔دل ابھی تک اسفند کی باتوں کا مافوم نہیں سمجھی تھی۔۔۔

۔دل جتنا مرضی غصہ کرو مگر اپنا
منہ میری طرف رکھو آپ کی نظریں
مجھ سے ہٹیں یہ میں برداشت نہیں
کروں گا۔۔۔۔۔

۔ورنہ کیا کرلیں گے آپ۔۔۔

۔دل نے جس جرت کے ساتھ اسفند کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا تھا۔۔۔

۔یہ ہمت اسفند کی ہی دی ہوئی تھی۔۔اسفند کی حد سے زیادہ محبت دل کو نا ڈر اور خود سر بنا رہی تھی۔۔۔

۔ورنہ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ٹائیگر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دے سکتا۔۔۔

۔دل کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔مگر وہ آپ کو پسند نہیں آئے

گا۔دل میری طرف دیکھو اسفند کو غصہ آرہا تھا۔۔

۔میں نہیں دیکھوں گی۔دل میرا دماغ مت خراب کرو میں نے کہا میری
طرف دیکھو وہ ایک ایک لفظ کو چبا چبا
کر بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔میں نہیں دیکھوں گی وہ بھی اسفند
کی نقل کر کے لفظوں کو چباتی ہوئی بولی۔۔۔

۔چرررر۔۔۔کی آواز سے ٹائیگر نے گاڑی کو بریک ماری تو گاڑی جھٹکے سے
رک گئی۔۔۔۔۔

۔کیا ہو گیا ہے آپ کو دل نے غصے سے
اسفند کی طرف دیکھ کر کہا۔۔ مگر دل کو
اسفند کی آنکھوں میں ٹائیگر کی جھلک نظر
آئی تو دل پر خوف سے کپکپی تاری ہو گئ۔۔۔

۔ٹائیگر نے دل کی گردن کے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر اسے جھٹکے سے اپنے
قریب کر لیا۔۔۔۔۔
یہ کک۔۔۔ کیا۔ کر رہیں ہے آپ۔
دل نے ہکلاتے ہوئے کہا بتانے لگا ہوں کے میں کیا کر سکتا ہوں ٹائیگر
پوری شدت سے دل کے لبوں پر
جھکنے ہی لگا تھا۔۔۔۔

۔کہ دل کی منمنائی ہوئی آواز پر رک گیا کوئی دیکھ لے گا۔۔۔۔

۔ٹائیگر کی گاڑی کے آگے اور پیچھے دو دو فورس کی گاڑیاں تھی دل ان کی ہی بات کر رہی تھی۔۔۔

۔پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ ٹائیگر کی وائف کو ٹائیگر کی اجازت کے بغیر دیکھ سکے۔۔۔۔۔۔۔

۔اور دوسری بات بیوی ہو میری جہاں چاہوں جیسے چاہوں آپ کے ہوش ٹھکانے لگانے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔۔

۔اور تیسری بات یہ کہ مجھے کسی

کے باپ کی پرواہ نہیں ہے۔۔

۔اور اب اگر مجھے ڈسٹرب کرنے کے
لیے اگر تمہارے سانس لینے کی بھی آواز آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں
ہو گا۔۔۔

۔وہ دل کی گردن کے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر اس بالوں کو ہلکے سے جھٹکے سے
پیچھے کو کھینچتے ہوئے دل لبوں کو غصے اور پیار کی ملی جلی کیفیت سے اپنے لبوں
کی قید میں لے گیا ٹائیگر نے دل کی
سانسیں روک رکھی تھی۔۔۔

۔دل کو سانس نہیں آ رہا تھا دل اس کی شرٹ کے کالر کو اپنے ہاتھوں میں

دبوچے

ہوئے تھی۔۔۔

۔دل کی آنکھوں سے آنسوں

نکل کر اس کے رخساروں

کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

مگر ٹائیگر اپنی ہی دھن

میں مست دل کی سانسوں

کو قطرہ قطرہ پی رہا تھا۔۔

۔تقریباً دس منٹ کے بعد جب ٹائیگر اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تو دل کی ہونٹ

کے اوپر والے کنارے پر شبنم کے قطروں جیسی خون کی بوندیں نمودار ہوئی جو دل کے خوبصورت لبوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔

۔جس کو ٹائیگر نے اپنی زبان دل کے ہونٹوں پر پھیر کر صاف کر دیا۔۔۔

۔چلو اب اپنا حلیہ درست کرو، دل کے ہاتھ میں ٹشو تھماتے ہوئے بولا۔۔۔ اور رونا بند کرو۔

۔یہ بس ٹیلر تھا اگر دوبارہ مجھ سے نظریں چرانے کی یا مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کرو گی تو میں اس سے بھی کہی زیادہ تماری جان کو ہلکان کر سکتا ہوں۔۔۔

۔مگر نہ تو آپ کو خود سے دور ہونے دوں گا اور نہ نظریں ہٹانے دونگا۔۔

۔اس بات کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرلو۔۔

۔دل تو اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ صرف ہاں میں ہی سر کو ہلا سکی تھی۔۔

دل نے آج تک اسفند کا سوفٹ اور کیرنگ روپ ہی دیکھا تھا۔۔آج ٹائیگر سے روبرو ہو کر دل کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔۔۔

۔دل سارے راستے میں کچھ نہیں بولی تھی ا۔سفند بھی خاموشی کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔

۔اسفند نے گاڑی اسد کے خوبصورت محل نما بنگلے کے آگے آکر روک

دی۔۔

۔دل اپنا موڑا اور حلیہ دونوں ٹھیک کرو دل کے بال بکھرے ہوئے تھے اور

ہونٹوں کی لپسٹک کا بھی ٹائیگر

بیڑا غرق کر چکا تھا۔

۔یہاں پر جو بھی ہوا ہے وہ ہمارا پرسنل میٹر ہے۔اور ایسا بھی کچھ نہیں ہوا

جس کا آپ ماتم منا رہی ہے۔۔

۔شوہر ہوں تمارا یہ سب کرنے کا قانونی اور اسلامی طور پر حق رکھتا ہوں

میری جان۔۔۔

۔اسفند کے دل کش انابی لب شرارت سے مسکرا رہے تھے۔۔

دل جواب تک ڈر کے چپ
بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

۔تو سارے حق ایک ہی بار وصول کر لے میری جان لے کر۔غصے سے
بڑک کر بولی تھی۔۔

میری جان کچھ دیر پہلے
یہی کوشش تو کی ہے میں نے۔

۔اسفند کے مزاق پر دل پھر سے

رونا شروع ہو گئی تھی۔ سوری میری جان سختی تھوڑی زیادہ ہو گئ تھی۔۔۔

۔اسفند نے پیار سے دل کے گرد بازوں کا حصار بناتے ہوئے دل کے کاندھے
پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

۔اسفند آپ بہت برے شوہر ہے۔وہ ناراض منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔

۔مگر میری جان برا بننے پر آپ خود ہی مجھے اکساتی ہے جب آپ کو اچھے سے پتہ ہے کہ آپ کا شوہر آپ کے پیار کو لے کر بہت پوزیسف ہے تو آپ کو میری بات مان لینی چاہیے تھی۔

۔چلواب آپ کے بھائی صاحب کا گھر آچکا ہے۔۔۔اپنا موڑ اور اپنا حلیہ درست کرو۔آپ اسد بھائی سے ڈرتے ہیں

نا۔۔

۔ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ہوں آپ کو شرمندہ ہونے سے بچا رہا تھا۔۔۔۔اگر آپ اسی حلیے میں
جانا چاہتی ہے تو ایز یو وش چلو۔

۔نن۔۔۔نہیں۔۔رک جائے۔دل نے جب اسفند کو گاڑی سے باہر نکلتے دیکھا تو اسے روک کر جلدی سے اپنے ہینڈ
بیگ سے لپسٹک نکال کر لپسٹک ٹھیک کی اور ٹشو سے چہرے پر پھیلی ہوئی لپسٹک کو ریموو کرنے کے بعد

فیس پاؤڈر سے چہرے کو نیٹ کرتے ہوئے بالوں کو جلدی سے برش سے ٹھیک کرنے کے بعد کیر چر میں باندلیا۔۔

۔اب ٹھیک لگ رہی ہوں اسفند کی طرف منہ کر کے بولی۔۔۔مجھے تو آپ ویسے بھی ٹھیک ہی رہی تھی۔۔۔

۔اسفند پلیز کبھی سیدھا جواب بھی دے دیا کرے۔وہ ناراض منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔

ہ۔اں ہاں میری جان ٹھیک لگ رہی ہواب چلے آپ کا بھائی ہمارا انتظار کر رہا ہے۔۔

۔دل نے ہاں میں سر کو ہلا دیا

اسفند کی طرف کا گیٹ اسکے آدمی نے کھولا تو اسفند اپنی وجیہہ پر سنلٹی کے

ساتھ چلتا ہوا آیا اور دل کی طرف

سے گاڑی کا گیٹ کھول کر، دل آگے

اپنا مضبوط ہاتھ کیا تو دل نے مسکراتے ہوئے۔۔۔میری جان نارمل

پریزنٹ کرواؤ یہ اوور ایکٹنگ کروگی تب بھی پتہ چل جائے گا کہ تم خوش

نہیں ہو صرف ایکٹنگ کر رہی ہو۔۔۔اسفند اسے تنگ کرنے کے لیے بول

رہا تھا۔۔

۔دل نے اپنا نازک سا ہاتھ اسفند کے مضبوط ہاتھ پہ رکھ دیا اسفند نے بھی

اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے دل کے

ہاتھ کو مضبوطی سے تھام کر اسے

گاڑی سے نیچے اتار لیا۔۔

اسد جو گیٹ پر لگے کیمرے سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔اپنے رب کا شکر ادا

کرتے ہوئے بولا اے اللہ تعالیٰ تو

بڑا بے نیاز ہے تیری کراماتے تو ہی جانے

اے میرے پروردگار میں تیرا جتنا بھی

شکر ادا کروں کم ہے۔۔۔

۔میری بہن کو اتنے سالوں بعد باعزت

اور باحفاظت محفوظ ہاتھوں تک پہنچا دیا اے میرے رب تیرا شکر ہے کہ

میری بہن ایک باکردار باعزت اور بے پناہ محبت کرنے والے شخص کے

نکاح

میں ہے۔۔۔۔۔۔

اسفند نے جس محبت کے ساتھ دل کو گاڑی سے نیچے اتارا تھا اسد کے لیے وہ ایک پل ہی کافی تھا یہ ماپنے کے لیے کہ وہ شخص اس کی بہن کے ساتھ کتنا پیار کرتا ہے اسفند شہریار وہ انسان تھا۔۔

۔جس نے کبھی خود اپنے لیے گاڑی کا دروازہ نہیں کھولا مگر آج اتنے گارڈز ہونے کے باوجود وہ اپنی بیوی کے لیے خود دروازہ کھولے ہوئے کھڑا تھا اس سے بڑا اس کے پیار کا ثبوت کیا

چاہیے تھا۔۔۔

۔دل اور اسفند جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئے اسد خان سامنے کھڑا منتظر آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

۔اسلام و علیکم۔۔۔۔"واعلیکم اسلام

اسفند کے سلام کا اسد نے پور جوشی

کے ساتھ جواب دیا اور آگے بڑھ کر دل کے سر پر ہاتھ رکھ کر نم آنکھوں

سے بولا تھا۔۔"نور میرا بچہ کیسی ہے آپ۔۔۔

۔میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہے۔۔۔"اسد کے نور کہنے پر دل نے اسفند کی

طرف دیکھا تو اسفند نے اشارے سے چپ رہنے کو کہا تھا۔وہ خاموشی سے

اسد کے ساتھ چلتی ہوئی اسد کے عالیشان گھر کے

ڈائننگ روم میں آگئی۔۔۔

۔جہاں پر مزیدار اور لذیذ کھانوں سے

ٹیبل سجا ہوا تھا ٹیبل چیخ چیخ کر

اس بات کی عکاسی کر رہا تھا کہ میزبان

نے بڑی چاہت سے آنے والے مہمانوں

کے لیے اسے سجایا ہے وہاں پر دل اور

اسفند کی پسند کی مناسبت سے ہر چیز رکھی گئی تھی اسد نے خود سے ایک

کرسی

کو پیچھے کھینچتے ہوئے دل کی طرف

دیکھ کر کہا نور آپ یہاں اپنے بھائی کے

پاس بیٹھیں گی۔

۔دل نے پھر سے اسفند کی طرف دیکھا

اسفند نے پھر اشارے سے دل کو اسد کے پاس بیٹھنے کو کہا۔۔دل اپنے دماغ

میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اسد کے بدلے ہوئے رویے کی وجہ

کیا ہے۔۔

۔رویہ تو اسفند کا بھی بدلا ہوا تھا جس کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس کی بیوی کی گاڑی کا کوئی گیٹ کھولے وہ خود سے اسے اسد کے پاس بیٹھنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔دل کافی پریشان تھی تو اسفند سے اس کی پریشانی دیکھی نہیں گئی۔۔۔

۔دل آرام سے کھانا کھاؤ اس کے بعد آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔اس کے بعد دل خاموش تو ہو گئی مگر اس کے دماغ میں مسلسل یہ بات چل رہی تھی کہ کھانے کے بعد آخر کیا بات ہونے والی ہے

۔۔

۔نور یہ بریانی لو یہ تو آپ کی فیفرٹ ہے نا اسد نے خود سے دل کے پلیٹ میں بریانی ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

۔دل کو اس بات کی بھی حیرانی ہوئی

کے اسد بھائی کو کیسے پتا کہ

مجھے بریانی پسند ہے کیونکہ یہ بات تو ابھی تک اسفند کو بھی پتا نہیں تھی۔

۔مگر یہ بات تو سچ تھی کہ دل کو بچپن سے ہی بریانی بہت زیادہ پسند تھی۔

کھانا کھانے کے بعد اسفند اور دل دونوں

اسد کے ساتھ اس کے خوبصورت لاؤنج میں آکر صوفوں پر بیٹھ گئے۔

۔اب باری تھی دل کو سچ بتانے کی اسد کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں سے

بات

شروع کرے اس کی پریشانی کو بھانپتے

ہوئے اسفند نے دل کے ساتھ بات شروع کی دل میں آپ کو ایک بہت بڑا سچ بتانے لگا ہوں۔۔

آپ کو مجھ پر یقین ہے۔۔اسفند کے پوچھنے پر دل نے فورن سے ہاں میں نے سر کو ہلایا۔۔"آپکو اسد پہلی نظر میں بڑے بھائی کے جیسے لگے تھے۔۔۔

۔دل نے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔"آپ کو پتہ ہے آپ کو یہ فیلنگ کیوں آتی تھی۔"دل نے نفی میں سر کو ہلایا کیونکہ اسد سچ میں آپ کے بڑے بھائی ہیں۔۔

۔اسد سے آپ کا خون کا رشتہ ہے۔۔دل بہت پریشان سی ہو کر اسفند کی باتیں
سن رہی تھی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔

۔اسد نے کچھ سوچتے ہوئے فون نکالا اور اور کال ملا کر کہا اس عورت سے بات کرواؤ جلدی۔۔۔

۔اسد کے کہنے پر اسد کے آدمی نے دل آویز کی نکلی ماں کے سامنے کیمرا کر دیا نور کو سب سچ بتاؤ کہ سچ کیا ہے۔۔

اسد نے فون دل کے آگے کر دیا دل سامنے کرسی پر اپنی ماں کو رسیوں میں باندے ہوئے دیکھ کہ تڑپ گئی تھی۔۔۔

۔امی آپ کو کس نے باندھا ہے۔۔دل آویز میری بات کو غور سے سنو میں تمہاری ماں نہیں ہوں نہ ہی میں نے کبھی تمہیں اپنی بیٹی نہیں سمجھا ہے تم ہمارے لیے صرف ایک پیسہ کمانے والی کی مشین تھی۔۔

۔ایسامت بولیں یہ سب آپ ان سے

ڈر کر بول رہی ہیں نا۔دل نے اسد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

۔نہیں میں ڈر کر نہیں بول رہی یہی سچ ہے کہ میں نے تمہاری پرورش سے

اسی لیے کی کہ مجھے اس کے پیسے ملتے تھے بس اور میرا تمہارا کوئی ماں بیٹی والا

رشتہ نہیں ہے۔۔۔

۔دل آویز کی ماں ابھی بات کر رہی تھی

کہ اس کی ماں کے ہاتھ سے علی نے فون چھین لیا تھا۔علی دل آویز کا نقلی

منگیتر تھا جو اس وقت اس عورت کے ساتھ ہی بیسمینٹ میں بند تھا۔۔۔

۔اور دل آویز میری بھی یہاں سے جان چھڑاؤ پلے تو میرے کچھ پڑھا نہیں خواہ مخواہ میں مجھے بھی اس کیس میں پھنسا دیا

ہے۔۔

۔دل جو اس وقت اسفند کے ساتھ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔دل پر اس طرح رعب ڈال کر بات کرنے پر اسفند نے کھا جانے والی نظروں سے موبائل

سکرین پر دیکھا جہاں پر نورمل سی
شکل کا لڑکا دل پہ اپنا رعب جھاڑ

رہا تھا۔۔۔۔

۔اور یہ کون ہے۔ تمہارا نیا عاشق علی نے اسفند کو دیکھ کر کہا دل نے علی کی باتوں سے گھبرا کر اسفند کے بازو کو پکڑ لیا۔۔۔

۔ٹائگر کی تیز نگاہیں ایک منٹ سے پہلے یہ سمجھ گئی تھی کہ دل اس انسان بہت ڈرتی ہے۔

۔اسفند جب بھی دل کے قریب آتا تھا
اسفند دل کی آنکھوں میں ایسا ہی ڈر دیکھتا تھا۔

۔اسفند نے غصے سے فون بند کر دیا اس
وقت صرف وہ یہی کر سکتا تھا کیونکہ
وہ اس وقت اپنا غصہ دیکھا کر
معاملے کو اور الجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔

۔مگراپنے دل میں توٹا ئیگر یہ عہد کر

چکاتھا کہ وہ اس آدمی کے چیتھڑے اڑادے گا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے اس دل کی آنکھوں

میں ڈر رتھا۔اس کے ٹکڑے میں خود اپنے ہاتھوں کر کے جیک کے آگے

ڈالوں گا۔۔۔۔

28°°°°°°°°

۔دل اسفند کو رات سے پتا نہیں کتنی بار کال کر چکی تھی۔مگر اسفند ہر بادل کی

ڈس کنیکٹ رہاتھا۔۔پوری رات میں اسفند پتا نہیں کتنی سگرٹ پی چکا

تھا۔۔۔

۔پوری رات نہ سونے کی وجہ سے اسفند

کی آنکھیں لال انگارہ لگ رہی تھی۔

۔میسج بیپ پر اسفند نے سامنے ٹیبل پر

رکھے ہوئے فون کی طرف دیکھا جہاں

سکرین پر میری جان کے نام سے سیف کیے ہوئے نمبر سے واٹس ایپ پر

وائس

میسج آیا تھا۔۔۔

۔دل کیوں میرے صبر کو توڑ رہی ہو مت کرو مجھے فون۔۔میں اس وقت

خود کتنی کشمکش میں ہوں یہ آپ کو کیسے

بتاؤں اسفند اس وقت اپنے منہ میں ہی بڑبڑا رہا تھا۔۔۔

۔اسفند صوفے کی پشت سے اپنا سر ٹکھائے ہوئے اپنے غم کو دھوئیں میں اڑا

رہا تھا۔

۔اسفند کا فون بار بار بج رہا تھا جس کو

اسفند اگنور کیے جا رہا تھا۔۔

۔کیا مجھ وہ گناہ ہو گیا ہے جو گناہ

کرنے کا اسفند شہریار سوچ بھی نہیں

سکتا تھا۔وہ اسفند شہریار جو ہر عورت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔اس

سے اپنی محبت رسوا کیسے ہو گئی اسفند کے کانوں میں بار بار اسد کہے ہوئے

الفاظ گونج

رہیں تھیں۔۔۔۔۔

آپن کا نام دل آویز نہیں ہے آپ کا نام

نور میر خان ہے۔میر خان کی بیٹی

اور اسد میر خان کی بہن ہو۔

۔اسفند اس وقت سے اس کشمکش تھا
کہ کیا اس کا اور دل کا رشتہ جائز تھا
کیونکہ دل کے نکاح نامے پر نام دل آویز صفدر لکھا گیا تھا۔۔

۔اسفند رات بھر جاگنے کے بعد بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا تھا۔اسفند پوری رات سگریٹ نوشی کرتا رہا تھا۔

۔جس کی وجہ سے اسے کھانسی آنا شروع ہو گئی تھی۔اسفند نے کافی دن کے بعد سموکنگ کی تھی۔۔۔

۔
دل کے آنے کے بعد اسفند نے کبھی سگریٹ کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔اور نہ ہی دل کو پتا تھا کہ اسفند سگریٹ پیتا ہے۔اسفند کش پہ کش لگا کر دھواں

فضامیں چھوڑرہاتھا۔اور صوفے کی پشت پر سر ٹکائے آنکھوں کو بند کر کے دل کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔

۔اسفند کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر تھا
جب وہ اسد کے گھر سے نکل رہا تھا تو دل کیسے تڑپ کر اس کے پیچھے آئی تھی

۔

۔وہ اسفند کے سینے کے اوپر ہاتھ رکھ کر اس کی شرٹ کو اپنی مٹیوں میں
میچ کر کتنی تڑپ کے ساتھ بول رہی تھی
کہ آپ مجھے یہاں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں۔۔۔

۔

اسفند۔۔۔۔"میری جان تم کچھ دن اپنے بھائی کے ساتھ رہو اتنے سالوں کے بعد آپ ملے ہو۔

دل۔۔۔"ہاں تو میں بھائی سے ملنے کے لیے صبح پھر آ جاؤں گی۔

اسفند۔۔۔"نہیں آپ کچھ دن اسد کے ساتھ ہی رکو اسد کو آپ کی ضرورت ہے۔
مگر مجھے آپ کی ضرورت ہے دل کی
آنکھوں میں اتنی تڑپ تھی۔۔جو اسفند کو اس وقت بھی بے قرار کیے ہوئے تھی۔
وہ کس زبردستی سے دل کو وہاں چھوڑ آیا تھا وہ تو اسفند کا دل ہی جانتا تھا۔۔۔

۔مجھے یہاں پر نہیں رکنا۔۔اسد بھائی نے خود کہا ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ جانا چاہیے۔۔۔۔

۔دل ضدمت کرو۔۔۔آپ ضدمت کرے نہ مجھے ساتھ لے چلیں نہ

۔۔۔

۔اسفند دل کی سوچوں میں گم تھا کہ اسفند موبائل کی رنگ ٹون سے حوش کی دنیا میں واپس آیا اسفند کی امید کے مطابق دل کا فون آرہا تھا۔۔

۔اب اسفند کا صبر بھی جواب دے چکا تھا۔وہ خود پر جبر کر کے تھک کا تھا۔اب تک اسفند نے خود کو کیسے روکا ہوا تھا یہ تو اسفند کا دل ہی جانتا تھا۔۔

۔اب اسفند دل کی آواز سننا چاہتا تھا

اسفند نے کل سے دل کی آواز نہیں سنی تھی۔اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کے نازک سے وجودِ کو محسوس نہیں کیا تھا۔

۔اسفند کا ہاتھ بے اختیار فون کی طرف بڑھ گیا۔۔اس نے فون اون کر کے اپنے کان کو لگا لیا۔۔

۔اسفند۔اسفند۔آپ مجھے سن رہیں ہے

نہ اسفند آنکھوں کو بند کر کے صوفے کی پشت پر سر ٹکائے ہوئے دل آواز کو اپنی روح میں اتار رہا تھا۔۔۔

۔اسفند آپ کو میری آواز آرہی ہے"اسفند کی جان سن رہا ہوں بولتی جاؤ۔

اسفند آپ نے ڈرنک کی ہے۔۔دل نے
اسفند کی آواز پر بڑا غور کر کے یہ
سوال کیا تھا۔۔۔

۔اس وقت کوئی بھی اسفند کی آواز سنتا تو یہی سوال کرتا۔میری جان اسفند بس ایک ہی نشہ کرتا ہے وہ ہے دل سے دل لگی کا نشہ مجھے تو بس میرے یار کا نشہ ہی کافی ہے۔

اسفند پلیز مجھے گھر آنا ہیں مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔۔اسفند کی جان

نید تو اسفند کو بھی نہیں آتی آپ کے بغیر۔

۔تو بھر مجھے لینے آجائے۔دل میں بہت کشمکش میں ہوں پہلے مجھے کسی نتیجے پر پہنچ لینے دو پھر لے جاؤں گا۔۔

ا۔سفند مجھے پتا ہے کہ آپ مجھے اب کبھی

بھی لینے نہیں آئیں گے۔آپ کو سب پتا چل گیا ہے نہ کہ میں کن لوگوں کے ساتھ رہتی تھی۔آپ کا مجھ سے دل بھر گیا ہے۔۔

اب آپ دل سے نفرت
کرنے لگے ہے۔۔اسفند خدا کی قسم میرے کردار پر کوئی داغ نہیں ہے
۔میں آپ کی قسم کھاتی ہوں میں آج بھی باکردار ہوں۔وہ روتے ہوئے بولتی جارہی تھی۔

۔بول دیا سب کچھ اب خاموشی سے
میری بات سنو۔میں نے آپ سے آپ کے کردار کی گواہی مانگی ہے۔آپ کے کردار کی گواہی اسفند شہریار خود ہے اسفند شہریار کا دل کبھی کسی بدکردار عورت کی طرف مائل نہیں ہو سکتا تھا۔

۔تم عشق ہو اسفند شہریار کا

دوبارا کبھی میں تمارے منہ سے تمہارے کردار کیو ضاحت نہ سنو۔اسفند نے ایک ہی سانس میں دل کے سارے وسوسے دور کردیے تھے۔۔

۔آپ کو میرے کردار پر یقین ہے۔بڑی امید بھری اواز میں بولی تھی۔۔

۔اپنے آپ سے بھی زیادہ یقین ہے میری جان۔۔۔

۔تو مجھے خود سے دور کیوں کردیا مجھے لے جاے پلیز وہ رو رہی تھی۔۔۔

۔اور اس کے آنسوں اسفند کے دل پر گر رہیں تھے۔۔دل بہت جلد لے آؤں گا بس مجھے تھوڑا سا ٹائم دو۔

۔تب تک آپ اسد کا خیال رکھیں آپ کے بھائی کو آپ کے ساتھ کی بہت ضرورت ہے اسد نے آپ ڈھونڈنے کے لیے اتنے سال لگا دیے۔۔اور کبھی امید کا دامن نہیں چھوڑا،اور آخر کار وہ آپ تک پہنچ ہی گئے۔۔

۔تو اب آپ کا بھی فرض بنتا ہے کہ آپ ان کے ساتھ کچھ دن رہ کر ان کا خیال رکھیں۔۔

کیونکہ اس کے بعد تو اگر آپ چاہیں بھی

تو میں آپ کو رکنے نہیں دوں گا۔

۔پکا آپ مجھے لینے آئیں گے نہ۔۔ہاں پکا ضرور آؤں گا۔۔۔آپ نے کھانا کھایا

نہیں بری بات ہے اٹھو اور فاریش ہو

کر کھانا کھاؤ میں بعد میں فون کرتا ہوں۔۔۔

۔اسفند نے دل کو تو نورمل کر دیا تھا۔ مگر آگے کیا ہونے والا تھا یہ تو اسفند کو بھی پتا نہیں تھا

29 ○○○○○○○○

اسد کو پاکستان سے آئے ہوئے
دو دن ہو گئے تھے۔ مگر اس کی مسکان کے ساتھ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

۔سوائے ایک ٹیکسٹ کے کہ وہ دوبئ
خیریت سے پہنچ گیا ہے۔۔۔

وہ خود سے فون نہیں کرے گی یہ اس نے اسد کو آنے سے پہلے بتا دیا تھا۔
کیوں کہ وہ اسد کے پیار کو پرکھنا چاہتی

تھی کہ اسد کو دوبئ جا کر مسکان کی

کتنی یاد آتی ہے۔

۔آج نور سے ملنے کے بعد اسد دماغی طور پر تھوڑا ریلیکس ہوا تو اسد کے دماغ

نے کلک کیا کہ دو دن سے پرنسس کا فون نہیں آیا اس کا مطلب ہے۔

کہ تاتمان کافی گرم ہے اسد کو اپنی غلطی کا شدت کے ساتھ احساس ہوا تو

اسد اپنے آفس روم سے نکل کر نور کے کمرے کی طرف آیا ہلکا سا دروازہ

کھٹکھٹا کر آواز دی تھی۔۔

نور بیٹا آپ جاگ رہی ہو۔اندر سے نور کی آواز آئی جی بھائی میں جاگ رہی

ہوں۔دل جو ابھی ابھی اسفند سے بات کر کے تھوڑا نورمل فیل کر رہی تھی

۔فون کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسد کو دیکھ کر نور بیڈ سے احترامن کھڑی ہو گئی۔

نہیں نور بیٹا ریلیکس بیٹھی رہوں۔۔

کیسا ہے میرا بچہ اسد نور کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے شفقت بولا۔

اسد کی آنکھوں میں بڑے بھائی والا بے
پناہ پیار دیکھ کر دل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔

۔کیا ہوا نور بیٹا آپ رو کیوں رہی ہو

اسد نور کے آنسوں دیکھ کر پریشان ہو کر بولا تھا۔کچھ نہیں بھائی یہ تو خوشی کے
آنسوں ہیں جو اپنے بھائی کو دیکھ کر خوشی سے نکل آئے ہیں۔۔۔

نور نے اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف

کرتے ہوئے کہا۔بھائی بیٹھیے نہ پلیز۔

نور نے صوفے کی طرف اشارہ کیا اور خود بھی اسد کے ساتھ صوفے پر بیٹھ

گئی۔۔

نور بیٹا آپ کو کوئی پریشانی تو نہیں۔اسد نے نور کا اداس چہرہ دیکھ کر سوال

کیا۔۔

۔نہیں بھائی کوئی پریشانی نہیں ہیں

بھائی آپ کے پاس امی ابو کی کوئی

پیکچرز ہے۔

۔ہاں موم اور پاپا کی پک ہے میرے پاس۔۔اسد یہ بتانا چاہتا تھا کہ ہم لوگ موم اور پاپا کہتے تھے۔جی بھائی میں
موم اور پاپا کی پیکس دیکھنا چاہتی ہوں۔

بھائی مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں ہے۔ممی پاپا کی شکل بھی یاد نہیں ہے نور بہت دکھ کے ساتھ بول رہی تھی۔۔

۔نور میرا بچہ دکھی مت ہو آپ کا بھائی ہے نہ آپ کو اپنی آنکھوں سے آپ کے اس دو سال کا بچپن دیکھائے گا جو آپ نے میرے اور موم پاپا کے ساتھ گزارا ہے۔۔

۔ابھی آپ آرام سے سو جائیں مجھے کچھ ضروری کام ہے میں وہ نپٹا لوں پھر ہم دونوں بہن بھائی مل کر ڈنر کریں گے۔۔

۔کہیں ضروری کام بھابھی سے بات کرنا تو نہیں ہے۔نور نے اپنے بھائی کے ساتھ حق سے مزاق کیا تھا۔

منہ پر ہاتھ رکھ کر دبھی سی ہنسی ہنسے لگی۔۔

شیطان کہی کی بڑے بھائی کا مزاق اڑا رہی ہو۔

اسد نے مسکراتے ہوئے نور کے سر پر ہاتھ رکھا۔آپ آرام کرو میں آپ سے باد میں آکر ملتا ہوں

30○○○○○○

اسد اپنے روم آچکا تھا اسد مسکراتے ہوئے اپنے فون پر لگے ہوئے وال پیپر پر مسکان کی تصویر کو دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

اپنے دل کش لبوں کو مسکان کی تصویر

پر رکھ کر چومنے رہا تھا۔۔۔

۔مسکان تصویر میں دلہن بنی ہوئی تھی

ہائے رے میری قاتل حسینہ بیوی آپ

کی تصویر دیکھتے ہی میرا دل سو کی

سپیڈ دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔

۔اسد نے پھر سے اپنے لب موبائل سکرین پر لگی مسکان کی تصویر پر

رکھ دیے اور اپنی آنکھوں کو بند کر کے لبوں سے دوبارہ چومنے لگا۔ پھر

آنکھیں کھول کر تصویر کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

۔آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف اسد میر خان کے بچپن کی محبت اسد مسکان کی تصویر کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا مسکان کو ویڈیو کال ملانے لگا تھا۔۔

۔اسد کی امید کے مطابق مسکان نے کال نہیں اٹھائی اسد کو اچھے سے پتہ تھا کہ مسکان کال نہیں اٹھائے گی۔۔۔

۔وہ اپنے دل کش لبوں سے مسکراتا ہوا وائس میسج پر ریکارڈنگ کرنے لگا

اسلام علیکم پرنسس کیسی ہو فورن سے پہلے میری کال اٹھاؤ ورنہ اس بات کی سزا آپ کو میرے واپس آنے پر ضرور ملے گی۔۔اور یہ مت بھولیئے گا کہ اسد میر خان

اپنے وعدے اور اپنی باتوں سے کبھی نہیں پلٹتا۔۔بہتری اسی میں ہے کہ آپ میری ویڈیو کال اٹھائیں اور مجھ سے بات کریں۔۔

۔وائس میسج بھیجنے کے بعد اسد مسکراتا

ہوا اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے اتارنے لگا۔ شرٹ کو اتار کر صوفے

پر پھینکتے ہوئے اپنے فون کو لے

کر بیڈ پر آ گیا۔

۔وہ تکیے پر سر رکھ کر ایک ہاتھ اپنے سر

کے نیچے رکھے ہوئے فون کو اٹھا کر مسکرایا تھا۔۔۔

۔جس پر مسکان کی ویڈیو کال آ رہی تھی۔۔۔ہائے کیسی ہو پرنس

۔جیسی بھی ہوں آپ کو اس سے کیا۔۔

اور یہ آپ ہر وقت مجھے دھمکیاں

کیوں دیتے رہتے ہے۔۔۔

۔مسکان کو اسد کی دھمکی پر غصہ

بھی آیا تھا۔۔۔اور ڈر بھی لگا

تھااس لیے اس نے جلدی سے
ویڈیو کال ملائی تھی۔

۔کیسی ہو میری ناراض بیوی۔۔

۔جیسی بھی ہوں آپ کو اس سے
مطلب۔۔۔۔

۔ہائے میری جان میرا تو ہر مطلب آپ سے ہی شروع ہوتا ہے اور آپ پر ہی
ختم ہوتا ہے۔اس نے آنکھ کو دباتے
ہوئے کہا تھا۔۔۔

۔تو مسکان نے شرما کا نظریں نیچے

کرلی تھی۔۔اگراتنے دن کے بعد آپ کو میری یاد آہی گئی تھی تو کم سے کم ویڈیو کال پر آنے سے پہلے پورے کپڑے تو پہن لیتے۔۔

۔ہاہاہا۔۔اسد کا قہقہ کر پورے روم میں گونج اٹھا کیوں کہ اسد کو مسکان سے اس بات کی پوری امید تھی کہ وہ یہ ضرور بولے گی۔۔

۔اسی لیے اسد نے جان بوجھ کر اپنی شرٹ اتاری تھی۔۔۔میری جان پورے کپڑے پہن کر بیوی سے بات کرنے کی فیلنگ نہیں آتی اس لیے اتاری ہے۔

اسد فلائنگ کس کرتے ہوئے بولا۔۔۔

۔

اسد کم سے کم فون پر تو بے شرمی کی باتیں مت کیا کریں۔۔تو کیا آپ کو نعتیں پڑھ کر سناؤں۔۔۔

۔اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا ہے۔۔۔تو پھر بتائیں آپ سے کیسی باتیں کیا کروں۔۔۔۔

۔نارملی میاں بیوی میں یا تو رومینس کی
باتیں ہوتی ہیں یا لڑائی ہوتی ہے۔۔
لڑائی آپ بہت اچھے سے کر رہی ہیں تو
میرے خیال سے مجھے جرنلی رومینس
کی باتیں ہی کرنی چاہیے۔

۔آپ سے کوئی جیت نہیں سکتا مسکان نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔جب آپ کو پتہ ہے کہ آپ میرا اور میری باتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تو خانم کوشش بھی مت کیا کرو۔۔۔۔

۔اسد اپنی جیت پر بہت خوش ہو رہا تھا۔

مجھے لپ کس دو۔۔سوری میں اس وقت آپ کو کس دینے کے لی دبئ تو نہیں آسکتی مسکان نے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

آپکا یہ بہنا بہت جلد ختم ہونے
ختم کردوں گا۔۔۔میری نازک سی جان
پرنسس بس آپ زراا یگزام فری ہولیں۔۔

۔تو ٹھیک ہے جب آپ میرا بہنانہ
ختم کردینگے تب آکر کس بھی لے
لیجئے گا۔مسکان نے بڑی ہمت جمع کرتے ہوئے کے کونفیڈینٹ سے جواب دیا۔۔

۔بڑی ہمت آگئی میری بھیگی بلی میں۔

اب آپ اتنی بہادر ہو گئی ہیں۔ کہ اپنے شوہر کے ساتھ شرطیں رکھنے لگی ہے

۔۔۔

۔آئی برو کو اٹھا کر رعب دار آواز سے بولا تو مسکان کی ایک منٹ سے پہلے ہوا نکل گئی۔اسد کی اس رعبدار آواز سے تو اس کی جان نکل جاتی تھی۔

۔اس وقت بھی اس کی روح پرواز کرنے
کو تھی۔ نہیں میں آپ سے شرطیں تو نہیں لگا رہی ہوں گھبرائی ہوئی آواز
میں رک رک کر جواب دیا۔
۔اسد کے لبوں کو دو پل کے لیے ہنسی
چھوء کر گزری تھی۔ جس کو اسد نے بڑی مہارت کے ساتھ مسکان کی نظر
سے
چھپا لیا۔۔۔

۔اور اسے رعبدار دار آواز سے بولا تو پھر

ایک منٹ سے پہلے ثابت کرو کہ آپ

مجھ سے شرطیں نہیں لگا رہی تھی۔

۔میں کیسے ثابت کروں نظروں کو جھکائے

ہوئے کسی مجرم کی طرح بولی تھی۔۔

۔ سمپل مجھے کس دے کر ساب‌ت کرو

اسد پلیز مجھ سے نہیں ہو گا۔۔

۔آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ مجھے

بہت شرم آتی ہے مسکان کے گلے

میں آنسوں اٹکنے لگے۔

۔تو پھر آپ ہی بتائیں کہ آپ کیسے ثابت کریں گی کہ آپ اپنے شوہر سے شرطیں نہیں لگا رہی تھی۔

۔یہ فیصلہ میں آپ پر ہی چھوڑتا ہوں کہ آپ مجھے کیسے مطمئن کریں گی۔۔۔

اسد جان بوجھ کر مسکان کو ستا رہا تھا

جبکہ اس سے اچھی طرح سے پتہ تھا۔

کہ مسکان سے تو سامنے بیٹھ کر اسد

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کی جاتی تھی۔اس نے ویڈیو کال پر کس کیا خاک کرنی تھی۔۔۔

۔آپ آنکھیں بند کر لیں پھر میں کر لوں گی مسکان کی آنکھوں سے برسات شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

۔میں تو آنکھیں بند نہیں کروں گا شرم آپ کو آرہی ہے مجھے نہیں اسد نے صاف آنکھیں بند کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

تو ٹھیک ہے پھر کس بھی آپ ہی کر لیں مسکان نے دوسرا آپشن دیا۔

۔ہائے میری جان کاش اس وقت آپ
میں ہے آپ میرے پاس ہوتی تو اور آپ مجھے یہ آفر دیتی تو اب تک
میں آپ کو آدھا کھا چکا بھی چکا ہوتا۔۔۔

۔اسد نے مسکان کی ہمت کی رہی صحیح بھی دھجیاں اڑا دی تھی یہ جملہ بول کر مسکان کے گال شرم سے لال ہو رہے تھے۔۔۔

۔اسد پلیز۔۔۔کوئی پلیز نہیں چلے گی مجھے کس چاہیے وہ بھی فورن سے پہلے ورنہ کوئی بات نہیں کچھ دنوں کی بات ہے۔اس کے بعد میں اپنے سارے حساب آکر پورے کر لوں گا۔۔۔

۔مسکان کی جان نکل رہی تھی اسد کی

باتوں سے کیونکہ اسد کا دو دن کا وہ

ساتھ جس نے مسکان کی جان کو ہلکا کر کے رکھا دیا تھا۔وہ بھولی نہیں تھی۔۔

۔

بے شک وہ اسد سے بہت پیار کرتی تھی

مگر مسکان جیسی نازک لڑکی کے لیے اسد جیسے مضبوط شخصیت کے مالک شخص کی شدتوں کو جھیلنا آسان نہیں تھا۔۔

۔وہ اسد کے ساتھ کوئی پنگا نہیں لینا چاہتی تھی۔اسد پلیز کوئی اور آپشن نہیں ہے وہ اتنی معصومیت سے سہمی ہوئی اسد سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

۔کہ اسد کو اس پر ترس آنے لگا تو اسد

نے مسکان کو تنگ کرنے کا اردہ ترک کر دیا۔تیسرا آپشن یہ ہے کہ

ہمارے ولیمے

پر جب میں آپ کو لینے آؤں گا تو آپ یہ ادھار کِس مجھے اس وقت دے

دینا۔۔بولو منظور ہے۔

۔ہاں منظور ہے مسکان فورن سے بولی کیونکہ وہ اس وقت اس سچویشن سے

نکلنا چاہتی تھی۔

۔مسکان نے یہ سوچتے ہوئے خود کو تسلی

دی کہ باد کی بعد میں دیکھی جائے گی اس لیے اس نے فوراحامی بھرلی۔

۔اسد کو تو یہ سودا بھی برا نہیں لگا تھا۔

ڈرپوک لڑکی یہ لو میری طرف سے کس اس نے اپنے ہونٹوں کو گول کر کے کس دی تھی۔۔۔۔وہ شرمائی تھی۔

۔اس کے بعد اسد اور مسکان کے درمیان کافی دیر تک نور کو لے کر باتیں ہوتی رہی تھی

31ooooooo

اسد کے پاس ہمیشہ اسفند کے
کی ایکسٹرا چابی موجود ہوتی تھی۔

۔اسفند کے پاس اسد کے گھر کی

چابی ہوتی تھی۔اس لیے وہ خود
سے لوک کھول کر اندر آ گیا اسے اسفند باہر کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔

تو وہ سیدھا اسفند کے روم میں آ گیا۔اسفند سگریٹ پی پی کے اور جاگ کر بے
حال سی حالت میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

۔اسفند کی آنکھ ابھی ابھی لگی تھی کہ
ٹائیگر کی چھٹی حس نے اسے الرٹ کیا۔
۔کہ اس کے گھر اندر کوئی ہے۔

ٹائیگر نے فوراً سے آنکھیں کھولتے ہوئے اپنے تکیے کے نیچے پڑا ہوا پسٹل نکال
کر پاس کھڑے ہوئے شخص پر تان
دیا۔۔جو دبے پاؤں روم کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اسد اسفند کی حالت دیکھ کر پریشان ہو کر بیڈ کے پاس کھڑا ہوا تھا۔اسفند کے پسٹل تاننے پر مزاق سے بولا شرم کر اپنی ہی بہن کا گھر اجاڑنے لگے ہو سالے اسد بنا ڈرے سینا تان کر کھڑا ہوا تھا۔۔

۔حرکت تو تو نے مرنے والی ہی کی ہے اسفند بات کرتے ہوئے بیڈ پر اوٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔انسانوں کی طرح آنے سے پہلے بتا دیتے۔۔۔

۔جب میرا فون نہیں اٹھاؤ گے تو تم سے ملنے کے لیے تمہارے گھر تو آنا پڑے گا نا اسد صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

۔ہاں تو میرا موڈ نہیں تھا فون اٹھانے کا۔۔۔کیوں موڈ نہیں تھا۔۔۔میں تمہارا جواب دہ نہیں ہوں اور نا گوار سامنہ بنا

کر بولا۔۔

۔خیریت ہے بنا وجہ کہ کیوں بھڑک رہے ہو۔۔۔

۔میں اس وقت تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اسفند نے دوٹوک جواب دیا۔

یار مسئلہ کیا ہے۔کوئی مسئلہ نہیں ہے اس وقت مسئلہ تم ہو جو غلط ٹائم پر آ ٹپکے ہو۔۔۔

۔۔تم دل کو لینے کیوں نہیں آئے۔۔۔

۔کیوں دو چار دن بہن تمہارے پاس رک گئی ہے تو بوجھ لگنے لگی ہے۔۔

۔بکواس بند کرو میری بہن اگر ساری زندگی بھی میرے پاس رہے تو میرے لیے وہ کبھی بھوج نہیں ہو سکتی۔۔ گھٹیا انسان وہ تمہاری وجہ سے بے حد پریشان ہے۔۔۔۔

اسفند۔۔۔"یہ بات دل نے کہی ہے تم سے۔

۔نہیں بھائی ہوں اس کا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سمجھ سکتا ہوں کہ اس کے بے غیرت شوہر کو اس کی فکر نہیں ہے۔تیرے نہ آنے پر وہ اداس ہے دیکھ سکتا ہوں اس کی آنکھوں میں۔۔۔

دونوں کا بے تکلف ایک دوسرے کو جملوں سے وار کرنا دیکھ کر کوئی انجان بھی سمجھ سکتا تھا۔کہ ان دونوں کی آپس میں کتنی گہری دوستی ہے۔

۔اسفند پلیز بتاؤ پرابلم کیا ہے اسد نے اب کی بار تھوڑا نرم لہجہ کر کے پوچھا۔

۔کوئی مسئلہ نہیں ہے میں چاہتا تھا کہ دل کچھ دن اپنے بھائی کے ساتھ گزارے۔اتنے سالوں کے بعد دونوں بہن بھائی ملے ہو۔۔وہ نظریں چراتے ہوئے بولا تھا۔۔

۔یہ والا لولی پوپ تم کسی اور کو دینا میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔مجھے بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے۔اسد نے ایک اسفند کے چہرے پر شدید پریشانی کو آتے ہی دیکھ لیا تھا۔۔

۔اور کمرے میں پڑے ہوئے سگریٹ کے خالی پیک دیکھ کر اسد آتے ہی سمجھ گیا تھا کہ اسفند کسی ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے۔کیونکہ اسفند بہت زیادہ

سگریٹ نوشی تب ہی کرتا ہے جب وہ کسی کشمکش میں ہو۔یا ٹینشن میں ہوتا

۔۔۔

۔جب جھوٹ بولنا نہیں آتا تو کوشش

بھی مت کیا کرو۔اب بتاؤ کہ مصلہ کیا ہے۔۔

۔اسفند کچھ دیر چپ رہا تھا۔اسد میں

بہت کشمکش میں ہوں کہ کیا دل سچ میں میرے نکاح میں ہے۔وہ میری شرعی

بیوی ہے بھی یا نہیں۔۔

۔کیا بکواس کر رہے ہو اسفند کی بات پر

اسد نے غصے سے بھری نگاہوں سے اسفند کی طرف دیکھا۔

آخر کار بات اس کی بہن کی عزت کی تھی تو اسد میر خان کا غیرت مند خون

گرم کیسے نہ ہوتا۔۔۔

اسد نکاح میں دل کا نام اور ولدیت غلط ہے۔اسد مجھے غلط مت سمجھو میں دل سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔

۔یار ہر عورت کو عزت کو نگاہ سے دیکھنے والا ہے تحفظ دینے والا وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہا تھا۔کہ ہمارا رشتہ جائز ہے بھی یا نہیں۔۔مجھے یہ بات اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔۔۔

۔اسفند کے دل کا درد اس کے چہرے پر

صاف نظر آ رہا تھا ڈیشنگ دکھنے والا

اسفند شہریار اس وقت ٹوٹا ہوا تھا۔۔

۔اٹھو اور جا کر فریش ہو کر میرے ساتھ چلو اسد نے کچھ سوچتے ہوئے اسفند کو کہا تھا۔۔۔۔۔

۔میں اس وقت کہیں جانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔

۔ایک بار میرے ساتھ چلو تمہیں تمہارے سارے سوالوں کے جواب ملیں گے سب الجھنوں کے حل مل جائے گا۔

۔اسد کی بات پر اسفند نے کچھ دیر اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔ پھر ہاں میں سر کو ہلایا اور اٹھ کر کبرڑ سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

۔اسد اسفند کو لے کر مولوی صاحب

کے پاس مسجد میں گیا اور اپنا سارا مسئلہ

مولوی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔

مولوی صاحب ساری بات سننے کے بعد بولے۔کہ بیٹا آپ کا نکاح جائز ہے۔۔

وہ بچی آپ کی بیوی ہے اور آپ کے نکاح میں ہے۔۔۔۔

۔بیٹا ہزاروں بچے بچیاں ایسے ہوتے ہیں جو بچپن میں کسی وجہ سے اپنے ماں باپ سے بچھڑ جاتے ہیں ان کو نہ تو خود کا نام پتہ ہوتا ہے۔نہ اپنے اصل ماں باپ کے نام کا پتہ ہوتا ہے۔۔۔۔

۔اسی طرح جوان کو پالتے ہیں وہ

اپنا نام دیکر کران کی شادیاں کر دیتے ہیں۔ایسی صورت میں نکاح بالکل جائز اور صحیح تھا جس وقت نکاح ہوا اس وقت تو آپ اس حقیقت سے واقف نہیں تھے۔۔

۔اس لیے آپ کا نکاح جائز ہے ہاں جب سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے آپ غلط نام لکھو تو اس کی صورت میں معاملات الگ ہوتے ہیں۔۔۔

۔پھر بھی آپ اپنی تسلی کے لیے دوبارہ نکاح کر لیں اس سے آپ کے دل تسلی بھی ہو جائے گی۔۔

۔ثواب بھی ملے گا اور سکون بھی مولوی صاحب کی ساری بات سن کر اسد اور اسفند دونوں مولوی صاحب سے سلام لے کر باہر آ گے۔۔

۔اسفند نے شکر کا کلمہ پڑھا اور باہر آکر اسد کو گلے لگا لیا تھینک یو یار میں تمہیں
بتا نہیں سکتا۔ان چار دنوں میں میں
کتنی بار مرا ہوں۔۔۔

۔مرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی اگر اپنے دوست سے بات شیئر کر لیتے تو
۔۔۔مگر جناب تو جب سے بہنوئی بنے ہو۔ تمہارے تو نکھرے اور ادائیں ہی
نرالی ہو گئی ہے۔۔

۔اسد نے مصنوعی غصہ دکھایا اور پھر دونوں اسد گھر آ گئے۔۔۔

۔دل اسفند کو سامنے دیکھ کر خوشی سے رو پڑی اسد دونوں کو روم میں اکیلا
چھوڑ کر دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔۔

۔اسد کے لحاظ سے دونوں ایک دوسرے سے دور کھڑے ہوئے تھے اسد کے جاتے ہی اسفند نے دل کو کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگالیا اور اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کر لیا۔۔

۔حالت دل کی بھی یہی تھی وہ بھی اسفند کی کمر پر دونوں ہاتھ باندھے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ کر بن موسم کی بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔

۔اسفند نے دل کی گردن پر اپنے گرم گرم لبوں کا لمس چھوڑا تو دل کے پورے بدن میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی۔

وہ دل چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے دل کے لبوں پر جھکا ہوا اس کی نازک سی پنکھڑیوں کو اپنے لبوں میں قید کیے کھڑا تھا۔۔

وہ ہی پیچھے جانب ہوتا ہوا اسے بیڈ تک لے آیا تھا۔اسے بیڈ پر گرا کر خود دل کے اوپر براجمان ہو کر دل کے چہرے پر اپنے گرم گرم لمس چھوڑنے لگا تھا۔

دل آنکھیں بند کیے ہوئے اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں کے سمیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے اسفند کے نیچے لیٹی ہوئی اسفند کے لبوں کی گرمی میں اپنے جسم کو جلتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

۔مگر یہ سچ تھا کہ اسد کے گرم گرم لمس دل کے دل کو سکون دے رہے تھے۔

اسفند گالوں سے ہوتا ہوا دل کے لبوں

کو پھر سے اپنی قید میں لے گیا۔

دل کے لبوں کو اتنی شدت کے ساتھ اپنی لبوں میں قید کیے ہوئے اپنی

پیاس

بجھا رہا تھا۔ کہ دل کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

پتہ نہیں کتنی دیر تک وہ بنا کچھ بولے دل کو اپنے لبوں کو اپنی قید میں لیے

ہوئے اپنی پیاس بجھاتا رہا۔۔ مگر جب دل کی سانسیں اکھڑنے لگی تو اپنا چہرہ

اوپر اٹھا۔

دل کی طرف دیکھا دل کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ اپنے لب دل کی

آنکھوں پر رکھتے ہوئے اس کے آنسوں چننے لگا تھا۔۔

اسفند کچھ زیادہ ہی بہکنے لگا تھا

دل۔۔۔جی۔۔دوبارہ کبھی مجھ سے دور مت ہونا تم سے یہ چار دنوں کی دوری میرے لیے چار صدیاں تھی۔۔۔

۔میں کہاں آپ سے کہاں دور تھی۔آپ ہی مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے ۔دل نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔۔سوری
میری جان اب ایسا کبھی نہیں ہو گا
اسفند نے پھر سے دل کی لبوں کو
اپنی قید میں لے لیا۔۔۔

۔اسفند کو اس وقت دل کی اتنی طلب تھی کہ اگر وہ اسد کے گھر نہ ہوتا تو شاید ساری حدیں پار کر جاتا۔۔۔۔

۔چلو اٹھو تیاری کرو۔۔مگر بھائی سے تو

پوچھ لے۔۔۔اسفند غصے سے دل سے دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔

۔وہ دل کو فورن سے پہلے اپنے گھر لے جانا چاہتا تھا۔جہاں جا کر وہ اپنی بے قرار محبت کو دل پر لٹا کر سکون اپنے آپ سکون پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔

۔مگر دل کے بھائی والے جملے پر اسفند نے غصے سے دل کی طرف دیکھا۔۔۔

۔کیوں اب مجھے اپنی بیوی کو لے جانے کے لیے تمہارے بھائی کی اجازت کی ضرورت پڑے گی۔۔۔ نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔دل نے اسفند کی آواز سے گبھرا کر اپنے ہونٹوں کو چبانا شروع کر دیا۔۔۔۔

۔ان کو چھوڑ وان پر ظلم مت کیا

کرو کتنی بار سمجھایا ہے۔۔اسفند نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے دل کے ہونٹوں کو آزاد کرتے ہوئے اپنا انگوٹھا دل کے لبوں پر بھی حسرت سے پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

۔ چلو فریش ہو کر باہر آؤ میں اسد کے روم میں جا رہا ہوں۔۔ کہہ کر اسد کے روم میں چلا گیا

00000000031

۔دل کو اسفند کے ساتھ واپس بھیجنے سے پہلے اسد نے۔۔اسفند اور دل کا دوبارہ تجدید نکاح کروا کر بھیجا تھا۔۔۔

تاکہ اس کی بہن کی زندگی میں کسی پریشانی کی گنجائش باقی نہ رہ جائے۔

اسد نے نور کو دلہن بنا کر بڑے بھائی کا

حق ادا کرتے ہوئے رخصت کیا۔۔۔

۔باہر پھولوں سے سجی ہوئی گاڑی

تیار کھڑی تھی۔۔۔۔جسے دیکھ کر اسفند نے حیران ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

۔اگر سب تیاری تھی تو مجھے بھی بتا دیتے میں بھی دولہا بن کر آجاتا۔۔۔۔

۔نہیں تیری شکل ایسی ہی ٹھیک ہے۔۔کمینے میری بہن کے ساتھ زبردستی

نکاح کیا تھا تو نے اس لیے اب میں اپنی بہن کو اچھی طرح سے رخصت کر رہا

ہوں۔۔۔۔

۔اگر میری بہن کو کوئی تکلیف ہوئی تو تمہارے دانت توڑ دوں گا۔۔۔

۔سلامت تو تمہارے بھی نہیں رہیں گے اگر میری بہن کو کوئی تکلیف ہوئی

تو۔۔ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔یہی تو ان دونوں کی دوستی کی خوبصورتی

تھی۔۔۔

۔نور کو رخصت کرتے ہوئے اسد کی آنکھیں نم ہو گئی۔غم سے نہیں بلکہ

خوشی سے کہ آج خدا نے اسے یہ موقع

دیا ہے۔۔۔۔

۔کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کو

رخصت کر رہا تھا۔۔اب اسد کی امید تو دم توڑنے لگی تھی کہ دل کبھی اسے

ملے گی بھی یا نہیں۔۔۔مگر رب اپنے بندے کو اس کی ہمت سے زیادہ دکھ

نہیں دیتا۔کے لیے اس بات پر آج اس کا یقین اور بھی پختہ ہو گیا تھا۔۔

31°°°°°°°

دل۔۔۔جی۔۔۔گونگھٹ اٹھاؤ۔۔۔۔گاڑی اسد کے گھر سے ابھی ایک سیکنڈ کا

سفر بھی تہہ نہیں کر پائی تھی۔کہ اسفند کے صبر کے پیمانے لبریز ہونے لگ گئے تھے۔۔۔

۔بیوٹیشن نے دل کو تیار کرنے کے بعد

اس کے چہرے پر ریڈ کلر کے الگ

دوپٹے سے بہت خوبصورت طریقے سے

گھونگٹ کر دیا تھا۔

۔اب دل پاس بیٹھی ہو اور اسفند دل کا

چہرہ نہ دیکھے۔یہ تو کسی کتاب میں

نہیں لکھا ہوا تھا۔۔

۔میں نے کہا گھونگھٹ

اٹھاؤ گاڑی چلاتے ہوئے اسفند نے دل

کو اب دوسری بار کہا تھا۔۔ کیا بات ہے بھائی کے پاس جا کر بہری ہو گئی

ہو۔۔۔دل کے جواب نہ دینے پر اسفند

کے صبر جواب دینے لگا تھا۔

۔دل گھونگٹ اٹھا رہی ہو یا میں اٹھاؤں اور یہاں پر ہی تمہارے ہوش ٹھکانے

لگانہ شروع کر دوں۔۔ میرے ضبط کو مت آزماؤ اسفند نے دانتوں کو پیستے

ہوئے بولا۔۔۔۔

کوئی اس طرح سے بھی اپنی دلہن کو گھونگٹ اٹھانے کے لیے بولتا ہے۔

۔دل نے گھونگٹ کو دونوں ہاتھوں سے اوپر کر کے غصے سے اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے کہا تو اسفند قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

۔اچھا بتاؤ کیسے بولتے ہیں دلہن کو گھونگھٹ اٹھانے کے لیے اسفند کا دل کی معصوم ادا پر قربان ہونے کو دل کر رہا تھا۔۔۔

۔اتنے بڑے ہوگئے آپ کو نہیں پتہ آنکھوں کو چھوٹا کر کے غصے سے جھگڑے والے انداز سے بولی۔۔

۔اس نے اب بھی گھونگھٹ کو اسی طرح دونوں ہاتھوں سے اٹھا رکھا تھا۔۔۔

۔اچھا میری جان ناراض مت ہو مجھے سچ میں نہیں پتا کہ دلہن کا گھونگٹ کیسے اٹھاتے ہے۔اگر آپ کو پتہ ہے تو مجھے

بتادیں اسفند کو اس وقت اس کی معصوم

باتیں اور ادائیں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

۔اسفند اس کی اسی کی بچکانہ اور معصوم

اداؤں کا ہی تو دیوانہ تھا اس وقت وہ اسے سننا چاہتا تھا۔اس لیے وہ

اسے باتوں

میں الجھا رہا تھا۔۔۔۔

بدھو دلہن کو گھونگھٹ اٹھانے کے لیے بولتے ہی نہیں ہیں۔خود دلہن کو بیڈ

پر

بیٹھا کر اس کے بعد گفٹ دیتے ہیں۔اور پھر پیار سے گھونگٹ اٹھاتے ہیں۔

۔دل نے اپنی ساری جنرل نالج اسفند کے

ساتھ شیئر کر دی۔اچھا تو اس کے بعد کیا کرتے ہیں اسفند کے خرافاتی دماغ میں

کچھ اور ہی چل رہا تھا۔۔

۔دل کو جب اپنی بیوقوفی کا اندازہ ہوا تو

جلدی سے گھونگٹ نیچے کر کے بولی

مجھے نہیں پتہ آگے کیا ہوتا ہے۔۔

دل گھونگٹ اٹھاؤ اسفند جو اس کی

باتیں بڑے مزے سے سن رہا تھا۔۔۔

دل کے گھونگٹ نیچے کرنے پر

سرد لہجے میں بولا۔۔

۔مگر مقابل بھی دل تھی جس کا دماغ

کبھی بھی کسی بھی ٹریک پر جا سکتا

تھا۔گھر جا کر خود اٹھا لیجئے گا دل نے ٹکا کر جواب دیا۔۔

۔گھر جا کر صرف گھونگٹ نہیں اٹھاؤں

گا۔اور بھی بہت کچھ ہے میرے پاس کرنے کے لیے تم گھر چلو میں

تمہارے

ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں۔

۔اسفند محسوس کر رہا تھا کہ اپنے خون کے رشتے سے ملنے کے بعد دل کے

اندر

ایک الگ نکھار اور کونفیڈنس تھا۔۔

وہ بہت مطمئن لگ رہی تھی تھی جسے

دیکھ کر اسد دل ہی دل میں بہت خوش

تھا۔۔آج وہ دل کو مکمل محسوس کر رہا تھا۔۔آج سے پہلے وہ اسفند کے

سامنے تھوڑا دبی اور ڈری ڈری ہوتی تھی۔

مگر آج اس میں ایک الگ نکھار تھا جو اسفند کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

۔مگر اس سب میں اسے یہ منظور نہیں تھا کہ دونوں کے بیچ میں گھونگھٹ کو

حائل ہو۔۔اس وقت مسئلہ تو اس

گھونگٹ نے کھڑا کر رکھا تھا۔

۔اب آپ مجھے ڈرا نہیں سکتے مجھے اسد بھائی نے بول کر بھیجا ہے کہ اگر آپ

مجھ پر غصہ کریں گے۔۔یا کچھ غلط کہیں

گے تو میں انہیں فون کر دوں۔۔

بھائی نے مجھے اپنا فون نمبر بھی دے

دیا ہے۔اب میرے بھائی آپ سے نپٹ لیں گے۔۔۔وہ بڑے حق سے

اپنے بھائی کی دھمکی دے رہی تھی۔۔۔

تمہارے بھائی کی تو ایسی کی تیسی

نپٹے گا وہ بھی مجھ سے۔

تم میری بیوی ہو یہ مت بھولنا۔۔

یہ بھائی کا رعب میرے اوپر مت

چھاڑو۔۔۔

۔تمہارے بھائی نے تمہیں جو الٹی سیدھی

پٹیاں پڑھا کر بھیجی ہے نا۔۔اس کو تو

میں صبح آفس میں مل کر اس کا دماغ ٹھکانے لگاؤں گا۔۔۔۔

۔خبردار اگر میرے بھائی کو کچھ کہا تو۔۔۔اس فورن اپنے بھائی کی سائڈ لی ۔۔

اس سالے سے تو میں صبح بات کروں گا میری بیوی کو کمینے نے میرے خلاف ہی بھٹکا کر بھیج دیا ہے۔۔

آپ ذرا گھر چل کر یہ بھائی نامہ بند کرنے کے بعد ذرا شوہر نامہ کھول کر مجھے پڑھ کر سنائیں کہ وہ آپ کو کتنی اچھی طرح سے یاد ہے۔

۔چار دن میں یہ بھائی نامہ تو بہت اچھا یاد کر لیا میری جان نے۔۔اسفند کو اس وقت دل کے سگے بھائی سے جیلسی ہو رہی تھی یہ کوئی سوچ سکتا تھا

°°°°°°°°31

۔ہنستے کھیلتے وقت کیسے گزر گیا ان دو مہینوں کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

آخر کار وہ دن بھی آگیا کہ اسد اسفند اور دل پاکستان جا رہے تھے۔

۔کل ان چاروں کا ولیمہ تھا اسد مسکان اسفند اور دل سب ہی اپنی اپنی

جگہ پر بہت خوش تھے۔۔

یہ ان کی شادی کا سب سے بڑا اور پہلا فنکشن تھا۔جہاں پر سب کو رشتہ

داروں کو یہ پتہ چلنا تھا کہ ان کی شادیاں

ہو گئی ہیں۔

ادھر شہریار صاحب کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔آخر کار آج

10سال

کے بعد ان کا اکلوتا جان سے پیارا بیٹا

گھر واپس آ رہا تھا۔

اسد جوان اسفند سے بھی زیادہ عزیز تھا۔اور ساتھ میں ان کی بہو آج شہریار

صاحب کو خدا نے چھپڑ پھاڑ کر خوشیاں دی تھی۔۔

پورے گھر کو پھولوں اور لائٹوں سے سجایا گیا تھا۔۔ محل نما گھر مہمانوں سے

بھرا ہوا تھا گھر میں گہما گہمی کا عالم تھا کہیں مٹھائیاں اور کہیں چائے چل رہی

تھی۔

کزنوں میں گپیں ماری جا رہی تھی ایک خاص روم میں جہاں پر بزرگ

اکٹھے ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔

اور اپنی جوانی کی کہانیاں ایک دوسرے

کو سنا رہے تھے۔

ایک کمرے میں لڑکیاں ڈھیر ہوئی پڑی تھی کچھ مہندی لگارہی تھی اور کچھ گانے
گارہی تھی۔

۔کچھ کزنز جیلس ہو کر آپس میں گوسپ کرر ہی تھی۔۔۔

کہ اسفند اتنا ہینڈ سم اور خوبصورت ہے
پتہ نہیں کس کو شادی کر کے لارہا ہے۔۔ہم تو اس کی آس لگائے لگائے ہی
رہ گئے۔اسفند بچپن سے ہی بے حد خوبصورت اور جاذب نظر شخصیت کا
مالک تھا۔۔۔۔
کزنز تو اس وقت سے اسفند پر فدا تھی

جب وہ 1312 سال کا تھا۔اب جوان ہو کر وہ کیا کمال چیز بن گیا تھا یہ تو

اس کی پورے گھر میں لگی ہوئی پکچر زہی

بتارہی تھی۔۔۔۔

پورے گھر میں مسکان نے

اسفند اور اسد تصویریں

جگہ لگا رکھی تھی۔

جن کو دیکھ دیکھ کر لڑکیاں اپنا دل تھامے ہوئے تھی نہ چاہتے ہوئے بھی

اسفند

اور اسد کی پکچر ز دیکھ دیکھ کر ان دونوں کی بیویوں سے جلس ہو رہی تھی۔۔۔

oooooooooo

۔آخر کار وہ وقت آگیا گھر میں گاڑیاں آگے پیچھے گاڑیاں آکر رکیں۔ان کی

آگے پیچھے فورس کی گاڑیاں تھیں اور بیچ

میں دل اور اسد کی گاڑی تھی۔۔۔۔

۔مسکان پھولوں سے بھرا ہوا تھال لے

کر ریڈ کلر کی شرارہ اور کرتی پہنے ہوئے اپنے بالوں کو ہائی پونی میں باندھ

کر لائٹ میک اپ کیے ہوئے کانوں

میں بڑے بڑے جھمکے پہن کر بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔

بڑے بڑے جھمکے جو ہنستے

ہوئے گالوں سے ٹکرا رہے تھے۔

وہ قیامت بن کر مین گیٹ پر کھڑی ہوئی

تھی اسد کے دل پر بجلیاں گر رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی گاڑی گیٹ سے اندر آئی سب

سے پہلا تھال لیے کھڑی ہوئی مسکان

اور اس کے پیچھے بے شمار کزنز جو

پھولوں کے تھال لیے ہوئے قطار

بنا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

گاڑی پر پھولوں کی برسات ہونے

لگی دل بہت خوش تھی۔۔۔اپنا اتنا اچھا استقبال دیکھ کر اسفند بہت خوش

تھا۔

۔اتنے سالوں بعد مسکان اور اپنے پاپا کو دیکھ کر کیونکہ یہ تو سچ تھا کہ اسفند بھی

اپنے پاپا اور بہن کے ساتھ بے حد پیار

کرتا تھا۔

اور اسد کی نظر تو جیسے ہی مسکان

پر پڑی اسد کا دل تو چاہا کہ کاش

کوئی ایسی جادو کی چھڑھی ہو جس کو وہ گھمائے۔اور یہاں کے سب لوگ

غائب ہو جائیں اور وہ اپنی پرنسس

کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لئے۔۔

۔اسفند سب سے پہلے گاڑی سے

نیچے اترا اور مسکان جو گیٹ کے سامنے

ہی تھال لیے کھڑی تھی۔۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے گلے لگا کر پیار سے دیکھ رہا تھا۔

میرا بچہ تو بہت بڑا ہو گیا ہے۔مسکان شرما گئی۔۔۔

۔کیسے ہیں بھائی۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔بھابھی کیسی ہے۔۔

وہ رہی آپ کی بھابی ان سے آپ خود ہی پوچھ لیں کہ وہ کیسی ہیں۔۔

گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

مسکان دل مل کر گاڑی سے اتارنے لگے۔۔۔

اسد جو گاڑی سے اتر رہا تھا اس کی

نظریں بار بار مسکان پر ہی جا کر رک رہی تھی۔وہ میڈم اپنی بھابی کے ساتھ

گپے مارنے میں اتنی مصروف تھی کہ

اپنے شوہر کو لفٹ بھی نہیں کروا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسفند جب اپنے پاپا سے ملا تو شہر یار

صاحب کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔۔

۔کیسے ہے پاپا۔۔۔ جس کا اکلوتا بیٹا اتنے سالوں تک اپنے باپ سے دور ہو

وہ باپ کیسا ہو سکتا ہے۔

باپ کو ایسے کام ہی نہیں کرنے چاہیے تھے جس سے جوان بیٹا
اپ سے دور ہو جائے۔۔۔

۔کتے کی دم سو سال بعد بھی ٹیڑھی کی
ٹیڑھی ہی رہی تھی اسفند کے تنز کرنے
پر شہریار صاحب تلملا کر بولے دونوں
نے اتنی آہستہ گفتگو کی تھی جو دونوں تک ہی محدود رہی تھی۔

۔مگر یہ باپ بیٹے کا مصنوعی غصہ تھا
دونوں کے دلوں کے اندر باپ بیٹے کی
محبت کا سمندر ٹھاٹھے مار رہا تھا۔۔۔

۔اسد اور اسفند سب سے ملنے کے بعد فل حال اپنی تھکاوٹ اتارنے کے لیے

روم میں فریش ہونے کے لیے آ گئے تھے۔۔

کیونکہ ان کی جو کزن عمر میں ان سے

سات اٹھ سال بڑی تھی۔وہ بڑی بہنوں والا حق جتاتے ہوئے ایک حکم

صادر کر چکی تھی۔جن کو نہ تو انکار کر

سکتے تھے اور نہ ہی ماننے کی ان میں

ہمت تھی۔

۔حکم یہ صادر کیا گیا تھا کہ ولیمے تک دل

اور مسکان اسد اور اسفند کے روم میں

نہیں جا سکتی اسد کو یہ غصہ تھا کہ وہ تو ابھی مسکان کو ملا بھی نہیں تھا۔۔

اور اسفند کا موڈ تو حد سے بھی زیادہ

خراب تھا وہ جو دل کے واش روم میں

نہانے تک کا ویٹ نہیں کرتا تھا۔

اور آوازیں لگانا شروع ہو جاتا کہ

دل جلدی روم میں آؤ ورنہ میں اندر

آجاؤں گا اسفند کی اس عادت کی وجہ

سے کبھی کبھی دل کو غصہ آنے لگتا تھا۔

گھر سے نکلتے ہی دل کے ساتھ ویڈیو کال

پر آن لائن ہو جاتا تھا۔۔

سارا راستہ دل سے باتیں کرتے ہوئے گزارتا اور جب دل تھک کر چھپ کر

جاتی اور کہتی اسفند اور کتنی باتیں کروں میں

تھک گئی ہوں۔۔

۔تو اس کا جواب یہی ہوتا کہ میری

نظروں سے اوجھل ہونے کی اجازت

نہیں ہے۔ باتیں نہیں ہو رہی تو کوئی بات نہیں میرے سامنے بیٹھی رہو

آفس

میں جاتے ہی لیپ ٹاپ اون کر کے

اپنی نظریں کبھی کام والے لیپ ٹاپ

پر تو کبھی گھر میں لگے کیمروں

میں۔دل کو دیکھنے والے لیپ ٹاپ

پر گاڑے رکھتا تھا دن میں نہ جانے

کتنی بار دل کو فون کرتا تھا۔۔۔

وہ بھلا دل کی ایک دن اور ایک رات کی

دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔

مگر دل بہت خوش تھی اسفند سے تھوڑی سی آزادی ملنے پر۔۔

۔اسفند گھر پہ ہوتا تو اپنے پاس سے

اٹھنے نہیں دیتا تھا چاہے دل کو کوئی

کام ہو یا نہ ہو یہ اس کا مسئلہ نہیں تھا۔

۔اسفند کے کہنے کے مطابق دل کا سب

سے ضروری کام ہے اپنے شوہر کو پیار کرنا۔۔اگر دل کچن میں تو اسفند بھی

کچن میں اگر دل روم میں تو اسفند بھی روم میں اگر دل ڈریسنگ پر کھڑی تیار

ہو رہی ہے۔۔۔

تو اسفند بھی اس کے پاس اس

کی پشت پر اپنی سینا لگا کر دونوں

ہاتھ اس کے پیٹ پر اندھے ہوئے کھڑا رہنا چاہے دل تیار ہونے میں گھنٹہ ہی کیوں نہ لگا دیں۔۔۔

۔وہ الگ بات تھی کہ دل کو تیار ہونے

میں گھنٹہ بھی اس کی وجہ سے ہی لگتا تھا۔۔۔کیونکہ نہ تو اسفند بے لگام ہاتھ رکھتے تھے نہ ہی لب دل کبھی تو شرما جاتی کبھی گھبرا جاتی اور کبھی لڑنا شروع ہو جاتی تھی۔۔۔

۔مگر تینوں باتوں میں سے اسفند پر

تو کسی بھی بات کا اثر نہیں

ہوتا تھا۔اس لیے آج اسے موقع ملا تھا سکون سے باتیں کرنے کا نیند پوری کرنے

کو جو کہ اس بیچاری کو نہیں پتہ تھا کہ ساری خوشی تھوڑی دیر میں ختم ہونے

والی ہے۔۔

گھر پر آکر اسفند جب اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرتا تو بھی دل کو اجازت نہیں تھی کہ وہ اسفند سے دور ہو کر بیٹھے سکے۔۔دل جب بیٹھ بیٹھ کر تھک جاتی تو اسفند کے کاندھے سے سر لگائے ہی سو جایا کرتی۔۔۔

۔سوئی ہوئی دل کو بڑے پیار سے اسفند اپنی گود میں سر رکھ کر سلا لیتا جیسے وہ کوئی بچی ہو۔۔۔

اگر ایج کے حساب سے دیکھا جائے

تو وہ سچ میں اسفند سے عمر میں آدھی تھی۔۔

اوپر سے تھی اتنی نازک کے لمبے چوڑے

اسفند کے سامنے وہ بچی ہی لگتی تھی۔

۔مسکان اور دل سونے کے لیے ایک ہی روم میں رکی تھی۔۔دونوں مسکان کے روم میں تھی۔۔دونوں آپس میں بہت دیر تک باتیں کرتی رہی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی تعریفیں کرنے
میں مصروف تھی کہ دل کا کہنا تھا
کہ آپ بہت پیاری ہیں اور مسکان
کا کہنا تھا کہ دل بہت پیاری ہیں۔۔۔
باتیں کرتے ہوئے مسکان کا سیل فون
بجا مسکان کو پتہ تھا کہ اس وقت
فون پر کون ہے۔

۔دل موبائل سکرین پر اسد کا نام دیکھ کر مسکرائی تھی۔بھائی فون کر رہے ہیں اٹھالیں مسکان نے تھوڑا شرماتے ہوئے فون اون کر کے بیڈ سے اٹھ کر ٹیرس پر چلی گئی۔۔۔

کیونکہ مسکان کو اچھے سے پتہ تھا کہ اسد جب باتیں کرتا ہے تو اسے خود بھی نہیں پتہ ہوتا کہ وہ کب اپنی لمٹس کراس کر لیتا ہے۔۔۔

اس لیے مسکان دل کے سامنے شرمندگی سے بچنے کے لیے باہر ٹیرس پر چلی آیئے تھی۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔وعلیکم السلام۔۔۔توفیق ہو گئی آپ کو اپنے شوہر کو سلام کرنے کی۔۔۔۔

اسد کی ناراضگی والی آواز مسکان کے

کانوں سے ٹکرائی تو مسکان کے آنسوں

شروع ہو گئے۔

شوہر جب گھر آتا ہے تو بیوی کا فرض

بنتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حال چال

پوچھے۔۔ مگر یہاں تو میڈم کو سلام کرنے

تک کی فرصت نہیں تھی اور نہ ہی اپنی

شوہر کو دیکھنے کی فرصت دی۔۔۔۔

نہیں اصل میں میں بھابی کو دیکھنے میں اتنی خوش تھی کہ میرے ذہن سے

نکل گیا۔۔۔۔۔۔ ذرا بھابھی سے نظریں ہٹا کر بھابھی کے بھائی کو بھی دیکھ

لیتی وہ بھی تو وہیں پر موجود تھا۔۔

۔اب نہیں دیکھا تو سزا

کے لیے تیار رہیے گا۔۔۔ایک منٹ سے پہلے میرے روم میں آؤ۔میں نہیں آسکتی۔

۔آپ انکار کا انجام جانتی ہیں۔۔۔

میں اور دل ایک ہی روم میں رکی ہوئی ہیں اب میں اس سے کیا بولوں۔

اور ویسے بھی سب بڑی آپیوں نے بولا ہے کہ میں آج رات آپ کے روم میں نہیں آسکتی۔۔۔

میں نے روم میں نا آنے کو کہا ہے وضاحت نہیں مانگی۔۔۔

اسد سمجھنے کی کوشش کریں میں دل کو چھوڑ کر نہیں آسکتی۔۔۔سوری کہہ کر مسکان نے ٹک سے فون بند کر دیا۔۔۔

کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اس سے زیادہ وہ

اسد کو سوالوں کے جواب نہیں دے

سکتی تھی۔۔

اسد نے پاس پڑی ہوئی ٹیبل کو غصے

سے پاؤں مارا تھا مسکان کے یوں فون بند کرنے پر۔۔۔۔دیکھتا ہوں کب

تک نور کی سکیورٹی میں آپ سیف رہتی ہو۔

۔کیا کہہ رہے تھے بھائی مسکان آکر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔کیا کوئی پریشانی

ہیں۔۔۔مسکان کا اترا ہوا منہ

دیکھ کر دل نے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں پریشانی کی تو کوئی بات نہیں ہے

بس اسد کہہ رہے تھے کہ میں آپ کا خیال رکھوں۔۔۔

۔سو سویٹ بھائی کتنے اچھے ہیں اور ان کو
میری کتنی فکر ہے آپی میں آپ سے ایک بات کہوں آپ غصہ تو نہیں
کریں گی۔۔۔

۔دل مسکان کو آپی کہہ کر ہی بلا رہی تھی ویسے بھی وہ اتج میں مسکان سے
چھوٹی تھی۔ مگر مسکان دل کو اس کے
نام سے ہی بلا رہی تھی ہاں ہاں بولو دل۔۔۔۔

آپکو پتہ ہے کہ اسفند بلکل بھی اسد بھائی
کی طرح اچھے نہیں ہے۔
مسکان نے چونک کر دل کی طرف دیکھا

تھا۔۔ مطلب یہ کہ اسد بھائی کتنے اچھے ہیں۔۔
دو مہینوں بعد وہ واپس آئے ہیں اور آپ میرے ساتھ سو رہی ہیں مگر
وہ پھر بھی آپ سے ناراض نہیں ہوئے۔۔۔

مگر میں تو ہر وقت اسفند کے ساتھ ہی رہتی ہوں مگر پھر بھی آج میں ان کے
روم میں نہیں ہوں تو وہ کب سے مجھے دھمکیوں والے میسج کیے جا رہے
ہیں۔۔

۔دل کی معصومیت دیکھ کر مسکان ہنس پڑی جو اپنی بات چھپا رہی
تھی دل سے۔اور دل خود ہی اپنی اور اسفند بھائی کی ساری باتیں بتائے جا رہی
تھی۔۔
۔میرے بھائی بھی بہت اچھے ہیں ایسے نہیں بولتے دل۔۔۔

۔آپ کے بھائی کتنی بڑی توپ چیز ہے
یہ تمہیں کیسے بتاؤں مسکان دل میں سوچ
کر رہ گئے۔۔۔

دل اور مسکان کافی دیر تک آپس میں باتیں کرتی رہی دل کے نمبر پر مسلسل
اسفند کے میسج آرہے تھے آخری میسج کا جواب دیتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

۔دل میں بول رہا ہوں کہ روم سے باہر آؤ میں آپ کے روم کے باہر آپ کا
ویٹ کر رہا ہوں مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔

کا جواب دے کر فون SMS ۔اور میں سوچکی ہوں دل اسفند کے

کوآف کر کے تکیے کے نیچے رکھ کر آرام سے مسکان سے باتیں کرتے کرتے نہ جانے کب دونوں سو گئی تھی۔۔۔۔

32°°°°°°°°

پاپا آج تو آپ نے دل کے لیے یہ جملہ بول دیا پلیز دوبارہ کبھی مت بولیے گا ۔۔۔بولنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لیجیئے گا وہ لڑکی آپ کے بیٹے کو اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔۔

اور ویسے بھی اس کے کردار کی گواہی اسفند

شہریار خود ہے۔۔۔اسفند کے دماغ کی

نسیں غصے سے ابھری ہوئی تھی۔۔۔وہ جھٹکے سے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

۔۔۔

بیٹھ جاؤ میرا وہ مطلب نہیں تھا اگر تمہیں برا لگا تو آئی ایم سوری۔۔۔۔

اب اس بات کو ایشو بنا کر دوبارہ سے دس سال کے لیے دور مت چلے جانا۔

یہ بات دوبارہ نہیں دہرائیے گا ورنہ یہ بات 10 سال کے بعد بھی ختم نہیں ہو گی۔اوکے ریلیکس ہو جاؤ

وہ بیٹی ہے میری مجھے مسکان کی طرح عزیز ہے۔۔۔

میرا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا شہریار

صاحب اپنے بیٹے کو ہاتھ سے پکڑ کر بٹھاتے

ہوئے بولے تھے۔۔۔

روم کے پاس سے گزرتا ہوا اسد ساری بات سن

چکا تھا۔۔۔اسد کو زندگی میں پہلی بار شہریار

صاحب کی کوئی بات بری لگی تھی۔

جب اسفند کو اپنی بہن کے لیے اپنے باپ کے

سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوئے دیکھا تو

اسد جو اندر جاکر کچھ بولنے والا تھا اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور واپس چلا گیا۔۔۔

بیٹا میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ وہ بچی اتنے سال ایک الگ ماحول میں رہی ہے اور وہ ماحول بھی کچھ خاص اچھا نہیں تھا میری نالج کے مطابق

جس طرح سے مجھے پتہ چلا ہے۔

توبس تھوڑا سا سیلفش ہو کر سوچ گیا آخر کار

وہ میرے اکلوتے بیٹے کی بیوی ہے۔۔۔

میرا اتنا حق تو بنتا ہے نہ پوچھنے کا ایک تو تم نے بنا بتائے شادی کر لی اور ولیمے سے ایک دن پہلے بتا رہے ہو کہ مسکان کے ساتھ تمہارا ابھی ولیمہ ہے۔۔

ورنہ ایسی کوئی بات نہیں تھی وہ بچی مجھے

مسکان کی طرح عزیز ہے۔

پاپا اس بات کا چھوڑ دے میں اس وقت کچھ

سننا نہیں چاہتا۔

اوکے تم جاکر آرام کرو۔۔۔

شہریار کو پتہ تھا کہ اس وقت اسفند کچھ سننے کی حالت میں نہیں ہے۔

شہریار صاحب کو خود پر غصہ بھی آرہا تھا کہ مجھے کیا ضرورت تھی غلط ٹائم پر
غلط بات
کرنے کی۔

اسفند لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا روم سے باہر آگیا اور سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر
دل کو میسج کیا دل
روم سے باہر آؤ۔۔۔

مگر وہ ٹھہری دل جو اپنی ہی مستی میں گم رہتی تھی۔

اس نے بڑے آرام سے جواب دیا کہ اسے بہت نیند آرہی ہے اور وہ سو چکی ہے۔۔۔

دل۔۔۔۔ میسج پڑھ کر اسفند نے غصے سے دیوار پر اپنا ہاتھ مارا اور دل کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

آگے سے پاور اوف کی ریکارڈنگ نے کر اسفند کے غصے آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا۔

دل آپ ایک دن اپنی انہی حرکتوں کی وجہ سے
میرے میرے ھاتھ سے مرو گی۔۔۔

۔○○○○

مسکان گہری نیند میں سو رہی تھی جب اسے لگا کہ وہ ہوا میں لٹک رہی ہے

۔۔۔

اس کی ڈر سے چیخ نکلنے والی تھی کہ اسد نے اپنا ہاتھ مسکان کے لبوں پر رکھ کر اسے چپ کروا دیا۔

اسد کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے مسکان نے آہستہ سے آنکھیں کھولی۔

سامنے اسد کو دیکھ کر وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اسد نے آنکھیں دکھا کر ہاں کا اشارہ دل کی طرف کرتے ہوئے خاموش رہنے کو کہا۔۔۔

اسد مسکان کو بچوں کی طرح گود میں اٹھا کر روم میں لے آیا۔۔۔

دل کی بچی اب اٹھ کر دیکھو آپ کا بھائی

کتنا شریف ہے۔۔۔

دل تو گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی مسکان بس اپنے دل میں سوچ کر رہ

گئی تھی۔۔۔

شریف تو میرا بھائی ہے اسی لیے آپ سکون سے

سو رہی ہیں۔

اور یہاں آپ کے بھائی صاحب مجھے اپنے روم میں اٹھا کر لے آئے ہیں ہلکان

کرنے کے لیے۔۔۔

اسد مسکان کو بیڈ پر لیٹا کر روم کا دروازہ لوک کر کے واپس مسکان کے پاس

آ کر بیٹھ گیا۔

اسد اس وقت فل بلیک کلر کے کرتا شلوار میں

ملبوس تھا۔

بازو کونیوں تک فولڈ کیے ہوئے اسد کا پٹھانوں

والا کورا رنگ اور اس پر بلیک کلر کا کرتا شلوار اور اس وقت وہ اتنا خوبصورت

لگ رہا تھا کہ مسکان اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔۔۔

اگر اتنا ہی اچھا لگ رہا ہوں تو دور سے دیکھنے کے بجائے پاس آکر اپنے ان

نازک لبوں سے میری نظر اتارو۔۔۔

مسکان کو یوں خود کو ٹک ٹکی باندھے ہوئے دیکھ کر مسکان کی آنکھوں کے

سامنے ہاتھ کو لہراتے

ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اسد مسکان کے نازک سے ہونٹوں پر نظر جمائے ہونٹوں کو انگوٹھے سے

سہلا رہا تھا سہلاتے سہلاتے

مسکان کے لبوں پر جھکنے لگا تھا مسکان شرما کر تھوڑا پیچھے ہوئی۔۔۔

اسد نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے

سے اسے خود کے قریب کیا تو مسکان کو لگا کہ اس کی ریڈ کی ہڈی ٹوٹ جاے

گی۔۔۔

اسد کے کھینچنے سے اسد کے لب مسکان کے

لبوں سے ٹکرا گئے۔۔۔

مسکان کے نازک لب اسد کے انابی لبوں سے

ٹکرائے تو اسد کے من کی پیاس اور بھڑک اٹھی۔۔

اسد اپنا ایک ہاتھ مسکان کی گردن کے پیچھے
رکھے ہوئے اور دوسرا مسکان کی کمر میں ڈال
کر اسے اپنے بے حد قریب کر کے اس کے ہونٹوں پر
اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔

مسکان کے پورے جسم میں بجلیاں سی دوڑ گئی۔

مسکان کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگ گئے۔۔۔

مسکان نے اپنی کمر پہ رکھے ہوئے اسد کے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کی جس کو
اسد نے ناکام بنا دیا۔۔۔

مسکان کو پیچھے کی طرف دھکّا دے دیا خود اس کے اوپر گھٹا بن کر چھا گیا
مسکان کے لبوں کی
نمی کو قطرہ قطرہ پینے لگا پینے لگا۔۔۔

وہ اتنی شدت سے لبوں کی نمی کو پی رہا تھا کہ مسکان کی سانسیں گلے میں اٹکنے
لگی۔

مگر وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔۔
جب شدت زیادہ ہوئی تو اسد کو کالر سے پکڑ کر پیچھے کی طرف دھکیلنے کی
کوشش کی جو کہ ناکام ہی ہونی تھی اب چونٹی سے پہاڑ تو ہلنے سے رہا۔۔۔

میرے بلانے پر کیوں نہیں آئی۔۔۔

اب اس پر ترس کھا کر لبوں کو چھوڑ کر اس کی گردن پر اپنے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

دل کو چھوڑ کر کیسے آئی اور فون کیوں بند تھا تمہارا۔۔۔

اپنے گستاخ لبوں سے من مانیاں کرتے انویسٹیگیشن بھی جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

میرے پاس آپ کے سوالوں کے جواب نہیں تھے۔

مسکان کی جان نکل رہی تھی اسد کے تیور دیکھ کر۔۔۔

پرینسس میں جانے سے پہلے بول کر گیا تھا

نہ کہ میری محبت کے لمحات میں رکاوٹیں

کھڑی مت کیا کرے۔۔۔

م م۔۔ مگر میں نے کک۔۔ کچھ بھی جان بوج کے نہیں کیا ہے۔۔۔

بڑی آپیوں نے ہی بولا ہے کہ آج کی رات ہم الگ الگ روم میں ہی سوئیں

گے بس اسی لیے میں دل کے ساتھ سونے چلی گئی تھی۔

وہ ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔۔

آپ کو برا لگا تو سوری مسکان کا رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

پرینسس رونا بند کرو۔۔۔

میں جان بوجھ کر نہیں رو رہی ہوں مجھے خود سے

رونا آئے جارہا ہے میں کیا کروں۔۔۔

اسد کو اس وقت بے حد ہنسی آرہی
تھی۔۔۔
جس کو اسد نے بڑی مشکل سے روکا ہوا تھا کیوں کہ جب مسکان ڈر کر چپ
چاپ اسد کی منمانیوں کو جھیلتی تو اسد خوشی سے اندر تک سرشار ہو
جاتا تھا۔۔۔

برا تو مجھے لگا ہے مگر معافی صرف ایک صورت میں مل سکتی ہے۔۔۔
اسد اس کی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔

بتائیں مجھے کیا کرنا ہو گا مسکان اپنی جان
چھڑوانے کے لیے جلدی سے بولی۔۔۔

بس کچھ زیادہ نہیں وعدے کے مطابق آج آپ کو مجھے خود سے کس کرنی ہو گی آپ کو وعدہ یاد ہے نہ۔۔۔

مسکان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

done تو چلیں شروع ہو جائیں

33oooooooooo

دل کا ایس ایم ایس پڑھ کر اسفند کا غصہ ساتویں آسمان کو چھوء رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

وہ بار بار دل کا فون ٹرائی کر رہا تھا مگر دل میڈم فون اوف کر کے آرام فرما رہی تھی۔۔۔

پچھلے تین گھنٹوں سے اسفنددل کا نمبر ٹرائی کر رہا تھا۔۔۔۔

اب اسفند کا غصے سے سر میں درد شروع ہو گیا تھا اسفند کو دل ہر صورت میں اپنے
روم میں چاہیے تھی۔۔۔

تین گھنٹے کے انتظار کے بعد اسفند اپنے روم سے نکل کر سید ھادل کے روم کی طرف آگیا۔۔۔

جہاں پر دل اور مسکان دونوں سو رہی تھی یہ تو اسفند کا سوچنا تھا کہ دونوں سو رہی ہیں۔۔۔۔
حالانکہ بیچاری مسکان کو تو اسد خان پہلے

ہی اٹھا کر لے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسفند بہن سے فطرتی جھجک اور شرم کی وجہ سے کچھ دیر تو باہر دروازے پر رکا پھر آہستہ سے دروازہ کھول کر جھانکا تو بیڈ پر صرف دل ہی سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مدھم سی روشنی میں دل کو سوتے
ہوئے دیکھ کر اسفند نے نفی میں سر کو ہلایا آپ کی نیند کی تو ایسی کی تیسی
خود تو مزے سے سو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔
شوہر کا پتہ نہیں جس کی نیند حرام ہوئی پڑی ہے۔۔۔

وہ یہ بڑبڑاتے ہوئے آہستہ سے دل کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

اسفند کو یہ بھی ڈر تھا کہ مسکان کہیں پانی لینے نہ گئی ہو۔۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی بہن کے سامنے شرمندہ نہیں
ہونا چاہتا تھا۔۔۔کوئی ایسی ویسی
حرکت کر کے بس اسے تو ہر صورت
دل کو اپنے روم میں لے کر جانا تھا۔۔۔۔

اس لیے وہ انتظام کر کے آیا تھا دل جو گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی
تھی۔۔۔۔۔۔

اسے تو اسفند کے آنے کی کوئی خبر نہ تھی

اسفد اپنے انابی لبوں سے مسکرایا اور اپنے

ٹراؤزر کی جیب سے سلوشن ٹیپ نکالی

اور دل کے منہ پر لگادی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد اس کے دونوں ہاتھ ایک دوسرے

کے اوپر رکھ کر اس پر بھی ٹیپ لگادی۔۔۔۔

دل اتنی بے خبری میں سو رہی تھی کہ

اسے اپنے ساتھ ہونے والی واردات کا کچھ

پتہ نہیں تھا۔۔۔۔

ٹیپ کو واپس ٹراؤزر کی جیب

میں ڈال کر ایک ہاتھ دل کے پیروں کے نیچے
سے گزار کر دوسرا گردن کے نیچے سے نکال
کر دل کو گود میں اٹھالیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور دبے پاؤں دل کو اپنے روم میں
لا کر بیڈ پر لٹا دیا دل باجی ابھی
تک آرام سے سو رہی تھی اس کے بعد
اسفند اپنے روم کا ڈور لوک کرنے کے
بعد ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے بڑی
فخریہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا
کر اپنی داڑھی کو سہلاتا ہوا دل کے
اوپر جھکا۔۔۔۔

اور دل کے چہرے پر اپنے سلگتے ہوئے

ہونٹوں کے گرم گرم لمس کی تپش چھوڑنے لگا۔۔۔

مسز اسفند شہر یار اٹھ جائیے کافی آرام کر چکی ہیں آپ اسفند دل کے کان کے

پاس جا کر سرگوشی میں بولا اور اپنے

گستاخ لبوں کو دل کی بیوٹی بون پر رکھ

چکا تھا۔۔۔۔

دل کی گہری نیند میں ہی سانسیں تیز ہونے

لگے۔۔۔وہ نیند میں ہی اپنے سر کو دائیں

بائیں ہلا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسفند دل کی نیند کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی من مانیاں کیے جا رہا تھا

۔۔۔۔۔

دل کی نیند سے اسفند کافی فائدہ اٹھا

چکا تھا۔۔۔دل تھوڑا تھوڑا نید

سے بیدار ہو کر ہوش میں آنے لگی تو اس

سے اندازہ ہوا کہ وہ تو اپنے شوہر

صاحب کے ہاتھوں سے اغوا ہو چکی ہے۔۔۔

دل نے آنکھیں کھولی تو اسفند کو سامنے دیکھ کر غصے سے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔بیچاری اس وقت بول نہیں سکتی تھی کیونکہ اسفند نی اس کا اچھا بندوبست کرر کھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسفند کو دل کی عادت کا بہت اچھے سے پتہ تھا کہ جب اس کی مرضی کے خلاف جا کر اسفند اپنی من مانیاں کرتا ہے۔تو دل بہت ولولہ مچاتی تھی مگر وہاں پر تو اسفند کو دل کی آوازیں شور شرابہ کرنا چیخنا بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنے گھر میں اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔کیوں کہ وہ ان کا سیپریٹ گھر تھا مگر یہاں پر اس وقت بہت سارے مہمان موجود تھے۔۔۔۔۔

اسفند کا پاپا اسد اور مسکان ان سب کو مد نظر رکھتے ہوئے اسفند نے دل کے

منہ پر ٹیپ لگا کر اسے مسکان کے روم سے

اٹھا کر لایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل کے ہاتھوں پر بھی ٹیپ

لگائی لگی ہوئی تھی اس وقت نہ تو دل زبان چلا سکتی تھی نہ ہاتھ مگر قسمت

سے اس کے پاؤں کھلے ہوئے تھے

جن کا نیند اٹھتے ہی ان کا وہ بہت اچھا استعمال کر رہی تھی۔۔ مگر مقابل بھی

اسفند

شہریار تھا جس کو مشکل چیزوں کو

ہینڈل کرنا بہت انٹرسٹنگ لگتا تھا۔

اسفند نے اپنی ٹانگوں سے دل سے

دل کی ٹانگوں کو لاک کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔اور اپنی من مانیا کرتے

جا رہا تھا دل

کو اس وقت اتنا غصہ آرہا تھا کہ اگر وہ ہاتھ چلا سکتی تو اسفند کا گلا دبا

دیتی۔۔۔۔

دل کی حالت دیکھ دیکھ کر اسفند کو

بہت مزہ آرہا تھا۔۔۔۔دل نے جتنا اسے انتظار

کرا کے ستایا تھا اسفند ایک ایک چیز کا حساب لے رہا تھا۔۔۔منہ پر ٹیپ لگنے

کے

باوجود دل کی تیز سانسوں اور دبھی دبھی

سسکیوں کی آواز روم میں سنائی دے رہی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب یہ سسکیاں کس لیے ہیں اسفند کی جان آپ مجھے ستائیں تو وہ ٹھیک ہے۔۔۔جب میری باری آئے تو آپ کی سسکیاں شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔
اسفند گمبیر سی آواز میں اپنی من مانیوں کے ساتھ ساتھ سرگوشیاں بھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دل کی وجود سے سکون پا کر اسفند نے
جب دل کے منہ سے ٹیپ اتاری تو۔۔۔۔۔

اسفندددددددددددد!! میں آپکی جان لے لوں گی۔دل چیختی ہوئی بولی۔۔۔
ششش پاگل لڑکی اسفند نے فورا دل کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اففففف اس کا غصہ دیکھ کر اسفند کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔ہاتھ کھولیے میرے

منہ سے ہاتھ اٹھتے ہی دل نے پہلا حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسفد ہاں میں سر ہلاتے ہوئے قہقوں کے ساتھ ہنس رہا تھا۔۔۔۔اسفند نے دل کے ہاتھ سے ٹیپ کھول دی اب اسفند کو بھی پتہ تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔

ہاتھ کھلتے ہی بیڈ سے تکیہ اٹھا اسفند پے ایک کے بعد ایک وار کرتے ہوئے دل

کی سانس پھولنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو کبھی ایک دن
بھی سکون سے نہیں رہنے دے سکتے آپ مجھے کتنے آرام کے ساتھ میں سو
رہی تھی اور مسکان آپی کیا سوچتی ہو گی میرے بارے میں۔۔۔اسفند کو تکیے
سے مارتے ہوئے دل کی سانس پھولی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور مسکان کا سوچ سوچ کر شرم کے مارے گال لال ہو رہیں تھی۔۔آپ
کی مسکان آپی روم میں نہیں تھی جب میں آپ کو لے کر آیا تو وہ آپ
کے بارے میں کچھ بھی نہیں
سوچ رہی ہو نگی۔۔۔۔۔

اس لیے بے فکر رہیں اسفند نے اپنی جانکاری
فراہم کی آپ چپ کر کے لیٹے رھیں مجھے آپ کی آواز نہیں آنی
چاہیے۔۔۔منہ پر انگلی رکھ کر کرخت آواز میں سلطان راہی بن کر
بولی۔۔۔۔۔۔

جو حکم میرے آقا اسفند نے شرارت سے
آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا۔۔! اسفند کبھی کبھی مجھے آپ پر اتنا غصہ آتا ہے
کہ میرا دل کرتا ہے کہ۔۔۔۔۔

ہائے میری جان ابھی تو اتنا کچھ کیا ہے پھر سے آپ کا دل کیا کرتا ہے اسفند کو

بے وقت مذاق سوجھ رہے تھے۔۔۔۔وہ مزاق کر کے قہقہ مار مار کر ہنستا ہوا

اتناد لکش لگ رہا تھا کہ

دل کو غصے میں بھی وہ اتنا جاذب نظر ہی لگ رہا تھا کہ دل کو اس پر بے اختیار

ہی

پیار آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلیک ٹراؤزر ہاف بازو گول گلاے والی شرٹ پہنے ہوئے اسفند کا گورا رنگ

چاند کی طرح

چمک رہا تھا۔۔۔۔اس پر جب وہ قہقے لگا کر ہنستا تو اس کی گالوں کے گہرے

ڈمپل

دیکھ کر کوئی بھی اس پر فدا ہو کر اپنی جان دے دیتا جیسے اس وقت دل کی جان نکل رہی تھی اس کے ڈمپل دیکھ کر۔۔۔۔۔

یہ جو گھور گھور کر میرے ڈمپلز کو آپ
دیکھتی رہتی ہیں کبھی نزدیک آکر ان
کو اپنے ہونٹوں کا دیدار بھی کروادیا
کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسفند دل کو اپنے ڈمپلز کی طرف

دیکھتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔۔اسفند کے بولنے پر دل تھوڑی شرمندہ ہوگئی

اور ہووووووں!!!!آپ کو بڑی خوش فہمی ہے کہ میں آپ کے ڈمپلز ہی دیکھتی رہتی ہوں

یہ آپکی غلط فہمی ہے۔۔۔

دل صاف مکر گئی۔۔اچھا کھاؤ میرے سر کی قسم کہ آپ کو میرے ڈمپل پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔اسفند جو تکیے پر سر رکھے اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اب وہ دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔۔ کھاؤ قسم کہ تمہیں میرے ڈمپل سے پیار نہیں۔ ہووووووووں !! نہ مجھے آپ سے پیار ہے نہ آپ کے ڈمپل سے

اور میں قسم کیوں کھاؤں دل آنکھوں کو گھوما کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے ہٹیں اور

چھوڑے مجھے وہ اسفند کو پیچھے کرتے ہوئے

بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیار تو تم مجھ سے بہت

کرتی ہے اور میرے ڈمپل سے تو تم کو

عشق ہے یہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں

ہاں اگر بتانا نہیں چاہتی تو وہ الگ

بات ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اسفندا اتنے یقین کے ساتھ کہہ رہا تھا کہ
دل سے دوبارہ جھوٹ نہیں بولا گیا۔۔۔

اس لیے اپنی نظریں ادھر ادھر گھما کر
دیکھنے لگی اور اپنی عادت کے مطابق اپنے
ہونٹوں کو کچلنا شروع کر چکی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جن کو اسفند نے اپنے ہاتھوں سے فوراً سے

روک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔دل جھوٹ مت

بولا کرو ہمیں آپ سے عشق ہے ہم تو دن میں سو بار یہ بات دہرا کر آپ کو

بتاتے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کبھی تو آپ بھی اپنے

عشق کا اظہار کر دیا کرے

ہم آپ کے ان گلابی ہونٹوں فدا ہے۔۔۔۔

ہم آپ سے اس کا اظہار بار بار کرتے ہیں۔۔آپ کو ہم سے اور ہمارے

ڈمپلز سے عشق ہے آپ کیوں نہیں مانتی۔۔۔۔۔

کیونکہ مجھے شرم آتی ہے اور آپ تو بہت بے شرم ہیں اس لیے آپ کہہ دیتے ہیں مجھ سے نہیں کہا جاتا ہے۔۔۔۔

یار اس میں بے شرمی والی کون سی بات ہے
شوہر ہوں میں آپ کا اگر مجھ غریب کی
تھوڑی سی تعریف کر دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

تو اس میں کون سی بے شرمی ہو جائے گی
اور کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ بیوی اگر

شوہر کو پیار کرے یا تعریف کرے تو وہ بے
شرمی ہوتی ہے۔

میری کتاب میں لکھا ہوا ہے
چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اچھا پروفیسر صاحبہ! کیا نام ہے آپ
کی کتاب کا اسفند ہمیشہ کی طرح اس
کے بچکانہ جواب بہت اچھے لگ رہیے تھے۔۔

ابھی میں نے نام رکھا نہیں ہے

اچھا جی کتاب لکھ لی مگر نام نہیں رکھا

ایسا کیوں وہ اس کی باتوں سے لطف

اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسفند پلیز مجھے سونے دیں مجھے بہت نیند

آرہی ہے آپ کیوں ہر وقت میری نیند کہ دشمن بنے رہتے ہیں۔۔۔۔

دل جان چھڑا کر سونا چاہتی تھی۔دل آپ کو سوائے سونے کے اور کوئی کام

آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

دل کو اپنے سینے پر گرائے ہوئے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر باندھے انگلیوں میں انگلی پھنسا کر لیٹا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے صرف سونا آتا ہے باقی سارے کام آپ بہت اچھے سے کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔

دل ہار ماننے والی چیز تو ہر گز نہیں تھی

اچھا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں سو جاؤں

صبح میرا ولیمہ ہے۔۔۔۔۔۔

میرا ولیمہ ہے کیا مطلب میڈم میرا بھی ولیمہ ہے آپ کے ساتھ دل کا صرف اپنے ولیمہ کہنے پر اسفند سر پکڑ کر رہ گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے سو جاؤ مجھے لگتا ہے آپ کے

دماغ کو سونے کی بہت ضرورت ہے صبح یاد رکھیے گا کہ آپ کا ولیمہ میرے ساتھ ہے پاگل لڑکی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے سونے دیں یاد رکھوں گی کہہ کر اوٹھ کر دوسرے تکیے پر سر کو رکھ کر سونے لگی تھی۔۔۔۔۔ کہ اسفند نے سے اس کی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے کھینچ کر واپس اپنے پاس کر کے اپنے ساتھ لگا لیا یہ جگہ ہے آپ کے سونے کی روز مجھے بتانا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے سرجری کروا کر مجھے اپنے ساتھ فٹ کروا لیں تاکہ آپ جہاں بھی جائیں میں آپ کے ساتھ رہوں۔

دل کو اپنی نیند نہ پوری ہونے پر اسفند پر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔دل میں واش روم میں
نہانے جاؤں گا تو تب بھی آپ میرے ساتھ
جائیں گے چھی!!!دل کتنا گندا سوچتی
ہو آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کے ساتھ رہ کر میں گندا ہی سوچ سکتی

ہوں کیونکہ اچھاتو آپ مجھے سوچنے ہی نہیں دیتے۔۔۔۔اگر اسفند سیر تھا تو دل سواسیر تھی اس کے پاس بھی جوابوں کی کمی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔۔اور ویسے بھی جب

سے اسے اپنے بھائی کا تحفظ اور مان: ملا تھا دل کے اندر ایک الگ ہی نکھار تھا۔۔۔۔

جو اسفند کو بہت اچھا لگتا تھا اب وہ
پہلے کی طرح ادھوری اور ڈری ہوئی نظر
نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔OOOOOOOOOOOO

اسد پچھلے آدھے گھنٹے سے مسکان کی کس

کا ویٹ کر رہا تھا۔

مسکان پوری کوشش کر رہی تھی کس کرنے کی مگر ابھی تک تو ناکام ہی

تھی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

اسد بیڈ پر آرام سے تکیے پر سر رکھے ہوئے

مسکان کی حالت کے مزے اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسد پلیز آپ آنکھیں بند کر لیں مجھ سے نہیں ہو رہا یہ الفاظ کوئی پچاس دفعہ پچھلے آدھے گھنٹے میں مسکان بول چکی تھی۔

آخر کار اسد نے ہی ہار مان کر اپنی آنکھیں بند کر لی اسد کو اچھے سے پتہ تھا کہ مسکان سے اب بھی کچھ نہیں ہونے والا وہ اس کی شرم و حیا سے بڑی اچھی طرح سے واقف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر مسکان کی بات مانتے ہوئے اسد نے

اپنی آنکھیں بند کر لی اب مسکان اسد کے

پاس بیٹھی ہوئی ہاتھوں کو مروڑ کر آہستہ آہستہ اپنا منہ اسد کے چہرے کے

نزدیک لے جانے لگی۔۔۔

دو تین منٹ گزرنے کے بعد اسد نے اپنی آنکھیں کھولی اس کی امید کے

مطابق مسکان نے بھی اپنی آنکھیں بند کر

رکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اور پوری کوشش سے

میلوں کا سفر طے کر کے اپنا چہرہ اسد

کے نزدیک لا کر کس کی کوشش جاری تھی۔۔۔۔۔مسکان کے شرم سے

بلش

کرتے ہوئے گال دیکھ کر اسد کا دل

دھک دھک کرنے لگا اسد نے اپنا ہاتھ مسکان کے گردن پر رکھتے

ہوئے اسے اپنے اوپر جھکایا اور اپنا سر تھوڑا اوپر اٹھا کر اپنے ہونٹ اس کے

لبوں پر رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔

قطرہ قطرہ پی کر اپنی پیاس مٹانے کے

بعد جب اس نے مسکان کو چھوڑا تو

مسکان کی سانس اکھڑی ہوئی

سانسیں دیکھ کر بولا۔۔۔

ساری محنت تو میں نے کی ہے آپ کی سانسیں کیوں اکھڑی ہوئی ہے کبھی کوئی موقع خالی بھی چلا جانے دیا کریں اسد۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جو پہلے شرم سے لال ہوئی پڑی تھی اسد کی بات سے بھڑک اٹھی

آپ ایک دن

صبر نہیں کر سکتے تھے کل ہمارا ولیمہ ہے۔۔۔۔۔ پھر تو ہمیں ہمیشہ آپ کے روم میں ہی رہنا تھا۔

میں صبر کیوں کروں آپ میرے نکاح میں

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔شوہر ہوں آپ کا پورا حق رکھتا ہوں آپ پر۔۔۔آپ

کی رخصتی بھی اپنے ساتھ کروا چکا ہوں۔۔تو اب میں صبر کیوں

کروں اپنی ریزن اگر کوئی اس وقت دیکھ لے

گا تو کیا کہے گا اس لیے بول رہی ہوں اور کوئی ریزن نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کی تو اسد کی تھوڑی سی ناراضگی

والی آواز سے بھی جان نکل جاتی تھی۔۔۔۔۔

لوگ جائیں بھاڑ مجھے کسی کی پرواہ نہیں

ہے۔۔بیوی ہو میری حق ہے

میرا کہ میں حق سے سارے حق وصول

کر سکوں آپ سے۔۔۔اس لیے آئندہ مجھے

کبھی لوگوں کا حوالہ تو مت دیجئے گا۔۔۔۔۔

لوگ کیا سوچیں مجھے لوگوں سے کوئی
لینا دینا نہیں ہے۔

ٹھیک ہے نہیں دوں گی کسی کا حوالہ پلیز آپ اپنا موڈ ٹھیک کر لیں اور
ناراض مت ہو۔۔۔۔

مسکان اپنا ہاتھ اسد کی گال پر رکھ کر اس
کی داڑھی کو سہلاتے ہوئے پیار سے بولی
کیونکہ وہ اسد کا موڈ خراب نہیں کرنا

چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے پیار سے کہو گی تو اسد خان اپنی جان

بھی دے دے آپ کے لیے آپ تو صرف غصہ چھوڑنے کو بول رہی ہو

خانم۔۔۔۔۔۔۔۔اسد سختی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہوا

کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا۔۔۔۔۔۔۔پرینسس یار میری محبت کے بیچ

میں کسی چیز کو رکاوٹ مت بنایا کرو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔ورنہ خانم

آپ کے لیے اسد خان کی جان بھی حاضر ہے یہاں پر راج کرتی ہیں آپ اسد

اپنے دل کی جگہ شہادت کی انگلی رکھتے

ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرگوشیاں کرتے ہوئے اسکے کندھے سے شرٹ کھسکائی۔۔اپنے پیار کی ایک ایک بوند مسکان کے اوپر نچھاور کرتے کرتے رات گزرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کمرے خاموشی میں طاری تھا خاموشی

کا سینہ چیرتے ہوئے دونوں کی تیز

سانسوں کی آواز آنے لگی تھی۔۔۔۔۔

مسکان کی سسکی نکلی جو ابھی آدھی

گلے کے اندر ہی تھی کہ اسد نے

اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ کر سسکی کا گلا گھونٹ دیا۔۔۔۔۔

صبح فجر کی نماز کے وقت اسد نے مسکان پر احسان کرتے ہوئے اس کی جان چھوڑی تو

مسکان وہی اسکی باہوں میں پڑی گہری نیند میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

جب کہ اسد ابھی تک جاگ رہا تھا جب مسکان اسد کی شدتوں سے ٹوٹ کر اسی کی باہوں میں اس کے سینے پہ سر رکھے ہوئے سو جاتی تھی۔۔۔۔

تو اسد کو وہ لمحہ بہت خوبصورت لگتا تھا آج بھی وہ اسی لمحے کو محسوس کر کے جی رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جو اسد کے سینے پر اپنا سر رکھے
ہوئے اپنا ایک ہاتھ اسد کی کمر میں ڈال کر سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اچانک اسد کی نظر مسکان کے بازو پر اپنی اپنے ہاتھوں سے پڑنے
والے سختییوں سے ریڈ
نشانوں پر پڑ گئی۔۔۔۔۔۔مسکان کے دودھ سی
گوری رنگت پر اسد کی فنگرز کے سختیوں والے نشان واضح نظر آ رہے تھے

جن کو دیکھ کر اسد کے دلکش لب مسکرائے اپنی ہاتھ سے ان نشانوں پر انگلی سے لائن

کھینچتے ہوئے اپنے لبوں کو پیار سے

مسکان کے ماتھے پر رکھ کر چومنے

لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان بامشکل ایک گھنٹہ ہی سو پائی

تھی اس کے بعد وہ فجر کی نماز کے لیے

اٹھ گئی۔۔۔۔۔

بیڈ سے اٹھنے لگی تھی کہ اسد نے اس کی

کمر میں ہاتھ اتنی زور سے ڈال کر اسے

اپنے ساتھ لگا کر سویا ہوا تھا۔۔۔کہ مسکان سے ہلا بھی نہیں گیا وہ نیند میں

بھی اتنی سخت گرفت رکھتا تھا کہ مسکان کے بس کی بات نہیں تھی کہ وہ اسد

کی اجازت کے بغیر اس کی گرفت سے نکل سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسد پلیز اٹھیے نا مجھے چھوڑیں اسد کو ہاتھ سے ہلاتے ہوئے بولی پر نسز سو

جاؤ یار۔۔۔اسد آج ہمارا ولیمہ ہے سب مہمان اٹھنے والے ہیں آپ سوئے

رہیں مجھے اٹھنے دیں.....کیوں آپ کو کیوں اٹھنا ہے۔

اسد نے آنکھیں کھول کر ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا اسد پلیز!! سمجھنے کی کوشش کریں باقی سب کی بات میں نہیں کر رہی مگر پاپا اور بھائی بھی اٹھنے والے ہیں۔۔۔۔۔تو ان سے تو مجھے شرم کرنی چاہیے نامسکان نے معصوم سامنہ بنا کر من مناتے ہوئے اپنی بات اسد تک پہنچائی۔۔۔۔۔۔

جس کے بعد اسد نے اپنی گرفت تھوڑی ڈھیلی کی اور بولا ٹھیک ہے آج ولیمے کے بعد یہ پاپا اور بھائی والا قصہ بھی ختم ہو جانا چاہیے جائیے۔۔۔۔

اسد کے تیور اب بھی کچھ خاص اچھے نہیں تھے بس مسکان نے اسی کا شکر
منایا کہ اس نے اسے جانے کے لیے کہہ دیا۔

ورنہ تو وہ اسد سے یہ امید بھی کر سکتی تھی کہہ دیتا کہ نہیں جانے دوں گا جس
نے
جو اکھاڑنا ہے اکھاڑ لے اڑیل پٹھان تھا کہیں بھی اس کا دماغ اڑ سکتا تھا۔۔۔۔

اس بات کا تو اب مسکان کو اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا۔اسد کی پٹھانوں والی
کھوپڑی کبھی بھی گھوم سکتی تھیاور وہ اسے جانے
سے منا کر سکتا تھا۔

اسلیے مسکان جلدی سے روم سے نکلی اور دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اپنے روم میں جاکر گھس گئی۔۔۔

اسد بھی بیڈ سے اٹھا اور فجر کی نماز کے لیے فریش ہونے واش روم میں چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○

دل اٹھ جاؤ فجر کی نماز پڑھ لو ایک گھنٹے

اسفند سے دل کو اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ تو ٹھہری دل جو اپنی نیند کی بادشاہ
تھی۔۔۔

اسفند کب سے نہا کر فجر کی نماز ادا کر چکا تھا۔۔۔ مگر دل ابھی تک سوئی
ہوئی نیند کے
مزے لوٹ رہی تھی۔۔ وہ اس وقت اسد کی شرٹ پہنے ہوئے کمبل میں
گھسی ہوئی تھی۔۔۔۔دل میری جان اٹھ جائیں اور فجر کی نماز پڑھے
۔۔۔۔۔اٹھتی ہوں بس پانچ منٹ اور سونے دیں گے پچھلے ایک گھنٹے سے
دل یہی پانچ منٹ کا بہانہ لگا کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسفند کو
پتہ تھا کہ دل ایسے نہیں اٹھے گی اور بعد میں اپنے بھائی کے سامنے شرمندہ
ہو گی اور میری جان کھائے گی۔۔۔اس لیے اسفند دعا مانگ کر جائے نماز
کو لپیٹ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

دل کے پاس آکر بولا آپ ایسے نہیں مانے گی۔

دل کے اوپر سے کمبل کو کھینچ کر اُتار دیا۔۔۔۔۔اسفند دل کو گود میں اٹھا چکا تھا۔

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑے مجھے دل کو اسفند سے شرم آ رہی تھی

۔۔۔۔کیوں کہ دل نے

صرف اسفند کی شرٹ پہن رکھی تھی اسفند بنا اس کی بات پر دھیان دیے

ہوئے اسے گود میں اٹھا کر واش روم کے اندر تک لے گیا۔۔۔۔۔

کیا بے شرمی ہے صبح صبح چھوڑے مجھے میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔۔

ہاں پچھلے ایک

گھنٹے سے آپ کو خود ہی تو واش روم میں جا رہی تھی۔۔۔اسفند اسے واش

روم

میں لے جا کر بیسن کے سامنے گود میں اٹھائے ہوئے گھڑا تھا۔

چلو برش اٹھاؤ اور کرو!!! مجھے نیچے اوتاریں میں کھڑی ہو کر خود کر لوں گی۔۔ نہیں میں آپ کو یوں ہی برش کروا کے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کوئی بچی تھوڑی ہوں جو آپ مجھے اس طرح سے برش کروائیں گے بھلا گود میں اٹھا کر کون برش کرواتا ہے۔۔؟؟

میں کرواتا ہوں جس کی بیوی آپ طرح بچکانہ حرکتیں کریں ناتوان کے شوہر ایسے ہی برش کرواتے ہے۔۔۔۔اب ایک منٹ سے
پہلے برش کر و ورنہ میں نہلانا بھی خود
شروع کر دوں گا۔۔۔۔۔

اسفند کی پر دھمکی پر دل نے فٹ سے برش
اٹھایا اور اس پر پیسٹ لگا کر برش کرنے لگے۔۔

ایک ہاتھ گرنے کے ڈر سے اس نے اسفند کی گلے میں ڈال رکھا تھا۔اور
دوسرے سے برش کررہی تھی اسفند اور دل دونوں کا عکس مرر میں نظر آرہا
تھا۔۔۔

جس کو دیکھ دیکھ کر دل کو تو شرم آرہی

تھی مگر اسفند کو وہ نظارہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے آرام سے کھڑے رہے گھور گھور کر مت دیکھیں مجھے۔

آنکھیں بند کیوں کروں؟؟

میری اتنی حسین بیوی جو اتنی

ہوٹ لگ رہی ہے تو میں میری ہوٹی کو

کیوں نہ دیکھوں۔۔۔۔۔؟؟

جنگلی لڑکی چھوڑو نشان پڑ جائے گا آج

ولیمہ ہے ہمارا وہاں پر تمہارا بھائی بھی

ہو گا جنگلی بلی۔۔۔۔۔دل اسفند

کی باتوں کا غصہ اتارنے کے لیے اس کی

گال پر اپنے دانت گاڑ چکی تھی۔۔

اسفند کے یاد دہانی کروانے پر بات پر دل

نے جلدی سے چھوڑ دیا۔دل نے چھوڑ تو دیا

مگراس سے پہلے اسفند کے گال پر مدہم

سے دانتوں کے نشان پڑ چکے تھے۔

میرے منہ سے پیسٹ صاف کرو اسفند

نے دل کو اب بھی اپنی گود میں ہی اٹھار کھا تھا۔۔

دل کے گال پر کاٹتے وقت جو پیسٹ دل کے منہ سے اسفند کی گال پر لگا تھا

۔اسفند اس کو صاف کرنے کو کہہ رہا تھاوہ دیکھنا چاہتا تھا کہ نشان کتنا گہرا ہے

جتنی زور سے دل نے دانت گاڑے تھے یہ تو پکا تھا کہ نشان

تو پڑے ہو گے۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے نیچے اتارے اور خود صاف کر لیں

دل اپنے اپنے کپڑے دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔۔اسے ہر حال میں

اسفند کی گود سے نیچے اترنا تھا۔ مگر یہ کرنے کے لیے اسفند تیار نہ تھا دل میں

نے کہا میرے گال سے پیسٹ کو صاف کرو۔۔۔۔۔۔

اسفند نے دل کو آنکھیں دکھائی! میں نہیں

کروں گی۔دل نے بھی آنکھیں دکھا کر ہی کہا تھا۔۔۔۔مجھے اور بھی طریقے

آتے ہیں آپ چاہتی ہے کہ میں ان کو آپ پر

ٹرائی کروں۔۔۔۔۔۔۔

اسفند کو پتہ تھا کہ سوائے اس حربے کے

دل پر اسفند کے غصے کا کچھ اثر نہیں ہونے

والا۔۔کیونکہ اسفند نے دل کو اتنا پیار دیا تھا کہ دل پر اسفند کا غصہ اثر نہیں

کرتا تھا۔۔۔

اسفند کی زندگی میں اس کی کیا اہمیت تھی اس بات کو اب وہ اچھے سے سمجھنے

لگی تھی۔۔جس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھاتی تھی اپنی اس طرح کی منمانیاں

کرکے۔ڈرتی تھی تو صرف اسفند کی من مانیوں سے فوراً سے پہلے صاف

کرو ورنہ روم میں لے جا کر میں اپنے طریقے سے صاف کرواؤں گا۔۔۔

دل نے ہاتھ کی ہتھیلی سے فوراً پیسٹ کو

صاف کر دیا ہے تو اسفند نے اپنا گال مڑ کے

آگے کر کے دیکھا تو وہاں پر دل کے دانتوں

کا نشان پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

دل کی بچی اب ان نشانوں کا میں کیا کروں دل نے اسفند کو پہلی بار تھوڑا

پریشان ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ کہ

آپ کو نشانوں کا کیا کرنا ہے ویسے بھی

میں نے ایک نشان دیا تو آپ کو ٹینشن ہونے

لگی ہے۔جب آپ مجھے اتنے سارے نشان دیتے ہیں جگہ جگہ تب آپ کو

پریشانی نہیں

ہوتی دونوں بائیں اسفند کے گلے میں ڈالے

ہوئے تھی۔

گرنے کے ڈر سے اسفند کے ساتھ چیپکی تھی۔۔۔۔۔۔۔میری جنگلی بلی

مجھے پریشانی اپنی نہیں ہے پریشان میں آپ کی وجہ

ہو آپ کے کہنے مطابق میں تو بہت بے شرم ہوں۔۔۔مجھے تو کوئی فرق

نہیں پڑتا اس نشان کو سب کو د کھانے میں جب سب دیکھیں گے۔۔تو

پوچھیں گے کہ یہ نشان کیسے بنا تو میں تو آرام سے بول دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ بھئی یہ میری بیوی کے پیار کی نشانی ہے میری بیوی اسی طرح کے نشان

مجھے جگہ با جگہ دیتی رہتی ہے۔

اب آپ اپنا سوچ لیں کہ آپ اپنے بھائی جان

کو اور اپنی بھابھی جان کو اپنے سسر کو اور گھر میں آئے بہت سارے مہمانوں

کو کیا جواب دیں گی۔۔۔۔۔۔

دل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو

سر کو نفی میں ہلا کر بولی نہیں نہیں اسفند

پلیز آپ اس نشان کو کسی طرح سے چھپا

لیجئے گا کسی کو دیکھنے مت دیں میں آئندہ

ایسا کبھی نہیں کروں گی۔

دل اب منت کرنے والے انداز سے بول رہی تھی۔۔آپ ایسا کریں کہ آپ آج روم سے ہی باہر مت نکلیے گا میں بھی آپ کے ساتھ روم میں رہوں گی پرومس۔۔۔۔۔۔بہت ہی گھٹیا سلیوشن دیا ہے آپ نے۔۔۔

آپ بھول رہی ہیں کہ آج ہمارا ولیمہ ہے ہاں یہ تو ہے پھر آپ ایک کام کریں آپ کسی کو اپنا گال مت دیکھنے دیجئے۔۔دل نے دوسرا اپشن دیا دیکھانے سے مطلب میں اپنا ایک گال روم میں رکھ کر چلا جاؤں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو بہت مزے آرہے ہیں نا۔۔۔ہاں مجھے تو بہت مزے آرہے ہیں سب کزنز دیکھیں گیں اور بولیں گیں کہ واہ اسفند شہریار کی بیوی کتنی س۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اسفند آگے اور کچھ بولتا دل نے اسفند کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اسفند پلیز آپ کچھ کریں نا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔

دل بہت پریشان ہو کر یہ سب بول رہی تھی اور اس کے آنکھوں سے آنسو چھلکے جو کہ اسفند کو بے چین کر گئے وہ تو بس مزاق کر رہا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کے دل اس قدر پریشان ہو جائیگی اور اب اسے اچھا نہیں لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل ریلیکس ہو جاؤ پہلی بات کہ میں کچھ

نہ کچھ کر لوں گا اور دوسری بات کہ اگر کوئی دیکھ بھی لے گا۔۔۔۔تو وٹ

ایور شوہر ہوں آپ کا اور آپ بیوی ہے میری اگر ہمارے بیچ میں ایسا کچھ ہوا

بھی ہے تو ہم کسی

کے جواب دے نہیں ہیں سمجھی اور یہ

رونا بند کرو دل۔۔۔۔۔اسفند شہریار کی بیوی ہے اور اسے یہ سب سوٹ

نہیں

کرتا گبھرائی ہوئی دل کو اسفند نے ریلیکس

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔اب آپ جلدی سے فریش ہو جائیں ورنہ میرا موڈ تو آپ

کے ساتھ نہانے کا بھی ہے۔

مگر پھر سوچا برش کرتے ہوئے آپ

نے یہ سب کیا تو جب میں آپ کے ساتھ نہاؤں گا۔۔تو اففففف مجھے تو میری

عزت خطرے میں لگ رہی ہے۔۔۔اسفند نے ڈرامہ کرتے

ہوئے شرم سے آنکھیں بند کر کے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کانوں کو ہاتھ

لگاتے توبہ توبہ

کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسفند کے انداز سے دل کو شرم آنے لگی تو

شرم سے اسفند کے سینے پر دو تین مکے پر جڑھ دیے چھوڑے مجھے میں خود ہی

نہالوں گی۔۔۔۔۔۔۔پہلے سب کچھ خود کرتے ہیں بعد میں سارا میرا قصور بنا

دیتے ہیں۔۔۔۔۔

اسفند بیٹا دروازہ کھولو جلدی سے تیار ہو جاؤ سب ناشتے پر آپ کا ویٹ کر

رہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔اسفند کی کزن جو

اسفند سے عمر میں بڑی تھی ان میں

سے ہی ایک باہر اسفند کے روم کا دروازہ بجا کر ناشتے پر آنے کا بول رہی

تھی۔۔آپی آپ چلے میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو آپ کے روم میں ہوں آپی نے مجھے

بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔کہ آج رات میں آپ کے روم میں نہیں جاؤں اب کیا

ہو گا۔۔۔۔۔

پہلے آپ فریش ہو پھر بتاتا ہوں کیا ہو گا

دل کو واش روم میں چھوڑ کے اسفند روم میں آگیا اور اپنا سیل فون اٹھا کر

اپنے ڈاکٹر

کا فون نمبر ملانے لگا اور اسے اپنے گال کی

پکچر سینڈ کی اور کوئی ٹیوب یا میڈیسن تجویز کرنے کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ یار ڈاکٹر

تمہیں مینے پک بھیجی بتا کیا کروں کے فورا نشان غائب ہو جائے۔۔۔ نشان

بھی غائب ہو جائے گا پر اسفند صاحب یہ تو بتائیں ہوا کیا ہے ؟؟؟ مسکارے

(شرارتی) انداز میں بولا۔۔۔ تجھے نظر نہیں آرہا۔۔ ہممممم آرہا آرہا تھا بھی تو

بہت۔۔۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرنا ورنہ زبان گدی سے کھینچ کر باہر نکال دوں گا کچھ

بھی بولنے سے یا گھٹیا مذاق کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا

کہ وہ اسفند شہریار کی بیوی ہے۔اس لیے کوئی بیہودہ مذاق کرنے کی ہمت

بھی مت کرنا ابھی آدھا جملہ ڈاکٹر کے منہ کے اندر ہی تھا کہ اسفند اتنے تیش

سے بولا کہ ڈاکٹر

کی بولتی بند ہو گئی۔۔۔ اور فورا سے ایک ٹیوب ریکمنڈ کر کے بتائی یہ لگالیں

اس سے نشان ختم تو نہیں مگر کافی حد تک دھندلا

جائیں گے باقی آج کل مارکیٹ میں بہت سی بیسیں وغیرہ ہیں آپ اس سے
نشان
کوچھپا لیجیے گا ٹائیگر کی دھاڑ سے گھبرائے ڈاکٹر نے فوراً سے فون بند کر
دیا (ڈاکٹر کی اتنی ہمّت اس لیے ہوئی وہ ان کا فیملی ڈاکٹر اور اسفند کا کلاس فیلو تھا
)

اسفند نے امجد سے کہہ کر وہ ٹیوب منگوائی۔۔امجد تو یہ اور سلیم تینوں شادی
میں انوائٹڈ تھے وہ بھی پہنچ چکے تھے۔

دل نہا کر واش روم سے باہر نکلی تو اسفند اپنے گال پر ٹیوب لگا رہا تھا۔۔جو
ابھی ابھی اسے امجد دے کر گیا تھا دل نہا کر نکلی تو
نکھری سی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی نیچے وائٹ کلر کا ایکسٹرا لارج ٹاول
لپیٹ کر

اوپر اسفند کی بلیک شرٹ پہنے ہوئے باہر آئی اسفند جو ڈریسنگ مرر پر کھڑا اپنی گال پر ٹیوب لگا رہا تھا۔۔۔۔دل کے نکھرے روپ کو دیکھ۔ کر ٹیوب کو وہیں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ہوئے دل کے پاس آگیا

۔۔۔۔۔۔۔

اپنی فنگر سے دل کے چہرے پر آئی گیلے

بالوں کی لٹوں کو سائیڈ پہ کرتے ہوئے

اپنا چہرہ دل کے نزدیک کر کے اس کی چیکس پر کس کرتے ہوئے اپنے گالوں کو دل کے گالوں سے رب کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور اپنا ہاتھ دل کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے اپنے اور قریب کر لیا۔

اس۔۔فند اسفند۔۔۔۔۔۔۔۔بولو اسفند کی جان سب لوگ انتظار کر رہے ہوں گے۔۔تو اسفند اپنی جز باتوں سے چور آواز میں آہستہ سے بولا وہ دل کے بالوں کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو دل کے بالوں پر رک کر اپنی باہوں میں میچے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

پھر مجھے نیچے جانا۔۔۔۔۔۔۔چلے جانا اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے مجھے اپنی لو ڈوز پوری کر لینے دو۔۔نہ۔۔نہی۔۔نہیں اسفن۔۔دا اسفند دیکھے۔۔۔میری جان دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔۔نظر اس کے حسین سراپے پے رکھتے وہ گھمبیر آواز میں بولا۔

کوئی آجائے گا۔۔آجانے دو مجھے کسی کا ڈر نہیں۔۔۔اسفند چھوڑے مجھے چینج کر کے جانا ہے۔۔

پلیز دل آپ کا مسئلہ کیا ہے کیوں میرے

رومینٹک موڑ کو تباہ کرنے پر تلی رہتی ہو

سارے موڈ کا ستیاناس کر دیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

مسئلہ یہ ہے کہ آپ کا پیٹ تو کبھی رومانس

کر کر کے بھرتا ہی نہیں ہے۔۔ آپ تو ہر وقت ہی رومینٹک موڑ میں ہی

رہتے ہے۔ مگر اس وقت گھر میں اتنے سارے لوگ ہیں کوئی بھی اوپر آ سکتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔ دل اسفند کی بگڑتی ہوئی ٹون کو دیکھ کر غصے سے بولی۔

بس آج ولیمہ ہو جاتا ہے تو آج رات کی فلائٹ

سے ہی ہم واپس چلا چلتے ہیں کیونکہ مجھ سے ایسے نہیں رہا جاتا

۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے نہیں رہا جاتا دل نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

آپ سے دور نہیں رہا جاتا۔۔۔۔ماشاءاللہ ویسے آپ مجھ سے دور رہیں کب ہیں۔۔۔دل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے

ہوئے کہا۔۔۔

۔جب رات کو میڈم جا کے سو گئی تھی

کتنے گھنٹے مجھ سے دور رہی تھی۔۔

اوپر سے جواب دیا مجھے نیند آرہی ہے

میں سو رہی ہوں۔۔۔واپس چلو تمہیں جا کے بہت اچھے سے سلاتا ہوں۔۔

یہاں پر آکر اور اپنے بھائی صاحب سے

مل کر آپ کا دماغ کافی حد تک خراب

ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر بات میں میرے بھائی
کو بیچ میں مت لایا کریں دل نے جس
انداز سے اپنے بھائی کا دفاع کرتے ہوئے
اسفند کو جواب دیا۔۔

اسفند ہنسے بنا نہ رہ سکا۔۔۔اب آپ ہنس
کیوں رہے ؟ کیوں میرے ہنسنے پر بھی پابندی
عائد ہے جس طرح میرے رومینس پر آپ نے پابندی لگا رکھی ہے۔؟؟

ابھی دل اور اسفند کی بحث مزید چلتی مگر باہر سے اسفند کی کزنز آوازیں لگا کر
نیچے ناشتے پر بلا رہی تھی۔۔۔۔

ہمممم جلدی کرے دیکھے سب بلا رہیں ہیں دل خوشی سے بولی اسفند کو اسکی خوشی کے پیچھے کی وجہہ سمجھ آ رہی تھی۔۔۔۔ جاؤ بے بی ڈول واپس میرے پاس آنا ہے اپنی خوشی میں یہ مت بھولو۔۔ آئبرو کو اٹھا کے بولا۔ اور بس پھر جو دل کی خوشی تھی وہ دھری کی دھری رہ گی۔۔۔۔ چلو میں جانے لگا ہوں ۔۔ تم بھی آ جانا تیار۔۔۔۔۔۔ ہو کر نیچے۔ جملے کو کھینچ کر بولا اور خود ریڈی ہو کر چلا گیا۔۔۔۔۔ تو دل بھی آہستہ سے اپنے روم میں تیار ہو کر جانے لگی۔۔۔۔۔۔۔ کے راستے میں اسفند کی ایک کزن نے اسے اسفند کے روم سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔

ـOOOOOOOOOOOO

دل بیٹا آپ اسفند کے روم میں کیوں گئی تھی شرارتی بچی منع کیا تھا نا کل رات تک کے لیے ایک دوسرے کے روم میں جانے سے۔۔۔

اسفند کی ایک کزن جو اسفند سے عمر میں کافی بڑی تھی وہ دل کے روم میں آ کر دل کو بڑی محبت سے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سوری آپی وہ میں۔۔۔وہ میں وہ میں کیا

آپی کی بات کا جواب دو اسفند پتا نہیں بے وقت کب روم میں آیا۔

اوراب خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے دل کو آنکھ وینک کرتے ہوئے بولا خود شریف بن کر آپی کی سائیڈ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

چھی چھی چھی!!!! دل ناک کٹوادی آپ نے آپی کے سامنے میری وہ کیا سوچتی ہوں گی

آپ سے ایک رات کا صبر نہیں رکھا گیا ایک دن تو مجھ سے دور رہ لیتی۔۔۔

Handsome مانا کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور میں بہت ہوں مجھ سے دور رہنا نہ آسان نہیں ہے۔۔۔ مگر یار بڑوں کی کوئی رسپیکٹ ہوتی۔۔۔

ادھر آؤ چھی چھی کے بچے میں تم سے بڑی اچھی سے واقف ہوں۔۔۔ تم تو بچپن میں

اتنے شرارتی ہوا کرتے تھے تو اب کیا توپ چیز بن گئے ہو گے یہ مجھے اندازہ ہے۔

اس لیے مجھے اچھے سے پتا ہے کہ غلطی اس بچی کی نہیں تم نے ہی اسے اپنے روم میں بلوایا ہو گا۔۔۔

آپی نے اسفند کو کان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

آپی سچ میں دل خود آئی تھی میرے روم میں،،،، میں نے کہا بھی کہ دل روم سے چلی

جاؤ مگر آپی اس نے کہا کے۔۔ بس چھوڑے آپی اب میں آپ کو کیا بتاؤں۔

آپی اسفند جھوٹ بول رہیں ہیں ایسا

کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ یہ خود مجھے۔۔۔۔

دل کہتے کہتے چپ کر گئی۔۔۔۔

میں نے خود کیا کیا ہیں ں ں ں !؟؟؟

آپی کو کھل کر بتاؤ دل۔۔۔

دل غصے سے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے

چپ کر گئی۔۔۔۔۔

33

اب کیا بتاتی کہ رات کو اسفند صاحب

خود دل کے منہ پر ٹیپ لگا کر اسے اغوا کر کے اپنے روم میں لے کر آئے تھے

۔چلو نکلو روم سے اور اس کو ولیمے کے لیے تیار ہونے دو آپی اسفند کو روم سے باہر نکال چکی تھی۔آپی یار تھوڑی دیر تو اپنی بیوی سے بات کر لینے دے ایک کان کے نیچے لگاؤں گی چپ چاپ جاؤ اور جا کر تیار ہو جاؤ۔۔اسفند روم کہ باہر کھڑا امنت و سماج کر رہا تھا۔۔۔

○○○○○○

۔اسفند وڈیو کال کر رہا تھا مگر دل بار بار ڈسکنیٹ کر رہی تھی۔اسفند دل کو وڈیو کال پر دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ تیار ہو کیسا لگ رہا ہے۔۔۔

۔اسفند نے ڈاک گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہن ہوا تھا سکن کلر کی شرٹ واسکٹ کے بٹن بند کیے ہوئے تھے۔اور کوٹ کے کھلے ہوئے تھے ۔۔۔پاؤں میں برانڈڈ موزے پہنیں۔

بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے کھڑا ہوا اپنا فیفرٹ پرفییوم لگا رہا تھا۔اور ساتھ میں دل کو کال ملا رہا تھا۔وہ اس وقت ہالی وڈ کا ڈیشنگ ہیر و لگ رہا تھا ۔۔

اس کی ہلکی ہلکی سی سٹائلش داڑھی اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہی تھی۔۔

وہ روم سے نکلنے سے پہلے دل کو سب سے پہلے تیار ہو کر دکھانا چاہتا تھا۔۔۔

۔مگر دل اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔اسفند کے تیور اب غصے سے خراب ہونے لگے تھے۔۔۔

۔اسی وقت روم کا دروازہ کھٹکا تھا۔۔۔۔۔۔۔آجاؤ
روم کا دروازہ کھول کر مسکان اندر داخل

ہوئی تھی۔۔۔مسکان بیٹا آپ۔وہ ولیمے کے سوٹ میں تیار کھڑی ہوئی تھی سلور کلر کی لونگ میکسی پہنے ہوئے ساتھ میں مہنگی اور خوبصورت جولری پہن کر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

۔بہت پیاری لگ رہی ہو اسد نے اپنی بہن کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے کہا۔

۔۔تھینک یو بھائی آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔
اسفند کو مسکان کچھ پریشان سی لگی ایوری تھنگ اوکے نہیں بھائی میں آپ کو بلانے آئی ہوں۔۔وہ باہر دل کو۔۔کیا ہوا ہے دل کو اسفند نے دل کے نام پر اتنی گھبراہٹ سے پوچھا کہ اسفند کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پرفیوم کی بوتل نیچے گر کر
ٹوٹ گئی۔۔

۔بھائی آپ میرے ساتھ چلیں اسفند مسکان کے پیچھے پیچھے تیز قدم اٹھاتا ہوا چل رہا تھا۔

سیڑھیوں سے اوپر چڑھتے ہوئے اسفند

سے اپنی گھبراہٹ کنڑول نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

مسکان بیٹا پلیز سسپنس مت بڑھاؤ

اور مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے دل کو۔۔

کیونکہ سیڑھیوں کے اوپر دل کا کمرہ تھا

جہاں وہ تیار ہو رہی تھی۔۔۔

۔مسکان روم کے پاس سے گزر رہی تھی جب اس کی دور کی پھوپھو دل کو باتیں سنا رہی تھی۔۔۔۔

۔مسکان سب باتیں سن چکی تھی جو ان کے دل میں آرہا تھا وہ بولے جا رہی تھی۔۔

۔دل کے روم میں اور بھی کافی ساری مہمان عورتیں بھی تھی۔اور پاس میں پھوپھو کی بد دماغ بیٹی عرشی بھی کھڑی ہوئی تھی۔۔
تھی دل کی بے عزتی ہوتے ہوئے دیکھ جو بڑے مزے لے لے کر ہنس رہی کر مسکان ان سے زبان درازی نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس لیے وہ اسفندیا اسد
کو بلانے گئی تھی۔

۔اسد پاپا کے ساتھ لان میں کھڑا کچھ مہمانوں سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔تو مسکان اسفند کو بلانے چلی آئی تھی۔
۔بھائی آپ اندر جا کر خود ہی سن لیں کہ بڑی پھوپھو دل کو کیا بول رہے ہیں۔مسکان کو تو پھوپھو بچپن سے ہی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔

۔اسفند نے مسکان کی آدھی بات ہی سنی تھی کہ روم دروازہ کھول کر اندر روم اندر گیا۔۔۔

۔سامنے پیچ کلر کی میکسی جس پر سلور کام کیا ہوا تھا ساتھ میں میچنگ جیولری پہنے ہوئے ہاتھوں میں پھولوں کے

گجرے ہائی ہیل والی سینڈل اور بہت ہلکا سا میک اپ میں دل تیار ہو کر کانچ کی گڑیا سے بھی زیادہ نازک اور خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

مگر اس کی موٹی موٹی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے ہوئے آنسوں اسفند کی جان لینے کے لیے کافی تھے۔۔۔

وہ کسی مجرم کی طرح ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔اور کمرے میں بہت ساری مہمان خواتین اور دور کی پھپھو جس کا کام صرف آگ لگانا تھا۔۔۔

اوراس کے پاس کھڑی ہوئی اس کی بیٹی

عرشی کو دیکھ کر اسفند کو اندازہ ہو گیا

تھا۔۔

۔کہ ضرور دل کو باتیں سنا رہی ہیں جس کی وجہ سے دل کی دل آزاری ہوئی

ہے اور وہ دل برداشتہ ہو کر رو رہی ہے۔۔۔۔

۔دل کیا ہوا ہے اسفند سب کو نظر انداز کرتا ہوا دل کے پاس جا کر دل کی

ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے منہ کو اوپر اٹھا کر پوچھ رہا تھا۔۔

دل کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے آنسو دل کی آنکھوں کو اور بھی دلکش بنا

رہے تھے۔۔

مگراس میں درد صاف دکھائی دے رہا تھا اسفند کے سوال پر دل نے اسفند کے ہاتھ کو جھٹک کر پیچھے کر دیا۔۔۔

جسے دیکھ کر اسفند کی پھو پھو کو پھر سے باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔۔

دیکھو میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ اس لڑکی کو نہ تو شرم ہے نہ تمیز۔۔۔

۔اور آپ کون ہوتی ہیں اس کو تمیز اور شرم حیا بتانے والی اسفند نے جواب دیا ۔وہ واپس پلٹ کر ان کی طرف غصے سے دیکھ رہا تھا

۔اسفند کو ابھی تو پوری بات کا پتہ نہیں تھا وہ تو اتنی سی بات پر بھڑک گیا تھا

بھائی پھوپھو بول رہی تھی کہ آج کل کی لڑکیوں میں شرم وحیانام کی چیز نہیں ہے۔

مسکان نے دل کا پورا ساتھ دیتے ہوئے اسفند کو یہ بات بھی بتادی۔۔۔

۔کیوں ایسا کیا کر دیا ہے دل نے جو آپ اسے شرم وحیا کی تبلیغ دے رہی ہیں۔۔

۔اللہ معاف کرے آج کل کی لڑکیوں سے میں تو بس اسے کچھ شرم وحیا کے قاعدے قانون بتارہی تھی۔۔۔
کل کو اس کے کام آئیں گے۔۔

۔میں صرف اتنا پوچھ رہا ہوں کہ

دل نے ایسا کیا کر دیا ہے۔ کہ آپ اس کو قاعدے قانون سکھا رہے ہیں پلیز اتنا ایکسپلین کر کے بتا دے تو مہربانی ہو گی۔

۔اسفند شہریار اتنے سال اپنی سربراہی میں زندگی گزار کر آیا تھا کہ اب اسے کہاں عادت تھی اس جمیلوں اور لوگوں کی نوک جوک کی اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ کافی سخت ہو گیا تھا۔۔۔

۔ایک رات اگر بڑوں کے کہنے کے مطابق تمارے روم میں نہیں جاتی تو کیا ہو جاتا بس میں نے تو یہی کہا ہے کہ آج کل کی لڑکیوں میں شرم و حیا نہیں ہے میں نے غلط تو نہیں بولا ہے۔۔

۔اسفند کی پھوپھو اپنی غلطی ماننے کے بجائے ساری بات اپنے منہ سے ہی بتا دی تھی۔۔۔

۔اسفند کا چہرہ لال انگارہ کی طرح سرخ ہو گیا۔دل کو آپ سے قاعدے قانون سیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس کو قائد قانون شرم وحیا سب کچھ سکھانے کے لیے میں کافی ہوں۔اور آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی کہ آپ اسفند شہریار کی بیوی کو باتیں سنائیں۔۔۔

۔میں نے تو سوچا تھا کہ صرف یہ لڑکی ہی بد تمیز اور بد تہذیب ہے یہاں تو اس کے ساتھ رہ رہ کر تم بھی تمیز و تہذیب بھول چکے ہو۔اسفند کی پھوپھو کو اپنی صاف صاف بے عزتی ہوتے ہوئے دیکھ کر اسے غصہ آ گیا۔۔۔

۔آپ کو جو بھی بولنا ہے مجھ سے بولے دل سے کچھ بھی مت کہیں ورنہ میں سب لحاظ بھول جاؤں گا۔۔۔

۔کمرے میں سے آتی ہوئی اسفند کی غصے والی اونچی آواز سن کر سیڑھیوں کے نیچے سے گزرتے ہوئے اسد اور شہریار صاحب جلدی سے اوپر روم میں آ گئے۔۔۔

۔کیا ہوا ہے کیوں غصے سے بول رہے ہو شہریار صاحب نے اپنے بیٹے سے پوچھا
بھائی صاحب صرف غصے سے نہیں بول رہا۔۔۔

آپ کا بیٹا بد تمیزی سے بول رہا ہے اسد ابھی بات کی تہہ تک تو نہیں پہنچ پایا تھا۔ مگر اس کی نظر جیسے ہی نور پر پڑی اس کا دل تڑپ گیا۔ کیونکہ اس آنکھوں سے موٹے موٹے آنسوں تھے وہ روہی تھی۔۔۔۔

۔اسد دل کے قریب جا کر پریشان ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔نور میرا بچہ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔۔کچھ نہیں بھائی بس آپ لوگ جھگڑا مت کریں کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔میں نے پوچھا نور کیا ہوا ہے آپ سے کسی نے کچھ کہا ہے

۔۔۔۔

33°°°°°°°°

اسد بے حد پریشانی سے پوچھ رہا تھا اللہ معاف کرے اس لڑکی کے تو پتہ نہیں کتنے باڈی گارڈ ہیں۔

اب شوہر کے بعد یہ بھائی صاحب بھی آ گئے ہیں یو شٹ اپ عرشی کی ابھی ادھی بات حلق میں ہی تھی۔۔

کہ اسد غصے سے چیخا۔۔۔

بہن ہے وہ میری اگر دوبارہ کوئی گھٹیا الفاظ استعمال کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

اسد بیٹا آپ چپ کریں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا شہریار صاحب سب کو ٹھنڈا کرنے کی

کوشش کر رہیں تھے۔

اسد اور اسفند دونوں کو بھڑکا ہوا دیکھ کر

شہریار صاحب کے تو خود کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔۔

دونوں غصے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تیز تھے

اسد دل کو ہاتھ سے پکڑ کر روم سے باہر لے گیا تو اسفند بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

بھائی صاحب آپ کا بیٹا کتنا بد تمیز ہو گیا ہے
شہر یار صاحب کی بہن نے شکایت لگائی۔۔۔

نہیں وہ بد تمیز نہیں ہے آپ جب اس کی بیوی
کو بے فضول کی باتیں سنائیں گی تو اس کا غصہ کرنا تو لازم ہے۔۔
آپ کس دور میں جی رہی ہیں اگر وہ کہیں کھڑے ہیں یا ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں یا ایک
دوسرے کے روم میں گئے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے وہ بیوی ہے اس کی۔۔۔

ولیمے کا فنکشن تو اس لیے رکھا تھا جہاں پر
سب بہن بھائی رشتہ دار اکٹھے ہو اور بچوں
کو آنے والی زندگی کی دعائیں دے۔۔

ورنہ تو وہ شادی کر چکے تھے تو آپ کو اس طرح کی تکیہ لوسیک باتیں کر کے
ہنستے کھیلتے ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

تو ہم چلے ہی جاتے ہیں مل سب ہمیں ہی جھوٹا
ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

بہن جیسے آپ کی مرضی کورٹ ورڈ میں شہریار صاحب جانے کو کہہ کر روم
سے چلے گئے تھے۔
پیچھے سے وہ ماں بیٹی بڑبڑ کرتی رہ گئی۔۔۔

۔ OOOO

نور میرا بچہ چپ ہو جاؤ آپ کا سارا میک اپ خراب ہو رہا ہے۔
کیوں پاگلوں کی طرح روئے جا رہی ہو کوئی کچھ بھی کہے گا اور آپ یوں
ہی رونا شروع کر دیں گی۔

آپ اسد میر خان کی بہن ہو آپ کو یہ رونا زیب نہیں دیتا۔۔۔
اگر کوئی غلط بات کرے تو منہ توڑ کر جواب دینا
سیکھیں۔۔۔

اور اسفند شہریار کی بیوی ہو آنسو تو آپ کی
آنکھوں میں جچتے ہی نہیں ہیں۔۔۔

اسفند جو اسد اور دل کے پیچھے پیچھے ہی روم میں آگیا تھا۔۔۔

وہ کہتا ہوا دل کے پاس آگیا آپ لوگ روم سے
باہر جائیں میں اپنی بیوی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

شہریار صاحب جو کہ روم میں ابھی ابھی داخل ہوئے تھے مسکان اور اسد
روم میں پہلے سے
موجود تھے۔
مگر وہ اسفند شہریار تھا جو ہزاروں کی بھیڑ میں
بھی اپنی بات رکھنے کی ہمت رکھتا تھا۔۔۔

اسے اس وقت اپنی بیوی سے بات کرنی تھی تو کرنی تھی اس لیے سب چپ
چاپ ایک ایک کر کے روم سے باہر چلے گئے۔۔۔

اسفندان کے پیچھے جا کر روم کو لاک کرتے ہوئے دل کے پاس آ کر بیٹھ گیا ---

جواب بھی بیڈ پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔

دل کیا آپ کے آنسوا تنے فضول ہیں کہ آپ ایرے غیرے لوگوں کے لیے بہائیں گی۔۔۔

اپنی ہتھیلی سے دل کے آنسوں کو صاف کرتے

ہوئے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ کی وجہ سے انہوں نے مجھے اتنی باتیں

سنائی ہیں۔۔۔

وہ ہیچکیوں میں روتے ہوئے بولی۔۔۔

میری وجہ سے۔۔۔اسفند نے حیرانی سے پوچھا۔

آپ مجھے نہ روم میں لے کر جاتے نہ وہ مجھے باتیں سناتی۔۔۔

میں اپنی بیوی کو اپنے روم میں لے کر گیا تھا ان کی بیٹی کو نہیں لے کر گیا تھا جو ان کو اتنی آگ لگ رہی ہے۔۔۔

میں جب چاہوں اپنی بیوی کو جہاں چاہوں

لے جا سکتا ہوں۔۔۔

وہ کون ہوتی ہیں ڈیسائڈ کرنے والی۔

آپ بجائے ان کا منہ توڑ جواب دینے کے یہاں بیٹھ کر اپنے شوہر کو غلط ثابت کر رہی ہیں۔

اسفند کو دل کی بات پر غصہ آگیا۔

اب آپ بھی مجھ پر چلائیں اور غصہ کریں سب لوگوں کو صرف میں ہی ملی ہوں باتیں سنانے کے لیے۔۔۔

وہ پھر سے رونے لگی۔۔۔

😚 ارے نہیں میری جان

میں ڈانٹ نہیں رہا آپ کو نہ ہی غصہ کر رہا ہوں۔۔۔

بس آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ آپ کو ان کا منہ توڑ

جواب دینا چاہیے تھا یہ آپ کا گھر ہے ان کا نہیں۔

اسے دونوں باہوں کے گھیرے میں لیے ہوئے سینے سے لگا کر بولا۔۔۔

میری کیا جرات ہے کہ میں اپنی جان پر غصہ

کروں۔۔۔

غصہ کرنے کا حق تو صرف میری جان کو ہے۔

میں تو پچھلے تین گھنٹے سے اپنے منہ کا میک

اپ ہی ٹھیک کر رہا ہوں۔۔

جو میڈم نے غصہ کر کے مجھے نشان دیا ہے میں تو ابھی تک وہ نہیں بھولا

میری کیا اوقات ہے کہ میں آپ پر غصہ کر کے اپنی شامت کھڑی

کروں۔۔۔

اسفند نے شرارت سے دل کا موڑ ٹھیک کرنے کے لیے کہا تو دل کو بھی ہنسی

آگئی۔۔۔

ہائے فدا ہے اسفند شہریار آپ کی مسکراہٹ پر آپ مسکراتی ہی رہا کریں ایسی

ہی اچھی لگتی ہیں۔

بتائیں میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔

اسفند کھڑا ہو کر ٹائی کو ٹھیک کرتے ہوئے

آئی بر واٹھا کر بولا۔۔۔

اچھے لگ رہے ہیں۔

صرف اچھا لگ رہا ہوں اسفند نے افسوس زدہ

سامنہ بنا کر کہا۔۔۔

نہیں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔

اب اپ پوچھیں کہ آپ کیسی لگ رہی ہیں۔۔۔

میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔

دنیا کی سب سے حسین دلہن کانچ کی گڑیا حسین پری اسفند شہریار کی دل کی ملکہ اسفند شہریار کے دل پر راج کرنے والی پہلی اور آخری حسینہ

اسفند شہریار کی بے مثال محبت ٹائیگر کا کبھی نہ ختم ہونے والا جنونی عشق

ایسے کرتے ہیں اپنے محبوب کی تعریف دل آپ بہت کنجوسی کرتی ہو میری تعریف کرنے میں۔۔۔

اسفند نے دل کے آگے اپنا ہاتھ کیا تو دل نے اپنا ہاتھ اسفند کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔

اسفند نے اسے بیڈ سے اٹھا کر کھڑا کرتے ہوئے دل کو بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔

دل نے شرما کر نظرے جھکالی۔۔۔

دل پلیز شرماؤمت ایک تو پہلے ہی حد سے زیادہ
خوبصورت لگ رہی ہو۔
اوپر سے اگر شرماؤگی تو میں تو آپ کو اسٹیج
پر نہیں جانے دوں گا وہ اس کی کمر پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

دونوں کی ہنسی کی آواز کمرے میں گونج رہی
تھی دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کہ ان
کی خوشیوں کو جلد کسی کی نظر لگنے والی ہے۔

دونوں جوڑیاں سٹیج پر بیٹھے ہوئے ایک سے بڑھ

کر ایک لگ رہی تھی۔

مگر اسفند شہریار اور دل کی جوڑی حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی ان

کی جوڑی ایسی بے مثال لگ رہی تھی کہ دیکھنے والے رشک بھری نظروں

سے دیکھ رہے تھے دونوں ایک سے بڑھ کر

ایک تھے۔۔۔

مگر کم تو اسد میر خان اور مسکان کی جوڑی

بھی نہیں تھی۔

اپنی بھرپر مردانہ وجاہت کے ساتھ بیٹھا ہوا اسد میر خان اور اس کے پاس

بیٹھی ہوئی مسکان

اسد خان دونوں پرفیکٹ میچ لگ رہے تھے۔۔۔

اسد میر خان اور اسفند شہریار کو دیکھ کر لڑکیاں دل تھامے ہوئے تھی کہ کتنے حسین لڑکے ہاتھ سے نکل گئے۔

دل اسد کو آنکھیں دیکھا رہی تھی۔۔۔

دل سامنے نے دیکھو لوگ دیکھ رہیں ہے کیا سوچیں گے مانا کہ آپ کی نظریں مجھ ہٹ ہی نہیں رہی مگر یار روم میں جا کر اپنا شوق پورا کر لینا۔۔۔

دل بیچاری اب سوائے گھورنے کے کچھ بول
بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ پاس ہی سٹیج پر
اسد مسکان بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

اسفند بظاہر تو سامنے دیکھ رہا تھا اور بڑے

عام انداز میں سب کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔۔۔

مگر دل کے دوپٹے کے پلو کے نیچے سے ہاتھ نکال کر دل کی کمر پر اس کے ہاتھوں کی حرکت تھی جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

دل بیچاری نہ تو ہل سکتی تھی نا ہی بول سکتی تھی بس موقع دیکھ کر اسفند کو گھور رہی تھی۔ جس کا اس پر ذرا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

33○○○○○○○

اسفند آپ نے اس آدمی کو مار دیا۔۔۔

دل ڈر سے کانپ رہی تھی۔

دل اسفند سے ڈرتے ہوئے ہوٹل سے باہر کی طرف بھاگی۔

اسفند بھی اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

وہ اسفند سے ڈر کر پاس کھڑی وائٹ کلر کی بی ایم ڈبلیو گاڑی کے پیچھے جا کر چھپ گئی۔۔۔

دل ڈروں مت میری جان باہر آؤ۔۔۔

نہیں آپ خونی ہیں اور آپ مجھے بھی مار دینگے مجھے آپ سے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

وہ آپ پر حملہ کرنے والا تھا ڈیم اٹ اور جو کوئی بھی تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا

میں اس کی ایسے ہی جان لے لوں گا ٹائیگر اتنی زور سے چیخا تھا کے دل کو لگا کہ اس کے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔

اسفند شہریار کی جان بستی ہے آپ میں اور

میں آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا

میری جان ہیں آپ۔۔۔

پلیز جلدی سے باہر آ جائیں یہاں پر بہت خطرہ ہے۔

میں نہیں آؤں گی وہ روتے ہوئے گاڑی کے پیچھے چھپ رہی تھی

اسفنددل کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے زبردستی گاڑی کے پیچھے سے باہر لے کر آ رہا تھا۔

کہ دو نقاب پوش دل پر حملہ کرنے کے لیے پھر سے بھاگ کر ٹائیگر کے سامنے آ گئے۔

ٹائیگر کا غصہ اس وقت ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا غصے سے ٹائیگر کی دماغ کی نسیں ابھری ہوئی

تھی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔

غصہ تو اسے دل پر بھی آرہا تھا جو ایسی خطرناک سچویشن میں اپنی بچکانہ ضد کو لیے ہوئے گاڑی تک جانے کو تیار نہیں تھی بس اسی غصے میں ٹائیگر نے اپنی پستول سے ایک کے بعد ایک فائر کر کے کئی بندوں کا کام تمام کر دیا تھا۔

اگر دل چپ چاپ گاڑی تک چلی جاتی تو یہ کام تو ٹائیگر کے سیکیورٹی گارڈ بہت اچھے سے کر رہے تھے۔

ایک بات تو ٹائیگر کی تیز نظر اور تیز دماغ کو سمجھ میں آچکی تھی کہ ٹائیگر کا جو کوئی بھی دشمن ہے وہ ٹائیگر کو نہیں دل کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے کیونکہ حملہ ٹائیگر پر نہیں دل پر ہوا تھا۔

ٹائیگر دل کو بازو سے پکڑ کر زبردستی گاڑی تک لے جا رہا تھا کہ ایک بندہ دل

کی طرف چاکو لے کر بھاگا تو ٹائیگر نے دل کو بڑی مہارت سے گھما کر اپنے

پیچھے کر لیا۔

وہ دل پر وار کرنا چاہتا تھا دل کو ٹائیگر نے اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا اور اس آدمی

کا نشانہ ٹائیگر کے بازو پر آ کر لگ گیا۔

چاکو لگنے سے ٹائیگر کے بازو سے خون کی شرارے پھوٹ رہے تھے ٹائیگر

نے ایک ہاتھ سے دل کو پکڑے

ہوئے دوسرے ہاتھ سے آدمی سے چاکو چھین کر اسی کے پیٹ میں ایک

کے بعد ایک وار کیے جا رہا تھا۔

جس سے وہ آدمی وہیں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

اس کے بعد بھی ٹائیگر کا غصہ ختم نہیں ہوا تو ٹائیگر نے اس کے دونوں ہاتھ بڑی

صفائی کے ساتھ باری باری کاٹ دیے۔

کتے حرام کی اولاد اوٹھ اسی ہاتھوں سے تم میری دل کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے نہ

وہ مرے ہوئے آدمی کے پاس بیٹھ کر آدمی کے دل والی جگہ کو چاقو سے کسی قصائی کی طرح چیر رہا تھا۔

اس وقت ٹائیگر کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی دل یہ سارا نظارہ دیکھ کر کانپ رہی تھی۔

اس کے بعد ٹائیگر نے مرے ہوئے آدمی کے دل پر وار کرتے ہوئے اس کا دل نکال کر فرش پر پھینک دیا اور چاقو سے مرے ہوئے آدمی کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

دل اسفند کا یہ بھیانک روپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

مگر اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ وہی اسفند ہے

جس سے وہ بے حد پیار کرتی ہے۔

دل کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے اور جسم کانپ رہا تھا۔

مگر ڈر سے رونے کی آواز اس کے

لبوں سے باہر نہیں آ رہی تھی وہ اسفند کے اس نئے روپ کو دیکھ کر اس قدر

ڈری ہوئی تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی وہ بھاگنے کے لیے اپنے

قدم پیچھے کی طرف لے جا رہی تھی وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسفند کی طرف

دیکھ کر نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے روتی ہوئی پیچھے کی طرف

بھاگنے لگی۔

کہ تبھی ٹائیگر اپنی تیز رفتار کے ساتھ اٹھ کر دل کے پیچھے بھاگا اور دل کو بازو

سے کھینچ کر اپنی باہوں میں میچ لیا۔

اور پیسٹل کو لیے چاروں طرف نظرے دوڑا کر دیکھنے لگا کہ کوئی اور دشمن

باقی تو نہیں ہے۔

سر آپ ٹھیک ھیں ٹائیگر کے سکیورٹی گارڈ پاس آ کر بولے۔۔۔

ٹائیگر نے ہاں میں سر کو ہلا یا وہ اب بھی دل کو زبردستی اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔

سر آپ جلدی سے بھابھی کو لے کر نکلے یہاں پر اب بھی خطرہ موجود ہے۔

دل کو اپنے چاروں طرف خون ہی خون اور گولیوں کی آوازے سنائی دے رہی تھی۔

وہ بے حد ڈری ہوئی تھی ٹائیگر کی سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برساتی ہوئی اپنا آپ چھڑا رہی تھی۔

مگر ٹائیگر نے اس کو اپنی ساتھ اس مضبوطی کے ساتھ لگا رکھا تھا کہ وہ سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔

اسفند دل کے سامنے خون خرابہ کر کے اپنی اصلیت ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا مگر آج نہ چاہتے ہوئے بھی دل کے سامنے اسفند کی اصلیت ظاہر ہو گئی تھی جو اسفند کی امید کے مطابق دل اسے قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

اسفند اور دل کل رات کو ہی دبئی واپس پہنچے تھے وہ اپنے ولیمے سے واپس آتے ہوئے کتنے خوش تھے نہ جانے ان کی خوشیوں کو کس کی نظر لگ گئی تھی۔

اسد اور مسکان کو آج رات کی فلائٹ سے واپس آنا تھا۔

مسکان کی یونیورسٹی سے کچھ ضروری کاغزات تھے جو ابھی جمع ہونے میں تھوڑی دیر تھی۔

اس لیے اسفند اور دل ایک دن پہلے ہی دبئی واپس آ گئے تھے۔

دل کی سالگرہ تھی جو اسفند اکیلے میں دل کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا اس لیے اسفند نے اسد اور مسکان کا بھی ویٹ نہیں کیا۔۔۔

ان کے روکنے کے باوجود وہ وہاں نہیں رکا اور دل کو لے کر دبئی واپس آ گیا۔

اسفند دل کو سرپرائز دینا چاہتا تھا اس بات کا کسی کو بھی پتہ نہیں تھا۔

کہ اسفند واپسی کی جلدی کیوں کر رہا ہے۔

آج وہ دل کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے لیے فائیو سٹار ہوٹل میں دل کو لے کر آیا تھا۔

جہاں پر اسفند نے بہت خوبصورت ارینجمنٹ کروایا تھا۔

دل بہت خوش تھی۔

شاید اس کی خوشی کو اسی کی نظر لگ گئی تھی۔

ابھی ہوٹل میں پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک دم سے ٹائیگر کو احساس ہوا کہ دل پر کوئی نظر رکھے ہوئے ہے۔

اس سے پہلے کہ ٹائگر بات کی تہ تک پہنچتا دل پر ایک نقاب پوش نے آگے بڑھ کر گولی چلا دی۔۔۔ٹائیگر نے دل کو اپنی طرف کھینچ کر حملہ آور کا نشانہ ناکام بنا دیا۔

اتنے میں امجد سلیم اور اسفند کی سکیورٹی گارڈ الرٹ ہو گئے۔۔

وہ نقاب پوش بھاگنے ہی والا تھا کہ اسفند نے اس پر اندھا دھند فائر کر کے حملہ آور کو چھلنی کر دیا۔

خون دیکھ کر دل اتنا ڈر گئی تھی کہ اب اسفند سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی۔

دل گاڑی میں بیٹھو۔۔۔

مجھے نہیں بیٹھنا نہ ہی مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔

بکواس بند کرو اور گاڑی میں بیٹھ جاؤ ورنہ

مجھے بٹھانے کے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں۔

اسفند کے لاکھ ڈرانے کے باوجود بھی دل گاڑی میں نہیں بیٹھی۔

تو آخر کار اسفند نے دل کو زبردستی کاندھے پر

اٹھایا اور گاڑی کا گیٹ کھول کر اسے سیٹ پر

بٹھا کر زبردستی سیٹ بیلٹ باندھ دیا۔

جسے کھولنے کی وہ اب بھی کوشش کر رہی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے باہر نکلتی۔۔۔اسفند گاڑی کے دوسری سائیڈ سے ہوتا ہوا گاڑی کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر

گاڑیسٹارٹ

کر چکا تھا۔۔۔

وہ گاڑی کا گیٹ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی

جو کہ اسفند لوک کر چکا تھا۔

گاڑی روکو اور مجھے جانے دو وہ چیخ چیخ

کر بول رہی تھی۔

اپنی بکواس بند کر و دل اور یہ بچپنا ختم کرو

جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔

اور میری اصلیت یہی ہے جو تم دیکھ چکی ہو

اسے قبول کر لو جتنی جلدی ہو سکے۔

گاڑی روکیں۔۔۔

میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔

وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔

اس کا رونا اسفند کو تکلیف دے رہا تھا۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا کیوں ہستی کھیلتی زندگی کو جہنم بنا رہی ہو

آپ ایک قاتل ہیں۔

وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔

تو۔۔۔

آئی برو کو اٹھاتا ہوا ٹائیگر والے مغرور انداز سے بولا۔۔۔

مجھے کسی قاتل کے ساتھ نہیں رہنا۔

دل حد میں رہ کر بات کرو مجھ سے دور

جانے کی کوشش بھی کی تو۔۔۔

تو کیا کر لیں گے۔۔۔

جان لے لوں گا تمہاری تم ابھی اچھی طرح مجھ سے واقف نہیں ہو دل

میرے اندر کے جانور کو مت جگاؤ

ٹائیگر اسے زبردستی کاندھے پر اٹھا کر گاڑی سے نکال کر اپنے اپارٹمنٹ میں

لے آیا۔۔۔

دل اب بھی بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ اسفند سے اپنا آپ چھوڑوا رہی تھی

دل کے چیختے چلانے کی پروانہ کرتے ہوئے ٹائیگر اسے اپنے بیڈ روم تک

لے آیا۔۔۔

اور دل کو لا کر بیڈ پر پٹخ دیا۔

اپنی ایک ٹانگ بیڈ کے اوپر رکھ کر دل کی گردن کے پیچھے سے ہاتھ رکھ کر

اپنا چہرہ دل کے نزدیک کر کے قہر برساتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

دل باغی مت بنیں اگر آپ باغی بنیں گی تو آپ کو

میرا اٹائیگر والا روپ دیکھنا پڑے گا۔۔۔

آپ میرا وہ روپ برداشت نہیں کر پائیں گی

مجھے جانور بننے پر مجبور مت کریں۔۔۔

آپ پہلے سے ہی جانور ہیں چیختے ہوئے بولی۔۔۔

دل اپنی حد میں رہو اور زبان کو لگام دو

شوہر ہوں تمہارا یہ مت بھولو۔۔۔

چھوڑیں مجھے ہاتھ مت لگائے میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی۔

تمارے ماننے یا نا ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اگر وہ ٹائیگر تھا تو سامنے بھی دل تھی جو جواب پہ جواب دیے جاری تھی۔۔۔

دل میری جان میری بات سنو اسفند دل کو سینے سے لگا کر اسے محبت سے سمجھانا چاہتا تھا۔

دور رہیں مجھ سے وہ اسفند کو دھکا دیتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے گن آتی ہے آپ کے وجود سے مجھے نفرت ہوتی ہے خود سے جب آپ میرے پاس آتے ہیں۔

اپنی حد میں رہو دل شوہر ہوں تمہارا تمیں مجھ سے گن آتی ہیں۔۔۔
میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی کتنی بار بولوں۔۔۔

تمہاری جان لے لوں گا اگر مجھے شوہر ماننے سے انکار کیا تو۔۔۔
ٹائیگر نے اس کے جبڑے کو زور سے دباتے ہوئے کہا۔۔۔
ہاں نہیں مانتی میں آپ کو اپنا شوہر کیا کریں گے مجھے بھی قتل کر دیں گے۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ٹائیگر کو شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے دیکھ کر بولی۔۔۔
تمہارے ہوش ٹھکانے لگا کر بتانے لگا ہوں کہ تمارا شوہر ہوں اور میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

گھٹیا انسان میرے ساتھ زبردستی کرو گے وہ روتے ہوئے بیڈ پر پیچھے کی طرف سکرول کر رہی تھی۔

اپنی بکواس بند کرو۔۔۔

وہ اتنی زور سے چلایا کے دل نے ڈرتے ہوئے اپنے

کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔

تم سر سے لے کر پیر تک اسفند شہریار کی ہو میں

جب چاہوں تمہارے پاس آسکتا ہوں۔۔۔

جب چاہوں تمہیں اپنے پاس بلا سکتا ہوں مجھے

کوئی روک نہیں سکتا تمہارے پاس آنے سے تم خود بھی نہیں۔۔۔

اس لیے ایسے گھٹیا الفاظوں کا استعمال دوبارہ مت کرنا مجھے تمہارے ساتھ

زبردستی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

بیوی ہو تم میری تم پر پورا حق رکھتا ہوں اور اسفند شہریار اپنے حق کو بڑے حق کے ساتھ وصول کرتا ہے وہ کہتا ہوا دل کے اوپر

گھٹا بن کر چھا گیا۔۔۔

دل اٹھو اور اپنی حالت درست کرو اور فریش

ہو کر ٹیبل پر چلو ناشتہ کرتے ہیں۔

آج پہلی بار میں تمہارے نزدیک نہیں آیا جو تم

ماتم منا رہی ہو اٹھو اور ناشتہ کرو میرے ساتھ۔

اسفند ڈریسنگ مرر کے سامنے تیار ہوتے دل کو مرر سے روتے ہوئے دیکھ

کر بولا۔۔۔

دل رات سے اجڑی ہوئی شکل بنا کر لیٹی ہوئی تھی کیونکہ اس کے مطابق اسکے ساتھ اسفند نے زبردستی کی تھی۔۔۔

مجھے نہ آپ کی حرام کی کمائی سے کمائے ہوئے

پیسے سے کھانا کھانا ہے اور نہ ہی آپ کے ساتھ رہنا ہے۔

دل تم چاہتی کیا ہو اسفند دل کو کل رات سے

سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا مگر دل کی اب بھی وہی رٹ تھی کہ اسے اسفند

کے ساتھ نہیں رہنا وہ اسفند کے پاس آ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی تھی۔۔۔

میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مجھے طلاق دے دیں۔۔۔

ابھی آدھی بات دل کے منہ میں ہی تھی کہ اسفند نے اتنی کھینچ کر اس کے

منہ پر تھپڑ رسید کیا کہ دل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

اور وہ لہراتی ہوئی اسفند کی بازوں میں گر کر بے ہوش ہو گئی۔

اسفند اسے اٹھا کر بیڈ پر لے آیا اسے آرام سے بیڈ پر لیٹا کر اس کے اوپر کمبل ڈال کر خود غصے
میں صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

اسفند غصے سے ٹانگ پے ٹانگ رکھے ہوئے آنکھوں
کو بند کر کے اپنے سر کو صوفے کی پشت کے ساتھ بار بار ٹکرا رہا تھا۔۔۔
اسے پتہ تھا کچھ دیر میں دل کو خود سے ہی حوش آ جائے گا۔
کیونکہ جس طرح کا تھپڑ ٹائیگر نے دل کو رسید کیا تھا اس کے بعد دل کا بے ہوش ہونا تو بنتا تھا۔

ٹائیگر کا تھپڑ کھا کر تو بڑے بڑے دشمنوں کے جبڑے ٹوٹ جاتے تھے۔

یہ تو ایک نازک سی جان تھی وہ کیسے ٹائیگر کا تھپڑ کھا کر اپنے پیروں پر کھڑی رہ سکتی تھی۔

دل کیوں ہو گئی ہیں مجھ سے اتنی بدگمان کیسے آپ اتنے گھٹیا الفاظ بول سکتی ہیں۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ کر اکیلا ہی روم میں اپنے آپ سے چیخ چیخ کر سوال کر رہا تھا۔۔۔

دل آپ ایسا بولنے کی جرات بھی کیسے کر سکتی ہیں۔

سوچ بھی کیسے لیا کہ میں جیتے جی آپکو خود سے دور ہونے دوں گا۔۔۔

اسفند شہریار تو کچھ سیکنڈ آپ کو نہ دیکھے تو

اسے سانس نہیں آتی۔

صبح جب تک اٹھ کر میں آپ کا چہرہ نہ دیکھ لوں میرا دن نہیں گزرتا۔

جس دن کا آغاز آپ کا چہرہ دیکھے بنا ہو مجھے وہ دن اچھا نہیں لگتا۔

رات کو جب تک میں آپ کو اپنے سینے سے لگا کر نہ سو جاؤں تو مجھے نیند نہیں آتی۔

جس گھڑی میں آپ سے بات نہ کروں مجھے سکون نہیں آتا۔

آپ میری زندگی میں نہ ہوں یہ سوچ کر ہی میرا دل رکنے لگتا ہے تو بتائیں دل میں کیسے آپ کو خود

سے دور جانے دوں۔

آپ سے دور جانا میرے لیے موت ہے تو میں جان بوجھ کر موت کو گلے نہیں لگا سکتا۔

سوری دل میری جان اس کے سوا تم دنیا کی جو چیز بھی مانگو گی لا کر تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا۔

وہ صوفے سے اٹھ کر دل کے پاس آ کر اس کے چہرے کے ہر نقش کو پاگلوں کی طرح چومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

oooo

کیا ضرورت تھی اس کے سامنے شوٹ کرنے کی اسد کو دوبئ آتے ہی سب پتا لگ چکا تھا۔

اسد اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر دشمن کو ان کے انجدم تک پہنچانے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

اسد بہت جلد سارے ثبوت اکٹھے کر کے بات کی تہ تک پہنچنے والا تھا۔

مگر اس وقت وہ دل کو لینے آیا تھا

اسد کو دل نے فون کر کے یہاں پر بلوایا تھا

اسفند جب کیچن سے پانی لینے گیا تو اس وقت دل نے اسد کو فون پر ساری حقیقت بتائی اور کہا

کہ وہ اسے لینے آ جائے ورنہ وہ اپنی جان دے دے گی۔

اسد کو مجبوراً اپنی بہن کا مان رکھنے کے لیے آنا پڑا۔

میرے پاس اور کوئی اپشن نہیں تھا شوٹ کرنے کے سوا وہ لوگ دل پر اٹیک کرنے آئے تھے۔

اسفند نے دو ٹوک انداز میں اسد کو جواب دیا۔۔۔

نور نے مجھے فون کیا تھا وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔

وہ میرے ساتھ جانا چاہتی ہے اور وہ تمہیں قاتل سمجھتی ہے تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔

اسد اسفند کو دل کے بارے میں ساری بات بتا رہا تھا جو اس نے فون پر اسد کے ساتھ کی تھی۔۔۔

اسفند اور اسد دونوں لاونج میں ہی کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

ماشاءاللہ تم تو دودھ کے دھلے ہو نہ جو تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہے اسفند تنز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہے اس لیے میں اس کے سامنے دودھ کا دھلا ہوا ہی ہوں۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں تمہاری حقیقت میں بتا دیتا ہوں کہ تم کتنے دودھ کے دھلے ہوئے ہو۔۔۔

اسفند کا موڑ حد سے زیادہ خراب تھا اسفند کو دل کے بلانے پر اسد کا یہاں پر آنا اور دل کی وکالت کرنا حد سے زیادہ برا لگ رہا تھا۔

اسفند شہریار کو تو صرف یہی پتہ تھا کہ دل پر صرف اس کا حق ہے اور دل کو صرف وہی سمجھا سکتا ہے۔

اس کے جنونی عشق کی انتہا تو یہ تھی کہ اسے اس کے سگے بھائی کی مداخلت بھی بری لگ رہی تھی۔۔

اسے میرے ساتھ جانے دو میرے اور مسکان کے ساتھ کچھ دن رہیں گی تو نورمل ہو جائے گی۔۔۔

میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گا یہ میرا اور اس کا مسئلہ ہے ہم خود سالو کر لیں گے۔۔۔

تمہیں بیچ میں پڑھ کر وکالت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم جا کر اپنی بیوی پر دھیان دو۔۔۔

وہ بہن ہے میری سمجھے میں اس کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔۔

بیوی ہے وہ میری۔۔۔میری اجازت کے بغیر وہ نہیں جاسکتی سمجھے تم۔۔۔

مگر بے حس انسان وہ جانا چاہتی ہے۔

اس کے چاہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ویسے بھی اگر وہ اپنے منہ سے بول دے کہ وہ جانا چاہتی ہے تو میں جانے دوں گا۔۔۔

میں ابھی اس کو بلا کر لے لاتا ہوں تم اسی سے پوچھ لینا۔

اسفند اسد کو ٹی وی لاؤنج میں چھوڑ کر اپنے روم میں چلا گیا جہاں پر دل بیڈ پر بیٹھ کر تکیے میں منہ دیے ہوئے بیٹھی تھی اسے پتہ نہیں تھا کہ باہر اسد آیا ہوا ہے۔۔۔

میری جان نے فون کر کے اپنے بھائی صاحب کو بلوایا ہے؟

اسفند دل کے پاس بیٹھ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہا تھا۔

ہاں بلوایا ہے کیونکہ مجھے اپنے بھائی کے ساتھ جانا ہے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔
آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کی زبان ضرورت سے زیادہ چلنے لگی ہے۔

اسفند نے کھا جانے والی نظروں سے دل کو دیکھ کر کہا۔۔۔

مجھے یوں آنکھیں مت دکھائیں مجھے آپ سے

ڈر نہیں لگتا میں اپنے بھائی کے ساتھ جاؤں گی۔

نہیں میری جان ڈر تو آپ کو مجھ سے بہت لگے گا جب میں آپ کو اپنا اصلی

رنگ دکھاؤں گا۔۔۔

ابھی فی الحال کے لیے اپنے بھائی کو جا کر

منع کرو کہ آپ کو ان کے ساتھ نہیں جانا۔

میں ایسا نہیں بولوں گی مجھے جانا ہے۔۔

تو پھر ٹھیک ہے تیار رہنا جس طرح سے اتنے سارے

آدمیوں کا میں خاتمہ کر چکا ہوں۔۔

اسی طرح سے تمہارا بھائی بھی سڑک کے بیچ میں پڑا ہو گا۔

کیا۔۔۔آپ اسد بھائی کو بھی مار دیں گے دل نے

ڈر کر گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔

ہاں اگر آپ میرا کہا نہیں مانے گی تو مجھے ایسا کرنے میں کوئی مسلہ نہیں۔۔۔

آپ پاگل ہو چکے ہیں مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے اچھی بات ہے تمہیں مجھ سے

ڈرتے ہی رہنا چاہیے۔۔۔

دیکھ لینا ایک دن میں آپ کی قید سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔

وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا جب تم میری قید سے بھاگ جاؤ گی۔

جلدی چلو آپ کے بھائی صاحب باہر ویٹ کر رہیں ہے ٹائیگر کے لبوں پر اپنی جیت کی مسکراہٹ تھی۔۔۔

یہ لیجیے آپ کی بہن آگئی ہیں انہی سے پوچھ لیتا ہوں۔

کیا آپ جانا چاہتی ہے اپنے بھائی کے ساتھ۔

اسفند بڑے آرام سے صوفے پر بیٹھ کر دل سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

بڑے ہی بے شرم انسان ہیں مجھے ہی ذلیل کروائے

گے میرے بھائی کے سامنے دل منہ میں بڑبڑاتی رہ گئی۔۔۔

ہاں بولو نور بیٹا آپ کو میرے ہوتے ہوئے اس سے ڈرنے کی ضرور نہیں ہے۔۔۔

آپ کا جو دل کر رہا ہے آپ وہ کریں آپ جانا چاہتی ہیں تو چلیں میرے ساتھ

اسد

اسفند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔

بھائی میں بعد میں آجاؤں گی دل نظروں

کو جھکائے ہوئے بولی۔۔۔

اسد سمجھ گیا تھا کہ نور کو اسفند دھمکی

دے کر لایا ہے۔

اب دھمکی کیا دی ہے یہ تو وہی جانتا تھا

مگر وہ اسفند اور دل کے مسئلے میں زیادہ

گھسنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا کہ اسفند دل کو بہت پیار کرتا ہے

اس لیے وہ دل کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار دیتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اسد کے جاتے ہی اسفند اپنے روم میں آ گیا۔

دل بھی اس کے پیچھے پیچھے روم میں میں آ گئی۔۔۔

مجھے کیوں نہیں جانے دیا بھائی کے ساتھ وہ

روم میں آتے ہی چلائی۔۔۔

کیونکہ میری سانسیں کم ہو رہی تھی اس لیے

مجھے آپ سے ماؤتھ ٹو ماؤتھ سانسیں چاہیے تھی آیئے اور دیجیے مجھے

سانسیں۔۔۔

اسفند نہایت بے شرمی سے بولا۔۔۔

بڑے ہی کوئی بے شرم قسم کے انسان ہیں آپ

وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔

چھوڑیے مجھے یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

جس لقب سے مجھے ابھی ابھی نوازا گیا ہے یہ بے شرم اسی کو پورا کرنے لگا ہے

اسفند اپنا ایک ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھ کر دوسرا دل کی گردن کی بیک سائیڈ پر ڈال کر اپنا چہرہ دل کے نزدیک کر کے بولا۔۔۔

ہاتھ مت لگائیے گا مجھے دل اسفند کو پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے بولی ۔۔۔

ہاتھ نہیں لگاؤں گا میری جان بس منہ ہی لگاؤں گا۔۔۔

وہ اسفند کو پیچھے کرتے ہوئے اٹھ کر باہر کی طرف بھاگی اسفند نے اس کو دوپٹے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

دوپٹہ چھوڑیں میرا۔۔۔

نہ چھوڑوں تو۔۔

تو میں آپ کو قتل کر دوں گی۔۔۔

کیا بات ہے میری بیوی تو میرے ہی نقش قدم پر بھی چل رہی ہے۔

بڑے ہی گھٹیا قسم کے انسان ہیں۔

تمہاری جگہ یہ ہے لفاظ کوئی اور کہتا تو ٹائیگر اس کے ٹکڑے کر کے اب تک چیل کے آگے ڈال چکا ہوتا۔۔۔

میرے بھی ٹکڑے کر کے چیل کے آگے ڈال دیں۔

اگر یہ میرے بس میں ہوتا تو آپ کو یہ کہنے

کی مہلت بھی نہ ملتی۔۔۔

آپ یہ مان کیوں نہیں لیتے کہ مجھے آپ سے

بے حد نفرت ہے۔

آپ یہ کیوں نہیں مان لیتی کہ مجھے آپ سے بے

حد محبت ہے۔

میں آپ کے ساتھ رہ نہیں سکتی۔۔۔

اور میں آپ کے بغیر جی نہیں سکتا۔۔۔

دل تم میری رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہو۔

دل تمہاری آنکھوں میں مجھ سے اپنے لیے

نفرت اور بدگمانی نہیں دیکھی جاتی۔۔۔

دل پلیز واپس ویسی ہو جاؤ جیسی تم پہلے تھی میرے ڈمپلز پر مرنے والی

میری دل۔

مجھ سے بے پناہ محبت کرنے والی میری دل۔

مجھے چوری چوری دیکھنے والی میری دل۔

مجھے سوتا ہوا سمجھ کر چپکے سے آکر میرے

ڈمپلز پر کس کرنے والی میری دل۔

میرے آفس جانے کے بعد میری قبڈ سے میرے

ہی کپڑے نکال کر گلے لگا چومنے والی میری دل۔۔۔

دل اسفند کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی کیونکہ یہ وہ سب باتیں تھی جو وہ ہمیشہ اسفند سے چھپاتی تھی۔۔۔

اس نے تو شرم کے مارے کبھی بتایا ہی نہیں تھا
کہ وہ اسفند کو دیوانہ وار پیار کرتی ہے۔۔۔
مگر اس کو کیا پتہ تھا کہ اسفند نے اس کی ہر سانس پر اپنے پہرے بٹھائے ہوے ہیں۔

دل نے کتنی سانسیں اسفند کا نام لے کر لی ہیں اور کتنی سانسیں اسفند کا نام لیے بغیر لی ہے۔
اسفند کے تو ہر لمحے میں دل شامل تھی۔۔۔

دل مجھے حیرانی کے ساتھ مت دیکھو۔۔۔

مجھے میری جان کے بارے میں سب پتہ ہے۔

اسفند اپنی جان سے ایک لمحے کے لیے بھی

کبھی غافل نہیں ہوتا۔

اسی لیے بول رہا ہوں کہ میری وہی چہکتی

ہوئی دل مجھے واپس لوٹا دو۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد تمہارے سامنے

ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔۔

بھول جاؤ وہ سب کچھ ایک بھیانک حادثہ سمجھ

کر اسفند دل کے چہرے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں

لیے بڑی عاجزی کے ساتھ دل کو سمجھانے کی

کوشش کر رہا تھا۔۔

نہیں بن سکتی میں پہلے والی دل نہ ہی آپ سے وہ
پہلے والا پیار کر سکتی ہوں۔

مار دیا ہے آپ نے اپنی سفاکی کے ساتھ اس
دل کو جو آپ سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔
میں جب جب آپ کا چہرہ دیکھتی ہوں مجھے آپ کے ہاتھ خون سے رنگے
ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں رات کو اٹھ کر آپ کے چہرے پر نظر ڈالتی
ہوں تو مجھے آپ میں ایک قاتل نظر آتا ہے۔

تو بتائیں میں آپ سے کیسے محبت کروں دل بھی اس وقت بڑے ٹوٹے
ہوئے انداز سے اسفند کو جواب دے رہی تھی۔۔

سچ تو یہ بھی تھا کہ دل کے اندر بھی اسفند کے

پیار کا سمندر ٹھاٹھے مار رہا تھا۔۔۔

جس کی لہروں کو دل زبردستی اپنے ڈر سے پیچھے کو دھکیل رہی تھی۔۔۔

مگر اسفند شہریار کا عشق تھا اتنی آسانی سے تو دل کے حواسوں سے کبھی نہیں

اتر سکتا تھا۔

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا اسفند گہری نیند

میں سو رہا تھا۔

اس کو احساس ہوا کہ دل آہستہ آہستہ بڑی چلاکی کے ساتھ اس کی باہوں کی

گرفت سے نکل کر بیڈ سے اتر رہی ہے۔۔۔

دل کو لگ رہا تھا کہ اسفند گہری نیند میں سو رہا ہے
اور اسے پتہ نہیں چلے گا۔

ہائے رے میری معصوم بیوی ابھی تک اپنے شوہر
کو اتنا بھی نہیں سمجھ سکی کہ اتنا بے ہوش ہو کر تو ٹائیگر کبھی بھی نہیں سوتا کہ
وہ اپنے دشمنوں کی خبر نہ رکھ سکے۔

میری جان آپ تو میری بیوی ہو۔۔۔
جس کو میں اپنی سانسوں سے بھی زیادہ نزدیک رکھتا ہوں تو سوچ بھی کیسے
لیا کہ آپ میری باہوں کی حدود سے باہر نکلے گی تو مجھے پتہ نہیں چلے گا۔

وہ آرام سے لیٹا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

دل کی حرکت پر نظر رکھے ہوا تھا۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ دل کیا کارنامہ کرنے والی ہے
دل نے بڑے آرام سے روم کا دروازہ کھولا اور دبے
پاؤں روم سے نکل کر اسفند کے آفس روم میں چلی گئ۔

وہاں سے باہر کے دروازے کی چابی لے کر آئی اور دبے پاؤں باہر کا دروازہ
کھول کر بھاگنے لگی تھی۔

ابھی ایک قدم بھی باہر رکھا تھا کہ کسی کو سامنے کھڑا ہوا دیکھ کر دل زور زور
سے چیخنے لگی اس نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھی

ڈر کے مارے دل کی روح پرواز کرنے والی تھی۔

مگر اپنے دشمن جاں کے لمس کو محسوس کرنے
کے بعد دل کا ڈر تھوڑا کم ہو گیا۔

دل نے آنکھیں کھولی تو سامنے دشمنے جاں کھڑا تھا۔۔۔
اپنے ہاتھ کو دل کے منہ پر رکھ کر اسے چپ کروا رہا تھا۔۔۔

آپ روم سے باہر کیسے نکلے آپ تت تو وو سو رہے تھے نا۔
وہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی
اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔۔
میری جان سو رہا تھا مرا نہیں تھا جو آپ کے جانے کی مجھے خبر نہ ہوتی۔۔۔

وہ اس وقت کسی پولیس والے کی طرح رعب دار آواز میں بات کر رہا تھا۔۔

کہاں جارہی تھی تم وہ دونوں ہاتھ سینے پر

باندھے ہوئے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر ایک ٹانگ

پیچھے کی طرف فولڈ کیے ہوئے کر کھڑا تھا۔۔۔

میں نے پوچھا دل تم آدھی رات کو کہاں جارہی تھی۔۔۔

شاہ دل کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

م مم میں اسد بھائی کے پاس جارہی تھی اسفند کی غصے والی آواز سے ڈر

کے دل اچھل کر تھوڑا سا

پیچھے ہو کر بولی۔۔۔

آپ کو اسد کے گھر کا ایڈریس پتہ ہے وہ دل کے

نزدیک ہو کر اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

نہیں پتہ ہے کسی سے پوچھ لوں گی دل نے ایٹیٹیوڈ سے جواب دے کر اپنا چہرہ دوسری جانب گھما لیا۔۔

اسفند غصے سے دل کو بازو سے پکڑ باہر کے درواز
کو بند کرتا ہے ہوا دل کو اسی دروازے کساتھ لگا کر دل کو جبڑے سے پکڑ کر
اپنا چہرہ دل کے نزدیک کر کے دانت پیستا ہوا بولا۔۔۔

تمہارا بچپنا کب ختم ہوگا دل ایک دفعہ پہلے بھی تم یہ حرکت کر چکی ہو اس دن بھی اگر میں وقت پر نہ پہنچتا تو تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کا آپ کو اندازہ تک نہیں تھا اور آج پھر سے آپ نے وہی حرکت کی ہے دل آپ میری عزت ہیں یہ بات میں کتنی بار بتا چکا ہوں۔۔۔

اور مجھے اپنی عزت اپنی جان سے کہیں زیادہ عزیز ہے۔۔۔
اگر مجھے گولی کھانی پڑے تو میں ہنستے ہنستے کھا لوں گا۔۔۔
اگر بات میری عزت پر آجائے تو میں اس دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ کو چبا کر بول رہا تھا اور دل کے جبڑے کو اس قدر سختی کے ساتھ پکڑے ہوئے کھڑا تھا کہ دل کو لگ رہا تھا کہ آج اس کا جبڑا ٹوٹ ہی جائے گا۔

وہ اسفند کے ہاتھ کو اپنے
ہاتھ سے پکڑ کر کھینچتے

ہوئے جبڑے کو چھڑوانے کی

نکام کوشش کررہی تھی۔۔۔

اب تم چلو روم میں آپ

کو میری پیار کی زبان

بالکل سمجھ میں نہیں

آتی۔۔۔

اب میں آپ کا بندوبست

کر کے ہی سوؤں گا وہ

غصے سے بولتا ہوا دل

کو ہاتھ سے کھینچ کر روم

میں لے جارہا تھا۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں
رہنا جب بھی موقع ملے
گا میں بھاگ جاؤں گی۔

وہ روتے ہوئے بولے جارہی
تھی بھاگو کی کیسے میری
جان اب دیکھتی جاؤ کہ
میں آپ کے ساتھ کیا کرتا
ہوں۔۔

اسفند دل کو چھوڑ کر اپنے
آفس روم میں گیا اور وہاں
سے ریبن اٹھا کر اپنے روم میں آگیا

دل بیڈ پر بیٹھے ہوئے آنسو
بہا رہی تھی اب اسے ڈر بھی
لگ رہا تھا کہ اسفند اس
کے ساتھ کیا کرے گا۔۔

اسفند نے ریبن سے دل کے دونوں
ہاتھ پکڑتے ہوئے باندھنا

شروع کردیے چھوڑے مجھے

پاگل ہو گئے ہیں آپ کوئی

اس طرح اپنی بیوی کو باندھ

کے رکھتا ہے۔۔

شکر ہے کہ آپ نے یہ تو یاد آیا

کہ آپ میری بیوی ہے اسفند

جواب دیتے ہوئے ساتھ میں

دل کے ہاتھوں کو باندھنے کے

بعد اب پیروں کو باندھ رہا تھا

میں اسد بھائی کو بتا دوں

دوں کہ آپ مجھے زبردستی

ڈرا کر اور باندھ کر یہاں

پر رکھے ہوئے ہیں۔۔۔

اس سے کیا ہوگا ربن کو

سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے

دل کو سر اور پیروں سے

کی طرف سے اٹھاتا ہوا

آرام سے تکیے پر لٹاتے

ہوئے دل کو جواب طلب

نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اس سے یہ ہو گا کہ اسد بھائی

مجھے آکر آپ کی قید سے

رہائی دلا کر اپنے ساتھ لے

جائیں گے۔۔

میری جان دنیا کی کوئی

ایسی طاقت نہیں ہے

سوائے میرے رب کی ذات

کے جو آپ کو میری قید سے

رہائی دے سکے۔۔۔

دل کو کمبل اڑاتے ہوئے خود
بھی دل کے ساتھ لیٹ گیا
دور ہو کر لیٹے مجھ سے دل
اسفند سے دوری اختیار کر
کے بولی۔۔

کیوں میری تارے ننگی ہیں
جس سے آپ کو کرنٹ لگ
رہا ہے وہ مسکراتا ہوا دل کی
کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے
اپنے ساتھ لگا کر آنکھیں موند
کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

میں نے آپ سے زیادہ ڈھیٹ

انسان اپنی زندگی میں نہیں

دیکھا دل غصے سے اپنا چہرہ

دوسری طرف گھماتے ہوئے

لیٹ گئی۔۔

دیکھنے کی ضرورت

بھی کیا ہے اسفند کی جان

ایک اسفند شہریار

تو آپ سے سنبھالا نہیں جا رہا

دوسرا اسفند کیسے

سنبھالوں گی۔۔

آپ کی اس بے تکی
باتوں کی وجہ سے میرا
دل کرتا ہے کہ۔۔

میری جان
کا جو بھی دل کرتا ہے
کھلی اجازتِ ہے کر سکتی
ہو۔۔

وہ اپنی انکھوں کو بند کیے

ہوئے مسکراتے ہوئے دل کی بات

کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے

بولا رہا۔۔۔

دل کے خرافاتی دماغ میں

ایک بات آئی تو بولی۔

ہاں کچھ کروں گی تو تب نہ

جب آپ میرے ہاتھ پیر

کھولیں گے

دل کی کڑوی زبان سے ایک

دم شہد کیسے ٹپنے لگا تھا

اسفند کو سب سمجھ میں

آرہا تھا۔۔

ہمممم۔میری جان اسفد

شہریار کو چارہ ڈال رہی ہو

کہ میں آپ اپ کی باتوں میں

آکر ایمو شنل ہو جاوں اور آپ

کے ہاتھ اور پاؤں کھول دوں

میری جان کیوں بھول جاتی

ہو کہ جہاں پہ آپ کی سوچ

ختم ہوتی ہے آپ کے شوہر کی

سوچ وہاں سے شروع ہوتی ہے۔۔

اس لیے اب مجھے آپ ک

ی آواز نہ آئے چپ چاپ

سو جاؤ اور مجھے بھی

سونے دو

وہ دل کو اپنی باہوں کے

گھیرے میں گھس کے لیٹا ہوا تھا

لیتا آخر کا دل مجبور ہو کر

چپ کر گئی پتہ نہیں اسے

کب نیند نے اپنی اغوش

میں لے لیا۔۔۔

دل کے سونے کے بعد اسفند نے

اپنی آنکھیں کھول لی

کیونکہ وہ تو جاگ رہا تھا

صرف دل کو سلانے کے لیے

اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے

سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

کیونکہ دل دماغی طور پر بہت ڈسٹرب تھی جس کی وجہ سے وہ اچھی طرح

سے سو بھی

نہیں پارہی تھی۔۔

اس کی صحت پر کوئی اثر نہ
پڑے نیند پوری نہ ہونے کی
وجہ سے اس لیے اسفند اسے
ڈرا دھمکا کر سلا چکا تھا۔

اسفند دل کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرتے ہوئے اپنے لب
دل کے ماتھے پر رکھتے ہوئے
ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا۔۔۔

میری جان کیوں خود کو اتنی

اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے

آپ نے دل کا چہرہ سوتے

ہوئے بھی بے حد اداس تھا۔۔

اس کے چہرے پر اسفند کو

کوئی خوشحالی نظر نہیں

آ رہی تھی دل کے چہرے کو

دیکھتے ہوئے اسفند

کے دماغ میں ایک خیال آیا کہ

کیوں نہ وہ دل کچھ دن کے

لیے اس ماحول سے دور لے جاؤں

ویسے بھی میں دل کو لے

کر ابھی تک ہنی مون ٹور

پر نہیں گیا ہوں تو کیوں

نہ میں اپنی جان کو اس

ماحول سے دور لے جا کر

اپنے پیار کی کھلی فضا

میں اڑان بھرنی سکھاؤں۔

یہاں سے دور جا کر شائد

دل نے جو بار بار بھاگنے

کی رٹ لگائے ہوئے ہیں

ہو سکتا ہے کے اس کے

دماغ سے یہ خرافات نکل

جائے اسفند سوچتا ہوا۔

آرام سے دل کے پاس سے اٹھا اور

اپنے فیصلے کو عملی جامہ

پہنانے کے لیے آہستہ سے

اپنا فون اٹھا کر روم سے

باہر نکل گیا۔۔۔

○○○○○○○○○

دل کی جب آنکھ کھلی تو خود

کو ایک انجان جگہ پر پایا تو

گبھرا کر بیڈ سے اٹھ کر باہر
کی طرف بھاگی۔۔

مگر جیسے ہی روم کا دروازہ
کھول کر باہر قدم رکھا تو
باہر کا نظارہ دیکھ کر دل کی
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

چاروں طرف نیلا پانی ہی
پانی تھا چاروں طرف سوائے
پانی کے اور کوئی چیز نظر
نہیں آرہی تھی

پانی کے سوادور سے

بڑے بڑے پہاڑوں کے مند

نظر آنے والے بحری جہاز تھے

جو اپنے سفر پر رواں دواں

تھے وہ اس وقت شپ میں

موجود تھی اس کا تو اس سے

اندازہ ہو گیا تھا۔۔

دل کو پانی سے بہت ڈر لگتا تھا

چاروں طرف پانی دیکھ کر

ڈر کے مارے دل اپنے قدم

روم کی طرف واپس لے

رہی تھی۔۔

کہ پیچھے کسی سے ٹکرانے

پر اس نے پلٹ کر دیکھا

میری جان کہاں جا رہی تھی

خودکشی کر کے مرنے

جا رہی تھی۔۔

سامنے اسفند کو دیکھ کر

دل غصے سے بولی۔دل کو
صبح ناشتہ کرواتے ہوئے
اسفند جوس میں نیند کی
دوا ملا کر پلا چکا تھا اسی
لیے دل سارا دن سوتی
رہی تھی۔۔۔

مرنے کا اتنا ہی شوق چڑھا ہے
تمہیں تو آؤ تمہارا شوق میں
پورا کر دیتا ہوں دل کو اپنے
گود میں اٹھا کر اس کا
چہرہ اپنے بے حد نزدیک

کر کے بولا مچھلیوں کا

شکار بن کر حرام موت

مرنے کے لیے تیار ہو تو۔

کیوں نہ تمہارا شکار

مگر مچھ ہی کر لے آؤ

حرام موت مر کے دوزخ کی

آگ میں جلنے سے بہتر ہے کہ

اپنے شوہر کی محبت کی شدتوں

سے مر و اور جنت میں جاؤ۔۔

چھوڑیں مجھے وہ اسفند

کو اسے بیڈ پر لے جاتا ہوا

دیکھ کر بچوں کی طرح

ٹانگیں مار مار کر بول رہی تھی۔

کیوں چھوڑوں دوں مرنے کے

لیے تیار ہوا احمق لڑکی مگر

شوہر کو پیار کر کے ثواب

کمانے کے لیے تیار نہیں ہو

اسفندا اپنے لب دل کی

چیکس پر رکھ کر

دانتوں سے ہلکا سا کاٹتے

ہوئے بولا۔۔۔

آپ جیسے شوہر کو پیار

کر کے ثواب نہیں ملتا وہ

اسفند کو بالوں سے پکڑ کر

کھینچتے ہوئے بولی اسفند کو

اس کی حرکت پر ہنسی

آرہی تھی

اس کی یہی بچکانہ حرکتیں

تو وہ مس کر رہا تھا اس

کی اسی معصوم بچانا

حرکتوں کا ہی تو وہ دیوانہ

تھا۔۔۔۔۔

کتنے ڈھیٹ ہیں آپ میں

اتنی زور سے آپ کے بال

پکڑ کر کھینچ رہی ہوں

آپ کو پھر بھی ہنسی

آ رہی ہے

دل اسفند کو مسکراتا ہوا

دیکھ کر آگ بگولا ہو کر

بول رہی تھی۔۔۔

اب وہ اپنی شہزادی کو

کیسے بتاتا کہ اس کی

ایسی حرکتوں سے ہی تو

اسفند جینے کی وجہ

ملتی ہے۔۔۔۔

دل کی یہ حرکتیں اسے

بے حد پسند تھی ابھی

وہ دل کو اور تنگ کرتا

اور اس کی بچکانہ حرکتیں

دیکھ کر خوش ہوتا مگر۔۔

مگر اسفند کے فون پر آتی

ہوئی رنگ ٹون نے سارا مزہ

کر کرا کر دیا تھا۔۔

فون کرنے والا بھی اتنا

اوتاولا تھا کہ فون نہ

اٹھانے پر بار بار فون کر

رہا تھا اسفند کو کچھ

کچھ تو اندازہ تھا کہ یہ

فون کون کر رہا ہے۔۔۔۔

۔۔اسفند نے غصے سے کان

میں لگا ہوا بلوٹو تھ ان کیا

کوئی مر گیا ہے جو اتنی بے

چینی کے ساتھ فون کر رہ

ے ہو اسفند فون اٹھاتے ہی

اسد پر چڑھ گیا۔۔۔

اسفند تم جہاں پر بھی

ہو نور کو لے کر واپس آؤ

تمہارے حکم کا غلام نہیں

ہوں میں۔۔۔۔اسد کے

حکم دینے پر ٹائیگر تیش

میں آکر بیڈ سے کھڑا

ہو کر بولا۔۔۔۔ تم ہوتے کون ہو

ٹائیگر کو حکم دینے والے

تم لوگ اپنی حد بھول

چکے ہو۔۔۔

تو مجھے اچھے سے یاد

کروانا آتی ہے ٹائیگر آج بہت

مہینوں کے بعد ٹائیگر

اپنے اصلی تیور میں کھڑا

ہوا بول رہا تھا۔۔۔۔

پاس بیٹھی ہوئی دل کو
سمجھ نہیں آرہا تھا کہ
وہ کس پر اتنا غصہ کر رہا ہے

پتہ نہیں اس سے انسان کے
اور کتنے رنگ ہیں جو دیکھنے
باقی ہے دل اپنے منہ میں
بڑبڑا رہی تھی۔۔

ڈر اور گھبراہٹ کی ملی

جلی کیفیت سے وہ اٹھ کر

بیڈ پر بیٹھی گئی تھی۔۔

کیونکہ اس نے اسفند کا یہ

روپ بھی پہلے کبھی نہیں

دیکھا تھا۔۔

بات کرتے ہوئے اتنا غصہ تھا

اس کے اندر کہ وہ اتنی ٹھنڈ

میں بھی وہ بار بار اپنے

ماتھے پہ آئی ہوئی پسینے

کی بوندیں صاف کر رہا تھا۔۔

ٹائیگر اگر میری بہن کو

ایک خروج بھی آئی تو

قسم سے میں تمہاری

جان نہ لے لوں گا۔۔۔

حد میں رہو اسد خان

تم ٹائیگر کو دھمکی

دینے کا انجام جانتے ہو۔۔۔

ٹائیگر اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ

دھاڑتا کہ شپ کے روم کی

دیواریں لرز اٹھی تھی۔۔۔

جب بات اپنی بہن پہ

آتی ہے تو بھائی کی

کوئی حد نہیں ہوتی

سمجھے تم۔۔۔

اگر وہ ٹائیگر تھا تو

مقابل بھی اسد میر

خان تھا۔۔۔۔۔۔

نور کو اپنے درندگی

والے روپ سے دور

رکھو ٹائیگر نور پر

سختی کرنے سے پہلے یہ

سوچ لینا کہ۔۔۔

تمہاری بہن بھی میری

بیوی ہے اگر میری بہن

کو تکلیف ہوئی تو آرام

سے تمہاری بہن بھی

نہیں رہ پائے گی۔۔۔۔۔

اسد خان دھمکیاں

مت دو مجھے میری بہن

تمہاری بہن کی طرح باغی

نہیں ہے۔۔۔۔

وہ تم سے دور جان

ے کی جب بات کرے

تو ٹکڑے کر دینا

اس کے میں خود

اجازت دیتا ہوں۔۔۔

مگر تمہاری بہن باغی

ہو چکی ہے وہ مجھ

سے دور جانا چاہتی ہے۔۔

جو میں جیتے جی

تو کبھی بھی نہیں

ہونے دوں گا۔۔۔۔

وہ مجھ سے دور

صرف دو ہی صورتوں

میں ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

ایک تو وہ مر جائے

دوسرا میں مر جاؤں۔۔۔

بھائی کا فون ہے مجھے بھائی

سے بات کرنی ہے دل نے

چھپٹ کر ٹائیگر سے فون لینا

چاہا اس سے پہلے کہ وہ اور

کچھ کہتی ٹائیگر اس کے منہ

پر ہاتھ رکھ کر دبا چکا تھا۔۔۔

یہ نور کی آواز تھی

نہ اسد اپنی بہن کی آواز

سن کر تڑپ گیا تھا اسے

اتنی دور سے بھی نور کی

آواز میں جو تڑپ تھی

جو بے چینی اور ڈر تھا وہ

سب سمجھ میں آرہا تھا۔۔

نور نہیں دل ٹائیگر

نام پر زور دیتے ہوئے بولا آج

کے بعد اسے دل کہہ کر بلانا۔۔۔

ٹائیگر بہن ہے وہ

میری اور میں اسے

نوکر نور کہہ کر ہی

بلاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے اسی

بہن کے لیے تڑپتے رہو

ساری زندگی شکل تک

دیکھنے نہیں دوں گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے دل ہی بولا کروں گا

مگر پلیز اس پر کوئی سختی

مت کرنا وہ بہت معصوم ہے۔۔۔

تمہاری اصلیت نہیں جھیل

پائے گی یا تو تم اسے اپنا

سچ بتا دو یا اس واپس لے آؤ

میں اسے پیار سے سمجھاؤں

گا تو وہ سمجھ جائے گی۔۔۔۔

اسد بے بس اور مجبور

بھائی کی طرح ہار مانتے ہوئے

التجا کر رہا تھا۔۔۔۔

اصلیت تو میں اسے

اپنی پتہ نہیں سکتا

کیونکہ یہ اپنے کام کے

ساتھ غداری ہو گی

جو میں کبھی نہیں

کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے سوا کوئی اور میری

بیوی کو سمجھائے یہ مجھے

برداشت نہیں ہے۔۔۔۔۔

ٹائیگر ہوش میں آؤ وہ

بہن ہے میری اسد سر پکڑ

کر رہ گیا کیونکہ اس وقت

اسفند تو کہیں دور دور تک

نہیں تھا۔۔۔۔

یہ سب باتیں تو صرف

ٹائیگر کا دماغ کی سوچ سکتا

تھا اور اس وقت اس پر کسی

بات کا اثر نہیں ہونے والا تھا

یہ بات اسد اچھے سے جانتا تھا۔۔

وہ میری بیوی ہے اسے

میری سمجھ آنی

چاہیے ہے۔بس۔۔۔۔۔۔

تو دونوں ہی صورتوں

میں میں اسے واپس

لے کر نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔

ٹائیگر ایک ہاتھ سے

فون اپنے کان سے

لگا کر اسد کا فون

سن رہا تھا۔۔۔۔

اور دوسرے ہاتھ سے

دل کی پشت اپنے

سینے پر لگائے ہوئے

اس کے منہ کو دبا

کھڑا ہوا تھا۔۔۔

دل ٹائیگر کے ہاتھ

کو اپنے دونوں ہاتھوں سے

پکڑ کر منہ سے ہٹا رہی تھی۔۔۔

مگر وہ نازک جان یہ نہیں

جانتی تھی یہ ٹائیگر کا ہاتھ ہے

جو کسی شکنجے سے کم نہیں تھا۔۔۔

ٹائیگر کا ہاتھ تو جب

دشمن کی شاہ رگ کو

پکڑتا تھا تو دو منٹ

سے پہلے دشمن تڑپ تڑپ

کر اپنی جان دے

دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

دل ادھر ادھر ہاتھ

مار کر تڑپ رہی تھی

اپنے بھائی سے بات

کرنے کے لیے مگر

وہ اس وقت ٹائیگر

کے شکنجے میں

جکڑی ہوئی تھی۔۔۔

بے بسی سے تڑپنے کے

علاوہ کچھ نہیں

کر پا رہی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر میری بات سنو

ٹائیگر اسد کی بات سنے

باغیر فون اوف کر کے

فون کو بیڈ پر پھینک

چکا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے میرے بھائی

سے بات کیوں نہیں کرنے

دی منہ سے ہاتھ ہٹتے

ہی دل چلائی۔۔۔۔۔

تم مجھ سے بات کرو

میری جان یہ بھائی

بھائی والی رٹ

چھوڑ دو۔۔۔۔

یہ بار بار بھائی نامہ

کھول کر بیٹھو گی

تو قسم سے اپنے

ہاتھوں سے تمہارے

بھائی کو بھی مار دوں گا۔۔۔

ہاں آپ کو سوائے خون

کرنے کے لوگوں کو

قتل کرنے کے اور لوگوں

کو مارنے کے علاوہ اور

کچھ آتا ہے۔۔۔۔

ویسے خواہ مخواہ اتنے

لفظ ضائع کیے ہیں

تم نے یہ تینوں ایک

ہی کام ہے۔۔۔۔۔۔۔

ٹائیگر صوفے پر بیٹھ کر

اپنے گلاس میں ڈرنک

بھرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اور جہاں تک رہی

بات مجھے اور کچھ

آتا ہے یا نہیں۔۔۔۔

آتا ہے نا میری جان

آپ پر اتنا زیادہ پیار

آتا ہے وہ دونوں ہاتھ

پھیلا کر بولتا ہوا دل

کے قریب آگیا۔۔۔۔۔۔

دل میں آپ سے بہت پیار

ہاتھ مت لگایئے گا

مجھے دل ٹائیگر کی

بات کو کاٹتے ہوئے

اس کے ہاتھ کو

جھٹک کر بولی۔۔۔۔

دور رہے مجھ سے

مجھے نفرت ہے آپ سے

جب تم یہ کہتی ہو نا کہ

ہاتھ مت لگایا کرو

مجھے دور رہو تمہیں مجھ

سے مجھے نفرت ہے

وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

میرے دل میں آگ لگ

جاتی ہے ٹائیگر اپنے

دل کے اوپر ٹھک ٹھک

سے شہادت والی انگلی

مارتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

اور اسی آگ میں جلتے

ہوئے تم میرے ہاتھ

سے وہ کروا دیتی ہو

جو میں کرنا نہیں چاہتا

تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔

ٹائیگر اس وقت فل نشے

میں دھت تھا ٹائیگر نے

کبھی زندگی میں شراب

نہیں پی تھی مگر ان دنوں

وہ ہر وقت نشے میں ہی

دھت رہتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ ہوش میں ہوتے

ہوئے نہ تو دل کی آنکھوں

میں اس سے نفرت دیکھی

جاتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور نہ ہی وہ دل پر کبھی

سختی کر سکتا تھا،۔۔۔

اس وقت بھی وہ نشے

میں دھت تھا دل کے یہ

کہنے پر کہ مجھے

ہاتھ مت لگانا اسے ٹائیگر

سے نفرت ہے

یہ بات ٹائیگر کے دل

میں آگ لگائے

ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔

ٹائیگر دل کے بالوں

پیچھے سے پکڑ کر

اس کی گال پر اپنے

دانت کاٹ چکا تھا۔۔۔۔

دل کی چیخیں پوری

کے روم میں گونج

رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر ٹائیگر پر کوئی

اثر نہیں تھا دل کی

چیخیں پورے شپ کے

روم میں گونج رہی تھی۔۔۔

وہ چیخیں مار مار

کر رو رہی تھی

ٹائیگراپنی مرضی

سے پیچھے ہوا

دل کے خوبصورت

نرم گلابی سے گال

کے اوپر ٹائیگر کے

دانتوں کے نشان

پڑ گئے تھے۔۔۔۔۔

جس سے خون

نکل رہا تھا وہ منہ

پہ ہاتھ رکھ کر تڑپ

تڑپ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے روتے دیکھ کر اس

کی گال چوم کر ہنستے

ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری جان یہ اذیت

جان پوچھ کر تم نے

لی ہے۔۔۔۔۔۔۔

دل اب بھی وقت ہے

ہار مان جاؤ مجھ سے

دور جانے کی ضد

چھوڑدو۔۔۔۔۔۔

میں ہار نہیں مانوں گی

مجھے آپ اپ سے نفرت ہے

اپنی زبان سے یہ لفظ

میرے لیے مت بولا کرو

دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے دھکا دے کر بیڈ پہ

گراتے ہوئے اس کے

اوپر گر گیا اپنے

دانتوں سے دل کی گردن پر

زور سے کاٹتے ہوئے بائٹ کرنے

لینے لگا دل کی چیخ شپ میں

پھر سے گونج اٹھی تھی۔۔۔

اب بولو کہ تمہیں مجھ

سے نفرت ہے دل سسکیاں

لے لے کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

دل کیوں کیوں مجھے

مجبور کر رہی ہو کہ

میں تمہیں اذیت دوں

ٹائیگر نشے میں دھت

گمگیر آواز سے بولتا ہوا

دل کے لبوں کے چومنے

لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دور ہٹے مجھ سے

مجھے آپ کے منہ سے

بدبو آ رہی ہے شرم نہیں

آتی آپ کو شراب پیتے

ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

آتی ہے دل خدا کی قسم

بہت شرم آتی ہے مگر

میرا نشہ تم ہو جب

مجھے تمہارے پیار کا نشہ

نہیں ملتا تو

میرا نشہ پورا نہیں ہوتا۔۔۔

تم مجھے پہلے کی

طرح پیار کرو پیار سے

میری طرف دیکھو تو

میں لعنت بھیجتا ہوں۔۔۔

اس پر تمہارے سر کی

قسم میں اس کو دوبارہ

ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔

وہ دل کو بیڈ کر گرائے

ہوئے اس کے اوپر لیٹا

ہوا تھا

دل کے چہرے کو اپنے

ہاتھوں پہ پیالے میں

لیے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

کیوں خود کو بھی

تکلیف دے رہی ہے

اور مجھے بھی۔۔۔

اللہ کرے میں مر جاؤں

اور میری آپ سے جان

چھوٹ جائے وہ ہچکیوں

کے ساتھ روتے ہوئے بولی

نہیں دل تمہیں میری

بھی عمر لگ جائے اتنی

نفرت کرتی ہو مجھ سے

کہ مرنا چاہتی ہو۔۔۔۔

تو میری دعا ہے کہ اگر

یہ قبولیت کی گھڑی ہے

تو میں مر جاؤں۔۔۔

اگر مر گیا تو تمہاری

جان چھوٹ جائے گی

یہ تسلی رکھو روز

دعا کیا کرو اور ہر دعا

میں میرے مرنے کی

کی دعا کیا کرو میں

بھی روز تمہارے لیے

امین کہہ دیا

کروں گا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اگر زندہ

رہا تو تمہیں کبھی

خود سے الگ نہیں

ہونے دوں گا۔۔۔۔

اسفند کے اس طرح بولنے

سے دل کے اندر سے چھن سے

کوئی چیز ٹوٹ گئی تھی۔۔

اس سے اچھا نہیں لگ رہا تھا

کہ اسفند اپنے لیے بد دعا

کر رہا ہے یہ وہ شخص تھا

جس کے لیے دل کا دل

دھڑکتا تھا۔۔

جس سے وہ خدا کا دیا ہوا

تحفہ سمجھتی تھی تو وہ

اس کے مرنے کی دعا کیسے

کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنے الفاظ بولنے کے بعد دل

کے چہرے پر گہری نظر ڈالے

ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ بھی تو دیکھنا چاہتا تھا

کہ اس کے عشق میں کتنا

دم ہے کہ اس کا محبوب

اس کے مرنے کی دعا کرتا ہے

یا اس کے ساتھ جینے کی۔

دل کی آنکھوں کی تڑپ نے

اسفند کو ایک پل میں ہی

بتادیا تھا کہ وہ آج بھی

اس سے بے حد پیار کرتی ہے۔

مگر بدگمانیوں نے اس کو

اس طرح سے گھیر رکھا تھا

کہ وہ چاہ کر بھی اس سے

نکل نہیں پا رہی تھی۔۔

اسفند کی مرنے والی بات پر دل

کی آنکھیں پانی سے بھر آئی

جس کو چھپانے کے لیے

وہ اپنا رخ دیوار کی

جانب کر کے لیٹ گئی۔۔۔

اسفند جا کر صوفے پر بیٹھ

گیا وہ بیٹھ دل کے ہلتے ہوئے

لب دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسد کے انابی لب مسکرا رہے تھے

اسے پتہ تھا کہ اس کی دل اس

کے لیے ہی دعا کر رہی ہے۔۔

دل جب اتنا پیار کرتی ہو تو

معاف کر دو نا اپنے اسفند

کو مجھے میری دل واپس

لٹا دو اسفند دل کے پاس

جا کر اس کے اوپر جھکتے

ہوئے بولا۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ

رکھے ہوئے ایسے لیٹی تھی

جیسے گہری نیند میں ہو

حالانکہ اسفند جانتا تھا کہ

وہ جاگ رہی ہے۔۔

پھر ٹوٹے ہوئے دل کے

ساتھ واپس جا کر صوفے

پر بیٹھتے ہوئے ڈرنک کرنے

لگا اسفند اپنے اتنے سالوں

کا ریکارڈ توڑ رہا تھا ڈرنک

کر کر کے۔۔۔۔۔۔

●●●●●۔

اسد جب سے دبئ آیا تھا

کافی زیادہ مصروف تھا

اسد اور مسکان کو دبئ

آئے ہوئے دو دن گزر گئے تھے

مسکان محسوس کر رہی تھی

کہ اسد کافی پریشان ہے

مسکان کئی بار پوچھ

چکی تھی کہ آخر بات کیا ہے

وہ ہر بار ٹال دیتا یہ کہہ کر

کہ کام کا کافی دباؤ ہے

اور کچھ نہیں۔۔۔۔

اسد۔ بولو پرنسس سن رہا ہوں

اسد نے لیپ ٹاپ پر ہی نظر

جمائے ہوئے اپنا کام کرتے

ہوئے ہی جواب دیا۔۔

اسد آپ مجھے واپس

پاکستان بھیج دے۔کیوں

ایسا کیوں بول رہی ہو اسد

کا ہاتھ ایک دم لیپ ٹاپ کے

کی بورڈ پر کام کرتے

ہوئے رک گیا۔۔۔۔

کیونکہ یہاں پر تو میں بور

ہی ہو رہی ہوں نہ تو آپ

مجھے اسفند بھائی کے

گھر لے کر گئے ہیں اور نہ

ہی باہر گھومانے کے لیے اور

نہ ہی آپ کے پاس میرے لیے

وقت ہے میں اکیلی بیٹھے

بیٹھے بور ہو جاتی ہیں۔۔۔

اسد اپنا نظر والا چشمہ اتار

کر رکھتے ہوئے لیپ ٹاپ کو

بند کر کے اٹھ کر مسکراتے ہوئے

مسکان کے پاس آگیا۔۔

میری پرنسس شکایت

کر رہی ہے مسکان جو اپنے

ہاتھ گود میں رکھے ہوئے

انگلیوں کو مروڑ رہی تھی

اسد اس کے ایک ہاتھ کو اٹھا

کر اپنے لبوں سے لگا کر چومتے

ہوئے بولا۔۔۔۔

نہیں شکایت تو نہیں کر رہی

بس یہ بول رہی ہوں کہ اگر

آپ کے پاس میرے لیے

ٹائم نہیں ہے تو مجھے پاکستا

ن چھوڑ آئے۔۔۔۔۔

ہائے اسد خان اپنی خانم کی

اس ادا پر قربان اسد مسکان

کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اس

کا منہ اوپر کرتے ہوئے بولا۔

خان کی جان میرا سارا ٹائم

تو آپ کے لیے ہی ہے بس

تھوڑی کام کی وجہ سے

کوتاہی ہو گئی اس کے لیے

معافی چاہتا ہوں۔

آپ کا شکوہ بالکل جائز ہے

تھوڑی نہیں بہت ساری کوتاہی

ہوئی ہے آپ سے اسد کا موڈ اچھا دیکھ کر مسکان ناراض ہوتے

ہو کر ناراض منہ بنا کر بولی۔۔

ہممم یہ بھی ٹھیک ہے

گستاخی تو تھوڑی زیادہ ہی

ہو گئی اب حکم کریں کہ

بندہ ناچیز آپ کے لیے ایسا

کیا کرے جس سے خانم کا

غصہ کم ہو جائے اور وہ اپنے

ناچیز شوہر کو معاف کر دے۔۔

آپ صبح مجھے اسفند بھائی

کے گھر لے کر چلیں اور

ساتھ میں دبئی کی سیر بھی

کروائیں اس کے بعد میں آپ

کو معاف کرنے کے بارے میں

سوچوں گی۔۔

اسد مسکان کی بات پر سوچ

پہ پڑ گیا کیونکہ وہ اس وقت

جا کر بھی مسکان کو اسفند

کے گھر نہیں لے جا سکتا تھا۔۔

وہ مسکان کیسے بتاتا کہ اس

کا بھائی صاحب کو یہاں پر ہے ہی نہیں اسد نے مسکان کو کچھ بھی نہیں بتایا

تھا وہ اپنی پرینسس

کو اس ماحول سے دور ہی

رکھنا چاہتا تھا مسکان کو ان

باتوں سے دور رکھنا بے

حد ضروری تھا

پہلے تو دل کو نہیں سنبھال

اجاڑ رہا تھا اب اگر مسکان کو
بھی ان کے کام کی کان و کان
خبر ہو جاتی تو معاملہ اس
سے بھی زیادہ سنگین ہو
جانا تھا۔

اسی لیے بول رہی تھی کہ
آپ مجھے واپس پاکستان ہی
چھوڑ آئے اسد کو گہری
سوچ پڑے ہوئے دیکھ کر
مسکان ناراض منہ بنا کر بولی۔۔

اب میں نے ایسا کیا کر دیا ہے

جو آپ اتنی خفا ہو کر مجھ

پر بجلیاں گرا رہی ہیں۔

آپ خود ہی سوچ لیں کہ

میں نے آپ سے کہا کہ مجھے

دبئی گھومائے اور اسد بھائی

کے پاس لے کر جائیں تو آپ

اتنی گہری سوچ میں پڑ گئے

جیسے میں نے آپ سے ہیرے

جوہرات مانگ لیے ہو

میری جان ایسا کچھ بھی

نہیں ہے بس میں یہ سوچ رہا

تھا کہ میرے خیال سے

ابھی دل اور اسفند کو

تھوڑا ٹائم دینا چاہیے تا کہ

وہ ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم

سپین کر سکے باقی رہی

دبئ گھومانے کے بات تو وہ

میں آپ کو ضرور لے کر

جاؤں گا۔۔

اسد نے یہ حامی صرف

مسکان کی خوشی کے لیے

بھری تھی ورنہ اس وقت

جو حالات تھے مسکان

کو لے کر گھر سے نکلنا

خطرے سے خالی نہیں تھا۔

اس وقت کام کا بے حد

پریشر تھا چاروں طرف

خطرہ ہی خطرہ پھیلا

ہوا تھا۔۔۔

اس پر ٹائیگر کا دل کو

اپنے ساتھ لے کر یوں غائب

ہو جانا اور بھی

خطرناک تھا۔۔

چاروں طرف دشمن ہی

دشمن تھے اور ٹائیگر کہاں

تھا یہ کسی کو بھی نہیں

پتا تھا۔۔۔

وہ رات کے اندھیرے میں

دل کو لے کر چلا گیا تھا

بس اسد کو اس بات کی

تسلی تھی کہ امجد ساتھ

میں تھا۔۔۔

مگر امجد کا نمبر ٹائیگر نے

اف کروادیا تھا اوپر سے

اسد کے ساتھ ہوئی ان بن

پر ٹائیگر اپنا فون بھی

اوف کر چکا تھا۔۔۔

اسد اس وقت سچ میں

بہت پریشان تھا حالات

آؤٹ آف کنٹرول تھے اس

وقت دل اور اسفند پر خطرہ

منڈلا رہا تھا۔۔۔

مگر ٹائیگر کا اڑیل دماغ بنا

سوچے سمجھے اپنا فیصلہ

لے چکا تھا۔۔

ڈرتا تو ٹائیگر کسی کے باپ

سے بھی نہیں تھا یہ بات

تو اسد اچھی طرح سے

جانتا تھا۔۔۔۔

مگر اس سارے حالات میں

وہ اپنی پرنسس کے ساتھ

کسی طرح کی نہ انصافی

نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

چاہے وہ لاکھ اسفند کو

دھمکیاں دے لے مگر سچ

تو یہی تھا کہ مسکان اس

کے دل میں دھڑکن بن کر

دھڑکتی تھی اس لیے اس

پر نہ تو وہ کوئی سختی

کر سکتا تھا نہ ہی اسے

کسی حقیقت سے اشنا

کروا کر اسے پریشان کر

سکتا تھا۔۔۔

یار بات بات پہ یار آپ اپنا

منہ مت سجالیا کریں قسم

سے اور پیاری لگتی ہو اسد

مسکان کے گالوں پر کس

کرتے ہوئے بولا مسکان شرما

کر اسد کے سینے میں

منہ چھپا گئی

35

شکر ہے اس انسان کی آنکھوں

میں نیند تو آئی رات کا نا جانے

کون سا پہر تھا دل اسفند کو

سویا ہوا دیکھ کر اللہ شکر کرتی

ادا کرتی ہوئی اسفند کے پاس

سے اٹھ کر شپ کے روم کا دروازہ کھول کر باہر جا رہی تھی

دل اسفند سے اس

قدر بدزن تھی کہ وہ اپنی

جان دے کر بھی

اسفند سے دور جانے کو تیار تھی

وہ اسی ارادے سے

اٹھ کر روم سے باہر جا رہی تھی

اسفند گہری نیند میں سو رہا تھا

دل نے آہستہ سے ہینڈل کو گھماتے

ہوئے روم کا دروازہ کھولا اور

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے

روم سے باہر نکل گئی دل شپ

سے پانی میں کود کر جان

دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

ابھی دو قدم ہی دل نے

باہر نکالنے تھے کہ دل کو اپنی

جان حلق میں اٹکی ہوئی

محسوس ہو رہی تھی

اس کے پیروں سے

جان نکل رہی تھی اس

سے سانس تک نہیں لیا

جا رہا تھا۔

ڈر سے اس کا پورا وجود کانپ

رہا تھا کیونکہ دروازے کے باہر

اتنا بڑا سانپ اپنا پھن پھیلائے

ہوئے بیٹھا تھا دل نے پوری ہمت

اکٹھی کر کے روم کا

دروازہ بند کرتے ہوئے

بھاگ کر اسفند کے پاس

آکر اس سے لپٹ کر لیٹ گئی

دل کانپتی ہوئی اسفند

کے سینے میں منہ

چھپا کر لمبی لمبی سانسیں

لے رہی تھی

وہ اسفند کو اس قدر چپکی

ہوئی تھی کہ اسفند کو

سانس لینا بھی دشوار

ہو رہا تھا دل کو خود کے

اتنا قریب پا کر اسفند کے

انابی لب مسکرا رہے تھے۔

ٹائیگر کا تیز دماغ پہلے سے

ہی یہ بھانپ چکا تھا کہ دل

اس وقت اتنی بدگمان ہے

کہ وہ خود کو بھی نقصان

پہنچا سکتی ہے۔۔

اسی لیے ٹائیگر نے اس کا

بندوبست پہلے سے ہی کر

کے رکھا تھا دل جتنی

ڈرپوک تھی اسفند کو

اس کا پہلے دن سے ہی

اندازہ تھا۔۔

ٹائیگر پچھلے تین چار دن
سے سویا نہیں تھا وہ دن
رات دل پر نظر رکھے
ہوئے تھا۔

کہ وہ خود کو کوئی نقصان نہ
پہنچا لے اوپر سے خود کو
پر سکون رکھنے کے لیے ڈرنک
کرنے کی وجہ سے اسے
نید کی بہت سخت ضرورت تھی

اس لیے اس نے دل کی حفاظت
کا پورا انتظام کر رکھا تھا۔

دل یار تھوڑا سا پیچھے ہو

کر لیٹو تم نے تو میری سانس

بند کر رکھی ہے

کبھی تو کہتی ہو کہ تمہیں

مجھ سے گِھن آتی ہے اور کبھی

میری سانسوں سے زیادہ

نزدیک ہو کر میرے لیے

امتحان بن جاتی ہو۔۔

لڑکی چاہتی کیا ہو تم ٹائیگر

جان بوجھ کر دل کی حالت کے

مزے لے رہا تھا۔۔

اسفند پلیز مجھے خود سے
دور مت کریں مجھے اپنے پاس
سونے دے۔۔۔وہ اور بھی زیادہ
مضبوطی سے اسفند کی
کمر میں ہاتھ ڈال کر اس
سے چپک گئی تھی۔

آپ کو نہیں
پتہ باہر بہت بڑا سہ س
سانپ ہے وہ مجھے

کھالے گا۔۔۔

تو آپ سانپ کے ڈر سے میرے
پاس لیٹی ہو مجھ سے
دور جا کر لیٹو اور سانپ
سے خود ہی نپٹو یہ سانپ کا
اور آپ کا ذاتی مسئلہ ہے۔۔

مجھے بیچ میں مت گھسیٹو
ٹائیگر جان بوجھ کر دل کو
تنگ کر رہا تھا کیونکہ آ گر آپ
میرے پاس لیٹی رہی تو آپ
کو میرا اچھونا ہاتھ لگانا

بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔

اور آپ کے پاس ہوتے ہوئے

میں اپنے ہاتھوں پر کنٹرول

رکھوں یہ تو مجھ سے نہیں

ہو گا۔۔۔

آپ جو بھی کرنا چاہیں کر

لیں پلیز آپ میرے پاس رہیں

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

دل اسفند کو کروٹ لیتا ہوا

دیکھ اسفند کے اوپر سے

بچوں کی طرح گزرتی ہوئی

اسفند کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر اس کے سینے میں

منہ چھپائے روتے ہوئے اس

کے گلے لگ گئی۔۔

سوچ لو یہ آپ کا خود

کا فیصلہ ہے بعد میں آپ

مجھ پر الزام نہیں ڈال

سکتی کہ میں نے آپ کا

فائدہ اٹھایا ہے۔۔

اسفند بہت دنوں کے بعد

دل کو اس قدر نزدیک

پا کر خوشی سے دیوانوں

کی طرح ہنستے ہوئے دل

سے وعدہ لے رہا تھا کہ

وہ بعد میں کوئی الزام نہ

دے سکے۔۔۔

ہائے دل بیچاری کہاں جانتی

تھی کہ یہ سارا کھیل اس

کے شوہر صاحب کا ہی

رچایا ہوا ہے۔۔

کچھ بھی نہیں بولوں گی
پلیز آپ مجھ سے دور نہ
جائیں۔۔

اسفند کی جان پلیز کہنے
کی ضرورت نہیں ہے میں
تو پہلے ہی آپ سے دور نہیں
جانا چاہتا میرا بس چلے
تو میں سچ میں سرجری
کروا کر آپ کو خود میں
فٹ کروالوں اسفند کو
اس وقت مذاق سوجھ
رہا تھا۔۔۔

اوپر سے اس کی نشے والی

آواز اففف کسی کو بھی

پاگل کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

اس وقت دل سانپ سے ڈر

کر اسفند کو گلے لگانے کے لیے

تیار تھی اسفند کے لیے یہ

ایک بہترین سودا تھا۔۔۔

اسفند کا پلان سکسیس فل

ثابت ہوا تھا اسفند کے تو

اس وقت دونوں ہاتھ گھی

میں اور سر کڑاہی میں تھا۔۔

سانپ کے ڈر سے نہ تو دل نے

خود کو کوئی نقصان پہنچا سکی

تھی اور اتنے دن سے جو دل اسفند

سے بدگمان ہو کر اس سے

دور تھی۔۔

آج خود سے اسفند کے

نزدیک ہو کر اس کی سانسوں

کو اتھل پتھل کر رہی تھی۔۔

اس کی گرم گرم سانسیں
اسفند کی سینے سے ٹکرا
رہی تھی دل کے لب اسفند کے
سینے پر لگے ہوئے اسفند کے
جذباتوں کو اور بھی
ہوا دے رہے تھے۔۔۔

اس کا نازک ہاتھ اسفند
کی کمر پر گھیرا بنائے ہوئے

اسفند کو خود پر ٹوٹنے کی

دعوت دے رہا تھا۔۔۔

تو ایسے میں اسفند کیسے

اپنی جان سے دور رہ سکتا

تھا اتنے دن ہو گئے تھے

اسے دل کے وجود سے

سکون پائے ہوئے۔۔۔۔

اتنے دن اسفند نے کس قدر

مشکل سے اپنے جذباتوں کو روکا

ہوا تھا یہ تو صرف وہی

جانتا تھا۔۔۔

وہ دل سے کچھ بھی

زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

کیونکہ دل جب بولتی تھی

کہ آپ مجھ سے زبردستی

کریں گے۔۔۔۔

تو یہ الفاظ اسفند کو بہت

گھٹیا لگتے تھے اسفند

شہریار وہ انسان تھا

جو کسی اور عورت

کے ساتھ بھی ایسا جملہ

برداشت نہیں کرتا تھا۔۔

وہ بھلا اپنی شہزادی

بیوی کے لیے ایسا جملہ

کیسے سنتا پھر چاہے

بولنے والی وہ خود ہی

کیوں نہ نہ ہو۔۔۔۔

بس اسی لیے وہ ڈرنک

کر کر کے خود کو پر سکون

کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔

مگر آج جب دل سانپ کے

ڈر سے اسفند کے گلے میں

باہیں ڈالے ہوئے لیٹی تھی۔۔

تو وہ یہ موقع خالی کیسے

جانے دیتا دل سوچ لو پھر نہ

کہنا کہ۔۔

میں کچھ بھی نہیں

کہوں گی پلیز مجھے اپنے

ساتھ لگا کر سلا لے پلیز

وہ اسفند کی بات کو بیچ

میں ہی کاٹتے ہوئے بولی۔۔

ٹھیک ہے اگر تم اتنا ہی

مجبور کر رہی ہوں تو

میں سو جاتا ہوں تمہارے

ساتھ۔۔۔

اسفند کے شرارتی لب

مسکرا رہے تھے مسکراتے ہوئے

اس گالوں کے ڈمپل اس

قدر دلکش لگ رہے تھے

کہ اس وقت اگر دل اس کے

ڈمپل دیکھ لیتی تو اپنا دل

ایک بار پھر سے ہار بیٹھتی

وہ تو ویسے ہی دیوانی تھی

اسفند کے ڈنپل کی۔۔

دل کی ہاں پا کر اسفند کی

خوشی کی کوئی حد نہیں

تھی اسفند کا چہرہ ہنستے

ہوئے بے حد خوبصورت لگ

رہا تھا اس پر اسفند کے

گالوں کے ڈمپل قیامت

ڈھا رہے تھے

جیسے کوئی شہزادہ اپنے

فل عروج پر خوشیاں

منا رہا ہو اس کے چہرے

کی چمک چودیں کے

چاند کے مند تھی

بے شک وہ ایک خوبصورت

اور مغرور شہزادہ تھا

جس پر ہزاروں لڑکیاں

اپنا دل ہار چکی تھی۔

مگر وہ اپنی دل پر اپنا

دل ہار چکا تھا جس کے

لیے ساری دنیا کی

خوبصورتی کا ایک ہی

مطلب تھا۔۔وہ تھا دل

اسفندل کی نازک سی

کمر پر اپنے ہاتھوں کی

گرفت مضبوط کر کے اسے

خود میں سمانے لگا رات

بھی گزرتی جا رہی تھی

اسفند کے ہاتھوں کی

گستاخیاں بھی بڑھنے لگی

تھی اسفند مد کے اندر ٹھاٹھے

مارتا جذباتوں کا سمندر تھا

جو اس وقت دل پر اپنی

محبت لٹانے کے لیے عروج

پر تھا دل جو ڈری سہمی

ہوئی اسفند کے سینے میں

چھپی ہوئی تھی۔۔

اسفند کے لبوں کی گستاخیوں

سے اس کی سانسیں تیز

ہونے لگی تو اسفند کے لب

انابی پھر سے مسکرائے

وہ سمجھ چکا تھا کہ

اس کے دل اپنے اسفند کے

پیار میں دھیرے دھیرے

پگھل رہی ہے۔۔

وہ دل اپنے اور قریب کرتا گیا

اسے اپنے محبت کی شدتوں

سے توڑنے کے لیے پھر رات

آہستہ آہستہ گزرنے لگے

اسفند کی باہوں کے گھیرے

میں دل کے اندر کا ڈر نہ

جانے کہاں چلا گیا تھا

وہ دشمن جاں اس پر اس

قدر اپنی محبت کی بارش

کر رہا تھا کہ دل اتنے دنوں

کے باد خود کو بے حد پر سکون محسوس کر رہی تھی۔

رات کی اسفند کی دی ہوئی

شدتوں سے ٹوٹ کر دل

اسفند کے سینے پر سر

رکھے ہوئے گہری نیند میں

سو رہی تھی۔۔۔۔

مگر اسفند کی آنکھوں کی

تو نیند اڑ چکی تھی اسفند

کی پیاس نہ جانے کیسی تھی

جو دل کو پانے کے بعد اور

بڑھ جاتی تھی۔۔

مگر اس وقت وہ اپنی

نازک شہزادی پر اس

سے زیادہ ظلم نہیں

کر سکتا تھا۔۔

اپنے آپ کو سمجھاتا ہوا

بولا بس کرو اسفند شہر یار

صبر سے کام لو اس سے

زیادہ میری نازک جان

تماری بے لگام محبت

کو برداشت

نہیں کر پائے گی اب میری

کانچ کی گڑیا کو سونے دو

اسفنف آپ آدھی رات کو

کس سے باتیں کر رہے ہیں

مجھے سونے دیں۔۔

اسفند کو بڑبڑاتا ہوا سن

کر دل نیند میں بول رہی

تھی۔۔

اسفند کا ہلکا سا قہقہ

روم میں گونجا کسی

سے باتیں نہیں کر رہا۔

اسفند کی جان سو جائیں

دل پھر سے گہری نیند

میں جا چکی تھی۔۔

اسفند داس کی بالوں

میں آہستہ آہستہ انگلیاں

پھیر رہا تھا

دل اسفند کی باہوں میں

چھوٹی سی بچی کے

مند لگ رہی تھی وہ تھی

ہی اتنی نازک اور چھوٹی

سی کے اسفند جیسے

لمبے چوڑے چھ فٹ کے

انسان کے سامنے وہ بہت

چھوٹی نظر آتی تھی۔۔۔

کاش دل تم صبح اٹھنے کے

بعد بھی اپنے اسفند کے ساتھ

ایسے ہی رہو۔

دل مجھ سے تمہاری بے رخی

برداشت نہیں ہوتی تم جب

میری طرف نفرت سے

دیکھتی ہو تو مجھے

لگتا ہے کہ میرا پورا وجود

آگ کی لپٹو میں جھلس

رہا ہوں۔۔۔

جب تم مجھ سے دور
جانے کی بات کرتی ہو
مجھے لگتا ہے کہ میرا
سینہ چیر کر کوئی میرا
دل نکال کر لے جانے کی
بات کر رہا ہے۔۔۔

جب تم یہ کہتی ہو کہ
تم مجھے اپنا شوہر نہیں
مانتی تو مجھے ایسا لگتا

ہے کہ دنیا میں میری ہستی
کی کوئی پہچان نہیں ہے

مجھے کوئی نہیں جانتا
میری کوئی ویلیو نہیں ہے
مجھے یہ ساری دنیا بے
معنی لگنے لگتی ہے۔

دل کیوں تم یہ سوچنے
لگی ہو کہ میں تمہیں کوئی
نقصان پہنچا سکتا ہوں۔

میری جان تمہیں نقصان

پہنچانے کا مطلب ہے خود

کو نقصان پہنچانا کوئی

انسان خود کو کیسے

نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔

صبح فجر کا ٹائم ہونے

والا تھا اسفند خود سے

اپنے دماغ میں سوال

جواب کیے جا رہا تھا۔

اب فجر کی نماز ادا کرنے

کے لیے اسفند آہستہ سے

دل سے الگ ہونے لگا تھا

دل نے اسفند کے گلے میں

اپنا ہاتھ ڈالتے ہوئے نیند کی

خماری میں ہی تھوڑی سی

آنکھ کھولی۔۔

اسفند پلیز آپ میرے پاس

رہیں آپ کہیں نہیں جائیں

گے مجھے وہ سانپ کھا جائے

گا۔۔

میرا بچہ آرام سے سو جاؤ

سانپ کی تو ایسی کی تیسی

میں اس کے ٹکڑے نہ کر دوں

اگر وہ میری دل کو کھائے گا تو

آپ سکون سے سو جائیں میں

آپ کے پاس ہی ہوں

اسفند پیار سے دل کے ماتھے

پر اپنے لبوں کا بوسا دیتے

ہوئے بولا۔

نہیں آپ بیڈ سے نہیں

اٹھیں گے وہ اسفند کی گلے
میں باہیں ڈالے ہوئے اسے
اٹھنے نہیں دے رہی تھی۔۔

اسفند کی جان فجر کی
نماز کا وقت ہو گیا ہے
مجھے نماز پڑھنی ہے۔۔

آپ بھی اٹھ جائیں آپ
بھی نماز پڑھ لیں اس کے
بعد میں اپنی جان کو اپنے
سینے سے لگا کر سلا دوں گا۔

اٹھو شاباش میں اکیلے

واش روم میں نہیں

جاؤں گی وہ آنکھوں

کو جھکائے ہوئے شرم سے

بول رہی تھی۔۔۔

کیوں نہیں جاؤ گے اکیلے

واش روم میں وہ ہنستے

ہوئے بولا۔۔

کیونکہ وہاں پر سانپ آجائے

گا میری جان سانپ وہاں

پر کیسے آسکتا ہے وہ تو

روم کے باہر ہے

اور آپ دروازہ بند کر چکی

ہیں نہیں میں نے فلموں

میں دیکھا ہے کہ سانپ

کھڑکی سے بھی اندر آجاتا ہے

اور چھوٹے چھوٹے

راستوں سے سوراخوں سے

بھی آجاتا ہے میں نہان

ے کے لیے واش روم میں

اکیلے نہیں جاؤں گی۔۔

ہمممم میری جان نے فلموں
کے ذریعے کافی سانپوں
کے بارے میں نالج حاص
ل کرر کھی ہے۔۔

ویسے مجھے تو کوئی
پرابلم نہیں ہے چلو مل
کر نہا لیتے ہیں اسفند کی
اس بات پر دل اپنے نظر
کو دیوار پر مرکوز کیے ہوئے
اپنے ہاتھوں کو مروڑ رہی
تھی۔۔۔۔

اور ساتھ میں اپنے بے زبان
ہونٹوں پر وار کیے جارہی
تھی جو وہ ہمیشہ پریشانی
میں یا کنفیوز ہو کر کرتی
تھی۔۔۔

اس وقت مسئلہ یہ تھا کہ نہ
تو وہ اکیلے واش روم میں
جانا چاہتی تھی اور نہ وہ
اسفند کے ساتھ جاسکتی
تھی معاملہ بہت سنگین
تھا کرتی بھی تو کیا کرتی۔

دل چھوڑوانہیں اپنی

سب سے پیاری چیز پر

ظلم ہوتے ہوئے دیکھ کر

اسفند نے اسے انگوٹھے سے

چھڑواتے ہوئے کہا۔۔

ان پر ظلم مت کروان کا

سانپ سے کوئی لینادینا

نہیں ہے۔۔۔۔

دل نے اسفند کی طرف گھور

کر دیکھا آپ کو اس وقت

مذاق سوجھ رہا ہے۔۔۔

نہیں میری جان میں

مذاق نہیں کر رہا میں نے

تو کہا ہے چلو میں آپ کے

ساتھ چلتا ہوں۔۔

۔۔مجھے لگتا ہے آپ کا ارادہ

نہیں ہے فجر کی نماز ادا

کرنے کا میں تو جا رہا ہوں

اذان ہوئے کافی وقت

ہو گیا ہے۔۔۔

وہ اٹھ کر قبرڑ سے کپڑے

لیتا ہوا واش روم کی طرف

جارہا تھا کہ دل نے

جا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا

اور نظریں جھکائے پاس آکر

کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اسفند کو سمجھ میں

آگئیا کہ دل کو اس کے

ساتھ ہی واش روم میں

نہانے جانا چاہتی تھی۔۔

اسفندد کے لب پر ہلکی
سی مسکراہٹ آکر گزر گئی
جسے اس نے اپنے دانتوں
ہونٹ کا کنارہ دباتے ہوئے
روک لیا۔۔۔

تھینک یو سانپ جی آپ نے
تو کمال کر دیا میری
بیوی کو اتنا ڈرا دیا کہ وہ
سانپ سے ڈر کر شیر کے
پاس اس کے شکنجے میں

آنے کے لیے تیار ہے۔۔

اسفند کی آنکھوں میں اس
قدر شرارت تھی کہ دل
نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی

بس اس نے ایک نظر ہی
اسفند کی آنکھوں میں
دیکھا تو وہ سمجھ گئی
تھی کہ اس وقت اسفند
کس قدر شرارتی انداز سے

اسے دیکھ رہا ہے۔۔

مگر دل موقع کی نزاکت کو
سمجھتے ہوئے کچھ بھی
نہیں بولی۔۔

وہ دل کو گود میں اٹھا
کر واش روم تک اندر لے
گیا

آپ مجھ سے دور رہیں
واش روم کے اندر نہاتے
ہوئے اسفند کی شرارتیں

دل کو شرم سے پانی

پانی کر رہی تھی۔

اسفند میں نے کہا آپ

اپنا چہرہ اس طرف

گھمائے دل نہانے والی

سائیڈ کے آگے پردہ کرتے

ہوئے بول رہی تھی۔۔

یہ کیا بات ہوئی میں

تو نہ اپنا منہ اس طرف

کروں گا اور نہ ہی آپ

کو پردہ آگے کرنے دوں گا

وہ دونوں ہاتھ سینے

پر باندھے ہوئے کھڑا دل

کو دیکھ رہا تھا شرم کرے

میں آپ کے سامنے کیسے

نہا سکتی ہوں۔۔۔

تو یہ بات آپ کو مجھے اندر

لانے سے پہلے سوچنی

چاہیے تھی نا اور ویسے بھی

میاں بیوی ایک دوسرے

کا لباس ہوتے ہیں یہ تو اللہ

تعالی نے اپنی آیت میں

فرمایا ہے تو لباس کا

جسم سے کیسا پردا۔۔

آپ کو صرف اپنے مطابق

سارے آیت یاد ہوتی ہیں

ویسے بھی واش روم کے

اندر اس ذات کا نام نہیں

لیتے اتنے بڑے ہو گئے ہیں

آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ

سوری مولوی صاحب

چلو ٹھیک ہے واش روم کے

اندر جو کرتے ہیں فی

الحال ہم وہ ہی کر لیتے

ہیں۔۔

کیا کر لیتے ہیں

دل نے آنکھیں دکھاتے

ہوئے کہا یار رومینس کی

بات کر رہا ہوں میری جان۔

وہ دل کے نزدیک ہوتے ہوئے

بولا ٹھرکی انسان میری بے

بسی کا فائدہ اٹھا رہے

ہو دل ہاتھوں سے اسفند کو

پیچھے کرتے ہوئے بولی۔۔

کیا کیا کیا پھر سے کہنا

رات کو میں نے یہی

بولا تھا کہ صبح اٹھ ک

ے تم ایسا نہیں بولو گی

تو رات کو تو تم مجھ سے

چپک چپک کر کہہ رہی تھی

کہ جو بھی کرنا ہے آپ

کر لیں میں کچھ بھی

نہیں کہوں گی۔۔

اپ مجھے خود سے دور
مت کریں پلیز وغیرہ وغیرہ
اب کیا تمہاری یاد دست
چلی گئی ہے۔۔۔

نہیں میری یادداشت نہیں
گئی مجھے سب یاد ہے
میں نے بولا تھا اور آپ اس
کا بھرپور فائدہ اٹھا چکے ہیں۔۔

اس لیے اب آپ آرام سے وہاں

دیوار کے ساتھ کھڑے رہیں

اور مجھے نہانے دیں۔۔۔

دل غصے سے کہتی ہوئی

پردے کو آگے کر چکی تھی

ویسے وہ بیچاری غلط بھی

تو نہیں کہہ رہی تھی اسے

سات سلانے کا ہر جانا تو

اسفند اچھی طرح سے

لے چکا تھا۔۔۔

دل کی نازک اور خوبصورت

سی گردن کے اوپر پڑے

ہوئے انگنت ریڈ نشان اس
بات کی گواہی تھے کہ وہ
بیچاری اپنے سونے کا اچھا
خاصا ہدیہ ادا کر چکی ہے۔۔۔

اس لیے اسفند بھی چپ
چاپ ہنستے ہوئے دیوار کے
ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔

دل جان جلدی کر و نا اندر
کیا کر رہی ہو وہ پچھلی
دس منٹ ہیں کوئی بیس
بار یہ جملہ دل کو بھول

چکا تھا۔۔۔

میں اندر بیٹھ کر سویٹر
بن رہی ہوں جب پورا ہو
جائے گا تو میں باہر
آجاؤں گی

وہ جھنجلاہٹ اور غصے
سے بولی اف دل تمہارے
کیسے کیسے شوق ہیں
یار اب تم سواٹر باہر آ کے
میری گود میں بیٹھ کر
بھی تو بن سکتی

ہونا۔۔۔

ویسے کس کے لیے بن رہی

ہو سویٹر میرے لیے

یا میرے بچوں کے لیے

دل سے ہارمان کر چپ

کرنے والی چیز کہاں تھا۔

آج تو بہت دنوں کے بعد

وہ اپنے آپ کو بہت

ہلکا پھلکا محسوس

کر رہا تھا۔۔

اسفند کا دل بے حد

خوش تھا اپنے دل کے

وجود سے سکون پا کر

پوری رات محبت کے

سمندر میں غوطے لگا

کر آج کی صبح تو اسفند

کا دل باغ باغ تھا۔۔۔

اسفند میں باہر آ کر قسم

سے آپ کو قتل کر دوں گی

وہ اندر سے چیخی دل

پلیز جلد بازی میں بنا

کپڑوں کے مت آجانا ورنہ

پھر سے کہو گی کہ میں

تمہارا فائدہ اٹھا

رہا ہوں۔۔

اسفند آپ ایک کام کریں

آپ یہاں سے چلے جائیں

باہر آپ سے تو اچھا ہے کہ

مجھے سانپ ہی کھالے

وہ غصے سے صابن اٹھا

کر پردے کے اوپر سے اسفند

کو مارتی ہوئی بولی۔۔

اسفند کی پوری شرٹ پر
گیلا صابن لگ گیا تھا دل
یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔

اسفند کو دل کی حرکت پر
تھوڑا غصہ تو آیا مگر تھوڑی
ہی دیر میں ہی وہ نارمل
ہو گیا۔۔

کیونکہ دل پر وہ زیادہ
دیر تک غصہ تو کر ہی
نہیں سکتا تھا یہ اگر

بدتمیزی ہے توجو آپ

کررہے ہیں وہ کیا ہے۔۔

دل پردے کے پیچھے سے

نہاتے ہوئے بول رہی تھی

وہ پیارہے دل تمہیں پتہ

ہے تم کتنی زیادتی کررہی

ہو کسی مٹھائی کے

شوقین بندے کو مٹھائی

کی دکان کے پاس لاکر اس

کے سامنے رنگ برنگی

مٹھائیاں رکھنے کے بعد

اسے بولا جائے کہ مٹھائی

نہیں کھائیں گے کیونکہ ہم

نے مٹھائی کے آگے پردہ کر

دیا ہے تو بولو وہ بندہ کیا

کرے گا۔۔

اسفند خود کو بندہ بول

رہا تھا اور دل کو مٹھائی

آپ میرے کپڑے پکڑا دیں

پلیز بڑی مہربانی ہو گی

میں نے نہالیا ہے دل

جلد بازی میں کپڑے تو لے

کر ہی نہیں آئی تھی۔۔

میں

کیوں کپڑے لا کر دوں

مجھے ویسے بھی اندر آ کر

کچھ نہیں ملا تو ہے نہیں

اس لیے میں تو کپڑے لے

کر آنے والا نہیں ہوں۔

آپ خود جائیں اور جا کر

اپنے کپڑے لے کر آئیں

وہ اکڑ کے ساتھ دروازے سے

ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔

اسفند پلیز کپڑے لا کر دیں

مجھے پلیز وہ اندر سے آوازیں

دے رہی تھی۔۔۔

میں آپ کی کوئی پلیز

سننے والا نہیں ہوں آپ کا

جب دل چاہتا ہے

معصوم سے بندے کا فائدہ

اٹھا لیتی ہو پلیز پلیز بول

کرمانا کہ میں تھوڑا سا

معصوم ہوں مگر یار کوئی

حد ہوتی ہے ہر وقت میرا

فائدہ اٹھاتی رہتی ہو۔۔

اور بعد میں مجھے

دھتکار کر دور کر دیتی ہو

اسفند فل ڈرامے کے موڈ

میں تھا۔۔

اسفند میرا دل کرتا ہے کہ

میں اپنے سر میں کوئی

چیز مارلوں وہ اس قدر

اکتا کر بول رہی تھی کہ

اگر اس کے پاس کوئی

چیز ہوتی تو وہ سچ میں

اپنے سر پہ مار لیتی۔۔

میری جان اپنے سر میں

مجھے ہی مار لو کم سے

کم آپ کو چھونے کا موقع

ہی ملے جاے گا۔۔۔

کس قدر نہ شکر انسان

ہیں اٹپ ایسے ترسے ہوئیں

الفاظوں سے بول رہے ہے۔۔

جیسے آپ کو کئی صدیاں

گزر گئی ہیں کہ آپ نے

مجھے چھوا ہی نہیں

پوری رات اٹپ کیا کرتے

رہے ہیں۔۔

خود سوچیں مگر یہ جو

آپ کا مٹکے نما پیٹ ہے

نا یہ تو کبھی نہیں بھر

سکتا دل غصے سے بڑاٹا ول

لپیٹ کر پردے سے باہر

آکر سے بول رہی تھی۔۔

جب کہ اسفند کی اس
وقت بولتی پوری طرح سے
بند ہو چکی تھی۔۔

نازک سی دل نہا کر اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ
اسفند نے اپنا سر نفی میں
ہلا کر جھٹکا دیا۔۔

اس کے لمبے گھنے بال
جن سے پانی ٹپک رہا تھا
کندھوں پر کھڑا ہوا پانی

گردن پر پڑے ہوئے اسفند

کی محبت کے نشان اس قدر خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

اسود کو اپنے حلق میں کانٹے

چبتے ہوئے محسوس ہے اس

کے پیاس حد سے زیادہ

جاگ گئی تھی۔۔

اس کی پنک ہونٹ جن پر

گلاب کی پنکھڑیوں کی

طرح شبنم کے قطرے کھڑے

ہوئے تھے۔۔۔

اوپر سے اس کا غصہ والا

چہرہ جس سے اس کے
پورے منہ کا نیچرل پنک
کلر کا میک اپ کیا ہو گیا
تھا۔۔

دل کیوں تم ہر وقت میرے
لیے سراپہ قیامت بن کر
کھڑی رہتی ہو اسفند اسے
دیکھ کر اس کے نزدیک
گیا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ

بولتی اسفند اس کی کمر

میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے

قریب کرتا ہوا۔۔

نازک سے پنک ہونٹوں کو

اپنے سلتے ہوئے لبوں کی

قید میں لے گیا وہ اپنی

پیاس کو جتنا بجھا

رہا تھا اتنی بڑھتی

جا رہی تھی۔۔

دل پھڑ پھڑاتے ہوئے پرندے

کی طرح اسفند باہوں میں

پھڑ پھڑا رہی تھی مگر وہ

اس وقت ٹائیگر کی پکڑ

میں تھی۔۔

چھوٹ تو وہ کسی صورت

بھی نہیں سکتی تھی

جب دل کی سانسیں

اکھڑ کر بے ترتیب ہونے

لگی تو اسفند کو شاید

اس پر ترس آگیا

اور وہ بڑی مشکل سے

خود کو پیچھے کرتا ہوا

بولا۔۔

دل قسم سے جو نشہ

تمہارے لبوں سے مجھے

ملتا ہے وہ شراب میں

کہاں اپنے ہونٹوں کو

اپنے ہاتھ کی پشت سے

رگڑتے ہوئے اپنی نشیلی

آواز میں بولا۔۔

دل کے دل کی آنکھوں

میں اس وقت انسو آ گئے

تھے وہ غصے سے اسفند کی

طرف دیکھ رہی تھی۔۔

دل کو غصہ اسفند کی

کس پر نہیں آیا تھا بلکہ

اس کی سختی پر آیا تھا

جو اس وقت اس کے

ہونٹوں پر نظر آ رہی تھی

دل کے اوپر لے ہونٹ پر

ہلکا سا کٹ لگ گیا تھا۔۔

دل نے غصے سے پاس پڑی

ہوئی شیمپو کی بوتل

اٹھا کر اسفند کے سینے

پر دے ماری اور اسفند کو

دھکا دیتے ہوئے دیوار سے

لگا کر گلا دبانے لگی۔۔

پوری جان کے ساتھ

اسفند کا گلا دبا رہی تھی

مگر اسفند نے ایک بار بھی

ہاتھ اٹھا کر دل سے اپنے آپ

چھڑوانے کی کوشش نہیں۔۔

بلکہ اس کی تو ہنسی ہی

نہیں رک رہی تھی آپ

سمجھتے کیا ہیں خود کو

میرے ساتھ کچھ بھی کر

سکتے ہیں غصے سے اسفند

گلے کو اتنی زور سے دبائے

ہوئے کھڑی تھی کہ اسفند

کی آنکھوں سے سانس نہ آنے

کی وجہ سے پانی آگیا۔۔

مگراس نے دل سے خود
کو چھڑوانے کی بالکل
بھی کوشش نہیں کی
اسفند کی آنکھوں میں
پانی دیکھ کر دل نے جلدی
سے ہاتھ نیچے کر لیے۔۔

اسفند کھانستا ہوا ہنسنے
لگا بس میری جان تھک
گئی ہے۔۔

سوری زیادہ دبا دیا میں

نے دل اسفند کی گال پر

ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے فکریہ

انداز سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں میری جان زیادہ نہیں

دبایا کہتے ہوئے پھر سے

دل کو ہاتھ سے کھینچتے

ہوئے دیوار کے ساتھ لگا کر

دل کے لبوں پر اپنے لب

رکھ چکا تھا۔۔۔

مگر اب کی بار اس نے
زیادہ سختی نہیں کی
اسفند کی اس حرکت
پر دل اسفند کے سینے
پر مکے مارتی ہوئی

اسے پیچھے کر کے واش
روم سے باہر بھاگ گئی آپ
کا کچھ بھی نہیں ہو سکتا

کم دبایا ہے گلا اس سے

زیادہ دبانا چاہیے تھا

بڑبڑاتے ہوئے وہ واشروم

سے باہر جا چکی تھی۔۔

اس وقت اس کے دماغ میں

سانپ بھی کہیں نہیں تھا

اسد قہقہ کر لگا کر ہنستے

ہوئے نہانے لگا۔

ـ○○○○○○○○○

ـاسفند جب نہانے کے بعد وضو کر کے واش روم سے باہر آیا تو دل نماز فجر ادا کرنے کے بعد دوبارہ سے کمبل میں گھس کر آرام فرما رہی تھی۔جائے نماز ابھی تک بچھا ہوا تھا اسے دیکھ کر اسفند کو اندازہ ہو گیا کہ دل نے فجر کی نماز ادا کر لی ہے۔۔

وہ اسفند کے لیے جائے نماز کو بچھا ہوا چھوڑ کر دل آرام فرمانے جا چکی تھی ۔۔اسفند نے نماز فجر کی نماز ادا کی اور وہی جائے نماز پر بیٹھے ہوئے ہی اپنے رب سے دعا کی اے میرے اللہ میری دل کے پیارے سے دل کے اندر میری محبت پھر سے اجاگر کر دے۔۔۔

اے میرے اللہ تو دلوں کے بھید جانتا ہے اس لیے تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں کتنا صحیح ہوں اور کتنا غلط تو تو میرے دل کے دل کو میرے لیے صاف کر

دے یارب میرے لیے میرے دل کی محبت کے دروازے پھر سے کھول دے۔۔۔

اے اللہ یہ لڑکی میرے جینے کی وجہ ہے اے میرے رب تو جانتا ہے کہ میں اس سے سچی اور بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔

وہ بلند آواز سے اپنی ہی دھن میں اپنے رب سے دعائیں کیے جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ جسے وہ سویا ہوا سمجھ کر اپنے رب سے مخاطب ہے وہ جاگتے ہوئے اس کی اپنے رب سے کی ہوئی ساری دعائیں سن رہی تھی۔۔۔

اور اس کے دل پر اس کی دواؤں کا اثر بھی ہو رہا تھا اسفند کافی دیر تک دعا کرتا رہا اور پھر آخر میں کلمہ پڑھتے ہوئے جائے نماز کو لپیٹ کر واپس اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے۔۔۔۔

آکر دل کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہوئے لیٹ گیا کیا میں اس انسان کو معاف نہیں کر سکتی دل اپنے آپ سے سوال کرنے لگی یہ مجھ سے بے حد محبت کرتا ہے اتنی محبت کے شاید دنیا میں کوئی کسی سے نہ کرتا ہو۔۔۔

تو کیا میں اس کی ایک غلطی کو معاف نہیں کر سکتی مگر اس نے غلطی نہیں کی گناہ کیا ہے بہت سارے بے قصور لوگوں کی جان لی ہے وہ اپنے ضمیر کو خود سے جواب دے رہی تھی۔۔۔

مگر وہ تو اس کا اور اس کے رب کا معاملہ ہے سزا اور جزا کا حق تو صرف میرے رب کو ہے میں تو بس اپنے رب سے اتنی دعا کر سکتی ہوں کہ وہ اس

انسان کے دل کو گناہوں سے پاک کر دے اور اس کو بھلائی کے راستے پہ چلا دے اے میرے رب اس کو جانور سے انسان بنا دے۔۔

وہ اپنے دل میں اپنے رب سے دعا کر رہی تھی اے میرے اللہ اگر یہ اپنے دل کا حال تجھے رو رو کر سنا رہا تھا تو تو میرے دل کا حال بھی جانتا ہے کہ میں بھی اس انسان سے بے حد محبت کرتی ہوں۔۔

میں بھی اس کے بغیر جینے کا تصور نہیں کر سکتی چاہے میں جتنا بھی اس کے سامنے سخت ہو کر غلط بول لوں وہ سب بولنے کی یہی وجہ ہے کہ یہ اس سب گناہوں کی دنیا سے دور ہو جائے مگر میرے اللہ تو تو جانتا ہے کہ میں اپنے شوہر کی نافرمان نہیں ہوں اگر یہ مجھ سے بے حد محبت کرتا ہے تو میں بھی اس کو جان سے زیادہ چاہتی ہوں۔۔

وہ اپنے دل میں دعائیں کرتی ہوئی نم انکھوں سے کروٹ لے کر اسفند کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

اسے اپنی طرف کروٹ لے کر سوتے ہوئے دیکھ کر اسفند سمجھا کہ شاید دل گہری نیند میں ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی دعاؤں کا اثر دل پر ہو چکا ہے وہ اسے معاف کر چکی ہے۔۔۔۔

اسفند نے اپنی کی باہوں کا گھیرا تنگ کرتے ہوئے دل کو اپنے ساتھ لگا کر سو گیا اسفند کو کیا پتہ تھا کہ وہ جان بوجھ کر اپنے شوہر کی آغوش میں آنے کے لیے تیار تھی۔۔

کافی دیر تک سونے کے بعد تقریبا مغرب کے ٹائم اسفند کی آنکھ کھلی تو اسے بھوک محسوس ہو رہی تھی اور وہ اپنی منزل تک بھی پہنچنے والے تھے اسد دل کو لے کر ترکی جا رہا تھا۔۔۔

استنبول کے ایک خوبصورت ہوٹل میں دونوں نے سٹے کیا اور فریش ہونے کے بعد دونوں نیچے ہوٹل ایریا میں کھانا کھانے کے لیے آ گئے اسفند دل کو روم میں ہی کھانا کھلانا چاہتا تھا مگر دل نے ضد کی کے کیا مجھے یہاں پر بھی بند ہو کر ہی رہنا پڑے گا تو کیا فائدہ ہے آپ کو مجھے اتنی دور لے کر آنے کا۔۔

اسفند دل کی ضد کے آگے ہار مانتے ہوئے اسے ہوٹل کے ریسٹورنٹ ایریا میں لے آیا اور وہاں پر مزیدار ترکش کھانے سے لطف اندوز ہونے کے بعد اسفند نے اسے اس کی پسند کی آئس کریم کھلائی اور اب اس کا ارادہ دل کو شاپنگ کروانے کا تھا۔۔

وہ دل کو نارمل ہوتا دیکھ کر بے حد خوش تھا اس لیے وہ دل کو شاپنگ کروانا چاہتا تھا تاکہ دل کا دھیان پرانی باتوں پوری طرح سے سے ہٹ جائے۔۔

یہی سوچتے ہوئے وہ دل کو استنبول کے ایک بہت مشہور مال میں لے کر آگیا دل کو بہت سے خوبصورت ڈریسز دلوائے اور پھر دل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ایک جولری شاپ میں لے کر آگیا۔۔

اور دل کے لیے بہت خوبصورت نیکلس اور ٹاپس سیٹ پسند کیا جو پورا ڈائمنڈ سے جڑا ہوا تھا اس کے بعد دل کے لیے ایک بہت خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ پسند کی جو بے حد خوبصورت اور مہنگی تھی۔۔

اسفندر نگ کو دل کے ہاتھ میں پہنار ہا تھا جب جولری بوائے بولا سر یہ میم کے ہاتھ میں بہت اچھی لگے گی آپ کی چوائس بہت اچھی ہے شاپ بوائے نے دل کے ہاتھ اور اسفند کی چوائس کی تعریف کی تھی۔۔

اسفند نے گھور کر جولری بوائے کی طرف دیکھا تو وہ گھبرا گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ سے رنگ والا باکس نیچے گر گیا۔۔۔

وہ بیچارہ میری تعریف ہی تو کر رہا تھا ایسا بھی کیا بول دیا ہے اس نے کہ آپ نے اسے اتنے غصے سے دیکھا کہ وہ بیچارہ ڈر گیا دل کو جولری بوائے کی حالت دیکھ کر اس پر ترس آگیا۔۔

آپ کو بہت فکر ہو رہی ہے اس کی اسفند نے ویسی ہی گھوری دل پر بھی ڈال کر کہا آپ کی کوئی تعریف کرے میرے سوا مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے

شکر کرو اس بیچارے کی صرف میری غصے والی نظر سے ہی جان چھوٹ گئی ہے کہیں یہ میرے ہاتھوں سے ضائع نہیں ہو گیا۔۔

اسفند کبھی کبھی آپ کو کیا ہو جاتا ہے وہ نارملی سب کو یہ بولتا ہے کہ آپ کے ہاتھ میں یہ چیز بہت جچے گی میم کے آپ کے ہاتھ بہت پیارے ہیں یا جولری بہت پیاری ہے یہ سب نارمل باتیں ہیں جولری بوائے یہ سب کچھ بولتے ہیں لوگوں کو یہ بیچارے کا کمانے کا ذریعہ ہے۔۔

دل اسفند شہریار کو سمجھا رہی تھی جس کے پلے اس کی ایک بھی بات نہیں پڑھ رہی تھی دل اس وقت تم اپنا منہ بند رکھو تم کوئی عام لڑکی نہیں ہو تم

بیوی ہو اسفند شہریار کی عزت ہو میری اور تمہاری تعریف کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔۔

جب میں مر جاؤں گا تو پھر تم کر والینا دوسروں سے اپنی تعریفیں اسفند کا غصے کا پارہ کافی ہائی ہو چکا تھا افف اسفند چھوڑیں ٹھیک ہے آئندہ میں خود سے ہی منع کردوں گی کوئی جولری بوائے اس طرح سے میری تعریف نہ کریں۔۔۔

وہ ہر مانتے ہوئے اسفند کا موڑ ٹھیک کرنے لگی نہیں اس کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ تم جا کے جولری بوائز کے منہ لگو تمہارے تک آنے والی ہر نظر کو میں خود سے روک سکتا ہوں جیولری شاپ سے باہر نکلتے ہوئے اسفند کا موڈ کافی خراب تھا

دل کافی دیر تک اسفند کا موڈ برداشت کرتی رہی مگر جب دل کو لگا کہ اسفند کا موڈ ٹھیک نہیں ہو رہا تو وہ بھی اسفند کے ساتھ چلتے ہوئے اپنا منہ پھلا کر چلنے لگی۔۔

اسفند کو احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا ہے اتنی مشکل سے تو میں نے دل کو تھوڑا نارمل کیا ہے اب غصہ کر کے اس کا موڈ پھر سے خراب کر دیا ہے میں نے۔۔۔

اپنے موڈ کو لائٹ کرتا ہوا دل سے بولا۔ میڈم ذرا اپنے شوہر کی بھی شاپنگ کر لیں جب سے آپ سے شادی ہوئی ہے آپ نے ہمارے لیے تو کچھ خریدا ہی نہیں ہے۔۔

ہاں تو آپ کے پاس اتنے سارے پیسے ہیں خود خرید لیا کریں وہ آرام سے دوسری طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔

پیسے ہونے کا کیا مطلب ہے اچھی بیویاں اپنے نے شوہوں کے لیے شاپنگ کرتی ہیں اس لیے آپ کا بھی فرض بنتا ہے یہ آپ میرے لیے شاپنگ کریں آپ بھی اچھی بیوی ہے۔۔

مجھے تھوڑی پتہ ہے کہ آپ کون سے بینڈ کے کپڑے پہنتے ہیں پھر کچھ غلط لے لوں گی تو آپ کو پسند نہیں آیا تو۔۔

ویسے میری جان میرے لیے آپ کتنی بار کچھ لائی ہیں جو میں نے پسند نہیں کیا ہے دل کے جواب پر اسفند نے دل کو گھور کر دیکھا۔۔

آپ مجھے کتنی بار شاپنگ کے لے کر گئے ہیں جو میں نے آپ کے لیے کبھی کچھ خریدا نہیں ہے دل کے پاس یہ اسفند کی ہر بات کا پراپر جواب موجود تھا ۔۔۔

اللہ اکبر شوہر کبھی بیویوں سے جیت نہیں سکتے یہ بات بالکل سچ ہے اسفند اپنی ہار کو قبول کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں تو جب پتہ ہے کہ آپ لوگ جیت نہیں سکتے تو بحث بھی مت کیا کریں چلے میں آپ کی ڈریسز لینے میں آپ کی مدد کرتی ہوں۔۔

جی نہیں مدد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آج میرے لیے سارے ڈریس آپ ہی سلیکٹ کریں گی۔۔

اسفند نے آرڈر دیتے ہوئے کہا یہ کیا بات ہوئی سارے میں کیسے سلیکٹ کر سکتی ہوں۔۔

جیسے پوری دنیا کی بیویاں اپنے شوہروں کے لیے سلیکٹ کرتے ہیں بالکل اسی طرح سے اور جس طرح سے میں نے اپ کے ڈریسز سلیکٹ کیے ہیں اسی طرح۔۔۔

اسفند دل کا ہاتھ پکڑ کر میل ڈریسز کی دکان اندر آگیا دل نے اپنی پسند کے بہت ساری شرٹس تھری پیس اور نائٹ سوٹ وغیرہ سلیکٹ کیے دل کے ہر بار پوچھنے پر کہ یہ ٹھیک ہے اسفند ہاں ہیں ئ سر کو ہلا دیتا۔۔

اسفند کی پوری شاپنگ دل نے اپنی پسند سے کی تھی اس کے دل اس کے لیے شاپنگ کر رہی تھی اسد کے تو پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے ہمیشہ اس نے اپنی پسند کی ہی تو چیزیں پہنی تھی۔۔

اور اپنی پسند سے اپنی مرضی کے مطابق اپنے اصولوں پر زندگی جیتا آیا تھا ۔۔ہمیشہ خود پر خود ہی حکومت کرنے والا آج خود چاہتا تھا اس پر اس کی دل حکومت کرے یہ بھی تو یار کے عشق میں فنا ہونے کے بعد ہی ہوتا ہے دنیا پر راج کرنے والا نہ میں آپ کو یہاں پر اکیلے چھوڑ کر ہر گز نہیں جاؤں گا۔۔

اسفند پلیز چلے جائیں نا کیا ہو گیا ہے آپ کو پوری دنیا یہاں پر پھر رہی ہے مجھے کوئی کھا تھوڑی جائے گا دو سیکنڈ کی تو بات ہے آپ جائیں اور فون لے کر آجائیں۔۔

دل اٹرام سے گاڑی کی سیٹ پر سر ٹکائے ہوئے بول رہی تھی اس کا جانے کا بالکل موڈ نہیں تھا۔۔دل پلیز میرا اچھ ضدمت کرو اور چلو میرے ساتھ دو سیکنڈ کی بات ہے ہم فوراواپس آجائیں گے میں آپ کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔۔

یہ سارے نخرے اور ادائیں میری جان روم کے لیے بچا کر رکھو وہاں پر جا کر مجھے سارے نخرے دکھانا میں ہنس ہنس کر اٹھاؤں گا مگر اس وقت آپ میرے ساتھ چلو۔۔

اسفند اتنی محبت کے ساتھ بول رہا تھا مگر وہ دل تھی جو اپنی مرضی کی مالک تھی وہ کہاں سننے والی تھی اسفند کی پیار بھری زبان۔۔۔

اسفند پلیز آپ چلے جائیں اتنی مشکل سے تو میں نے آپ کو معاف کیا ہے
اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں پھر سے آپ سے ناراض ہو جاؤں وہ اسفند کو
دھمکی دے رہی تھی۔۔

دل بہت ضدی ہو گئی ہو آپ میری جان ہر جگہ ضد کرنا اچھی بات نہیں
ہوتی میرے چاروں طرف میرے دشمن گھات لگائے رکھتے ہیں اس لیے
میں آپ کو کسی بھی ان سیف جگہ پر چھوڑ کر نہیں جا سکتا اتنی سی بات آپ کی
سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی۔۔۔ہاں تو اتنے لوگوں کے ساتھ دشمنیاں مول
مت لیا کریں نا کہ بعد میں ارام سے اپنی بیوی کو گھر سے لے کر نکل بھی نہ
سکیں دل بحث مت کرو غصے سے بولا اسود پلیز اس وقت اپ مجھ پر غصہ تو
بالکل بھی مت کیجئے گا میں بالکل اس موڈ میں نہیں ہوں کہ اپ مجھ پر غصہ
کریں دل نہیں اتنی ادا سے بولا تھا کہ اسود کے انابی لبوں پر مسکراہٹ اگئی اس
کے ہلکا سے مسکرانے سے ہی اس کی گالوں کے ڈمپل گہرے ہوئے دل کی

بے ساختہ نظر اس کے ڈمپل پر چلی گئی ہنستے ہوئے قیامت ہی ڈھاتا ہے یہ
بندہ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے ارے اللہ تیرا شکر ہے کہ اس کو تو
نے میرے قسمت میں لکھا ہے دل کو بے اختیار اسپند پر بہت سا پیار ایا اور
اس کی خوبصورتی پر رشک وہ خود پر اس وقت ناز کر رہی تھی کہ وہ اس کی
بیوی ہے وہ غلط نہیں کہتا تھا کہ ہزاروں لڑکیاں اس پر مرتی تھی یار اس پر تو
دن رات میں ہی مرتی رہتی ہوں جس کو وہ اتنا پیار کرتا ہے اپنے پلکوں پر بٹھا
کر رکھتا ہے تو جس پر یہ ظالم نظر نہیں رکھتا اور نہ اسے پسند کرتا ہو ان
بیچاریوں کی کیا حالت ہوتی ہو گی اسفند نے اس کی انکھوں کے سامنے چٹکی
بجائی کہاں گم ہو کہیں بھی نہیں نظر اسود کے ڈمپل سے ہٹا کر سامنے مرر کی
طرف دیکھتے ہوئے بولی اچھا زیادہ ہوشیار بننے کی ضرورت نہیں ہے میری
جان مجھے اچھے سے پتہ ہے کہ اس وقت میری پیاری بیوی اپنے شوہر کے
ڈمپلز کو تاڑ رہی تھی جی نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے ہر وقت اپنی خوبصورتی کی
نمائش کرتے رہتے ہیں اور اپ کو لگتا ہے کہ میں صرف اپ کو ہی دیکھتی

کے لیے وہ اتراتے ہوئے بولی ہوں دنیا میں اور بھی بہت کچھ ہے دیکھنے

ت۔۔

تمہارے دیکھنے کے لیے اس دنیا میں سوائے شہریار کے اور کچھ نہیں ہے اس لیے تم مجھے ہی دیکھو تو زیادہ اچھا ہے حسن جو گاڑی کا گیٹ کھولے ہوئے دل پر جھکے کھڑا باتیں کر رہا تھا تھوڑا اور جوتے ہوئے دل کی گردن کے پیچھے سے ہار ڈالتے ہوئے اس کے چہرے کو خود کے بے حد نزدیک کرتے ہوئے انگار برساتی ہوئی نظروں سے بولا اب کیا ہو گیا اپ کو کوئی دیکھ لے گا تو دیکھ لے میں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے بیوی ہو کہیں پر بھی اپنا حق جتا سکتا ہوں وہ اپنے لب دل کے لبوں سے ٹکراتے ہوئے ہلکی سی کس کرتے ہو پیچھے کو مڑا دل جو سے غصے سے انکھیں چھوٹی کیے ہوئے گھور رہی تھی اس کی حرکت پر دل دائیں بائیں دیکھ رہی تھی کہ کسی نے اسے دیکھا تو نہیں اسود نے انکھ تباہی اسود نے انکھ دباتے ہوئے کہا لگتا ہے کسی نے نہیں دیکھا اس دوبارہ سے کرنی

پڑے گی تو بہر حال سے دل کے تھوڑا نزدیک ہوا تو اسود کے سینے پر ہاتھ رکھ پیچھے کی طرف دھکیلا جائیں اور جا کر فون لے کر آئیں بے شرمی کی بھی کر حد ہوتی ہے کہیں پر بھی اپ شروع ہو جاتے ہیں۔

اسفند کے بار بار کہنے پر بھی دل ساتھ نہیں گئی تو اسود مجبور ہال کے اندر سے فون لینے چلا گیا ہے مگر اس کی نظریں پیچھے دل پر ہی مرکوز تھی۔۔

اللہ کی پناہ کہیں پر بھی شروع ہو سکتا ہے یہ بندہ دل گاڑی میں بیٹھے ہوئے اسفند کے جانے کے بعد شرماتے ہوئے مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجائے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔۔

اسفند فون لے کر دو سیکنڈ کے اندر واپس آ گیا مگر دور سے ہی آتے ہوئے اس کی نظر گاڑی پر پر گئی تو دل گاڑی میں موجود نہیں تھی۔۔

گبھراہٹ سے اسفند کے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون بھی ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا وہ بھاگتا ہوا گاڑی کے پاس گیا۔۔

دل کہاں ہو تم اگر یہ مذاق ہے تو بے حد گھٹیا مذاق ہے بچوں جیسے مذاق مت کیا کرو کہاں ہو جلدی سے باہر آؤ اسفند اونچی آواز سے چلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

مگر اسے نہ تو دل کہی نظر آئی نہ کہی سے دل کی آواز آئی۔۔۔اسفند کے دل میں ایک اندیشہ بار بار سر اٹھا رہا تھا کہ دل کڈنیپ ہو چکی ہے مگر وہ اپنے اس اندیشے کو غلط ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔

اسے پاگلوں کی طرح گاڑیوں میں ادھر ادھر بھاگ کر دیکھ رہا تھا مگر دل سے اسے کہی نظر نہیں آئی اتنے میں بلیک کلر کی گاڑی اسفند کے پاس سے شاں کر کر گزر گئی۔۔

اسفند کے دل نے ایک بیٹ مس کی اسفند کے دل نے یہ کہا کہ اس کی جان اسی گاڑی میں ہے تو اسفند گاڑی کے پیچھے بھاگا کافی دور تک وہ گاڑی کے پیچھے بھاگتا رہا مگر گاڑی کی رفتار اتنی تیز تھی کہ وہ ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی جنگل کی طرف نکل گئی اسفند اگر واپس گاڑی تک جاتا تو وہ گاڑی اور آگے نکل جاتی اسی لیے پاس کھڑی ہوئی گاڑی جس کا ڈرائیور گاڑی میں بیٹھنے کے لیے تیار کھڑا تھا اس کے ہاتھ سے چابی کو چھینتے ہوئے اسفن نے اسے زور سے دھکا دے کر گرا دیا اس وقت تو وہ کسی کی جان بھی لے سکتا تھا دھکا دے کر گرانا تو ایک معمولی سی بات تھی۔۔

اسفند گاڑی کے اندر بیٹھا اور گاڑی لے کر اس گاڑی کا پیچھا کرنے لگا تھوڑی دور تک اس گاڑی کا ڈرائیور اپنی گاڑی کے پیچھے بھاگا مگر اس کے بعد وہ ڈرائیور کہیں پیچھے ہی رہ گیا تھا۔۔۔

گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے اسود تقریباً گاڑی کے نزدیک ہی پہنچ گیا تھا کہ جنگل کے پاس جا کر گاڑی کے ٹائر پر کڈنیپروں نے گولیاں چلا کر گاڑی کو پنچر کر دیا اسفند کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا وہ گاڑی سے اتر کر پیدل ہی جنگل کی طرف بھاگنے لگا ○○○○○○○○○○

دل گاڑی میں بیٹھی ہوئی اسفند کا انتظار کر رہی تھی اسفند جاتے ہوئے اپنی بلٹ پروف گاڑی کا دروازہ بند کر کے گیا تھا اور دل کو سمجھا کر گیا تھا کہ اس سے گاڑی سے باہر نہیں نکلنا اور چاہے کچھ بھی ہو جائے اور کسی کے کہنے پر بھی دروازہ نہیں کھولنا۔۔

دل اسفند کا ویٹ ہی کر رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے گاڑی کے بونٹ کے اوپر رکھے ہوئی بکٹ پر گئی جہاں پر بکٹ کے اندر بہت ہی خوبصورت سا کیٹ کا بچہ بیٹھا ہوا ادھر ادھر دیکھ کر میاؤں میاؤں کر رہا تھا۔۔

دل کو بے ساختہ اس پر پیار آیا شاید اس کو پیاس لگی ہوئی ہے دل کے دل میں لالچ آیا کیوں نہ اسے ہم اپنے ساتھ لے جائیں میں اس کا بہت سارا خیال رکھوں گی اور میں بور بھی نہیں ہوا کروں گی۔۔

یہ سوچتے ہوئے دل نے گاڑی کا دروازہ آہستہ سے کھولا مگر اسفند خیال آیا کہی اسفند مجھ سے ناراض ہی نہ ہو جائیں وہ مجھے منع کر کے گئے ہیں

کہ سے گاڑی کے باہر نہیں نکلنا مگر ایک سیکنڈ میں ایسا کیا ہو جائے گا وہ تو ایسے ہی رائی کا پہاڑ بناتے رہتے ہیں میں جلدی سے جا کر اس کیٹ کو لے کر گاڑی میں بیٹھ جاؤں گی تو پھر تو اسفند کچھ بھی نہیں جائیں گے اگر کہیں گے بھی تو بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔۔

دل جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولتی ہوئی گاڑی کی طرف بھاگ گئی تھی وہ بکٹ لے کر اپنی گاڑی کی طرف ہی بھاگتے ہوئے آ رہی تھی تاکہ وہ اسد کے آنے سے پہلے گاڑی کے اندر بیٹھ جائے مگر اس سے پہلے ہی دو بڑے بڑے قد کے آدمی جنہوں نے چہرے پر ماسک پہنے ہوئے تھے۔۔

دل کے نزدیک آ گئے اس سے پہلے کہ دل کچھ بولتی وہ دل کے منہ پر ایک رومال رکھ چکے تھے اس کے بعد دل کو پتہ نہیں چلا کہ وہ کب بے ہوش ہو گئی اور کب وہ لوگ اسے وہاں سے کڈنیپ کر کر لے آئے۔۔

دل کی جب انکھ کھلی تو۔۔ وہ لوگ اسے جنگل کی طرف لے کر جا رہے تھے سائیڈوں پر گھنے درخت تھے جس سے دل نہ آئیڈیا لگایا کہ یہ کوئی جنگل جیسی جگہ ہے۔

وہ لوگ وہاں پر رکے ہوئے تھے شاید ان کی جیپ کا اینجن گرم ہو گا تھا تو وہ اس میں پانی ڈال رہے تھے۔

دل کو جیسے ہوش میں آیا موقع دیکھتے ہی گاڑی سے آہستہ سے اتری اور ایک سمت بھاگنے لگی تو وہ دونوں لمبے چوڑے آدمی دل کے پیچھے بھاگ اٹھے دل ایک نازک جان لڑکی تھی جسے اسفند نے اپنی پلکوں پہ بٹھا رکھا تھا۔۔

اس سے اسے سختیوں کی عادت نہیں تھی تھوڑی دور ہی بھاگی تھی کہ دل یہ پیر میں کوئی چیز چبی اور وہ نیچے گر گئی۔۔

مگر دل نے ہمت نہیں ہاری پھر سے اٹھی اور بھاگنے لگی دل کا دوپٹہ پاس ایک جھاڑی سے اٹک گیا دل نے اسے کھینچا مگر وہ اسے نکال نہیں پا رہی تھی۔۔

اتنے میں وہ دونوں آدمی اس کے سر پہ پہنچ گئے دل دوپٹہ وہیں پر چھوڑ کر بھاگ گئی مگر پھر بھی انہوں نے اسے پکڑ لیا اور دل کی گال پر ایک تھپڑ زور سے رسید کیا۔۔

دل کی گال پر پوری انگلیوں کی چھاپ پڑ گئی دل سسکیاں لے کر رونے لگی آپ کی کیا دشمنی ہے میرے ساتھ اور مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔

ہماری دشمنی تمہارے ساتھ نہیں تمہارے شوہر کے ساتھ ہے اور تمہارے بھائی کے ساتھ بھی اس نے اپنے منہ سے ماسک ہٹایا تو دل حیرت سے اس آدمی کو دیکھنے لگی کیونکہ دل نے اس آدمی کو پہلی بار نہیں دیکھا تھا۔۔

یہ وہ انسان تھا جسے بچپن میں وہ ابو ابو کہتے نہیں تھکتی تھی یہ وہی انسان تھا۔۔

یہ صفدر تھا جو نقلی ہی صحیح مگر دل نے پورا بچپن اسے اپنا سگا باپ سمجھ کر گزارا تھا مگر اب دل اس حقیقت سے واقف تھی کہ یہ انسان اس کا کچھ نہیں لگتا اور یہ کتنا گھٹیا ہے اس کا باپ تو ایک غیرت مند پٹھان تھا اس انسان کا میرے باپ کے ساتھ کیا مقابلہ ہے۔۔

وہ غصے سے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے بولی گھٹیا انسان ہیں آپ کم سے کم اس الفاظ کی ہی لاج رکھ لیں جو میں بچپن میں آپ کو بولتی تھی اپ کا دل

کیسے مان گیا مجھے کڈنیپ کرنے کو پورا بچپن میں آپ کی بیٹی بن کر آپ کے ساتھ رہی۔۔

نہ تو تم میری بیٹی ہو اور نہ میں تمہیں بیٹی سمجھتا ہوں تم میرے لیے صرف ایک پیسہ آنے کا ذریعہ تھی اور بس اس لیے میرے ساتھ فضول کے رشتے مت جوڑوں اور اپنی اوقات میں رہو یہ جو بد تمیزی کر رہی ہو یہ تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔۔

استاد اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگانے کے لیے آپ کہیں تو ذرا میں اس کے ہوش ٹھکانے لگا دوں وہ ساتھ والا آدمی اتنی گھٹیا نظروں سے دل کو دیکھتے ہوئے یہ الفاظ بول رہا تھا کہ دل کو اپنے جسم سے روح نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس کے دماغ میں فوراً سے اسفند کی بات آئی تم اسفند شہریار کی عزت ہو میں گولی تو خوشی خوشی کھالوں گا مگر اگر میری عزت پہ بات آئی تو میں اس دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔

اس لمحے دل کے منہ سے بے ساختہ دعا نکلی کہ اے میرے رب میری عزت پہ آنچ مت آنے دینا اس سے پہلے مجھے موت دے دینا۔۔

وہ شخص بار بار ایک ہی لفظ دہراتا ہے کہ اسے اپنی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اور میں اس کی عزت ہوں اس لیے اے میرے رب ان جنگلی بھیڑیوں سے میری عزت کی حفاظت کرنا یا مجھے موت دے دینا۔۔

دل کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ کیوں وہ گاڑی سے باہر نکلی کیوں اسفند کے ساتھ نہیں گئی اس کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر اس کی گالوں پر پھسل گئے۔۔

اس آدمی نے دل کے ہاتھ کو زور سے کھینچتے ہوئے واپس اسے اپنی جیب کے اندر ڈالا اور جنگل کی اندر کی طرف جیپ چل پڑی کافی طویل سفر طے کرنے کے بعد وہ ایک جگہ پر آ کر رکے جہاں پر ایک بڑا سخت خیمہ لگا ہوا تھا۔۔

اور وہاں پر ان کے دو بندے پہلے سے تعینات تھے رات کا اندھیرا چھانے لگا تھا دل کو بازو سے پکڑ کر خیمے کے اندر دھکیل کر وہ آدمی دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا کہ دوسرا آدمی جو جیب میں ان کے ساتھ آیا تھا وہ صفدر سے بولا اب اس کا کیا کرنا ہے سر اس کے ہوش ٹھکانے لگانے ہوں تو مجھے بتانا کہ آپ خود لگائیں گے ساتھ میں وہ اپنی شیطانی مسکراہٹ سے ہنستے ہوئے اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا۔۔

نہیں اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کا شوہر تو یہ سوچ سوچ کر ہی مر رہا ہو گا کہ ہم اس کے ساتھ کیا کر رہے ہیں صفدر نے ایک دھتکار والی نظر دل پر ڈالتے ہوئے کہا اور آ کر آرام سے لگے ہوئے تخت پر بیٹھ گیا۔۔

دل ایک کونے میں بچھی ہوئی چٹائی پر گھٹنوں میں اپنا منہ دیے ہوئے بیٹھی روری تھی۔

اسفند کہاں ہیں آپ اپ مجھے لے جائیں وہ روتے ہوئے اپنے دل میں سوچ رہے تھے نہ جانے اس کے دل کو کیوں یقین تھا کہ اسفند تک پہنچ جائے گا

ooooooo

اندھیری رات اور اوپر سے گھنا جنگل جہاں پر جنگلی جانوروں کی آوازیں آرہی تھی ٹائیگر جنگل کا سینہ چیرتے ہوئے درختوں کے بیچ میں سے بھاگتا جارہا تھا۔۔

اسے ہر صورت دل تک پہنچا تھا دل کو اسفند کے پاس سے غائب ہوئے پورے 15 منٹ گزر گئے تھے وہ ہر منٹ کے ساتھ ہزاروں موتیں مر رہا تھا۔۔

بھاگتے بھاگتے ایک درخت کے ساتھ کھڑا ہو کر آسماں کی طرف منہ کر کے پورے زور سے دل کا نام لے کر چیخا دل کہاں ہو تم مجھے کوئی اشارہ دو میری جان۔۔ جنگل میں ٹائیگر کی آواز اتنی زور سے گونجی تھی کے ہر جانور ایک بار ٹائیگر کی آواز پر چونک کر دیکھا تھا۔۔

اندھرا گہرا ہونے لگا تھا ٹائیگر کو اپنی جان کی بالکل پرواہ نہیں تھی اسے ہر صورت دل تک پہنچنا تھا ٹائیگر کے پاس اس وقت نہ تو فون تھا اور نہ ہی کوئی ایسا کلو جس سے اس کی ٹیم اسے ٹریک کر سکتی ٹائیگر کو اپنے غلطی پر کا غصہ آرہا تھا۔۔

کیوں میں نے جذبات میں آ کر فون کو آوف کر دیا تھا کیوں میں نے اسد سے بات نہیں کی اگر شپ میں میرا فون اون رہتا تو اب تک اسد مجھے ٹریس کر کے مجھ تک پہنچ چکا ہوتا۔۔۔

ایک دو سیکنڈ کا سانس لینے کے بعد ٹائیگر پھر سے جنگل کے اندر کی طرف بھاگتے ہوئے ایک دم رکا ٹائیگر کو لگا کے کوئی چیز ہے سامنے جس کی دو آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی ہیں ٹائیگر سمجھ چکا تھا کہ اس پر حملہ ہونے والا اتنے میں وہ چیز اس پر حملہ کر چکی تھی۔۔

ٹائیگر حملے کے لیے تیار تھا زندگی میں کوئی پہلی بار ٹائیگر نے ایسی سچویشن کا سامنا نہیں کیا تھا جب سے وہ اس فیلڈ میں آیا تھا جنگلی جانور اور جنگلی انسانوں سے اس کا سامنا آئے روز ہوتا رہتا تھا۔

اس کے دل میں ڈر تھا تو صرف دل کو کھو دینے کا ڈر تھا۔۔ باقی سوائے اللہ کی ذات سے ٹائیگر کسی چیز سے ڈرنے والی ہستی نہیں تھی۔۔

جیسے ہی اس نے اس پر حملہ کیا ٹائیگر پھرتی سے سائیڈ پہ ہو گیا اور وہ زور سے جا کر درخت کے ساتھ ٹکرایا چاند کی ہلکی سی روشنی میں اس نے دیکھا کہ وہ ایک چیتا تھا۔۔

اس کے نشان بتا رہے تھے کہ وہ ابھی بھرپور جوانی کے دور میں ہے چیتا درخت کے ساتھ ٹکرا کر فورن سے کھڑا ہو کر ٹائیگر کے اوپر پھر سے اٹیک کرنے کے لیے پلٹا اور ٹائیگر کے اوپر اٹیک کرنے لگا تھا ٹائیگر نے اپنی گن سے اس پر نشانہ کستے ہوئے اگلے چند سیکنڈ میں اس ٹائیگر کو ڈھیر کر دیا۔۔

اگر وہ ٹائیگر تھا تو سامنے بھی تو ٹائیگر ہی تھا جس کو اپنی قوت بہادری اور نشانے پر بہت غرور تھا۔

دو سیکنڈ کے لیے سانس کو بحال کرتے ہوئے ٹائیگر پھر سے بھاگنے لگا بھاگتے ہوئے اسے تھوڑی دور ایک خیمے سے روشنی نظر آئی جنگلی جانوروں کے ڈر سے خیمے چاروں طرف آگ جلا رکھی تھی۔۔

ٹائیگر کو ایک پل بھی نہیں لگا یہ سمجھنے میں کہ دل اسی جگہ پر موجود ہے کیونکہ وہ بلیک گاڑی اسی طرف کو لے کر آئے تھے۔۔۔

اور ویسے بھی کوئی عام انسان اس وقت جنگل کے بیچ بیچ نہیں رہ سکتا تھا یہ وہی لوگ تھے ٹائیگر بھاگتا ہوا خیمے کے پاس جا کے گھات لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

باہر تین چار آدمی کھڑے پہرا دے رہے تھے ٹائیگر نے بڑی پھرتی کے ساتھ ایک آدمی جو خیمے کے پیچھے کی طرف پہرہ دے رہا تھا اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کے گردن مروڑ دی اور وہ آدمی وہیں ڈھیر ہو گیا۔۔

دوسرے آدمیوں کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا جو خیمے کی فرنٹ سائیڈ پر جو پہرہ دے رہے تھے وہ دونوں آدمی خیمے کے پیچھے کی طرف آئے ان کی گھات لگائے ہوئے ٹائیگر پہلے سے بیٹھا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے ٹائیگر ان دونوں کی گردنیں بھی توڑ چکا تھا اپنے اس کام میں وہ ماہر تھا گردن توڑنا تو اس کے لیے ایسے تھا جیسے کسی سبزی کو اس کی بیل سے توڑنا تین آدمیوں کا کام تمام کر کے ٹائیگر بڑی سمجھداری سے اپنے قدم اٹھاتا ہوا اپنی پسٹل کو ہاتھ میں لیے خیمے کے سامنے کی طرف گیا۔۔

جہاں پر وہ آدمی کافی پریشانی کے عالم میں دوسرے دونوں آدمیوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اس نے ٹائیگر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس سے پہلے کہ وہ ٹائیگر پر وار کرتا ٹائگر اسے اپنی گولی کا نشانہ بنا چکا تھا۔۔

سب کو ڈھیر کرنے کے بعد ٹائیگر خیمے کا پردہ اٹھاتے ہوئے اندر داخل ہوا سامنے صفدر کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ٹائیگر اس پر چیٹا۔۔

گھٹیا انسان اتنے سال اس لڑکی کو باپ بن کے تم نے پالا ہے کم سے کم اس نام کی ہی اج رکھ لے بے غیرت وہ تجھے اتنے سال اپنا باپ سمجھتی رہی ہے ۔۔

گھٹیاانسان تم جیسے انسان کسی کتے کی نسل پیدا ہوئے ہوتے ہو۔۔۔اس کو خود کا نام دیا چاہیے اپنے مفاد کے لیے ہی سہی مگر آج اس نام کی بھی لاج نہیں رکھی تم نے تو پھر تمہیں جینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے تم جیسی گندگی کو اس زمین پر نہیں ہونا چاہیے۔۔

صفدر کی تصویریں اور فل ڈیٹا تو ٹائیگر اور اسد پہلے سے ہی تیار کروا چکے تھے ان کی گردن تک بہت جلد پہنچ جاتے اگر یہ دل والا معاملہ نہ ہوا ہوتا اور ٹائیگر دل کو لے کر گھر سے نہ نکلتا تو اسد صفدر کے چہرے سے بہت اچھی طرح سے ٹائیگر کو اشنا کروا چکا تھا وہ دونوں بہت جلد صفدر اور شمس کا کام تمام کر چکے ہوتے۔۔

اس لیے ٹائیگر کو اس کی بد شکل چہرے کو پہچاننے میں کوئی دیر نہیں لگی۔۔۔ سامنے بیٹھی ہوئی دل کو روتے ہوئے ٹائیگر دیکھ چکا تھا اس کے گلے میں دوپٹہ

نہیں تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے ایک لمحے میں اسفند کو ایسا لگا کے اس کو کوئی آگ میں جلسا گیا ہے اس کی آنکھوں میں تیزاب کے قطرے پڑ گئے۔۔

وہی غصہ نکالنے کے لیے ٹائیگر نے چاکو نکالا اور صفدر کی شہا رگ پر رکھ کر ایک ہی وار سے وہ صفدر کی شہ رگ کاٹ دی صفدر کو اپنی جان بچانے کا ٹائیگر نے موقع تک نہیں کیا تھا ٹائیگر کے دل میں اس وقت آگ لگی ہوئی تھی۔۔

اس کے بعد بنادل کی طرف دیکھے ہوئے اس کی دونوں کلائیاں کاٹ کر اس کے بعد وہی اس کا ہمیشہ والا انداز تھا کسی ماہر قصائی کی طرح اس کا سینہ چیختے ہوئے صفدر کا دل کا دل باہر نکالا تیز دار چاکو سے اس کے ٹکڑے کرنا شروع کر دیے۔۔

اس کے بعد اس کی کٹی باڈی کو ہاتھ سے گھسیٹتے کر خیمے سے باہر پھینک کر خون سے لتے ہوئے ہاتھوں سے دل کے قریب آ کے بیٹھ گیا دل یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی وہ تو پہلے سے ہی بے حد ڈری ہوئی تھی اوپر سے یہ سب کچھ دیکھ کر وہ کانپ رہی تھی۔۔

ڈر اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا وہ دل سے جو پوچھنا چاہتا تھا اس لیے اسفند سے ہمت نہیں اکھٹی ہو رہی تھی۔۔

ٹائیگر کی آنکھوں میں آنسوں تھے دل نے پہلی بار ٹائیگر کو روتے ہوئے دیکھا۔۔

تمہارے ساتھ کچھ۔۔اسفند نے کتنی مشکل سے یہ لفظ اپنے منہ سے نکالے تھے یہ تو صرف اسفند کا دل ہی جانتا تھا اس سے آگے تو اس سے بولا ہی نہیں گیا بس اس کی آنکھوں سے زور قطار آنسو ہی ٹپ ٹپ تک کر کے گر رہے تھے جو اس کے دل کے درد کا حال بتا رہے تھے۔۔

کچھ نہیں ہوا میرے ساتھ میں بالکل پاک دامن ہوں اسفند کی بات کو سمجھتے ہوئے دل نے اپنے پاک دامن ہونے کی گواہی دی اسفند بے یقینی کے ساتھ دل کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کا چہرہ آنسوں سے بھیگا ہوا تھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے کہ آپ کو لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔

اسفند اپنے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے اور بولا نہیں مجھے اپنی جان پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے مجھے پتہ ہے میری معصوم دل مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے وہ دل کو کاندھے سے پکڑ کر جھٹکے اسے اپنے گلے لگاتے ہوئے بولا دل 15 منٹ میں میں ہزاروں موت مرا ہوں دل یہ سوچ سوچ کر میرے دماغ کی نسیں پھٹ رہی تھی کہ میرے دل کو اگر کسی نے چھوا تو کہتے ہوئے اسفند پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔

منع کیا تھا نہ دل کے تم گاڑی سے باہر نہیں نکلو گی پھر باہر کیوں نکلی تم۔۔

دل پیچھے کر کے آنکھوں میں انگارے لیے ہوئے سوال طلب نظروں سے پوچھ رہا تھا ہے پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔۔۔

ہاتھ نیچے کرو دل اور آج کے بعد میرے سامنے کبھی ہاتھ مت چھوڑنا یہ ہاتھ جب بھی اٹھے صرف مجھے پیار کرنے کے لیے تو دوبارہ اس طرح سے میرے سامنے ہاتھ مت جوڑنا اسفند کو دل کا اس طرح سے ڈر کر ہاتھ جوڑنا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔

دل حیران تھی اس انسان کے لیے جو کسی کا سینہ چیرتے ہوئے دو سیکنڈ بھی نہیں لگاتا تھا اور نہ اس کے چہرے پر کوئی ڈر اور خوف ہوتا تھا کسی انسان کو مارنے کے لیے اسے ہمت کی ضرورت نہیں تھی۔۔

مگر آج اس کے لیے وہ کتنی بے بسی سے رو رہا تھا دل کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی اسفند شہریار ہے جس کی آنکھیں دل نے کبھی نم نہیں دیکھی تھی۔

لوگوں کو مارتے ہوئے اس کی آنکھوں میں کبھی خوف نظر نہیں آیا وہ اپنے اندر اتنا سوفٹ دل بھی رکھتا ہے یہ تو دل کو پتہ ہی نہیں تھا اسفند آپ مت روئیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔

دل بھی بچوں کی طرح خود بھی رو رہی تھی میں بالکل ٹھیک مجھے آپ کے قسم مجھے صفدر نے کچھ بھی نہیں کہا وہ کسی کے ساتھ فون پر بات کر کے یہ بول رہا تھا کہ بس ٹائگر کو ایسا دکھانا ہے جیسے اس کی بیوی کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے بس اسے مارنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔

تمہارا دوپٹہ کہاں ہے اور تمہارے بال اس طرح سے بکھرے ہوئے کیوں ہیں پوچھتے ہوئے ٹائیگر کی زبان لرز رہی تھی۔۔بھاگتے ہوئے میرا دوپٹہ گلے سے بھسل کر گر گیا تھا۔اور بال بھی اسی باغ دوڑ میں بکھر گئے ہے۔۔

اسفند کی نظروں میں بے یقینی سے دیکھ کر دل اپنی صفائی پیش کر رہی تھی

اسفند آپ اتنی بے یقینی کے ساتھ مجھے مت دیکھیں قسم سے میں مر جاؤں گی آپ کے نظروں میں اتنی بے یقینی دیکھ کر وہ روتے ہوئے بول رہی۔۔

میرا بچہ میں آپ پر بہت یقین کرتا ہوں مگر میں اپنے دل کا کیا کروں جو آپ کے لیے اتنا پوزیسف ہے بس اسی کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر میں یہ سوال کر رہا ہوں ہوں۔۔

سوری میری جان میں دوبارہ یہ سوال نہیں کروں گا رونا بند کرو دل ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی دوباہ اس طرح کا سوال کبھی مت پوچھنا جو بھی پوچھنا ہے آج ہی پوچھ کر پوری تسلی کر لے کہ دل آپ کے قابل ہے بھی یا نہیں اسفند کی آنکھوں کی بے یقینی نے دل کو اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

دل پلیز آئی ایم سوری یار آئندہ کبھی اس طرح کا گھٹیا سوال نہیں پوچھوں گا

۔۔

اگر دوبارہ کبھی پوچھا تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ اانگلی اٹھا کر بچوں کی طرح دھمکی دے کر بولی۔۔

جی میری جان میں اپنی زبان سے ایسا لفظ کبھی نہیں بولوں گا جس سے میری دل کا دل دکھے آپ کو کیا پتہ میرے لیے کتنا مشکل تھا یہ سوال آپ سے پوچھنا۔۔

دل کا ماتھا چوم کر ہوا اسے اپنے سینے سے زور سے لگائے ہوئے بیٹھا تھا دل چلو اٹھو یہاں پر خطرہ ہے اسی وقت یہاں سے نکلنا ہے دل اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔

دل نے اپنے بالوں کو ہلکا باندھ لیا تا کہ وہ بھاگنے میں ڈسٹرب نہ ہو دل کے پیروں میں اس وقت چپل نہیں تھے۔۔

اسفند نے اپنے شوز دل کے سامنے رکھتے ہوئے کہا یہ پہن لو مگر میں یہ نہیں پہنوں گی۔ یہ مجھے بہت بڑے ہے۔۔۔

اسفند ہلکا سا مسکرایا میرا بچہ اس وقت ہم پکننگ منانے نہیں آئے ہوئے ہم مشکل میں ہیں اور جنگل میں کھڑے ہوئے ہے۔۔

ہمارے پیچھے ہمارے دشمن لگے ہوئے ہیں اسی لیے آپ شوز پہن لے تاکہ آپ کے پیر میں کوئی چیز نہ لگ جائے مگر میں ان کو کیسے پہنوں یہ مجھے بڑے ہیں جب چلوں گی تو مجھ سے چلا نہیں جائے گا۔۔۔

اس کی بات اسفند کو بھی صحیح لگی کیونکہ واقعہ میں اس کے چھوٹے نازک سے پیر اسفند کے شوز کے اندر فٹ نہیں ہونے تھے۔۔۔

دل کو بھاگنے میں بہت پرابلم آنے والی تھی اس لیے اسفند نے پاس بڑا ہوا ایک کپڑا اٹھا کر اسے پھاڑ کر دل کے دونوں شوز کو اوپر سے باندھ دیا۔

اب چلیے اسفند اپنا ہاتھ دل کے آگے کرتے ہوئے بولا دل نے سر کے ہلا کر اسفند کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھما دیا اسفند دل کو لے کر جنگل کے باہری راستے کی طرف تیز تیز قدم اٹھا کر جانے لگا دل نے چاروں طرف نظر دوڑائی ہر طرف اندھیرے کا راج تھا اوپر سے آتی ہوئی جنگلی جانوروں کی آوازیں جنگل کو اور بھی خوفناک بنا رہی تھی۔۔

دور سے آتی ہوئی گیدڑ کی آواز سن کر دل ڈر کے اسفند کے سینے سے آلگی اسفند ہوں یہاں پر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا بچہ میں ہوں نا آپ کے ساتھ۔۔

میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک اسفند کے جسم میں ایک بھی سانس باقی رہے گی میری دل کے اوپر میں کوئی خطرہ نہیں آنے دوں گا۔۔

آپ ڈرنا بند کریں اور چلیں میرے ساتھ وہ دل کا ہاتھ پکڑ کر جنگل سے باہر والی سمت بھاگنے لگا۔۔

دل اور اسفند بہت دیر تک بھاگتے رہے تھے۔دل بہت تھک چکی تھی اور اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔

اسفند مجھ سے چلا نہیں جا رہا ہے مگر چلنا پڑے گا میری جان ابھی راستہ کافی باقی ہے نہیں مجھ سے نہیں چلا جائے گا میرے پیروں میں بہت درد ہو رہا ہے

دل کی حالت دیکھ کر اسفند کو اندازہ تھا کہ اس میں سچ میں بھاگنے کی ہمت نہیں ہے دل کو ہلکا ہلکا بخار بھی تھا اوپر سے ٹھنڈا اتنی زیادہ تھی کہ خون جسم میں چمتا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔۔

اسفند کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے نہ تو وہ دل ل کو لے کر جنگل رک سکتا تھا نہ وہ ایسے میں دل کو لے کر بھاگ کر جنگل پار کر سکتا تھا۔۔

چلو تھوڑا سا اور چلو دیکھتے ہیں کہیں کوئی سیف جگہ مل جائے رکنے کے لیے تو۔۔ نہیں مجھ سے نہیں چلا جا رہا وہ رو رہی تھی اسفند نے نیچے جھک کر دل کو اپنے کاندھے پر اٹھا لیا۔۔

اور خود دل کو لے کر جنگل کے باہر راستے کی طرف چلنے لگا چلتے چلتے اسفند کو ایک درخت کے اوپر شکاریوں کا بنا ہوا اڈہ نظر آیا اسفند کو اسی کی تلاش تھی ۔۔

شکاری اپنی حفاظت کے لیے اس طرح کے چھوٹے چھوٹے تختوں والے گھر اونچے درختوں کے اوپر بناتے ہیں تا کہ کبھی ان کو کسی جانوروں سے مشکل پیش آئے تو وہ یہاں پر رک سکے۔۔

دل کو بخار کافی تیز ہو رہا تھا اور وہ ٹھنڈ سے کانپ بھی رہی تھی اوپر سے رات بھی کافی ہو رہی تھی اس لیے اسفند نے رکنا ہی مناسب سمجھا کیونکہ چاروں طرف جنگلی جانوروں کا بھی خطرہ تھا۔۔

اور آتے ہوئے اس پر ٹائیگر نے حملہ کیا تھا دل کے ساتھ وہ کوئی ایسا ریسک نہیں لے سکتا تھا۔۔

دل آپ درخت پر چڑھو میں آپ کے پیچھے پیچھے چڑھوں گا نہیں مجھ سے نہیں چڑھا جائے گا

میں کیسے چڑھوں میں تو آج تک کبھی درخت پر نہیں چڑھی ہاں میری جان میں ہی صبح شام بندروں کے ساتھ رہتا ہوں اور درخت پر چڑھتا ہوں میرا تو یہی کام ہے دل کی بات پر اسفند اس سے مزاق سے بولا۔۔

آپ میری بیک سائیڈ سے میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر لٹک جائیں اور میں مجھے مضبوطی پکڑ لے اسفند دل کو بچے کی طرح سے لے کر درخت پر چڑھنے لگا اسفند کے ہاتھوں کی پکڑ بے حد مضبوط تھی وہ دل کو لے آسانی کے ساتھ درخت چڑھ گیا۔۔

شکاریوں نے خود کو جنگلی جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے بہت اچھے طریقے محفوظ جگہ کو سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔

تخت کے چاروں طرف جنگلی بیلوں کے باڑ کی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اندر ٹھنڈ کافی کم تھی اسفند درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر ٹانگیں زمین پر لمبی کر کے بیٹھ گیا۔۔

دن بھی اسفند کے پاس ہی درخت کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھ گئی دل کو اس وقت بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی وہ ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی اور اس کا بخار بھی بہت ہو گیا تھا۔۔

اسفند نے جلدی سے اپنا کوٹ اتارا اور دل کو پہنا دیا اور اپنے سینے سے اس کی پشت لگا کر اسے اپنے ٹانگوں کے بیچ میں بٹھا لیا۔

اوراس کی پیٹ پر ہاتھ باندھ کر اسے سونے کے لیے کہا۔۔میں کیسے سو جاؤں مجھے یہاں پر بہت ڈر لگ رہا ہے یہاں پر کوئی کیسے سو سکتا ہے دل اس وقت بہت ڈری ہوئی تھی۔۔

اس کا اندازہ اسفند کو اس کے کانپتے وجود سے ہو رہا تھا دل میری طرف دیکھو دل تھوڑا سا پیچھے کو ہو کر اسفند کے منہ کو دیکھتے ہوئے رونے لگی۔۔

دل آپ کو مجھ پر اتنا یقین ہے نا کہ میں آپ کی حفاظت کر سکتا ہوں۔۔

دل نے ہاں میں سر کو ہلایا تو پھر آپ میری باہوں میں پر سکون ہو کر سو جائے کچھ نہیں ہو گا۔

آپ کو دل کو اپنے سینے سے لگا اپنی باہوں کے گھیرے میں کستے ہوئے بولا دل کا وجود ہولے ہولے ڈر ٹھنڈ اور بخار کی وجہ سے کانپے جا رہا تھا۔۔

اسفند اسے اپنے سینے سے لگا کر اسے اپنے جسم کی حرارت دے رہا تھا مگر دل پھر بھی کانپ رہی تھی اسفند نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر دل کو اپنے سینے سلا لیا۔۔

اسفند اسے اپنے جسم کی حرارت دے رہا تھا وہ اپنے لبوں سے اس کے جسم میں گرمی بھرنے لگا تھوڑی دیر بعد کانپنا بند ہو گئی اور گہری نیند میں سو گئی۔۔

اسد خان کہاں ہو تم پہنچ جاؤ مجھ تک تمہارے یار کو تمہاری ضرورت ہے آسمان کی طرف منہ کرتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کے سوچ رہا تھا۔۔

وہ دونوں ٹانگے زمین پر لمبی کیے ہوئے درمیان میں دل کو اپنے سینے میں لگا کر بیٹھا ہوا تھا اس کے ایک ہاتھ میں لوڈڈ گن تھی وہ حد سے زیادہ پریشان تھا۔۔

آج زندگی میں پہلی بار اسفند شہریار کا دل ڈر رہا تھا آج پہلی بار زندگی میں اسے موت سے خوف آرہا تھا ایسے حالات اس نے اپنے اس دھندے میں ہزاروں بار فیس کیے تھے مگر ہر بار وہ نہ ڈر ہو کر دشمنوں کا سینہ چیرتے ہوئے اپنی فتح کا جھنڈا لہراتا تھا۔۔

مگر آج اس کے دل میں جو ڈر تھا وہ اپنے لیے نہیں تھا وہ تھا دل کی عزت پر آنچ نہ آئے اس سے پہلے ٹائیگر ہمیشہ بے خوف گھومتا تھا مگر دل کے ساتھ ہوتے ہوئے اسے پتہ تھا کہ دشمن اس کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف ہے کہ اسفند شہریار اپنی عزت کے لیے کتنا پوزیسو ہے

اوراس کی بیوی اس کی عزت ہے اس لیے دل پر اٹیک ہو رہے تھے آج اسفند کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔

کیوں کیوں اسفند شہریار کیوں تم اتنے خراب حالات میں دل کو لے کر گھر سے نکلے اوپر سے اپنا فون بند کرنا اسد جس جس راستے سے مجھے ٹریک کر سکتا تھا ان سب راستوں کو اسفند اپنے ہاتھوں سے بند کر چکا تھا۔۔

یہ سب مصیبتیں اس نے خود ہی کھڑی کر لی تھی اب اس کی انکھوں میں ایک ہی خوف تھا وہ تھا دل کو باحفاظت رکھنا۔۔

کافی دیر کے بعد دل کی آنکھ کھلی تو اسفند دل کو جاگتا ہوا دیکھ کر بولا دل میری جان آپ جاگ رہی ہو۔۔

دل اسفند کے سینے سے پشت لگائے ہوئے بیٹھی تھی آنکھوں کو اوپر اٹھا کر بولی آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔۔

ہاں دل تمہیں پتہ ہے میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں جی پتہ ہے بتاؤ کتنا کرتا ہوں آپ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھے پیار کرتے ہیں۔۔

دل آپ مجھ سے وعدہ کریں۔۔وہ بے حد سپاٹ لہجے سے بول رہا تھا۔۔
اسفند کیسا وعدہ وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ خود کی عزت محفوظ کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لیں گے۔۔

اسفند کی آنکھوں میں آج پہلی بار دل نے اتنا ڈر دیکھا تھا اسفند ایسے مت بولیں خدا آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔

نہیں دل ایسی زندگی کا میں کیا کروں گا جس میں تم نہیں ہو گی تمارے بنا اسفند شہریار خود کو مرا ہوا ہی سمجھے گا۔۔

اسفند بار بار اس طرح مت بولیں دل اسفند کے گال پر ہاتھ رکھ کر اپنا چہرہ اس کے قریب کرتے ہوئے بولی۔۔

یہ سچ ہے دل کہ تمہارے بنا جینا میرے لیے مرنے جیسا ہی ہے مگر دل تم میری عزت ہو اور اپنی عزت کی حفاظت کرنا دل تمہیں چھونے کا پیار کرنے کا حق اور صرف اسفند شہریار کو ہے۔۔

تم میری ہو صرف میری میرا عشق میرا جنون میرے دل کی ملکہ دل اپنی حفاظت کرنا اور جب نہ کر سکو تو اپنی جان لے لینا مگر دشمنوں کے ہاتھ مت لگنا۔۔۔

اسفند کی آنکھوں میں اس قدر خوف تھا کہ دل کو ڈر لگنے لگا سر ایسا مت بولیں آپ کو نہیں پتہ میں بھی آپ کو اپنی جان سے زیادہ پیار کرتی ہوں آپ کی طرح بول نہیں پاتی وہ اسفند کے چہروں کو دونوں ہاتھ سے پکڑے ہوئے بول رہی تھی۔۔

مجھے بتاؤ کتنا پیار کرتی ہو اسفند لبوں پر مسکراہٹ آگئی اتنا پیار کرتی ہوں کہ آپ کے بنا جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔

تو پھر ہر وقت جو تم کہتی ہو کہ آپ بھاگ جاؤ گی مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا وہ کیا تھا ہاں کہتی تھی کہ میں بھاگ جاؤں گی میں آپ کے ساتھ رہ نہیں جا سکتی مگر اسفند آپ نے جو کیا اس وجہ سے وہ سب کچھ میرا دماغ سوچتا تھا اور مجھے کرنے کے لیے بولتا تھا مگر میرا دل کبھی آپ سے دور نہیں جانا چاہتا۔۔

مجھے تو آپ کے بنا نیند نہیں آتی

اسفند اس کی معصوم سے باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا وہ اپنی جان کی اسی معصوم باتوں کا ہی تو دیوانہ تھا۔۔

دل میری ایک بات غور سے سنو اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لینا یہ میرا آرڈر ہے مگر کسی کتے کو اپنے نزدیک مت آنے دینا

ورنہ میری روح بھی تڑپتی رہے گی آپ کس طرح کی باتیں کیے جا رہے ہیں آپ کو کچھ نہیں ہو ہو گا اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو دل تڑپ کر اسفند کے گلے میں بانہیں ڈال کر اس سے لپٹ گئی۔۔

امین اللہ تمہاری دعا قبول کرے میں بھی تو تمہارے ساتھ ہزاروں سال خوشیوں بھرے جینا چاہتا ہوں

مگر دل تو خود کو ہر حالات کے لیے تیار رکھو امو شنل مت ہو کچھ بھی ہو سکتا ہے

ooooooooooooooo۔۔

اسفند کہاں ہو تم اسد کا پچھلے
دو دن سے اسفند کے ساتھ
کوئی رابطہ نہیں تھا جس کی
وجہ سے اسد بے حد پریشان
تھا اس وقت دشمن پوری
طرح سے ان دونوں پر
قابض ہونا چاہتے تھے۔۔

اسد اپنی ٹیم سے ہر طرح

کی خبریں اکٹھی کر کے رکھے

ہوا تھا ایسے میں ٹائیگر کا دل

کو یہاں سے لے کر چلے جانا

ایک انتہائی غلط فیصلہ تھا اس

سے بھی زیادہ غلط یہ کہ اس

نے اپنا موبائل بند کر کے

رکھا ہوا تھا۔۔

اور اپنی گھڑی کی چپ بھی

بند کی ہوئی تھی جس سے

وہ ٹائیگر کو ٹریک کر سکتا تھا

اسد کل پوری رات سے

سویا نہیں تھا اب تک

اسد بس اتنی ہی مالومات اکٹھی

کر سکا تھا کہ ٹائیگر اور نور

ترکی میں ہیں اسد اپنی ٹیم کو

لے کر ترکی پہنچ چکا تھا۔۔

اسد کے لیے یہ سب کچھ نیا نہیں

تھا کیونکہ ٹائیگر ہمیشہ سے ہی

اپنی ٹیم کے لیے اس طرح

کے مسائل ضرور کھڑے

کرتا رہتا تھا۔۔

مگر اس وقت فکر نور کی تھی

کیونکہ آج سے پہلے ٹائیگر

جب بھی اس طرح سے

چپ چاپ اپنے مشن پر

اکیلا نکلتا تھا اس وقت اس

کے ساتھ اس کی کوئی کمزوری

نہیں ہوا کرتی تھی۔۔

اور ٹائیگر بے شک اتنا پاور فل

اور دشمنوں پر قابض ہونے والا

جانباز تھا کہ وہ اکیلا ہی اپنی فتح

کے جھنڈے کئی بار لہرا چکا تھا۔۔

اسد کے دل میں الگ الگ طرح

کے وسوسے پیدا ہو رہیں تھے

وہ یہ ساری بات نہ تو مسکان

کو بتا سکتا تھا اور نہ ہی اس

سے چھپا سکتا تھا۔

سچویشن بے حد خراب تھی

اس وقت بھی اسد افس میں

بیٹھا ہوا توبہ کی مدد سے ٹائیگر

کو ٹریک کرنے کی کوشش

کر رہا تھا۔۔

سر سوری انہوں نے خود سے

ہی سب کچھ بند کر رکھا ہے

وہ نہیں چاہتے کہ ہم ان تک

پہنچے توبا نے بے حد تھکے

ہوئے انداز سے جواب دیا۔۔

جب سے اسد کی شادی ہوئی

تھی توبہ میں کافی میں بدلاؤ

آگیا تھا اب وہ پہلے کی

طرح اسد کے ساتھ چپکتی نہیں

تھی اور بے فضول کی

باتیں بھی نہیں کرتی تھی۔

ایک دم سے اسد کو کچھ

یاد آیا تو اس نے توبہ کو

جلدی سے کچھ کوڈ بتائے

جسے توبہ لیپ ٹاپ پر

سرچ کرنے لگی۔۔۔

نور بیٹا پلیز پلیز تم نے

وہ لاکٹ اپنے گلے میں

پہنا ہوا ے اللہ ہماری

مدد کرنا اسد اپنے رب

سے دعا کر رہا تھا۔۔

اسد نے ولیمے پر نور کو

ایک لاکٹ گفٹ کیا تھا

جو دیکھنے میں تو معمولی سا

تھا کسی عام لاکٹ کی

طرح جس پر ڈائمنڈ

لگا ہوا تھا۔۔

مگر اس لاکٹ کی

ایک خاصیت تھی کہ

اس میں ایک چپ لگی

ہوئی تھی جس سے اسے

جس نے پہنا ہوا سے

ٹریک کیا جا سکتا ہے اسد

کو جب یاد آیا تو وہ دعائیں
کر رہا تھا کہ وہ لاکٹ
نور کے گلے میں ہو۔۔۔

اور آخر کار اسد کی دعائیں
رنگ لے آئیں یس سر یہ
کوڈ کام کر رہے ہیں ہم
انہیں ٹریک کر سکتے ہیں۔
توبا نے امید کی کرن نظر
آنے پر خوش دلی سے کہا
جلدی کرو ٹریک کہاں پر
ہیں وہ لوگ اسد کو ایک

امید کی کرن نظر آئی تو

وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگا۔۔

سر ٹائیگر سر اور دل میم اس

وقت جنگل کے بیچو بیچ ہیں

ان کی لوکیشن واضح شو ہو

رہی ہے۔۔

توبہ نے خوشی سے بتایا۔۔

او مائی گاڈ اسد نے اپنے

بالوں کو جکڑتے ہوئے

کہا رائٹ سلیم ٹیم

کو تیار کرو میر اشک درست

نکلا ٹائیگر اس وقت

کسی مصیبت میں ہے۔۔

تو بہ تم ہمارے ساتھ

چلو گی یس سر اگلے 15

منٹ کے اندر اسد اپنی ٹیم

کے ساتھ جنگل کی طرف

رواں دواں تھا۔

ایک گاڑی میں اسد سلیم

اور توبہ تھے امجد ان کے

ساتھ نہیں تھا کیونکہ

وہ ٹائیگر کے ساتھ ہی گیا

ہوا تھا اور دو سکیورٹی کی

بھری ہوئی گاڑیاں اور حملے

کا پورا سامان لیے ہوئے اسد

جنگل کی طرف جا رہا تھا۔

رات کا سینہ چیرتے ہوئے

اسد اپنے یار اور اپنی جان

سے پیاری بہن کو ڈھونڈنے

کے لیے نکل پڑا تھا۔

اسد جنگل کی پاس تقریبا

پہنچ ہی چکا تھا کہ اس کے

فون پر مسکان کی کال آ رہی

تھی۔۔

اسد ساری پریشانی میں آفس

سے نکلتے ہوئے مسکان کو تو

بھول ہی گیا تھا یہ بتانا کہ

وہ ایک دو دن گھر نہیں

آئے گا وہ بے حد ڈرپوک

سی لڑکی تھی اسد کو پتہ تھا

کہ اس وقت وہ پریشان ہو

رہی ہو گی اسد نے جلدی

سے فون کا بلو ٹوتھ

اون کیا۔۔۔۔۔۔

اسد کہاں ہیں آپ اتنی
رات ہو گئی ہے اور آپ
ابھی تک گھر نہیں آئے
میں کب سے آپ
کا فون ٹرائی کر رہی ہوں
آپ کا نمبر بھی نہیں مل رہا۔۔

مسکان نے ایک ہی سانس
میں ساری بات بول دی

شاید سگنل ڈراپ ہو

رہے تھے جنگل کی

وجہ سے اس لیے

مسکان کی کال نہیں

مل رہی تھی میری

جان آفس میں ایک

بہت ضروری کام ہے

اس لیے میں آج رات

نہیں آسکوں گا۔۔۔۔

اور ہو سکتا ہے کہ ایک

دو دن کے لیے مجھے اوٹ

اوف سٹی جانا پڑے تو میں

گھر نہیں آ سکوں گا تو آپ

کو پریشان ہونے کی

ضرورت نہیں ہے آپ

آرام سے سو جائیں۔۔

اسد نے مسکان کو یہ بتانا

مناسب نہیں سمجھا کہ

وہ اس وقت سٹی میں

ہے ہی نہیں کیونکہ اگر

وہ مسکان کو یہ بتاتا کہ
وہ ترکی پہنچ چکا ہے تو
مسکان بہت پریشان ہو
جاتی اور بہت سے سوال
کرتی جن کا اس وقت اسد
کے پاس کوئی جواب
نہیں تھا۔۔

ایسا بھی کیا ضروری کام
ہے کہ آپ رات کو بھی
گھر نہیں آ سکتے اور میں ا
کیلی کیسے سو جاؤں مجھے
ڈر لگتا ہے اپٹ کو پتہ

ہے میں کبھی گھر میں

اکیلی نہیں رہی ہوں۔۔

پرنسس گھر میں ماریہ ہے

نا اس سے اپنے پاس بلا لو

ماریہ اسد کے گھر میں کام

کرنے والے عورت کا نام تھا

جس کو اسد بہت عرصے

سے جانتا تھا اس لیے اسد

کو اس سے کوئی ایسا

خطرہ لاحق نہیں تھا

اس لیے وہ رات دن

مسکان کے پاس

ہی رہتی تھی۔۔۔۔

وہ بے اولاد تھی اور

اس کے آگے پیچھے

کوئی نہ تھا مگر اسد

پر نس پلیز اس وقت میں

بہت مصروف ہوں پلیز

آپ سمجھنے کی کوشش کرو

اور سو جاؤ میں آپ سے

بعد میں بات کرتا ہوں کہہ

کر اسد فون بند کر چکا تھا

کیونکہ اسد کی گاڑی جنگل

کے اندر داخل ہو چکا تھی۔۔

○○○○○○○○○

صبح کی ہلکی ہلکی سفیدی

پھوٹنے لگی تھی

اسفنداب یہاں سے نکلنا

چاہتا تھا کیونکہ

خطرہ اب بھی ان کے

سر پر منڈلا رہا تھا

دل اٹھو میری جان ہمیں

یہاں

سے نکلنا ہو گا تل جو

بخار کی

تپش کی وجہ سے

اسفند کی

گود میں سمٹی ہوئی

سو رہی تھی۔

اسد اسے اٹھا رہا تھا اسے ہر

صورت یہاں سے نکلنا تھا

اسفند نے دل کو اپنی کمر پر

لٹکا کر درغت سے نیچے

اتار کر لے آیا اور اپنی گن

کو تانے ہوئے چوکنی نظروں

سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

جنگل کے باہر کی طرف بھاگنے

لگا دل سے بھاگا نہیں جا رہا تھا۔۔

تو اسفند نے اسے

اپنے کاندھے

پر اٹھا لیا دل نے بھی چپ

چاپ کوئی مزاحمت نہیں کی

کیونکہ اس سے تو نہ چلا جا رہا تھا

نہ ہی بولا جا رہا تھا۔۔

اسفند جنگل میں کافی دور تک دل
کو اٹھا
کر لے کے آیا تھا اسفند کو دور
سے سڑک نظر آئی تو اس کی
آنکھیں خوشی سے چمک
اٹھیں۔۔

اس کا مطلب کہ ہم بہت جلد
جنگل سے باہر نکل جائیں اسفند
خود بھی بہت تھک چکا تھا مگر
ہار نہ مانتے ہوئے دل کو لے

کر تیز تیز بھاگتے ہوئے آخر کار

اسفند سڑک تک پہنچ ہی گیا

--

اسفند ایک گاڑی والے سے لفٹ

لیتے ہوئے وہی پر پہنچ گیا جہاں پر

پارکنگ ایریا میں اس کی گاڑی

کھڑی تھی۔۔

اسفند اس ضعیف ادمی کا تھینک یو

کرتے ہوئے گاڑی سے اترا جس

کی گاڑی میں وہ اور دل لفٹ

لے کر یہاں تک پہنچے تھے۔۔

اسفند کو پارکنگ ایریا میں

اپنی گاڑی

نظر آئی اسفند نے فورن

سے اپنی گاڑی کا گیٹ

کھول کر دل

کو اندر بٹھا دیا دل

آرام سے بیٹھ جاؤ

میری جان ہم جلد

ہی ہوٹل پہنچ ج

ائیں گے دل اس

وقت بخار کی

شدت سے تپ رہی

تھی سند کی

کہ ہاتھ پاؤں پھولے

ہوئے تھے

دل کی حالت دیکھ کر۔۔

اس سے پہلے کے

اسفند خود بھی

گاڑی میں بیٹھتا

اسفند پر پیچھے سے

کسی نے فائر کیا

جو آکر اسفند کے

بازو پر لگا اسفند کے

دشمن اس تک

پہنچ چکے تھے۔۔۔

اسفند کے منہ سے ایک

دردناک کی

آواز نکلی جس کو اس

نے فوراً سے

روک لیا کیونکہ وہ ٹائیگر تھا

جو باہمت اور باحوصلہ

تھا چیخو پکار

اس کی فطرت میں شامل

نہیں تھا۔۔۔۔۔

اسفند کا بازو پہلے سے ہی زخمی

تھا ابھی تھوڑے دن پہلے ہی

اسفند کے بازو کو گولی چھوک

رگزری تھی دل کو بچاتے ہوئے

اس لیے اسفند کے بازو میں

درد کی شدت حد سے زیادہ

تھی جسے وہ برداشت کرنے

کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

اسفند آپ اندر آجائیں

آپ کو لی

لگی ہیں دل چیختے ہوئے

اسفند

گاڑی کے اندر کی طرف

کھینچ رہی تھی

دل چھوڑو مجھے اسفند باہر

کی طرف

لپکا اور جس آدمی نے

اس پر

گولی چلائی تھی۔۔

اسفند گولیاں چلاتے

ہوئے اس تک

پہنچا اور اس کے گلے

پر چاقو چلا کر

اس کی شارگ کاٹ

دی چکا۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد اسی آدمی

کی پینٹ کی

جیب سے موبائل نکالتے

ہوئے

واپس بھاگ کر دل کے

پاس

گاڑی آگیا اور فرنٹ

سیٹ پر

ٹانگیں باہر کو لٹکائے

ہوئے

بیٹھ گیا۔۔

اسد کا نمبر ڈائل کرنے

لگا اسد

کوئی بھی ان نون نمبر نہیں

اٹھاتا تھا

مگر آج نہ جانے کیوں

اسے لگا کہ

یہ فون اسفند کا ہے۔۔۔۔

فون اٹھاتے ہی اسد

بے اختیار

بولا ٹائیگر کہاں ہو تم

اسد خان

اپنی ٹیم میں چھپے ہوئے

بہروپیے

کو باہر نکالو آج سب کچھ

ھ پلاننگ

کے تحت ہوا ہے بل سے

باہر

نکالو اس کیڈر کو جو ہم

نے رہ کر

ہم پر ہی وار کر رہا ہے

ٹائیگر

بنا اسد کی جواب دیے

ہوئے اپنی بات اس تک

پہنچا گیا۔۔۔

وقت سے پہلے یہاں پر پہنچ

جاؤ اگر دل کو کچھ ہوا تو میں

اپنے ہاتھوں سے تم سب

کی جان لے لوں گا۔

میں راستے میں ہوں ٹائیگر

بہت جلد تم تک پہنچ

جاؤں گا کچھ نہیں ہو گ

اتم لوگوں کو اسد یقین

دلاتے ہوئے بولا۔۔۔

اپنی پرواہ نہیں ہے مجھے

اسد خان اگر دل کو ایک

خروج بھی آئی تو میں

اس دنیا کو آگ

لگادوں گا ٹائیگر

پورے زور سے دھاڑا تھا۔۔

اسد کو لگا کے اس کے

کان کا پردا پھٹ جائیں گے

ٹائیگر کی دھاڑ سے۔۔

ٹائیگر کے اندر دل کو کھو

دینے کا ڈر اس قدر حاوی

تھا کہ اس کے آواز

سے اس کا ڈر ظاہر ہو رہا تھا۔۔

دشمنوں نے اپنا گھیرا تنگ کر لیا تھا موت پل پل ٹائیگر کے قریب اتی جا رہی تھی ٹائیگر گاڑی سے ٹانگیں لٹکائے ہوئے بیٹھ کر باہر کی طرف اپنے گند تانے ہوئے کتنوں کی جان لے چکا تھا خون کو بند کر کے دل کے پاس رکھتے ہوئے دل کے ہاتھ میں تھما کر بولا میری جان کو بہت اچھے سے پتہ ہے کہ اس کا کب اور کیسے استعمال کرنا ہے۔۔

دل رو رہی تھی اسفند اپ بھی گاڑی کے اندر اجائیں اور گاڑی کو لاک کر دیں اسود اپنے انا بھی لبوں سے ہلکا سا مسکرایا کیا میری بیوی یہ چاہتی ہے کہ اس کا

شوہر بزدلی کی موت مر جائے دشمنوں سے چھپ کر نہیں میں ایسا کچھ بھی نہیں چاہتی مگر اصل مجھے اپ کی زندگی چاہیے اپ اندر اجائیں پلیز اپ کو میری قسم گاڑی لاک کر دے اسفر کی گاڑی بلٹ پروف تھی اس لیے اندر خطرہ نہیں تھا۔۔

دل میرے پاس وقت نہیں ہے دشمن مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں میری بات کو غور سے سنو وہ دل کے کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے نزدیک کر کے بولا چاہے کچھ بھی ہو جائے تو تم گاڑی سے باہر نہیں نکلو گی یہ میرا ارڈر ہے۔۔پہلے والی غلطی دہرانا مت دل کچھ بھی ہو جائے تم گاڑی سے باہر مت انا۔۔۔

اگر آپ کو کچھ ہوا تو میں

مر جاؤں گی اسفند دل اسفند کے
سینے کے ساتھ لگی ہوئی زور قطار
آنسوں سے روتی ہوئی بولی۔۔

اگر تم گاڑی سے باہر نکلی
اور کسی نے تمہیں چھوا تو میں
مر جاؤں گا۔۔اسفند آپ
جان ہیں میری۔۔

تم عزت ہو اسفند شہریار کی
اور اگر تمہاری عزت پر
آنچ آئی تو میں خود کو شوٹ
کر لوں گا دل۔۔

وہ دل کے چہرے کو چومتا

ہوا گاڑی سے اترنے لگا

دل تم صرف اور صرف

اسفند شہریار کی ہو۔۔

جتنا پیار میں نے تم سے

کیا ہے اتنا کسی عشق نے

اپنے محبوب سے نہیں

کیا ہو گا دل اگر زندگی

نے ساتھ دیا تو میں

واپس لوٹا کر آیا تو

ضرور بتاؤں گا کہ اسفند

شہریار آپ سے
کتنا پیار کرتا ہے۔۔

دل گاڑی کے اندر تڑپ
اور رو رہی تھی مگر اسفند
دل کی گاڑی کو لاک کر
کے دشمنوں کا منہ توڑ جواب
دیتے ہوئے دھڑا دھڑ
گولیاں چلا رہا تھا۔۔

دل اندر گاڑی میں بیٹھے
ہوئے چیخ چیخ کر اسفند کو

آوازیں دے رہی تھی۔۔۔

اسفند پہلے سے ہی زخمی تھا

اوپر سے دشمن اس کے بے

حد نزدیک آچکے تھے دل کی

وجہ سے انہوں نے اسفند کو

تین چار گولیاں لگ چکی تھی۔۔

اور اسفند کا پورا وائٹ شرٹ

سے خون سے لت پت ہو گیا

تھا دل گاڑی میں بیٹھے ہوئے

اپنے بال نوچ نوچ کر چیخے
مار کر رو رہی تھی۔۔۔

چیخیں مارتے مارتے دل
ٹینشن سے ہوش ہو چکی
تھی جب اسے ہوش آیا
تو وہ ہاسپٹل کے بیڈ پر تھی۔

اور اس کے پاس کان اور
اسد کھڑے تھے مسکان کی
آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھی۔

اسد بھی بے حال تھا دل

نے ڈری ہوئی نظروں سے

دونوں کو دیکھا اور پوچھا

بھائی اسفند کہاں ہیں اسد

نے اپنی آنکھیں جھکالی۔

مسکان منہ پر ہاتھ رکھے

ہوئے سسکیاں لے لے

کر رونے لگی۔۔

دل کو آج تین دن کے بعد

ہوش آیا تھا ڈاکٹر نے کہا کہ

ان کو بہت بڑا دھچکا لگا ہے

جس سے ان کے دماغ پر
کافی گہرا اثر ہوا ہے۔۔

بھائی آپ کو اللہ کا واسطہ
ہے میں وہ نہیں سننا چاہتی
جو آپ اس وقت مجھے
سنانا چاہتے ہیں۔۔

خدا کا واسطہ ہے ایسا کوئی
ی الفاظ اپنے منہ سے
مت نکالیے گا جس کو
میں سن نہ پاؤں۔۔

دل اسد کا ہاتھ پکڑے
ہوئے رو رو کر التجا
کر رہی تھی

نور بیٹا اللہ تعالی جس حال
میں رکھے اس کی رضا میں
راضی رہنا چاہیے۔۔

ہم کون ہوتے ہیں اس کی
رضا پہ راضی نہ ہونے
والے اس لیے میرا بچہ
صبر سے کام لو۔۔

بھائی پلیز چپ ہو جائیں

میں نے پوچھا ہے کہ اسفند

کہاں ہیں بس مجھے اسفند سے

ملا دے۔۔۔

نور اسفند اب اس دنیا میں

نہیں رہا جھوٹ بول رہے ہیں

آپ آپ کو شرم نہیں آتی

اپنی بہن سے اتنی گھٹیا بات

کرتے ہوئے۔۔

اسفند کو کچھ نہیں ہو سکتا

دل پاگلوں کی طرح اپنے

ہاتھ پہ لگی ہوئی ڈرپ کی

نالیوں کو کھینچنے لگی

36

دل بیٹا ایسے مت کرو آپ کو نقصان ہو سکتا ہے اسد روتی ہوئی آنکھوں سے

دل کا ہاتھ پکڑے ہوئے

بولا۔۔

چھوڑدیں آپ مجھے میرا کیا نقصان ہو گا میرا تو سب سے بڑا نقصان ہو چکا ہے

میری تو دنیا ختم ہو گئی ہے۔۔

میری بلا سے اب پوری دنیا

میں آگ لگ جائے مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا جو شخص میرے جینے کی وجہ

تھا۔۔۔۔

جب وہ نہیں رہا تو مجھے

کیا لینا ہے اس دنیا سے میں اپنی جان لے لوں گی ویسے بھی مجھے تو خود ہی اسفند

نے کہا تھا کہ جب اس کو کچھ ہو جائے تو میں اپنی جان لے لوں۔۔

اس لیے میں اپنے اسفند کا کہنا

ضرور مانوں گی اور میں اپنی

جان لے لوں گی ہاں میں

ایسے ہی کروں گی۔۔

دل خود سے ہی باتیں کیے
جا رہی تھی دل کا دماغ
سلطنت بگڑ رہا تھا وہ کبھی
روتے روتے ہنسنے لگتی اور
کبھی ہنستے ہنستے رونے لگ
جاتی تھی۔۔۔

مگر رونے اور ہنستے میں
صرف ایک ہی شخص تھا
جس کا نام اس کی زبان پر

تھااسفنداسفنداوراسفند۔۔

اسداپنی بہن کواسفند کے
غم میں پل پل پاگل ہوتے
ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

دل
ڈپریشن میں جاچکی تھی
آج وہ خود کو کتنا بے
بس محسوس کررہا تھا
انڈرمافیاپرراج کرنے
والااسدمیر خان آج
اپنی اکلوتی بہن کے لیے

کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

اس کو ٹھیک کرنے کے

لیے اسفند کا ہونا

ضروری تھا۔ڈاکٹر صاف

جواب دے چکے تھے

کہ اگر کسی میں جینے

کی چاہ ہی نہ باقی رہے

تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔

مریض میں جینے کی

چاہت ہونی چاہیے

دل جینے کی چاہت ہی
چھوڑ چکی تھی۔۔

وہ اس وقت بھی پاگلوں
کی طرح خود سے ہی
باتیں کر رہی تھی۔۔

اسد دروازے پر کھڑا
ہوا آنکھوں میں آنسوں
بھرے ہوئے اپنی اکلوتی
بہن کو پل پل پاگل
ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

آپ سچ میں آگئے ہیں

دل بیڈ سے اتر کر دیوار

کے پاس کھڑی ہو کر

اپنے تصور میں اسفند کو

دیکھ کر بول رہی تھی۔۔

کہاں چلے گئے تھے آپ

مجھے چھوڑ کر آپ کو

نہیں پتہ ہے سب لوگ

مجھے آپ کے بارے میں

کتنی غلط باتیں

بتا رہے تھے۔۔

مجھے تو پتہ تھا کہ آپ

واپس آجائیں گے آپ

اپنے دل کو اکیلا تھوڑی

چھوڑ کر جا سکتے تھے۔۔

دل دیوار کے ساتھ اپنا سر

ٹکائے ہوئے تصور میں

اسفند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

دل ہوش میں آؤ اور خود

کو سنبھالو اسفند بھائی اس
دنیا میں نہیں رہے۔۔

مسکان دل کو کاندھوں
سے پکڑ کر جھنجھوڑتے
ہوئے بولی۔۔

دل مسکان کی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر
کانپتے ہونٹوں سے
روتے ہوئے بولی

میں اس کے بغیر نہیں

جی سکتی اس نے اپنے بنا

جینا اس نے سکھایا ہی

نہیں ہے۔۔

دل بلک بلک کر روتے

ہوئے زمین پر بیٹھ گئی

مگر دل میری بہن جینا

تو پڑے گا نا اگر آپ

اس طرح سے کرو گی۔

تو اسد کو دلاسہ کون دے

اور مجھے دیکھو دل جس

کا اکلوتا بھائی اس دنیا میں

نہیں رہا میں بھی تو جی

رہی ہوں نا مسکان کی

آنکھوں سے ٹپ ٹپ

آنسو گر رہے تھے۔۔

مسکان کو کتنی مشکل سے

اسد نے تھوڑا سنبھالا تھا

مگر دل کو دیکھ کر وہ پھر

سے بے قابو ہو کر رونے لگی

اس کی سوجی ہوئی آنکھیں

اس کے دل کا حال بیان

کر رہی تھی دل نے روتے

ہوئے مسکان کو اپنے گلے

لگا لیا بے شک مسکان کا

غم دل سے چھوٹا نہیں تھا۔۔

کیونکہ اس نے بھی اپنے

اکلوتے بھائی کو کھویا تھا

مگر دونوں کی نظر جب

سامنے دروازے سے

ٹیک لگائے ہوئے کھڑے

اسد پر گئی تو اسد کا غم

ان دونوں سے شاید بڑا تھا۔۔

اسد نے اپنے یار کو کھو

دیا تھا جو اس کا بازو تھا

ہنسنے کی وجہ وجہ تھا

اسد آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے

ہوئے دل اور مسکان

کے پاس آیا ان کو زمین سے

کھڑا کر کے اپنے گلے سے

لگا لیا۔۔

آپ لوگ صبر سے کام لو

اللہ تعالی کی ہر کام میں

بھلائی ہوتی ہے اللہ کی

رضا میں جو راضی رہتا ہے

اللہ تعالی اس سے بہت

خوش ہوتا ہے۔۔

اور شاید آپ لوگوں کا

صبر اپنے کے دکھوں کا

مداوا کر سکے دونوں کو

بیڈ پر بٹھا کر اسد

سمجھانے لگا۔۔

مگر اسد کے دل میں

اس وقت کیا کیا طوفان

اٹھ رہے تھے وہ کسی کو

نہیں بتا سکتا تھا جس کو

بتا سکتا تھا وہ اس وقت

اس کے ساتھ نہیں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

37°°°°°°°°°°°

اسد کافی طویل سفر طے کر کے ایک آئی لینڈ پر پہنچ گیا اب وہ ایک غار کی اندر داخل ہو رہا تھا غار کے کافی اندر آ کر اس نے چٹکی بجا کر پیچھے کھڑے ہوئے کارڈز کو وہی رکنے کا حکم دیا۔۔

اور خود غار کے اندر داخل ہو گیا اسد آج پورے پانچ مہینوں کے بعد اسفند سے ملنے کے لیے آئی لینڈ پر آیا تھا۔۔

اسد غار کے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی کرسی پر اپنا سر ٹکائے ہوئے اسفند بیٹھا تھا اس کی حالت اب پہلے سے بہت بہتر تھی باہر سے ایک تنگ نظر آنے والی جگہ تھی مگر اندر سے کافی وسیع اور کشادہ تھی۔

جہاں پر انسان آرام سے رہ سکتا تھا اسفند کو اس رات تین گولیاں لگی تھی ۔ایک بازو اور دو سینے میں اسفند کی حالت بہت خراب تھی۔

جس وقت اسد وہاں پر پہنچا تو اسفند وہاں پر نہیں تھا۔

وہ لوگ اسفند کو لے جا چکے تھے اور دل گاڑی کے اندر بے ہوش تھی گاڑی کو کافی نقصان پہنچایا گیا تھا دل کو گاڑی کے اندر سے نکالنے کے لیے۔

مگر گاڑی بلٹ پروف ہونے کی وجہ سے وہ لوگ دل کو نقصان نہیں پہنچا سکے تو وہ لوگ وہاں سے اسفند کو لے کر نکلے نکل گئے۔

اسد نے وقت پر دل کو گاڑی سے نکال کر ہاسپٹل پہنچا دیا تھا۔اسد کو اسفند کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے مگر اس جگہ کے حالات دل کا گاڑی میں بے ہوش ہونا اسی بات کی دلیل تھا کہ ٹائیگر پر بہت بری طرح سے حملہ ہوا ہے ٹائیگر دل کو بچانے میں تو کامیاب رہا مگر شاید خود دشمنوں کے شکنجے میں آ گیا۔

اس لیے اسد نے دل اور مسکان پر یہ ظاہر کر دیا کہ اسفند اب اس دنیا میں نہیں رہا اور یہ بات انڈر مافیا کی دنیا میں بھی آگ کی طرح پھیل گئی کہ ٹائیگر مر چکا ہے۔۔

اسد کے لیے یہ وقت آسان نہیں تھا ایک طرف اپنی اکلوتی بہن جسے وہ پل پل پاگل ہوتے دیکھ رہا تھا دوسری طرف مسکان جو نہ اچھے سے کھاتی سی سوتی تھی اپنے بھائی کے غم میں ہر وقت نڈھال ہو کر روتی رہتی تھی۔

اوپر سے مسکان کا پریگنٹ ہونا اسد کے لیے اور بھی کڑا امتحان بن گیا تھا اسد خان کی زندگی کا وہ خوشگوار لمحہ جسے وہ کب سے جینے کی تمنا رکھتا تھا جس طرح سے اس نے اپنا بچپن گزارا تھا اپنے ماں باپ کے بنا وہ اس کمی کو پورا کرنے

کے لیے اپنی اولاد چاہتا تھا جس پر وہ دنیا کی ہر خوشی اور اپنی محبت نچھاور کر سکے

مگر اس وقت حالات ایسے تھے وہ تو اس لمحے کو بھی پوری طرح سے خوش ہو کر جی نہیں سکا اسد خان کا دل اس وقت غم سے لبریز تھا اس کا جگری یار اس سے دور ہو چکا تھا زندہ تھا یا نہیں وہ نہیں جانتا تھا۔۔

مگر اسد بھلا اپنے یار سے غافل کیسے رہ سکتا تھا اسد نے زمین آسمان ایک کر دیے تھے اسفند کو ڈھونڈنے کے لیے آخر کار اس کی محنت رنگ لے آئی اور ایک ہفتے کے اندر ہی اسد نے اسفند کو ڈھونڈ لیا تھا ان لوگوں نے اسفند کو گولیاں مارنے کے بعد اپنی قید میں رکھ لیا تھا۔۔

اسد اپنی باہمت ٹیم کے ساتھ حوصلہ نہ ہارتے ہوئے آخر کار ٹائیگر تک پہنچ گیا اور کیسے نہیں پہنچتا یہ ٹائیگر کی تیار کی ہوئی ہی ٹیم تھی جس پر اس نے اپنا دن رات وقف کر دیا تھا۔۔

آ گئے تم اسد خان آخر کار تمہیں میری یاد آ ہی گئی اسفند انتہائی غضب ناک موڑ میں بولا۔۔

یار پانچ مہینوں کے بعد مل رہے ہو کم سے کم گلے تو لگ جاؤ اسد اسفند کو گلے لگانے کے لیے آگے بڑھا تو اسفند نے اپنے ہاتھوں سے اسد کو دھکا دیتے ہوئے پیچھے کر دیا۔۔

مجھے کوئی محبت کا بخار نہیں چڑھا جو تمہیں گلے لگاتا پھیروں تم جیسا گھٹیا یار میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا اسفند اپنی زبان سے اور نظروں سے کہر ہی ڈھا رہا تھا۔۔

کیا ہو گیا یار کیوں منہ میں انگارے لیے ہوئے بیٹھے ہو کم سے کم مجھے صفائی کا موقع تو دو اسد اسفند کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

اسد خود کو ٹائیگر کے غصے کے لیے تیار کر کے آیا تھا اسے آئیڈیا تھا کہ ٹائیگر اس وقت ایک زخمی شیر کی طرح تھا جو ہر وقت باہر نکل کر اپنے دشمنوں کے ٹکڑے کرنے کے لیے بہت بے چین تھا

اسد اسے یہاں پر چھوڑ کر گیا تو واپس پانچ مہینے کے بعد اس سے ملنے آیا تھا مگر اسد کو ہر پل کی خبر تھی ٹائیگر کے لیے ہر ضروری میڈیسن اس نے یہاں پر ہی مہیا کر دی تھی۔۔

فل سکیورٹی میں ان چار مہینے کے اندر ٹائیگر کی طبیعت پہلے سے بہت بہتر تھی مگر اب بھی وہ پوری طرح ٹھیک نہیں تھا۔۔
24 گھنٹے بہترین ڈاکٹر ٹائیگر کے پاس موجود رہتے تھے جو ٹائیگر کا بہترین علاج کر رہے تھے۔۔

کیوں صفائی دینے کے لیے یہاں پر عدالت لگی ہوئی ہے جہاں پر تم اپنی گواہیاں اور پیشیاں اکٹھیاں کر کے خود کو مظلوم ثابت کرنے والے ہو۔۔۔

ہاں یار عدالت تو لگی ہوئی ہے میرے یار کی عدالت جہاں پر مجھے خود کو بے گناہ ثابت کرنا ہے اور بے قصور بھی ثابت کرنا ہے گنہگار نہ ہوتے ہوئے بھی میں اپنے یار کی عدالت میں گنہگار تو ہوں تو مجھے صفائی کا موقع تو ملنا چاہیے نا اسد نظریں جھکائے ہوئے بولا۔۔

کیا صفائی دو گے تم اس بات کی کہ پچھلے چار مہینوں سے تم نے مجھے اپنی شکل نہیں دکھائی اور مجھے یہاں آئی لینڈ پر چھوڑ کر چلے گئے اور گھٹیا انسان یہاں پر فون بھی نہیں دے کر گئے کہ میں تم سے رابطہ کر سکوں۔۔

اور تم سے گھٹیا یے تمہارے گارڈ ہیں جو مجھے ہر وقت یہ بتاتے رہتے ہیں کہ سر آپ نے یہاں نہیں جانا سر آپ نے وہاں نہیں جانا ایک بار میں یہاں سے ٹھیک ہو کر نکلوں سب سے پہلے ان کے ٹکڑے کر کے جیک کو کھلاؤں گا اور اس کی دعوت کروں گا۔۔

اسفند کا غصہ دیکھ کر اسد کے لبوں پر ہنسی آگئی یار وہ بیچارے تو وہی کر رہے تھے جوان کو میں نے کرنے کے لیے کہا تھا ویسے بھی یار ان پانچ مہینوں میں کوئی اٹھویں بار تو میں گارڈ چینج کر چکا ہوں۔

آئے دن تو کسی کی ناک پھوڑ دیتے ہو کسی کا ہاتھ توڑ دیتے ہو بیچاروں کو زخمی کر دیتے ہو اور مجھے تمہارے لیے نئے اور بہترین گارڈ ڈھونڈنے میں کتنی مشکل پیش آتی ہے

جناب کو تو اس کا اندازہ بھی نہیں ہے کیوں نہیں سمجھتے ہو کے تمہاری جان کی حفاظت کرنا ان پر فرض تھا اس لیے یار تمہیں باہر نکلنے نہیں دیتے تھے۔۔

کیونکہ تمہاری حالت ابھی ٹھیک نہیں ہے تم دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہو اس لیے۔۔۔

ماشاءاللہ ان پانچ مہینوں میں تو تم لوگوں کے کافی پر نکل آئے ہیں تم لوگوں کو تو یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ میں ابھی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں اب یہ تم لوگ ٹائیگر کو بتاؤ گے کہ ٹائیگر کس قابل ہے اور کس قابل نہیں اسفند کا غصہ کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

ٹائیگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تمہاری آج بھی وہی حیثیت ہے جو کل تھی تمہاری جگہ نہ کوئی لے سکا ہے نہ کوئی لے سکے گا ہم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہے۔

اور ہمیں اور ہماری ٹیم کو نہ ڈر اور بہادر پاور فل بنانے والا ٹائیگر ہی ہے ٹائیگر ہے تو یہ ٹیم ہے ٹائیگر نہیں تو ہم بھی نہیں۔

اور ٹائیگر کمزور نہیں ہے یہ بات میں اچھی سی جانتا ہوں کہ سب کچھ پلاننگ کے تحت ہوا ہے اور غدار جب خود کے بیچ میں ہی چھپا ہو تو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔

مگر میں اس تک پہنچ چکا ہوں نام بولو اس کا اس کی جان کا حساب تو میں اپنے ہاتھوں سے ہی کروں گا ٹائیگر وہ اور کوئی نہیں امجد تھا جس نے تمہاری خبریں شمس تک پہنچائی ہیں اور دل اور تم مال میں تھے یہ بات بھی صرف اسے ہی پتہ تھی۔

میں ابھی تک اس تک نہیں پہنچ سکا وہ شمس کے اڈے پر ہی چھپا ہوا ہے ایک بار تم ٹھیک ہو جاؤ تو مل کر اس کا حساب کریں گے۔۔

اور رہی بات کہ میں پچھلے پانچ مہینوں میں تم سے ملنے کیوں نہیں آیا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ چاروں طرف دشمن گھات لگائے ہوئے تھے کہ کب اسد میر خان ٹائیگر کو ملنے جائے اور وہ لوگ تم تک پہنچ جائیں تو میں ایسی غلطی تو کبھی نہیں کر سکتا تھا کہ خود ان کو تم تک رسائی حاصل کروا دیتا۔۔

اور فون تمہیں اس لیے نہیں دیا کہ اگر تمہارے پاس فون ہوتا تو سب سے پہلے تم نور کو فون کرتے

دل پہلے تو تم اسے دل کہہ کر بلاؤ اسد کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے نے آئی برو اٹھا کر اپنے اسی اکڑو انداز سے بولا۔۔

اوکے یار ٹھیک ہے دل اب کچھ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ نور تم سے ملنے کی ضد کرتی اور میں اس کی ضد کے آگے ہار جاتا اور اسے لے کر تمہارے پاس آتا تو بات پھر وہیں پر آکر رک جاتی ہے کہ دشمن تم تک پہنچ جاتے صرف اسی لیے تمہیں فون نہیں دیا اور ایسی بات نہیں کہ میں تم سے غافل تھا تمہارے ایک ایک پل کی مجھے خبر تھی اسد اسفند کا دل صاف کرنے کے لیے پوری بات بتا رہا تھا۔۔۔

مگر اسفند اب بھی اپنی گردن اکڑائے ہوئے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے اپنا رخ دوسری جانب کیے بیٹھا تھا۔۔

اب میں نے ساری بات تو بتادی ہے اور تمہیں اچھی سے پتہ ہے کہ اس سچویشن میں یہی سب کچھ کرنا چاہیے تھا اگر تمہاری جگہ میں بھی ہوتا تو تم میرے لیے یہی کرتے تو اب یہ تم منہ کس لیے پھلا کر بیٹھے ہوئے ہو ذرا نظر ثانی کر کے بتاؤ گے۔۔

مسکان کیسی ہے ٹھیک ہے اور دل وہ بھی ٹھیک ہے اسد خان کیا چھپا رہے ہو تمہارا چہرہ تمہاری زبان کا ساتھ نہیں دے رہا۔

تو جتنا کچھ تم میرے ساتھ کر چکے ہو اتنی ہی سرداری کافی ہے اب مہربانی کر کے جو بھی بولنا بالکل سچ اور صحیح بولنا ورنہ پھر مجھ سے بھی کوئی اچھے کی امید مت رکھنا ٹائیگر آنکھیں دکھاتا ہوا بول رہا تھا کیونکہ اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ اسد کچھ چھپا رہا ہے۔۔

ہاں ٹائیگر چھپا تو میں تم سے رہا ہوں مگر پلیز اس کے بعد تم تیش میں مت آ جانا اسد سچ بتانے والا تھا۔۔

پہلے تم مجھے سچ بتاؤ پھر اس کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ مجھے تیش میں آنا ہے یا تمہیں پھولوں کی مالا پہنانی ہیں ٹائیگر آئی برو کو اٹھا کر اپنے مغرور انداز سے بول رہا تھا۔۔

بولو گے یا کوئی استخارہ کروانا پڑے گا کی اسد خان کے بولنے کا صحیح وقت کون سا ہے اسفند اسد کو چپ بیٹھا دیکھ کر غصے سے بولا۔۔

اسفند میں نے دل اور مسکان سے یہ کہا تھا کہ کہ کیا اسد آدھی بات بول کر ہی چپ کر گیا تو اسفند اس سے پوری بات پوچھ رہا تھا کی اس نے دل اور مسکان کو کیا کہا ہے۔۔

اسفند تمہاری حالت بہت خراب تھی کچھ پتہ نہیں تھا کہ تم بچتے ی ہو یا نہیں اور ایسے بھی میں دل اور مسکان کو تم سے نہیں ملا سکتا تھا۔۔

اوپر سے دشمن ہر طرف پھیلے ہوئے تھے میں ان کی حفاظت کے لیے انہیں گھر سے باہر بھی نہیں نکال سکتا تھا اس لیے میں نے ان سے یہی کہا کہ تم اس دنیا میں نہیں رہے کہتے ہوئے اسد کی زبان تھر تھرا رہی تھی اس سے اسفند کے لیے اس طرح کا جملہ بولا نہیں جا رہا تھا بامشکل اس نے الفاظ ادا کیے۔۔

میری موت کا سن کر دل نے برداشت کر لیا اسفند نے حیرت زدہ آنکھوں سے اسد کی جانب دیکھا نہیں بہت روئی مگر پھر میں نے آہستہ آہستہ سے سنبھل گئی۔

اور مسکان وہ بھی سنبھل گئی ہے ہاں پہلے سے کافی بہتر ہے ویسے بھی تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے اسفند نے آنکھیں اٹھا کر اسد کی طرف دیکھا کہ ایسے ماحول میں کون سی خوشخبری ہے جو اسد سنانے والا ہے۔۔

اسفند شہریار تم ماموں بننے والے ہو یہ بتاتے ہوئے اسد گال خوشی سے لال ہو رہے تھے یہ خبر سن کر اسفند کے چہرے پر بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی مبارک ہو اسد میر خان باپ بننے والے ہو بہت بہت مبارک ہو اسفند نے اٹھ کر اسد کو گلے لگایا اور مبارک باد دی۔۔

اسد میں تمہارے ساتھ ہی چلوں گا مجھ سے اب ان ویرانے میں نہیں رہا جاتا میں تنگ آ گیا ہوں یہاں پر

سارا دن تمہارے ان گارڈز اور ڈاکٹرز کی شکل دیکھ دیکھ کر ٹائیگر فائنل انداز سے بات کرتے ہوئے۔۔

نہیں ٹائیگر تم اس وقت یہاں سے نہیں جاسکتے ابھی تمہاری طبیعت پوری طرح سے اسمبلی نہیں ہے ڈاکٹر نے اوکے کی رپورٹ مجھے نہیں تھی اس لیے میں تمہیں ہر گز یہاں سے نہیں لے جا سکتا۔۔

اسد خان تم مجھے آرڈر دے رہے ہو نہیں ٹائیگر میں کوئی آرڈر نہیں دے رہا مگر تمہاری سیفٹی کے لیے یہاں پر رہنا ضروری ہے تاکہ تم پوری طرح سے ٹھیک ہو کر نکلو ہو اور ہم یک جان ہو کر اپنی دشمنوں سے ہر ایک چیز کا بدلہ لے سکیں۔۔

ٹھیک ہے میں ایک شرط پر یہاں رکو گا کہ میری دل سے بات کراؤ۔ نہیں ٹائیگر تم دل سے بات نہیں کر سکتے ابھی اتنی لمبی چوڑی ہمارے درمیان بحث ہوئی ہے تو ہماری سوئی پھر سے وہیں پر اکر کیوں اٹک گئی ہے۔۔

ٹھیک ہے بات کروادو میں صرف اس کی آواز سن کر فون بند کردوں گا مجھے اس کی آواز سننی ہے ان پانچ مہینوں میں میں نے دل کی آواز نہیں سنی اسد میں کتنا بے چین ہوں تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے تو پلیز میری ریکویسٹ ہے کہ میری دل کے ساتھ بات کروادو۔۔

پیار سے بول رہا ہوں کرواد و یار ورنہ ٹائیگر بن کر میں زبردستی خود بات کر سکتا ہوں اور دل تک پہنچ بھی سکتا ہوں مجھے مجبور مت کرو کہ میں اپنے خول سے باہر نکلو۔۔

کیسے بتاؤں تمہیں اسفند کے دل کی جو حالت ہے اس وقت وہ تم سے بات نہیں کر سکتی اسے تو خود کا ہی ہوش نہیں ہے نہ جانے کتنی باران پانچ مہینوں میں وہ اپنی جان لینے کی کوشش کر چکی ہے۔

آخر تنگ آکر اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروانا پڑا اس ڈر سے کہ کہیں وہ خود کی جان کے لیے ہی خطرہ نہ بن جائے۔۔

اسد سارا سارا دن گھر سے باہر رہتا تھا رات کو بھی لیٹ نائٹ ہی گھر جاتا تھا مسکان پریگنسی کی وجہ سے اپنے بھائی کے غم سے الگ نڈھال تھی۔۔

ایسے میں دل کا خیال ڈاکٹر سے اچھا کوئی نہیں رکھ سکتا تھا دل زیادہ تر دوائیوں کے اثر میں ہی سوئی رہتی تھی ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اگر اسے نیند کی دوائی نہیں دیں گے تو اس کا دماغ اسفند کے سوا اور کچھ نہیں سوچے گا۔۔

اور اس طرح اس کی حالت اور بھی خراب ہو جائے گی اب ایسے میں اسد اسفند کی دل کے ساتھ کیسے بات کرواتا۔

دل کی جو حالت تھی اگر اس وقت اسفند کو پتہ چل جاتا تو وہ تو اسد کو ہی یہاں پر زندہ گاڑ دیتا اسفند کا حد سے زیادہ دل کے لیے پوزیسف ہونا اسد کی نظروں سے چھپا ہوا نہیں تھا اس لیے اس نے اپنی جان بچاتے ہوئے بات نہ کروانا ہی مناسب سمجھا۔۔

تم بہت جلد انشاءاللہ ٹھیک ہو جاؤ گے تو یار پھر اکر دل سے جتنی مرضی باتیں کرنا یار فی الحال تم دل سے بات نہیں کر سکتے کیونکہ وہ فون پر آواز نہیں آئے گی تو ڈسٹرب ہو جائے گی کہ نہ جانے کون سے فون کر رہا ہے جو آواز نہیں دے رہا۔۔

اسد سے کوئی اچھا سا بہانہ بن نہیں رہا تھا کیونکہ سامنے تیز دماغ اور تیز نظر والا اسفند شہریار کھڑا ہوا تھا جس کی نظروں سے باتوں کو چھپانا اتنا آسان نہیں تھا۔۔

اسد خان کیا چھپانے کی کوشش کر رہے ہو تم دل سے بات کر لو مائک اوپن کر دینا میں صرف اس کی آواز سننا چاہتا ہوں اس کو ڈسٹرب کرنا بالکل نہیں چاہتا بس مجھے ایک بار اس کی آواز سننی ہے اسفند کی آنکھوں میں اس کے

تڑپ صاف نظر آرہی تھی دل سے ایک سیکنڈ کے لیے دور نہ رہنے والا اسفند پچھلے پانچ مہینوں سے اس سے دور تھا تو اس کی حالت کیسی ہو گی۔۔

اسد کیا بہرے ہو گئے ہو یا میں نے کوئی ایسا الجبرا کا سوال پوچھ لیا ہے جو تم سے حل نہیں ہو رہا اسود کو سوچ میں گم کھڑے ہوئے دیکھ کر اسود غصے سے بول رہا تھا میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ تم دل سے بات کر لو اور جب تم اس سے بات کرو گے تو میں اس کی اواز سن کر پر سکون ہو جاؤں گا تو اتنی سی بات کے لیے اتنا سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔۔

اسود جب میں گھر سے ایا تھا تو دل کو موسم کی وجہ سے بخار تھا تو شاید وہ ارام کر رہی ہو تو میں اس کے ارام میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا بس اسی لیے سوچ رہا تھا

کہ کیا کرنا چاہیے اسد بہانے پر بہانے بنائے جا رہا تھا اور خود ہی باتوں میں پھنستا بھی جا رہا تھا۔۔

اسد خان بات صرف اتنی ہی ہے یا کچھ اور بھی اسد اگر دل کو کچھ ہوا یا اس کے بارے میں تم نے مجھ سے کچھ چھپایا تو میں قسم سے تمہاری جان لے لوں گا۔۔

میرے لیے اس دنیا میں دل سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے دل میرے لیے کیا ہے یہ تو اسفند شہریار خود بھی نہیں جانتا۔۔

تو تم یہ یاد رکھنا کہ میری سب سے قیمتی چیز تمہارے پاس امانت ہے اگر اسد خان تم اس کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے تو لعنت ہے تمہاری بہادری اور مضبوطی پر۔

حب

ٹائیگر کبھی ان کے شکنجے میں نہ پھنستا اگر مجھے دل کی حفاظت زیادہ اہم نہ ہوتی تو ٹائیگر پر وہ لوگ صرف اسی لیے قابض ہو سکے کیونکہ مجھے ہر صورت میں دل کو بچانا تھا۔۔

میری اتنی محنت کے باوجود بھی میری دل کسی پریشانی میں مبتلا ہوئی تو میں تم لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں یہ یاد رکھنا تمہاری زبان تمہارے چہرے کا ساتھ نہیں دے رہی۔۔

ٹائیگر جذباتی مت بنو ایسا کچھ بھی نہیں ہے دل بلکل ٹھیک ہے بس یار موسمی بخار ہے انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گی تو میں تم سے بات کروا دوں گا تمہیں اس کی آواز سنا دوں گا اسد اسفند کو مطمئن کر کے وہاں سے نکل آیا۔۔۔

مگر اسد کو کیا پتہ کہ اسفند اس کی باتوں سے ایک پرسنٹ بھی مطمئن نہیں ہوا تھا۔۔

اس کے دماغ میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا جسے وہ عملی جامہ پہنانے کی سوچ ۔۔۔

38ooooooooo

اسد آج پھر گھر لیٹ آیا تھا تو مسکان اس کی امید کے مطابق سو چکی تھی اب تو یہ روز کی روٹین ہو گئی تھی اسد کام کی وجہ سے روز ہی گھر لیٹ ہی پہنچتا تھا اور مسکان اس کے آنے سے پہلے ہی سو چکی ہوتی تھی اسد مسکان کی بالکل کیئر نہیں کر پا رہا تھا

اسفند کی مسنگ کا اسد کی محبت پر بھی بہت گہرا اثر پڑا تھا وہ جس محبت سے مسکان کو رخصت کر کے دبئی لے کر آیا تھا

وہ محبت تو اسد مسکان پر لٹا ہی نہیں سکا وقت نے موقع ہی نہیں دیا تھا

اسد کے دبئی آتے ہی دو دن کے بعد اسفند دل کو لے کر ترکی چلا گیا تھا اور وہاں پر اسفند پر اٹیک ہونا اور اس کے بعد اسفند کا مسنگ ہو جانا۔

اسد کو چاروں طرف سے پریشانیوں نے گھیر لیا تھا ایک طرف دل جو اپنا دماغی توازن کھو رہی تھی اسد کی بہن جسے بچپن میں اس نے کھو دیا تھا۔

اس سے اس طرح سے پل پر موت کے قریب جاتے ہوئے دیکھنا اسد کے لیے اسان نہیں تھا ایسے میں وہ مسکان پر چاہ کر بھی توجہ نہیں دے پایا تھا ان پانچ مہینوں میں مسکان کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی تھی سب کو اس بات کا پوری طرح سے احساس تھا۔۔

مسکان نے اسد کو اتنی بڑی خوشی دی تھی مگر اسد اپنی پریشانیوں میں مسکان کی دی ہوئی خوشی کی پوری طرح سے قدر نہیں کر سکا تھا۔۔

تقریباً اب تو یہ معمول بن گیا تھا کہ مسکان کے سونے کے بعد اسد گھر آتا اور اس کے اٹھنے سے پہلے گھر سے جا چکا ہوتا۔

مسکان اسد سے کچھ بھی نہیں کہتی تھی مگر اسد کا اس طرح سے سے دور ہونا اس کے چہرے کی ویرانی بن کر اسد کو صاف نظر آتا تھا۔۔

مسکان گہری نیند میں سو رہی تھی اسد اپنا نائٹ سوٹ پہن کر مسکان کے پاس آکر بیٹھ کر بیٹھ گیا وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔

اس کا پیٹ دیکھ کر اسد کے دل کش لب مسکرانے لگے کیونکہ مسکان کا بڑا ہوا پیٹ نظر آ رہا تھا اسد نے بے اختیار نیچے جھک کر مسکان کے پیٹ پر اپنے لب رکھ دی ہے۔۔

آرام سے پیچھے ہو کر سو جائیں میرے بچے کو ڈسٹرب مت کریں مسکان کی آواز پر اسد نے چونک کر مسکان کے چہرے کی طرف دیکھا وہ جاگ رہی تھی

۔

آپ جاگ رہی ہیں پرنسز میں تو سمجھا کہ آپ سو گئی ہیں اور یہ ابھی ابھی آپ نے کیا کہا ہے کہ میں اپ کے بچے کو ڈسٹرب کر رہا ہوں۔

پرنس یہ صرف آپ کا بچہ نہیں ہے میرا بھی ہے تو میں اسے ڈسٹرب کیسے کر سکتا ہوں۔

اسد آج بہت دن بعد اچھے موڈ میں تھا اور وہ اس مسکان سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتا تھا اسے پیار کرنا چاہتا تھا جو بہت دنوں سے اس نے اپنے پرنسز پر نچھاور نہیں کیا تھا۔۔

نہیں یہ صرف میرا ہے کیونکہ آپ کو نہ تو اس بچے کی فکر ہے نہ اس بچے کی ماں کی تو آپ اسے اپنا بچہ بالکل بھی نہیں کہہ سکتے مسکان کافی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کروٹ لے کر لیٹ گئی۔۔

آئی ایم سوری پرنسز مجھے پتہ ہے کہ میں آپ کی کیئر کرنے میں کافی ناکام رہا ہوں۔

بے شک تمہارا غصہ جائز ہے میں ایک بہت خراب شوہر ہوں اور اس سے بھی زیادہ خراب باپ ثابت ہو رہا ہوں۔

مگر سارے حالات آپ کے سامنے تھے پرنسز ایسے حالات میں میں چاہ کر بھی آپ کی کیئر نہیں کر پایا مگر اب میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے تیار ہوں پلیز مجھے بتاؤ میری پرنسز کیسے مجھے معاف کرے گی میں وہ سب کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔

اسد مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو کروٹ دلا کر اپنی طرف کرتے ہوئے بڑی محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔

اپ کی غلطی کی یہی سزا ہے کہ آپ مجھ سے اور میرے بی بی سے دور رہیں
گے مسکان غصے سے نظروں کا زاویہ اسد سے ہٹا کر دیوار پر دیکھنے لگی۔

پرنسس آپ کا غصہ سر آنکھوں پر ہر سزا پانے کے لیے اسد خان تیار ہے مگر
آپ سے دور رہنا میرے بس کی بات نہیں ہے تو یہ سزا میں قبول نہیں کر
سکتا وہ مسکان کے بے حد قریب ہوتے ہوئے بول رہا تھا۔۔
رب کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

تو یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کو سزا بھی اپنی مرضی کی چاہیے وہ سزا تو نہ ہوئی پھر
مسکان اسد کو اپنی بات پر کان نہ دھرتے ہوئے دیکھ کر منہ کے زاویے
بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

پرنسز آپ کو تو اچھی طرح سے سزا بھی نہیں دینی آتی کسی کو اگر سزا دینی ہو تو اسے اپنے بے حد قریب کر کے اس کی سانسوں کو روک کر ان پر اپنا پہرہ لگا دیتے ہیں۔۔

اس کو کہتے ہیں سزا آپ مجھے اس طرح کی سزا دیں تو قسم سے میں ہنستے ہنستے روز سزا کے لیے تیار رہا کروں۔۔

اسد مسکان کے گالوں کو چومتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا مسکان تھوڑی سی جھٹپٹائی مگر اس کے بعد وہ خود کو اس کے حوالے کر گئی۔۔

کیونکہ وہ ساری راہ فرار بند کر چکا تھا مسکان کو پتہ تھا کہ وہ کتنا مرضی جھٹپٹا لے مگر ہو گا وہی جو اسد خان کی مرضی ہے۔۔
اسد کی قید سے جیسے ہی مسکان کے لب آزاد ہوئے تو فورن سے بولی۔۔

اتنے دن آپ کو میری یاد نہیں آئی مجھے خود سے دور رکھا اور آج جب خود کا دل کیا ہے تو آپ آ گئے ہیں مجھ پر اپنی محبت لٹانے۔۔۔

آپ سے کس نے کہا ہے کہ میں آپ سے دور رہا ہوں ہاں آپ کو دن میں ٹائم نہیں دے پاتا تھا یہ سچ ہے۔

مگر اسد کی ہر رات آپ کو اپنی آغوش میں لے کر ہی گزرتی تھی سچ بتائیں کیا آپ کو میری باہوں کا سخت دائرہ اور میرے سلگتے ہوئے ہونٹوں کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔

اسد اپنی محبت لوٹانے کے ساتھ ساتھ مسکان کی ہر بات کا پر اپر جواب بھی دے رہا تھا مسکان خاموش ہو گئی۔۔

ہمم تو اس کا مطلب ہے کہ میری پرنسس کو سب پتہ ہے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اسد کی محبت کی تپش میری پرنسس تک نہ پہنچے۔

اور اگر میری خانم دور رہنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنے دن میں نے آپ پر اپنی محبت کی بارش نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ بھی ڈاکٹر کے بہت سٹرک آرڈرز تھے کہ میں پہلے پانچ مہینے آپ کے قریب نہیں آ سکتا۔

کیونکہ بہت زیادہ کمپلیکیشنز ہو سکتے تھے کیونکہ آپ بہت زیادہ سٹریس میں تھی اور آپ اچھے سے کھا پی بھی نہیں رہی تھی جس کی وجہ سے آپ فزیکل طور پر بہت کمزور تھی۔

اور ہمارے بچے کو نقصان ہو سکتا تھا اس لیے میں نے خود کو روک کے رکھا اسد کی پوری بات سن کر مسکان کو خود پر بہت شرمندگی ہوئی۔۔

کہ وہ اسد کے بارے میں کیا کیا سوچ رہی تھی اور اوپر سے اسد نے کھل کر سب کچھ بتایا تو مسکان کی اپنی سوچ کا عکس بھی ال صاف نظر آ رہا تھا۔۔

تو وہ شرما کر اسد کے سینے میں سر کو چھپا گئی ہاہاہاہا اسد کا جاندار قہقہ بہت دنوں کے بعد مسکان کے کانوں میں گونجا وہ بے حد دلکش لگ رہا تھا۔۔

کھل کر کہا لگا کر ہنستے ہوئے بس شرم آنا شروع ہو گئی ہے میری بیوی کو مگر آئی لائک اٹ مجھے بہت اچھا لگا کہ آپ کے دل نے اپنے شوہر کی طلب ظاہر کی بیوی جب اپنے شوہر سے اپنی محبت ظاہر کرتی ہے تو شوہر کا خون کئی کلو بڑھ جاتا ہے۔۔

آہستہ آہستہ رات بڑھتی گئی اور اسد کی شدتیں بھی اتنے دنوں کی دوری کو اسد بہت تیز رفتاری کے ساتھ مٹا رہا تھا۔

مسکان کو سانس لینے تک کا موقع نہیں دے رہا تھا اس وقت مسکان کو اپنی سانس سے گلے میں اٹکی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

اسد کی سلگتے ہوئے لبوں کے لمس مسکان کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھے اسد راہ فرار اس پر بند کر چکا تھا۔۔

سوائے خود کو اسد کے حوالے کرنے کے مسکان کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا اسد پلیز مسکان کی من منائی سی آئی سی آواز اسد کے کانوں میں آئی۔۔

ششششش پرنسس اس وقت مجھے آپ کی آواز نہیں آنی چاہیے آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے اپنے کام میں کسی بھی طرح کی مدخلت بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔۔

اسد کی ذرا سی سختی والی آواز سے مسکان کی من منائی ہوئی آواز بھی آنا بند ہو گئی تھی۔۔

اسد کی ذرا سی سختی والی آواز سے مسکان کی تو ویسے ہی ڈر کے مارے جان نکلتی تھی اور ویسے بھی اسد اتنے دنوں بعد اس کے بے حد قریب آیا تھا تو ایسے میں مسکان بھلا اسد کو کیسے ناراض کر سکتی تھی۔۔

وہ خود بھی تو کتنے مہینوں سے اپنے اس اسد کو مس کر رہی تھی جو اپنی محبت میں اسے اس طرح سے بیگو تا تھا کہ ہر راہ فرار بند کر دیتا تھا۔۔

اس لیے خود کو اس کے حوالے کرتی ہوئی اپنی آواز اور جھٹپٹانا دونوں ہی بند کر چکی تھی۔۔

دھیرے دھیرے گزرتی رات کے ساتھ اسد کی شدتوں سے ٹوٹ کر اسی کی باہوں میں گر کر گہری نیند میں سو گئی۔

اور اسد ہمیشہ کی طرح اسے اپنی شدتوں سے ٹوٹ کر اپنی باہوں کے گھیرے میں پر سکون سوتے ہوئے دیکھ کر اپنے دلکش لبوں سے مسکرا رہا تھا

۔۔

اسد مسکراتے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہا تھا سوئی ہوئی مسکان کی پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسد کے دل نے ایک بیٹ مس کی اسد کو باپ بننے کا انوکھا اور الگ سا احساس محسوس ہوا تھا۔

جو بہت ہی خوبصورت احساس تھا اسد اس احساس کو محسوس کر کے اکیلے میں ہی مسکرا رہا تھا۔

مسکان کے پیٹ کو چھوتے ہوئے اسد کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کا بچہ اس کے سامنے کھیل رہا ہو یہ اسد خان کی زندگی کا بہت خوبصورت لمحہ تھا۔۔۔

اسد خان آپ لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ میں آپ کو ہر مصیبت اور غم سے دور رکھوں گا۔

اور دنیا کی ہر خوشی لا کر تم دونوں کے قدموں میں رکھ دوں گا مسکان کو اپنی باہوں میں بیچتے ہوئے اسد اپنے بچے اور مسکان کے ساتھ اپنی سوچ کے اندر ہی وعدہ کر رہا تھا۔۔

ـOOOOOOOOO

ٹائیگر نے جو سوچا تھا اپنے دماغ میں اب وہ کرنے کا وقت آ گیا تھا

ڈاکٹرز اور کارڈز جن کو لگ رہا تھا کہ ٹائیگر اس وقت بالکل شانت لیٹا ہوا ہے تو کارڈز اٹھ کر باہر کھانا کھانے بیٹھ گئے۔

اور ڈاکٹرز بھی آرام سے بیٹھ کر اپنی خوش گپیاں مارنے میں مصروف تھے کیونکہ آج بہت دنوں کے بعد ٹائیگر کا موڈ شانت تھا تو انہوں نے غنیمت

سمجھا کہ چلو جی آج ٹائیگر تھوڑا پر سکون ہے تو کیوں نہ ہم بھی تھوڑا سکون مار لیں مگر ان بیچاروں کو کیا پتہ تھا۔

کہ ٹائیگر کے شاطر دماغ میں کیا چل رہا ہے ٹائیگر اپنی پوزیشن کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور کھانا کھاتے ہوئے گارڈز کے پاس سے باہر کی طرف چل پڑا اسے سے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر کارڈز اور ڈاکٹر اس کے پیچھے بھاگے سر آپ کہاں جا رہے ہیں آپ اس وقت باہر نہیں جا سکتے کارڈ نے ٹائیگر کو روکنے کی کوشش کی۔

تو ٹائیگر ٹانگ کو گھماتے ہوئے اپنا نشانہ اس کے منہ کو بنا چکا تھا گاڈ کے منہ سے خون نکلنے۔

لگاڈاکٹرز نے روکنے کی کوشش کی سر پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اس وقت آپ کی جان کو خطرہ ہے اور آپ یہاں سے نہیں جا سکتے۔

ٹائیگر نے اب اپنا پسٹل ان کے سامنے کرتے ہوئے کہا جس جس کو اپنی جان پیاری ہے وہ دفع ہو جائے یہاں سے ورنہ میرے ہاتھوں نے بہت دن سے کسی کی جان نہیں لی۔۔

تو اگر تم لوگ نہیں چاہتے کہ میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ تو چپ چاپ میرا پیچھا چھوڑ کر دفع ہو جاؤ۔

ٹائگر پوری جوش کے ساتھ دھاڑا۔۔تو سر پلیز آپ ہمیں بھی ساتھ لے چلیں ہم آپ کی حفاظت کے لیے ہمیشہ تعینات رہیں گے۔

تو تم لوگوں کو میری بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی گاڈ کی بات پر ٹائیگر اپنے پسٹل کا ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ گارڈ نے ہاتھ کھڑے کیے پلیز سر جیسا آپ کہے کہ ہم ویسا ہی کریں گے۔۔

تو پھر تم لوگوں کو انسانوں والی زبان سمجھ میں کیوں نہیں آتی جب آرام سے بول رہا تھا کہ دفع ہو جاؤ تب سمجھ میں نہیں آیا ٹائیگر اپنا پسٹل اب بھی ان پر تانے ہوئے تھا۔۔

پھر نہ جانے ٹائیگر کو کیوں اس بے قصور سکیورٹی گارڈ پر ترس آ گیا اور وہ چھوڑ کر وہاں سے نکل پڑا۔۔

ڈاکٹرز اور سکیورٹی گارڈ تو اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔سب کو پتہ تھا کہ ٹائیگر ان سب کا صفایا کرنے میں پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لے گا۔۔

اس لیے بیچارے چپ چاپ کھڑے ٹائیگر کو شپ میں بیٹھ کر جاتا دیکھتے رہ گئے وہ صرف اسد کو انفارم کر سکتے تھے اس کے سوائے ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

ٹائیگر آئی لینڈ سے نکل کر شمس خان کی دنیا میں آگ لگانے جا رہا تھا ٹائیگر کے دل میں اس وقت بدلے کی آگ شدت پکڑ چکی تھی شمس خان کی وجہ سے جو تکلیف اس نے اپنی دل سے دور رہ کر برداشت کی تھی۔اسے اتنی آسانی کے ساتھ تو ٹائیگر بھولنے والا۔ہیں تھا

○○○○○○○

اسد کو ٹائیگر کے فرار ہونے کی خبر مل چکی تھی ٹائیگر ٹائیگر ٹائیگر کیوں نہیں سمجھتے ہو کہ اس وقت تمہارا وہاں سے نکلنا کتنا ان سیف تھا اسد غصے سے اپنی مٹھیاں میچے ہوئے آفس میں روم میں کھڑا تھا۔۔

جی سر آپ نے بلایا مجھے ہاں تو بہ تم جلدی سے ٹائیگر کو ٹریک کرو مگر اسد سر ٹائیگر تو آئی لینڈ پر محفوظ ہے نا تو ہمیں اسے ٹریک کیوں کرنا ہے سب ٹھیک ہے نا۔۔

نہیں جب ٹائیگر ٹھیک ہو گیا ہے تو سب کچھ ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے ٹائیگر نے تو قسم کھا رکھی ہے نا ہمیں سکون کی سانس نہیں لینے دے گا۔

سر میں کچھ سمجھی نہیں تو بہ حیرانگی کے ساتھ اسد کی بڑبڑاہٹ سن رہی تھی

تم بس اتنا سمجھ لو کہ موت ہمارے سر پر منڈلا رہی ہے ٹائیگر کسی وقت کی

ہمارے سر پر بم پھوڑ سکتا ہے۔

کیونکہ ٹائیگر آئی لینڈ سے نکل چکا ہے تو با کو تو لگا اس کے پیروں تلے سے

زمین نکل گئی ہے کیونکہ ٹائیگر کتنا خطرناک ہو چکا تھا یہ تو آئے دن آئی لینڈ

سے آئے ہوئے سکیورٹی گارڈ کے ٹوٹے ہوئے ناک ہاتھ سے پتہ چلتا رہتا تھا

۔۔

وہ تو یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی کہ ٹائیگر جب یہاں آئے گا تو ان کی کیا

کیا چیزیں ٹوٹیں گی۔۔

سر آپ سچ کہہ رہے ہیں کہ ٹائیگر سر وہاں سے نکل چکے ہیں نہیں تو کیا میں تمہارے ساتھ لطیفوں کی گیم کھیل رہا ہوں۔

اسد نے توبہ کی طرف گھور کر دیکھا نہیں سر آئی ایم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ اپنی جان بچاتے ہوئے آفس روم سے باہر نکل گئی۔

اسد کو تو اس وقت اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی جب ٹائیگر دل کا کو اس حالت میں دیکھے گا تو کیا کرے گا

یہ سوچ سوچ کر اسد کے پیروں کے نیچے کے نیچے سے زمین نکل رہی تھی

ooooooooo

39۔ooooooooooooo

دل اپنے تصور میں اسفند کو دیکھ کر خوشی سے اپنی باہوں کو پھیلا کر بیڈ سے پیر لٹکائے ہوئے بیٹھی تھی،،،

اسفند آپ آگئے میں آپ کا کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔

مجھے پتہ تھا جب رات ہو جائے گی سب ڈاکٹر جا کر سو جائیں گے تو آپ روز کی طرح مجھے ملنے آئیں گے۔

اسفند اندر آ جائے نا مجھ سے بیڈ سے اٹھا ہی نہیں جا رہا پتہ نہیں ڈاکٹر مجھے کون سی دوائی دے کے چلا جاتا ہے،،

اس کے بعد مجھ سے اٹھ کر چلا نہیں جاتا۔۔

دل بچوں کی طرح باہیں پھیلا کر بیڈ پر بیٹھی اسفند کے پاس آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

اسفند آہستہ آہستہ بوجھل قدموں کے ساتھ دل کے پاس آرہا تھا دل جسے اپنا تصور سمجھ رہی تھی وہ سچ میں اسفند تھا۔

اسفند اپنے دل کو ملنے کے لیے ساری سرحدیں توڑ کر آچکا تھا۔

مگر دل کی حالت دیکھ کر اسفند کا دل پھٹنے کو تھا دل کو شاید کوئی نیند کی دوائی دی ہوئی تھی۔

جس کے زیر اثر وہ پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی مگر اس نیم بے ہوشی میں بھی وہ اسفند کے پاس ہونے کے احساس کو محسوس کر سکتی تھی،

وہ تو اپنے دل میں کیا کیا ارمان لے کر آیا تھا مگر دل کی حالت دیکھ کر اسفند کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اسفند دل کے پاس آیا اور دل کو کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا دل میری جان یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے۔

کیا ہوا ہے میری حالت کو میں بالکل ٹھیک ہوں پتہ ہے جب آپ رات کو روز مجھ سے ملنے کے لیے آتے ہیں تو مجھے کتنا اچھا لگتا ہے میں سارا دن آپ کا انتظار کرتی ہوں۔

مگر مجھے پتہ ہے کہ جب تک یہ گندی ڈاکٹر میرے پاس رہتی ہیں تو تب تک آپ مجھے ملنے نہیں آتے آپ کو اچھا نہیں لگتا ناں۔

مجھے سب پتہ ہے دل بچوں کی طرح اسفند کی کمر کے گرد باہوں کا دائرہ بنا کر اسے کہ سینے میں سر چھپائے ہوئے اپنی معصوم باتیں سنا رہی تھی مگر اسفند کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر دل کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے دل بیڈ سے پیر نیچے لٹکائے ہوئے اسفند کی کمر پر ہاتھ باندھے بیٹھی تھی اسفند دل کو اپنی باہوں کے گھیرے میں کسے ہوئے اپنے گلے سے لگا کر کھڑا تھا۔

اسفند کے آنکھوں سے آنسو گرتے ہوئے دیکھ کر دل نے اپنا چہرہ اوپر کی طرف اٹھایا اور اپنے نازک سی ہتھیلیوں سے اسفند کے چہرے کو صاف کرنے لگی اسفند آپ رو رہے ہیں مجھے پتہ ہے آپ اس گندی ڈاکٹر کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ہیں ناں !! آپ مت روئیں میں اس گندی ڈاکٹر کا چاقو سے گلا کاٹ اس کو کر مار دوں گی۔۔

پھر وہ آپ کو کبھی تنگ نہیں کرے گی۔دل میرا بچہ ایسے نہیں بولتے۔۔ کہاں سے سیکھیں ہیں آپ نے اس طرح کی باتیں اسفند حیران تھا۔۔ میری دل خون خرابے اور قتل وغارت کی وجہ سے مجھ سے دور جانے کو تیار تھی آج وہ خود کسی کی جان لینے کی بات کر رہی تھی۔۔

اسفند کی معصوم سی دل جس سے چونٹی بھی ماری نہیں جارہی جاتی تھی آج وہ ڈاکٹر کا گلا کاٹنے کی بات کر رہی تھی۔۔
اسفند سے اپنی دل کی ایسی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی تھا۔

دل پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہی تھی مگر اسفند تو دل کی حالت دیکھ کر اس قدر سکتے میں تھا کہ اسے اپنی باہوں میں کسے ہوئے کھڑا تھا۔

اسفند سے کچھ بولا ہی نہیں جارہا تھا۔۔

کون ہیں آپ اور یہاں اس وقت کیا کر رہے ہیں نرس اندر آئی تو اسفند دل کو اپنے گلے سے لگائے ہوئے کھڑا تھا۔

اسفند کو اس وقت اس نرس کی موجودگی زہر لگ رہی تھی وہ کتنے مہینوں کے بعد اپنی دل کو اپنے گلے سے لگائے ہوئے تھا ایسے میں اس نرس کا آنا ٹائیگر کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

ٹائیگر نے نظر اٹھا کر قہر ڈھاتی ہوئی نظروں سے جب نرس کی جانب دیکھا تو نرس کی تو جیسے جان ہی نکل گئی۔۔

نرس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرے جس میں وہ دل کے لیے میڈیسن لے کر آئی تھی۔۔

ٹھاہ کی آواز سے زمین پر گری

اور ساری دوائیاں زمین پر بکھر گئیں۔

نرس تو الٹے قدم پیچھے کو بھاگی۔

وہ بیچاری کیسے نہ بھاگتی۔۔

سامنے ٹائیگر کھڑا تھا جسے دیکھ کر تو بڑوں بڑوں کی ٹانگیں کانپ جاتی تھیں۔

تو یہ تو بیچاری معصوم سی نرس تھی۔

ٹائیگر کی آنکھوں میں دہشت دیکھ کر خوف کے مارے اپنی روح پرواز کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

اس نے بھاگنا ہی مناسب سمجھا۔

دو منٹ کے بعد نرس اندر اپنے ساتھ دو ڈاکٹرز کو لے کر آئی سر کون ہیں آپ اور آپ اس مریض کے پاس کیا کر رہے ہیں۔۔

آپ جو کوئی بھی ہیں بنا اسد میر خان کی اجازت کے آپ اس مریض کو نہیں مل سکتے۔۔

اسد میر خان کے سخت آرڈرز ہیں۔۔

ویسے اتنی ہائی سکیورٹی میں آپ روم میں پہنچے کیسے ڈاکٹر حیران نظروں سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہیں تھے۔

خبردار!! جو دوبارہ اس کو مریض کہا تو جان لے لوں گا تم لوگوں کی ۔۔

ٹائیگر ڈاکٹر کو قہر برساتے ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

دل اسفند شہریار نام ہے اس کا بیوی ہے یہ میری اور مجھے اس سے ملنے کے لیے کسی کی اجازت درکار نہیں ہے سمجھے۔۔

مگر سر ہمیں اسد خان کی اجازت نہیں ہے کہ ان سے کسی کو ملنے دیا جائے اگر آپ ان کی اجازت کے بغیر اس طرح سے ان کو ملنے کے لیے آئے ہیں اور ان کو پتہ چلا تو وہ ہمیں جان سے مار دے گا ۔۔

پلیز سر ہمیں جان اور نوکری کا خطرہ ہے اس لیے آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔

ڈاکٹر ٹائیگر کی دہشت دیکھ کر بیچارہ دبی دبی آواز میں بول رہا تھا ۔۔

تو پھر بول دینا اسد خان سے کہ اسفند شہریار آیا تھا اور اپنی بیوی کو لے کر چلا گیا۔۔

ٹائیگر نے جھک کر دل کو اپنی گود میں اٹھالیا جو دوائیوں کے زیر اثر نیم بے ہوشی میں تھی۔۔

سر آپ اس طرح ان کو لے کر نہیں جا سکتے چاہے آپ اس کے شوہر ہیں پھر بھی ہم مجبور ہیں۔۔

اسد خان ہماری جان لے لے گا اگر یہ یہاں پر ان کو ناں ملی تو۔۔۔

ڈاکٹر ٹائیگر کے پیچھے پیچھے آتا ہوا ٹائیگر کی منتیں کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اور تمہیں پتہ ہے کہ اگر اب تم نے مجھے یہاں سے جانے سے روکا تو اسد خان تو تمہاری جان بعد میں لے گا پہلے تو میں تمہارے ٹکڑے کروں گا جو کسی سے بھی گنے نہیں جائیں گے۔

تمہارے سٹاف کو میں سرجری کا ایک نیا انداز سکھاؤں گا جسے تمہارا سٹاف ہمیشہ یاد رکھے گا۔۔

ٹائیگر کی آنکھوں میں اتنی دہشت اور انداز میں اتنا ایٹیٹیوڈ تھا۔

کہ ٹائیگر کے ڈر سے سب ڈاکٹر جو پیچھے آرہے تھے اپنے قدم وہیں پر روک کر کھڑے ہو گئے۔۔

ٹائیگر کا ہر انداز یہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی عام اور معمولی بندہ نہیں ہے۔۔

ڈاکٹر بیچارے تو اس وقت ایسی سچویشن میں تھے کہ اگر دل کو لے جانے دیتے تو اسد خان مار دیتا،،

،، اگر نہیں لے کر جانے دیتے تو ٹائیگر مار دیتا

ڈاکٹر کی حالت اس وقت بہت قابل رحم تھی۔کچھ ڈاکٹرز تھیں جو دور کھڑی ہوئیں ٹائیگر کی پرسنلٹی سے متاثر ہو کر آپس میں کھسر پھسر کر رہی تھی۔۔

ہائے یار کتنا خوبصورت بندہ ہے اور کتنا ہینڈسم ہے اتنا خوبصورت بندہ میں نے تو اپنی لائف میں کبھی نہیں دیکھا۔۔

ہائے یار یہ لڑکی کتنی خوش قسمت ہے جس کو اپنے باہوں میں اٹھا کر یہ لے کے جا رہا ہے۔۔۔

کاش اس کی باہوں میں اس کی جگہ میں ہوتی۔۔

افففف قیامت ہے یہ بندہ ڈاکٹر زدل تھامے ہوئے کھڑی تھیں۔۔وہ کچھ غلط بھی نہیں بول رہی تھیں کیونکہ ٹائیگر خوبصورت تو سچ میں اتنا تھا کہ ایک دفعہ تو عورت کیا مرد بھی اس کی طرف دیکھ کر متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتے تھے۔۔

قسم سے اس وقت وہ کوئی فلمی ہیر و لگ رہا تھا۔۔
بلیک کلر کی جینز پہنے ہوئے اس پر وائٹ کلر کی شرٹ ۔آستینوں کو کوہنیوں تک فولڈ کرر کھا تھا۔۔

سینے کے دو کھلے ہوئے بٹن جہاں سے اس کے سینے کے بال نظر آرہے تھے جو اس کی مردانہ شخصیت کو اور بھی نکھار کر سامنے لا رہے تھے۔۔

اس کے گورے بازو اور اس پر گھنے بال بے حد جاذب نظر لگ رہے تھے۔۔

اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی واچ اس کے ہاتھ کی خوبصورتی کو اور بڑھا رہی تھی۔

چوڑا سینہ جم سے فٹ رکھا ہوا مضبوط جسم چھ فٹ کی پرفیکٹ ہائٹ وہ بندہ ہر طرح سے تو پرفیکٹ تھا۔

تو کیسے نہ اس پر کسی کی نظر رکتی اور کیسے لڑکیاں اس پر اپنا دل نہ ہارتیں۔۔

بے شک وہ کسی بھی لڑکی کے لیے خوبصورت ساڈریم تھا جسے ہر لڑکی اپنے خوابوں کا شہزادہ بنا سکتی تھی۔۔

ڈارک براؤن بال جن کو بہت سٹائلش طریقے کے ساتھ جل سے سیٹ کر رکھا تھا۔۔

اس کے گورے رنگ کے اوپر چھوٹی چھوٹی سی داڑھی گالوں میں پڑتے ہوئے گہرے ڈمپل جو بنا مسکرائے بھی واضح نظر آرہے تھے۔۔

اس اکڑو شہزادے کے حسن کو اور بھی چار چاند لگا رہے تھے اس کی کرسٹل جیسی آنکھیں اس میں دہشت۔۔

مگر کسی کو کیا پتہ تھا کہ اس کا نشہ تو اس وقت اس کی باہوں میں ہے،
ٹائیگر ہاسپٹل کے باہری راستے کی طرف چلتا ہوا آرہا تھا کہ سامنے سے ایک سینیئر ڈاکٹر اندر داخل ہو رہا تھا۔ جس کو شاید اس کی ٹیم نے فون کرکے ساری سچویشن کے بارے میں بتایا تھا اس کے تو ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے لگ رہے تھے۔

آتے ہی بڑے سلجھے ہوئے انداز کے ساتھ ٹائیگر بولا۔ سر ان کو یہاں پر ایڈمٹ ان کے بھائی نے کروایا ہے تو آپ ان کو بلائیں تو ہم ان کے ڈسچارج پیپر تیار کروا دیں گے۔

پھر آپ ان کو لے جا سکتے ہیں۔ بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائیں تمہارے ڈسچارج پیپر۔
تم سے کس نے کہا کہ مجھے تمہارے ڈسچارج پیپر کی ضرورت ہے اپنی بیوی کو لے کر جانے کے لیے۔۔

ٹائیگر نے اپنی پسٹل کا رخ ڈاکٹر کی طرف کیا تو ڈاکٹر کی تو ہوا ٹائٹ ہو گئی۔

ڈاکٹر تو وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے باقی بچی بیچاری نرسز اور باہر کھڑے ہوئے سکیورٹی گارڈ ۔۔

سیکیورٹی گارڈ نے تو پہلے ہی ٹائیگر کو اندر آتے ہوئے دیکھ لیا تھا،،
وہ تو ٹائیگر کو روکنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے کیونکہ ان کو ٹائیگر کو روکنے کا
انجام بہت اچھے سے پتہ تھا۔۔

یہاں پر جو سیکیورٹی گارڈ تعینات کیے ہوئے تھے وہ سب اسد کے خاص
بندے تھے جو ٹائیگر کو بہت اچھے سے جانتے تھے تو ٹائیگر سے پنگا لینے کی تو
کسی میں ہمت نہیں تھی۔
ان بیچاروں کو تو اپنی ہڈیاں بہت عزیز تھیں جن کو توڑنے کے لیے ٹائیگر کو
کچھ منٹ ہی چاہیے تھے اس لیے بیچارے چپ چاپ سے سر جھکائے ہوئے
ہاسپٹل کی دیوار کے ساتھ چپکے کھڑے تھے۔۔
ٹائیگر دل کو اپنی باہوں میں کسی بچے کی طرح اٹھاتے ہوئے ہاسپٹل سے باہر
لے جا رہا تھا۔

ڈاکٹرز نے اسد کو انفارم کیا تو اسد نے ڈاکٹر سے کہا کہ اس کو لے جانے دو اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی مت کرنا ورنہ انجام کے زمہ دار آپ لوگ خود ہوں گے۔۔

اسد کو اچھے سے پتہ تھا کہ ٹائیگر دل کو لیے بنا وہاں سے نہیں جائے گا حالانکہ اس وقت بہت خطرہ تھا۔

ٹائیگر کا وہاں سے دل کو لے کر نکلنا کسی بھی بڑے خطرے کو دعوت دے سکتا تھا۔۔

مگر اتنی ہمت کسی میں نہیں تھی جو ٹائیگر کو روک سکتا یا ٹائیگر کے دماغ میں جو چل رہا تھا اسکو سمجھ سکتا۔

ٹائیگر دل کو اٹھا کر ہاسپٹل سے باہر لے آیا اور آ کر اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر آرام سے بٹھاتے ہوئے سیٹ بیلٹ باندھنے لگا۔۔

سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے اپنے لب دل کے ماتھے پر رکھ کر بڑی شدت سے اس کے ماتھے کو چومتا ہوا پیچھے ہٹا اور آکر گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

خود پر سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے اپنی نظریں دل کے چہرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا دل کے چہرے پر حد سے زیادہ ویرانی نظر آرہی تھی۔

دل نیم بے ہوشی میں سیٹ سے سر ٹکائے ہوئے مرر کی طرف لٹک گئی اسفند نے جلدی سے اس کے سر کے پیچھے سے ہاتھ لے جا کر اس کے سر کو اپنے کاندھے پر رکھ لیا۔اور گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے ہاسپٹل کے پارکنگ ایریا سے باہر آگیا۔۔

اسفند ہم کہاں جارہے ہیں دل آنکھیں بند کیے ہوئے اسفند سے سوال کر رہی تھی وہ اب بھی نیند میں ہی بول رہی تھی۔میری جان اپنے اسفند کے

ساتھ جا رہی ہو تو اس لیے آپ کو سوچنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری جان آرام سے سو جائیں۔

اسفند نے پتہ نہیں کس طرح سے ہوٹل تک کا سفر طے کیا تھا پورے راستے اس کا دل بس ایک ہی بغاوت پر اترا ہوا تھا۔

کہ دل کو اپنے سینے سے لگائے اور اس کے چہرے کو اپنے لبوں کا محبت بھرا لمس محسوس کروائے دل تو اپنے ہوش میں نہیں تھی مگر اسفند اسے دیکھ کر ہوش سے بیگانہ ہو رہا تھا۔

اسد خان اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی میری دل کی کیا حالت کر دی ہے تم نے معاف نہیں کروں گا۔ تجھے کمینے انسان اگر تو دل کا بھائی نہ ہوتا تو سب

سے پہلے گاڑی کارخ تیرے گھر کی طرف کرتا اور اپنی پسٹل کی ساری گولیاں تیرے سینے میں اتار دیتا۔

مگر اب بھی تیرے لیے معافی کی گنجائش تو بالکل نہیں ہے میرے پاس ایک بار مجھے اپنی دل کو ٹھیک کر لینے دو اس کے بعد دیکھ لوں گا میں تمہیں۔۔

دل میں سوچتا ہوا اپنا ایک ہاتھ دل کے کاندھے کے اوپر سے گزار کر دل کے کاندھے کو سہلا رہا تھا۔۔

دل اسفند کے کاندھے پر کچھ اس طرح سے سر ٹکائے ہوئے تھی کہ اس کی گرم گرم سانسیں اسفند کی گردن کو چھو رہی تھی۔جو اسفند کو اور بھی بے چین کر رہی تھیں۔۔وہ بار بار سٹیرنگ سے نظریں ہٹا کر دل کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا آخر اتنے مہینوں کے بعد وہ دل کے اتنے قریب تھا۔۔

تو آج بے چینیاں اور بے قراریاں تو حد سے بڑھنی ہی تھیں۔۔

اسفند دل کو لے کر ہوٹل میں پہنچا اور ریسپشن سے اپنے روم کی چابی کو کلیکٹ کر کے اپنے روم کی طرف جا رہا تھا۔

وہ اب بھی دل کو اسی طرح گود میں اٹھائے ہوئے تھا ڈاکٹرز کی طرح یہاں ریسیپشن پر کھڑی ہوئی لڑکی اور دیگر لڑکیاں جو ہوٹل میں رکی ہوئی تھیں۔اور ادھر گھوم رہی تھیں وہ ٹائیگر کو دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھر رہی تھیں اور رشک کر رہی تھیں کہ اس لڑکی پر جس کو اس نے اپنی گود میں بڑی محبت سے اٹھا رکھا تھا۔

روم کے اندر داخل ہوا تو ایک ویٹر جو ٹائیگر کے پیچھے پیچھے ہی آ رہا تھا اصل میں وہ ٹائیگر کا خاص بندہ تھا جو اس کا سیکیورٹی گارڈ تھا جو اس وقت روم کے دروازے کے باہر ٹائیگر نے خود تعینات کیا ہوا تھا۔

ٹائیگر اس وقت اپنی حفاظت خود بہت اچھے سے کر سکتا تھا کیونکہ پچھلی دفعہ جو حادثہ دل کو ساتھ لے جاتے ہوئے پیش آیا تھا۔ ٹائیگر کو لگتا تھا کہ اس میں بڑی حد تک اس سے خود غفلت ہوئی تھی جسے وہ دہرانا نہیں چاہتا تھا۔

اس لیے اس وقت ہوٹل کے اندر بے شمار ایسے سول کپڑوں میں لوگ گھوم رہے تھے۔ جو اصل میں ٹائیگر کے گارڈز تھے جو ٹائیگر نے دل کی حفاظت کے لیے تعینات کر رکھے تھے۔

اس وقت ٹائیگر نے دل کے ارد گرد سکیورٹی اتنی ٹائٹ کر رکھی تھی کہ کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی تھی۔ روم کو ٹائیگر نے بہت خوبصورتی کے ساتھ گلاب کے پھولوں سے ڈیکوریٹ کروایا تھا۔

وہ دل کا استقبال بہت شاندار کرنا چاہتا تھا مگر اسے کیا پتہ تھا کہ جب وہ دل کو لے کر آئے گا تو دل اسے اس حالت میں ملے گی۔

پورے روم کو گلاب کے پھولوں سے اتنا مہکایا گیا تھا کہ پورے روم میں پھولوں کی خوشبو اس قدر پھیلی ہوئی تھی کہ پورے روم میں ایک رومینٹک سا ماحول بنا تھا۔اسفند دل کو بیڈ پر آرام سے لیٹاتے،ہوئے خود بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے اس کے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کی نظر دل کے پنک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر گئی تو اس کی پیاس ایک دم سے بڑھ گئی اور وہ بے اختیار اپنا چہرہ اس کے نازک سے لبوں پر جھکاتا ہوا اپنی پیاس بجھانے کی کوشش میں لگ گیا۔

مگر پیاس تو آج کسی صورت بھی بجھنے والی نہیں تھی مگر اس کی تشنگی میں اتنی شدت تھی کہ دل نے دوائیوں کے زیر اثر ہونے کے باوجود بھی اپنی تھوڑی سی آنکھیں کھولیں اور اسفند کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔

اسفند کو پیچھے کی طرف دھکیلا جس سے اسفند ہوش کی دنیا میں واپس آ گیا۔
اور اسے احساس ہوا کہ اس کی دل اس وقت نیند میں ہے اور مجھے اسے
ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے۔۔
بامشکل خود کو پیچھے کرتے ہوئے دل کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔اسفند بار
بار اپنے ہاتھ سے دل کے چہرے کو چھو رہا تھا کبھی اپنے وہ ہاتھ کے انگوٹھے
سے اس کے گالوں کو رب کرنے لگ جاتا کبھی اپنا ہاتھ اس کی گردن پہ رکھتے
ہوئے اپنی شہادت کی انگلی سے گردن پر لائنیں بنانے لگتا۔

اسفند سے اس وقت اپنا آپ سنبھالا نہیں جا رہا تھا اسفند کا دل ہر صورت اپنی
دل کو اپنی باہوں میں لے کر اس پر اپنی شدتیں لوٹانا چاہتا تھا۔ مگر دل اس
وقت ہوش میں نہیں تھی اور اسفند اپنے حد سے زیادہ چھلکنے والے محبت کے
اس جام کو دل پر نیند کی حالت میں ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

اسے دل پورے ہوش حواس میں چاہیے تھی جو اسفند کے پاس آنے پر مزاحمتیں کھڑی کرتی اور بار بار اسفند کا نام اپنے لبوں سے پکارتی۔ مگر دل اس وقت اس حالت میں نہیں تھی جو اسفند کے چھونے سے شرماتی اور اس کی قربتوں سے ٹوٹنے کے ڈر سے مزاحمتیں کرتی۔

اسفند جھٹکے سے دل کے پاس سے اٹھا اور جا کر خود کو واش روم میں بند کر کے شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ دل کو اپنے پاس لا کر بھی اپنے قریب نہیں کر سکتا تھا اس کا غصہ وہ اپنے اوپر اس طرح سے نکال رہا تھا خود کو ٹھنڈے پانی کے نیچے کتنی دیر کھڑا کیے رکھا۔

اسے ایسے لگ رہا تھا کہ اس کا خون اس کی رگوں کے اندر جمنا شروع ہو گیا تو اپنے جسم کو ٹاول سے پہنچتے ہوئے وائٹ کلر کا ٹراؤزر پہن کر بنا شرٹ پہنے ہوئے شرٹ لیس ہی آ کر دل کے پاس لیٹ گیا۔۔

دل کی کمر کے گرد اپنے ہاتھوں کا دائرہ تنگ کرتے ہوئے اسے زور سے خود سے لگائے ہوئے اپنے پاؤں سے کمبل کو کھینچتے ہوئے اپنے اور دل کے اوپر اوڑھ لیا۔

اور سونے کی کوشش کرنے لگا دل میری جان اٹھ جاؤ تمہارا اسفند اس وقت کتنا بے چین ہے تمہیں اپنی باہوں میں سمیٹنے کے لیے دل اٹھو اور اپنے اسفند کی پیاس مٹاؤ۔۔

تمہارے اسفند کو تمہاری محبت کی بہت زیادہ ضرورت ہے دل اتنے مہینوں ہو گئے ہیں مجھے تمہارے لبوں کی نرمی محسوس کیے ہوئے۔

اسفند دل کے کانوں میں سرگوشیاں کرتے ہوئے خود کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جبکہ اس کے گستاخ لب بار بار جا کر دل کے چہرے پر اپنے لمس چھوڑ رہے تھے۔۔

دل کے چہرے پر اسفند کے گرم گرم لمس دل کو گہری نیند میں بھی جھلسا رہے تھے۔اسفند خود کو نہیں روک پا رہا تھا وہ حد سے زیادہ بے چین ہو کر دل کے چہرے کو چومتے ہوئے اس کے لبوں پر آ گیا وہاں پر اپنی شدتیں لٹانے لگا۔اس کی پیاس بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بجھتی بھی کیسے اتنے مہینوں کی پیاس تھی۔

وہ دل کی گردن پر اپنے لمس چھوڑنے لگا دل کی بیوٹی بون کو چومتے ہوئے اسفند نے دل کے دل والے مقام پر اپنے لب رکھ دیے۔

جس سے دل کی نیند میں ہی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔اسفند کے سلگتے ہوئے لبوں میں اس وقت اتنی تپش تھی دل نیند میں ہی سسکیاں لے رہی تھی۔

دل کی سسکیاں اسفند کی بے تابیوں کو اور بڑھا رہی تھی اتنے مہینوں کے بعد آخر اس کا محبوب اس کے باہوں میں تھا تو اسفند صبر کرتا بھی تو کیسے اس کی جان سے پیاری بیوی جس پر وہ پورا حق رکھتا تھا۔

خود کو روکنے کی کوئی وجہ بھی تو نہیں تھی وجہ تھی تو صرف اتنی کے وہ اپنی دل کو پورے ہوش و حواس میں اپنے قریب لا کر اس پر اپنی شدتیں لٹانا چاہتا تھا۔

آخر کار وہ اسفند شہریار تھا جس کا خود پر پورا اکنٹرول تھا خود کو دل کے اتنے قریب لے جا کر ڈوبنے سے چند سیکنڈ پہلے ہی خود کو واپس کنارے پر لے آیا اور ٹھنڈی سانس بھر کر دل کو اپنے ساتھ لگا کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

دل جلدی سے ٹھیک ہو کر ہوش میں آؤ قسم سے کوئی رائیت نہیں دوں گا۔۔ اپنے ہر ایک لمحے کا تمہارے اس نازک سے وجود سے حساب لوں گا بہت تڑپا ہوں اکیلے راتوں میں دل تمہارے لیے میں۔۔

وہ دل کے گال کو چومتے ہوئے دل کو ساتھ لگائے ہوئے ہلکی سرگوشی سے بول رہا تھا۔۔

پتہ نہیں کتنی مشکل کے بعد اسفند کو آخر کار نیند نے اپنی آغوش میں لے ہی لیا۔۔

ابھی اسے لیٹے ہوئے کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ اس کے فون کی رنگ ٹون بج اٹھی جسے ٹائیگر نے بڑی ناگوار نظروں سے آنکھیں کھول کر دیکھا

ٹائیگر کو اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ اس وقت فون کرنے والی ہستی کون سی ہے اس لیے اس نے فون نہیں اٹھایا فون پھر بجا تو ٹائیگر نے کال کاٹ کر فون کو سائیڈ پر رکھ دیا۔

جب تیسری بار رنگ ٹون بجی تو ٹائیگر نے فون اٹھایا اور غصے سے چیختے ہوئے بولا کیا اب کوئی مر گیا ہے جو تم مجھے بار بار فون کر رہے ہو اسد خان ٹائیگر کے

چیخنے پر نیند سے بیدار ہو کر دل اپنی آنکھیں ملنے لگی اسے دوائیوں کی وجہ سے یہ تو یہ سمجھ آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں۔

مگر وہ روز رات کو دوائیوں کے اثر میں اسفند کو تصور میں محسوس کرتی تھی دیکھتی تھی اسے پیار کرتی تھی اور اس کے ساتھ گلے میں باہیں ڈالے ہوئے سو جاتی تھی اور آج بھی وہ وہی کر رہی تھی۔

اس کے خیال سے اسفند آج بھی اس کے تصور میں ہی تھا اس لیے نیند سے بیدار ہو کر بیٹھ کر دل اسفند کے چہرے کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے سر بچوں کی طرح دائیں بائیں ہلا کر ہنسنے لگی۔

یہ اس نے ایک بار نہیں کیا تھا دل یہ عمل بار بار دہرا رہی تھی ایک طرف تو اسد کی کال چل رہی تھی تو دوسری طرف دل دوائیوں کے زیر اثر رومینٹک موڑ میں آ چکی تھی۔ وہ اسفند کو بار بار گالوں پر کس کیے جا رہے تھے اسفند کی حالت اس وقت اتنی قابل رحم تھی نہ تو وہ غصہ کر پا رہا تھا اور

نہ پیار کر پا رہا تھا۔ بھائی پر غصہ کرنا چاہتا تھا اور بہن پر پیار کرنا چاہتا تھا مگر اس وقت وہ دونوں کام ہی صحیح طریقے سے نہیں کر سکتا تھا اگر بھائی پر غصہ کرتا تو بہن ڈر جاتی اور اگر بہن سے پیار کرتا تو بھائی شرما جاتا۔

اسفند اس وقت بڑی ہی کڑی سچویشن میں پھنس گیا تھا اسد فون بند کرو میں تم سے صبح بات کروں گا اسفند اس وقت کال بند کر کے دل کا رومینٹک موڈ محسوس کرنا چاہتا تھا۔

مگر اسد تھا کہ فون بند کرنے کو تیار نہیں تھا نہیں ٹائیگر تم مجھے بتاؤ کہ اس وقت تم کہاں ہو اور دل کو تم کیوں لے کر گئے ہو تمہیں اچھے سے پتہ ہے کہ اس وقت کتنا خطرہ ہے پھر بھی تم دل کو لے کر اس طرح سے ہاسپٹل سے نکل گئے۔

ہاں تو اپنی بیوی کو لے کر آیا ہوں اس میں تمہیں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے اور تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو دل کی جو حالت تم نے کر دی ہے اس کا جواب طلب تو میں ضرور کروں گا تھوڑی ٹھنڈ رکھ۔

اتنا بڑا جھوٹ تم نے مجھ سے بولا کہ دل بالکل ٹھیک ہے اور میری موت کی خبر سن کر دل سنبھل گئی ہے میرا دل تو اسی دن اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھا اسی لیے میں تمہارے اس چنگل سے نکل کر آیا ہوں۔
ورنہ تو پتہ نہیں تم لوگ میری دل کو اور کتنی دیر تک اس اذیت میں رکھتے ۔۔یار ایسا کچھ نہیں ہے میں دل کو نہیں بتا سکتا تھا کہ تم زندہ ہو کیونکہ ہر جگہ دشمن پھیلے ہوئے تھے اور دل روزا اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھی میں نے یہ سب کچھ دل کی حفاظت کے لیے کیا ہے دل جب ہوش میں آئے گی تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کس کی ذہنی حالت اس وقت کتنی خراب ہے۔۔

تم اپنی بکواس بند رکھو کچھ بھی نہیں اس کے ذہنی توازن کو میں اسے خود ٹھیک کرلوں گا اور دوبارہ دل کے لیے اس طرح کا کوئی جملہ مت بولنا۔

اسفند یہ مت بھولو وہ میری بھی بہن ہے میں اس کے لیے کچھ بھی غلط نہیں سوچ سکتا یار اتنا تو یقین رکھو مجھ پر۔

مجھے اس وقت تمہاری کوئی دلیل نہیں سننی ہے تم فون بند کرو۔

اسفند کے فون بند کرنے کی بڑی حد تک وجہ یہ بھی تھی کہ اس وقت دل بے بی فل رومینٹک موڈ میں تھی۔

کیا لگتا ہے کہ تم اس طرح سے دل کو وہاں سے لے کر نکل آئے ہو تو ان کو پتہ نہیں چلا ہو گا اسفند کیوں خود کے لیے مسائل کھڑے کر رہے ہو کیوں دل کی جان کے لیے خطرہ خود پیدا کر رہے ہو۔

اپنی بکواس بند کرو مانا کہ ایک بار غلطی ہو گئی تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ٹائیگر اپنی بیوی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

اگر میرے ہوتے ہوئے اس کی جان کو خطرہ ہو تو لعنت ہے میرے اتنے پاور فل ہونے پر اور تم یہ جو مجھے تبلیغ کرنے کے لیے فون کرتے ہو تو آج کے بعد فون مت کرنا۔بس کچھ کام ہیں یہاں پر جو میں نپٹا لوں اس کے بعد میں دل کو لے کر سوئٹزرلینڈ جا رہا ہوں اور جب تک دل ٹھیک نہیں ہو جائے گی میں اسے لے کر واپس نہیں آؤں گا۔

اس بار بتا کر جا رہا ہوں مجھے اپنے دل ہر حال میں ٹھیک چاہیے ٹائیگر نے فیصلہ کن انداز سے اسد سے کہا اسد لاجواب ہو گیا۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ٹائیگر اب وہی کرے گا جو اس کے دماغ میں ہے تو اس لیے سر کھپانے کا ذرا سا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔

ٹھیک ہے ٹائیگر تم چلے جاؤ مگر ساتھ میں سلیم کو لے کر جاؤ تمہارے ساتھ اگر سلیم ہو گا تو مجھے بھی سکون رہے گا۔

میں کسی کو بھی ساتھ لے کر نہیں جاؤں گا اس بار میں اپنی دل کی حفاظت خود کر لوں گا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے اسد خان کہ تمہارے بنا میں دل کی حفاظت نہیں کر سکتا۔

دیکھو ٹائیگر میں ایسا کچھ بھی نہیں کہہ رہا تم فون بند کرو ٹائیگر نے اسد سے کہا مگر اسد کے کہنے سے پہلے ہی ٹائیگر فون بند کر چکا تھا۔ کیونکہ دل جو کر رہی تھی اس کی وجہ سے ٹائیگر سے بالکل بات تو نہیں ہو پا رہی تھی دل اسفند کے پیٹ کے اوپر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اپنا چہرہ اسفند کے چہرے پر جھکائے ہوئے اپنے نازک سے ہونٹوں سے اسد کی گالوں آنکھوں اور ناک پر کس کیے جا رہی تھی۔۔

اسفند کے انا بی لب مسکرا رہے تھے دل میں میرا بچہ یہ آپ کیا کر رہے ہو میں آپ کو پیار کر رہی ہوں۔اور آپ کو نہیں پتہ میں روز آپ کو اسی طرح پیار کرتی ہوں اور آپ کوئی چھوٹے بچے ہیں جو بھول جاتے ہو۔

اسفند کے پوچھنے پر دل بچوں کی طرح جواب دیتے ہوئے اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھی۔۔

اچھا جی تو میری جان کس طرح سے مجھے روز پیار کرتی تھی اور بتائیں اور کیا کیا کرتی تھی آپ۔۔
دل کی معصوم سی باتیں سن کر اسفند کو سکون آرہا ہے تھا اس کی یہ معصومیت بھری باتیں اس نے پچھلے کتنے مہینوں سے نہیں سنی تھیں۔آپ

کو نہیں پتہ کہ میں کیا کرتی تھی وہ اس طرح سے پوچھ رہی تھی حیرانگی کے ساتھ جیسے اسفند ہر وقت اس کے ساتھ تھا۔

نہیں مجھے تو نہیں پتہ کہ آپ کیا کرتی تھی آپ بتائیں مجھے میں آپ کو روز بہت سارا پیار کرتی تھی وہ بچوں کی طرح بولتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کر کے کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے بالکل بچی ہی لگ رہی تھی۔ ٹھیک ہے تو پھر تھوڑا سا پیار یہاں پر بھی کرو نا اسفند اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولا نہیں میں یہاں سے پیار بالکل نہیں کر سکتی یہاں پر سرف گندے لوگ پیار کرتے ہیں۔

اسفند کے لیے نئی جنرل نالج دل نے تیار کی تھی جسے سن کر اسفند نے دل کو آنکھیں دکھائی ایسے نہیں کہتے یہاں سے پیار کرنا ہی تو سب سے اچھی بات ہوتی ہے اور جو شوہر اپنی بیویوں کے ساتھ بہت سارا پیار کرتے ہیں وہ تو صرف یہاں پر ہی اپنا حق جتاتے ہیں ۔۔ آؤ میں آپ کو کر کے دکھاؤں

اسفند کہتا ہوا اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کے چہرے کو اپنے لبوں کے قریب کر کے اپنے حسرتی لبوں کو سکون دینے ہی والا تھا کہ دل نے اپنا ہاتھ اسفند کے منہ پر رکھ دیا آپ ایسا کوئی گندا کام نہیں کر سکتے ہو دل آدھی سوئی ہوئی اور آدھی جاگی ہوئی۔

الگ الگ طرح کے کارنامے کر کر کے اسفند کو ہنسائے جا رہے تھے اسفند دل کو اپنے پیٹ سے اتار کر بیڈ پر لٹاتے ہوئے خود کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا۔ کیونکہ دل اتنی اچھل کود کر رہی تھی کہ ویسے تو اسفند کے پیٹ سے وہ کبھی بھی اٹھنے کو تیار نہ ہوتی کیونکہ دل کو شاید دوپہر والی ڈوز دوائی کی دی۔۔

دل کو شاید دوپہر والی دوائی کا جو ڈوز دیا گیا تھا اس پر اسی کا اثر تھا شام کی ڈوز جو ڈاکٹر دینے آئی تھی اس سے پہلے تو اسفند پہنچ گیا تھا۔ نرس کے ہاتھ سے دوائیوں والی ٹرے تو زمین پر گر گئی تھی اس لیے شاید دل پر دوائی کا اثر کم

ہونے لگا تھا اوپر سے اسفند کا چیخنا دل کی نیند کو پوری طرح سے بیدار کر گیا تھا

۔

اب دل الگ الگ طرح کے کارنامے کر کر کے اسفند کو دکھا رہی تھی مگر اسفند کا دل اس وقت کچھ اور ہی چاہتا تھا۔اس لیے دل کو بیڈ پر لٹا کر خود دل کے اوپر لیٹ گیا دل آپ نے مجھے کتنا یاد کیا۔۔

دل دونوں ہاتھ پھیلا کر بولی اتنا زیادہ یاد کیا۔چلیے پھر اپنے لبوں سے یہاں پر کس کر کے بتایئے کہ آپ نے مجھے کتنا یاد کیا پھر میں یقین کروں گا اسفند اپنے لبوں پر رکھتے ہوئے بولا۔

میں نہیں کروں گی مجھے بہت شرم آتی ہے دل اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر بول رہی تھی۔ہائے میری جان آپ کی اسی ادا پر اسفند شہریار

ہزاروں بار قربان ہونے کو تیار ہے۔ مگر دل کیا آپ ذرا دیر کے لیے شرمانا چھوڑ کر اپنے شوہر کو سکون نہیں بخش سکتی ہیں۔

آپ کو پتہ ہے آپ روز اتنی گندی باتیں نہیں کرتے آج آپ کو کیا ہو گیا ہے دل اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے بول رہی تھی۔ کیونکہ اسفند کی جان روز جو اسفند آپ کے تصور میں آکر آپ کی خوابوں کی دنیا کو سجائے ہوئے ہوتا ہے وہ آپ کا خود کا تیار کیا ہوتا ہے تھا۔ مگر اس وقت آپ کے ساتھ اور یجنل اسفند شہریار ہے تو اسفند کی جان یہ اسفند شہریار وہی کرے گا جو اس کا دل چاہے گا اس لیے ذرا یہ اپنی شرم و حیا چھوڑ کر کھل کر پیار کریں ورنہ مجھے کرنے دیں۔

اسفند دل کے ہاتھوں کو اس کے چہرے سے ہٹا کر خود سے دل کے لبوں پر جھکا اور اپنے سلگتے ہوئے لبوں کو دل کے مخملی ٹھنڈے ہونٹوں سے پر سکون کرنے لگا۔

وہ اس کے ہونٹوں کی نمی کو پیتے ہوئے اپنی پیاس بجھانے لگا مگر وہ ہر لمحے کے ساتھ اپنی پیاس کو بڑھتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔۔

پیاس تو مٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی مگر وہ اس سے زیادہ دل کے نزدیک نہیں جا سکتا تھا کیونکہ دل اس وقت فزیکل طور پر ٹھیک نہیں تھی۔ یہ اس کی حالت دیکھ کر اسفند کو نظر آ رہا تھا وہ اپنے دل کو اپنی وجہ سے کسی تکلیف میں نہیں ڈال سکتا تھا اس لیے اپنے جذباتوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو باندھ لگاتے ہوئے

ساری رات دل کے ساتھ بہت ساری باتیں کرتا رہا دل بھی اسے اپنی بہت سارے قصے کہانیاں سنا رہی تھی۔۔

مگر وہ سچ میں دماغی طور پر ٹھیک نہیں تھی۔یہ اس کی باتوں سے صاف نظر آرہا تھااس نے اسفند کے آنے پر ملنے پر نارمل ساری ایکٹ کیا جیسے اسفند کبھی اس سے دور گیا ہی نہ ہو ہوا۔

اسفند نے دل کے چہرے پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑنے کے سوااور اس سے اپنے سینے سے لگانے کے علاوہ زیادہ اس کے نزدیک نہیں گیا تھا۔صبح فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دل کو لے کر وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا پوری رات دل نے اپنی معصوم اور چھوٹی چھوٹی باتوں سے اسفند کو سونے نہیں دیا تھا۔

اس لیے دونوں سو گئے کیونکہ اسفند نے ڈاکٹر کے ساتھ ہوٹل میں میٹنگ رکھی تھی جہاں پر اسے دل کا چیک اپ کروانا تھا اس لیے اسفند کچھ دیر آرام کی نیت سے دل کو ساتھ لے کر سو گیا تھا۔

شمس خان پٹھانوں کے نام پر تم لعنت ہو پٹھان تو غیرت مند ہوتے ہیں
غیرت ان کے خون میں شامل ہوتی ہے مگر تمہاری تو رگ رگ میں صرف
بے غیرتی ہے تم سر سے لے کر پیروں تک بے غیرت انسان ہو اسد نے
شمس خان کو آخر کار اپنی گرفت میں لے ہی لیا تھا۔

شمس خان اسد کا سگا چچا تھا جس نے اسد کے باپ کو بچپن میں ہی مروا دیا تھا
اور اس کی دو سالہ بہن نور کو بچپن میں ہی اغوا کروا کر اپنے ہر کام میں
ملوث ساتھی اور گھٹیا دوست صفدر کو اور اس کی بیوی کو سونپ دیا تھا۔
اس کی بے غیرتی یہاں پر بھی نہیں رکی تھی اس نے نور کو 17 سال کی عمر
میں دبئی کے سمگلروں کو بیچ دیا تھا۔

وہ تو اسد خان کے نیک ماں باپ کی دعائیں تھی جو نور صحیح وقت پر جا کر اسد اور اسفند کے ہاتھ لگ گئی اور اس کی عزت محفوظ رہ گئی تھی۔

اسد پچھلے کتنے مہینوں سے اس پر شکنجہ تنگ کر رہا تھا جب سے اس نے دل پر حملہ کروایا تھا اسد کے ٹیم ممبر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے آج اتنے مہینوں کی محنت آخر کار رنگ لے آئی اور اس نے شمس کو پکڑ لیا تھا۔

صفدر کے ٹکڑے تو ٹائیگر پہلے ہی کر چکا تھا۔ اسد اس وقت ٹائیگر کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ وہ ٹائیگر کے بنا کوئی سٹیپ نہیں لے سکتا تھا۔

آخر ٹائیگر ٹیم کی جان تھا اسد کا بیسٹ فرینڈ پوری ٹیم بنا ٹائیگر کے کسی انسٹرکشن کے کوئی کام خود سے نہیں کر سکتی تھی۔۔

بے شک ٹائیگر اسد کے ساتھ بہت زیادہ فرینک تھا اور اسد اس کا بہنوئی بھی تھا مگر پھر بھی حکم صرف ٹائیگر کا ہی چلتا تھا کیونکہ ٹائیگر جس پوسٹ پر تھا پوری ٹیم کو اس کو کے کہے مطابق ہی چلنا پڑتا تھا۔

اسداس وقت بھی ٹائیگر کاانتظار صرف اس لیے کر رہا تھا کہ وہ شمس کا کام تمام کر سکے اسد کے اندر ابال اٹھ رہے تھے۔

اس وقت جس کو وہ ٹھنڈا کرنے کے لیے شمس کو رسیوں کے ساتھ جکڑ کر الٹا لٹکائے ہوئے اس پر کسی پولیس والے کی طرح ڈنڈے برسا رہا تھا۔

شمس خان کے جگہ جگہ سے کپڑے پھٹ چکے تھے اور پھٹے ہوئے کپڑوں سے اس کا خون آلود جسم نظر آرہا تھا کئی جگہ سے اس کے جسم کے چیتھڑے اڑ چکے تھے۔۔

اس کی چیخیں پورے ٹارچر روم میں گونج رہی تھی اسد نے اس کو دبئی میں ہی پکڑا تھا ابو دبی کے ایک کلب میں بیٹھا ہوا وہ شراب سے دھت تھا اور لڑکیوں کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا تھا۔

جب اسد نے اپنے ٹیم کے ساتھ اس کے سر پر پہنچ گیا اسد کو دیکھ کر اس کے طوتے اڑ گئے تھے بھاگنے کے لیے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا کہ اسد اس کا گریبان پکڑ کر اس کو گھسیٹتا ہوا گاڑی تک لے گیا۔۔

اور اسد کی ٹیم شمس کے گارڈ کا کام تمام کر چکی تھی اسد نے پاکستان سے صفدر کی بیوی اور اس کے بھانجے علی کو بھی یہیں پر بلوا لیا تھا۔

تاکہ ایک ہی جگہ پر ان تینوں کا کام تمام ہو سکے بے شک یہ اسد کے گنہگار تھے مگر دل کی وجہ سے ٹائیگر کو علی اور صفدر کی بیوی پر جو قہر ڈھانا تھا وہ حق اسد اس سے چھین نہیں سکتا تھا۔

اسد پچھلے دو گھنٹوں سے لگاتار شمس کو الٹا لٹکائے ہوئے اس کے جسم کے چیتھڑے اڑا رہا تھا مگر اس کو پھر بھی صبر نہیں آ رہا تھا۔اسد کو وہ وقت بار بار یاد آ رہا تھا جب وہ اس کی پاک دامن ماں پر گندی نظر ڈالتا تھا گھٹیا انسان نے جب اس کی پاک دامن ماں کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی

--

اسد کی نظروں کے سامنے وہ منظر بھی بار بار آرہا تھا جب اس کا باپ خون سے لت پت گاڑی کے اندر پڑا تھا۔۔جب اس کی ماں دونوں بہن بھائیوں کو خون میں لت پت پڑی ہوئی اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔

اسد کے سامنے وہ وقت بھی بار بار آرہا تھا جب وہ پاگلوں کی طرح سڑک پر ہیلپ ہیلپ چلا رہا تھا تو اس کی چھوٹی سی معصوم بہن نور کو اس کتے نے اغوا کروادیا تھا۔۔

معصوم سے دو سال کے نور روتے ہوئے اسد کو دیکھ کر اس کی طرف ہاتھ ہلا رہی تھی وہ اپنے بھائی کے پاس آنا چاہتی تھی۔

مگر اس کتے کو اس بچی پر ترس نہیں آیا اور وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر اس سے دور لے گیا اسد اپنی بہن کو خود دور جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔

اسد کیسے بھول جاتا اپنا سارا بچپن جو اس نے اپنوں کے بغیر گزارا تھا بے شک شہریار صاحب اور اسد شہریار نے اسے کبھی اپنوں کی کمی محسوس نہیں ہونے

دی۔ مگر خون کے رشتے جب خود سے دور ہوتے ہیں تو بندہ اندر تک ٹوٹ

جاتا ہے۔

بے شک اسد اس وقت سٹیبل ہو گیا تھا اور وہ خود کے پیروں پر کھڑا تھا مگر

آج شمس کو سامنے دیکھ کر اسد کے سارے پرانے زخم تازہ ہو گئے تھے۔

مجھے معاف کر دو اسد میں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اللہ کے واسطے مجھے

معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی شمس گڑگڑا کر رو رو کر اس سے معافیاں

مانگ رہا تھا۔۔

کس کس چیز کی معافی مانگے گا تو گھٹیا انسان کس چیز کے لیے معاف کروں

تجھے اپنی پاک دامن ماں پر گندی نظر ڈالنے کے لیے معاف کروں تجھے

کتے۔۔۔

یا اپنی معصوم بہن کو اغوا کرنے کے لیے معاف کروں گھٹیا انسان یا میرے

باپ کو مروانے کے لیے معاف کروں بے غیرت تو کس کس بات کی معافی

مانگے گا۔۔

اسد شمس کی معافی والی بات سن کر پھر سے تیش میں آگیا تھا۔

ڈنڈا اٹھا کر دھاڑ دھاڑ اس پر برسانے لگا اسد کا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا نہ جانے کتنے سالوں بعد اسد اتنے غصے میں تھا۔

بے شک اسد دشمنوں پر قہر بن کر برستا تھا مگر اسد کو غصہ اس طرح کم ہی آتا تھا کیونکہ یہ پوسٹ تو ٹائیگر کے پاس تھی اس لیے اسد تو ہمیشہ خود کو پر سکون ہی رکھتا تھا۔۔

اسد اسد ریلیکس ہو جاؤ ٹائیگر اپنے مغرور انداز سے چلتے ہوئے ٹارچر روم میں پہنچ چکا تھا۔

مگر آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ اسد نے ٹارچر روم میں ٹائیگر کو ویلکم نہیں کیا تھا۔۔

کیونکہ اسد اس وقت اپنے آپے سے باہر تھا۔۔ٹائیگر آتے ہی اسد کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے آواز دیتے ہوئے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسد تھا کہ اپنے ہاتھ سے ڈنڈا چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا بہت مشکل سے ٹائیگر نے اسد کو تھوڑا ریلیکس کر کے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔

دوسرے دونوں کہاں ہیں اسد کو صوفے پر بٹھا کر ٹائیگر نے صفدر کی بیوی جس نے اتنے سال دل کو اپنے پاس رکھا اور اس کے بعد اس کا سودا کر کے اسے بیچ دیا تھا اور ساتھ میں اس کے بھانجے علی کا پوچھ رہا تھا۔

ساتھ والے روم میں بند ہیں اسد نے بس تھوڑا سا جواب دیتے ہوئے کہا۔اسد تھوڑے ریلیکس ہو جاؤ خود کے دماغ پر اتنی ٹینشن حاوی مت کرو اسفند کو سچ میں اس وقت اسد کی بے حد فکر تھی۔

آخر کو وہ یار تھا اس کا اکلوتا تو فکر کیسے نہ ہوتی ہمیشہ تو اسد اپنی خوش مزاجی سے ٹائیگر کو کول رکھتا تھا۔۔

اگر آج اسد اتنے غصے میں تھا تو اسفند اپنے آپ کو ریلیکس کیے ہوئے کھڑا تھا تاکہ وہ اپنے یار کو کول کر سکتا۔۔۔۔۔ٹائیگر پلیز مجھے اجازت دو تاکہ میں اس کتے کے ٹکڑے کر سکوں مجھ سے صبر نہیں ہو رہا اسد پھر سے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ٹائیگر اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا تھا اپنی پلکوں کو جھپکا کر ٹائیگر نے اوکے کا اشارہ دیا۔۔۔
تو اسد ٹاچر روم میں پڑے ہوئے اوزاروں میں سے ڈرل مشین کو اٹھاتے ہوئے شمس کے پاس لے گیا اور ڈرل مشین کو اون کر کے اس کے جسم میں جگہ جگہ سوراخ کرنے لگا جس سے پورے ٹارچر روم میں شمس کی چیخیں گونج رہی تھی۔۔۔

مگر اسد کو کسی طور بھی صبر نہیں آ رہا تھا وہ ایک جگہ سے ڈرل مشین کو باہر نکالتا تو دوسری جگہ گھسیڑ دیتا تھا۔۔

شمس کے جسم سے جگہ جگہ خون کے فوارے اٹھ رہے تھے کچھ ہی دیر میں شمس زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے۔۔۔

شمس کی روح پرواز کر چکی تھی مگر اسد نے اپنا کام جاری رکھا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسد کے ہاتھ سے زبردستی ڈرل مشین لے کر رکھتے ہوئے۔۔

اسے کھینچ کر اپنے گلے لگایا کیونکہ اس وقت اسد کو اپنے یار کی بہت ضرورت تھی اسد میرے یار بس یہ آخری کام تھا۔۔۔

جو تم نے کر لیا بس آج کے بعد تمہاری زندگی میں پچھلا کوئی عکس بھی نہیں رہ جائے گا۔۔ آج انکل اور آنٹی کی روح کو بھی سکون مل جائے گا۔۔

بس اب خود کو ٹینشن سے باہر نکالو اسفند اسد کو گلے لگا کر اسے پر سکون اور نارمل کر رہا تھا۔۔

اب باری تھی صفدر کی بیوی لالچی عورت کی اور اس کے بھانجے کی جو اسفند کے گنہگار تھے۔۔۔
کیونکہ ان کی وجہ سے دل بہت دیر تک اسفند سے دور رہی تھی۔۔

اسفند یہ تو نہیں جانتا تھا کہ دل کی زندگی میں ایسا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اسفند کو بے حد پیار کرنے کے باوجود اپنے نزدیک نہیں آنے دیتی تھی۔۔

مگر ٹائیگر کی شاطر نظر اتنا تو سمجھتی تھی کہ کچھ نہ کچھ تو ایسا ہوا تھا اس لیے

ٹائیگر اسے اپنے ہاتھوں سے سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔

ٹائیگر اور اسد دونوں ٹارچر روم سے نکل کر ساتھ والے ٹارچر روم میں چلے

گئے۔۔

جہاں پر وہ خالہ اور بھانجا دونوں زمین پر ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے

ٹائیگر اسد کو اندر آتے ہوئے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

ٹائیگر اسد کی جوڑی تو ایسی تھی جو بڑے بڑے مجرموں کو ہلا دیتی تھی تو یہ تو

چھوٹے چندی چور مجرم تھے۔۔۔ان کی جان نکلنا تو بنتی تھی۔۔۔

جیسے ہی دونوں اندر گئے وہ لالچی عورت بھاگ کر اسد اور ٹائیگر کے قدموں میں آکر بیٹھ گئی مجھے معاف کر دو میری کوئی غلطی نہیں ہے مجھے تو جس طرح میرے شوہر نے کہا میں نے وہ کر دیا۔۔۔

خدا کے لیے مجھے معاف کر دو تم لوگ دل آویز سے پوچھ لو میں نے کبھی اس پر کوئی سختی کی ہو یا کبھی اس سے کچھ کہا ہو میں نے تو اسے ماں بن کر پالا ہے۔۔۔۔

وہ اپنی صفائیاں دے رہی تھی اسد نے غصے سے عورت کو اپنی ٹانگ سے جھٹک کر پیچھے کیا۔۔۔اپنی گھٹیا زبان سے میری بہن کو اپنی بیٹی مت کہنا اور نہ اس کی ماں بننے کی کوشش کرنا ہماری ماں ایک بہت پاکیزہ اور پاک دامن نیک اور شریف عورت تھی۔۔

تم سے میری ماں کا کوئی مقابلہ نہیں اور دوبارہ اس کو دل آویز کہہ کر مت بلانا ورنہ تمہارے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ چیل کوے بھی تمہیں نہیں کھائیں گے۔۔۔

ٹائیگر دونوں ہاتھوں کو جیب میں ڈالے ہوئے بڑے مغرور انداز کے ساتھ کھڑا ہوا تھا علی تو ٹائیگر کے چہرے کو ہی دیکھے جارہا تھا۔۔۔
وہ حیران تھا کہ دل آویز کا شوہر اس قدر حسین اور خوبرو نوجوان تھا۔۔

صاحب جی آپ دل کے شوہر ہو علی نے ٹائیگر سے سوال کیا ٹائیگر بنا جواب دیے ہوئے اپنی آنکھوں میں دہشت سمیٹے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔
دیکھیے صاحب جی میں نے اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔۔

وہ تو خود ہی کردار کی بہت خراب لڑکی تھی میرے پیچھے سارا دن بھاگتی رہتی تھی میں نے اس کو کبھی گھاس نہیں ڈالا مگر پتہ نہیں اس نے آپ کو میرے بارے میں کیا بتایا ہے۔۔۔

آپ بھی اس کو دفع کریں آپ تو اتنے خوبصورت اور امیر ہیں آپ کو ہزاروں لڑکیاں مل جائیں گی۔۔

اس میں ایسا خاص کیا ہے ٹائیگر نے اپنے پاؤں سے اسے دھکا دیتے ہوئے اسے زمین پر گرا کر اپنا پیر اس کے سینے پہ رکھ دیا۔۔۔

اور پورے زور سے دبانے لگا تھا تو علی کو لگا کہ جیسے اس کا دل کسی گاڑی کے نیچے آگیا ہے اسے سانس نہیں آ رہی تھی۔۔۔

کتے کی اولاد کس طرح سے تو نے اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام لیا۔۔

بدکردار ہوگی تیری ماں جس نے تجھ جیسا کتا پیدا کیا میری بیوی کے کردار پر انگلی اٹھانے والا تو ہوتا کون ہے۔۔
اسفند اس کے سینے پر ٹانگیں مار مار کر اسے بے حال کیے ہوئے تھا۔

ٹائیگر نے پاس پڑے ہوئے تیز دار چاکو اٹھایا اور اس کی شاہ رگ پر جھٹکے سے وار کیا خون کے فوارے ٹارچر روم میں پھوٹ پڑے ایک ہی وار میں ٹائیگر اس کا کام تمام کر چکا تھا۔۔

اس کے بعد اس کی دونوں کلائیوں کو کاٹ کر کونے میں پھینکنے کے بعد اب وہ اپنا فیورٹ مشغلہ کرنے والا تھا۔۔کسی ماہر قصائی کی طرح اس کے سینے کو دو

وار سے ہی چیرتے ہوئے اس کے دل کو کھینچ کر باہر نکال کر اسے زمین پر پھینک کر اس کے دل کو پیروں تلے روند دیا۔۔۔۔

علی کی خالہ جو یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اسے یہ سب دیکھ کر ہارڈ اٹیک آ گیا تھا اور وہ بھی ٹارچر روم کے اندر پڑی ہوئی تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی دونوں کو چھوڑ کر اسد اور ٹائیگر دونوں ٹارچر سے باہر آ گئے باہر کھڑا ہوا سلیم سمجھ گیا تھا کہ اب اسے یہ سب گندا اکھٹا کر کے صاف ستھرا کر چیل کے آگے ڈالنا ہے۔۔۔۔

آخر کار آج اسد کے بچپن کا بدلہ پورا ہو گیا تھا آج اسد خود کو بے حد ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا آج وہ سر اٹھا کر اپنے بابا کے لیے دعا کر سکتا تھا وہ اپنے ماں باپ کے دشمنوں کو ختم کر چکا تھا۔۔۔

اسد اور ٹائیگر دونوں اپنے آفس روم میں آ چکے تھے کافی خاموشی کے بعد ٹائیگر کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔۔۔۔

اسد میں دل کو لے کر سویٹزر لینڈ جا رہا ہوں یہاں پر سب کچھ سنبھال لینا اب کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔۔۔

ٹائیگر اس وقت اسد کا دھیان بٹانا چاہتا تھا کیونکہ اسد اب بھی وہی سب کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔۔

تم آرام سے جا سکتے ہو مگر جانے سے پہلے ذرا مہربانی فرما کے میری بیوی کو بھی اپنا چہرہ دکھا دینا۔۔

اپنی بیوی کے لیے تو پوری دنیا کو آگ لگانے کے لیے تیار ہوا پنے یار پر تہمتیں لگانے کو بھی تیار ہو کہ میری وجہ سے تمہاری بیوی کی یہ حالت ہوئی ہے۔۔۔

مگر ایک میری بیچاری بیوی ہے جو اپنے بھائی کی شکل کے لیے ترس رہی ہے جس کو یہی پتہ ہے کہ اس کا بھائی اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے۔۔۔

یہ بات تم تمیز کے دائرے میں رہ کر بھی مجھ سے کہہ سکتے تھے کیوں ساری تمیز کے دائرے صرف اسد کے لیے ہے اسفند جب چاہے اپنی تمیز کے دائرے پھلانگ سکتا ہے آج بہت دنوں کے بعد وہ دونوں بیٹھ کر اپنی دوستوں والی تکرار کر رہے تھے پتہ نہیں کتنی دیر وہ آفس روم میں بیٹھے ہوئے آپس میں بحث اور تکرار کر رہے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے میں رات کو دل کو لے کر چکر لگاؤں گا مگر وعدہ نہیں کر رہا کیونکہ آج میری میٹنگ ہے دل کے ڈاکٹر کے ساتھ تو میں پوری کوشش کروں گا۔ آنے کی اور اب میں چلتا ہوں کیونکہ میں دل کو سوتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔

اس نے پتہ نہیں ناشتہ کیا ہے یا نہیں اسفند کی دل کے لیے فکر دیکھ کر۔

اسد کو بھی فوراً سے مسکان کا خیال آیا کیونکہ وہ بھی تو صبح مسکان کو سوتے ہوئے چھوڑ کر ہی گھر سے نکلا تھا۔

دونوں شہزادے اپنی بیویوں کی فکر میں گھل رہے تھے اور اپنے گھر کی راہ پکڑ چکے تھے۔۔۔۔۔۔،

اسفند جب ہوٹل کے روم میں واپس آیا تو دل ابھی تک سو رہی تھی دل دوائیوں کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی سوتی تھی اسفند آہستہ سے دل کے پاس بیڈ پر بیٹھا گیا اور اپنے ہونٹوں سے بڑی نرمی کے ساتھ اس کے ماتھے چومتے

ہوئے بولا میرا بچہ ابھی تک سو رہا ہے۔۔۔ مگر دل گہری نیند میں تھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

ٹائیگر فریش ہونے کے بعد نیچے ڈاکٹر کے ساتھ میٹنگ کے لیے چلا گیا تھا ۔۔ جہاں پر ڈاکٹر نے اسے یہ بتایا کہ دل کی ساری رپورٹس دیکھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ڈپریشن کی وجہ سے مریض کے دماغ کی بہت ساری نسیں ڈیمج ہیں۔۔۔

ٹائیگر ڈاکٹر کی بات سن کر بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا کیونکہ اسے اس حد تک اندازہ نہیں تھا کہ دل کی سچویشن اس وقت اتنی خراب ہے۔۔ڈاکٹر آپ مجھے حل بتائیں میں دنیا کے کسی کونے میں بھی اپنی بیوی کو لے کر جا سکتا ہوں۔۔بس آپ کو اسے ہر حال میں ٹھیک کرنا ہو گا۔۔۔

ٹائیگر کی بات سن کر ڈاکٹر نے بہت تحمل سے ٹائیگر کو سمجھانا شروع کیا۔

آپ کی وائف کو علاج کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ ایکسٹرا کیئر کی بھی ضرورت ہے۔۔

ان کا دماغ اس وقت کسی چھوٹے بچے کی طرح سوچتا ہے جس طرح بچہ کسی بھی بات پر جب ضد کرتا ہے تو اسے پیار سے اس کے مطابق سمجھایا جاتا۔۔۔

آپ کی وائف نے آپ کی مسنگ کا بہت گہرا صدمہ لیا تھا جس کی وجہ سے ان کا دماغ کافی حد تک ڈیمج ہوا ہے۔۔۔

مگر ان کا علاج کافی اچھا کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کی حالت زیادہ خراب نہیں ہوئی ورنہ ایسے مریض تو بہت جلد اپنا دماغی توازن کھونے لگتے ہیں۔

آپ مجھے علاج بتاؤ ڈاکٹر ڈراؤمت۔۔۔آپ کی وائف کا سب سے بڑا علاج یہ ہے کہ ان کو ڈپریشن سے دور رکھا جائے۔۔۔یہی علاج ہے ایسے ہزاروں مریض ہم نے پاگل ہوتے ہوئے اور اپنا ذہنی توازن کھوتے ہوئے دیکھے ہیں۔۔۔

کیونکہ 99% مریضوں کے گھر والے ان کی وہ کیئر کر نہیں پاتے جس کی مریض کو ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ایسے مریضوں کا علاج دوائیوں سے کہیں زیادہ ان کی کیئر ہوتا ہے ایسے مریضوں کو بہت محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اور آپ کی مسز کے کیس میں تو انہیں صرف آپ کی محبت کی ہی ضرورت ہے۔۔

مریض کو ایک پر سکون ماحول چاہیے ہوتا ہے۔اکثر مریضوں کی دماغی حالت خراب ہونے کی بڑی حد تک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ارد گرد کا ماحول ان کے

مطابق نہیں ہوتا اور گھر میں بہت سارے لوگ موجود ہوتے ہیں۔۔ جو مریض کے ساتھ وہ سلوک نہیں کرتے جو مریض چاہتا ہے۔۔

جس کی وجہ سے ایسے سو مریضوں میں سے صرف ایک مریض ہی ٹھیک ہوتا ہے۔۔ ٹائیگر ڈاکٹر کی بات بہت دھیان سے سن رہا تھا مگر ڈاکٹر کے بار بار مریض کہنے پر ٹائیگر نے ڈاکٹر کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا ڈاکٹر آپ میری وائف کو بار بار مریض کہنا بند کرو۔۔۔

آپ کا کام ہے علاج کرنا تو آپ علاج کریں اور رہی بات محبت اور کیئر کی وہ میں بہت اچھے سے کر سکتا ہوں۔۔ آپ کے کہنے کے مطابق 100 لوگوں میں سے صرف ایک ہی ٹھیک ہوتا ہے۔۔۔۔ اس ایک میں میری وائف کا نام بھی شامل ہو گا انشاءاللہ میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

تواب آپ مجھے ریکمنڈ کر کے بتائیں کہ میں دل کو کس ماحول میں رکھوں۔۔۔۔

سر آپ میم کو سویٹزر لینڈ لے جائیں کیونکہ وہاں پر ان کو ایک پر سکون ماحول ملے گا باقی ان کی میڈیسن میں لکھ دیتا ہوں جو آپ ان کو ٹائم ٹیبل پر دیتے رہیے گا۔۔۔

اور ان کی خوراک کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہو گا آپ کو تا کہ وہ فزیکل طور پر بھی ٹھیک رہیں کیونکہ ان کی میڈیسن بہت ہارڈ ہے۔۔
باقی تو میں آپ کو سب بتا ہی چکا ہوں آپ کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ آپ ہی ان کے پاس ہوں۔۔۔

زیادہ لوگوں کے ہجوم میں ان کو مت لے کر جائیے گا اور لوگوں سے ان کو فی الحال دور رکھیں ہر چیز ان کے مطابق کرنی پڑے گی آپ کو یہ جتنا آسان آپ سمجھ رہے ہیں اتنا ہے نہیں۔ تو میں آپ کو بیسٹ آف لک کہتا ہوں انشاءاللہ ہماری دوائیاں اور ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔۔

اور انشاءاللہ آپ کی جو اپنی بیوی کے لیے محبت ہے وہ ضرور رنگ لائے گی ۔۔۔ کتنا عرصہ لگے گا دل کو ٹھیک ہونے میں ٹائیگر نے آخری سوال کیا میں اٹپ کو کوئی جھوٹی تسلی نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔

ایک مہینہ بھی لگ سکتا ہے دو مہینے چار چھ آٹھ یہ تو آپ کی محنت اور محبت پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ کتنی جلدی ٹھیک ہو گی۔۔۔ باقی تو سب تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر کو اللہ حافظ بولتے ہوئے ٹائیگر اپنے روم میں آگیا جہاں اس کی دل اب اٹھ چکی تھی۔۔

گڈ مارننگ میرے بچے کی صبح ہو گئی ٹائیگر پیار لٹاتی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہوا دل کے قریب جا کر بیٹھ گیا جو ابھی بھی بیڈ پر آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

دل مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر اسفند کی گود میں رکھ کر لیٹ گئی اٹھو دل فریش ہو کر ناشتہ کر و اسفند دل کے بالوں میں انگلیاں سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

ویسے اب تو رات کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔

تو اگر میری جان کی نیند پوری ہو گئی ہو تو ہم رات کا کھانا کھالیں۔

نہیں مجھے ابھی اور سونا ہے وہ بچوں جیسا منہ بناتے ہوا اسفند کی گود میں سر رکھے ہوئے آنکھیں پھر سے بند کر رہی تھی۔۔۔۔

دل اٹھو یہ گندے بچوں والی حرکتیں چھوڑو اور اٹھ کر فریش ہو جاؤ۔

کھانا کھا کر اس کے بعد ہم لوگ اسد بھائی کے گھر جائیں گے آپ کو ملنا ہے نا اسد اور مسکان سے۔۔۔

ہاں ملنا ہے دل خوشی سے چہتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی اس کے بعد وہ واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔

اسفند نے کبرڑ سے اس کے لیے ڈریس نکالی اور دل کے باہر آنے پر اسے بالکل چھوٹے بچوں کی طرح مرر کے سامنے بٹھا کر خود اسے تیار کیا۔۔

اسفند کی اس کی کئیر پر دل کے چہرے کی خوشی دیکنے لائک تھی اسفند آپ روز مجھے ایسے ہی تیار کریں گے ناں۔۔۔

وہ بچوں کی طرح اسفند کا ہاتھ پکڑ کر پوچھ رہی تھی۔۔

بالکل اسفند کی جان اسفند آپ کو روز اس طرح سے تیار کریں گے۔۔۔ بس آپ کو خوش رہنا ہے اور اچھے سے کھانا کھانا ہے، ٹائم پر اپنی دوائی کھانی ہے

۔۔

نہیں میں دوائی نہیں کھاؤں گی، میں تھک گئی ہوں دوائیاں کھا کر

۔۔۔ساری باتوں پر ہاں میں سر ہلانے کے بعد دوائیوں کے نام پر دل کا موڈ

خراب ہونے لگا۔۔

نہیں دل میری جان کو میرے لیے دوائی کھانی ہے آپ میرا کہنا مانے گی نا

تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد دل نے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔

ویری گڈ چلو میرا بچہ جلدی سے اٹھو ہم لوگ نیچے چل کر کھانا کھاتے ہیں

اور اس کے بعد پھر ہم لوگ چلیں گے آپ کے بھائی کے گھر۔۔۔۔

نہیں مجھے نیچے ہوٹل میں کھانا نہیں کھانا مجھے اسد بھائی کے گھر کھانا کھانا ہے

دل نے ایک نئی ضد کی جسے اسفند نے فوراً سے مان لیا۔۔۔

بیچارے کو اتنی بھوک لگی ہوئی تھی وہ کھانا کھانا چاہتا تھا مگر اپنی دل کو وہ ذرا سا

بھی سٹریس نہیں دے سکتا تھا۔۔

اس لیے چپ چاپ اس کی بات مان کر اسد کے گھر جانے کی لیے نکل پڑا راستے میں اسفند نے اسد کو فون کر کے بتادیا تھا کہ ان کی بہن صاحبہ ان کے گھر دعوت پہ آرہی ہیں۔۔۔

موسٹ ویلکم یار ویسے بھی بہت دن ہو گئے ہیں دل سے ملے ہوئے۔۔اسد نے خوش دلی سے جواب دیا اور سنو اچھے سے کھانے کی تیاری کرنا میں صبح سے بھوکا ہوں۔۔۔

میں نے تو ناشتہ بھی نہیں کیا اوپر سے آج سارا دن ہم لوگوں کا بہت بزی رہا ہے اب کھانے کی باری آئی تو آپ کی بہن صاحبہ نے کھانا کھانے نہیں دیا۔۔ تو یار میری پسند کا کھانا بنوانا اسفند نے اپنی فرمائش کی۔

اوکے بے فکر رہو بس تم لوگ جلدی سے آؤ کھانا بھی ریڈی ہو جائے گا تم لوگوں کے آنے سے پہلے۔۔۔

اسد جب شمس کا کام تمام کر کے گھر لوٹا تھا تو وہ مسکان کو اسفند کے زندہ ہونے کی خوشخبری بھی سنا چکا تھا مسکان کے تو اس وقت سے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

اللہ کا شکر تھا کہ اس کا بھائی زندہ ہے مگر وہ اسد سے کافی ناراض ہوئی تھی کہ اس نے اس سے کیوں جھوٹ بولا۔۔۔

اور یہ بات چھپائی مگر اسد نے اپنی ساری مجبوری بتائی تو مسکان بہت سمجھدار تھی وہ فوراً سے سمجھ گئی اور اب جب اسے پتہ چلا کہ اس کا بھائی اور بھابھی اس کے گھر دعوت پر آرہے ہیں۔۔۔

اور وہ بھی پہلی بار،،

تو وہ خوشی سے خود کچن میں گئی اور مریم سے اپنی نگرانی میں سارا کھانا تیار کروانے لگی۔۔۔۔۔

مسکان نے سارا کھانا اسفند اور دل کی پسند کا بنوایا تھا طرح طرح کے کھانوں کی وجہ سے مسکان کا دل کچا پکا ہو رہا تھا اس سے متلی کی کیفیت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مسکان کچن میں کھڑے کھڑے کافی تھک بھی چکی تھی تو پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے آہستہ آہستہ سے قدم اٹھاتی ہوئی اپنے روم کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

اس ارادے سے کہ جا کر کپڑے چینج کر کے تیار ہو جائے گی اسفند بھائی اور دل کے آنے سے پہلے مگر اپنے آفس روم سے نکلتے ہوئے اسد کی نظر مسکان پر پڑی۔۔

جو پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے بڑی نڈھال سے قدم اٹھاتی ہوئی کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔
اسد تیزی سے مسکان کے پاس گیا اور نیچے جھک کر مسکان کو اپنے گود میں اٹھا لیا۔۔۔

میری پرنسس تھک گئی ہے کیا ضرورت تھی کچن میں جانے کی مریم تھی نا آپ اس کو بتا دیتی جو کچھ بنانا تھا اسد کو اس وقت مسکان کی حالت پر بہت پیار آ رہا تھا۔۔۔نازک سی مسکان اپنے بڑے ہوئے پیٹ کے ساتھ اسد کو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

۔اسد مسکان کو اٹھا کر روم میں لے آیا اور مسکان کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پیار سے مسکان کے پاؤں دبانے لگا۔۔۔۔

مسکان کے پیروں پر ہلکی ہلکی سوائلنگ بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔اسد مت دبائیں میرے پاؤں مجھے اچھا نہیں لگ رہا آپ میرے شوہر ہے مسکان نے اپنے پاؤں پیچھے کی طرف کو کھینچ کر شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کیا کہاں لکھا ہے کہ شوہر تکلیف میں اپنی بیوی کے پاؤں نہیں دبا سکتا آپ مجھے اتنی بڑی خوشی دینے والی ہیں۔

تو کیا میں اپنی پرنسز کی اتنی سی خدمت نہیں کر سکتا دوبارہ ایسا مت سوچنا یہ بچہ ہم دونوں کا ہے تو پھر میں آپ کا خیال کیوں نہیں رکھ سکتا۔۔۔آپ بھی تو اتنی تکلیف برداشت کر رہی ہو نا ہمارے بچے کے لیے۔

اسد نے مسکان کے پاؤں اپنی گود میں رکھتے ہوئے اسے دوبارہ سے دبانا شروع کر دیا اسد کے دبانے سے مسکان کو سچ میں بہت سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

پریگننٹ ہونے کی وجہ سے مسکان کی نازک سی جان اس وقت سچ میں بہت تکلیف میں تھی مگر وہ بہت صابر تھی۔۔۔

شکوے شکایت کرنا اس کی فطرت نہیں تھا مگر اس کی تھکی تھکی طبیعت اسد کو نظر آتی تھی۔۔۔

اب اسد ویسے بھی کافی ریلیکس تھا ہر طرف کی پریشانیوں سے غم کے بادل

جھٹ چکے تھے اب وہ اپنی پرنسس کو بہت سارا پیار دینا چاہتا تھا اور اس کا

بے حد خیال رکھنا چاہتا تھا جس کی شروعات وہ کر چکا تھا۔

اسد تھوڑی دیر تک مسکان کے پاؤں یوں ہی دباتا رہا۔۔۔

اس کے بعد مسکان خود ہی بیڈ سے اتر کر کپڑے چینج کرنے چلی گئی کیونکہ

اسفند اور دل پہنچنے والے تھے۔۔۔۔۔۔

مسکان آپی آپ کیوں رو رہی ہیں۔

آپ تو اسفند کو ایسے مل رہی ہیں جیسے وہ سالوں سے آپ سے دور ہوں

۔۔۔۔

مسکان کب سے اپنے بھائی کے سینے پر سر رکھے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔

یہ خوشی کے آنسو تھے کہ اس کا اکلوتا بھائی زندہ تھا۔۔۔

مسکان کی آنکھیں خوشی سے چھلک رہی تھی۔۔۔۔

مگر دل کو بالکل یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مسکان کیوں رو رہی ہے کیونکہ دل نے تو اپنے تصور کی دنیا سے اسفند کو کبھی دور جانے ہی نہیں دیا تھا۔۔

تو وہ مسکان کے آنسوؤں کو کیسے سمجھتی۔۔۔مسکان میرا بچہ چپ ہو جاؤ اب تو میں ٹھیک ٹھاک ہوں واپس آگیا ہوں۔تو اب آپ کیوں رو رہی ہیں۔
مت اپنے آنسو اس طرح سے ضائع کرو اور ویسے بھی تمہاری کنڈیشن اس وقت ایسی نہیں کہ تم کوئی سٹریس لو۔۔آپ کو اپنا بہت خیال رکھنا ہے
اسفند اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے چپ کروا کر کرسی پر بیٹھا رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے مسکان آپی کی کنڈیشن کو کیا وہ بیمار ہیں دل نے اپنا معصوم سا سوال کیا اسد اسفند اور مسکان تینوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔۔ کہ اب وہ دل کو کیا جواب دیں۔۔۔ کیونکہ دل اس وقت دماغی طور پر بالکل بچوں کے جیسی تھی۔

دل آپ گھر چلو میں آپ کو سب کچھ بتاؤں دوں گا۔۔۔اسفند دل کو ٹالتے ہوئے بولا نہیں آپ مجھے ابھی بتائیں کہ مسکان آپی کو کیا ہوا ہے۔

وہ بچوں کی طرح ضد پر اڑ گئی تھی اسد بھائی آپ مجھے بتائیں کہ مسکان آپی کو کیا ہوا ہے۔۔اب دل اپنا نشانہ اسد کو بنائے ہوئے تھی۔۔۔

اسفند کی تو ہنسی نہیں رک رہی تھی اسد کی حالت دیکھ کر ۔۔۔ ایک تو اسد ویسے بھی تھوڑا اپٹھانوں کے دماغ والا شرمیلہ تھا۔۔جو اپنی بہن سے بہت زیادہ شرم و حیا کرتا تھا۔۔

اوپر سے اسفند کا پاس ہونا جو کہ مسکان کا بھائی تھا اسد اس وقت کافی خراب سچویشن میں پھنس چکا تھا۔۔مسکان الگ سے نظر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی اب ایسی سچویشن میں ہمت تو اسفند کو ہی کرنی تھی جو ویسے بھی تھوڑا بولڈ تھا ہی سب میں سے۔۔۔

کیونکہ دل تو بنا جواب لیے چپ کرنے والی نہیں تھی بتائیں نہ اسد بھائی مسکان آپی کو کیا ہوا ہے وہ اسد کا بازو پکڑ کر ہلا ہلا کر پوچھ رہی تھی۔۔

دل مسکان کو کچھ نہیں ہوا آپ پھوپھو بننے والی ہیں اور میں ماموں بننے والا ہوں تو اس لیے ہمیں مسکان کا بہت خیال رکھنا ہے۔۔

بہت جلد اسد بھائی کے گھر ایک پیارا سا بے بی بوائے یا بے بی گرل آئے گی تو اس لیے ہم مسکان کو اپنا خیال رکھنے کے لیے بول رہے ہیں۔۔۔

ورنہ وہ بالکل ٹھیک ہے بیمار نہیں ہے اسفند نے اپنی طرف سے ایک بہت اچھے طریقے کے ساتھ دل کو سمجھایا تھا۔۔۔۔ مگر اب جو دل نے شوشہ چھوڑا اس سے تو اسفند کے بھی طوطے اڑ گئے بریانی کھاتے ہوئے اسفند کی بریانی گلے میں اٹک گئی۔۔

اور اس نے جلدی سے پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے منہ کو لگا لیا کیونکہ دل کہہ رہی تھی کہ مجھے بھی بے بی چاہیے مسکان آپی کی طرح۔۔

مسکان سچ میں چاہتی تھی کہ اسفند اور دل کھانا کھا کر جلدی سے یہاں سے چلے جائیں ورنہ دل تو ایسے ایسے سوال کر رہی تھی۔۔ کہ مسکان کا تو اپنے

بھائی کے سامنے بیٹھنا دشوار ہو گیا تھا۔۔۔اسفند نے بڑی مشکل سے دل کا دھیان کھانے کی طرف کیا۔۔۔۔

وہ خود اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے نوالے اس کے منہ میں ڈال رہا تھا ایک کے بعد ایک نیوالہ اسفند اس کے منہ میں ڈالے جا رہا تھا تا کہ اسے بولنے کا موقع نہ ملے۔۔

اور کھانا کھانے کے فوراً بعد بنا چائے پیے ہوئے ہی اسفند دل کو لے کر واپسی کی راہ پکڑ چکا تھا۔

اسد اور مسکان نے روکنے کی بالکل کوشش نہیں کی کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ جب تک دل یہاں پر رہے گی تو نئے شوشے چھوڑتی رہے گی۔

اسفند بولیں نا ہمارا بے بی کب ہو گا مجھے بھی بے بی چاہیے دل گاڑی میں بیٹھ کر بھی وہی رٹ لگائے ہوئے تھی۔۔۔ مگر اس وقت اسفند کو دل کی باتے سن کر مزا آ رہا تھا۔۔۔

ابھی میرا بچہ آپ خود تو بڑی ہو جائیں پھر ہم بے بی کی بات بھی کریں گے اسفند کو اس وقت دل کی بچگانہ حرکتوں پر ہنسی آ رہی تھی۔۔

مجھے بچہ مت بولیں میں بڑی ہو گئی ہوں اب مجھے بھی بے بی چاہیے اچھا جی ٹھیک ہے گھر چلیں پھر پلاننگ کرتے ہیں۔۔۔ اسفند ہنستے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا اور ساتھ میں دل کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔

آپ ہنسنا بند کریں اور مجھے بتائیں آپ مجھے بے بی کب لا کر دیں گے۔۔مجھے اپنا بے بی چاہیے۔

دل بچوں کی طرح منہ پھلا کر بیٹھی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔

اسفند کی جان بے بی دکانوں پر نہیں ملتے ان کے لیے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔اور ابھی میرا بچہ آپ اس حالت میں نہیں ہے کہ ہم بے بی پلان کر سکیں۔۔اسفند کو اتنی ہنسی آرہی تھی کہ اس سے بات نہیں ہو پا رہی تھی۔

کیونکہ دل نارمل تو اس طرح کی بات سن کر ہی شرما جاتی تھی مگر اس وقت تو وہ ساری حدیں توڑ رہی تھی۔۔

تو پھر بتائیں بے بی کیسے آتا ہے۔۔

دل روم میں چلو پھر بتاتا ہوں یہاں پر کیسے بتاؤں کہ بے بی کیسے آتا ہے۔۔۔۔اسفند دل کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ بے بی کیسے آتا ہے میں بتاؤں آپ کو۔۔۔

اسفند اپنے ہونٹوں پر دو انگلیاں رکھتے ہوئے آئی برو اٹھا کر بولا بتاؤ کیسے آتا ہے۔۔۔

کس کرنے سے آتا ہے مجھے پتہ ہے فلموں میں کس کرتے ہیں اس کے بعد لڑکیوں کے پیٹ بہت بڑے ہو جاتے ہیں پھر وہ پریگننٹ ہو جاتی ہیں۔۔۔ پھر ان کے ہیرو اپنی ہیروئن کو لے کر ہاسپٹل جاتے ہیں۔۔۔۔اور وہاں سے ڈاکٹر پیٹ میں سے بے بی کو نکال کر ان کو دے دیتے ہیں۔۔۔

پھر وہ بے بی کو لے کر اپنے گھر آ جاتے ہیں۔۔مجھے سب پتہ ہے دل نے اچھی خاصی فلموں سے جنرل نالج جو حاصل کی تھی وہ سب وہ اسفند کو بتا رہی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر پرابلم کیا ہے گھر چلتے ہیں۔۔۔آپ مجھے کس کرنا اور پھر آپ کا پیٹ بڑا ہو جائے گا۔۔۔۔اور آپ کے کہنے کے مطابق آپ پریگننٹ ہو جائیں گی۔۔۔

اور پھر ہمارا بے بی آ جائے گا اس کے بعد پھر جب ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے تو اپنا بے بی لے کر گھر واپس آ جائیں گے۔۔۔

اسد ہنستے ہوئے دل کو جواب دے رہا تھا۔۔۔

نہیں میں کس نہیں کروں گی آپ مجھے کس کریں گے تو بے بی آئے گا میں نے دیکھا ہے ہیر ولوگ کس کرتے ہیں۔

کیوں جی میں کس کیوں کروں گا بے بی تو آپ کو چاہیے نا تو پھر آپ ہی کس کرنا مجھے اسفند اس کی باتوں سے مزے لے لے کر محظوظ ہو رہا تھا۔۔

دل اور اسفند نے کل صبح کی فلائٹ سے سوٹزرلینڈ جانا تھا۔۔۔ہوٹل کے پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کرتے ہوئے نیچے اتر کر اسے ایک ضروری کال آگئی جسے وہ گاڑی کے گیٹ کے پاس کھڑا ہی سن رہا تھا۔۔

دل گاڑی کے اندر ہی بیٹھی ہوئی تھی گاڑی کا گیٹ بند تھا۔۔کال پر بات کرتے ہوئے اچانک سے اسفند کی نظر پڑی کہ دل اسفند کو دیکھ دیکھ کر چیخیں مار کر رو رہی ہے اور اپنے بال کھینچ رہی ہے۔۔

اسفند گھبرا گیا کہ دل کو کیا ہوا ہے ابھی تو وہ سارے راستے اتنی خوش تھی اپنے بے بی کی باتیں کر کر کے۔۔۔اسفند نے جلدی سے فون کال کاٹ کر گاڑی کا گیٹ کھولا۔۔تو دل اندر پسینے میں بھیگی ہوئی بیٹھی چیخیں مار رہی تھی ۔۔جیسے ہی اسفند نے گاڑی کا گیٹ کھولا دل نے اسفند کو کاندھوں سے کھینچتے ہوئے اندر کر لیا۔۔۔اسفند آپ اندر آ جائیں وہ لوگ آپ کو مار دیں گے۔۔۔

مت ماریں اسفند کو وہ مر جائے گا مت گولیاں ماریں اسے۔۔
دل اسفند کو اپنے گلے سے لگا کر پاگلوں کی طرح چیخیں مار مار کر رو رہی تھی

۔۔۔۔

اسفند کے دماغ نے فوراً سے کلک کیا کیونکہ ڈاکٹر نے اسے یہ بتایا تھا کہ ایسے مریض بہت دفع واپس اپنے فلش بیک میں جا کر سب دیکھتے ہیں۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ بہت ڈپریشن میں آجاتے ہیں اس لیے آپ کو اپنی مسز سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی دور نہیں ہونا ہے۔۔۔۔۔اسفند کو اپنی غلطی کا فوراً سے احساس ہوا اسے دل کو دو سیکنڈ کے لیے بھی گاڑی میں اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔۔۔

اسفند سے اس وقت دل سنبھالی نہیں جا رہی تھی دل اس وقت فلیش بیک میں چلی گئی تھی۔۔۔

جس وقت اسفند کو گولیاں لگی تھی اور وہ اکیلی گاڑی میں تھی۔۔اسفند دل کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر اپنی باہوں کے گھیرے میں کسے ہوئے تھا۔۔۔

اسفند چیخ چیخ کر بتا رہا تھا دل میری جان میں ٹھیک ہوں میں آپ کے پاس ہوں کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔۔۔

میری طرف دیکھو دل مگر دل چیختے چیختے اسفند کے ہاتھوں میں ہی لٹک گئی۔۔۔

وہ بے ہوش ہو گئی تھی اسفند اسے اپنے بازوں میں اٹھائے ہوئے ہوٹل روم میں لے گیا۔۔۔اور اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے۔۔۔ساتھ میں ڈاکٹر کو کال ملانے لگا ڈاکٹر کو ساری بات بتانے کے بعد ڈاکٹر نے کہا

۔۔۔۔

سر میں آپ کو یہی سچویشن بتانا چاہتا تھا کہ وہ کسی وقت بھی ڈپریشن میں جا سکتی ہیں آپ انہیں جلد از جلد یہاں سے لے کر چلے جائیں اور ان کو اکیلا مت چھوڑیے گا اور نہ ہی ہجوم میں لے کر جائیں۔

○○○○○○40

ہم کہاں جارہیں ہے دل جہاز کے اندر داخل ہوتے ہی خوشی سے اسفند سے پوچھ رہی تھی۔ہم جارہے ہیں سوئزر لینڈ اسفند دل کو سیٹ پر بٹھا کر خود بھی دل کے ساتھ بیٹھ گیا دل بہت خوش تھی اور اسی خوشی میں وہ اسفند سے بچوں کی طرح بے شمار سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

دل اسفند کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے اسفند کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنا سر اسفند کے کاندھے پر رکھے ہوئے۔۔اسفند کو اپنی چھوٹی چھوٹی باتیں بتا رہی تھی۔۔جسے وہ بڑے غور کے ساتھ سن بھی رہا تھا کیونکہ وہ اپنی دل کی کوئی بھی بات رد نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

آپ اپنا منہ میری طرف کریں دل کو پتہ نہیں کیا ہوا تھا کے وہ اسفند کی گال پر ہاتھ رکھ کر اس کے منہ کا رخ اپنی طرف کر کے سامنے کی طرف بہت غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسفند نے اس کی نظروں کا تو تعقب کرتے ہوئے سامنے دیکھا تو وہاں پر دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھی جو مسلسل اسفند کو ہی دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔

شاید وہ لڑکیاں اسفند کی پرسنلٹی سے بے حد متاثر تھی۔۔۔
اسفند چیز بھی تو ایسی تھا جسے دیکھنے والا ایک بار تو ضرور متاثر ہو کر پلٹ کر دیکھتا تھا۔۔
آپ پھر سے ادھر دیکھ رہے ہیں۔۔میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ میری طرف دیکھیں۔۔
دل اسفند کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا منہ اپنی طرف مروڑ کر۔ کھا جانے والی نظروں سے ان لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔اسفند کے انابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
وہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اس کی دل اپنے اسفند کی سکیورٹی کر رہی ہے۔۔ ۔اسے جیلسی فیل ہو رہی تھی ان لڑکیوں سے۔۔۔

دل مجھے دیکھنے دو ناوہ لڑکیاں کتنی خوبصورت ہیں یار اسفند جان بوجھ کر دل کو چڑا رہا تھا۔۔۔۔

اسفند میں آپ کو بہت ماروں گی اگر آپ نے ان کی طرف دیکھا تو۔۔۔وہ دونوں ہاتھ اسفند کی گالوں پر رکھ کر اس کا رخ زبردستی اپنی طرف کیے ہوئے تھی۔۔دل اپنا چہرہ اسفند کے بے حد قریب کیے ہوئے تھی۔

۔دل کے لبوں کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ بھکنے لگا تھا اگر اس سے اس وقت یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ جہاز کے اندر ہے اور بہت سے لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔۔

تو وہ کب سے دل کے لبوں کو قید کر لیتا ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بولا دل تھوڑا سا اپنا منہ پیچھے کر و ورنہ میں آپ کے ہونٹوں سے کس کر لوں گا پھر نہ کہنا کہ بہت سارے لوگ دیکھ رہے تھے اور آپ کو شرم آرہی تھی۔۔

وہ بڑی ہی نشیلی آواز میں سر گوشی کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

بس تو پھر کیا تھا اسفند کے کہنے کی دیر تھی کے ڈرپوک دل فورن سے پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔اب میں نے اتنا بھی دور ہو کر بیٹھنے کو نہیں کہا وہ دل کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے خود کے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

دل ان لڑکیوں پر نظر رکھے ہوئے تھی مجال ہے جو اس نے اسفند کو ان لڑکیوں کی طرف دیکھنے بھی دیا ہو۔ پتہ نہیں کب وہ لڑکیوں کو گھورتے گھورتے سو گئی تھی۔۔

اب وہ اسفند کے کاندھے کو اپنا تکیہ بنائے ہوئے بڑے آرام کے ساتھ نیند کے مزے لوٹ رہی تھی جبکہ اپنی سانسوں سے وہ اسفند کو بے چین کیے ہوئے تھی

۔۔دل بے بی تم ایک بار ٹھیک ہو جاؤ قسم سے اسفند شہریار تم سے گن گن کر بدلے گا اسفند اپنے دل میں عہد کر رہا تھا۔۔

جان فضول میں ہی اتنی کڑی سکیورٹی مجھ پر رکھ کر بیٹھی رہی ہو تم اسفند شہریار تو آپ کا دیوانہ ہے اسے تو پوری دنیا کی خوبصورتی صرف اپنی دل میں ہی نظر آتی ہے۔۔

اسفند شہریار کے دل سے کوئی پوچھے کہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی کون ہے تو وہ بولے گا دل دنیا کی سب سے معصوم لڑکی کون سی ہے تو وہ بولے گا دل۔۔ اگر میں اپ کو اپنا دل چیر کر دکھا سکتا تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ میں کس قدر آپ کے عشق میں مبتلا ہوں۔۔

دل تمہیں کھونے کے ڈر سے میری جان نکل جاتی ہے مجھے لگتا ہے کہ اگر دنیا میں تم نہیں تو اسفند شہریار کے لیے اس دنیا میں کچھ بھی باقی نہیں ہے۔۔
میں نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے کبھی کسی لڑکی سے ایسا عشق بھی ہو سکتا ہے کہ وہ میرے جینے کی وجہ بن جائے گی دل مجھے تم پہلے کی طرح چہکتی ہوئی چاہیے ہو۔۔۔

دل میں اپنی محبت سے تمہیں بالکل ٹھیک کر لوں گا میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم اس بھیانک حادثے کو بھول جاؤ گی۔۔۔

۔اسفند کب سے دل کے چہرے پر نظر مرکوز کیے ہوئے اپنے دل میں سارے عہد کر رہا تھا۔۔۔دل ہلکا سا ہلنے کے بعد اپنی آنکھیں جھٹکے سے کھول کر پہلے اسفند کو دیکھنے لگی۔۔اور پھر ان لڑکیوں کی طرف جو کہ بد تمیز کہی کی اس وقت بھی اسفند کو ہی تاڑ رہی تھی۔۔

۔حالانکہ اسفند بیچارے کو تو بالکل بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ اسے دیکھ رہی ہیں یا نہیں۔۔۔۔

وہ تو اپنی دل کے چہرے پر اپنی نظریں اس طرح گاڑے ہوئے تھا جیسے اگر اس نے نظریں ہٹائی تو دل منظر عام سے غائب ہو جائے گی۔۔۔

مگر دل نیند سے بیدار ہوتے ہی کافی غصے میں آچکی تھی کیونکہ اسے تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ لڑکیاں اسفند کو دیکھ رہی ہے اور اسفند ان لڑکیوں کو دیکھ رہا ہے۔۔۔

۔میں نے اپ کو منع کیا تھا نا کہ ان لڑکیوں کی طرف اپ کو نہیں دیکھنا وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو پھلاتے ہوئے اگ بگولا ہو کر اسود کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

۔۔میری جان میں نے ان لڑکیوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا مجھے تو قسم سے پتہ بھی نہیں ہے کہ وہ مجھے دیکھ رہی ہیں یا نہیں۔۔۔اسفند جھوٹ مت بولے دل اس وقت کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

۔۔اسفند کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔دل کو اس قدر پوزیسو دیکھ کر مگر اسفند کی مسکراہٹ دیکھ کر دل کو اور بھی زیادہ غصہ آگیا تھا۔۔۔

آپ ہنسے مت میں قسم سے ان لڑکیوں کا خون کر دوں گی۔۔۔

آپ کے پاس چاقو ہے دے مجھے میں ابھی ان کی گردنیں کاٹ کر اس کے بعد ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دوں گی اور اس کے بعد میں ان کا دل نکال کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی۔۔۔

دل نے اتنے آرام سے اتنی بڑی بات جہاز میں بیٹھے ہوئے بول دی تھی کہ اسفند کو سمجھ نہیں آیا کہ اس وقت وہ اس لڑکی کا کیا کرتا۔۔۔

وہ سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی دل نیچے بیٹھ جاؤ میری جان میں ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اور قسم سے دیکھوں گا بھی نہیں اسفند سچ میں دل سے ڈر رہا تھا۔

۔۔کیونکہ اس وقت وہ خود کو سلطان راہی سمجھ کر ان دو لڑکیوں پر ٹوٹ پڑنے کے لیے تیار تھی۔۔۔

اوپر سے اس نے جو مارنے کا سٹائل بتایا تھا کہ وہ گلا کاٹ کر دونوں ہاتھ کاٹے گی پھر دل کے ٹکڑے کر کے پھینکے گی یہ سارا اسٹائل اس نے اپنے شوہر کا ہی اپنایا ہے تھا۔۔۔

۔اسفند اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پاس زبردستی بٹھاتے ہوئے بولا دل چپ چاپ آپ بیٹھ جاؤ میرے پاس۔۔۔ورنہ میں یہاں جہاز میں بیٹھے ہوئے سب کے سامنے ہی آپ کے خوبصورت لبوں کو اپنے ہونٹوں سے قید کر لوں گا اسفند کی آواز اتنی کم تھی کہ صرف دل ہی سن پائی تھی۔۔۔۔

اسفند کو پتہ تھا کہ سوائے اس بات کے دل کو ڈرانے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔غصہ تو اسفند اس پر کر نہیں سکتا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔۔

اور پیار سے اس نے ماننا نہیں تھا۔اس لیے اسفند نے شارٹ کٹ اپنایا جس کا فوراً سے اسفند کو رزلٹ بھی مل گیا تھا دل جلدی سے نیچے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

مگر اس کا منہ اب بھی پھولا ہوا تھا۔۔۔وہ جہاز کی کھڑکی والی سائیڈ منہ کر کے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے اپنا غصہ دیکھا رہی تھی۔۔۔وہ نہ تو وہ اسفند سے بات کر رہی تھی اور نہ اسفند کی بات کا جواب دے رہی تھی۔۔

مگر ہر دو سیکنڈ کے بعد وہ سامنے بیٹھے ہوئے لڑکیوں کو گھوریاں ڈال کر اسفند کو دیکھنے سے منع ضرور کر رہی تھی۔۔۔اب کی بار ٹائیگر نے خود بھی غصے سے ان لڑکیوں کی جانب دیکھا جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ اب اگر تم لوگوں نے میری طرف دیکھا تو میں خود تم لوگوں کے ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔

دہشت تو ویسے ہی ٹائیگر کی آنکھوں میں اتنی تھی کہ سامنے والا کانپ کے رہ جاتا تھا۔۔

مگر اس وقت اس نے دل کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ ہی دہشت اپنی آنکھوں میں دکھائی تو لڑکیوں کی تو بتی ہی گل ہو گئی اس کے بعد انہوں نے ٹائیگر کی طرف نہیں دیکھا تھا اب دل بھی تھوڑا آرام سے بیٹھ گئی تھی جب اسے لگا کہ وہ لڑکیاں اسفند کو نہیں دیکھ رہی تھی

36○○○○○○○○○○○○○○

اسد اپنے آفس روم میں بیٹھا آفس کا کام لیٹ نائٹ تک کر رہا تھا۔اسد مسکان کی وجہ سے اب آفس کم ہی جاتا تھا زیادہ تر وہ گھر میں رہ کر ہی آفس کے کام نپٹا دیتا تھا۔کیونکہ مسکان کو اس وقت کیئر کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔

جب سے اسد کو یہ پتہ چلا تھا کہ اس کے ٹوئنز بی ہونے والے ہے۔۔

۔اس کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے خدا نے اسے اتنی بڑی خوشی سے نوازا تھا اس کی دو دو اولادیں اس دنیا میں آنے والی تھی۔۔تو وہ بھلا ان کی ماں کی کیئر کیوں نہیں کرتا اب تو وہ مسکان کو کوئی کام بھی نہیں کرنے دیتا تھا مسکان کی ہر چیز کا خیال وہ خود رکھتا تھا

۔دوائیوں سے لے کر کھانے تک واک سے لے کر سونے تک ہر چیز اپنی نگرانی میں ہی کرتا تھا۔۔

اس وقت بھی وہ مسکان کو کھانا کھلا کر میڈیسن دینے کے بعد ہلکی پھلکی واک کروا کر اسے بیڈ پر لٹا کر آیا تھا۔تا کہ وہ کچھ دیر آرام کر لے اسد سے بول کر آیا تھا کہ وہ جلدی ہی آفس کا کام ختم کر کے اس کے پاس آجائے گا۔

۔مگر کام کا برڈن کافی زیادہ تھا کیونکہ اسفند بھی اس وقت یہاں پر نہیں تھا تو سارا کام اسد کے کاندھوں پر ہی آن پڑا تھا۔۔

اس لیے بہت جلدی کرنے کے باوجود بھی اسد کو آفس روم میں کافی ٹائم لگ گیا تھا

اب وہ جلدی سے لیپ ٹاپ کو اوف کر کے اپنے روم کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں پرنسس سو گئی ہے یا نہیں۔

اسد دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوا تو مسکان اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے خود کو بیڈ گراؤن کی طرف کرنے کی کوشش کر رہی تھی.

مسکان کافی دبلی پتلی اور نازک سی لڑکی تھی اس وقت کا بڑا ہوا پیٹ اس کے لیے جہاں بہت بڑی خوشی کا باعث تھا وہی اس کے لیے کافی پریشانی کا باعث بھی تھا۔۔

مسکان کا پیٹ ٹونز بی بی ہونے کی وجہ سے وقت سے پہلے زیادہ بڑا الگ رہا تھا۔۔اور اس سے اٹھنے بیٹھنے چلنے میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا سوتے ہوئے بھی وہ اچھے سے سو نہیں پاتی تھی مسکان سے کروٹ نہیں لی جاتی تھی۔

اس کے چہرے پر اس کی تکلیف نظر آرہی تھی جسے دیکھ کر اسد جلدی سے مسکان کے پاس گیا اور اس کی کمر اور ٹانگوں سے اٹھا کر اسے آرام سے بیڈ کے اوپر والی سائیڈ کی طرف کر کے لیٹا دیا جہاں پر شاید وہ لیٹنا چاہ رہی تھی کمفرٹیبل ہو کر

۔۔پرنسس پلیز آپ مجھے آواز دے دیتی کیوں اتنی تکلیف برداشت کررہی تھی آپ اسد اس کے پاس بیٹھ کر پیار سے اسے بول رہا تھا۔۔۔

مسکان نے کوئی جواب نہیں دیا مگر اس کی گالوں پر آنسوں پھسل کر آگئے تھے۔پرنسس کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو؟

اسد کافی بے چین ہو گیا تھا مسکان کے آنسوں دیکھ کر۔۔آپ کے بچوں نے میرے ناک میں دم کرر کھا ہے نا مجھ سے اٹھا جاتا ہے نہ بیٹھا جاتا ہے نہ سویا جاتا ہے نہ چلا جاتا ہے۔

مسکان سو سو کرکے روتی ہوئی اسد سے اس کے بچوں کی شکایت لگا رہی تھی۔۔۔ہاہاہا اسد کا جاندار قہقہا پوری روم کی دیواروں سے ٹکرایا تھا۔

اسد کو مسکان کا یہ جملہ اندر سے سرشار کر گیا تھا کہ آپ کے بچوں نے میرے ناک میں دم کرر کھا ہے۔۔اسد یہ جملہ سن کر مسکان کو اپنے سینے سے لگا کر بولا۔

ان کو ایک بار اس دنیا میں آلینے دو اس کے بعد میں ان دونوں سے گن گن کر حساب لوں گا۔۔ کیسے انہوں نے میری پرنسس کو اتنا تنگ کیا۔

میں ان کو الگ روم میں سلاؤں گا اور اپنی پرنسس کو اپنے سینے سے لگا کر اپنی باہوں کے گھیرے میں رکھوں گا۔

جی نہیں میرے بچے میرے ساتھ ہی سوئیں گے آپ کو اگر الگ روم میں سونا ہو تو آپ سو سکتے ہیں۔

میں اپنے بچوں کو ایک منٹ کے لیے بھی خود سے دور نہیں کروں گی۔

مسکان اپنی تکلیف کو بھول کر اسد کے سینے سے سر اٹھا کر اپنی ممتا بھرے انداز سے بولی تھی۔

یہ کیا بات ہوئی پرنسس یہ آپ کو اتنا تنگ کرتے ہیں اس لیے میں بول رہا تھا کہ ان کو الگ روم میں سلایا کریں گے۔

ابھی ابھی تو آپ ان کی شکایت کر رہی تھی مجھ سے کہ یہ آپ کو بہت تنگ کرتے ہیں۔

میں تو آپ کو تنگ بھی نہیں کرتا اور آپ پھر بھی مجھے دوسرے روم میں سونے کی دھمکی دے رہی ہیں اسد مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

ہاں تو شکایت کی ہے نا اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ اپ میرے بچوں کو کمرے سے نکال دیں گے ؟

مسکان ٹپیکل ماؤں کے جیسے اسد کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔

۔اور جو آپ مجھے روم سے باہر سونے کی دھمکی دے رہی ہیں اس کا کیا؟

اسد آنکھیں دکھاتا ہوا بولا تھا۔۔اپنے پیارے بچوں کی پیاری سی ماں صاحبہ ہونے سے پہلے آپ میری بیوی ہیں پر نسس اس بات کو کبھی مت بھولیے گا۔۔

اور یہ میں مذاق نہیں کر رہا کیوں کہ آپ کی صحت میری قربتوں کو برداشت کرنے کے لائق نہیں ہے۔

آپ کی ڈاکٹر نے بہت سخت آرڈرز دیے ہیں مجھے کہ میں آپ کے پاس آ کر آپ پر اپنی محبت نچھاور نہیں کر سکتا۔

اس لیے میں مجبور ہوں میں آپ کی صحت اور اپنے بچوں کی زندگی کے ساتھ کوئی رسک نہیں لے سکتا۔

۔ورنہ تو اسد خان کیا چیز ہے یہ تو آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے۔۔۔تو جب آپ میرے بچوں کو اس دنیا میں لے آئیں گی۔۔تو اس کے بعد مجھ سے کسی بھی طرح کی رعایت کی امید مت رکھنا۔۔

روز آپ کو خود کے اتنے قریب رکھنے کے باوجود اسد خان خود پر کیسے کنڑول رکھتا ہے یہ تو صرف وہ ہی جانتا تھا۔

اپنے دن رات اور گزرے ہوے لمحوں کا حساب لوں گا۔

مجھے اپنے بچوں کے آنے کے بعد اگنور کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا ۔اسد کی بات میں اتنا ٹھہراؤ اور سرد پن تھا۔کہ مسکان کی ہمیشہ کی طرح سٹی گم ہو گئی تھی۔

اب اس سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا کیونکہ اسے ہمیشہ ہی اسد کے غصے سے ڈر لگتا تھا وہ اسد کی ناراضگی کسی صورت بھی افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔

اور اسد اپنے محبت کے لمحوں میں کٹوتی برداشت کرنے والا بندہ بالکل نہیں تھا۔ یہ بات تو وہ شادی کی پہلی رات ہی اس پر عیاں چکا تھا اس لیے وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اب اس میں یہ منہ لٹکانے والی کوئی بات نہیں ہے اسد مسکان کے لٹکے ہوئے منہ کو دیکھ کر اپنے چہرے پر واپس سے مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا۔۔۔

یوں نہ لٹکاؤں تو اور کیا کروں اپ کا جب دل چاہتا ہے آپ مجھ پر غصہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

میں اپنی جان پر غصہ نہیں کرتا بس آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ کے آپ کا ہر نخرہ اسد خان ہنس ہنس کر اٹھا سکتا ہے۔

مجھے اچھا لگتا ہے آپ کے نخرے اٹھانا مجھے اچھا لگتا ہے آپ جب روٹھتی ہو آپ کو منانا۔۔ مگر آپ جو مجھ سے چاہتی ہیں وہ میں نہیں کر سکتا۔

جو چیز میرے نیچر میں ہی نہیں ہے وہ میں کیسے کروں آپ اسد خان کی راتوں کا سکون ہو پر نس تو مجھے اپنا سکون حاصل کرنے کے لیے آپ پر تھوڑی سی سختی کرنی پڑتی ہے۔

ورنہ تو آپ مجھے اپنے قریب بھی نہ انے دیں۔

وہ مسکان کو کمفرٹیبل کر کے لٹاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔اور پرنس یہ جگہ میری ہے اور یہاں پر ہمیشہ میں ہی آپ کے ساتھ سوؤں گا۔۔

آپ اپنے بچوں کو اس طرف سلائیں گی اسد مسکان کے ساتھ سوتے ہوئے اس کی پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ماتھے کو چومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

آپ میرے بچوں کو کہیں پر سکون سے رہنے بھی دیں گے یا نہیں۔۔۔اپ بتادیں ہم الگ گھر ہی نہ لے لیں تاکہ آپ اپنے بیڈ پر چوڑے ہو کر سکون سے سو سکیں۔۔۔

مسکان اپنے بچوں کی حق تلفی ہوتے ہوئے دیکھ کر اپنے بچوں کے لیے ماں بن کر میدان میں اتر چکی تھی۔۔

اب تو اسد کو سمجھ میں آگیا تھا کہ اپنی اولاد کے ساتھ اس کی بہت جنگ ہونے والی ہے

۔کیونکہ مسکان تو اپنے بچوں پر ہی واری نیاری ہونے والی تھی۔

اسے اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھنے کے لیے بڑی جدوجہد کرنی پڑے گی۔۔۔

یہ بات تو وہ سمجھ چکا تھا مگر اب وہ مسکان کو اور کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا کیونکہ اس کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ اسے ایسی حالت میں کوئی سٹریس دیا جاتا اور وہ اپنے بچوں کو لے کر کافی سیریس ہو کر بول رہی تھی۔۔

۔نہیں جی میری کیا جرات ہے کہ میں آپ کے پیارے بچوں کو بیڈ سے یا روم سے باہر نکال سکوں۔بیڈ بھی آپ کا ہے روم بھی آپ کا ہے گھر بھی آپ کا ہے۔۔

تو میری جان اسد خان بھی تو آپ کا ہی ہے تو کیوں میرے ساتھ سوتیلوں جیسا سلوک کرتی ہو آپ؟

۔اسد مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے نزدیک ہو گیا اور وہ اپنے ہاتھ نرمی کے ساتھ مسکان کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھا۔۔

اس وقت وہ کوئی بھی ایسی سخت حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے مسکان کو تکلیف ہوتی تو اپنے جذباتوں کے سمندر کو باندھ لگائے اسد بڑی نرمی کے ساتھ مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو اپنے اور بھی قریب کر لیا تھا۔۔۔

مسکان آج کل کچھ زیادہ ہی خوبصورت ہو گئی تھی خوبصورت تو وہ پہلے بھی تھی مگر آج کل اولاد کے حسن سے وہ کافی نکھری نکھری لگ رہی تھی۔۔۔۔

مسکان کے گال بھی کافی بھرے بھرے ہو گئے تھے۔۔۔وہ ہر وقت بلش کرتی رہتی تھی۔مسکان کا چہرہ دیکھتے ہوئے اسد کی نظریں جا کر مسکان کے لبوں پر ٹھہر گئی تو۔۔

بس پھر کیا تھا اسد ٹوٹ پڑا مسکان کے لبوں پر مگر اس نے ہاتھ کافی ہلکا ہی رکھا تھا بس تھوڑی سی پیاس بجھانے کے بعد خود ہی پیچھے ہو گیا۔۔

کیونکہ مسکان اکا سانس بند ہونے لگ جاتا تھا مسکان اسد کے لبوں سے اپنے لبوں کو رہائی پاتے ہی اپنا سانس نارمل کرنے لگی تھی۔
جلدی سے آجاؤ تم لوگ اس دنیا میں کیا اپنے باپ کی جان لو گے۔؟

اسد اپنی کس ادھوری چھوڑ کر جو مسکان سے دور ہوا تھا۔۔اب اپنے وہ اپنے بچوں کو مسکان کے پیٹ کے اندر ہی آرڈر دے رہا تھا۔۔

کہ وہ جلدی سے باہر آجائیں اور اس سے اپنی بیوی کے ساتھ سکون سے رہنے دے اسد کی بے بسی دیکھ کر مسکان کو ہنسی آگئی۔

اسد بھی ہنسنے لگ گیا دونوں کے کھتے روم میں ایک ساتھ گونج اٹھے تھے ۔۔۔ہنس لو پر نس جتنا ہنسنا ہے میرے حال پر اس کے بعد تو اگر میں آپ کی سانسیں نہ تنگ کر دوں تو میرا نام بھی اسد خان نہیں ہے۔۔۔

اسد کی اس بات پر اب کھقہ کر صرف اسد خان کا ہی گونج رہا تھا۔۔مسکان کی تو ہو گئی تھی بولتی بند آخر کار اسد خان کی زندگی میں خوشیوں کا دور آہی گیا تھا۔

آج وہ ایک نہیں دو دو بچوں کا باپ بننے والا تھا اس کی محبت اس کی باہوں میں تھی اسکی زندگی مکمل ہو گئی۔اپنے دشمنوں کو وہ ان کے آخری مقام پر پہنچا چکا تھا۔۔

فکر تھی تو صرف دل کی بس وہ ٹھیک ہو جاتی تو زندگی اور بھی خوشگوار ہو جاتی مگر اسد دل کی وجہ سے بے فکر تھا۔۔

کیوں کہ اسے پتہ تھا کہ اس سے کہیں زیادہ پیار اسفند دل سے کرتا ہے اور اسفند اس کی صحت کے ساتھ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا اس لیے اسد بے فکر تھا دل کی طرف سے۔

37○○○○○○○○○○○○

دل اور اسفند اپنے ہوٹل روم میں آ چکے تھے یہاں پر کافی زیادہ ٹھنڈ تھی۔ مگر دل کا موڈ اس وقت کافی خراب تھا ان لڑکیوں کی وجہ سے اس لیے وہ اسفند سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔۔

اسفند دل کو بلانے کی کئی بار کوشش کر چکا تھا مگر ابھی تک تو بیچارا ناکام ہی تھا ۔ہوٹل روم کے اندر آ کر دل واش روم میں فریش ہونے چلی گئی اور اسفند نے روم میں بیٹھتے ہوئے روم کا جائزہ لیا تھا۔۔

اسفند سوئٹزرلینڈ کے اس ہوٹل روم میں پہلی بار نہیں آیا تھا۔ اصل میں یہ روم اس کا خریدا ہوا تھا۔

جب بھی کبھی اپنی زندگی میں آرام اور سکون چاہتا تھا، تو وہ اکثر چھٹیوں کے لیے سوئٹزرلینڈ آتا رہتا تھا۔

تو اس لیے اسے یہ روم بہت پسند تھا۔ اس لیے اس نے ہوٹل کا یہ روم خرید لیا تھا۔ اسفند اس روم کا مالک تھا۔

او ہمیشہ آرام کی غرض سے یہاں آیا کرتا تھا۔

مگر آج بات الگ تھی وہ اپنے ساتھ دل کو لے کر آیا تھا۔۔

مگر اس بار وہ اپنی دل کو لے کر آیا تھا یہاں پر آرام اور سکون دینے کے لیے۔۔

دل واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آئی تو اسفند پر نظر پڑتے ہی نظروں کو بچوں کی طرح گھما کر جا کے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ وہ اسفند پر اپنا غصہ ظاہر کر رہی تھی۔۔

اسفند مسکراتا ہوا اٹھا اور اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھتے ہوئے۔۔دل کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔

اور دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ فضول میں مجھ پر غصہ کر رہی ہیں حالانکہ غصہ مجھے کرنا چاہیے آپ پر ۔۔۔۔آپ نے اتنی خراب سکیورٹی مجھے فراہم کی ہے۔کہ وہ لڑکیاں مجھے گھور رہی تھیں اور آپ آرام فرما رہی تھی۔

غلطی آپ کی ہے آپ سوئی ہی کیوں تھی آپ کو جب پتہ تھا کہ آپ کا شوہر اتنا خوبصورت اور ہینڈسم ہے تو۔۔آپ کو اپنی پراپرٹی کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔نا کہ نیند میں خراٹے بھرنے چاہیے تھے۔

اب اگر غلطی آپ کی ہے تو آپ مجھ پر غصہ مت اتارو۔۔۔وہ دل کو منانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیونکہ اسفند کو اس وقت بھوک لگ رہی تھی، وہ کچھ اچھا سا کھانا کھانا چاہتا تھا۔۔ جس کا آرڈر وہ نیچے ریسپشن سے چابی لیتے وقت ریسپشن پر کھڑی ہوئی لڑکی کو بول کر آیا تھا۔۔

اسے پتہ تھا تھوڑی دیر تک کھانا پہنچنے والا اس سے پہلے وہ دل کا موڈ لائٹ کرنا چاہتا تھا۔۔

بے فکر رہا کرو اسفند کی جان اسفند کے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے کہ وہ اور لڑکیوں کو تاڑتا پھرے۔۔
مجھے تو آپ کو دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی، میں کیا کسی کو خاک تاڑوں گا۔ وہ دل کے چہرے کے خود نزدیک کر کے اس کی آنکھوں کو چوم رہا تھا۔۔

اسفند کے ہونٹوں کے لمس اور اس کی رومینٹک آواز دل پر اثر کر رہی تھی
۔ کیونکہ دل نہ تو اس وقت کوئی بحث کر رہی تھی۔

نہ جھٹپٹا رہی تھی اسفند کے لبوں تلے مسکراہٹ ابھری تھی۔ یہ دیکھ کر اس
کی دل اس کی محبت کے آگے پگھل رہی تھی۔۔

وہ الگ بات تھی کہ اسفند اس وقت اسے پگھلانا نہیں چاہتا تھا۔۔ کیونکہ وہ
دل کو پوری طرح سے ٹھیک کرنے کے بعد اس کے چہرے پر اپنی قربتوں
کے رنگ دیکھنے کے لیے انتظار کر سکتا تھا۔۔۔

اسفند کو یہ آدھی ادھوری دل نہیں بلکہ اسے وہ مکمل دل چاہیے تھی۔ جس
کے چہرے پر اسفند کی قربتوں کے ہزاروں رنگ بکھرے ہوئے نظر آتے
تھے۔۔

جسے دیکھ کر اسفند کا زندگی جینے کو دل کرتا تھا۔۔وہ اپنی زندگی کے ان خوشگوار لمحوں کو واپس دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اپنی دل کے وہ شرمائے ہوئے چہرے کی وہ خوبصورتی دیکھنا چاہتا تھا۔۔جو اسفند کے چھوءنے سے آتی تھی۔۔اس لیے وہ آہستہ سے دل سے دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔

دل نے آنکھیں کھول کر اسفند کی جانب دیکھا جیسے کہ اسے یہ امید نہیں تھی کہ اسفند خود سے بھی دل سے دور ہو سکتا ہے۔۔

ورنہ تو اسفند کو دور کرنے کے دل کو ہزاروں منتے کرنی پڑتی تھی۔۔دل کی آنکھوں میں جو سوال تھے۔۔

اسفندان کو پڑھ سکتا تھا مگر اس وقت اسفند کے پاس دل کے سوالوں کے کوئی جواب نہیں تھا

کیونکہ دل کا دماغ پل میں ماشہ اور پل میں تولہ ہو جاتا تھا۔ کبھی تو وہ بالکل بچوں کی طرح سوچنے لگتی تھی۔
اور کبھی وہ ڈپریشن میں جا کر فلیش بیک میں اس حادثے کو یاد کر کے چیخنے لگ جاتی تھی۔۔

تو ایسے میں اسفند اپنی دل کو اپنی قربتوں سے آشنا نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔اس لیے وہ اپنے جذباتوں پر صبر کے باندھ لگائے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

اور دل کے آگے ہاتھ کیا تو وہ بھی اسفند کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔۔کیونکہ ویٹر کھانا لے کر آ گیا تھا۔۔

روم کا ڈور نوک ہو رہا تھا دروازہ کھول کر کھانے والی ٹرالی ٹائیگر خود اندر لے آیا تھا۔اور ویٹر کو وہاں سے ہی واپس بھیج چکا تھا۔

کیونکہ ٹائیگر کو بالکل پسند نہیں تھا کہ اس کے روم میں دل کی موجودگی میں کوئی اور آئے۔۔۔ٹائیگر کھانے کی ٹرالی لے کر اندر آ گیا۔۔

اور ہاتھ دھونے کے بعد وہ آ کر کھانا پلیٹ کے اندر نکالنے لگا اس نے کھانا ایک ہی پلیٹ کے اندر ڈالا تھا اپنے اور دل کے لیے۔۔۔

ٹائیگر دل کو بالکل بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا اس کے گلے میں نیپکن ڈالتے ہوئے اس کے منہ میں پہلا نوالہ ڈال رہا تھا۔۔۔

اسے خود کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی مگر اس کا سارا دھیان دل کے کھانے پر تھا وہ دل کو اپنے ہاتھوں سے ہیلدی کھانا کھلا رہا تھا۔۔

اس وقت وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی اور اس کا شہزادہ اس کے نخرے اٹھا رہا تھا۔۔ کھانا کھانے کے بعد ٹائیگر نے اپنے ہاتھوں سے اس کو پھل کاٹ کر کھلا رہا تھا۔۔۔

دل ناراض سا چہرہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ اسفند اسے زبردستی کھلا رہا ہے۔۔

اسفند بس کریں نا مجھے اور نہیں کھانا۔۔۔ وہ بچوں کی طرح منہ پھلا کر بولی تھی۔۔۔ اسفند دل کے منہ میں سیب کا آخری ٹکڑا ڈال رہا تھا۔۔

OOOOOOO

السلام علیکم میں آپ کی رائٹر زویا علی شاہ آپ سے کہنا چاہتی ہوں کہ میرے فون میں کچھ پرابلم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میرا فون خود سے ریسٹور ہو گیا اور میرے دل کا سکون ہو تم کہ اور یجنل ڈاکومنٹس اس میں تھے جو ڈیلیٹ ہو گئے تھے مگر بہت لوگوں کی ریکویسٹ پر لوگ چاہتے تھے کہ یہ ناول پی ڈی ایف میں آئے تو میں نے بہت مشکل سے کچھ ڈاکومنٹس اکٹھے کیے اور کچھ دوبارہ سے تخلیق کر کے آپ کو یہ پی ڈی ایف فارم میں دیا ہے اس لیے اس میں کافی ساری مسٹیکس بھی ہیں تو پلیز آپ ان کو اگنور کر دیجئے گا کیونکہ یہ صرف میں نے آپ لوگوں کی ریکویسٹ پر ہی اسے پی ڈی ایف فارم میں دیا ہے اس کے اور یجنل ڈاکومنٹس نہیں تھے اس لیے مجھے بہت مشکل پیش آئی اسے پی ڈی ایف میں دینے کے لیے۔۔۔

41°°°°°°°°

مگر دل اب کھانے کے لیے تیار نہیں تھی۔تو اسفند نے وہ ٹکڑا اپنے منہ میں ڈال لیا تھا۔۔اسفند نے دل کی ضد مان لی کیونکہ وہ اسے کافی اچھی طرح سے کھلا چکا تھا۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد اسفند نے کہا کہ تھوڑی دیر آرام کرو کیونکہ دوپہر کا وقت ہو رہا تھا تو سنت کے مطابق اسفند چاہتا تھا۔کہ تھوڑی دیر آرام کر لیا جائے۔۔۔

کھانے کے بعد مگر دل کا موڈ نہیں تھا سونے کا مگر دل کے لیے آرام کرنا بے حد ضروری تھا۔۔یہ بات ڈاکٹر نے اسفند کو سمجھائی تھی۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ دل کے لیے پراپر نیند لینا بے حد ضروری ہے۔۔ورنہ ان کو دوائیوں کے زیر اثر رکھنا پڑے گا۔۔

مگر اسفند کو یہ گوارا نہیں تھا کہ اس کی دل کو نیند کی دوائیاں دے کر سلایا جائے۔۔۔۔وہ دل کو اپنی محبت کے ساتھ سلا سکتا تھا۔۔اسفند کو اپنے اوپر پورا یقین تھا۔۔۔۔اس وقت بھی وہ دل کو لٹا کر اس کا سر اپنی گود میں لیے ہوئے اس کے بالوں میں نرمی کے ساتھ انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔

اور اب دل کی فرمائش یہ تھی کہ اسے کہانی سنائی جائے جو کہ اسفند کی شان کے خلاف تھی اس نے تو زندگی میں آج تک کہانی سنی ہی نہیں تھی۔۔

ٹائیگر تو بچپن سے ہی خود کو سب کا باپ سمجھتا تھا بچوں والی تو کوئی بات اس میں بچپن میں بھی نہ تھی اس نے کبھی بھی کسی سے کہانی کی فرمائش نہیں کی تھی۔۔

کیونکہ اسے بچپن سے ہی لگتا تھا کہ کہانی صرف بچے سنتے ہیں۔۔اس کی سوچ تو بچپن سے ہی دنیا فتح کرنے والی تھی کچھ کر دکھانے کا جذبہ اس کے اندر بچپن سے ہی موجود تھا۔۔۔

مگر اس وقت یہ دل کی فرمائش تھی اسفند کو تو ہر حال میں پوری کرنی تھی۔۔پھر کیا بیچارے نے موبائل فون نکالا یوٹیوب پر سرچ کر کے وہ دل کو کہانی سنانے لگا۔۔۔اسفند ایسے نہیں مجھے آپ کی آواز میں کہانی سنی ہے مجھے آپ کہانی سنائیں نا۔۔۔دل مجھے کہانی سنانا نہیں اتی یار میں نے کبھی کہانی نہیں پڑھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے مت سنائیں کہانی میں بھی نہیں سوؤں گی۔۔وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ اسفند نے اس کو بازو سے پکڑ کر پھر سے اپنی گود میں لٹاتے ہوئے کہا لیٹ جاؤ میری ماں سناتا ہوں اپنی آواز میں آپ کو کہانی۔

دل آپ پتہ نہیں مجھ سے کیا کیا کرواؤ گی میری جان ٹھیک ہو جاؤ۔ پھر اس کے بعد میں آپ کو اس سے بھی زیادہ ٹھیک کروں گا۔۔

ٹائیگر یوٹیوب سے نکال کر لکھی ہوئی کہانی کو میوٹ کر کے اپنی آواز میں کہانی کو ریڈ کر کے دل کو سنا رہا تھا۔۔۔۔اور ساتھ میں دل کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔دل اسفند کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے۔ نیند کی اغوش میں جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں دل گہری نیند میں سو چکی تھی۔۔۔۔اسفند نے اس کا سر آرام سے اپنی گود سے اٹھا کر تکیے پر رکھ دیا۔۔۔

اور خود بھی دل کے ساتھ اس کی کمر کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کر کے لیٹ گیا دل جلدی سے ٹھیک ہو جاو میری جان اور اپنے اس نازک سے وجود سے اپنے شوہر کو سکون پہنچاؤ۔

دل مجھے اپنے وجود سے سکون دو۔۔مجھے اس کی بہت طلب ہو رہی ہے اسفند کی جان، میرے دل کا سکون ہو تم میری راتوں کی تشنگی ہو تم۔۔میرے سویروں کی خوبصورتی ہو تم۔۔وہ خود کے دماغ میں ہی سوچتے ہوئے دل کے کو سینے سے لگائے ہوئے سو گیا تھا

OOOOOOOO

42

OOOOOOOO

دل یار پلیز آپ اپنے منہ پر اپلائی کرو نا یہ سارا میک اپ دل کو آج نیا شوق چڑھا ہوا تھا کہ وہ آج وہ اسفند کا میک اپ کرے گی۔وہ کب سے لپسٹک اور میک اپ لیکر اسفند کے پیچھے پیچھے تھی۔۔۔

اور اسفند پورے روم میں دل کے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔دل غصے سے منہ پھلا کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

نہ میں کھانا کھاؤں گی اور نہ ہی آپ سے بات کروں گی۔دل یار یہ کیا بات ہوئی، یہ کوئی ناراض ہونے والی بات ہے وہ دل کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مگر دل اتنی ناراض تھی کہ اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس منہ پھلائے بیٹھی رہی۔ خر کار اسفند نے دل کے آگے ہار مان ہی لی۔۔

چلو اٹھو میری جان کرو میرا میک اپ، لگاؤ لپسٹک۔دل چہکی اور اسفند کا بازو پکڑ کر مرر کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔۔۔

وہ اپنا بیوٹی پارلر کھول کر کھڑی ہوئی تھی۔پہلے اس نے اسفند کو لپسٹک لگائی پھر اسکولائنز لگایا۔اس کے بعد بلش اون لگاتے ہوئے بولی اسفند یہ آپ کی داڑھی کی وجہ سے بلش اون صحیح سے لگ نہیں رہا۔۔۔

دل پلیز یار اب داڑھی کے ساتھ کچھ مت کرنا۔اسفند دل کو گھورتے ہوئے بولا۔چلو ٹھیک ہے داڑھی پر کچھ نہیں کرتی پر مجھے اپنی پونیاں بنانے دیں۔ہمم اسفند کو یہ ڈیل بہتر لگی تھی۔۔۔

ورنہ دل کا کیا تھا وہ تو یہ بھی کہہ سکتی تھی کہ آپ اپنی داڑھی منڈوا دیں تاکہ بلش ان اچھے سے لگ سکے۔۔

اسفند دل کو کسی بھی طرح کا رسٹریس نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے چپ چاپ دل کی ہر بات مان رہا تھا۔۔۔

اور دل اسفند کی نرمی اور پیار کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت اس کے سر پر دو پونیاں بنا کر بے حد خوشی سے اپنا کارنامہ شیشے میں دکھا رہی تھی۔۔ دیکھیں اسفند آپ کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں۔۔اسفند کو اپنی حالت دیکھ کر رونا آرہا تھا کہاں وہ ڈیشنگ دبنگ ٹائیگر تھا اور کہاں دل نے اسے پتہ نہیں کون سی مخلوق بنا کر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

ہاں دل میں بہت خوبصورت لگ رہا ہوں اب اگر اجازت ہو تو میں اپنا فیس واش کرلوں یا ابھی آپ

مجھے اپنے کپڑے بھی پہنانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔۔نہیں اپ کو میرے کپڑے فٹ نہیں آئیں گے وہ ہی ہی ہی کر کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

دل کے چہرے پر حد سے زیادہ خوشی دیکھ کر اسفند بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگا اسے اور کیا چاہیے تھا۔ کہ اس کی دل اگر یہ سب کر کے خوشد ہی تو اسفند نے بھی صبر کا گھونٹ بھر لیا۔۔ وہ یہی تو چاہتا تھا کہ دل ہر حال میں خوش رہے تا کہ وہ جلد از جلد ٹھیک ہو سکے۔۔۔

ادھر اؤث میرے پاس اسفند دل کو ہاتھ سے پکڑ کے پاس بیٹھاتے ہوئے پیار سے اس کے چہرے پر بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کر رہا تھا۔۔

ہم یہاں پر گھومنے کے لیے آئے ہے تو آپ یہ سب بچوں والے کام چھوڑ کر تیار ہو جاے۔ ہم لوگ باہر گھومنے چلتے ہیں۔۔
آپ کو پتہ ہے یہ ہمارا ایک طرف سے فرسٹ ہنی مون بھی ہے۔۔ اسفند دل کو اپنے قریب کرتا ہوا بول رہا تھا۔۔

تو دل نے شرما کر اپنی نظریں نیچے جھکا لیں ہائے میری جان آپ کی اسی شرم کو ہی تو میں مس کر رہا ہوں۔۔۔

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ دل۔۔ میں ٹھیک ہی تو ہوں کیا ہوا ہے مجھے آپ یہ بار بار مجھے کیوں بولتے رہتے ہیں۔۔۔ کہ میں ٹھیک ہو جاؤں دل نے پھر سے منہ فلا کر جواب دیا تھا۔۔

نہیں میرا بچہ تو بالکل ٹھیک ہے میں تو ایسے ہی بول رہا تھا۔۔ چلو تیار ہو ہم لوگ باہر گھومنے چلتے ہیں دل نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔

اسفند نے فورن سے بات کو بدلا تھا کیونکہ وہ دل کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا تھا۔دل کو تیار کرنے کے بعد خود واش روم میں جا کر اپنا فیس واش کر رہا تھا۔۔

جہاں پر دل نے بہت اچھی پینٹنگ بنائی تھی اپنا منہ دھوتے ہوئے ساتھ میں کھلکھلا کر ہنس پڑا۔دل بے بی ایک بار آپ ٹھیک ہو جاؤ۔۔

اس کے بعد آپ کو اپنے ہر کارنامے کا حساب دینا ہو گا میں نے اگر آپ کی راتیں اور دن آپ پر ہی تنگ نہ کر دیے تو اسفند شہریار میرا نام نہیں۔۔۔

اسفند نے بہت اچھے سے خود کو کور کیا تھا کیونکہ یہاں پر اس وقت بہت ٹھنڈ اور برف باری تھی۔۔

دل کو بھی اسفند نے خود لونگ کوٹ پہنا کر بہت اچھے سے کور کیا اور سر پر کیپ دیتے بولا۔۔

دل آپ کو سوٹزرلینڈ پسند ہے ہاں مجھے بہت پسند ہے میں نے فلموں میں دیکھا ہے دل والے دلہنیا لے جائیں گے میں بھی شاہ خان کا جل کو لے کر یہاں پر آئے تھے۔۔۔

۔دل آپ یہ فلمی ہیرو کو چھوڑ کر کبھی اپنی ہیرو پر بھی توجہ دے لیا کریں۔۔ میں بھی تو اپنی ہیروئن کو لے کر سوزرلینڈ آیا ہوں۔۔تو آپ ہر وقت یہ فلمیں ہیرو کا نام لے کر کیوں میرا خون جلاتی رہتی ہے۔۔
اسفند کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا جب دل اپنے منہ سے کسی فلمی ہیرو کا نام لیتی تھی اسے تو صرف دل کے منہ سے اپنا نام سننا ہی اچھا لگتا تھا مگر مجبوری یہ تھی کہ اس وقت وہ دل پر غصہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اسفند دل کو، سوئس الپس میں دو کے لئے فاؤنڈیو پارک میں لے کر آیا تھا یہاں کی کافی مشہور تھی اور یہاں پر اکثر برف باری ہوتی رہتی تھی۔۔اس لیے ہنی پور پر آئے ہوئے کپل یہاں پر ضرور آتے تھے کیونکہ یہاں کا ماحول کافی رومینٹک رہتا ہے۔۔

دل یہاں پر آکر کافی خوش تھی اور اسفند کے لیے اچھی بات یہ ثابت ہوئی کہ دل دوسرے آئے ہوئے کپلز کو رومینٹک موڈ میں بیٹھے ہوئے دیکھ کر۔۔

دل اپنی انکھوں پر ہاتھ رکھ کر اسفند کے قریب ہو کر بیٹھی بار بار شرما کر آنکھوں سے ہاتھ اٹھا کر ان کو دیکھ لیتی اور شرما کر اسفند کے ساتھ چپک جاتی تھی۔۔۔اسفند اس کے انداز سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔

اسفند دل کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر بیٹھا ہوا اس رومینٹک ماحول کا مزہ لے رہا تھا۔ وہاں پر کافی دیر بیٹھنے کے بعد اسفند دل کو لے کر ایک اور تفریح مقام پر آ گیا تھا۔۔

جہاں پر وہ دل کو لے کر کشتی کا سفر کرنے لگا یہ جگہ بے حد خوبصورت تھی۔ چاروں طرف صاف ستھرا پانی اور اونچے اونچے پہاڑ بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

اسفند دل کو ساتھ بٹھائے ہوئے سارے منظر کو اپنے یادگار لمحوں میں محفوظ کر رہا تھا۔۔اس کے بعد انہوں نے ایک بہت ہی مشہور ہوٹل میں کھانا کھایا جو کہ حلال تھا۔۔

مگراس کا ٹیسٹ پاکستانی کھانوں سے کافی الگ تھا۔ مگر مزے دار تھا کھانے کے بعد دونوں کافی تھک چکے تھے اب ان دونوں نے ہوٹل کا رخ کیا تھا۔۔

اسفند میں بہت تھک گئی ہوں آپ مجھے اپنی گود میں اٹھا کر لے کر چلے۔ دل گاڑی سے اسی شرط پر اترنے کو تیار تھی کہ ۔۔اسفند اسے اٹھا کر ہوٹل روم تک لے کے جائے۔۔۔

اسفند کو اور کیا چاہیے تھا وہ خود سے اس کے پنجرے میں پھنسنے کے لیے تیار تھی اور ویسے بھی دل ہر گزرتے دن کے ساتھ ٹھیک ہو رہی تھی۔۔

وہ پہلے کی طرح بار بار فلیش بیک میں جا کر چیخ نہیں مارتی تھی اور اب اس کا بچوں والا بیہیویئر بھی پہلے سے کافی کم تھا۔۔

پوری طرح سے ٹھیک تو نہیں کہہ سکتے مگر سو میں سے 75 فیصد اس میں بدلاؤ آرہا تھا۔اسفند اسے ہر روز ایک نئی جگہ پر گھومنے کے لیے لے کے جاتا اور گھنٹوں اس کے ساتھ باتیں کرتا۔

اور اس کی ہر بات کا جواب دیتا اس کی ہر بات کو غور سے سنتا تھا۔دل کے ہر ایک لمحے کو اسفند اپنے پیار سے خوبصورت سے خوبصورت تر بناتا جارہا تھا۔۔

اور اسفند کی محبت رنگ لارہی تھی دل ڈاکٹروں کی سوچ کے برعکس مہینوں میں نہیں دنوں میں ٹھیک ہورہی تھی۔۔۔
دل کو گود میں اٹھا کر ہوٹل روم میں لے آیا۔ان کو اس طرح سے آتا ہوا دیکھ کر راستے پھر کافی لوگ ان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔

کہ کتنا رومنٹک کپل ہے مگر اسفند کو تو ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اسے تو بس یہ پتہ تھا کہ دل اس کی ہے اور وہ پ اس پر پورے حق رکھتا ہے۔۔

وہ بڑے آرام سے اپنی مغرورانہ چال کے ساتھ چلتا ہوا دل کو لے کر روم تک آگیا۔۔۔ٹائگر روم کے اندر چاہے دل کے ساتھ جتنا مرضی سوفٹ ہو کر رہتا ہو۔
مگر جب بھی وہ دل کو لے کر ہوٹل روم سے باہر جاتا تو وہاں پر ایک الگ ہی ٹائیگر نظر آتا تھا۔ جس کی خوبصورتی دیکھ کر لوگ جتنا اس سے متاثر ہوتے تھے۔
اس کے چہرے پر غصے اور دہشت کی لکیریں جو واضح نظر آتی تھی اسے دیکھ کر لوگ ٹائیگر سے اتنا ہی گھبرا کر دودھ بھی رہتے تھے۔۔

ٹائیگر روم میں آتے ہی دل کو بیڈ پر گراتے ہوئے بھی دل کے اوپر گرا کیونکہ اتنی رومینٹک جگہ سے وہ دونوں ہو کر آئے تھے۔۔

اب ٹائیگر کا رومینٹک ہونا تو بنتا تھا اسفند پیچھے ٹھے کیا کر رہیں ہے آپ ۔دل کے سوچ میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہونے والا ہے کیونکہ اتنے دنوں سے اسفند نے اسے کافی ڈھیل دے رکھی تھی۔۔

یہ آپ کو ابھی تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا کہ میں کیا کر رہا ہوں اس لیے شرافت سے اٹھو دل اور جاگ کر چھینچ کر کے آؤ۔۔

مجھے اچھے سے پتہ ہے کہ آپ اس وقت ٹھیک ہے 70 پرسنٹ ٹھیک ہو چکی ہے۔آپ کے ڈاکٹر نے مجھے آپ کی رپورٹ بھیجی ہے۔۔

اسفند ہر روز دل کی پوری کنڈیشن ڈاکٹر کو بتاتا رہتا تھا تو ڈاکٹر اس کے مطابق اسفند کو یہ بتاتا تھا کہ دل کتنے پر سنٹ ٹھیک ہو چکی ہے۔
تو اب ڈاکٹر کی طرف سے ہری جھنڈی تھی کہ دل 70 پرسنٹ ٹھیک ہے صرف 30 پرسنٹ رہ گیا ہے مگر اب دل خطرے سے باہر تھی۔۔۔

ڈاکٹر بول چکا تھا کہ اب آپ کی مسز فزیکل اور مینٹلی طور پر بالکل ٹھیک ہے تو اب اسفند دل کو بخشنے والا تو بالکل نہیں تھا۔۔

مگر دل ابھی خود کو بچہ ہی بنا کر رکھنا چاہتی تھی اسفند کو راستے میں ہی ڈاکٹر کا واٹس ایپ پر میسج آیا تھا کہ دل اب او کے ہے تو اسفند کے دل میں تو تب سے لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔

وہ تو پتہ نہیں ہوٹل تک کا راستہ کیسے طے کر رہا تھا تو اب تو دل بی بی خود کہہ چکی تھی کہ مجھے اٹھا کر لے کر چلے۔۔ بیچاری کو یہ نہیں پتہ تھا کہ آج کی اس کی یہ ضد اسے بڑی مہنگی پڑنے والی ہے۔۔

کیونکہ اس کے شوہر صاحب جان چکے ہیں کہ ان کی مسز ڈرامے کافی اچھے کر لیتی ہوں۔۔۔

نہیں مجھے چینج نہیں کرنا مجھے نیند آ رہی ہے مجھے سونا ہے دل کو اسفند کے تیور کچھ کچھ سمجھ میں آ رہے تھے۔۔

دل ڈرامے بند کرو مجھے پتہ ہے کہ میری جان اس وقت بالکل ٹھیک ہے اور اس کو میری ساری باتیں اور میرا موڈ سمجھ میں آ رہا ہے۔۔

اسفند اپنا چہرہ دل کے بے حد نزدیک کرتے ہوئے اس کے چیکس پر اپنے چیکس رب کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اسفند مت کریں مجھے داڑھی چب رہی ہے اسفند کی چھوٹی چھوٹی سخت داڑھی دل کے نازک سے گالوں کے اوپر چپ رہی تھی تو وہ مچل کر بول رہی تھی۔۔

اچھاجی اب آپ کو داڑھی چب رہی ہے صبح آپ نے میرے چہرے پر سارا میک اپ کر کے مجھے پو نیاڈال کر پتہ نہیں کون سی مخلوق بنایا تھا اس کا حصہ کون دے گا۔۔

آہ آہ کیا کر رہے ہیں چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے اسفند دل کے گالوں پر دانتوں سے ہلکے ہلکے کاٹ رہا تھا دل ٹانگیں مار مار کر خود کو چھڑوا رہی تھی۔ مگر اسے پتہ تھا وہ اس وقت ٹائیگر کے شکنجے میں ہے چھوٹ تو وہ کسی صورت بھی نہیں سکتی بس بیچاری ناکام کوششیں کرے جا رہی تھی۔۔

میں کیا کروں اگر آپ کو درد ہو رہا ہے تو اتنے دن آپ نے جو میرے دل میں درد کیے رکھا ہے اس کا حساب کون دے گا۔۔

میں تو آج اس کا حساب لے کر رہوں گا اٹھیے اور فریش ہو کر میری پسند کا ڈریس پہن کر آؤ اسفند نے جیسے ہی دل کو چھوڑا۔۔

دل فورن سے واش روم میں چلی گئی کیونکہ اسفند کی نظروں میں آج کتنی بے چینیاں تھیں۔

اور وہ دل کا کیا حشر کرنے والا تھا دل کی تو سوچ کر ہی سانسیں حلق میں اٹکنی شروع ہو گئی تھی۔۔

اسفند کے ارادے دیکھ کر دل کو 100 کی سپیڈ سے بھاگ کر واش روم میں نو دو گیارہ ہوتے ہوئے دیکھ کر۔۔

اسفند کھقے لگا لگا کر ہنس رہا تھا۔۔اسفند نے اٹھ کر کبڑ سے اپنی پسند کا ڈریس۔ دل کے لیے نکال کر واش روم کے دروازے پر نوک کرتے ہوئے کہا دل آپ یہ پہن کر باہر آؤ گی میرے پاس۔۔

دل نے چپ چاپ سے دروازے سے ہاتھ نکالا اور ڈریس پکڑنے کی کوشش کی مگر اسفند کے دماغ کے شیطانی کیڑے اس وقت بہت ایکٹو تھے۔۔

دل میں بھی اندر آ جاؤں مجھے بھی فریش ہونا ہے تو کیوں نہ ایک ساتھ ہی کام نپٹا لیں۔۔اسفند پلیز ڈریس چھوڑیں اور یہ شرمی والی باتیں مت کریں۔۔

وہ دروازے کو دھکا دیتے ہوئے بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔وہ ہنستے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

میری جان ابھی تو میں نے بے شرمی شروع کہاں کی ہیں زرا باہر تشریف لے کر آؤ پھر بتاتا ہوں کہ بے شرمی کسے کہتے ہیں۔۔

اسفند کے تیور دیکھ کر دل کے پیروں تلے زمین کسک رہی تھی۔۔اسفند آپ مجھے ڈرائیں مت میں باہر ہی نہیں آؤں گی۔۔

تو کوئی بات نہیں میں اندر آ کر اٹھا کر باہر لے آؤں گا۔۔اور آپ مجھ سے اچھی طرح سے واقف ہے کہ میں یہ کر سکتا ہوں تو اگر اب اگر آپ یہ نہیں چاہتی کہ میں ایسا کچھ کروں تو دو منٹ میں ڈریس پہن کر باہر آؤ اسفند نے کڑک کا انداز سے دھمکی دی۔۔

اسفند دھمکی دیکھ کر واپس آکر صوفے پر بیٹھ گیا اب اسے انتظار تھا کیونکہ دو سینکڑ میں دل کی چیختی ہوئی آواز واش روم سے باہر آنے والی تھی۔۔

اسففففند یہ کیسی بے ہودہ ڈریس ہیں میں یہ نہیں پہنوں گی پہننی تو پڑے گی۔۔اسفند نے ہنستے ہوئے سے بیٹھ کر اونچی اواز سے کہا تھا۔۔

یہ بہت چھوٹی ہے میں نہیں پہنوں گی۔۔تم مت پہنو میں آکر پہنا دیتا ہوں۔۔اپ مجھے اس طرح سے کی دھمکیاں دیکھ کر زبردستی یہ ڈریس نہیں پہنا سکتے میں نہیں پہنوں گی تو مطلب نہیں پہنوں گی۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں دھلیاں دے رہا ہوں میری بات آپ کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

دل بنا تماشہ کیے ہوئے ڈریس پہن کر باہر آؤ ورنہ میں اس وقت اگر مجھے آپ کو بنا ڈریس کے بھی اٹھا کر باہر لانا پڑے تو میں لے آؤں گا۔۔

اسفند کی آواز میں کافی سخت پن تھا جس نے دل کو ڈرنے پر مجبور کر دیا۔۔ اب بنا ڈریس کے باہر آنے سے تو بہتر تھا۔۔

کہ دل یہ چھوٹی ڈریس پہن کے ہی باہر آجاتی۔۔اسفند کی بار بار آواز اور دھمکیاں دینے کے بعد آخر کار دل 10 منٹ کے بعد وہ ڈریس پہن کر باہر آہی گئی تھی۔۔

ڈریس سچ میں بہت چھوٹی تھی بلکہ ڈریس تو کیا وہ 90 تھی بلیک کلر کی بہت شارٹ اور نیٹ پر تیار کی ہوئی تھی۔۔۔

دل کی گالوں پر شرم سے آنسوں پھسل کر آئے ہوئے تھے۔۔وہ اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے واش روم کے گیٹ پر ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔

اسفند کو اندازہ تھا کہ دل ڈریس پہن کر یہی سب کرنے والی ہے اسی لیے وہ واش روم کے پاس ہی کھڑا ہوا تھا۔۔

دل کی حالت دیکھنے کے لیے دل اس ڈریس میں قیامت لگ رہی تھی اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے اسفند کے شرارتی لب مسکرائے تھے۔۔

وہ اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دباتا ہوا دل کے نزدیک آیا تھا ۔۔اور دل کو نیچے جھک کر اٹھالیا۔ تھا۔۔

اسے لا کر بیڈ پر لٹاتے ہوئے خود بھی اس کے اوپر ہی گر گیا جو اس کا فیورٹ سٹائل تھا۔۔اسفند کی جان یہ آنسوں کس لیے ہے ایک منٹ سے پہلے ان کو صاف کرو۔۔اگر ان آنسوں کا مطلب یہ ہے کہ اتنے مہینے جو میں آپ سے دور رہا ہوں اور آپ میری قربتوں سے بچی رہی ہیں۔۔۔

میں اس کا حساب نہ لوں۔۔اگر آپ یہ چاہتی ہے تو آپ کی یے جاہت فضول ہے۔۔میں تو ایسا کچھ بھی کرنے والا نہیں بہت تڑپا ہوں دل میں تمہارے لیے۔۔۔

اور آج کے بعد ہر رات آپ کو میری اس تڑپ کا حساب دینا پڑے گا۔۔وہ کہتا ہوا دل کے چہرے پر جھکا تھا۔۔

دل کے دونوں ہاتھوں پر اپنی ہتھیلیاں رکھے ہوئے اپنی گرفت میں سختی لے رکھا تھا۔۔دل کو کچھ اس انداز سے اپنے نیچے اس نے دبا رکھا تھا کہ دل کا ہلنا بھی محال تھا۔۔۔

دل کے لبوں پر جھکتے ہوئے اتنی شدت سے وہ اپنی تشنگی مٹا رہا تھا کہ دل کو سانس تک لینے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

جب دل کو لگ رہا تھا کہ اب اس کی سانس رکنے والی ہے تو اس نے اسفند کے کاندھوں پر زور دیتے ہوئے اس سے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔

اسفند وقت پلیز۔ ششششش۔دل چپ چاپ لیٹی رہو میری قربتوں کو سہنا آپ پر فرض ہے۔۔مجھے آپ کی ذرا سی بھی آواز نہیں آنی چاہیے ورنہ قسم سے آپ کی سانسیں بند کر دوں گا۔۔۔

اتنے مہینوں کے بعد مجھ سے یہ وقت نصیب ہوا ہے کہ میں آپ کے وجود سے سکون پا سکوں اور آج بھی اپنے شوہر کے لیے مزاحمت کھڑی کر رہی ہیے۔۔۔

چپ چاپ لیٹی رہی رہیں اور تو کچھ آپ نے کرنا بھی نہیں ہے۔۔بس شرمائیں جو آپ کا کام ہے۔۔

وہ دل کی بولتی بند کرنے کے بعد اپنی ہر ایک اداسی کے لمحے کو دل کی وجود سے سرشار کر رہا تھا۔۔اس نے جو بولا تھا وہ کر کے دکھا رہا تھا۔۔

وہ دل سے اپنا ایک ایک حساب پورا کر رہا تھا ویسے بھی اسفند شہریار صاحب حساب کتاب کا بہت پکھا تھا۔۔۔

پوری رات ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس نے دل کو سانس نہیں لینے دیا تھا ۔۔۔۔اب تو دل کی رونے والی حالت ہو گئی تھی۔۔۔۔اسفند پلیز مجھے سونے دیں۔۔۔۔

کیوں اتنے مہینوں آپ سوتی تو رہی ہے ابھی میرا سونے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔

43°°°°°°°°°°

اوں اوں دل بچوں کی طرح سے آوازیں نکال کر رو رہی تھی اسفند مجھے سونے دیں مجھے سچ میں بہت ساری نیند آرہی ہے۔دل اپنے منہ پر کمبل کھینچ کر لینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

آپ کی نیند کی تو ایسی کی تیسی ڈرامے باز آپ نے ٹھیک ہونے کے بعد بھی ڈرامے کر کے خود کو مجھ سے دور رکھا۔اب اس کی سزا تو آپ کو بھگتنی ہو گی۔دل کے منہ سے کمبل کھینچ کر کروٹ لے کر دل کے اوپر آگیا تھا۔۔۔ ہاں تو اسی لیے نہیں بتا رہی تھی کہ میں اب ٹھیک ہوں کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ آپ جو مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔

میری اتنی کیئر کرتے ہیں وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ نے اسی کام پر لگ جانا ہے جو آپ اس وقت کر رہے ہیں۔۔

اچھا جی بہت زیادہ چلاکیاں آگئی ہے۔۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ اپنے شوہر سے زیادہ چلاک اور تیز دماغ ہے۔۔

پوری دنیا کو اپنے اشاروں پر نچانے والا اسفند شہریار سامنے والے کے دماغ میں کیا چل رہا ہے بنا اس کے بولے ہی سمجھنے جانے والا اپنی بیوی کے دماغ کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

مگر میرا بچہ استاد استاد ہی ہوتا ہے۔۔اور شاگرد شاگرد ہوتا ہے۔۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ مجھے آپ کے ڈرامے سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔۔

جب آپ میرے تھوڑے سے قریب آنے سے شرما جاتی تھی تو مجھے سمجھ آگئی تھی کہ میری جان اب ٹھیک ہو رہی ہے۔۔۔

بس مجھے تو انتظار تھا آپ کے ڈاکٹر کے منہ سے یہ سننے کا کہ میری مسزاب مینٹلی اور فزیکل ہی طور پر بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

اللہ بھلا کرے آپ کے ڈاکٹر کا جس نے مجھے بہت جلد ہی گرین سگنل دے دیا ورنہ میری جان تو پتہ نہیں کب تک اپنا یہ ناٹک جاری رکھتی ہے۔۔

آہ آہ چھوڑے مجھے آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا۔اسفند نے دل کی گردن پر بہت سختی سے لو وائٹ کی تھی دل سسک کر آوازیں کر اسفند سے خود پر ترس کھانے کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔

نہیں بالکل بھی مجھے آپ پر ترس نہیں آرہا۔آپ کو مجھ پر ترس آیا تھا ۔۔جب آپ ٹھیک ہونے کے باوجود بھی میری دسترت میں آنے کو تیار نہیں تھی۔۔

اتنی راتیں میں نے آپ کی تڑپ میں گزاری ہیں ان کا حساب تو اسفند کی جان کو دینا پڑے گا۔۔

آپ کے لیے اس وقت میرے پاس کوئی معافی نہیں ہے جب تک آپ میرے بے چین دل کو سکون دینے میں کامیاب نہیں ہوتی۔۔۔

دن کے چہرے نے لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے اپنے دل کی بات سے کر رہا تھا۔۔۔

کیسے آئے گا آپ کے بے سکون دل کرار بتائیں۔اسفند کے لبوں کے لمس دل کو جلسا رہے تھے۔۔۔
بس میری میری شدتوں کو ہنس کر سہو اور میری تڑپتی ہوئی محبت کو اپنی محبت سے ملا کر مجھے پر سکون کرو۔۔

اس کے ہر ایک لمس میں اس کے عشق کی تڑپ تھی۔ جسے وہ دل کے وجود پے مٹا رہا تھا۔۔۔

اسفند کی بے تابیاں سہنا دل کی نازک سی جان کے لیے سہنا آسان نہیں تھا ۔۔۔دل آپ کو یاد ہے میں جاتے ہوئے یہ کہہ کر گیا تھا کہ ۔۔
ایک اگر زندگی نے مجھے موقع دیا اور میں واپس لوٹا تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ اسفند شہریار آپ سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔
تو اب محسوس کرو میری محبت کو مجھے۔ میں تمہیں اپنی سانسوں سے زیادہ نزدیک چاہتا ہوں۔۔۔

دل تم میرا چین ہو۔ میرے دل کا سکون ہو تم، میری حسین راتوں کا خوبصورت سویرا ہو تم۔اسفند شہریار کی زندگی کا سرمایہ ہو تم۔۔۔

دلی مجھے لگتا تھا کہ میرے جیسا سخت دل رکھنے والا انسان کبھی کسی لڑکی سے پیار نہیں کر سکتا مگر دیکھو میں اتنا غلط ثابت ہوا ہوں۔۔

دل میری قربتوں سے بھاگا مت کرو مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔ ویسے بھی جب سے ہمارا نکاح ہوا ہے میں نے آپ کو بہت زیادہ ڈھیل دے رکھی تھی کیونکہ آپ کی ایج بہت کم تھی۔۔ مگر اب آپ خود تھوڑا کو مظبوط کرو۔۔

کیونکہ اب میں آپ کو اور زیادہ چھوٹ نہیں دے سکتا۔۔ اسفند آپ پہلے آرام سے بات کر لے نا۔۔ اسفند دل کو اپنے دل کی باتیں بتاتے ہوئے۔۔

مجال ہے کہ اگر اس نے ایک منٹ کے لیے اپنے ہاتھوں اور لبوں کو ریسٹ دیا ہو۔۔ہاہاہا اسفند دل کو اپنے لمسوں سے مچلتی ہوئی دیکھ کر کھقہ لگا کر ہنسا تھا ۔۔

نہیں آپ اپنی بات کریں میں تو دونوں کام ایک ساتھ بہت آرام سے کر سکتا ہوں۔ان رومینٹک لڑکی تھوڑا سا اپنے شوہر سے سیکھو کہ رومینس کسے کہتے ہیں وہ اپنے کام کو جاری رکھے ہوئے دل کے کانوں میں سرگوشیاں کر رہا تھا۔۔

اسفند پلیز میں بعد میں سیکھ لوں گی اب بھی مجھے تھوڑا سا سو لینے دیں۔قسم سے مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔اب تو فجر کی اذانیں ہونے والی ہیں۔۔۔

دل سامنے لگے ہوئے ٹائم پیس پر نظر ڈال کر بولی تھی۔۔دل کی حالت اس وقت سچ میں قابل رحم تھی۔وہ پوری رات ایک منٹ بھی تو سو نہیں سکی تھی۔۔۔

ابھی فجر کی اذانیں ہونے میں تھوڑا ٹائم ہے آپ میرے جز باتوں کو تھوڑا اور سکون دینے کے بعد فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سو سکتی ہیں۔۔کیا یاد کریں گی کس سخی دل شوہر سے پالا پڑا ہے۔۔

میں کوئی اتنا بھی ظالم شوہر نہیں ہوں۔خود کو سخی کہنے پر دل نے اسفند کو کھا۔جانے والی نظر سے دیکھا تھا۔۔

جس کی پرواہ کے بنا وہ ایک بات۔پھر اس کے لبوں کو جھکتا ہوا اس پر محبت کی گھٹا بن کر چھا گیا تھا۔۔۔

دل مزاحمتیں کرتی رہ گئی تھی۔کیونکہ اس وقت اس میں بالکل ہمت نہیں تھی اسفند کی شدتیں سہنے کی۔۔۔۔

مگر وہ اسفند شہریار تھا جو بات اس کے ذہن میں ہوتی اسے کیے بنا اسے کب سکون آنے والا تھا۔۔دل کی وضاحتوں کو رد کرتا ہوا وہ اپنی من مانیاں کرتے ہوئے ایک بار پھر سے دل کی سانسیں تنگ کر گیا تھا۔۔دل کے پاس سوائے اس کی باہوں میں بکھرنے کے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

"oooooooooooooooooooooooooooo"

اسد اسد پلیز اٹھے مجھے بہت پین ہو رہا ہے مسکان کو شاید ڈیلوری پین شروع ہو گئی تھی۔۔اسد کافی لیٹ سویا تھا آفس کا کام نپٹانے کے بعد۔۔

مگر جیسے ہی اس کی کانوں میں مسکان کی تکلیف والی آواز آئی وہ فوراً سے اٹھا تھا

۔۔ کیا ہوا ہے پرنسس کیسا پین ہو رہا ہے۔۔۔

ابھی تو ٹائم ہے نا آپ کی ڈلیوری میں اسد کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ۔ مسکان کو نارمل پین ہو رہا ہے یا ڈلیوری پین۔ کیونکہ ابھی کچھ دن باقی تھے ڈلیوری ٹائم پورا ہونے میں۔۔

اسد مجھے نہیں پتا کیسا پین ہو رہا ہے مگر وہ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔۔ مسکان پین سے تڑپ رہی تھی۔

اسد نے جلدی سے مسکان کی ڈاکٹر کو فون ملایا تھا۔۔

اسد مسکان کے پیچھے بیڈ گراؤن کے ساتھ اپنی کمر لگا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اسد مسکان کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے تھا تاکہ مسکان اپنی کمر اسد کے سینے کے ساتھ لگا کر آرام سے بیٹھ سکے۔۔

السلام علیکم ڈاکٹر اسد خان بات کر رہا ہوں۔۔جی جی اسد صاحب میم کی طبیعت ٹھیک ہے ناڈاکٹر اسد خان پہچانتے ہوئے بہت احترام سے بات کر رہی تھی۔۔

ان کو بہت زیادہ پین ہو رہی ہے۔۔سر آپ میم کو لے کر جلدی سے ہاسپٹل پہنچے میں یہاں پر ہی ہوں۔

شاید ڈلیوری پین شروع ہو گئی ہو کیونکہ ٹونزبی اکثر وقت سے تھوڑا پہلے ہی ڈلیور ہو جاتے ہیں۔۔

تو آپ میم کو جلدی سے لے کر آئیں۔۔اوکے ڈاکٹر آپ انتظام کریں میں پہنچتا ہوں ان کو لے کر۔۔

پرنسس اٹھیں آپ ہمیں ہاسپٹل جانا ہو گا۔۔نہیں اسد مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا مجھے بہت زیادہ پین ہو رہا ہے۔۔

اسد کے سینے سے لگی ہوئی ڈاکٹر بن گیا تکلیف کی شدت سے انسو بہا رہی تھی۔۔اسد مسکان کو اتنی تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔

تڑپ سا گیا تھا۔۔پرنسس بس یہ آخری تکلیف ہے اس کے بعد میں اپنی پرنسس کو کبھی ایسی سچویشن میں نہیں ڈالوں گا۔۔

مجھ سے آپ کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھے جاتے پلیز تھوڑا سا برداشت کرلو میری جان۔۔۔

اسد میں کوشش کررہی ہوں مگر مجھے بہت پین ہورہا ہے میں کیا کروں۔۔وہ روتے ہوئے اسد کی کمر کے گرد اپنی بازوں ڈالے ہوئے تھی۔۔

اسد اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے تھوڑا سا نیچے جھکا اور اسے اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔ایک بار ان کو اس دنیا میں آلینے دو۔۔پھر پوچھوں گا کہ میری پرنسس

۔ان لوگوں نے کیسے اتنی تکلیف دی ہے۔۔اسد مسکان کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

خبردار اگر آپ نے میرے بچوں کو کچھ بھی کہا مسکان اتنی تکلیف میں بھی اسد کے منہ سے اپنے بچوں کے خلاف کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھے۔۔

مسکان کو اتنی تکلیف میں اپنے بچوں کے لیے اتنی ممتا کے ساتھ بولتے ہوئے دیکھ کر اسد کے دلکش لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

اور وہ سوچ رہا تھا کہ بے شک اللہ تعالی نے ماں کے قدموں تلے جنت رکھی کرتی ہے۔۔ deserve ہے تو۔۔ماں سچ میں وہ ہستی ہے جو یہ

اتنی تکلیف میں تو بندہ اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہے مگر مسکان کو اس وقت بھی اپنے بچوں کی فکر کرتے ہوئے دیکھ کر اسد خان کو تھوڑی سی جیلسی بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ بہت جلد اس کی اولاد اس کی محبت پر ڈاکہ ڈالنے والی ہے مگر یہ بھی ایک الگ ہی احساس تھا جو بے حد خوبصورت تھا۔۔۔

اوکے اوکے میرے بچوں کی ماں نہیں بولوں گا آپ کے بچوں کو کچھ بھی آپ سٹریس مت لو اسد مسکان کو سیریس ہوتے ہوئے دیکھ کر اسے نارمل کرنے کے لئے بولا تھا۔۔۔

اسد مسکان کو لے کر ہاسپٹل آگیا تھا۔ڈاکٹر آنے سے پہلے ہی سب تیاری کر چکی تھی۔۔کیونکہ وہ مسکان کی فیملی ڈاکٹر تھی۔تو وہ روٹین وائز مسکان کو چیک کر رہی تھی تو۔اسے آئیڈیا تھا کہ مسکان کی ڈیلیوری آج ہی ہو سکتی ہے۔۔

ڈاکٹر نے مسکان کا الٹرا ساؤنڈ کیا تو ڈاکٹر نے آکر اسد سے کہا کہ ان کا سیزر کرنا پڑے گا۔۔
کیونکہ ٹوئنز بی بی ہے۔۔اور مسکان میم فزیکل طور پر کافی کمزور اور نازک ہیں۔۔

تو وہ نارمل ڈیلیوری نہیں کروا سکتے کیونکہ مسکان کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔۔حالانکہ اسد نے مسکان کا بہت خیال رکھا تھا خوراک سے لے کر واک اور پراپر نیند تک۔۔

مگر مسکان فزیکل طور پر شروع سے ہی کافی نازک تھی اور ویسے بھی اسد خان کی اولاد تھی تو مسکان کو ہلکان کیے بنا نہیں آسکتی تھی۔۔۔

ڈاکٹر میری وائف کو کچھ ہونا نہیں چاہیے آپ بنا پیسے کی پرواہ کیے ہوئے ان کے لیے بیسٹ ڈاکٹر ہائر کرے۔۔۔
میں ان کی جان کے ساتھ کوئی رسک نہیں لے سکتا اسد مسکان کے اپریشن کا سن کر بہت گھبرا گیا تھا۔۔۔

سر آپ پریشان نہ ہوں ہم اپنا بیسٹ دیں گے باقی آپ اللہ سے دعا کریں۔۔۔اسد مسکان سے بات کرنے کے بعد پاس بیٹھی ہوئی مسکان کے پاس آیا۔۔۔

تو مسکان نہیں بہت غصے بھری نظروں کے ساتھ اسد کی طرف دیکھا تھا اسد سمجھ نہیں سکا تھا کہ مسکان اسے کیوں غصے سے دیکھ رہی ہے۔۔

پرنس اتنا غصہ اب میں نے ایسا کیا کر دیا ہے کہ آپ مجھے اتنے غصے کے ساتھ دیکھ رہی ہیں۔۔

آپ نے ڈاکٹر سے یہ کیوں کہا ہے کہ آپ کی وائف کو کچھ نہیں ہونا چاہیے آپ نے میرے بچوں کے لیے کیوں نہیں کہا کہ میرے بچوں کو بھی کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

آپ کو میرے بچوں کی ذرا بھی فکر نہیں ہے نا۔مسکان کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔اس کی بھیگی ہوئی پلکیں اس کے دل پر لگنے والی ضرب کا حال بتا رہی تھی۔۔۔۔

اومائی گاڈ تو آپ یہ سوچ کر مجھ پر غصہ کر رہی ہیں کہ مجھے آپ کے بچوں کی فکر نہیں ہے۔میری جان ایسا کچھ بھی نہیں ہے مجھے بھی ہمارے بچوں کی بہت فکر ہے۔۔۔۔

تو میرے معصوم بیوی اپنے اوپر اتنا لوڈ مت لو میں آپ کے بچوں کا بہت خیال رکھوں گا میری کیا جرات ہے کہ میں آپ کے بچوں کے ساتھ کوئی ناانصافی کر سکوں۔۔۔۔۔

آپ تو میرے اوپر بہت سخت نظر رکھے ہوئے ہیں میں پوری کوشش کروں گا کہ میرے منہ سے کوئی بھی ایسا جملہ نہ نکلے کہ جس سے میرے بچوں کی ماں میرے اوپر غصہ کر سکے۔۔۔

خانم میں سمجھ گیا کہ میرے ارد گرد سکیورٹی بہت ٹائٹ ہے میں غلطی سے بھی کوئی غلط جملہ نہیں بول سکتا۔۔۔

تو اپنے اس جملے کے لیے کہ میری وائف کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔ میں معافی چاہتا ہوں پرنسس آئندہ میں پہلے آپ کے بچوں کا نام لوں گا بعد میں اپنی وائف کی فکر کروں گا۔۔۔

ٹھیک ہے اب آپ مجھے معاف کریں اور خود کو ریلیکس کریں کیونکہ آپ کے اپریشن کے لیے ریلیکس ہونا بے حد ضروری ہے۔۔۔

ڈاکٹر اپریشن کی تیاری کر کے مسکان کو اپریشن تھیٹر میں لے کر جا رہی تھی مگر مسکان اسد کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔

اسے بہت ڈر لگ رہا تھا وہ رو رہی تھی پر نرس ایسا کیسے چلے گا کچھ نہیں ہو گا اللہ تعالی سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔

آپ ڈاکٹر کے ساتھ اندر جائیں۔۔۔ نہیں آپ بھی میرے ساتھ چلے میں اندر اکیلے اندر نہیں جاؤں گی۔۔۔

اسد مجھے سچ میں بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ سر آپ اپریشن تھیٹر میں آجائیں ان کا بی پی ہائی ہو رہا ہے۔۔
تو ایسے میں ان کا اپریشن نہیں ہو سکے گا آپ کا ان کے پاس ہونا بہت ضروری ہے آپ اپنی وائف کو ریلیکس کریں۔۔۔

اسد مسکان کے ساتھ ہی اپریشن تھیٹر کے اندر کے آگیا تھا۔۔ جہاں پر ڈاکٹرز نے مسکان کے پیٹ کے اوپر سے پردہ کرر کھا تھا۔۔۔

اسد مسکان کے سر کی طرف مسکان کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مسکان ڈر سے کانپتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔اسد کو آج ایک عورت کی عظمت پر سلام پیش کرنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔

جو اتنی تکلیف کے بعد اپنی اولاد کو اس دنیا میں لاتی ہے اسد اپنا چہرہ مسکان کے نزدیک کر کہ اس کے ماتھے پر اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے بولا۔۔

پرنسس بس تھوڑا سا اور برداشت کر لو اللہ ہماری اس اولاد کو نیک اور آپ کا فرمانبردار بنائے۔جن کو آپ اتنی تکلیفوں کے بعد اس دنیا میں لا رہی ہے۔۔

میری جان رومت آپ کا رونا میرے لیے بہت تکلیف کا باعث ہے۔۔وہ آہستہ آہستہ مسکان سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

اواں اواں اواں ڈاکٹر بچے ڈیلیور کر چکی تھی اپریشن تھیٹر میں اسد خان کی بچوں کی رونے آوازیں گونج رہی تھی۔۔۔

میم آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ کے بچے بالکل ٹھیک اور صحت مند ہیں۔۔ سر آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔۔

ڈاکٹر کے بتانے پر اسد نے آسمان کی طرف منہ کر کے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے اتنی بڑی نعمت سے نوازا۔۔

بے شک وہ بندے کو اس کی اوقات سے کہیں زیادہ دیتا ہے آج اسد خان کے زخموں کا ازالہ ہو چکا تھا۔۔

اللہ تعالی نے اسے اتنی بڑی خوشی دی تھی کہ اسے اپنے پرانے سارے بھول گئے تھے۔۔

تھینک یو تھینک یو تھینک یو سوچ وہ مسکان کے ماتھے سے پیار کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔ جس نے اسے اتنی خوبصورت اولاد دی تھی۔۔

آپ نے میری زندگی کی ہر کمی کو پورا کر دیا۔۔ مسکان اس وقت بہت تکلیف میں تھی۔۔۔۔۔ ہلکا سا مسکرائی آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔۔ میری پرنسس کو بھی بہت بہت مبارک ہو۔۔ اسد خان کے بچوں کی پیاری اور نازک سی ماں یہ نیا عہدہ مبارک ہو۔۔۔

اسد اور مسکان کی زندگی میں اس وقت خوشیاں ہی خوشیاں تھی۔۔۔اسد نے بے ساختہ اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب میری ان خوشیوں کو کسی کی نظر مت لگانا ہمیشہ میری ان خوشیوں کو قائم رکھنا۔۔۔

میری اولاد کو نیک بنانا اور میری پرنسس کو ہمیشہ میرے ساتھ رکھنا۔۔۔ مسکان کو روم میں شفٹ کرنے کے بعد۔۔۔۔اب اسد اپنے یار کو فون کرنے والا تھا۔۔۔کیونکہ اسد خان کی خوشی بنا اسفند شہریار کے ادھوری تھی۔۔۔وہ اسفند کا نمبر ڈائل کرتے اپنے دل کش لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔۔فون اٹھاؤ اسفند شہریار۔۔اپنے یار کی خوشی کو مکمل کردو

OOOOOOOOO

44 OOOOO

دل جلدی سے اٹھ جاؤ ڈرامے مت کرو ہم گھومنے جارہے ہیں مجھے اگلے پانچ منٹ میں آپ تیار ملے میں شاور لینے جارہا ہوں۔۔

میں نہیں اٹھوں گی مجھے بہت نیند آرہی ہے آپ بھی چپ چاپ سو جائیں نہ آپ کو رات کو سکون ہے نہ دن کو سکون ہے دل کمبل میں گھسے ہوئے جواب دے رہے تھی۔۔

تو ٹھیک ہے میں پانچ منٹ میں شاور لے کر آرہا ہوں اس کے بعد اگر آپ مجھے سوتی ہوئی ملی تو پھر انجام کی ذمہ دار بھی آپ خود ہی ہوں گی وہ دھمکی دیتا ہوا واش روم میں جاچکا تھا۔۔۔

اپ کو سوائے دھمکیاں دینے کے اور کچھ اتا ہے وہ بستر میں لیٹی ہوئی چلائی تھی۔۔پانچ منٹ میرا ویٹ کرو میں شاور لے کر آتا ہوں تو پھر آپ کو اچھے

سے بتاؤں گا کہ مجھے دھمکیاں دینے کی سوا بھی بہت کچھ آتا ہے وہ بھی واش روم سے اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔

بس آپ ہر وقت مجھے یوں ہی ڈراتے رہا کریں دل بھی کہاں ہار ماننے والی تھی ویسے بھی اپنی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے اس سے اسفند پر کافی غصہ تھا۔۔۔

دل پلیز انسان بن کر اٹھ جاؤ اور جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔ میرا اچھی موڈ خراب مت کرو ویسے بھی ادھا وقت تو بی بی نے بچی بن کر گزار دیا ہے۔۔۔

بچی سے مجھے یاد آیا میں باہر آ کر بتاتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے تو میڈم پر بھوت سوار تھا۔۔ کہ آپ کو بی بی ہونا چاہیے۔۔۔ میرے ناک میں آپ نے دم کر رکھا تھا اب بتاؤ کیا ارادہ ہے اسفند اب دل کو تنگ کرنے پر اتر آیا تھا۔۔۔

دل کے ویک پوائنٹ اسفند اچھے سے جانتا تھا۔۔دل نے جو باتیں نادانی میں بولی ہوئی تھی اسفند اب ان کو سامنے لا کر دل کو شرم سے دوچار کرنے والا تھا۔۔۔

اب جواب دو بولتی کیوں بند ہو گئی ہے میڈم جی دل کی آواز نہ آنے پر اسفند آواز بلند کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

کیا جواب دوں اللہ جی یہ آپ نے مجھے میرے کون سے کرموں کا پھل دیا ہے۔۔ایسا شوہر دل آسمان کی طرف منہ کر کے منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔

جب اس بندے کو اور کوئی بات نہیں آتی تو میری کھلی اڑانے لگ جاتا ہے۔۔

پتہ نہیں اب یہ بچے والی بونگی میں نے کب ماری تھی۔۔۔مجھے تو خود بھی یاد نہیں ہے۔۔۔دل تم خود ہی کیوں پھنس جاتی ہو اس شیر کے جبڑے میں۔۔۔

اگر خود سے باتوں کا بھوت اتر گیا ہو تو۔ مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھ لو کیا پوچھنا ہے میری جان نے میرے بارے میں۔۔ آ آ آہ دل جو اپنے آپ سے بڑ بڑا کر باتیں کر رہی تھی۔۔

اسفند کے یوں اچانک آ کر سر پر کھڑے ہو کر بولنے سے ڈر کر بری طرح سے چیخی تھی۔۔۔

چپ ہو جاؤ دل کیا کوئی بھوت دیکھ لیا ہے اسفند اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے دل کو چپ کروانے کی ہدایت دے رہا تھا۔۔

آپ سے بڑا بھی کوئی بھوت ہو سکتا ہے۔۔ اعلیٰ دین کے چراغ سے نکلے ہوئے جن کی طرح آ کر سر پر نازل ہو جاتے ہیں۔۔۔ دل بری طرح سے ڈرنے کی وجہ سے اسفند پر اپنا غصہ نکال رہی تھی۔۔۔

اچھا جی اگر میں جن ہوں تو۔۔ جن تو خوبصورت لڑکیوں پر عاشق بھی ہو جاتے ہیں میں بھی آپ پر عاشق ہو گیا ہوں۔۔۔

اسفند پلیز جا کر پہلے کپڑے پہنے کتنے بے شرم ہو گئے ہیں آپ۔۔ دل اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بولی تھی۔۔ کیونکہ اسفند نے اس وقت صرف ٹاول لپیٹ رکھا تھا۔۔۔۔

کبھی کبھی تو میرا دل کرتا ہے میں سچ میں کچھ ایسا کروں۔ جو آپ مجھے بے شرمی والے خطاب دیتی رہتی ہیں۔۔

کم سے کم اس ٹائٹل کو میں سچ تو ثابت کر سکوں وہ کہتا ہوا دل کے کمبل کے اندر گھس چکا تھا۔۔۔

اسفند نکلے باہر مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔

اسفند نہانے کے بعد ٹھنڈا ٹھنڈا سا جسم لے کر دل کے کمبل کے اندر گھس کر دل کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

اسفند آپ کتنے ٹھنڈے ہو رہے ہیں نکلے باہر میرے کمبل سے۔دل اسفند کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے چھڑانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی حالانکہ آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ وہ اسفند کی پکڑ سے نکل سکی ہو۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ میں بہت ٹھنڈا ہو رہا ہوں گرم ہونے کے لیے ہی تو اپنی جان کے کمبل میں گھسا ہوں۔۔

دل کی کمر کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر دل کو کانچ کی گڑیا کی طرح اٹھا کر وہ اپنے اوپر لیٹاتے ہوئے اپنے دونوں بازو اس کی کمر کے گرد کس چکا تھا۔۔

اسے خود پر لٹا کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب کیے ہوئے تھا۔۔
اس نے دل کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو اپنے دانتوں سے ہلکا سا دباؤ دیتے ہوئے کاٹا تھا۔۔۔آہ آہ وہ چیخی تھی۔۔

بتاؤ منہ میں کیا بڑبڑا رہی تھی۔۔اور کیوں میرے کہنے پر کر تیار نہیں ہو رہی تھی۔۔
دل بھلا اس وقت کیا اس کی باتوں کا کیا جواب دیتی۔وہ تو شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔اس وقت وہ اسفند کی مضبوط سینے کے اوپر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے اوپر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔وہ نظروں کو جھکائے ہوئے اپنے ہونٹوں کو چبا رہی تھی۔۔

افففف دل میں کیا کروں تمارا، آپ میری سب سے فیورٹ چیز پر ہی کیوں ظلم ڈھاتی ہو۔۔اس نے اپنے ہاتھ سے دل کے لبوں کو آزادی دلوادی تھی ۔۔اب اس کی نظریں دل کے پنکی پنکی ہونٹوں پر جمی ہوئی تھی۔۔۔

کیوں کرتی ہو ان بے چاروں پر ظلم ان پر ظلم۔ان پر ظلم کرنے کے لیے میں ہی کافی ہوں۔اس نے دل کو آنکھ مارتے ہوئے بولا تھا۔

آپ کو پتہ ہے نا یہ میں دیوانہ ہوں اپث کے ان لبوں کا۔۔تو پھر آپ یہ بار بار یہ جرات کیسے کرتی ہے۔ان کو اذیت پہنچانے کی۔۔

اس نے دل کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے اوپر زور سے جھکا لیا تھا۔۔۔دل پیچھے ہٹنا چاہتی تھی۔۔مگر ٹائیگر کے شکنجے سے خود کو کیسے نکال سکتی تھی۔۔

دل اسفند کی سختی سے پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔ مگر وہ اپنی تشنگی کو دل کے لبوں پے مٹا رہا تھا۔۔ دل بہت جھٹپٹائی تھی۔۔ مگر ٹائیگر اپنی من مانی کرنے کے بعد ہی پیچھے ہٹاتا۔۔

ٹائیگر کے پیچھے ہٹتے ہی ٹائیگر پر مکوں کی برسات ہو رہی تھی۔۔ کیونکہ ٹائیگر کی سختی سے دل کے ہونٹوں پر لگ چکا تھا کٹ۔ اب دل غصے سے ٹائیگر کے سینے پر پوری زور کے ساتھ مکے برسا رہی تھی۔

دل کے مکوں کا ٹائیگر جیسی سخت جان پر خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔ الٹا وہ ہاہاہا کر کے کھقے لگاتا ہوا ہنسے جا رہا تھا۔۔۔

ہنستے ہوئے اس کے ڈمپل اس قدر دلکش لگ رہے تھے کہ۔ دل نے اتنے غصے میں بھی بہت گہری نظروں سے اسفند کے ڈمپلز کو دیکھا تھا۔

دل کا گہری نظروں سے اسفند کے ڈمپلز کو دیکھنا ٹائیگر کی شاطر نظروں چھپ نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔

جتنی محبت سے آپ ان کو دیکھتے ہیں۔ کبھی اتنی محبت سے ان پر کس بھی کر لیا کرے۔۔۔۔۔اپنی چوری پکڑے جانے پر دل نے جلدی سے اپنی نظریں اسفند کے ڈمپلز سے ہٹالی تھی۔۔۔آپ کا ذاتی شوہر ہوں میری جان کب تک یونہی مجھ سے شرماتی رہا کرے گی۔۔اسفند شہریار بھی آپ کا ہے اور اس یہ خوبصورت ڈمپلز بھی آپ کے ہے۔۔

زرا ٹائٹ سی کس کر کے دیکھاؤ مجھے۔۔اس نے اپنی گال کو دل کے آگے کر رکھا تھا۔۔

آپ کو پتہ ہے آپ بہت بے شرم اور گندے ہو گئے ہیں۔۔دل شرماتے ہوتے ہوئے اسفند کے اوپر سے اٹھنے ہی لگی تھی۔۔اسفند نے اسے بازو سے

پکڑ کر کھینچتے ہوئے پھر سے اپنے اوپر گرالیا تھا۔۔۔ کہاجارہی ہو بنا کس کیے ۔۔۔آج تو بنا کس کیے میں آپ جانے نہیں دوں گا۔۔اسفند نے دل کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرلی تھی۔۔۔۔

آپ کو مسئلہ کیا ہے۔۔۔سوتی ہوں تو سونے نہیں دیتے۔۔۔اٹھتی ہوں تو اٹھنے نہیں دیتے۔۔۔۔جاتی ہوں تو جانے نہیں دیتے جاتے۔۔۔آخر چاہتے کیا ہیں آپ۔۔۔۔اسفند کی بے باک نظروں اور سرگوشیوں سے جھنجھلا گئی تھی۔۔۔۔۔اسفند کی نظرے ایکسرے کی مشین کی طرح کام کررہی تھی۔۔۔۔

پیار دو مجھے پیار دو

✨دل بے قرار ہے مجھے

پیار دو۔۔۔۔

برسوں کیا ہے میں نے انتظار

✨مجھے پیار دو مجھے پیار دو۔۔

کروٹ لے کر پھر سے دل کو اپنے نیچے لے آیا تھا۔

💔ہر پل تنہائی میں تجھے یاد کرتا تھا

💔اپنی سونی دنیا کو میں آباد کرتا تھا

اسفند کی آنکھوں میں کچھ ایسا درد تھا کہ جس نے دل کو اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اسفند کیا ہو گیا ہے آپ کو۔دل نے اسفند کے چہرے کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے۔اسفند کے دل کی بات جاننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اسفند نے سونگ کے چند بول شاعری کے انداز میں کہے تھے۔۔۔ مگر ان الفاظوں میں اس کے اندر کا درد اس کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ گزرے ہوئے لمحے جو اس نے دل کے بغیر اس کے ہجر میں کاٹے تھی ۔۔۔اسفند وہ درد شاعری کے اندر میں دل کو سنا رہا تھا۔۔۔اسفند کے درد بھرے انداز نے دل کو اندر تک ہلا کے رکھ دیا تھا۔۔

کیا ہوا ہے بتائیں نہ۔وہ اسفند کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنا چہرہ اس پہ جھکائے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔ کچھ نہیں ہوا دل بس مجھے وہ وقت یاد آگیا تھا۔۔۔جو میں نے تمہاری بنا جدائی میں کاٹا تھا۔۔۔۔دل کبھی مجھ سے دوبارہ کبھی دور مت ہونا میں جی نہیں سکوں گا تمہارے بنا۔۔دل تم سے دور رہ کر ہر ایک رات مجھے ہزاروں سال طویل لگتی تھی۔۔

وہ دل کی گردن پہ اپنا چہرہ رکھ کے دل کے بالوں میں اپنا منہ چھپائے ہوئے دل کو اپنا درد سنا رہا تھا۔۔۔۔ مجھے ایسا لگتا تھا کہ ان راتوں کا کوئی سویرا نہیں ہے۔۔۔دل جب مجھے یہ پتہ چلا تھا کہ تم میرے بنا سنبھل گئی ہو۔۔۔

تو پتہ نہیں میرے اندر کیوں کوئی چیز چھن سے ٹوٹ گئی تھی۔۔ حالانکہ میں خوش ہونا چاہتا تھا کہ میری موت کی خبر کے بعد میری دل سنبھل گئی ہے۔۔

مگر پتہ نہیں کیوں میرا دل یہ ماننے کو تیار نہیں تھا کہ میرے عشق کی تپش اتنی کم تھی کہ میری دل اتنی جلدی سنبھل گئی۔۔۔

مگر جب آ کر میں نے آپ کی حالت دیکھی تو مجھے اپنے عشق پر ناز ہوا تھا۔۔ کہ میرا عشق رائے گا۔۔ نہیں گیا۔۔۔میری دل تو میرے عشق میں پوری

طرح سے رنگی ہوئی تھی۔۔۔ تبھی تو وہ رنگ کچھ دیر کے لیے دل سے دور ہوا تو دل دنیا والوں کو بے رنگ نظر آنے لگی تھی۔۔۔۔۔

وہ اتنی شدت کے ساتھ اپنی داستان دل کو سنا رہا تھا کہ۔۔دل ساکت ہو کر اس کے سینے پر پڑی ہوئی اس کی محبت کی داستان سن رہی تھی۔۔۔

آخر ہجر کی وہ راتیں اس نے بھی تو اسفند کے بغیر کیسے کاٹی تھی۔۔ان راتوں کی تڑپ کو تو وہ بھی اچھی طرح سے جانتی تھی۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے جب وہ لوگ آپ پر گولیاں چلا رہے تھے۔اسفند وہ گولیاں آپ پر چل رہی تھی۔۔

مگر مر میں رہی تھی۔اسفند مجھے ایسے لگ رہا تھا میرے سینے سے کوئی میرا دل نکال کر لے کے جا رہا تھا۔۔۔آپ میرے لیے کیا ہو اس دن مجھے صحیح معنوں میں پتہ چلا تھا۔۔

جب آپ مجھ سے دور ہو رہے تھے مجھے لگ رہا تھا میرے جسم سے جان نکل رہی ہے۔۔۔جب اسد بھائی نے مجھے آکر بتایا کہ آپ اس دنیا میں نہیں رہے۔۔دل اسفند کو بتاتے ہوئے زور و قطار رونے لگی تھی۔۔۔

اسفند میرا دل چاہتا تھا اس پوری دنیا کو آگ لگا دو۔میرا دل کرتا تھا کہ میں بھی مر جاؤں میں نے بہت بار کوشش بھی کی تھی۔۔۔مگر اسد بھائی ہر بار میری کوشش کو ناکام بنا دیتے تھے۔۔۔مجھے آپ کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔۔مجھے ہر طرف ویرانی ہی نظر آتی تھی۔۔۔

پھر تو مجھے اسد خان کا مقروض ہونا چاہیے۔۔ جس نے میری جان کی جان بچائی تھی۔۔۔۔۔ مگر دل آج کے بعد ایسی جرات کبھی مت کرنا۔۔ آپ کو اپنی جان لینے کا حکم میں نے صرف اس صورت میں دیا تھا۔۔

دل میں اپنی زبان سے دوبارہ وہ لفظ نہیں دھرا سکتا مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔۔ مگر آپ جانتی ہے۔ میں نے کس صورت میں آپ سے کہا تھا ۔۔۔ مگر جب آپ اسد کی حفاظت میں پہنچ گئی تھی۔۔ تو آپ نے خود کشی کرنے کی کوشش کر کے بہت غلط کیا تھا۔۔۔۔۔
میں تو شکر کرتا ہوں اس ذات کا جس نے تمہیں کچھ ہونے نہیں دیا۔۔ ورنہ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ میرا کیا ہوتا آپ کے بنا میں بھی مر۔۔

ابھی آدھی بات اسفند کے منہ میں ہی تھی کہ دل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔اور نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے بھیگی پلکوں سے بولی دوبارہ ایسا کبھی مت بھولیے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری گزشتہ غلطیوں کے لیے آپ مجھے جو بھی سزا دینا چاہیں دے لیں مگر اپنے منہ سے کبھی مرنے والی دوبارہ بات مت کرنا۔۔۔۔خدا میری زندگی میں وہ دن کبھی نہ لائے کہ مجھے آپ کے بنا جینا پڑے۔۔۔

میری اس رب سے دعا ہے کہ میں جب بھی مروں اپنے شوہر کے ہاتھوں میں مروں آپ ہزاروں سال جیے آپ میرے سر پر سلامت رہے۔۔۔

اسفند آپ ہیں تو آپ کے دل بھی ہے۔۔آپ نہیں تو میں بھی نہیں۔۔۔
اور میرا حشر آپ دیکھ چکے ہیں۔۔۔۔

اب ایسی باتیں کر کے آپ کیا چاہتے ہیں میں دوبارہ سے بچی بن جاؤں۔۔
پھر آپ کو دوبارہ سے میری وہ ساری حرکتیں برداشت کرنی پڑیں گے۔۔

دل اسفند کے چہرے پر سمائل دیکھنے کے لیے اپنی بچکانہ باتوں پر اتر آئی تھی۔۔۔ نہیں نہیں میں آپ کو دوبارہ بچی بنتا ہوا افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔

کیونکہ میں آپ سے اور دور نہیں رہ سکتا۔۔وہ کھل کھلا کر ہنسا تھا۔۔۔اور ہنستے ہوئے بے حد جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔۔دل بے اختیار ہو کر تھوڑا نیچے جھکی تھی۔۔اپنی آنکھیں بند کر کے اسفند ڈمپل پر اپنے لب رکھتے ہوئے چوم کر۔۔۔۔

بڑی پھرتی سے اسفند کے اوپر سے اٹھی تھی۔۔اور بیڈ سے اتر کر 100 کی سپیڈ سے وہ واش روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

چیٹر لڑکی واپس آؤ اور یہ کوئی کس نہیں تھی۔۔۔پوری کس کرواگر احسان کیا ہے تو پوری طرح سے اس کرو۔۔۔۔

اسفند کو آج پہلی بار دل نے خود سے کس کی تھی چاہے وہ آدھی ادھوری ہی تھی۔ مگر اسفند کو اندر تک خوش کر گئی تھی۔۔۔

جتنا ملا ہے اس میں صبر کرنا سیکھیے اسفند شہریار صاحب دل نے آج پہلی بار اسفند کا پورا نام لے کر اسے پکارا تھا۔۔۔۔

آپ ایک دفعہ باہر نکلیں پھر میں آپ کی خبر لیتا ہوں۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بیڈ پر اپنی باہیں پھیلا کر لیٹا ہوا تھا۔۔وہ اس وقت صرف ٹاول لپیٹے ہوئے تھا۔۔۔

ہنستے ہوئے دل کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔۔

اسفند کے فون کی رنگ ٹون بج رہی تھی۔۔

واہ میرے کمینے یار کو میری بہت زور سے یاد آ رہی ہے۔ت اسی لیے تو صبر نہیں ہو رہا۔۔وہ فون پہ اسد خان کا نام جگمگاتے ہوئے دیکھ کر خوشی سے اپنے منہ میں بڑھایا تھا۔۔۔

وہ فون کان کو لگا چکا تھا۔۔السلام علیکم کیسے ہو اسفند شہریار۔۔وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں اسد خان تم کیسے ہو کیسے ہو۔۔۔کیسے آگئی کمینے کو اپنے یار کی یاد۔۔۔۔۔

گھٹیا انسان تجھے خوشخبری سنانے کے لیے فون کیا ہے۔۔۔یہ جلی کٹی بعد میں سنا لینا مجھے۔۔۔ارشاد ارشاد اسفند بولا تھا۔۔۔تو ماموں بن گیا ہے کمینے وہ بھی دو دو بچوں کا۔۔۔اسد نے بڑی گرم جوشی سے خوش خبری سنائی تھی۔۔۔۔ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت بہت مبارک ہو۔۔۔اسد خان دو دو اولادوں کا باپ بن کر کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

اسفند اپنے یار کے گھر میں اتنی بڑی خوشخبری سن کر بے حد خوشی سے مبارک باد دیتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔خیر مبارک بہت اچھا لگ رہا

ہے لگ رہا ہے۔۔۔ایسا لگ رہا ہے کہ ساری دنیا کی خوشیاں اس وقت میرے گھر کے دریچے میں ہی آگئی ہے۔۔۔

اور مسکان کیسی ہے اسفند اپنی بہن کا حال چال پوچھ رہا تھا۔۔۔۔اللہ کا شکر ہے وہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ابھی وہ زیادہ بات نہیں کر سکتی کچھ دیر بعد بات کرواتا ہوں۔۔۔۔

اور دل کیسی ہے اسد نے اپنی بہن کا حال چال پوچھ رہا تھا۔۔۔دل بالکل ٹھیک ہے ماشاءاللہ بہت زیادہ ریکور ہو چکی ہے۔۔۔

مگر ابھی ڈاکٹر نے اسے واپس لانے سے منع کیا ہے۔کچھ دنوں تک ابھی اسے تھوڑا اور ریلیکس ماحول کی ضرورت ہے۔۔۔ہاں ہاں تم بے فکر ہو کر وہاں پر رکھو اور یہاں پر سب اوکے ہے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

دل کا بہت سارا خیال رکھنا اور اسے میرا بہت سلام کہنا۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں تم سے دوبارہ بات کرتا ہوں مجھے فی الحال اپنے شہزادے اور شہزادی کو دیکھنے کے لیے روم میں جانا ہے۔۔۔۔

اچھا جی شہزادے اور شہزادی کے باپ بنتے ہی یار کو فون بند کرنے کے لیے بول رہے ہو۔۔۔ہاں بھائی اولاد تو اولاد ہوتی ہے نا اب تو یار ہوئے بیگانے۔ اب تو ہم اپنے بچوں کی فکر کیا کریں گے۔اسد بڑے فخریہ انداز سے اسفند کو جلا رہا تھا۔۔۔۔

ویسے بھی میری مسز کے بہت سخت آرڈرز ہے کہ ان کے بچوں کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔۔آپ کی بہن تو اپنے بچوں کی ذرا سی بات پر کاٹنے پر مارنے پر آجاتی ہے۔۔۔۔۔

اچھے پھنسے ہو اسد خان اسفند کھکا لگا کر اسود کو طنز کرتا ہوا اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ہنس لے کمینے جتنا ہنسنا ہے۔۔۔ میرے اوپر مگر جب تو باپ بنے گا نہ تو پھر میں تم سے گن گن کر حساب لوں گا۔۔۔ اسد نے بھی ہنستے ہوئے اسفند پر وار کیا تھا۔۔۔

دونوں نے کہہ کے لگا کر ہنستے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ نہ بھائی میں تو اتنی جلدی کوئی رسک نہیں لے سکتا کیونکہ مجھے تو میری دل پوری طرح سے میری دسترت چاہیے۔۔۔

اور بچے آئیں گے تو میرے دل کو مجھ سے دور کر دیں گے تو اس لیے مجھے تو بچے ہی پلان نہیں کرنا وہ اپنے دل میں عہد کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کس سے باتیں کر رہے ہیں اکیلے کھڑے ہو کر۔۔۔دل واش روم سے نکل کر بالوں کو پہنچتی ہوئی مرر کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔دوسری طرف رخ کیے ہوئے کھڑا اسفند اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا دل نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

آپ کے بھائی جان سے بات کر رہا تھا انہوں نے آپ کے لیے بہت سا پیار بھیجا ہے آؤ ذرا میں وہ آپ تک پہنچا دوں دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

اسفند بتائیں نہ کس سے باتیں کر رہے تھے دل اسفند کو واپس سے اسی ٹون میں آتا ہوا دیکھ کر گھبرائی گئی تھی۔۔۔

اسد سے بات کر رہا تھا آپ کو مبارک ہو آپ پھو پھو بن گئی ہے اور میں مامو وہ بھی دو دو بچوں کی۔۔۔۔سچ میں دو دو بچے ماشاءاللہ اے اللہ اسد بھائی اور مسکان آپی کی خوشیوں کو قائم رکھنا آمین۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا ۔۔۔۔دل نہا کر بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی اور اس کا نکھرا نکھرا روپ اسفند کی بے تابیاں بڑھا رہا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے تیار ہونے دیں پھر ہمیں گھومنے بھی جانا ہے۔۔۔۔نادان دل اسفند کی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکی تھی۔۔کہ اس کا یہ روپ اسفند کے دل کے حالات بدل چکا ہے۔۔۔

اب وہ دل کے ساتھ ہوٹل روم سے باہر نہیں جانا چاہتا تھا بلکہ یہیں پر رہ کر اپنی ڈیٹ کا انتظام کرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ آئیڈیا بھی ابھی اسفند کے دماغ میں آیا تھا۔۔ نہیں دل ہم لوگ آج باہر گھومنے نہیں جا رہے۔۔

بلکہ آج رات کے لیے میں نے کچھ اسپیشل سوچا ہوا ہے۔۔۔ وہ دل کے گلے میں اپنی باہیں ڈالے ہوئے اپنا چہرہ اس پر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

اسفند یہ کیا بات ہوئی اب تو میں نے پورا موڈ بنالیا ہے باہر گھومنے جانے کا ۔۔ وہ منہ پھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ اگر آپ کو گھومنے نہیں جانا تو پھر مجھے سونے دے مجھے اپنی نید پوری کرنی ہے۔۔۔

۔دل آپ کو سوائے سونے کے اور بھی کوئی کام آتا ہے۔۔ ان رومنٹک لڑکی اسفند دل کی بات پر سر پکڑ کر رہ گیا تھا۔۔۔ ہاں جی سوائے سونے کے

مجھے اور کوئی کام نہیں آتا۔۔۔کیونکہ آپ میری نیند کے دشمن ہیں۔۔۔ میری نیند تو پوری ہونے دیتے نہیں ہے۔۔۔وہ اسفند کے باز واپنے کاندھوں سے ہٹاتی ہوئی بیڈ کی طرف جانے لگی تھی سونے کے لیے۔۔۔

کیا لگتا ہے میری جان کو کہ میں آپ کی نیند پوری کروانے کے لیے آپ کو باہر گھمانے کے لیے نہیں لے جارہا۔۔افسوس کی بات ہے۔۔اگر آپ کو ایسا لگتا ہے تو۔۔آج کی پوری رات آپ کو میرے نام کرنی پڑے گی ۔۔۔اور میں آج کی رات کو بہت سپیشل بنانے والا ہوں۔۔۔وہ دل کو بچوں کی طرح کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھا کر گول گول گھمارہا تھا۔۔۔۔○○○○○○○○○○○○

45○○○○○○○○

دل کبرڈ میں ایک ڈریس پڑی ہے وہ ڈیٹ پر پہن کر مجھے دکھاؤ۔۔۔ پھر سے ڈریس اسفند میں آپ کی لائی ہوئی ڈریس نہیں پہنو گی کیونکہ آپ کی لائی ہوئی ڈریسز بہت بے ہودہ ہوتی ہیں اور برائے نام بھی۔۔ دل ڈریس پہننے سے صاف انکار کر رہی تھی۔۔۔

دل ہر بار ضد کرنی ضروری ہوتی ہے اسفند سرد انداز سے بولا تھا۔۔۔ میں ضد نہیں کر رہی مگر آپ بہت چھوٹی ڈریسز لے کر آتے ہیں مجھے بہت شرم آتی ہے وہ پہن کر دل من مناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جب باہر نکلتی ہو تو ابا یہ پہن لیا کرو مجھے بہت اچھا لگے گا۔ کہ میری بیوی خود کو دنیا کی نظروں سے بچا کر رکھتی ہے۔۔۔ مگر میرے سامنے انکار کی جرات نہ کیا کرو۔۔۔۔ میرا دل نہیں کرتا کہ میں آپ پر سختی کروں۔۔ مگر آپ ہر

چیز کے لیے میرے ساتھ بحث مت کیا کریں۔۔۔میں شوہر ہوں آپ کا اس لیے آپ کو ہر طرح کے ڈریسز میں دیکھنے کا پورا حق رکھتا ہوں۔۔

ویسے تو میں اپنی جان کو بنا ڈریس کے دیکھنے کا بھی حق رکھتا ہوں۔۔۔مگر دیکھ لو میں کتنا شریف ہوں کہ ابھی تک میں نے اپنا وہ حق آزمایا نہیں ہے۔۔

دل کی کمر کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔اب شرما کر نظریں کیوں جھکالی ہیں میری جان نے میں نے تو ابھی کوئی ایسی بات کی ہی نہیں جس سے آپ کی نظریں جھکے۔۔۔۔

آپ تو کوئی ایسی بات کرتے ہی نہیں ہیں۔۔سچ میں آپ تو بہت شریف ہیں آپ کی شرافت پر تو باقاعدہ ایک کتاب لکھی جانی چاہیے۔۔خود کو شریف کہنے پر دل اسفند پر طنز کر رہی تھی۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو میری اتنی تعریف کرنے کے لیے ویسے تو میں ہوں ہی تعریف کے قابل اللہ کا شکر ادا کیا کرو جو اللہ تعالی نے اتنا فرمانبردار نیک اور شریف شوہر آپ کو عطا کیا ہے اسفند خود کی واہ وائی کر رہا تھا۔۔۔۔

اسفند پر دل کی طنز کا خاک بھی اثر نہیں ہوا تھا وہ تو ایسے پریزینٹ کروا رہا تھا ۔۔۔ جیسے اس کو پتہ ہی نا ہو کہ دل نے اس پر تنز کیا ہے۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے آپ کتنے اچھے ڈرامے باز ہیں دل ناک چڑھاتے ہوئے اسفند کو احساس دلا رہی تھی۔۔ پتہ ہے کہ میں بہت اچھا ڈرامے باز ہوں مگر اپنی پیاری بیوی سے زیادہ نہیں۔۔ وہ بھی ٹائیگر تھا جو وقت پر لوگوں کو جواب دے کر ان کا منہ بند کرنا جانتا تھا۔۔۔۔

جب آپ اتنا اچھا ڈرامہ کر سکتی ہیں۔۔۔ٹھیک ہونے کے باوجود اپنے شوہر سے ڈرامہ کر کے خود کو کتنے دنوں تک میری قربت سے بچائے رکھا۔۔

تو۔۔۔تو چھوٹا موٹا ڈرامہ تو میں بھی کر ہی سکتا ہوں نا اپنی ناک کو دل کی چھوٹی سی ناک سے رب کرتے ہوئے دل کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔

اب آپ کتنے دن تک مجھے اس بات کا طعنہ دیتے رہیں گے وہ اپنا منہ پھلا کر بول رہی تھی۔۔۔جب تک آپ میرا نشہ پورا نہیں کر دیتی اپنے وجود سے

تب تک تو میں آپ کو یاد دلاتا رہوں گا۔۔۔۔۔کرو مجھے حد سے زیادہ پیار تاکہ میں آپ کی اس غلطی کو بھلا سکوں۔۔۔۔اسفد دل کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔

مجھ سے نہیں ہوتا آپ کو پیار آپ کا پیٹ تو بھرتا ہی نہیں ہے پیار کر کر کے۔۔نہ تو آپ تھکتے ہیں۔نہ سوتے ہیں۔اور نہ مجھے سونے دیتے ہیں۔پھر بھی خوش تو آپ ہوتے ہیں نہیں۔۔۔۔۔دل منہ کے زاویے بدلتے ہوئے اسفند کی تعریف میں چند لائنیں بیان کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کب بھرا ہے آپ نے میرا پیٹ چیٹر لڑکی۔کس تو آپ آدھی ادھوری کر کے واش روم میں جا کر گھس گئی تھی۔۔۔

کس تک تو آپ کو اچھے سے کرنی آتی ہے نہیں اور چلی ہیں۔آپ میرا پیٹ رومینس سے بھرنے۔۔

وہ دل کو گھورتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ چلو وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آج آپ مجھے خوش کرنے میں کامیاب ہو گئی تو۔۔۔ پر و مس آج کے بعد میں آپ کو آپ کے سب ڈراموں کے لیے معاف کر دوں گا۔۔۔

اور دوبارہ تنز نہیں کروں گا۔۔ مگر اس کے لیے آپ کو آج سب کچھ میرے مطابق کرنا پڑے گا اسفند کے دماغ میں آج بہت کچھ چل رہا تھا جسے آج وہ پورا کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔۔۔۔۔

دل سوچنے لگ گئی تھی کہ اگر وہ اسفند کی شرط کو مان لے اور جو وہ چاہتا ہے ۔اسے پورا کر کے ہمیشہ کے لیے اسفند کے تانوں سے بچ سکتی ہے۔ جو وہ دن میں کوئی 50 بار دہرا کر اسے سناتا رہتا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر میں آپ کی شرط مان لوں تو پھر آپ وعدہ کریں کہ آج کے بعد آپ کبھی مجھے ڈرامے باز کہہ کر تانہ نہیں دیں گے دل اسفند سے ڈیل کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ کے سر کی قسم کبھی طعنہ نہیں دوں گا۔۔اسفند دل کو شرط مانتے ہوئے دیکھ کر خوشی سے پھول نہیں سما رہا تھا۔۔۔۔۔

اب دل بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ اس کے شوہر کے طوفانی دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔تو چلیے ذرا شروعات کریں اپنی شرط ماننے کی۔۔جس کا پہلا سٹیپ ہے کہ میری پسند کا ڈریس جو آپ کی کبڑ کے اندر رکھا ہوا ہے۔۔۔

اسے پہن کر دس منٹ کے اندر ریڈی ہو جائیں ساتھ والے روم میں ۔۔۔میں نے ہماری ڈیٹ کا پورا انتظام کیا ہے۔۔بس آپ کو تیار ہو کر

میرے ساتھ اس روم میں چلنا ہے اگلا سٹیپ میں آپ کو وہاں چل کر بتاؤں گا۔۔۔۔

اصل میں آج اسفند کا برتھ ڈے تھا۔۔ جسے وہ دل کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا۔۔اسے جب اسد نے برتھ ڈے کا ایس ایم ایس بھیجا تھا۔۔اس وقت سے اسفند کے دماغ میں یہ پلان چل رہا تھا کہ۔۔۔اسے دل کے ساتھ باہر نہیں بلکہ ہوٹل روم کے اندر ہی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا ہے۔۔۔۔

دل ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے قبر کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔اور دل میں دعا کر رہی تھی کہ اللہ کرے کوئی انسانوں والا ڈریس ہو۔۔جو اسفند نے اس کے لیے پسند کیا ہو۔۔۔کیونکہ اس سے پہلے تو اسفند جب جب اس کے لیے کوئی

ڈریس یانائٹی لے کر آیا تھا۔وہ تو دل کے لیے آزمائش ہی تھی۔کیونکہ وہ بہت چھوٹے ڈریسز لے کر آتا تھا۔۔۔۔۔۔

اسفند دل کی حرکت پر نظر رکھے ہوئے جاکر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھے ہوئے دو انگلیاں اپنے لبوں پر رکھ کر ہلکے سے مسکرا رہا تھا۔۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ دل ڈریس کو دیکھ کر کیا ری ایکٹ کرتی ہے۔۔۔۔۔

اسے اندازہ تو تھا کہ دل کیا کرنے والی ہے۔مگر اسے اچھا لگتا تھا جب دل چھوٹے ڈریسز کو دیکھ کر اسفند پر چیختی تھی۔۔۔۔
دل نے الماری سے ایک شاپنگ بیگ نکالا جس کے اندر ایک ریڈ کلر کی بہت خوبصورت سی ساڑی تھی۔جسے دیکھ کر دل بہت خوش ہوئی کیونکہ وہ خود بھی زندگی میں ایک بار ساڑی پہننا چاہتی تھی۔۔۔۔

دل نے آج سے پہلے کبھی ساڑی نہیں پہنی تھی۔ مگر وہ ہمیشہ سے یہ خواہش رکھتی تھی کہ اسے بھی ساڑی پہننی ہے۔۔آج اپنے سامنے وہ ساڑی دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے دل کی ساری خوشی مٹی میں مل چکی تھی جب اس نے ساڑی کا بلاؤز دیکھا تھا بلاؤز بہت چھوٹا اور سیکسی تھا۔۔۔۔۔دل نے اس قسم کی ساڑی کی خواہش تو کبھی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔

دل نے اسفند کی طرف گھور کر دیکھا تھا۔۔اسفند اپٹ کو سچ میں شرم نہیں آتی ہے۔۔اسفند نے نفی میں سر کو ہلایا قسم سے بالکل بھی نہیں آتی کیا

کروں میں ساری شرم تو آپ کو آجاتی ہے میرے لیے تو بجتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ سوفے سے اٹھا اور چلتا ہوا دل کے پاس آکر رک گیا۔۔۔دل کو بازو سے پکڑ کر گھماتے ہوئے اس کا رخ ڈریسنگ کے مرر کے سامنے کر دیا تھا۔۔

اب وہ دل کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہوئے کھڑا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ دل کے پیٹ پر باندھ رکھے تھے۔۔اس نے اپنی ٹھوڑی دل کے کاندھے پر ٹکاتے ہوئے دل کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

آج آپ کے شوہر کا برتھ ڈے ہے تو کیا آپ اپنے شوہر کے لیے اتنا نہیں کر سکتی کہ آپ مجھے یہ ساڑی پہن کر تیار ہو کر دکھائیں۔۔۔

اس کے لہجے میں اتنی مٹھاس تھی کہ دل نہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔دل اگر آپ یہ ساڑی میرے لیے پہنے گی تو۔۔۔یہ آپ کی طرف سے میرے لیے میری لیے بر تھ ڈے کا سب سے قیمتی اور من پسند گفٹ ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

اسنفد یہ بہت چھوٹا ہے یہ پہن کر مجھے سچ میں بہت شرم آئے گی۔۔۔وہ بچوں کی طرح معصومیت سے نہ درد بیان کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔دل مجھ سے کیسی شرم میری جان میں تو آپ کو دیکھنے کا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔

شوہر اپنی بیوی کا لباس ہوتا ہے تو دل اپنے لباس سے کیسی شرم آپ کو دیکھنے کا تو حق میرے خدا نے مجھے دیا ہے۔۔۔میں آپ کو ہر حال میں دیکھ سکتا ہوں۔۔۔تو پھر کیوں اتنی شرم آتی ہے آپ کو مجھ سے۔۔۔۔

کیا آج کے لیے آپ یہ شرمانہ چھوڑ کر میرے لیے اپنی خوشی سے تیار نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ وہ سامنے مرر میں اپنا اور دل کا عکس دیکھ رہا تھا۔۔ دل کے گال پر بڑی محبت کے ساتھ اپنی گال کو رب کرتے ہوئے۔۔۔۔ دل سے اس کی رضامندی جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔ اسفند اتنی محبت کے ساتھ دل کے اتنے قریب ہو کر کھڑا تھا کہ اس کی سانسیں دل کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی اسفند نے تھوڑا سا آگے کی طرف جھک کر دل کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ہلکے سے کس کی تھی۔۔

دل اسفند کی محبت کو دیکھ کر نہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ مگر اس سے حامی بھی نہیں بھری جا رہی تھی۔۔۔۔ وہ نظر جھکائے ہوئے بڑی کشمکش میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔ دل ان بیچاروں کا کوئی قصور نہیں ہے انہوں نے آپ کو ساڑی پہننے کو نہیں کہا تو آپ برائے مہربانی ان پر ظلم کرنا چھوڑ دیں اور میری بات کا جواب دو۔۔۔

دل اپنے ہونٹوں کو چبانے میں مصروف تھی۔۔اسفند نے ہونٹوں کو اپنے ہاتھ سے آزادی دلاتے ہوئے گھور کر کہا تھا۔۔۔۔ویسے بھی آج میں خود ہی ان پر بہت ظلم کرنے والا ہوں تو آپ ذرا ان کو آزادی بخشی۔۔۔۔۔

بتائیں آپ نے میری پسند سے تیار ہونا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو میں باہر جا رہا ہوں۔۔آپ روم میں آرام سے سو سکتی ہیں۔۔۔مجھے اپنی برتھ ڈے نہیں منانی ہے اسفند کو پتہ تھا کہ۔۔اس کا یہ فارمولا 100 پرسنٹ کام کرے گا۔۔۔۔

نہیں آپ ناراض مت ہوں میں پہن لوں گی ساڑی دل نے اسفند کا ہاتھ تھام کر اسے جانے سے روکا تھا۔۔۔دل اپنے اسفند کا دل کیسے توڑ سکتی تھی

۔۔وہ بھی تو اسے حد سے زیادہ پیار کرتی تھی۔۔۔بس اپنی شرم کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر اسفند کو ناراض تو نہیں کر سکتی تھی نا۔۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ مائی لو اسفند خوشی سے دل کے سائیڈ فیس سے کس کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔میں ساتھ والے روم میں ہوں آپ جلدی سے تیار ہو جائے۔۔میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔

اسفند نے ساتھ والا روم بک کروایا تھا اپنی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے لیے۔۔۔اس دل کو تیار ہوتا ہوا چھوڑ کر خود ساتھ والے روم میں آگیا تھا ۔۔۔۔روم کو اس نے بہت خوبصورت ڈیکوریٹ کروایا تھا۔۔۔۔
روم میں رکھے ہوئے ٹیبل پر۔بہت خوبصورت کیک رکھا ہوا تھا۔جس کے اوپر بہت خوبصورتی کے ساتھ اسفند شہریار۔ہیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا۔۔۔

روم کے پردے کھلے ہوئے تھے۔۔ کھڑکی کے شیشے سے باہر کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔۔۔اس وقت سوزرلینڈ کا منظر اور موسم دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ باہر سرسبزہ اور پہاڑ دیکھ کر روم کا ماحول بہت ہی رومینٹک لگ رہا تھا۔۔۔

اسفند اسی روم میں آکر تیار ہو رہا تھا۔۔تاکہ دل دوسرے روم میں آرام سے کمفرٹیبل ہو کر تیار ہو سکے۔۔۔اسفند کو پتہ تھا کہ اس کی بیوی کو بہت شرم آتی ہے۔۔۔

اور اسفند کے ہوتے ہوئے تو وہ کبھی اچھے سے تیار نہیں ہو سکتی تھی مگر آج وہ دل کو بہت خوبصورت تیار ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔وہ خود بھی تیار ہو کر شہزادہ لگ رہا تھا نے اسفند نے وائٹ کلر کا کرتا اور شلوار پہنی ہوئی تھی ۔۔۔ برانڈڈ وائٹ کرتے میں اس کا کسرتی جسم بے حد جاذب نظر لگ رہا

تھا۔۔باریک کرتے کے اندر سے نظر آتی ہوئی اس کی بنیان اور بھی دلکش لگ رہی تھی تھی۔۔۔

روم میں اس وقت ہیٹر چل رہے تھے تو ٹھنڈ بالکل نہیں تھی روم کے اندر۔۔۔۔اس نے اپنی قمیض کے بازو کو نیوں تک فولڈ کر رکھے تھے اسفند کے خوبصورت گورے بازو جن پر گھنے بال تھے۔۔بے حد لکش لگ رہے تھے۔۔۔اوپر سے ظالم نے اپنے گلے کے دو بٹن کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔

جس سے اس کی کثرتی چھاتی نظر آرہی تھی۔۔جم سے فٹ کیا ہوا اس کا جسم کرتے کے اندر سے نمایاں نظر آرہا تھا۔۔وہ خود کو پرفیوم میں نہلاتا ہوا مرر کے سامنے کھڑا ہوا اپنا فائنل ٹچ دیکھ رہا تھا۔۔

ایسی بات نہیں تھی کہ اس اس مغرور شہزادے کو خود بھی بہت اچھے سے پتہ تھا کہ وہ کتنا خوبصورت ہے۔۔۔وہ اس وقت مرر کے سامنے کھڑا ہوا کسی سنت کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

جس پر حسن ٹوٹ کر برسا ہوا تھا۔اس میں کوئی چیز ایسی نہیں تھی جسے ریجیکٹ کیا جا سکے۔۔اس کی ہائٹ سے لے کر اس کے کسرتی جسم تک۔اس کے ڈارک براؤن بالوں سے لے کر گورے رنگ تک۔۔ گھنی چھوٹی چھوٹی داڑھی گالوں میں پڑتے گہرے قدرتی ڈمپل جس پر اس کی دل فدا تھی۔۔

اپنے یہ ڈمپل اسفند کو تب سے خوبصورت لگنے لگے تھے۔۔جب سے دل اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔اسے اچھی طرح سے پتہ تھا کہ دل اس کے ڈمپلز پر فدا ہے۔۔۔۔

اس وقت بھی وہ مرر میں اپنے ڈمپلز دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔ذرا سے مسکرانے پر ہی ڈمپل اور گہرے ہو گئے تھے۔۔اسفند جب بھی اپنے ڈمپلز کو مرر میں دیکھتا تو اسے ہمیشہ دل کی وہ چور آنکھیں نظر آتی تھی۔۔جو چوری چوری اسفند کے ڈمپلز کو گھورتی رہتی تھی۔۔۔۔۔

دل تیار ہو گئی تھی مگر خود کو مرر میں دیکھ کر اس کو بہت شرم آ رہی تھی۔۔وہ فل ریڈ کلر کی شفون کی ساڑی پہنے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔اس کے زیرو فگر پر ساڑی بہت بچ رہی تھی۔۔اوپر سے چھوٹا سا بلاؤز۔اور بیچ میں اس کی نازک

سی دودھیا کمر جو لال رنگ کے اندر سے ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ کیونکہ جاتے ہوئے اسفند بول کر گیا تھا کہ۔۔ اپنے بال کھلے رکھنا وہ آج کے دن اسفند کی ہر بات ماننا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ آج اس کی برتھ ڈے تھی۔۔ اور وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتے تھی۔ کھلے ہوئے بال اس کی کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔۔

اس نے کانوں میں ریڈ کلر کی پلین پالیاں پہن رکھی تھی اس نے میک اپ کے نام پر صرف لائنر اور لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔۔ رومینٹک ریڈ کلر کی لپسٹک اس کے ہونٹوں پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اور اس کی موٹی موٹی آنکھوں پر لگا ہوا لائنر اس کی آنکھوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا۔۔۔ پیروں میں ہائی ہیل کی بریک سٹریپ والی سینڈل پہن رکھی تھی۔۔ جس سے اس کی ہائٹ بھی لمبی لگ رہی تھی۔۔۔ وہ اس وقت فل تیار ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ مگر شرم تھی کہ اسے قدم ساتھ والے روم کی طرف بڑھانے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسفند جاتے ہوئے کہہ کر گیا تھا کہ تیار ہو کر آپ کو یہ بیچ والا دروازہ کھول کر ساتھ والے روم میں آنا ہے۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی اور دیکھے ایسے لباس میں اس لیے اسے گوارا نہیں تھا کہ دل روم کے مین گیٹ سے باہر نکل کر دوسرے روم میں آئے۔۔۔

اس نے بہت بھاری رقم دے کر ساتھ والے روم میں ہی ارینجمنٹ کروایا تھا ۔۔۔۔۔اس روم کا دروازہ اسفند کے بیڈ روم میں کھلتا تھا۔۔ جہاں انہوں نے اس وقت سٹے کر رکھا تھا۔۔ مگر دل سے ساتھ والے روم میں جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

کیونکہ اسے اپنے لباس سے شرم اٹر ہی تھی تیار ہو کر بیڈ سے ٹانگیں لٹکائے ہوئے کب بیٹھی اپنے اندر ہمت اکٹھی کر رہی تھی۔۔۔۔جب اسفند روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اسے اندازہ تھا کہ دل سے نہیں آیا جائے گا۔۔۔۔

مگر دل پر نظر پڑتے ہی کہ انابی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔ماشاءاللہ اسفند مسکراتا ہوا دل کے پاس آتے ہوئے بولا تھا۔۔۔مائی بیوٹی فل وائف بہت

خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔اس نے دل کو کاندھا سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دل نے اسفند کو دیکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لی تھی میری جان آپ کی انکھیں بند کرنے سے مجھے دکھائی دینا بند نہیں کیا مجھے آپ نظر آ رہی ہو۔۔ وہ دل کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

اسفند تھوڑا نیچے جھکا اور دل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے ساتھ والے روم میں قدم بڑھا رہا تھا۔۔

۔دل گرنے کے ڈر سے اسفند کے گلے میں اپنی باہیں ڈالے ہوئے تھی۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں اب بھی بند کر رکھی تھی۔۔۔

روم کے اندر مدھم سی آواز میں رومینٹک سونگ بج رہا تھا۔۔

کیسے بتائیں کیسے جتائیں
صبح تک تجھ میں جینا چاہیں
بھیگے لبوں کو گیلی ہنسی کو
پینے کا موسم ہے پینا چاہیں

اسفند نے دل کو آہستہ سے نیچے کھڑا کر دیا تھا۔۔اس نے دل انکھوں کو باری باری اپنے لبوں سے چومتے ہوئے۔۔۔دل آنکھیں کھولو اور میری طرف دیکھو وہ دل کے کان کے پاس جا کر بول رہا تھا۔۔

اک بات کہوں کیا اجازت ہے
مجھے تیرے عشق کی عادت ہے

دل نفی میں سر کو ہلا رہی تھی۔۔۔دل پلیز میری طرف دیکھو میں تمہاری انکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔وہ دل کے لبوں کو بڑی نرمی سے چومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔مجھے شرم آتی ہے آپ کو دیکھ کر وہ آہستہ سے بولی تھی۔۔۔۔کیا آج کی رات اسفند کی جان شرم کو چھوڑ کر یہ حسین رات اسفند کے نام نہیں کر سکتی۔۔۔وہ نرمی سے دل کانوں کی لو کو دانتوں سے ہلکا سا دباتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اک بات کہوں کیا اجازت ہے
مجھے تیرے عشق کی عادت ہے

اسفند ہمم پلیز۔۔۔کیا۔۔۔ابھی تو میرے پیار کی حسین رات شروع بھی نہیں ہوئی اور میری جان اسفند پلیز کہنے لگ بھی گئی ہے۔۔۔۔۔۔ابھی تو پوری رات باقی ہے میری کانچ کی گڑیا۔۔۔۔اسفند کی باتوں اور اس کے بے حد قریب ہونے سے دل کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

46○○○○○○○○○○

دل تیار ہو گئی تھی مگر خود کو مرر میں دیکھ کر اس کو بہت شرم آ رہی تھی۔۔وہ فل ریڈ کلر کی شفون کی ساڑی پہنے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔اس کے زیرو فگر پر ساڑی بہت بچ رہی تھی۔۔اوپر سے چھوٹا سا بلاؤز۔اور بیچ میں اس کی نازک سی دودھیا کمر جو لال رنگ کے اندر سے ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔کیونکہ جاتے ہوئے اسفند بول کر گیا تھا کہ۔۔اپنے بال کھلے رکھنا وہ آج کے دن اسفند کی ہر بات ماننا چاہتی تھی۔۔۔کیونکہ آج اس کی برتھ ڈے تھی۔۔اور وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتے تھی۔کھلے ہوئے بال اس کی کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔۔

اس نے کانوں میں ریڈ کلر کی پلین پالیاں پہن رکھی تھی اس نے میک اپ کے نام پر صرف لائنر اور لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔۔رومینٹک ریڈ کلر کی لپسٹک اس کے ہونٹوں پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اور اس کی موٹی موٹی آنکھوں پر لگا ہوا لائنر اس کی آنکھوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا۔۔۔پیروں میں ہائی ہیل کی بریک سٹریپ والی سینڈل پہن رکھی تھی۔۔جس سے اس کی ہائٹ بھی لمبی لگ رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت فل تیار ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔مگر شرم تھی کہ اسے قدم ساتھ والے روم کی طرف بڑھانے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسفند جاتے ہوئے کہہ کر گیا تھا کہ تیار ہو کر آپ کو یہ بیچ والا دروازہ کھول کر ساتھ والے روم میں آنا ہے۔۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی کو

کوئی اور دیکھے ایسے لباس میں اس لیے اسے گوارا نہیں تھا کہ دل روم کے مین گیٹ سے باہر نکل کر دوسرے روم میں آئے۔۔۔

اس نے بہت بھاری رقم دے کر ساتھ والے روم میں ہی ارینجمنٹ کروایا تھا ۔۔۔۔اس روم کا دروازہ اسفند کے بیڈ روم میں کھلتا تھا۔ جہاں انہوں نے اس وقت سٹے کر رکھا تھا۔۔ مگر دل سے ساتھ والے روم میں جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

کیونکہ اسے اپنے لباس سے شرم اٹر ہی تھی تیار ہو کر بیڈ سے ٹانگیں لٹکائے ہوئے کب بیٹھی اپنے اندر ہمت اکٹھی کر رہی تھی۔۔۔ جب اسفند روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اسے اندازہ تھا کہ دل سے نہیں آیا جائے گا۔۔۔۔

مگر دل پر نظر پڑتے ہی کہ انا بی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔ماشاءاللہ اسفند مسکراتا ہوا دل کے پاس آتے ہوئے بولا تھا۔۔۔مائی بیوٹی فل وائف بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔اس نے دل کو کاندھا سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دل نے اسفند کو دیکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لی تھی میری جان آپ کی آنکھیں بند کرنے سے مجھے دکھائی دینا بند نہیں کیا مجھے آپ نظر آ رہی ہو۔۔ وہ دل کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

اسفند تھوڑا نیچے جھکا اور دل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے ساتھ والے روم میں قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔

۔دل گرنے کے ڈر سے اسفند کے گلے میں اپنی باہیں ڈالے ہوئے تھی۔۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں اب بھی بند کر رکھی تھی۔۔۔۔

روم کے اندر مدھم سی آواز میں رومینٹک سونگ بج رہا تھا۔۔

کیسے بتائیں کیسے جتائیں

صبح تک تجھ میں جینا چاہیں

بھیگے لبوں کو گیلی ہنسی کو

پینے کا موسم ہے پینا چاہیں

♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪

اسفند نے دل کو آہستہ سے نیچے کھڑا کر دیا تھا۔۔اس نے دل انکھوں کو باری باری اپنے لبوں سے چومتے ہوئے۔۔۔دل آنکھیں کھولو اور میری طرف دیکھو وہ دل کے کان کے پاس جا کر بول رہا تھا۔۔

اک بات کہوں کیا اجازت ہے

مجھے تیرے عشق کی عادت ہے

دل نفی میں سر کو ہلا رہی تھی۔۔۔۔دل پلیز میری طرف دیکھو میں تمہاری انکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔وہ دل کے لبوں کو بڑی نرمی سے چومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔مجھے شرم آتی ہے آپ کو دیکھ کر وہ آہستہ سے بولی تھی۔۔۔۔۔کیا آج کی رات اسفند کی جان شرم کو چھوڑ کر یہ حسین رات اسفند کے نام نہیں کر سکتی۔۔۔وہ نرمی سے دل کانوں کی لو کو دانتوں سے ہلکا سا دباتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اک بات کہوں کیا اجازت ہے

مجھے تیرے عشق کی عادت ہے

اسفند ہم پلیز۔۔۔کیا۔۔۔ابھی تو میرے پیار کی حسین رات شروع بھی نہیں ہوئی اور میری جان اسفند پلیز کہنے لگ بھی گئی ہے۔۔۔۔۔۔ابھی تو پوری رات باقی ہے میری کانچ کی گڑیا۔۔۔۔اسفند کی باتوں اور اس کے بے حد قریب ہونے سے دل کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کیے ہوئے تھا۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ سونگ کے ساتھ رومینٹک کپل ڈانس کر رہا تھا۔۔۔اس نے دل کی کمر سے لے جا کر اپنا ہاتھ دل کے پیٹ پر رکھ لیا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں اتنی حرارت تھی کہ دل سمٹنے لگیں تھی۔۔۔

اس نے دل کا ہاتھ اوپر کیطرف کر کے اسے گھمایا تھا اب اس نے دل کا رُخ اپنی طرف کر لیا تھا۔۔اپنے دونوں ہاتھ دل کی کمر پر باندھ کر اسے خود کے بے حد قریب کیے ہوئے تھا۔۔۔

اتنا قریب کہ اگر دل اپنی جگہ سے تھوڑا سا بھی ہلتی تو اس کی گلابی پنکھڑیاں اسفند کے سلگتے ہوئے عنابی لبوں سے ٹکرا جاتی۔۔۔۔

کمرے میں مدہم سی روشنی تھی۔۔۔۔دل۔۔۔ہوں۔۔۔۔آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔وہ دل کی کمر پر اپنی پشت لگائے دل کے بالوں میں منہ چھپائے ہوئے بول رہا تھا۔۔دل چپ تھی وہ کیا جواب دیتی۔۔ اس سے تو اپنی ہارٹ بیٹ کنٹرول نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اسے لگتا تھا کہ آج دل کی دیواریں توڑ کر دل باہر آ جائیں گا

۔۔۔۔۔دل۔۔۔ہوں۔۔۔کیک کٹ کرے۔۔۔ہوں۔۔۔وہ بس اتنا ہی جواب دے پائی تھی۔۔۔اسفند پاس پڑے ہوئے ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر کمرے کو روشن کر دیا تھا۔۔۔ریموٹ کنڑول واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔۔

دل کی طرف واپس پلٹا تھا دل پھر سے آنکھوں کو بند کیے ہوئے کھڑی تھی ۔۔۔اسفند کی جان آنکھیں کھولیں۔۔کیا بند آنکھوں سے اپنے شوہر کا کیک کٹ کرواؤ گی۔۔۔۔وہ دل کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ٹیبل پر آ گیا تھا۔جہاں پر کیک رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ دل ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کیک کاٹ رہا تھا۔۔۔

اسفند نے ایک چھوٹا سا پیس اٹھا کر دل منہ میں ڈال دیا تھا۔۔۔دل بھی ایک چھوٹا سا پیس اوٹھا کر اسفند کے منہ میں ڈالنے لگی تھی۔۔ مگر اسفند نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا تھا۔۔دل سمجھ نہیں پائی تھی کہ۔۔۔اسفند نے کیک کیوں نہیں کھایا۔۔۔

میں نے اپنی برتھ ڈے پر۔ایسے تو بہت بار کیک کھایا ہے۔۔۔اب میری بیوی بھی مجھے کیک ایسے ہی کھلائے گی۔۔۔۔میں سمجھی نہیں۔۔۔۔مجھے اپ کے ہاتھوں سے کیک نہیں کھانا وہ دل کے کام میں ہلکے سے سرگوشی کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

دل کو سمجھ آگیا تھا کہ اسفند چمچ سے کھانا چاہتا ہے اس نے جلدی سے ٹیبل پر رکھا ہوا چمچ اٹھا کر اس سے اسفند کو کیک کھلانے لگی تھی۔۔۔اسفند سر پکڑ کر رہ گیا۔۔۔

ان رومینٹک لڑکی میں چمچ سے کھانے کی بات نہیں کر رہا۔۔۔تو پھر کیسے کھانے کی بات کر رہے ہیں۔۔اسفند مجھے تو آپ کے نخرے سمجھ میں نہیں آتے ایسے نہیں کھانا ویسے نہیں کھانا دل دل جھنجھلا کر بول رہی تھی۔۔۔

ایک تو روم کو اسفند نے اتنا زیادہ روشن کر رکھا تھا کہ زمین پر رینگتی ہوئی چونٹی کے پاؤں بھی گنے جا سکتے تھے۔۔اوپر سے دل نے نیم دراز لباس زیب تن کر رکھا تھا۔۔جس کی وجہ سے اسے شرم حیا کے رنگوں نے اپنے لپیٹے میں لیا ہوا تھا۔۔۔

ششششش چپ مجھے آپ کی آواز نہیں آنی چاہیے وہ اس کے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔میں خود کھا لوں گا جیسے مجھے پسند ہے آپ سوچنے کی زحمت کر کے خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔

وہ ٹیبل کے نیچے سے کرسی کو کھینچتے ہوئے اس پر بیٹھ گیا تھا۔۔دل کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی گود میں بیٹھنے کا اس نے اشارہ کیا تھا۔۔۔دل نے نفی میں سر کو ہلا دیا۔۔۔وہ اسے گھور رہا تھا۔۔۔پلیز۔۔۔۔ ششششش جو بول رہا ہوں چپ چاپ کریں میری برتھ ڈے کی خوشی میں اس میری اس رومیٹک ڈیٹ کو خراب کرنے کی کوشش بھی مت کرنا دل۔۔۔

ورنہ میں آج کچھ ایسا کر جاؤں گا کہ آپ خود سے بھی نظریں نہیں ملنا پائیں گی۔۔تو پلیز میرے صبر کو مت آزماؤ ورنہ میں آپ کے لیے بہت کڑی سچویشن کھڑی کر دوں گا۔۔اور میرے خیال سے آپ کو میرا وہ سب کرنا بالکل پسند نہیں آئے گا۔۔

اس نے دل کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی گود میں بیٹھا لیا تھا۔۔دل کا زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا اسفند کی نظروں میں جتنی بے تابیاں نظر آ رہی تھی۔۔ان کو دیکھ کر دل کو اپنے پیروں جان نکلتی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔اسفند نے ٹیبل پر رکھے ہوئے کیک پر لگی ہوئی چاکلیٹ کو انگلی سے اٹھایا تھا۔۔اور اپنی انگلی کو دل کے ہونٹوں کے نزدیک لے جا کر چاکلیٹ کو اس کے ہونٹوں پر لپسٹک کی طرح لگا دیا تھا۔۔۔

اب جا کے دل کو یہ سمجھ آگیا تھا کہ اسفند کیک کیسے کھانا چاہتا ہے۔۔۔دل جلدی سے اپنی کمر سے اسفند کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کی گود سے اٹھ کر فرار ہونا چاہتی تھی مگر ٹائیگر اپنے شکار کو اپنے مرضی کے بنا تو ہلنے بھی نہ دے۔تو دل کیسے بھاگ سکتی تھی اس کے ان لمحوں کو ادھورا چھوڑ کر۔۔۔۔وہ جھٹکے سے کرسی سے اٹھا تھا اور دل کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہوا اسے دیوار کے قریب لے گیا تھا۔۔۔

دیوار کے ساتھ دل کی پشت لگا کر اس نے اس کا ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے دیوار پر رکھ کر اپنا ہاتھ اس کے اوپر رکھا ہوا تھا۔۔۔اور دل کے دوسرے ہاتھ کو اس کی کمر کے پیچھے اپنے ہاتھ سے باندھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ سدھر و گی نہیں نہ دل۔۔۔کیوں بھاگتی ہو میری قربتوں سے اتنا دور اسفند پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اپنا چہرہ دل کے نزدیک کیے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

آپ سے بس آج کی رومینٹک ڈیٹ اپنی مرضی سے کے مطابق چاہتا تھا ۔۔۔آپ مجھے میری برتھ ڈے پر اتنا سا بھی گفٹ نہیں دے سکی ہو۔۔۔

گفٹ تو میں لے کر رہوں گا چاہے پھر زبردستی ہی کیوں نہ ہو وہ اپنا چہرہ دل کے لبوں پر جھکا چکا تھا دل کے چاکلٹ لگے ہوئے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی

قید میں لیے ہوئے اپنا برتھ ڈے کا کیک دل کے لبوں سے چوس رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ دل کو دیوار کے ساتھ اس قدر سختی کے ساتھ لگائے ہوئے تھا کہ دل چاہ کر بھی آدھا انچ بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی تھی۔۔

اس نے اتنی شدت کے ساتھ اپنا کیک دل کے لبوں سے چوسا تھا۔۔ کہ دل کے ہونٹ خشک ہونے لگے دل کو اپنی سانسیں تھمتی ہوں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ ہوں ں ں دل پھڑ پھڑا کر آوازیں نکال رہی تھی مگر وہ دل کے لبوں کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

تقریباً پانچ منٹ کے بعد جب اس نے دیکھا کہ دل کی حالت غیر ہونے لگی ہے تو وہ اپنا چہرہ پیچھے کر کے مسکراتے ہوئے دل کو مار کر بولا کیا زبردست ٹیسٹ تھا میری برتھ ڈے کے کیک کا۔۔۔ وہ اپنے برتھ ڈے کے کیک کے ساتھ ساتھ دل کی لپسٹک بھی اتار چکا تھا۔۔۔

دل اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں کو ٹھیک کرتے ہوئے بنا جواب دیے ہوئے اسفند کے چنگل سے بچنے کے لیے ایک بار پھر سے ساڑی کا فول اپنے ہاتھ سے اٹھاتے ہوئے روم سے بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جسے اسفند نے پھر سے ناکام بنا دیا تھا۔دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے پاس کھینچتے ہوئے دل کی ساڑی کا پلو جس کی پن نکل گئی تھی اور وہ زمین پر گر گیا تھا۔۔۔۔۔

اسفند کے دلکش انابی لب مسکرا رہے تھے دل نے اپنی آنکھیں ایک بار پھر سے بند کر لی تھی دل کے دونوں ہاتھ اسفند کے شولڈر پر رکھے ہوئے تھے دل سراپا قیامت لگ رہی تھی اس کی خوبصورتی دیکھ کر اسفند کا اس پر مر مٹنے کو دل کر رہا تھا۔۔۔

ریڈ کلر کی ساڑی سے اس کا دودھ دیا گورا رنگ چاندنی رات میں چاند کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔اسفند کی جان کیوں اپنی جان کو مشکل میں ڈال رہی ہو آپ کی یہ کوششیں مجھے اور بہکا رہی ہیں۔۔۔وہ پیٹ پر اپنی انگلی سے لکیر کھینچتا ہوا زمین پر ایڑیوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

دل کی کمر کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے جب اس نے اپنے لب اس کے پیٹ پر رکھے تو دل کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔دل نے آنکھیں بند کیے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسفند کے کاندھوں کو زور سے اپنی مٹھیوں میں بھیچ رکھا تھا۔۔۔وہ دل کے پیٹ پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

دل کے پورے جسم میں بجلیاں سی دوڑنے لگی تھی۔۔۔اسفند کے لبوں کے لمس سے دل کا پورا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔جب اسفند کے لبوں کے گستاخیاں حد سے زیادہ بڑھنے لگی تو۔۔دل اسفند کے کاندھوں کو جھٹکے سے چھوڑتی ہوئی بھاگ کر روم کی کرڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔مگر اسفند کے ہاتھ میں اس کی ساڑی کا پلو تھا جسے اسفند نے اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

دل کی ساڑی کا پلو بڑی حد کھل چکا تھا اب دل کی حالت پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہو رہی تھی وہ اپنے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑکی کی طرف منہ کر کے خود کو اسفند کی نظروں سے چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا وہ کھڑکی کو پکڑے ہوئے اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔کے وہ وہ دشمن جاں پھر سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی سانسوں کے قریب لے آیا تھا۔۔۔

وہ کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔دل سسکی نکلی تھی۔۔۔کیوں کے اسفند نے حرکت ہی کچھ ایسی کی تھی کہ شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی ۔۔۔میری جان کیوں میرے جذباتوں کو اور بھڑکا رہی ہو۔۔۔جتنا زیادہ تڑپاؤ گی میں اتنا ہی آپ ہلکان کروں گا تو اسفند کی جان خود کے لیے مشکلات کھڑی کر رہی ہے۔۔۔وہ کی ساڑی کا باقی کا پلو بھی اتار کر زمین پر پھینکتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

اسفند کے ارادوں کو دیکھ کر دل کی جان نکل رہی تھی

۔۔۔۔۔اسفند۔۔۔۔۔۔ ششششش۔۔۔۔کچھ بھی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

وہ دل گردن کو چومتے ہوئے بول رہا تھا اس لمس دل کی گردن کو جلسا رہے تھے۔۔۔وہ اب گردن سے نیچے کی طرف اپنے انابی لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

جب اسفند کے لب دل کے دل والے مقام پر آ کے رکھے تو دل نے بے اختیار سسکیاں لیتے ہوئے اسفند کے سینے سے اس کے کرتے کو اپنی مٹھیوں میں میچ لیا تھا۔۔۔اس کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔وہ آنکھوں کو بند کیے ہوئے اس کے رحموں کرم خود کو چھوڑ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اسفند نے نظروں کو اٹھا کر دل کی طرف دیکھا تھا۔۔اس تیز ہوتی ہوئی سانسوں کو دیکھ کر اسفند کے انابی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔وہ اسے دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔دل۔۔دل۔۔۔وہ دل کو سرگوشی میں بلا رہا تھا۔۔۔مگر دل سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا وہ ان آنکھوں کو بند کیے ہوئے ساکت کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا نیچے کی طرف جھکا اور دل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے اسے بیڈ کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔اسفند کی جان میری طرف دیکھو تو سہی وہ اسے بیڈ پر لیٹاتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔

نہیں مجھے آپ سے شرم آرہی ہے۔۔۔دل کی آواز اتنی کم تھی کہ روم لگے ہوئے مدھم سے میوزیک میں اسفند بامشکل ہی سن پایا تھا۔۔۔

آج شرم کو آہی لینے دو میں بھی تو دیکھوں کہ میری بیوی کی شرم کی آخری حد کیا ہے۔۔۔وہ اپنا منہ دل کے ریشمی بالوں میں چھپاتا ہوا بولا تھا۔۔۔

دل بالوں سے اڑتی ہوئی خوشبو اسفند کے ارمانوں کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔میری طرف دیکھو دل وہ اپنا منہ اوپر کر کے اپنی جزباتوں سے چور آواز سے دل کو اپنی طرف دیکھنے کو کہا تھا۔۔۔دل نے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔اسفند مجھے نہیں ہو گا۔۔وہ بے بسی بولی تھی۔۔۔

ہو گا ضرور ہو گا کیونکہ یہ میری ضد ہے اور اسفند شہریار جب تک اپنی ضد کو پُورا نہ کر لے اسے سکون نہیں ملتا۔۔۔اسفند ضد پر اڑ گیا تھا۔۔وہ دل کے اوپر دراز ہو کر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اسفند دل کے ساتھ بہت ہی کم ضد پر کرتا تھا۔۔ کیونکہ یہ حق اس نے دل کو دے رکھا تھا۔ دل ہمیشہ ضد کرتی تھی اور اسفند اس کی ضد پر اپنا سر خم کر دیتا تھا۔۔۔

مگر آج وہ اپنی ضد پوری کر کے رہے گا اس نے ٹھان لی تھی۔۔۔ دل کو اسفند کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے تھے۔ اس اپنی پوری ہمت جمع کر کے اپنی شرم سے بھاری ہوئی پلکوں کو بڑی مشکل سے اٹھایا تھا۔۔۔

دل کی پلکوں پر آنسوں کے قطروں کو دیکھ کر اسفند تڑپ سا گیا تھا ۔۔۔ دل رونا نہیں سوری میری جان آپ مت کھولو اپنی آنکھیں بند رکھو مگر رونا بند کرو میں آپ کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ پہلے رولاتے ہیں اور بعد میں کہہ دیتے ہے کہ میں آپ کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا وہ منہ بھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ہاہامیں اپنی جان کو کب رولاتا ہوں یہ الزام اپنے شوہر پر مت لگائے۔وہ کہقہ لگا کر ہنساں تھا۔۔ایک تو روم میں اتنی روشنی کرر کھی ہے جیسے میں یہاں گم ہو جاوں گی وہ اسفند کی بے باک نظروں کو اپنے اوپر مرکوز ہوئے دیکھ کر ۔اپنی نظریں دیوار پر جمائے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

47

ooooooooء

اسداوٹھ جائے نا کب سے یہ دونوں روئے جارہے ہیں مسکان بچوں کو چپ کروا کروا کر تھک گئی تھی۔اور اسے نیند بھی بہت زیادہ آرہی تھی۔

اسد بیچارہ پورا دن آفس میں تھکنے کے بعد ابھی ایک گھنٹہ ہی پہلے ہی آ کر لیٹا تھا۔وہ آفس سے کافی لیٹ گھر آیا تھا۔۔آفس میں اس وقت بہت کام تھا۔ اسفند کے نہ ہونے کی وجہ سے۔۔اوپر سے اسد بھی کافی دن مسکان کی ڈلیوری سے پہلے گھر پر ہی رہ کر کام کرتا رہا تھا۔۔۔۔جس کی وجہ سے اب کام کا کافی زیادہ تھا۔۔سارے دن کی مصروفیت کے بعد اب جا کر بیچارے کو بستر نصیب ہوا تھا۔۔

تو اس کے شہزادہ شہزادی نے ولولہ مچا دیا تھا۔اسد آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔کیوں کہ مسکان کی حالت نیند سے بہت خراب ہو رہے وہ رونے والی ت ہو رہی تھی۔۔۔۔

تو اسد خان بھلا کیسے یہ گوارا کر سکتا تھا کہ اس کی پرنسز کسی تکلیف میں ہو اس لیے فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔جی خانم میرے لیے کیا حکم ہے ۔مسکان دونوں بچوں کو گود میں اٹھا کر روم میں چکر لگا رہی تھی۔۔۔

ان دونوں کو پکڑے اور چپ کروائیں۔مسکان دونوں بچوں کو اسد کی گود میں تھماتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اسد کو مسکان کی حالت دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

اوکے پریشان نہ ہو ان کو میں سلاتا ہوں آپ آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔مسکان نیند اور تھکاوٹ کی وجہ سے کافی چڑچڑی سی ہو رہی تھی۔۔۔

کیسے آرام کروں۔۔فیڈ بھی کروادی ہے کپڑے بھی چینج کروادیے ہیں مگر ان دونوں کو اب بھی نیند نہیں آرہی۔۔نہ سوتے ہیں نہ مجھے سونے دیتے ہیں۔۔۔۔

مسلسل اپنی نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے مسکان کی طبیعت کافی چڑچڑی سی ہورہی تھی اور آنکھوں کے گرد بھی ہلکے نظر آنے لگے تھے اسد مسکان کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پرنسس ریلکس ہو جاؤ میں آج ہی کیسی اچھی نرسس کا انتظام کرتا ہوں جو بچوں کو سنبھالنے میں آپ کی مدد کرے۔۔۔اسد دونوں بچوں کو اپنے کاندھوں سے لگا کر روم کے چکر لگا رہا تھا۔۔

کچھ دیر کے بعد بچے سو گئے تھے۔۔اسد بچوں کو ان کی جگہ پر لیٹاتے ہوئے۔۔مسکان کے پاس چلتا ہوا آیا تھا۔۔مسکان صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے پاؤ صوفے کے اوپر کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اسد نے نیچے جھک کر مسکان کو گود میں اٹھالیا تھا۔۔اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔پرنسس بہت موٹی ہو گئی ہو۔۔اسد مسکان کا موڈ لائٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔جو اس کے شہزادے اور شہزادی نے خراب کر دیا تھا۔۔۔

جی نہیں میں تو موٹی نہیں ہوئی۔۔۔ہو گئی ہو پرنسس۔۔۔اسد پلیز مجھے موٹی مت کہے میں اپنا ویٹ لوز کر لوں گی۔۔۔اگر میں کہوں کہ مجھے تو آپ ایسے ہی اچھی لگتی ہے تو۔۔۔کیا میں آپ کو موٹی ہی اچھی لگتی ہوں۔۔۔وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ مسکان ساتھ لیٹا ہوا تھا۔اسد نے اپنا ہاتھ مسکان کی کمر پر رکھ کر اس گرد نرمی سے گھیرا تنگ کیا ہوا تھا۔۔۔۔اپنا چہرہ مسکان کے چہرے پر جھکائے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔ہاں مجھے ایسی ہی اچھی لگتی ہے کیونکہ کم سے کم آپ میری باہوں کے گھیرے میں نظر تو آ رہی ہے۔۔اسد آپ بھی نہ۔۔۔اس نے شرما کر نظریں پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہائے خانم آپ کے اسی شرمانے کو تو میں کب سے مس کر رہا تھا۔۔۔۔وہ اس کی گال پر کس کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔کل بچوں کے لیے میں دو کیئر ٹیکر کا انتظام کر دوں گا۔۔آپ کی نگرانی میں وہ بچوں کا خیال رکھیں گی۔۔۔

اور آپ خود کو تیار کرے میری قربتوں کو برداشت کرنے کے لیے مجھ سے اب اور دور نہیں رہا جاتا۔وہ کروٹ لے تا ہوا مسکان کے اوپر آ گیا تھا۔۔۔

مسکان بنا جواب دیے شرم سے آنکھوں کو جھکائے ہوئے تھی۔۔۔خانم اسد خان آپ کے جواب کا منتظر ہے۔۔۔۔جی۔۔۔کیا جی۔۔۔جو آپ نے کہا ہے۔۔۔۔۔۔میں نے کیا کہا ہے۔۔۔اسد پلیز سمجھ جائیں نہ ۔۔۔ہاہا پرنسس اب تو مجھ سے مت شرمایا کرے۔۔۔۔اب تو آپ میرے دو دو بچوں کی ماں بن گئی ہے۔۔وہ کھتے سے ہنستا ہوا بول رہا تھا۔۔۔۔

ویسے خانم بہت خوبصورت ہو گئی ہیں آپ میرے بچوں کی ماں بن کر۔۔۔وہ اپنے دل کش لبوں سے مسکان کے چہرے پر اپنی محبت کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔پرنسس مجھے آپ کے وجود کی حرارت بہت سکون دیتی ہے۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ لیے ہوئے اسکے مخملی سے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔آج بہت دنوں کے بعد وہ اپنی پرنسز کو اپنے اتنے قریب پا کر مدہوش سا ہونے لگا تھا۔۔۔

مسکان خود بھی اپنے خان کو بہت مس کر رہی تھی کیونکہ ڈلیوری کے بعد بچوں کے ساتھ وہ بے حد مصروف ہو گئی تھی۔۔۔اوپر سے سیزر کی وجہ سے اس کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے اسد مسکان کے زیادہ قریب نہیں آتا تھا

۔۔۔۔۔

کیونکہ قریب آکر خان سے اپنا سنبھالا نہیں جاتا تھا آج جب بہت دنوں کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کی قربت میں تھے۔۔۔تو دونوں ہی سکون محسوس کر رہے تھے۔۔۔مسکان نے اپنے ہاتھ دونوں اسد کی کمر پر باندھے

ہوئے تھے۔۔جو اس بات کی دلیل تھی کہ وہ بھی اپنے خان کو اپنے پاس چاہتی ہے۔۔۔مسکان کے یوں اسد کی کمر پر ہاتھ باندھنا اسد کو اندر تک سکون دے گیا تھا۔۔۔

کیونکہ ایسا آج پہلی بار ہوا تھا کہ مسکان نے خود سے کوئی قدم اٹھایا تھا اسد کی قربت کے لیے اپنی محبوب کی آنکھوں میں اپنے لیے ایک بے قراری دیکھنے کا بھی ایک الگ ہی مزہ ہے۔۔۔

پرنسس۔۔۔ہوں۔۔۔۔آئی لو یو۔۔خان آپ کو آپ کو اپنی جان سے بھی زیادہ چاہتا ہے۔۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑی محبت سے بول رہا تھا۔۔۔مسکان کی ساری دنیا بھی آپ شروع ہو کر آپ پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔وہ بھی بڑی محبت سے بولی تھی۔۔۔

خانم جھوٹ مت بولے آپ کی دنیا اپنے بچوں سے شروع ہو کر اپنے بچوں پر ہی ختم ہوتی ہے۔اسد نے دونوں بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

۔۔۔آپ کو میرے بچوں سے کچھ زیادہ ہی جیلس ہوتے ہو۔۔مسکان نے فورن اپنے بچوں کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میں آپ کے بچوں سے کیسے جیلسی فیل نا کروں۔۔ہر وقت تو میری پرنسس کو مجھ سے دور رکھتے ہے۔چپکو کہیں کے۔۔اسد اپنا دفاع کرتے ہوئے خود کو مضلوم ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ان بیچاروں کا کوئی قصور نہیں ہے ان کو الزام نہ دیں۔۔وہ تو بالکل اپنے باپ کے نقشے قدم پر چل رہے ہیں۔۔پہلے باپ سکون لینے نہیں دیتا تھا۔۔اب

اس کی اولاد سکون نہیں لینے دیتی مسکان نے اپنا محبت بھرا درد بیان کیا تھا۔۔۔

ہاں یہ بات تو آپ کی سچ ہے کہ وہ اپنے باپ کے نقشے قدم پر چل رہے رہیں ہے۔۔ مگر ہم سکون نہیں لینے دیتے یہ بات غلط ہے۔۔ میں اور میرے معصوم بچے آپ کو بہت پیار کرتے ہے خانم ہمارے پیار کی قدر کیا کرو ۔۔۔۔وہ ہنستے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔اوواواو۔۔۔بچوں نے بھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔لو جی یہ دونوں بھر اوٹھ گئے ہیں۔مسکان افسردہ سامنہ بنا کر بول رہی تھی ۔۔۔سو جاؤ میں ان کو دیکھ لوں گا۔اسد کو پتہ تھا کہ مسکان کی اس وقت نید سے بری حالت ہو رہی ہے۔۔۔

پکا آپ ان کو سنبھال لیں گے۔مسکان اسد سے تصلی مانگ رہی تھی ۔۔۔ہاں پکا سنبھال لوں گا آپ اپنی نیند پوری کرو۔کیونکہ کل آپ کو ان

دونوں کا باپ جگانے والا ہے۔۔۔اسد اپنی آنکھ کو دبا کر مسکراتے ہوئے ۔مسکان کے ماتھے پر کس کرتے ہوئے اوٹھ کر بچوں کی طرف جاتا ہوا بولا تھا۔۔۔

مسکان بنا کچھ بولے مسکرا کر اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooo ء

پاپا چھوڑ دے مجھے مر جانے دے میں جینا نہیں چاہتی ہوں وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔۔۔انابیہ بیٹا پاگل مت بنو جب آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے تو آپ کیوں اپنی جان دیں گی۔۔

اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر آج بر گیڈیئر کرنل سعید خود کو بے حد بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔اپنے ملک کی حفاظت کرتے کرتے آج اس کی اکلوتی کی بیٹی کی عزت داؤ پر لگ گئی تھی۔۔ بابا آپ میری

تکلیف کو نہیں سمجھ سکتے مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے۔۔ بابا آپ کو نہیں پتہ میں اس وقت کس تکلیف سے گزر رہی ہوں۔۔

وہ اپنے باپ کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے تکلیف سے چیخے مار مار کر رو رہی تھی۔۔۔ بابا ان لوگوں نے آپ کی بیٹی کی روح کو چھلنی کر دیا ہے بابا مجھے زندگی سے نفرت ہونے لگی ہے بابا مجھے مر جانے دے اگر میں زندہ رہی تو آپ کے لیے بھی بحث شرمندگی بن کر ہی رہوں گی۔۔۔

تم میری بیٹی ہو تم میرے لیے کبھی شرمندگی کا بحث نہیں ہو سکتی۔۔ تم نے جب کچھ کیا ہی نہیں تو تم کیوں خود کو گناہ گار سمجھ رہی ہو۔۔۔

گنہگار تو وہ لوگ ہیں۔۔ بریگیڈیئر صاحب اپنی بیٹی کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اپنی بیٹی کی حالت کو دیکھ کر رو پڑے تھے۔۔۔

تم یہ مرنے کی باتیں کرتے ہوئے ذرا اپنے باپ کی طرف دیکھو اور سوچو کہ میں کیسے جیوں گا بیٹا۔۔

اپنی اکلوتی اولاد کے بنا خود کو سنبھالو میرا بچہ مجھے پتہ ہے کہ تمہارا غم بہت بڑا ہے مگر اس رب سے امید رکھو کہ وہ اپنے بندے کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دیتا۔۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں ان کو جنہوں نے میری بیٹی کی زندگی برباد کی ہے۔۔ یہ وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

ءºººººººººººººººº

دل میری طرف دیکھ کر بات کرو یار۔۔دل کو دیوار پر نظر ٹکائے ہوئے دیکھ کر اس کی گال پر انگلی رکھتے ہوئے اس کا منہ اپنی طرف کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔اسد پلیز میں سو جاؤں مجھے نیند آرہی ہے۔۔

دل کے پاس اس وقت اور کوئی بہانہ نہیں تھا تو وہ سونے کی بات کر رہی تھی۔۔۔دل تمہیں شرم نہیں آتی ہے۔۔۔ہمیشہ مجھ سے بچنے کے لیے نیند کا بہانہ کرتی رہتی ہو۔۔۔آہ ہ۔دل نے چیخ ماری تھی۔۔۔کیونکہ اسفند نے بات کرتے ہوئے دل کی گال پر دانتوں سے کاٹا تھا۔۔۔

تو آپ کونسا مجھے سو جانے دیتے ہے۔۔۔وہ اپنے منہ کو مروڑتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔اور میں اب بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔۔اب وہ دل کی گردن کو اپنا نشانہ بنا رہا تھا۔۔آہ آہ۔اسفند پلیز چھوڑے مجھے۔۔اسفند نے دل کی بیوٹی بون پر زور سے لو بائٹ کی تھی۔۔۔

نکمی لڑکی کبھی یہ بھی کہہ لیا کرو اسفند پکڑو مجھے۔۔۔ہر وقت اسفند چھوڑو مجھے اسفند چھوڑو مجھے۔۔اسفند منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے دل کی نکل اتار رہا تھا۔۔۔

میرے بولے بنا ہی آپ مجھے سانس نہیں لینے دیتے ہے۔اگر میں کچھ بولوں گی تو پتہ نہیں آپ میرا کیا حشر کریں گے۔۔۔اچھا جی میں آپ کو سانس نہیں لینے دیتا میں بتاؤں سانس کیسے بند کرتے ہے۔۔

اوں وں ں ں س وہ دل منہ کو جبڑے سے پکڑ کر اس کے پنکی پنکی ہونٹوں کو سختی سے اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔دل جو اوں س کی آوازیں نکال کر بچنے کی کوشش کر رہی تھی اب وہ بھی آنا بند ہو گئی تھی۔۔۔

ظلم کی پکڑ اتنی سخت تھی کہ دل پوری جان لگا کر بھی اس کی قید سے رہائی پانے میں ناکام تھی۔۔۔

وہ تو آج سچ میں دل کی سانسوں کو بند کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔دل بچوں کی طرح بیڈ پر اپنی ٹانگیں مار رہی تھی۔۔۔

اس ظلم نے اپنی ٹانگ دل کے اوپر رکھتے ہوئے دل کی ٹانگوں کو لوک کر دیا تھا۔۔۔وہ اس ہر راہ فرار بند کر چکا تھا۔۔۔دل اپنی آدھی ادھوری ریڈ ساڑی میں اسفند کے رحموں کرم پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی مرضی سے دل کے لبوں کو آزادی دی تھی۔۔۔کتنے ظالم ہے آپ مجھے سانس نہیں آ رہی تھی۔۔مگر آپ کو مجھے پر ذرا سا بھی ترس نہیں آیا۔۔۔وہ رونے والی شکل بنا کر اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں کو بہال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

میں تو صرف آپ کو بتا رہا تھا کہ سانس نہ لینا کسے کہتے ہیں مائی بیوٹی فل وائف

وہ اپنے انابی لبوں سے شرارتی انداز سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

دل قسم سے تم کتنی ہوٹ ہو وہ دل کو سر سے لے کر پاؤں تک دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔اسفند آپ بہت گندے ہو گئے ہے۔۔۔۔دل نے شرم کے مارے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے تھے۔۔۔

شاباش میرا بچہ کبوتر نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہے۔۔۔ مگر بلی کبوتر کو اب بھی دیکھ رہی ہے۔۔

اسفند دل کو کبوتر اور خود کو بلی کہہ رہا تھا۔۔۔

جتنی چاہیں آنکھیں بند کر لو۔۔ مگر آج رات تو ٹلنے والی نہیں ہے ۔۔۔میرے دل کا سکون ہو تم۔اور وہ سکون تو اسفند شہر یار آپ کے وجود سے حاصل کر کے رہے گا۔۔۔۔

وہ کہتا ہوا دل اوپر گھٹا بن کر چھا گیا تھا۔۔اپنے سلگتے ہوئے لبوں سے وہ دل کی جان کو مشکل کیے ہوئے تھا۔۔۔اسفند کے جا بجا لمسوں سے دل کی حالت بگڑنے لگی تھی اس کی سانس سے تیز ہونے لگ گئی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنی دھن میں مست دل کو اپنی باہوں میں سمیٹے ہوئے۔۔دل کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کی طرف اٹھا کر پن کر کے دل چہرے سے ہوتا ہوا۔ دل کی گردن پر وار کرتے ہوئے اس دل والے مقام پر آپہنچا تھا۔۔دل سسک اٹھی تھی۔۔۔اسفند پلیز نہیں۔۔۔کوئی جام کو اپنے لبوں سے لگا کر چھوڑتا ہے اسفند کی جان۔۔۔

وہ اپنی محبت کے وار دل پر جاری رکھتے ہوئے سر گوشی کرتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔۔۔

اسفند ہوش میں آتا بھی کیسے روم کا رومینٹک ماحول اس پر روم میں بجتا ہوا رومینٹک میوزک اور باہوں میں اپنا پیار وہ بھی محرم کی صورت میں ۔۔جس پر وہ پورا حق رکھتا تھا۔۔۔پوری کائنات تو آج اسفند اور دل کو ملانے کی سازش کر رہی تھی۔۔۔

دل کی دودھیا کمر اسفند کو اور بھی بہکا رہی تھی۔۔وہ بے اختیار اس کی کمر پر پڑھتے ہوئے بلوں پر اپنے لبوں کو رکھتے ہوئے چوم رہا تھا۔۔دل نے بیڈ پر بچھی ہوئی چادر کو اپنی مٹھیوں میں زور سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

دل سسکیاں لے رہی تھی۔۔وہ دل کے لوں لوں سے اپنے لیے راحت اکٹھی کر رہا تھا۔۔۔دل کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔اسفند نے ریموٹ سے لائٹ کو بند کر دیا تھا۔۔۔

وہ دل چاہے جتنا بھی تنگ کر لے مگر اسے دل شرموں حیا سے بہت پیار تھا ۔۔۔۔

اسے پتہ تھا کہ اس کی دل کو بیچ میں بہت زیادہ شرم آتی تھی۔۔اپنی دل کو کمفرٹیبل کرنے کے لیے اس نے لائٹ اوف کر دی تھی۔۔۔۔

اب روم میں صرف دونوں کی تیز سانسوں کی آوازیں آرہی رہی تھی۔۔یا دل کی دبھی دبھی سسکیاں آرہی تھی۔۔۔۔جن کو اسفند اپنے لبوں سے وقفے وقفے سے دبا دیتا تھا۔۔۔۔اسفند اپنی اس برتھ ڈے کو اپنے گولڈن لمحوں میں ہمیشہ یاد رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ء OOOOOOOOOOOO

نہیں میرے ساتھ کچھ غلط مت کرنا۔۔میں نے تم لوگوں کا کیا بگڑا میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔وہ پیروں میں گر کر ان سے اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔مگر وہ کمینے ہنس ہنس کر اس کی بوٹیاں نوچتے ہوئے کہہ کے لگا لگا کر ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

چھوڑو چھوڑ دو مجھے میں نے کہا چھوڑو مجھے وہ نیند میں چیخیں مار مار کر چلا رہی تھی۔جب بر گیڈیئر کرنل سعید بھاگ کر اپنی بیٹی کے روم میں آیا تھا۔۔ وہ نیند میں وہی رات یاد کر رہی تھی۔۔وہ ہر رات اسی حادثے کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر خوابوں کے اندر یوں ہی چیخیں مار مار کر روتی تھی۔۔۔ اور بر گیڈیئر کرنل سعید اپنی بیٹی کی حالت دیکھ دیکھ کر روتا تھا اس حادثے کو دس دن ہونے والے تھے۔۔

مگر ہر دن یہ حادثہ پہلے سے زیادہ بھیانک بن کر ان کی زندگی کی خوشیوں کو نوچ رہا تھا۔۔۔نرس انابیہ کو نیند کا انجیکشن لگا رہی تھی بریگیڈیئر صاحب کچھ سوچتے ہوئے۔انابیہ کے روم سے نکل کر سٹڈی روم میں آ گئے تھے۔۔۔

جہاں پر وہ صوفے پر بیٹھ کر گہری سوچ سوچتے ہوئے اپنی جیب سے موبائل نکال کر۔۔۔میجر اسد خان کا نمبر ڈائل کر رہے تھے۔۔۔۔

48********

گڈ مارننگ خان صاحب اٹھ جائے آپ کے آفس جانے کا ٹائم ہو گیا ہے ۔۔۔مسکان بچوں کو مریم کے پاس چھوڑ کر خود بہت اچھے سے تیار ہو کر اسد کا ناشتہ تیار کرنے جا رہی تھی۔۔

آج وہ اپنے خان کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروا کر آفس بھیجنا چاہتی تھی۔۔ مریم مسکان کی میٹ کا نام تھا۔۔۔اسد اپنی آنکھوں کو کھول کر مسکان کی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔آج کتنے مہینوں کے بعد مسکان بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی۔۔

اور وہ خود سے اسد کو اٹھا رہی تھی۔۔پہلے ڈیلوری اور بعد میں بچوں کی وجہ سے اسد مسکان میں کافی گیپ آگیا تھا۔۔۔اسد اپنی پرنسس کو بہت مس کرتا تھا۔۔۔

مسکان نے شفون کی پرپل کلر کی لانگ فراک پہنی ہوئی تھی۔۔اور ساتھ میں اس نے نفیس سی لاکٹ اور چین پہن رکھی تھی۔۔

بالوں کو اس نے ہلکے سے کیچر کے ساتھ ٹک کیا ہوا تھا۔۔اور ہونٹوں پر پنک کلر کی لائٹ سی لپ سٹک سجائے ہوئے وہ جب اسد کو اٹھا رہی تھی۔۔

اسد کو لگا رہا تھا۔آج پتہ نہیں کتنے مہینوں کے بعد اس کی صبح اتنی فریش ہے۔کیونکہ اس کی پرنسس اسے اٹھانے آئی تھی۔اور اسد کی آنکھ کھلنے کے بعد پہلی نظر اس کی پرنسس پر پڑی تھی۔۔۔

میں نے کہا خان صاحب اٹھ جایئے بعد میں مسکرا لیجئے گا میں آپ کا ناشتہ ریڈی کرنے جا رہی ہوں اور آپ کے کپڑے میں نے نکال کر رکھ دیے ہیں۔

آپ جلدی سے فریش ہو کر آئیں میں آپ کا ناشتہ بناتی ہوں۔۔۔ وہ بول کر روم سے باہر کی قدم بڑھانے لگی تھی کہ۔ اسد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

جس سے مسکان اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی۔ اور وہ لہراتی ہوئی اسد کے سینے پر آ کر گری تھی۔۔

مسکان کے سارے بال اسد کے منہ کے اوپر آ گئے تھے۔۔۔ یہ کوئی طریقہ ہے خانم اپنے شوہر کو اٹھانے کا۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں سے مسکان کے چہرے سے بالوں کی لٹوں کو ہٹاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

مسکان کے بالوں کی مدھم مدھم سی خوشبو اسد کے دل کو سکون دے رہی تھی۔۔۔ تو اور کیسے اٹھاتے ہیں خان صاحب۔۔ مسکان ہنستے ہوئے اسد کو

چھیڑ رہی تھی۔۔۔۔۔مسکان نے آج پہلی بار اسد کو خان کہہ کر بلایا تھا ۔۔۔اسد کو مسکان کا خان کہنا بہت اچھا لگا تھا۔۔

ہمم آئی لائک اٹ تو آپ چاہتی ہے کہ میں بتاؤں کہ شوہر کو کیسے اٹھاتے ہیں۔۔وہ وہ آئی برو کو اٹھاتے ہوئے بڑے رومینٹک موڈ سے بول رہا تھا۔۔۔

مسکان کھل کھلا کر ہی ہی کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔اور ساتھ میں اپنے سر کو نفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔اگر آپ نہیں چاہتی کہ میں آپ کو اپنا انداز بتاؤں تو پھر جلدی سے مجھے گڈ مارننگ کس دو اور مجھے پیار سے اٹھاؤ۔۔۔

مسکان کے لیے یہ کام بہت مشکل تھا۔۔ایسا نہیں تھا کہ مسکان کو اسد پر نہیں آتا۔۔وہ اسد کو کیسے بتاتی کہ اسکا اپنا دل اس کے ساتھ کتنی بغاوت کرتا ہے اسد کی نزدیکوں کو پانے کے لیے۔۔۔

مسکان جب اسد کو گہری نیند سوتا ہوا دیکھتی تھی تو چوری سے اسد سے نظر سے بچ کر اس کو کس کر لیتی تھی۔۔۔۔

جب کہ اسد اس کی اس حرکت سے اچھی طرح سے واقف تھا۔۔۔ مگر وہ مسکان پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا کہ۔۔اسد خان اتنا غافل ہو کر نہیں سوتا کہ کوئی اس کے اتنے نزدیک ہو اور اسے پتہ نہ چلے۔۔۔

مگر اسد کو مسکان کا یوں چوری چوری اس کے نزدیک آنا اچھا لگتا تھا۔۔۔

ویسے بھی اسد کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ جس دن مسکان کو پتہ چل گیا کہ ۔۔اسد کو اس کا کس کرنا پتہ ہے تو اس دن مسکان نے شرم کے مارے دوبارہ کبھی نزدیک نہیں آنا۔۔۔

تو اسد اپنا بنایا کھیل خراب نہیں کر سکتا تھا۔۔

پرنسس کس می مسکان کو کس نہ کرتے ہوئے دیکھ کر اسد نے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔اسد پلیز۔۔مسکان کس کرواسد نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

مسکان نے بڑی ہمت کر کے اسد کی جان پر احسان کرتے ہوئے۔اسد کے گال پر آنکھیں بند کر کے کس کر دی تھی۔۔۔

یہ کیا تھا اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔کس تھی وہ نظروں کو جھکائے ہوئے شرما کر بولی تھی۔۔۔مسکان کیا یہ سچ میں کس تھی۔۔۔اپنے ذاتی شوہر کو کوئی ایسے کس کرتا ہے۔۔۔۔کم عقل لڑکی وہ مسکان کی گردن کے پیچھے سے ہاتھ رکھ کر اسے اپنے چہرے پر جھکاتے ہوئے اس نازک سے لبوں کو اپنے لبوں کی کید میں لے گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے لبوں نمی کو پینے کے بعد اب پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ایسے ہوتی ہے کس خانم۔۔۔وہ نظری جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

پرنسس کچھ شرمانارات کے لیے بھی رکھ لے کیونکہ رات کو تو میں شرمانے لائک بہت کچھ کرنے والا ہوں۔۔تو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی شرم کم پڑ جائے۔۔اسد مسکان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کھل کھلا کر ہنسا تھا۔۔۔

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں تیار ہو جاؤں۔۔۔جی۔۔۔اگر آپ ایسے ہی میرے اوپر پڑی رہیں گی تو۔۔پھر تو میں تیار ہو کر آفس نہیں جا سکتا ۔۔مسکان جلدی سے اسد کے اوپر سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

پرنسس۔۔جی۔۔۔۔رات کو میرے میرا فیرٹ کلر پہن کر تیار رہیے گا ۔کوئی بہانا نہیں چلے گا۔وہ مسکان کی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا تھا۔۔ اب اور خان کے صبر کو مت آزمانا۔وہ مسکان کے ماتھے پر اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔۔

آج دو کیئر ٹیکر آ جائے گی۔میری بات ہو گئی ہے۔۔مگر اسد ہم اپنے بچوں کو کسی کے بھروسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔

مسکان کی فکر آخر کار اس کی زبان پر آ ہی گئی تھی۔۔۔میرے ہوتے ہوئے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اور باقی آپ کے اور میرے موبائل سے بچوں کے روم کا کیمرا کنیکٹ رہیں گا۔۔۔

تو اس طرح سے آپ اپنے روم میں رہ کر بھی اپنے بچوں پر پوری نظر رکھ سکتے ہیں اور میں آفس میں رہتے ہوئے بھی اپنے بچوں پر پوری نظر رکھ سکتا ہوں۔۔

تو خانم آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔آپ فی الحال بچوں کو چھوڑ کر بچوں کے باپ کی فکر کرے۔۔۔۔۔جس کو اپنی خانم کی بہت شدت سے ضرورت ہے۔۔۔آج رات کو بہت اچھے سے میری پسند کا ریڈ کلر کا سوٹ پہن کر تیار رہنا۔۔۔

جائے پلیز تیار ہو جائیں۔۔اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی وہ اسد کے سینے پر زور دیتے ہوئے اسے پیچھے کر کے روم کا دروازہ کھول کر باہر بھاگ گئی تھی۔۔۔

جلدی آئیں میں آپ کے لیے ناشتہ بناتی ہوں۔۔۔۔جو حکم میرے بچوں کی نازک مزاج ماں وہ ہنستا ہوا واش روم میں جا چکا تھا۔

ء ٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥

دل۔۔۔ہوں ں۔۔۔۔اٹھو فریش ہو جاؤ باہر چل کر ناشتہ کرتے ہیں ۔۔۔اسفند کیا ہو گیا ہے صبح صبح مجھے ابھی بہت نیند آرہی ہے۔۔۔۔صبح صبح کی بچی دو بج چکے ہیں اسفند سامنے لگی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

ہاں تو کون سی قیامت آگئی ہے اگر دو بج گئے ہیں تو پوری رات نہ تو آپ خود سوئے ہیں نہ مجھے سونے دیا ہے۔۔

تو اب آپ آرام سے سو جائیں میں نہیں اٹھوں گی۔۔۔دل کمبل کو کھینچ کر اپنے منہ پر کرتے ہوئے اسفند کی بات کو مکمل نظر انداز کر چکی تھی۔۔۔

ان رومینٹک لڑکی ہنی مون پر لوگ سونے کے لیے نہیں آتے وہ دل کے منہ سے کمبل کو کھینچتے ہوئے اس کے اوپر آ گیا تھا۔۔

اووں س۔۔۔اسففففند۔۔۔۔۔جی بولو اسفند کی جان۔۔۔اگر اب آپ نے مجھے اپنے دانتوں سے کاٹا تو میں بھی آپ کو کاٹوں گی۔۔۔وہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

بسم اللہ کریں شروع کیجئے میں تو اسی انتظار میں ہوں کہ اسفند کی جان کو غصہ آئے اور وہ خود سے بھی کبھی کچھ کر کے دکھائے۔۔۔

چلے کس نہیں تو کاٹنا ہی صحیح کہیں سے شروعات تو کرو۔میری کانچ کی گڑیا سامنے بھی اسفند شہریار تھا جس پر دل کے غصے کا خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

آپ بڑے ڈیٹ بے شرم اور گندے ہو گئے ہیں۔۔۔۔وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے ہوئے۔اسفند کو اپنے اوپر سے دھکا دے کر اسفند کے نیچے سے نکل کر۔۔۔۔جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ مگر دوسرے ہی لمحے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔

کیونکہ اس نے صرف اسفند کی ہاف بازو والی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔۔اسفند کی وائٹ کلر کی ٹی شرٹ میں کھلے بالوں کے ساتھ لگ تو وہ

قیامت ہی رہی تھی۔۔۔اس کے سراپے کو دیکھتا ہوا اسفند بیڈ سے اپنے انابی لبوں کے ساتھ مسکراتا ہوا دل کے پاس آیا تھا۔۔۔

اسفند کی شرٹ دل کے پاس تھی۔اس لیے اسفند اس وقت صرف ٹراؤزر میں تھا۔۔وہ شرٹ لیس دل کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔دل کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اس کے چہرے سے ہنستے ہوئے ہٹانے لگا تھا۔۔
دل شرم کے مارے اسفند کے سینے سے لگ کر سمٹ گئی تھی۔۔اسفند کو دل کی یہ ادا بہت بھائی تھی۔۔۔

اسفند نے اُسے اپنی باہوں کے گھیرے میں چھپا لیا تھا۔۔۔اس نے بڑی محبت سے دل کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے۔۔ہاتھ بڑا کر بیڈ سے کمبل کھینچ کر دل کے گرد لپیٹ دیا تھا۔۔۔

اب آپ آنکھیں کھول سکتی ہے۔۔۔ہم۔اتنے بھی بے شرم نہیں ہے جتنا آپ سمجھتی ہے۔۔اسفند اب مسکراتے ہوئے اپنی واواہی کر رہا تھا۔۔

وہ الگ بات ہے کہ ہم آپ کو دیکھ کر اکثر بہک جاتے ہے۔۔وہ دل ریڈ کی ہڈی پر ہاتھ کا دباؤہ دے کر جھٹکے سے اسے اپنے پاس کر گیا تھا۔۔

دل کو لگ رہا تھا کہ آج تو اسفند کے جھٹکے سے اس کی ہڈی نے چیخ ہی جانا ہے۔۔ جیسے میں اس وقت بہک رہا ہوں۔۔۔وہ اپنا چہرہ دل کے بہت قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔آپ بے شرم نہیں بہت بے شرم ہے دل اپنے دونوں ہاتھوں سے اسفند کے سینے پر زور دیتے ہوئے اس کو پیچھے دھکیل چکی تھی۔۔۔وہ کمبل کو لپیٹے ہوئے دونوں رومز کے بیچ والا دروازہ کھول کر اپنے روم میں بھاگ گئی تھی۔

ہاہاہاہااسفند کا دل فریب کہقہ پورے روم میں گونج اٹھا تھا۔۔وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی روم میں آ گیا تھا۔۔وہ واش میں جا چکی تھی۔۔

دل جلدی کرنا مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے مجھے ہی کھا لے۔۔۔یہ بھی ٹھیک ہے جلدی سے آو بھر۔۔وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔آپ لا علاج ہیں۔۔آپ کو پتہ ہے۔۔

دل واش روم سے اونچی آواز میں بول کر اسفند کو جواب دے رہی تھی ۔۔۔ایک بار باہر آؤ آپ کو بھر بتاتا ہوں۔۔وہ اسے دھمکی والے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔نہیں آؤں گی جو کرنا ہے کر لیں میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے۔۔۔دل مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ اگر میں اندر گیا تو پھر نہیں کہنا کے میں بے شرم ہوں۔۔۔

اسفند کی اس دھمکی کے بعد اب دل کی بولتی ہو گئی تھی بند کیونکہ دل کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اسفند جو بول رہا ہے اسے کرنے میں دیر نہیں لگائے گا

۔۔۔

اس لیے اس نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی اسفند ہنستے ہوئے بیڈ پر باہیں پھیلا کر لیٹا ہوا تھا۔

اتنی سی تو میری بچے کی اوقات ہے۔۔میں آپ سے ڈرتی نہیں وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے دل کی نقل اتار کر ہنس رہا تھا۔

ء**********

میجر اسد خان ہیئر۔۔۔ بریگیڈیئر سعید ہیر۔۔جی سر۔۔میجر اسد میرے آفس میں جلدی پہنچنے۔جی سر۔۔بریگیڈیئر صاحب میجر اسد خان کو فون کر

کے بے صبری سے اس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ تقریبن آدھے گھنٹے سے بھی پہلے میجر اسد بر گیڈ یئر سعید اختر کے آفس میں پہنچ گیا تھا۔۔

آفس کے اندر آتے ہی میجر اسد خان نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سلوٹ کیا تھا۔۔۔آو آو میجر اسد۔۔۔ بر گیڈ یئر صاحب اپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔اور آگے بڑھ کر بہت گرم جوشی سے میجر اسد خان کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد گلے ملا تھا۔۔

آو اسد بیٹھو وہ کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے۔۔۔ سر ایوری تھنگ او کے آپ پریشان ہے۔۔ہاں اسد میں بہت پریشان ہوں۔۔اور میری پریشانی کو صرف تم ختم کر سکتے ہو۔۔

جی سر آپ حکم کریں میں کیا کر سکتا ہوں آپ کے لیے آپ کے لیے کچھ کرنا میرے لیے قابل فخر اور اعزاز ہو گا۔۔ میجر اسد اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے ادب سے جواب دے رہا تھا۔۔ کیونکہ اسد خان بر گیڈ یئر صاحب کی دل سے بہت عزت کرتا تھا کیونکہ جب سے وہ اس فیلڈ میں آیا تھا۔ بر گیڈ یئر صاحب نے انہیں اپنے بچوں کی طرح سے ہی رکھا اور ٹرین کیا تھا۔۔

اسد خان اور اسفند شہر یار دونوں پاکستان کی خفیہ ایجنسی کے ایجنٹ تھے۔۔۔ دونوں بہادر اور نڈر تھے نوجوان تھے۔۔ مگر ان دونوں کی پہچان کسی پر ظاہر نہیں تھی۔۔ بس چند ایک سینیئر آفیسر ز ہی یہ بات جانتے تھے کہ اسد خان اور اسفند شہر یار آرمی کے بہت بہادر آفیسر ہیں۔۔۔

یہاں تک کہ ان دونوں کی بیویاں بھی اس بات سے ناواقف تھی کہ ان کے شوہر میجر اور خفیہ ایجنسی کے ایجنٹ ہیں۔۔۔

سوائے شہریار صاحب کے اس حقیقت سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔ شہریار اسفند کے والد صاحب کا نام ہے۔۔اور یہ دونوں اپنے کام سے اتنی محبت کرتے تھے۔اور اتنے ایماندار تھے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنی پہچان ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

سر آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں۔۔ پلیز آپ مجھے بتائیں میں آگر میں آپ کے کسی کام آسکتا ہوں تو اسد بریگیڈیئر صاحب کو دیکھ کر کافی پریشان تھا۔۔

اسد میری بیٹی انابیہ اسے تو تم جانتے ہو اچھی طرح سے جانتے ہو۔۔جی سر کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔اسد اور اسفند اکثر بریگیڈیئر صاحب کے آفس آتے جاتے

رہتے تھے۔۔اور ان کا آنا جانا بریگیڈیئر صاحب کے گھر پر بھی ہوتا رہتا تھا
۔۔جس کی وجہ سے وہ ان کی بیٹی سے واقف تھے۔۔
عمر میں اسد اور اسفند سے چھوٹی تھی تو اس لیے وہ اسے گڑیا کہہ کر بلاتے
تھے۔۔۔ بریگیڈیر صاحب کی وائف کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا۔۔

انابیہ اس وقت بہت چھوٹی تھی اس کے بعد بریگیڈیئر صاحب نے کبھی
دوسری شادی نہیں کی تھی۔۔اکیلے ہی انابیہ کو پالا تھا انابیہ بریگیڈئر صاحب
کی اکلوتی اولاد تھی جس کو وہ بے حد پیار کرتے تھے۔۔۔انابیہ کی عمر اس
وقت بامشکل 18 سال تھی۔۔۔۔

اسد میں اپنے ملک کی حفاظت کرتے کرتے اپنی بیٹی کی حفاظت کرنے میں
ناکام رہ گیا ہو یہ بولتے ہوئے بریگیڈیئر صاحب کی انکھیں چھلک پڑی تھی۔۔

اسد نے اتنے سالوں میں آج پہلی بار برگیڈیئر صاحب کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

میجر اسد بہت سمجھدار تھا۔۔وہ سمجھ گیا کہ برگیڈیئر صاحب کی تکلیف بہت زیادہ بڑی ہے۔۔اسد برگیڈیئر صاحب کی دو ہی باتوں میں سارا ماجرا سمجھ گیا تھا۔۔

سر پلیز آپ مجھے بتائیں میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔۔اسد میری بیٹی پل پل مر رہی ہے تم اس سے نکاح کر لو پلیز۔۔۔برگیڈیئر صاحب نے میجر اسد کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔سر پلیز آپ ہاتھ مت جوڑے مجھے شرمندہ نا کرے۔۔۔میجر اسد نے اپنی جگہ سے اٹھ کر برگیڈیئر صاحب کے ہاتھوں کو نیچے کر دیا تھا۔۔

اسد تم میری بیٹی سے نکاح کر کے مجھ پر احسان کر دو۔۔ سر آپ کے لیے جان بھی حاضر ہے۔۔ مگر سر آپ کو تو پتہ ہے کہ میں شادی شدہ ہوں۔اور دو دو بچوں کا باپ بھی۔۔

ہاں اسد مجھے اچھی طرح سے پتہ ہے کہ تم شادی شدہ ہو اور دو بچوں کے باپ۔۔ مگر اسد میری بیٹی پل پل موت کے قریب جا رہی ہے۔۔

وہ پتہ نہیں کتنی بار مرنے کی کوشش کر چکی ہے۔۔۔اسد میری بیٹی بہت معصوم اور چھوٹی ہے۔۔میں اسفند اور تمارے سوا اور کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔۔۔

اگر میجر اسفند یہاں پر ہوتا تو میں یہ ذمہ داری اس پر ڈالتا جیسے کہ تمہیں پتہ ہے کہ وہ اس وقت وہ آؤٹ اوف کنٹری ہے۔۔اور اس کی بیوی کی حالت بھی ٹھیک نہیں تو میں ایسے میں سے پریشان نہیں کر سکتا تھا۔۔

اسد تم صرف میری بیٹی کو اپنا نام دے دو میری بیٹی کا نام اپنے ساتھ جوڑ لو مجھے اور میری بیٹی کو اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔میری بیٹی کو بدنام ہونے سے بچا لو اسے اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھ لو پلیز۔۔

وہ تمہارے نکاح میں ہو گی تو مجھے بھی سکون ملے گا کہ کوئی ہے جو اس کی حفاظت میرے بعد مجھ سے بھی اچھی طرح کر سکتا ہے۔۔ویسے بھی عمر کے اس دور میں زندگی کب ساتھ چھوڑ دے پتہ نہیں چلتا۔۔۔اللہ نہ کرے سر آپ کو کچھ ہو خدا آپ کو لمبی زندگی دے۔۔۔

سر اگر میرے بس میں ہوتا تو میں آپ کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار ہوں۔۔ مگر سر آپ جو مجھ سے مانگ رہے ہیں۔۔

وہ میرے بس میں نہیں ہے آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں اپنی وائف سے بہت پیار کرتا ہوں۔ میں اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

اور میرا یہ نکاح والا قدم وہ سہ نہیں پائے گی۔۔ سر پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔۔

مجھے آپ کی تکلیف کا بہت اچھے سے اندازہ ہے مگر سر آپ مجھے کچھ بھی اور کرنے کو کہیں میں آپ کو انکار کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔

اسد میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں میری بیٹی کو مرنے سے بچالو تم ایک باپ کی التجا سمجھ کر اس کو مان لو بر گیڈ یئر صاحب اٹھ کر اسد کے پیروں میں بیٹھ گئے تھے۔۔

سر پلیز کیا کر رہے ہیں یہ آپ اٹھیں بر گر صاحب کو کاندھوں سے پکڑ کر اٹھاتا ہوا کرسی پر بٹھانے لگا تھا۔۔۔۔

اسد میری معصوم سی بیٹی جس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔ قصور ہے تو صرف اتنا کہ وہ ملک کے حفاظت کرنے والے باپ کی بیٹی ہے۔۔

اپنے ملک کی ہزاروں بیٹیوں کی عزتوں کی حفاظت کرنے والا آج اپنی ہی بیٹی کی حفاظت نہیں کر سکا۔

اسد تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ ان لوگوں نے ہم سے بدلہ لینے کے لیے میری بیٹی کو ٹارگٹ بنایا ہے وہ ابھی بہت چھوٹی ہے اور نادان بھی وہ اس حادثے کو نہیں بھلا پا رہی۔۔اسد پلیز اپنا لو میری بیٹی کو بر گیڈیئر صاحب روتے ہوئے التجا کر رہے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے سر مجھے کل تک کا وقت دیں سوچنے کے لیے اسد بسی سے جواب دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

اسد وقت لے لو مگر پلیز مجھے مایوس مت کرنا میں تمہاری نہ نہیں سننا چاہتا ۔۔

اور اسد ایک بات اور یہ بات سوائے تمہارے اور میرے کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے کہ تم نے انابیہ سے نکاح کیوں کیا ہے میری بیٹی کو سب کی نظروں میں گرنے مت دینا یہ وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔

سر مجھے کل تک کا وقت دیں سوچنے کے لیے اور جب میں کسی نتیجے پر پہنچ جاؤں گا تو آپ کو پتہ ہے کہ اسد خان کو وعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جو وہ کہتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے۔۔ سر پلیز مجھے اجازت دیں مجھے گھر جانا ہے میری وائف میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔

میجر اسد میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔۔اسد۔۔اللہ حافظ کہہ کر آفس سے نکل رہا تھا۔جب پیچھے سے بریگیڈیئر صاحب نے بہت افسردہ سا منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔جی سر۔۔

ء**********

مسکان اسد کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی وہ ریڈ کلر کا سوٹ پہنے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی پلازوں کے اوپر شارٹ قمیض اور ساتھ میں ہلکے سے کام والا دوپٹہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔

ہلکا ہلکا سا میک اپ اس کے گورے رنگ پر بہت جچ رہا تھا۔۔۔گلے میں چھوٹا سا نیکلس اور کانوں میں ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔۔ڈائمنڈ کی اس نفیس سی جولری میں وہ بہت پرکشش لگ رہی تھی۔۔

اسد نے بچوں کے لیے دو کیئر ٹیکر ڈرائیور کے ساتھ بجھوادی تھی۔جو کہ کافی ینگ اور خوش اخلاق تھی۔اور بچوں کو سنبھالنے کی انہیں کافی اچھی ٹریننگ دی گئی تھی مسکان کافی مطمئن تھی۔۔۔

مسکان بچوں کا روم سیٹ کروا کے ان کو کیئر ٹیکر کے ساتھ چھوڑ کر خود کچن میں مریم کے ساتھ اسد کے پسندیدہ کھانے بنانے میں پورا دن لگی رہی تھی۔۔۔

وہ اسد کو فون کر کے پوچھ چکی تھی کہ وہ گھر کب تک پہنچیں گے۔۔اسد نے تقریباً 20 منٹ کا کہا تھا اس لیے مسکان اب جلدی سے تیار ہو گئی تھی اسد کسی بھی وقت پہنچ سکتا تھا۔۔۔

اسد کو یاد نہیں تھا کہ آج دونوں کے نکاح کی انیورسری ہے۔آج کے دن ان دونوں کا نکاح ہوا تھا۔۔مسکان اس دن کو بہت اچھی طرح سے سیلیبریٹ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس لیے اس۔بہت اچھی تیاری کی تھی۔۔اب وہ بے صبری سے روم میں چکر لگاتے ہوئے اسد کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔**********ء

اسد کی نظروں کے سامنے بار بار مسکان وہ کھلا ہوا شرمایا چہرہ آرہا تھا۔۔اسد اس وقت بہت زیادہ ذہنی کشمکش میں تھا۔۔نہ تو وہ اپنے محسن بریگیڈیئر صاحب کو انکار کر سکتا تھا۔۔

اور نہ ہی اسد میں اتنی ہمت تھی کہ وہ اپنی پرنسس کا دل توڑ سکتا۔۔اسد مسکان کے لیے کیا اہمیت رکھتا تھا اسد اس حقیقت باخوبی واقف تھا۔۔

بے شک مسکان اسد کی طرح بار بار اپنی محبت کا اظہار اپنی زبان سے نہیں کر پاتی تھی۔۔کیونکہ اس کی فطرتی شرم وحیا اسے یہ کرنے نہیں دیتی تھی مگر مسکان کی آنکھوں میں اسد کے لیے بے پناہ محبت اسد کو نظر آتی تھی۔۔آج صبح آفس آتے ہوئے وہ اسے کتنی چھوڑ کر آیا تھا۔۔

اس شرمایا ہوا زندگی سے بھرپور چہرہ اسد کی نظروں کے سامنے گوم رہا تھا۔۔
آج اسد کو اپنا گھر ہی اپنا نہیں لگ رہا تھا۔۔وہ بڑے بوجھل قدموں کے
ساتھ چلتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا تو سامنے کھڑی ہومیڈ مریم نے دروازہ
کھول کر گڈ ایوننگ کہا تھا۔۔

تھینک یو مریم۔۔آپ کی میم کدھر ہیں اسد کو مسکان کہنی نظر نہیں آئی تو
اسد نے مریم سے پوچھا تھا۔۔۔کیونکہ مسکان اسد کے آنے پر دروازہ ہمیشہ
خود ہی کھولتی تھی۔۔

اور مسکراتے ہوئے اسد کا ویلکم کرتی تھی تو آج روٹین کے مطابق مسکان کا
نظر نہ آنا اسد کو سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔اسد بریگیڈیئر صاحب کی بات کو
سوچتے ہوئے بے دہانی سے روم کے دروازے کا ہینڈل گھماتے ہوئے روم
کے اندر داخل ہوا تھا۔۔

روم میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور سب بہت گھبرا گیا تھا روم میں اتنا اندھیرا دیکھ کر کیونکہ اس کام لائٹ اف کر کے نہیں سوتی تھی کیونکہ اسے بہت ڈر لگتا۔۔۔۔

پرنس۔۔۔۔ پرنس۔۔۔ مسکان کہا ہو یار آواز دو سب مسکان کی اواز نہ انے پر بہت گھبرا کر بول رہا تھا۔۔۔۔

ہیپی اپنی ورسری خان صاحب۔۔۔۔ اچانک سے روم کی لائٹ جلی اور مسکان اپنی باہیں اسد کی کمر پر بانٹتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

اسد کی جان میں جان آئی مسکان کو سامنے دیکھ کر ٹھیک ہو آپ وہ مسکان کو کاندھوں سے پکڑ کر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ ہاں بالکل ٹھیک ہوں ہوں اور آپ کے سامنے ہوں۔۔

آپ کو یاد نہیں تھا کہ آج ہماری نکاح کی اینیورسری ہے۔۔وہ اسد کے گلے میں اپنی باہیں ڈالے ہوئے۔۔بڑی محبت کے ساتھ سوال کر رہی تھی۔۔۔سوسوری میں بھول گیا تھا۔۔وہ مسکان کے ماتھے پر اپنے لب کا گھر ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔کوئی مسئلہ ہے کیا۔۔۔مسکان اسد کو پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔آج کی رات اسد اپنی پرنسز کے ساتھ جینا چاہتا تھا کیونکہ۔۔

اسے نہیں پتا تھا کہ کل کی صبح اس کے لیے کیا لے کر آتی ہے روشنی یا اندھیرا۔۔بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔وہ مسکان کے سر کے پیچھے ہاتھ

رکھ کر اپنا مسکان کے نزدیک کرتے ہوئے بڑی الگ نظروں سے مسکان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسد کا یوں دیکھنا مسکان کو گھر میں ڈال رہا تھا جتنا مسکان اسد کو جانتی تھی۔۔ اسد کو اس وقت کوئی پریشانی ضرور تھی۔۔۔اسد کیا بات ہے آپ پریشان ہیں مجھے بتائیں کیا پریشانی ہے آپ کو مسکان اسد کے گال پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسد سے پوچھ رہی تھی۔۔

ششش کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔اسد نے مسکان کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے خاموش کروادیا تھا۔۔۔۔ہیپی اینیورسری مائی بیوٹی فل وائف میری پرنسس میرے بچوں کی ماں۔۔

اسد ایک ہی سانس پہ مسکان کو اپنے سینے سے لگا کر سارے الفاظ بول گیا تھا ۔۔اسد کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو مسکان کو بار بار چونکا رہا تھا۔۔پرنسس ۔۔جی۔۔۔آئی لو یو مسکان کے چہرے کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا۔۔۔

مسکان شرما کر سمٹنے لگی تھی۔اسد چلے کھانا کھاتے ہے میں نے سب کچھ آپ کی پسند سے بنایا ہے۔۔کھانا بھی کھالیں گے پہلے مجھے اپنی بیوی کو بہت سارا پیار کرنا ہے۔۔وہ مسکان کے کے چہرے پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

اسد اتنی شدت کے ساتھ مسکان پر اپنی محبت برسا رہا تھا کہ کہ مسکان کو سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔اسد اب اس لبوں پر جھکا ہوا تھا اس لے لبوں کی نمی چوس رہا تھا۔۔

مسکان اسد کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اس باہوں میں جھول رہی تھی ۔اسد کا ایک ہاتھ مسکان کی کمر پر تھا۔اور دوسرا مسکان کی گردن کے پیچھے وہ پوری طرح سے اس اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔

اسد اپنی تشنگی کو ایسے مٹا رہا تھا جیسے آج کے بعد دونوں ایک دوسرے سے دور ہونے والے ہو۔۔مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اسد بیڈ پر لے آیا تھا ۔۔۔

اس کا سر تکیے پر رکھ کر۔اسے آرام سے لیٹاتے ہوئے اپنا کوٹ اتارنے لگا تھا ۔۔مسکان اسد کو اس قدر تیزی سے اپنے قریب آتے ہوئے دیکھ کر شرما کر کروٹ لیتی ہوئی اپنا رخ دوسری طرف کر کے لیٹ گئی تھی۔۔۔

اسد شرمائی ہوئی مسکان کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اس زمین پر پھینک کر مسکان کے اوپر آگیا تھا۔۔اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی جھٹکے سے اس کارخ پھیر کر اپنی طرف کر لیا تھا۔۔

اس چہرے کو امبڑی محبت سے دیکھتے ہوئے اپنے لبوں کے لمس اس کی گردن پر چھوڑ رہا تھا۔۔مسکان کی کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔

پرنسس میری طرف دیکھو مسکان نے آہستہ سے اپنی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔پرنسس حالات چاہے جیسے بھی ہو جائے آپ کبھی مجھ سے دور مت ہونا۔۔بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ آپ اسد خان کی پہلی اور آخری محبت ہو۔۔

آپ کے سوا میرے دل پر کوئی بھی اپنی محبت کی مہر نہیں لگا سکتا اور آپ میری ہو صرف اور صرف میری۔۔

آج اسد کا محبت کرنے کا انداز بہت الگ تھا۔۔ جس کو مسکان سمجھنے سے قاصر تھی۔۔ مسکان اب کچھ پوچھ نہیں رہی تھی کیونکہ اسد باتوں کے درمیان مسلسل اپنی سلگتے ہوئے لبوں کے لمس اس کی گردن اور چہرے پر چھوڑے جا رہا ہے۔۔

اسد نے نہ تو خود کھانا کھایا تھا نہ ہی مسکان کو کھانے دیا تھا ساری رات مسکان کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے اپنے سینے سے لگا کر محبت کی شدتوں سے دوچار کیے رکھا تھا۔۔

وہ گھٹا بن کر پوری رات مسکان پر چھائے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر لیٹا رہا اس کی محبت میں آج تمہیں تپش تھی کہ مسکان چاہ کر بھی اسد سے سوال نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ پتہ نہیں کب مسکان کب گہری نیند میں چلی گئی تھی

۔۔۔

مگر اسد کی آنکھوں میں نیند نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔ وہ مسکان کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے اس کا پور سکون چہرہ دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

اور سوچ رہا تھا کہ کیا مسکان سہہ پائے گی کسی اور عورت کا وجود میری زندگی میں۔۔۔ کیا اس کے چہرے پر اس وقت جو سکون ہے اس سکون کو میں کبھی دوبارہ دیکھ پاؤں گا۔۔۔

اے میرے رب تو نے ہی مجھے اس آزمائش میں ڈالا ہے تو ہی مجھے اس آزمائش سے نکال۔ میرے رب تو میرے دل کے حالات سے ناواقف ہیں۔ میں اس لڑکی سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں۔۔

میں اس کو دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتا ہوں۔۔ مگر آج میں اسے اپنے ہاتھوں سے اس کی زندگی کا سب سے بڑا دکھ دینے جا رہا ہوں۔۔۔

اگر میں اس کے ساتھ انصاف کرتا ہوں تو میں اپنے محسن کا بھرم توڑ دوں گا ۔۔۔ مجھے اس آزمائش سے ثابت قدم نکال دینا۔۔اسد نے دعائیں کرتے ہوئے پوری رات اپنی آنکھوں میں گزار دی تھی۔۔

تہجد کا ٹائم ہونے والا تھا اسد مسکان کے ماتھے پر اپنے محبت بھرے لب رکھتا ہوا اس سے الگ ہو کر وضو کر کے مصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہوئے آنکھوں میں آنسوں لیے ہوئے ۔۔مسکان کے چہرے کو بار بار دیکھ رہا تھا اور اپنے رب سے یہ دعا کر رہا تھا کہ یہ جو سکون اس وقت اس لڑکی کے چہرے پر ہے اسے ہمیشہ قائم رکھنا۔۔۔

اس کے دل کو ہمیشہ اس بات کا یقین دلائے رکھنا کہ میں صرف اس کا ہی ہوں اور اس کا ہی رہوں گا۔۔ میرے اللہ بے شک اگر تو آزمائشیں دینے والا ہے۔۔ تو آزمائشوں سے نکالنے والی ہستی بھی تو ہی ہے۔۔

****

○○○○○○○49

اسلام علیکم جی سر میں انابیہ سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہو آپ مجھے بتادیں مجھے کب حاضر ہونا ہے۔۔۔مسکان جو اسد کے لیے کوفی لے کر ٹیرس پر آئی تھی۔۔ مگر اسد کی بات سن کر اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔

اسد صبح صبح کوفی ضرور پیتا تھا مسکان صبح اٹھی تو اسد کو روم میں نہیں تھا ۔۔ مریم سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ سر اوپر ٹیرس پر ہیں تو مسکان اسد کی کافی لے کر اوپر ہی آگئی تھی۔۔

اسد کو فون پر بات کرتے ہوئے دیکھ کر مسکان وہی پر رک گئی تھی۔۔اسد کا رخ دوسری طرف تھا اس نے مسکان کو آتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔

مسکان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا جو اسد نے اس وقت فون پر کسی کو بولا تھا۔۔مسکان اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے ان الفاظ کو اپنا وہم سمجھ کر اسد کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

اسد آپ نے ابھی ابھی کیا بولا ہے۔۔مسکان کو ایک دم سے اپنے سامنے دیکھ کر اسد کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ مسکان کو کیا جواب دے۔۔

وہ تو مسکان کو سوتا ہوا چھوڑ کر اوپر ٹیرس پر اسی لیے آیا تھا کہ مسکان اس کی باتیں سن نا لے۔۔

پلیز جواب دیں جو میں نے سنا وہ میرا وہم تھا مسکان کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو کے قطرے اس کی گالوں پر پھسل رہے تھے۔۔

مجھے پتہ ہے کہ آپ میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں کر سکتے پتہ نہیں صبح صبح کو میرے کانوں نے کیا سنا ہے وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

بس یہی وہ ڈر تھا جو اسد کے سامنے آ گیا تھا اسے اندازہ تھا کہ جب مسکان کو اس بات کا پتہ چلے گا تو وہ سہ نہیں کر پائے گی۔۔

مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ۔اسد کب تک اس سے چھپا سکتا تھا۔۔

ایک نہ ایک دن تو اس حقیقت کو مسکان پر ظاہر کرنا ہو نا ہی تھا۔اور بر گیڈیئر صاحب کی یہ شرط بھی تھی کہ انابیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھا جائے۔

تو ایسی سچویشن میں اسد کب تک مسکان کو اس حقیقت سے دور رکھتا۔۔اسد پلیز بولیں نا مجھے غلط سمجھ آئی ہے نا آپ ایسا کبھی نہیں کر سکتے مجھے پتہ ہے۔۔

وہ خود سے ہی خود کو یقین دلاتے ہوئے اسد کے کی قمیض کو سینے سے پکڑ کر اس کے نزدیک ہوتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

سر میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں اسد فون کو بند کرتے ہوئے مسکان سے مخاطب ہوا تھا۔۔پرنسز پلیز ریلیکس ہو جاؤ مسکان کو ہائپر ہوتے ہوئے دیکھ کر اسد اسے سینے سے لگا کر کے بول رہا تھا۔۔

اسد پلیز بس آپ میری بات کا جواب دے دیں میں ریلیکس ہو جاؤں گی وہ کانپتے ہونٹوں سے اسد سے بس اپنے سوال کا جواب چاہتی تھی۔۔

مسکان یہ سچ ہے میں نکاح کرنے والا ہوں پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔یہ مسکان کے لیے محض الفاظ نہیں تھے اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے کانوں میں کسی نے پکلا ہوا سیسا ڈال دیا ہو۔

آپ یہ نکاح نہیں کر سکتے۔۔اگر آپ میرے سوا کسی اور کے ہوئے تو میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔

وہ روتے ہوئے تڑپ کر اسد کے سینے سے قمیض کو پکڑ کر بول رہی تھی۔۔لے لو یار ویسے بھی تمہاری ہے۔اسد مسکان کو اتنی تکلیف میں دیکھ کر بہت بے بسی سے بول رہا تھا۔۔

۔اسد پلیز یہ نکاح روک دیں میں آپ کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی وہ اسد کی قمیض کو اپنی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تڑپ کر اسد سے التجا کر رہی تھی۔۔

یہ نکاح کسی سے کیا ہوا ہے وعدہ ہے پرنسس یہ ٹل نہیں سکتا یہ تو ہو کر رہے گا۔۔

اگر آپ نے نکاح کیا تو۔میں اپنی جان لے لوں گی۔۔خبردار ایسی جرات بھی مت کرنا وہ سخت انداز سے بولا تھا۔اگر خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مسکان یہ بات یاد رکھنا۔

اور رہی نکاح کی بات تو یہ محض کسی سے کیے ہوئے وعدے کو نبھانے کے لیے میں کر رہا ہوں

آپ کا مقام وہی رہے گا۔جو آج ہے میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

وہ مسکان کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے اپنے قریب کیے ہوئے بول رہا تھا۔۔آپ چاہے کچھ بھی کہہ لیں میں آپ کو یہ نکاح نہیں کرنے دوں گی۔

اسد کیوں نہیں سمجھ رہے میں آپ کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں

آپ میرے ہیں صرف اور صرف میرے روتے ہوئے اسد کے سینے سے سر لگائے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میں آپ کا تھا اور ہمیشہ رہوں گا۔ مجھ پر یقین تو کر کروں میری جان۔۔مسکان کو اس طرح سے تڑپتے ہوئے دیکھ کر اسد کے دل پر کیا گزر رہی تھی۔

یہ تو صرف اسد جانتا تھا یا اس کا رب۔۔

کیسے کروں یقین بتائیں کیسے کروں یقین وہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اگر میں کہوں کہ میں کسی اور کے ساتھ نکاح۔۔۔شٹ اپ یو شٹ اپ ایسی گھٹیا بات دوبارہ اگر اپنے منہ سے نکالی تو مسکان میں ایک سیکنڈ سے پہلے تمہارے منہ سے زبان کھینچ نکالوں گا۔۔

آپ جرات کیسے ہوئی اپنے منہ سے یہ بات کہنے کی اسلام نے ایسا کوئی حق عورت کو نہیں دیا۔۔مسکان کے ابھی آدھی بات منہ میں ہی تھی کہ اسد نے قہر برساتی ہوئی نظروں کے ساتھ دھاڑتے ہوئے مسکان سے کہا تھا۔

اور آپ سر سے لے کر پاؤں تک صرف میری ہیں اسد خان کی آپ کو چھونے کا پیار کرنے کا اپنے قریب کرنے کا حق صرف مجھے ہے یہ بات ہمیشہ ذہن نشین کر کے رکھو مسکان۔۔

اسد کی غصے والی آواز سے مسکان کا پورا وجود کانپ رہا تھا اسد نے اتنی سختی کے ساتھ مسکان کو کاندھوں سے پکڑا ہوا تھا کہ مسکان کے کاندھوں میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

مگر یہ درد اس درد کے مقابل کچھ بھی نہیں تھا جو اس وقت مسکان کے دل میں ہو رہا تھا۔۔

تم عزت ہو میری دوبارہ ایسا لفظ کبھی اپنے منہ سے مت نکالنا مسکان۔پٹھان ہوں عزت کے لیے جان دے بھی سکتا ہوں اور جان لے بھی سکتا ہوں۔

آپ کو میرے منہ سے بات سن کر اتنا غصہ آرہا ہے۔تو تھوڑی دیر کے لیے میری جگہ پر خود کو رکھ کر سوچے آپ تو یہ کرنے جارہے ہیں میرے دل پر کیا گزر رہی ہے آپ کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔

اسد مجھے تو پیار کا مطلب بھی نہیں پتا تھا جب آپ نے مجھے اپنے ساتھ منسوب کر لیا تھا۔

میرے لیے تو محبت کا مطلب ہی آپ ہیں میں نے تو محبت کو صرف آپ کی نظروں سے دیکھا ہے۔

تو اسد آج کیوں آپ کا دل مجھ سے بھر گیا ہے کیوں آپ مجھ سے دور جا رہے ہیں۔۔

کیا غلطی ہو گئی ہے مجھ سے مجھے بتائیں میں وہ غلطی ٹھیک کر لوں گی۔ مسکان اور اسد کے آوازیں ٹیرس پر گونج رہی تھی۔

جو کہ اسد کو مناسب نہیں لگ رہی تھی۔ وہ اس کام کا ہاتھ پکڑتے ہوئے روم میں لے آیا تھا۔

مسکان مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے جانا ہے۔ اسد مسکان خان کو مطمئن کرتا بھی تو کیسے وہ خود بھی تو مسکان کی تکلیف سے اچھی طرح سے واقف تھا۔

وہ مسکان سے نظریں چرائے ہوئے قبرڈ سے کپڑے نکال کر واش روم جانے لگا تھا۔۔ وہ بھاگ کر اسد کی کمر کے ساتھ ہوئے چپک گئی تھی۔۔

مسکان نے اسد کے سینے پر اتنی سختی سے ہاتھ بندھے ہوئے تھے کہ اسد واش روم میں نہیں جا پار ہا تھا۔۔۔

اسد اگر آپ کو مجھ سے کوئی ناراضگی ہے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔۔ تو آپ مجھے بتائیں میں ٹھیک کر لوں گی۔

وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی اس کے آنسوں اسد کے دل پر گر رہے تھے۔۔ مسکان کی آنکھوں میں اس وقت اتنا درد تھا کہ۔۔

اسد کو لگ رہا تھا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا۔ کوئی غلطی نہیں ہوئی پرنسس پلیز میری مجبوری کو سمجھو۔۔ اسد مسکان کے ہاتھ کی گرفت کو ڈھیلا کرتے ہوئے اپنا رخ مسکان کی طرف کر کے کہ اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا کر بول رہا تھا۔۔

کیا ہے آپ کی مجبوری بتائیں میں سمجھنے کی کوشش کروں گی۔۔۔ نہیں بتا سکتا میں نے کسی سے وعدہ کیا ہے۔۔۔ کوئی وعدہ نہیں کیا کوئی مجبوری نہیں ہے آپ کی۔۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کا دل بھر گیا مجھ سے اب میں آپ کو اچھی نہیں لگتی ۔ کیا وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے۔۔

اتنی بے یقینی اسد مسکان کی آنکھوں میں دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا تھا۔۔ اسد مسکان کو دور ہٹا کر واش روم میں جانا چاہتا تھا۔۔ کیونکہ مسکان کو اتنی تکلیف میں روتا ہوا دیکھ کر اسد کو اس وقت خود سے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔

جس لڑکی کی آنکھوں میں ہمیشہ خوشیاں دیکھنا چاہتا تھا آج اس کی آنکھوں میں اس نے اتنے انسو بھر دیے تھے۔۔۔جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

بہت جلدی ہے آپ کو مجھ سے دور جانے کی اسد کو جاتا ہوا دیکھ کر مسکان نے اسد کو گریبان سے پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔مسکان اپنی حد میں رہو اسد نے مسکان کے ہاتھ اپنے گریبان پر دیکھ کر گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مسکان نے جلدی سے ہاتھوں کو گریبان سے ہٹا کر اسد کے آگے جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔سوری غلطی ہو گئی آئندہ نہیں ہو گی۔بس پلیز آپ یہ نکاح مت کریں مجھے خود سے دور مت کریں۔میں خود کو آپ کے مطابق بنالوں گی۔

آپ میرے مطابق ہو پرنسس آپ جان ہو میری مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔

کیسے بتاؤں میری جان کہ میں یہ فیصلہ کرتے ہوئے کتنی موتیں مرا ہوں۔۔وہ مسکان کی گردن کی بیک سائیڈ پر ہاتھ رکھے ہوئے۔

اس کا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کرتے ہوئے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ کر اسے چومتے ہوئے بول رہا تھا۔۔مسکان میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اور یہ بات آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔۔

تو پھر کیوں کر رہے ہیں نکاح مجھے سمجھ نہیں آ رہی اسد سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ رہا ہے۔۔

میں مر رہی ہوں یہ سوچ کر کہ آپ کسی اور کی ہو جائیں گے۔اسد سب کچھ تو ہے ہمارے پاس ہم دونوں ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں۔

ہمارے دو بچے ہیں ایک خوشحال فیملی ہے ہماری۔پھر کیوں آپ ہماری خوبصورت دنیا میں اپنے ہاتھوں سے آگ لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔۔

مسکان پلیز میرے لیے میرے فیصلے کو اور مشکل مت بناؤ۔۔میں نے یہ فیصلہ بہت مشکل سے لیا ہے اور اب میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا اسد نے فیصلہ کن انداز سے مسکان سے کہا تھا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے اٹپ ایک شرط پر نکاح کر سکتے ہیں۔مسکان بھی فیصلہ کن انداز سے بول رہی تھی

کیسی شرط اسد نے مسکان کی طرف تعجب سے دیکھا تھا۔۔آپ نکاح سے پہلے مجھے طلاق۔چٹاخ۔اسد نے مسکان کے گال پر زور کا تھپڑ رسید کیا تھا ۔۔۔

وہ پاس پڑے ہوئے صوفے پر گرپڑی تھی۔۔اسد نے اتنی زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا کہ نازک سی مسکان میں اسد کا تھپڑ کھانے کی طاقت تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔

وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے صوفے پر گرپڑی تھی۔۔اور اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر ہیچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے بڑی بے یقینی سے اسد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسد اس پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔۔اسد کے تھپڑ سے مسکان کی نازک سی گال پر اسد کی انگلیوں کے نشان ابھر آئے تھے۔۔

اسد مسکان کو تھپڑ مارنے کے بعد خود اتنے سٹریس میں تھا۔ کہ اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے والی تھی۔۔

وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ کر مسکان نزدیک ہو کر صوفے پر ہی بیٹھ گیا تھا۔۔سوری پرنسس میں نے آپ پر ہاتھ اٹھایا۔۔مگر آپ نے اتنا گندا الفاظ بولا کیسے۔۔۔

ہمارے پاکیزہ رشتے میں اس لفظ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔یہ الفاظ ایک گالی ہے مسکان پھر آپ نے اتنی آسانی سے کیسے بول دیے۔۔

مسکان اسد سے ڈر رہی تھی۔وہ سمٹ کر پیچھے کی طرف ہونے لگی تھی

۔۔پلیز پرنس ڈر و تو مت یار آپ نے بہت گندا لفظ بول دیا تھا۔۔

جس کی وجہ سے مجھے غصہ آگیا تھا میرا ہاتھ اٹھ گیا آئی ایم سوری میں ایسی غلطی کبھی دوبارہ نہیں کروں گا۔۔آپ مجھے اور مار لیں بس اشپ نکاح نہیں کریں۔۔آپ کسی اور کے نہیں ہو سکتے۔۔

میں مر جاؤں گی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا میں پاگل ہو جاؤں گی اسد وہ پاگلوں کی طرح باتیں کر رہی تھی۔۔۔اپنی ہتھیلی بے دردی کے ساتھ اپنے گالوں کو رگڑتے ہوئے صاف کر رہی تھی۔

مسکان نکاح تو ہر صورت ہونا ہے۔کیا آپ مجھ پر بھروسہ نہیں کر سکتی ہو۔۔کیوں خود کو اتنی تکلیف دے رہی ہو۔۔میں آپ کا ہوں اور ہمیشہ آپ کا ہی رہوں گا۔۔۔

اسد تو اگر خود بھی چاہے تو بھی کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔۔اسد کے دل نے تو آپ سے تب پیار کیا جب آپ کو بھی نہیں پتہ تھا کہ آپ اسد کو پیار کرتی ہیں۔۔

مسکان کیوں خود کو اتنی اذیت دے رہی ہو۔۔اسد بڑھا کر مسکان کو اپنے قریب کرنے لگا تھا۔۔

پلیز مجھے ہاتھ مت لگایئے گا دور رہیں مجھ سے۔مسکان نے ہاتھ کے اشارے سے اسد کو دور رہنے کو کہا تھا۔

جائیں کر لیں نکاح اگر آپ کو نکاح کر کے ہی سکون ملنا ہے تو کر لیں نکاح ۔۔ مگر میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی ۔۔ میں اسفند بھائی کے ساتھ چلی جاؤں گی ۔۔۔

میں آپ کو بتا رہی ہوں پھر چاہے آپ مار مار کر میری جان ہی کیوں نہ نکال لے ۔۔ میرا فیصلہ نہیں بدلے گا ۔۔۔ اتنا ظالم لگتا ہوں میں آپ کو کہ میں آپ کو مار سکتا ہوں ۔۔ اور آپ کی جان لے سکتا ہوں ۔

آپ اس سے بھی کہیں زیادہ ظالم ہیں اسد آپ وہ اسد ہیں ہی نہیں جسے میں جانتی تھی ۔ وہ اسد تو میری آنکھوں میں ایک آنسوں نہیں برداشت کرتا تھا ۔۔ مگر اس اسد نے تو میری آنکھوں میں آنسوں ہی آنسوں بھر دیے ہے ۔۔۔ اب بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ ظالم نہیں ہیں ۔۔۔

کسی کے سینے سے اس کا دل چیر کر نے نکال لیتے ہو اور پوچھتے ہو کہ کیا میں ظالم ہوں۔۔آپ کی سادگی پر قربان جاؤں۔۔۔

آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کے اگر آپ نکاح کریں گے تو میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی میں چلی جاؤں گی۔۔اپنے بچوں کو لے کر اسفند بھائی کے ساتھ اب فیصلہ اٹپ کو کرنا ہے۔۔

وہ اپنے گھر کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ کر آج پہلی بار اسد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ ڈر انداز سے بات کر رہی تھی۔۔

تو ٹھیک ہے اگر آپ اتنا بڑا فیصلہ کرنے کے لائق ہو گئی ہیں تو اپٹ جا سکتی ہیں مگر میرے بچوں کو یہی چھوڑ کر جانا پڑے گا۔۔

مسکان حیرانگی سے اسد کی طرف دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی اسد ہے جو اس کے ایک آنسو سے پگل جاتا تھا۔ مگر آج وہ کس قدر سفاک بن کر کھڑا ہوا بول رہا تھا۔۔

اسد آپ مجھے میرے بچوں سے دور کر دیں گے آپ اتنے ظالم کیسے بن گئے ہیں۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔

جیسے آپ ظالم بن کر مجھے خود سے دور کر سکتی ہیں اسی طرح سے میں بھی آپ کو آپ کے بچوں سے دور کر سکتا ہوں۔۔۔

اسد مسکان کو کبھی بھی بچوں سے دور نہیں کر سکتا تھا کرنا تو دور وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ کو وہ تو صرف اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے دھمکی دے رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اسد کو پتہ تھا کہ بچے مسکان کی کمزوری ہے۔۔

وہ بچوں کو چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی۔۔ وہ تو ایک پل بھی مسکان کے بنا نہیں رہ سکتا تھا تو کیسے جانے دیتا اس کو۔۔

اور اسے روکنے کا صرف یہی طریقہ تھا مسکان اسد کو اتنی حیرانی کے ساتھ دیکھ رہی تھی کہ۔ اسد سے نظریں نہیں ملائی جا رہی تھی۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھا اور واش روم میں چلا گیا واش روم سے فریش ہو کر جب باہر آیا تو مسکان وہی صوفے پر بیٹھی ہوئی گھٹنوں میں سر دیے ہوئے بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔

اس کا پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا مگر اسد نے اس سے کچھ نہیں کہا کیونکہ اس وقت اسد کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔وہ تیار ہوا اور روم سے جاتے ہوئے آخری نظر مسکان پر ڈال کر ٹھنڈی آہ بھر کر روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔

روم کا دروازہ کھلنے کی اوازائی تو مسکان نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر دیکھا تھا ۔۔مسکان اسد کو روم سے باہر جاتا ہو دیکھ کر حیران تھی۔۔

وہ سوچتی رہ گئی تھی۔کیا یہ وہی اسد ہے جو اس کی ذرا سی تکلیف سے تڑپ جاتا تھا۔۔آج اس شخص کو میری تکلیف نظر کیوں نہیں آرہی تھی۔۔

وہ روتے ہوئے اپنے منہ پر تھپڑ مارنے لگی تھی اپنے بال نوچنے لگی۔۔۔اسد کو کسی کے ساتھ بانٹنے کا احساس ہی مسکان کا دل کاٹنے کے لیے کافی تھا۔۔

وہ رات سے بھوکی تھی نا تو اسد نے کچھ کھایا تھا نہ ہی اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے روتی روتی نہ جانے کب نڈھال سی ہو کر سو گئی تھی۔۔

اس کی آنکھ شام کو کھلی جب مریم نے آکر روم کا دروازہ نوک کیا تھا۔آجاؤ کون میں میں مریم آپ کو بچوں کی کیئر ٹیکر بلا رہی ہیں۔۔

بچوں کے بارے میں آپ سے کچھ پوچھنا ہے مسکان جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اسے احساس ہوا کہ۔وہ کل سے اپنے بچوں سے نہیں ملی تھی۔۔

ہاں میں ابھی فریش ہو کر آتی ہوں مسکان جلدی سے چینج کرنے کے بعد اپنا حلیہ درست کرنے لگی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی نوکر اسے اس حالت میں دیکھے۔۔

فریش ہونے کے بعد مسکان کافی دیر تک بچوں کے پاس ان کے روم میں رہی تھی۔۔

شام کے سات بجنے والے تھے جب مسکان روم سے باہر نکلی اور اس نے دیکھا کہ مریم اوپر والا روم سیٹ کر رہی تھی۔۔

وہ نیچے سے بیڈ شیٹ وغیرہ لے کر اوپر جا رہی تھی مریم کیا کر رہی ہو تم اوپر والے روم کو کیوں سیٹ کر رہی ہو۔۔۔

میم سر کا فون آیا تھا کہہ رہیں تھے کہ میں اوپر والا گیسٹ روم سیٹ کر دوں
۔۔سر کسی مہمان کے ساتھ آنے والے ہیں۔۔

مریم کی بات سن کر مسکان کا سر چکرانے لگا تھا۔اور وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ
کر وہی پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔

تو کیا یہ شخص اتنا سنگ دل ہو گیا ہے کہ یہ اس لڑکی کو نکاح کر کے میرے ہی
گھر میں میرے سامنے لا کر کھڑا کر دے گا۔۔
اسد کیا خطا ہو گئی ہے مجھ سے جو آپ مجھے اتنی بھیانک سزا دینے لگے ہیں
کیوں میری ہستی مسکراتی دنیا میں زہر گھولنے لگے ہیں۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ۔باہر کے دروازے پر بیل بجی تھی۔مسکان چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی ہوئی گئی تھی۔۔اس نے دروازہ کھولا تھا مگر جو کچھ اس نے سامنے دیکھا تھا۔

وہ دیکھ کر تو مسکان کی سانسیں گھٹنے لگی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے پورے وجود میں آگ لگی ہوئی ہے جیسے کسی نے گرم گرم تیل میں اسے ڈال دیا ہو۔۔۔

اسد ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا جو عمر میں اس میں کافی چھوٹی تھی مسکان کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ۔۔

یہی انابیہ ہے اسد اسی کے ساتھ نکاح کر کے اسے لے کر آیا ہے۔۔مسکان کی آنکھوں ایک دم سے پانی سے بھر گیا تھا۔۔اور آنسوں اس کی گالوں سے پھسل کر اس کے چہرے کو بھگونے لگے تھے۔۔

وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کو لینے لگی تھی۔۔ تھوڑا دور دور جا کر وہ مڑی اور بھاگتی ہوئی۔اپنے روم میں جا کر اپنے روم کا دروازہ پٹاخ کر بند کر چکی تھی۔۔

انابیہ سمجھ گئی تھی کہ یہی اسد کی بیوی ہے۔انابیہ اس وقت خود کو اسد کی بیوی کا مجرم میں سمجھ رہی تھی۔۔اسد انابیہ کو لے کر اوپر روم میں آگیا تھا۔

انابیہ یہ آپ کا کمرہ ہے اور آپ یہاں پر آرام سے رہ سکتی ہیں۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو یہ مریم ہے آپ ان کو بول دینا۔۔

مریم آپ جائیں اور جا کر ان کے لیے کھانے کو کچھ لے کر آئیں جی سر مریم کے جانے کے بعد اسد انابیہ سے دور صوفے پر نظر جھکائے ہوئے بیٹھ گیا تھا۔۔انابیہ بھی بیٹھ کے کونے پر نیچے پیر لٹکائے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

پلیز انابیہ اپنے پاپا کی خاطر آپ اپنا خیال رکھنا اور آپ ایسا کچھ مت کرنا جس سے ان کو تکلیف ہو۔آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے پاپا کا بلڈ پریشر بہت ہائی رہتا ہے۔۔
اور ڈاکٹر نے ان کو پریشانی لینے سے منع کیا ہے تو میں آپ سے یہی امید کرتا ہوں کہ آپ بہت سمجھدار ہیں۔اور آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔۔

انابیہ ہمارا رشتہ جن حالات میں جڑا ہے آپ اس سے بہت اچھی طرح سے واقف ہیں۔میں آپ کو سوائے تحفظ اور عزت کے کچھ نہیں دے سکوں گا میں اس کے لیے بہت زیادہ معذرت خواہ ہوں۔۔

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے آپ نے میرے لیے جتنا کیا میں آپ کی احسان مندر ہوں گی۔آپ نے میرے پاپا کو ایک بار پھر سے جینے کی وجہ دے دی ہے۔۔

میں اپنے پاپا سے بہت پیار کرتی ہوں۔اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آج کی بات کچھ ایسا نہیں کروں گی۔ جس کی وجہ سے آپ کے اور پاپا کی زندگی میں اور مشکلات بڑے۔۔

وہ نظروں کو جھکائے ہوئے بہت ٹھہراؤ سے جواب دے رہی تھی اسد نے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر انابیہ کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔

انابیہ اللہ تعالی جب اپنے بندے کو کوئی تکلیف دیتا ہے۔۔اور جب بندہ صبر کرلیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے صبر کا صلہ ضرور دیتا ہے۔۔

تم بھی اللہ تعالی سے امید رکھو کہ وہ تمہارے ساتھ کبھی کچھ برا نہیں ہونے دے گا اور جنہوں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے ہم ان کو چھوڑیں گے نہیں یہ وعدہ ہے میرا اور آپ کے ڈیڈ کا آج کے بعد آپ اس حادثے کو اپنے ذہن سے نکالنے کی پوری کوشش کریں گے۔۔

واعدہ کرے مجھ سے انابیہ نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔شاباش مجھے آپ سے یہی امید تھی اب آپ آرام کریں مریم ابھی آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہو گی۔۔

سنیں۔۔۔اسد کو روم سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ کر انابیہ نے پیچھے سے پکارا تھا۔۔ہاں بولو انابیہ۔۔آپ ان کا دل میری طرف سے صاف کرنے کی پوری کوشش کرنا۔
مسکان کی بات کر رہی ہو۔۔ان کا نام مسکان ہے۔۔جی۔۔وہ بہت تکلیف میں مبتلا تھی میری وجہ سے۔۔۔انابیہ مجرموں کی طرح کھڑی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔

آپ بے فکر ہو کر سو جائیں میں ان سنبھال لوں گا۔ وہ دل بہت اچھی ہے ۔بس مجھ سے پیار بہت کرتی ہیں لیے آپ کے وجود کو برداشت نہیں کر پا رہی۔

جانتی ہوں کہ وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے ان کے آنسوں میں جتنی تڑپ تھی۔ان کو دیکھ کر تو کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ۔۔وہ آپ سے بہت بے حد پیار کرتی ہے۔۔

پھر میں تو ان کی مجرم تھی مجھے کیسے نظر نہ آتا کہ ان کی نظروں میں آپ کے لیے کتنا پیار اور اپنے گھر ٹوٹنے کا دکھ تھا۔۔۔

آپ کسی کی مجرم نہیں ہیں۔۔آپ خود کو مجرم مت سمجھے اللہ تعالی نے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔اور رہی بات مسکان کی میں ان کو سنبھال لوں گا۔آپ آرام کریں اسد کہتا ہوا روم سے نکل کر سیڑھیاں اترنے لگا تھا۔۔۔۔-**********

اسفند۔۔۔جی بولے اسفند کی جان۔۔۔میں اب گھر جانا چاہتی ہوں مجھے اسد بھائی اور مسکان آپی کے بچوں کو دیکھنا ہے۔۔۔ہاں تو ہوٹل روم چل وڈیو کال پر دیکھ لینا۔۔۔اور روز تو دیکھتی ہو۔۔اسفند او ت اس وقت ایک بہت ہی خوبصورت اور رومینٹک پلیس پر تھے۔۔

جہاں دل کو اپنے گھر کی یاد آ رہی تھی۔۔۔ویڈیو کا پر نہیں مجھے بچوں کو سامنے سے دیکھنا ہیں۔دل میرا ابھی پاکستان جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔تو اس لیے کوئی بھی فضول کسم کی ضدمت کرنا۔۔۔

اسفند دل کے پیٹ پر ہاتھ باندھے ہوئے اپنا سینا دل کی پشت پر لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔وہ سوئزر لینڈ کا رومینٹک نظارہ دیکھنے میں مگن تھا۔۔

وہ اس وقت دل سے صرف رومینٹک باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔مگر دل اللہ کی بندی کو کبھی بھی کسی وقت کچھ بھی یاد آ سکتا تھا۔۔

میں کوئی فضول ضد نہیں کر رہی میرا دل کر رہا ہے گھر واپس جانے کو پچھلے پانچ مہینے سے آپ مجھے یہیں پر زبردستی رکھے ہوئے ہیں۔۔۔

وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو مروڑتے ہوئے اسی پوزیشن کھڑی اسفند کی طرف گردن مروڑ کر دیکھنے لگی تھی۔۔

اگر آپ نے میرے ساتھ کوئی بحث کی تو میں آنے والے پانچ مہینوں تک اور آپ کو گھر لے کر نہیں جاؤں گا نا اسفند نے دل کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

کیوں یہاں پر کوئی جنگل کا قانون ہے آپ مجھ پر حکمرانی کرتے رہتے ہیں۔۔۔ یہ تو میں آپ کو روم میں چل کر بتاؤں گا کہ آپ پر میرا کتنا قانون چلتا ہے۔۔۔

آپ کو اس سوائے دھمکیاں دینے کے اور بھی کچھ آتا ہے۔ دل منہ کے زاویوں کو بگاڑتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

ایک کام کرنا آج روم میں چل کر میرا ٹیسٹ لینا کہ مجھے اور بھی کچھ آتا ہے یا نہیں۔۔ پھر صبح اٹھ کر بتانا کہ میں کتنے پرسنٹ پاس ہوا۔ اور کتنے مارکس لیے ہیں میں نے۔۔

اسفند۔۔ چھی۔۔ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔۔ آپ ہر بات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔۔ گندے کہی کے۔۔۔ دل اسفند کی بات سے شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔

دل کو شرماتے ہوئے دیکھ کر اسفند کھلکھلا کر ہنسا تھا۔۔ اس کے ڈمپلز گہرے ہو گئے تھے۔ دل جو اپنا منہ اسفند کی طرف موڑے ہوئے تھی۔۔

دل نے اسفند کے ڈمپلز کو بڑی حسرت سے دیکھا تھا۔ کس کر لو جانے من اسفند نے دل کو اپنے ڈمپلز کو گھورتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔اب اس نے اپنی گال کو دل کے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو ہم پبلک پلیس پر ہے۔دل نے اپنا چہرہ سامنے کی طرف کر لیا تھا۔۔ہاں جی روم میں تو جیسے آپ کس کر کے مجھے مدحوش کر دیتی ہو نا اسفند نے ناراض سا منہ بنا کر کہا تھا۔

اپ کو مدہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔آپ تو ویسے ہی ہر وقت مدہوش رہتے ہیں۔۔خدا کا شکر کیا کر وان رومینٹک لڑکی۔اللہ نے اتنا رومینٹک اور پیار کرنے والا شوہر دیا ہے۔اور آپ کو قدر نہیں ہے نکمی لڑکی۔نہ تو آپ کو پیار کرنا آتا ہے۔اور نہ اتنے پیار کرنے والے شوہر کی قدر کرنی آتی ہے۔۔

اسفند نے بھولے ہوئے منہ سے کیا تھا۔۔وہ سامنے دیکھو وہ لڑکی کیسے اس گورے کو کس کر رہی ہے۔۔اسفند نے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

اللہ میری توبہ کتنی بے شرم ہے۔دل سامنے ایک گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کو کس کرتے ہوئے دیکھ کر شرم سے اپنی انکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اس کو بے شرم ہونا نہیں کہتے رومینٹک ہونا کہتے ہیں اسفند نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔لعنت بھیجوا ایسے رومینٹک ہونے پر کمینے کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔دل کو بہت برا الگ رہا ہے ان کا یوں پبلک پلیس پر کس کرنا۔۔

دل کبھی کبھی نہ اٹپ کو اتنا ان رومنیٹک دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ میں کہیں پر چکر چلالوں۔۔

اور آپ کی ایسی باتیں سن کر میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کا گلا گھونٹ دوں دل نے اپنی آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے ناک سنگوڑ کر کہا تھا۔۔

اسفند کی جان گلا گھونٹنے کے لیے بھی آپ کو میرے نزدیک آنا پڑے گا جو کام آپ کی اوقات سے باہر ہے۔۔

اسفند جان بوجھ کر دل کو تنگ کیے جا رہا تھا وہ جب اپنی چھوٹی سی ناک کو غصے سے سنگوڑتی تھی۔۔
اور اسفند کو اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے گھور کر دیکھتی تھی اسفند کو بہت اچھا لگتا تھا اس کا یہ انداز۔۔

اسفند اور دل کو کب سے سامنے کھڑی ہوئی تو لڑکیاں دیکھ رہی تھی۔۔جو اسفند کی خوبصورتی پر مرے جا رہی تھی۔اسفند جو ہنس کر دل کو تنگ کیے جا رہا تھا۔۔اس بات سے بے خبر کہ اس کے ڈمپل اور اس کی پرسنیلٹی کسی کے دلوں پر وار کر رہی ہے۔۔

اسفند کا تو دل کے سوا کسی اور پر دھیان ہی نہیں تھا مگر دل کی نظر ان پر پڑ چکی تھی۔۔اب دل ان کو مسلسل گھور رہی تھی۔۔مگر وہ لڑکیاں بھی بہت ڈھیٹ تھی وہ اب بھی اسفند کو تاڑے جا رہی تھی۔

دل نے اسفند کو بازو سے پکڑ کر گھما کر اس کا رخ اپنی طرف کر لیا۔۔اور اپنا رخ لڑکیوں کی طرف کر دیا تھا۔۔دل اب آپ کو کون سا دورہ پڑ گیا ہے جو مجھے گھن چکر بنا رہی ہیں آپ۔۔

کب سے وہ لڑکیاں آپ کو گھور رہی ہیں اور آپ کو پتہ نہیں چل رہا تھا۔اس لیے مجھے تو نظر رکھ کے پڑتی ہے نا۔۔

اسفند نے دل کے کہنے پر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تھا۔جہاں پر دو لڑکیاں اب بھی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔وہ مسکرایا تھا یہ سوچ کر کہ اس کی دل جیلس ہو رہی ہے ان لڑکیوں سے۔۔

آپ کیوں ان لڑکیوں کو دیکھ کر دانت نکال رہے ہیں اسفند کو مسکراتا ہوا دیکھ کر دل کا خون کھول اٹھا تھا۔یار جب وہ مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہیں تو مجھے بھی ان کا جواب اچھی طرح سے ہنس کر دینا چاہیے۔۔

کیوں وہ اٹپ کے رشتہ دار لگتی ہیں جو آپ نے ان کا جواب ہنس کر دینا ہے۔نہیں رشتہ دار تو میری آپ ہے جس کو ہر وقت شرم آتی رہتی ہے۔۔

کم سے کم وہ لڑکیاں میری خوبصورتی کو داد دیتے ہوئے مسکرا تو رہی ہیں۔۔بہت اچھے اور نیک لڑکیاں لگتی ہیں مجھے تو۔۔۔

مگر مجھے تو ایک نمبر کی کمینیاں لگ رہی ہیں جو کسی اور کے شوہر کو یوں بیٹھی ہوئی تڑ رہی ہیں دل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جا کر ان لڑکیوں کا منہ توڑ دے۔۔

دل میں تو سوچ رہا ہوں تھوڑی دیر ان لڑکیوں کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہوں ۔میرا ٹائم اچھا گزر جائے گا آپ تب تک یہاں پر بیٹھ کر آرام سے اپنا شرمانے والا کام جاری رکھنا۔۔اسفند جان بوجھ کر دل کو تنگ کر رہا تھا۔۔

جا کر دکھائیں اگر آپ کی جان نہ لے لی تو پھر کہیے گا بہت ہو الگ گئی آپ کو یہاں سوٹزرلینڈ میں آکر۔۔دل کو اصلی والا غصہ آچکا تھا۔۔

اسفند اس کی حالت کے مزے لے کر محذوظ ہو رہا تھا۔۔دل اصل میں مجھے نہ اس وقت بہت زیادہ کس کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔۔

آپ تو ایسی پبلک پلیس پر نہ تو کس کریں گی۔اور نہ کرنے دیں گی۔تو اس لیے میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ میں ان لڑکیوں سے ہیلپ مانگ لوں۔۔

آپ کو شرم نہیں آئے گی۔حرام کو منہ لگاتے ہوئے وہ آپ کی محرم ہیں جن سے آپ کو کس چاہیے۔۔

اب کیا کر سکتا ہوں جو محرم ہے وہ منہ لگاتی نہیں ہے تو میں کسی نہ کسی کے منہ تو جا کر لوں گا نا۔۔اسفند دل کو سیریس ہوتے دیکھ کر اور بھی تنگ کرنے پر اتر آیا تھا۔۔

تم رکو دل میں دو منٹ میں ان لڑکیوں سے کس لے کر ابھی آتا ہوں وہ اٹھ کر ان لڑکیوں کی طرف چل پڑا تھا۔۔آپ نہیں جا سکتے ان کے پاس دل اسفند کے سامنے آکر اپنی باہیں پھیلا کر راستہ روک کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

آپ واپس ہوٹل میں چلیں میں روم میں چل کر آپ کو کس دے دوں گی۔ مگر آپ ان لڑکیوں کے پاس نہیں جا سکتے۔۔

نہیں مجھے ابھی چ کس چاہیے میں ان لڑکیوں سے ہی کس لے کر آتا ہوں۔۔
آپ کو کس چاہیے نا تو ٹھیک ہے میں اٹپ کو دے دیتی ہوں۔ مگر آپ ان کے پاس نہیں جا سکتے۔۔

دل اپنے غصے میں کافی آگے نکل گئی تھی اسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ۔اسفند ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

بس اسے یاد تھا تو یہ کہ وہ لڑکیاں اسفند کے نزدیک نہیں آسکتی۔۔وہ اپنی جیلسی میں اسفند کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکی تھی۔۔

اسفند کے دل نے زور سے بیٹ مس کی تھی۔۔
اسفند کے ہاتھ اس کی کمر پر اپنے آپ آگئے تھے۔

دل نے اپنے نرم اور ٹھنڈے ٹھنڈے جوسی ہونٹوں سے اتنے رومینٹک ماحول میں جب اسفند کو کس کی تو۔۔

اسفند سچ میں ارد گرد کے ماحول سے بے خبر ہو گیا تھا۔۔دل ننھی منی سی کس کرنے کے بعد پیچھے ہٹنے لگی تھی۔۔
مگر اب سامنے والا کہاں اس سے دور ہٹنے والا تھا۔۔اسفند نے دل کی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور نہیں ہونے دیا تھا۔

اور نہ ہی اپنی کس ٹوٹنے دی اب دل جان چھڑا رہی تھی۔۔ مگر اسفند اپنے لبوں کی قید سے دل کے لبوں کو رہائی نہیں دے رہا تھا۔۔

پورے پانچ منٹ کی کس کرنے کے بعد پیچھے ہٹا تھا اور لڑکیاں دور بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی۔اور ساتھ میں تھمز دکھا کر گڈ کا سائن دے رہی تھی۔۔

دو چار کپل جو دور بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بھی یہ سین دیکھا تھا۔۔ مگر یہاں پر یہ سب کچھ نارمل تھا۔۔

مگر دل کا جو شرم سے حال تھا وہ تو دل ہی جانتی تھی اس نے یہ سب کچھ جیلسی میں کر تو لیا تھا۔
مگر اب وہ اپنے آپ سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔

مگر اسفند کو تو آج وہ ملا تھا جس کی وہ کب سے چاہ رکھتا تھا۔کہ دل اسے خود سے کس کرے آخر کار اسفند نے اسے جیلس کروا کر کس لے ہی لی تھی۔۔۔

اب وہ نظر جھکائے ہوئے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی اب شرمانے سے کیا فائدہ ہے دل بی بی آپ نے سب کے سامنے اپنے شوہر کی عزت لوٹی ہے۔

اب معصوم مت بنیے۔اسفند نے دل کو چھیڑا تو دل کی آنکھوں سے آنسوں شروع ہو چکے تھے۔۔

دل سوری میرا بچہ میں مذاق کر رہا تھا دل۔دل سو سو کر کے روتی ہوئی بولی تھی۔آپ مجھے ہوٹل میں لے کر چلے۔مجھے یہاں پر نہیں رہنا۔۔

او کے چلتے ہیں۔مگر رونا تو بند کرو۔

اسفند کو کس کو مل گئی تھی۔ مگر اس کی رومینٹک ڈیٹ کا بیڑا غرق ہو چکا تھا

۔۔دل جس طرح سے رو رہی تھی۔اب وہ رکنے والی نہیں تھی اس لیے

اسفند نے بنانے بحث کیے ہوئے دل کو واپس لے جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔

****

۔۔

اسد کیسے آپ اتنے بدل گئے۔۔۔کیسے آپ نے میری جگہ اتنی آسانی سے

کسی اور کو دے دی ہے۔۔مسکان جب سے اسد اور انابیہ کو دیکھ کر آئی تھی

اس کے آنسوں تمنے کا نام نہیں لے رہیں تھے۔۔

وہ دیوار کے ساتھ لگ کر زمین پر بیٹھی ہوئی تھی رو رو کر اس کا چہرہ آنسوں

سے پورا بھیک چکا تھا۔۔

اس نے روم میں اکر سارا قصہ اپنے چہرے پر اتارا اس نے اپنے منہ کے اوپر

اتنے زور سے تھپڑ مارے تھے کہ اس کے پورے چہرے پر اس کی انگلیاں

کے چھاپے لگی ہوئی تھی۔۔

اس نے اپنے بالوں کو اس طرح سے نوچا تھا کہ اگر تھوڑا سا اور کھنچتی تو بالوں نے جڑوں سے ہی نکل جانا تھا۔۔۔

اسد مجھے تو لگا تھا کہ آپ میری تکلیف کو دیکھ کر اپنا فیصلہ بدل لیں گے ۔۔۔مگر آپ وہ لڑکی اتنی بھا گئی کہ آپ نے ایک دن کا بھی انتظار نہیں کیا۔۔

اس کے حالت اس وقت بہت قابل رحم تھی۔۔وہ اسد کی بے وفائی کو سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔

************_

اسد انابیہ کو روم میں چھوڑ کر سیڑھیاں اتر کر نیچے آ رہا تھا اور اس کے دماغ میں مسلسل مسکان ہی چل رہی تھی۔۔وہ جس درد کے ساتھ اسے اور انابیہ کو دیکھ کر روم میں گئی تھی۔۔اسد کو ساتھ چہرہ بھول نہیں رہا تھا۔۔۔

مریم آپ کی میم نے کھانا کھایا تھا۔۔نہیں سر میم نے تو ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔۔کھانا روم میں لے کر آؤ۔جی سر۔مریم نے باادب جواب دیا تھا۔۔۔

پرنسس کیوں خود کو سزا دے رہی ہو 24 گھنٹے ہو گئے ہیں اور آپ نے کھانا نہیں کھایا ہے۔۔اسد بہت پریشان ہو کر روم کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔

اسد نے جیسے ہی روم کے اندر قدم رکھا تھا۔اس کی نظر سامنے زمین پر بیٹھی ہوئی مسکان پر پڑی تھی۔اس کی حالت دیکھ کر اسد کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

وہ زمین پر میرے سینے سر کو گھٹنوں پہ رکھے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔روم اس کی درد بھری سسکیوں کی آوازیں آرہی تھی۔۔

اسد بھاگ کر مسکان کے پاس آکر بیٹھا تھا۔مسکان میری جان یہ کیا حالت بنالی ہے آپ نے۔۔اسد کی آواز سن کر مسکان نے اپنا منہ اوپر کیا تھا۔۔

فرست مل گئی آپ کو اپنی نئی اور خوبصورت بیوی سے۔رو رو کر مسکان کی آنکھیں پر بہت زیادہ سوج رہی تھی۔۔مسکان پہلے آپ زمین سے اٹھو۔اسد نے مسکان کو ہاتھ سے پکڑ اُٹھایا تھا۔۔۔

میری ساتھ یہ جو تھی ہمدردی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو ۔۔اور آپ میرے کمرے میں آئے ہی کیوں ہیں جائیں اپنی بیوی کے پاس اس کے روم میں۔۔

میں اپنی بیوی کے پاس ہی ہوں۔اور اسی کے روم میں ہوں۔۔اسد نے مسکان کے غصے کو نظر انداز کر کے۔اسے اپنی باہوں میں زبردستی اٹھالیا تھا۔

میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔وہ ہی ہے آپ کی بیوی آپ کی جان آپ کی پرنسس آپ کی خانم۔۔

مسکان نے سوجی ہوئی آنکھوں سے روتے ہوئے اپنے سارے نام جو اسد اسے پیار کہتا تھا۔انابیہ کے نام کر رہی تھی۔۔

مسکان آپ اس وقت اپنے سینس میں نہیں ہو ہم بعد میں بات کریں گے۔اسد نے مسکان کو بیڈ پر لیٹا دیا تھا۔۔ہمارے درمیان کچھ بچہ ہی نہیں ہے بات کرنے کو تو کیا بات کریں گے ہم۔۔وہ اٹھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اور یہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے سینس میں نہیں ہوں۔۔ جس سے جینے کی وجہ چھین لی جائے وہ بھلا اپنے سینس میں کیسے رہ سکتا ہے۔۔ اسد مسکان کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔

آپ یہاں پر کیوں بیٹھے ہوئے ہے۔ اپنی بیوی کے پاس جائیں اور اس پر اپنی محبت نچھاور کرے۔۔

آپ کھانا کھالو اس کے بعد نچھاور کروں خانم۔۔ وہ اپنا ہاتھ دل کی گردن میں ڈالتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ میرے کھانے سے آپ کی بیوی کا کیا لینا دینا ہے ۔۔ مسکان کو اسد کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

کیونکہ آپ ہی میری بیوی ہو اور مجھے اپنی محبت آپ پر ہی نچھاور کرنی ہے
۔۔ تو اس کے لیے آپ کا کھانا کھانا بہت ضروری ہے۔۔ اسد خان کی محبت کو
جھیلنا آسان نہیں ہے۔۔ یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے۔۔
میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔ وہ ہے آپ کی بیوی آپ محبت۔۔ مسکان آپ
غصہ جائز ہے میں برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر آپ میری نہیں
ہو یہ کہہ کر میرے غصے کو ہوا مت دو۔۔۔

اب غصہ کر کے کیا کر لیں۔۔ میرا سب کچھ تو آپ چھین چکے ہیں۔۔ اب کیا
میری جان لینے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ جان نہیں لوں گا آپ کی سانسوں پر
اپنے لبوں کا پہرہ لگا کر آپ کی سانسیں بند کر دوں گا۔۔۔

آپ کو اتنا مجبور کر دوں گا کہ آپ اپنی ایک ایک سانس کے لیے۔ آپ مجھے سے اکسیجن لینے کی ضرورت پڑ جائے گی۔۔۔ اسد نے اپنے لبوں کو اس کے لبوں سے مس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مسکان نے اسد کی باتوں سے گھبرا کر آنکھیں دیوار کیطرف پھیر لی تھی ۔۔ اگر آپ نہیں چاہتی کہ میں اپنی کہی باتوں کو حقیقت کا روپ دوں۔۔ تو جلدی سے اٹھ کر کھانا کھاؤ۔۔

مجھے نہیں کھانا۔ اور آپ مجھ پر یوں حق مت جتائیں۔۔ وہ بولتی ہوئی بیڈ سے اتر رہی تھی۔ کیونکہ اسے اسد کی باتوں ڈر لگ رہا تھا۔ ڈرتی تو وہ اسد سے ہمیشہ سے تھی۔۔

اسد کی پٹھانوں والی کھوپڑی کب گھوم جائے کسی کو نہیں پتا تھا۔۔اس لیے وہ اسد کو جواب دے کر جلدی سے اسد کی پہنچ سے دور جانا چاہتی تھی۔۔

کہا جا رہی ہو۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر مسکان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اس جھٹکے سے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔کیا کہا ہے آپ نے کہ میں آپ پر حق نہ جتاؤں ۔۔میں آپ پر حق اس لیے جتاتا ہوں۔کہ میں آپ پر اور آپ کی سانسوں پر پورا حق رکھتا ہوں۔۔

وہ اسے دیوار کے ساتھ پن کر کے کھڑا ہوا تھا۔اس نے اپنے ایک ہاتھ مسکان کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کی طرف پن کر دیا تھا۔۔اور ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے کو پکڑے ہوئے تھا۔۔

آپ پر آپ کی سانسوں پر آپ کے جسم پر صرف اور صرف اسد خان کا حق ہے۔آپ سر سے لے پاؤں تک صرف اسد خان کی ہو۔۔

جھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔مسکان کے جبڑے میں اسد کی پکڑ سے شدید درد ہو رہا تھا۔۔

ہونے دو درد۔۔۔۔مجھے بھی ایسے ہی درد ہوتا ہے جب آپ مجھے ایسے الفاظ بولتی ہو۔۔۔درد سے مسکان کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگے تھے۔۔

مسکان کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسد نے مسکان کا جبڑا چوڑ دیا تھا۔۔

کیوں کرتی ہے آپ ایسی باتیں جن کو سن کر میرا صبر جواب دے جاتا ہے ۔وہ مسکان کی گالوں کو چوم رہا تھا۔اپنے لبوں کو اس کے لبوں کے ساتھ مدہوش سا ہو رپ کر رہا تھا۔۔

جب آپ کو پتہ ہے کہ اسد خان آپ کی سانسوں پر قابض ہونے میں دیر نہیں لگائے گا تو پھر کیوں خود کو مجھ سے دور کرنے کی بے جا کوشش کرتی رہتی ہیں۔۔۔

مسکان میرے دل کا سکون ہو تم آپ کے بنا مجھ سے سانس نہیں لی جاتی۔تو سوچیں جب آپ خود کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں یا یہ کہتی ہیں کہ میرا آپ پر حق نہیں ہے تو میرے دل پر کیا گزرتی ہے۔۔۔

وہ بار بار اس کے لبوں کو چوم رہا تھا وہ اب بھی اس کو دیوار کے ساتھ پن کیے ہوئے کھڑا تھا۔۔

میری تو باتیں ہیں محض جو آپ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔تو اسد میں کیسے برداشت کرلوں کہ آپ نے میرے سامنے میرے مقابل کسی اور کو لا کر کھڑا کر دیا ہے۔۔۔جو آپ پر حق رکھتی ہے میں کیسے برداشت کروں۔۔۔ یہ بتائیں مجھے وہ رو رہی تھی اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے سینے سے قمیض کو جکڑ رکھا تھا۔۔

اپ نے میری حیثیت دو کوڑی کی کردی ہے اپ نے میری جنت جیسی دنیا میں اشگ لگادی ہے کیسے معاف کردوں میں آپ کو۔۔۔

کیا آپ کو میری تکلیف نظر نہیں آتی اسد یا اپ اس کی خوبصورتی میں اتنے ہو گئے ہیں کہ آپ کو مسکان کے آنسو نظر نہیں آرہے۔۔۔

مت دوا تنے تا نے مسکان مجھ سے سہے نہیں جاتے۔۔وہ شرمندہ سا منہ بنا کر بول رہا تھا۔۔۔

آپ کی حیثیت آج بھی کیا ہے آپ اچھی طرح سے جانتی ہے اگر میں یہاں پر کھڑا ہوں تو یہ آپ کے باحیثیت ہونے کا ثبوت ہے۔۔۔۔

میرے لیے خوبصورتی کا مطلب صرف آپ ہیں۔میرے لیے محبت کا مطلب صرف آپ ہے۔میرے لیے دیوانگی کا مطلب آپ ہے۔
میرے لیے عشق کا مطلب آپ ہے۔۔

میرے لیے دنیا کا مطلب ہی آپ ہے
تو میں کسی سے خاک محبت کروں گا
جس کا دل بچپن سے آپ کے کی

محبت میں گرفتار تھا۔۔

وہ اپنے لبوں کے لمس اس کے چہرے پر چھوڑتے ہوئے اپنے عشق کی حسین داستان سنا رہا تھا۔۔۔

تو پھر آپ نے کیوں اس لڑکی کو لا کر میرے سامنے کھڑا کر دیا ہے وہ جواب طلب نظروں سے اسد سے پوچھ۔۔۔

نہیں بتا سکتا میں نے وعدہ کیا ہے کسی سے اور اسد خان مرتے مر جائے گا کبھی اپنا وعدہ نہیں توڑ سکتا یہ ایک پٹھان کی زبان ہے جو اپنے زبان سے پھر نہیں سکتا۔۔۔۔

جھوٹ سب کچھ جھوٹ ہے سچ تو یہ ہے کہ آپ کو وہ بے حد حسین لگی۔۔اور آپ اس کے عشق میں گرفتار ہو گئے۔۔۔آپ کا دل بھر گیا ہے مجھ سے روتے ہوئے اسد کے سینے پر زور دے کر اسے پیچھے کرنے لگی تھی۔۔۔

مجھے اس طرح سے خود سے دور مت کیا کرو مسکان کیوں میرے صبر کو آزما رہی ہو۔۔وہ پھر سے اس کی سانسوں پر قابض ہو کر اسے دیوار کے ساتھ لگا کر پھولی ہوئی سانس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔روم کا دروازہ نوک ہو رہا تھا شاید مریم کھانا لے کر آگئی تھی۔۔اسد نے اپنی شرٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے مسکان سے دور ہٹا تھا

مسکان نے بھی جلدی سے اپنا دوپٹہ اپنے گلے میں ڈال۔ کر اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

آجاؤ مریم۔۔اسد نے مریم کو اندر آنے کا کہا تھا۔۔۔ مریم ہمیشہ کی طرح با ادب نظروں کو جھکائے ہوئے کھانے والی ٹرالی لے کر اندر آئی اور ٹرالی چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔

منہ دھو کر آؤ اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔۔اسد نے مسکان سے کہا تھا۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے میں نے کھانا کھالیا تھا۔۔۔مسکان نے اسد کو روٹ سا منہ بنا کر جواب دے دیا تھا۔۔۔ جھوٹ مت بولو میں مریم سے پوچھ چکا ہوں آپ نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔

تو آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میرے کھانا نہ کھانے سے اچھا ہے مر جاؤں گی تو آپ کی جان چھوٹ جائے گی مجھ سے۔۔۔

جب آپ کی جان لینی ہو گی تو میں اپنے طریقے سے خود لے لوں گا۔۔اس وقت آپ ہاتھ دھو کر کھانا کھائیں۔۔اس کے بعد میں جان لینے کا ہی ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

مجھے کھانا نہیں کھانا مسکان اب بھی باضد ہو کر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ویسے ہی بول دو کہ اپنے شوہر کی باہوں میں آنے کا دل کر رہا ہے تو میں اٹھا کر لے جاتا ہوں۔۔اسد مسکان کے نزدیک جا کر اسے اٹھا کر واش روم میں لے جانے لگا تھا کہ۔۔۔۔

مسکان فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی میں خود چلی جاؤں گی میری ٹانگیں کام کرتی ہیں۔ کہہ کر وہ تیزی سے واش روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

اسد کے انا بھی لبوں تلے ہنسی آکر گزر گئی تھی اسے پتہ تھا کہ مسکان یہی کرے گی اسی لیے وہ مسکان کے پاس گیا تھا۔۔۔

مسکان باہر آجاؤ 15 منٹ ہو گئے ہیں آپ کے ابھی تک ہاتھ نہیں دھلے۔۔۔ مسکان نے پچھلے 15 منٹ سے خود کو واش روم میں بند کیا ہوا تھا

۔

اسد یہ تیسری بار اسے یہ آواز لگا رہا تھا۔۔۔

کڑاک سے دروازہ کھولتی ہوئی پاؤں پٹختی ہوئی باہر

آگئی تھی۔۔آپ مجھے کہیں سکون اور چین سے رہنے بھی دے سکتے ہیں یا نہیں وہ غصے سے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اسد پلیٹس کے اندر کھانا نکال چکا تھا۔۔مسکان کے چیخنے پر اسد نے نظریں اٹھا کر مسکان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔چہرے کو دھونے کے بعد مسکان کے چہرے پر پڑے ہوئے اس کی انگلیوں کے نشان اور بھی واضح ہو گئے تھے ۔۔جو اس بات کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہے تھے کہ مسکان نے اپنے منہ پر کتنا ظلم کیا تھا۔۔۔

اسد نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔جب آپ کو پتہ ہے کہ آپ کا سکون میں ہوں تو پھر کیوں کونوں کھدروں میں سکون تلاش کرتی رہتی ہیں۔۔

آپ اب کسی اور کا سکون بن چکے ہیں تو اس لیے مجھے یہ جھوٹی تسلیاں نہ ہی دیں تو اچھا ہے۔۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کھانے کی ٹرالی سے دور ہی کھڑی تھی۔۔۔

اسد کل بھی آپ کا تھا۔۔ آج بھی آپ کا ہے۔
اور ہمیشہ آپ کا ہی رہے گا۔۔ کیوں نہیں اس بات کو مان لیتی ہو۔ پرنسس کیوں خود کو اور مجھے اتنی تکلیف دے رہی ہو۔۔۔

مجھے اپٹ پرنسز مت کہیں اور دوسرا میں آپ کو تکلیف دے رہی ہوں کیا معصومیت ہے آپ کی اسد صاحب۔۔۔۔

تانے بعد میں دے لینا پرنسس پہلے کھانا کھالیں میں نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔اب تو پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔

کیوں نئ بیوی کے روم میں اتنی دیر تک رہے ہیں اس کے پیار سے آپ کا پیٹ نہیں بھرا۔۔

۔نہیں اسد کا پیٹ تو اپنی پرنسس کے پیار سے ہی بھرتا ہے۔۔۔۔کیا چیز ہے آپ اسد قسم سے میں آپ کو سمجھ نہیں پارہی ہوں۔۔

اگر میں آپ کی حقیقت سے واقف نہ ہوتی۔۔تو میں کبھی نہیں مانتی کہ آپ میٹھی میٹھی اور جھوٹی باتیں بھی کر سکتے ہے۔۔۔

مسکان حد میں رہو۔۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تو ۔۔پھر ٹھیک ہے آج کے بعد میں آپ کو یقین دلانے کی کوشش بھی نہیں کروں گا۔۔۔

چلو اٹھو اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔۔۔کیوں کوئی زبردستی ہے مجھے نہیں کھانا ہے۔۔ہاں زبردستی ہے۔۔اسد نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنے پاس بٹھالیا تھا۔۔۔

اس نے نوالہ بنا کر مسکان کے منہ میں زبردستی ڈال دیا تھا۔۔۔مسکان زبردستی کھلانے پر کھاتے ہوئے ساتھ میں آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔

اسد مسکان کے منہ میں زبردستی تھی ایک کے بعد ایک بریانی کا نوالہ چمچ سے ڈالے جا رہا تھا۔۔بس کریں مجھے بھوک نہیں ہے نہیں کھانا مجھے اور۔۔وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

اسد نے گلاس میں پانی ڈال کر اس کے لبوں کو لگایا تھا۔۔۔اسد اس کے غصے اور بد تمیزی کا کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔

جیسے ہی کھانے سے فارغ ہوئے تھے اسد نے مریم کو انٹر کام کے ذریعے بلوا کر ٹرالی باہر لے جانے کو کہا تھا۔۔
مریم کھانے والی ٹرالی لے کر جا رہی تھی جب اسد نے پیچھے سے آواز دے کر پوچھا تھا۔۔مریم بچے ٹھیک ہیں کمفر ٹیبل ہیں کیئر ٹیکر کے ساتھ۔۔

جی سر بالکل ٹھیک ہیں اور کیئر ٹیکر بھی بہت اچھی ہیں بچوں کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ہم آپ کچھ دن خود بھی بچوں کے پاس رہیں اور ان کا خیال رکھا کریں آپ کی میم کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

مسکان نے کھا جانے والی نظروں سے اسد کی طرف دیکھا تھا۔۔جی سر جو آپ کا حکم۔۔اور انابیہ بی بی نے کھانا کھا لیا ہے۔۔۔جی سر کھا لیا ہے گڈ آپ ان کو دوائی دیکھ کر رات کو دودھ ضرور دے دیجیے گا۔۔۔۔جی سر۔۔۔

جیسے ہی مریم ٹرالی لے کر روم سے باہر نکلی تھی اسد کی امید کے مطابق مسکان چیخ پڑی تھی۔۔
آپ کو جب اس کی اتنی فکر ہے تو۔کیوں نہیں آپ جا کر اس کے روم میں ۔اس کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔۔

کیوں میرا دل جلانے کے لیے یہاں بیٹھ کر اس کی خبریں اکٹھی کر رہے ہیں۔ کیوں میرا دل جلانے کے لیے یہاں پر میرے پاس میرے روم میں رکے ہوئے ہیں۔۔

جب آپ کا دل اس کے پاس اٹکا ہوا ہے تو یہاں پر رہ کر مجھ پر احسان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

مسکان انابیہ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے کیونکہ وہ اس وقت میرے گھر میں موجود ہے۔ جیسا آپ سمجھ رہی ہیں۔ ویسا کچھ بھی نہیں ہے مسکان کیوں اتنی بدزن ہو گئی ہو۔۔ ایک ہی دن میں اسد بہت ٹھہراؤ کے ساتھ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ۔۔ ایک ہی دن میں۔۔ میں اتنی بدزن کیسے ہو گئی ہوں۔ آپ نے ایک ہی دن میں میری دنیا بدل کے رکھ دی ہے۔ خود کو مجھ سے ہزاروں میل دور کر لیا اور پھر بھی آپ پوچھ رہے ہیں کہ میں کیوں بدزن ہوں۔۔۔

میں یہاں آپ کے پاس نہیں رہوں گی میں بچوں کے روم میں جا رہی ہوں۔۔وہ جوتے پہن کر دوپٹہ گلے میں ڈالتی ہوئی روم سے نکلنے لگی تھی۔۔۔

بس مسکان بس میں اس سے زیادہ نہ آپ کو صفائیاں دے سکتا ہوں۔اور نہ ہی آپ کے قدموں میں گر سکتا ہوں۔۔وہ غصے سے مسکان کو بازو سے کھینچتا ہوا بیڈ پر گرا چکا تھا۔۔اور خود اس کے اوپر ہی مسلط ہو کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

تو میں نے کب کہا ہے کہ آپ میرے قدموں میں گرے اور اور میری باتیں سنیں۔۔۔میں تو اسی لیے خود کو آپ سے دور کرنے کے لیے بچوں

کے کمرے میں جا رہی ہوں تاکہ آپ کو میری باتیں نہ سننی پڑے اور آپ سکون سے رہیں۔۔۔۔۔۔

دور ہی تو میں آپ کو جانے نہیں دے سکتا۔۔

آپ چاہیں یا نہ چاہیں آپ کو میرے قریب میرے پاس ہی رہنا ہے۔۔ مجھ سے دور جانے کا حق میں نے آپ کو نہیں دیا یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا مسکان۔

اس کی گردن پر اپنے لبوں کے اپنے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔ چھوڑے مجھے اور یہ سب کچھ آپ اس سے جا کر حاصل کریں۔ جس کو اتنی محبت کے ساتھ نکاح کر کے آپ نے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔

یہ سب کچھ بھی مجھے آپ سے ہی چاہیے اور محبت بھی میں آپ سے ہی کرتا ہوں۔۔اس لڑکی کے ساتھ میں نے صرف نکاح کیا ہے۔۔نہ تو میں اس لڑکی کے وجود پر حق رکھتا ہوں۔۔اور نہ ہی اسے پانے کی کوئی چاہ رکھتا ہو۔۔۔

آپ کے جسم کی یہ خوشبو مجھے سکون دیتی ہے۔اور آپ مجھے میرے سکون سے دور نہیں رکھ سکتی وہ اس کے کاندھے سے شرٹ کو سرکار ہوئے وہاں پر اپنے لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔۔

کیا زبردستی ہے خود کسی اور کے ہو گئے ہیں۔آپ اور مجھے خود سے دور جانے دینے کے لیے تیار نہیں ہے کیا محبت ہے آپ کی اسد خان۔۔۔

وہ اسد کے نیچے اس کی باہوں میں جھٹپٹا رہی تھی مگر وہ اس وقت اسد خان کے شکنجے میں تھی جو اسے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

ایک کام کرو یہ تانے صبح اٹھ کر دے لینا اس وقت مجھے اپنی پرنسس سے سکون چاہیے تو چپ چاپ لیٹی رہیں تاکہ میں اپنا سکون حاصل کر سکوں۔۔

مسکان کی کمر کے نیچے سے ہاتھ ڈالتے ہوئے اسد نے اس کی شرٹ پر لگی ہوئی زپ کو ایک ہی جھٹکے سے کھول دیا تھا۔۔

اب وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ کو اتارتے ہوئے صوفے پر پھینک چکا تھا۔۔۔مسکان اس اچانک آفات سے بے خبر تھی کہ اسد ایک دم سے ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔۔۔

مسکان کی شرٹ کو اس کے جسم سے الگ کرتا ہوا زمین پر پھینک چکا تھا

۔۔مسکان کی سانسیں تھل پھل ہو گئی تھی اسد کے اس انداز سے۔۔۔

اسد نارملی مسکان کے ساتھ ایسا تیز برتاؤ کبھی نہیں کرتا تھا مگر اس وقت یہ کرنا ضروری تھا کیونکہ مسکان صرف طعنے مار کر اسد کا موڈ خراب کر رہی تھی۔۔۔

اسد نے اپنے اور مسکان کے اوپر کمبل اوڑلیا تھا۔۔۔

اب وہ مسکان کی گردن کو چوم رہا تھا۔۔۔مسکان کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔۔وہ اس کے گالوں کو چوم رہا تھا ۔۔۔۔گالوں کو چومتے ہوئے اب وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا۔۔

مسکان اسد کو کاندھوں سے پکڑ رکھا تھا۔۔اسد اتنی شدت کے ساتھ اس کے ہونٹوں کی نمی چوس رہا تھا کہ ۔۔مسکان کی سانسیں گھٹنے لگی تھی۔۔۔

اس کی ہونٹوں کی نمی کو پی کر اب اس کے دل والے مقام پر آگیا تھا۔۔اسسد نئ ۔۔۔مسکان سسکیاں بھرنے لگی تھی ۔۔اس سے اسد کی محبت کی تپش برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔آہ آ۔۔۔اسد نے اس کے دل والے مقام پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا کاٹا تھا۔۔مسکان کی ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔۔

اب اسد اپنے لب مسکان کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھے۔۔مسکان تکیے کو اپنی مٹھیوں میں میچے ہوئے۔۔آنکھوں کو بند کر کے۔سسک رہی تھی۔۔آہ آ۔۔۔اسد پلیز۔۔اسد مسکان پیٹ پر گیلے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

وہ مسکان پر اپنی محبت کی بارش برساتا جا رہا تھا۔۔

مسکان اس کی شدتوں کو نا سہتے ہوئے۔ سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔ مسکان کے دودھیا رنگت والے بدن پر اسد کی محبت کی مہرے صاف نظر آرہی تھی ۔۔۔

مسکان ہمیشہ کی طرح اسد کی سختی والی شدتوں سے ٹوٹ کر اسد کے سینے میں سر چھپائے ہوئے گہری نیند میں سو گئی تھی۔۔

ساری پریشانیوں کو بھول کر سارے غم سے آزاد وہ اس وقت اس دشمنی جاں کے سینے پر سر رکھے ہوئے نیند کی وادیوں میں جا کر پر سکون ہو گئی۔۔ تھی۔۔

اسد تکیے پر سیدھا لیٹا ہوا اپنا ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا۔۔اور دوسرے ہاتھ کو اس نے مسکان کے کمر کے نیچے سے گزار کر اسے اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔۔

اسد کو یہ لمحہ اپنی زندگی کا حسین لگتا تھا۔جب وہ اس کی شدتوں سے ٹوٹ کر اسی کے سینے میں سر چھپا کر سو جاتی تھی۔۔اس وقت بھی اس کے چہرے پر سکون تھا جو اسے سب کی محبت سے ملا تھا۔۔

کیا حشر کر لیا ہے آپ نے اپنے چہرے کا جس چہرے کو میں اپنی جان سے کوئی زیادہ پیار کرتا ہوں آپ نے اس کو اتنی اذیت دی ہے اس کے لیے میں آپ نہیں کروں گا۔

پرنسز کیسے سمجھاؤں آپ کو کہ یہ خان آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہے گا
۔۔جب تک خان کی سانسیں چلیں گی۔۔

تب تک خان کے دل میں ایک ہی نام دھڑکے گا مسکان مسکان اور بس
مسکان۔۔۔کیسے آپ اتنی جلدی اپنی اسد سے بدزن کیسے ہو گئی ہو۔۔

ایک بار تو سوچتی کہ یہ نظر کا دھوکہ بھی ہو سکتا ہے مگر آپ بھی اپنی جگہ بجا
ہے اپنے محبوب کو کسی اور کے ساتھ سوچنا ہی آپ کو آگ لگا دیتا ہے

تو آپ نے تو مجھے کسی اور کے ساتھ منسوب ہوتے دیکھا ہے۔تو آپ کا یہ
برتاؤ ہمیں اسی لیے قبول ہے۔۔

مگر آپ خود کو اتنی اذیت دے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔اسد کی نظریں بار بار مسکان کے چہرے پر پڑے ہوئی کی انگلیوں کے نشانوں پر جا رہی تھی۔۔۔

جو اس نے خود سے اپنے منہ پر تھپڑ مار مار کر بنائے تھے۔۔سب کچھ اپنے دماغ میں سوچے جا رہا تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں آنے والے وقت میں اور کیا کیا آزمائشیں دیکھنا باقی ہیں۔۔

ابھی تو اسے اپنے یار کے سوالوں کے جواب دینے تھے۔۔کیونکہ واعدے کے متابق سچ تو وہ اسفند کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔۔

50

○○○○○○○○○○

یہ سب بھی اس کے ساتھ کرے جس کو نکاح کر کے آپ نے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔

مگر مجھے یہ سب کچھ بھی مجھے آپ سے ہی چاہیے اور محبت بھی میں آپ سے ہی کرتا ہوں۔۔اس لڑکی کے ساتھ میں نے صرف نکاح کیا ہے۔۔نہ تو میں اس لڑکی کے وجود پر حق رکھتا ہوں۔۔اور نہ ہی اسے پانے کی کوئی چاہ رکھتا ہو۔۔۔

آپ کے جسم کی یہ خوشبو مجھے سکون دیتی ہے۔اور آپ مجھے میرے سکون سے دور نہیں رکھ سکتی وہ اس کے کاندھے سے شرٹ کو سرکا رہوئے وہاں پر اپنے لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔۔

کیا زبردستی ہے خود کسی اور کے ہو گئے ہیں۔آپ اور مجھے خود سے دور جانے دینے کے لیے تیار نہیں ہے کیا محبت ہے آپ کی اسد خان۔۔۔

وہ اسد کے نیچے اس کی باہوں میں جھٹپٹا رہی تھی مگر وہ اس وقت اسد خان کے شکنجے میں تھی جو اسے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

ایک کام کرو یہ تانے صبح اٹھ کر دے لینا اس وقت مجھے اپنی پرنسس سے سکون چاہیے تو چپ چاپ لیٹی رہیں تاکہ میں اپنا سکون حاصل کر سکوں۔۔ مسکان کی کمر کے نیچے سے ہاتھ ڈالتے ہوئے اسد نے اس کی شرٹ پر لگی ہوئی زپ کو ایک ہی جھٹکے سے کھول دیا تھا۔۔

اب وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ کو اتارتے ہوئے صوفے پر پھینک چکا تھا۔۔۔مسکان اس اچانک آفات سے بے خبر تھی کہ اسد ایک دم سے ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔۔۔

مسکان کی شرٹ کو اس کے جسم سے الگ کرتا ہوا زمین پر پھینک چکا تھا ۔۔مسکان کی سانسیں تھل پھل ہو گئی تھی اسد کے اس انداز سے۔۔۔

اسد نارملی مسکان کے ساتھ ایسا تیز برتاؤ کبھی نہیں کرتا تھا مگر اس وقت یہ کرنا ضروری تھا کیونکہ مسکان صرف طعنے مار کر اسد کا موڈ خراب کر رہی تھی۔۔۔

اسد نے اپنے اور مسکان کے اوپر کمبل اوڑلیا تھا۔۔۔

اب وہ مسکان کی گردن کو چوم رہا تھا۔۔ مسکان کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ اس کے گالوں کو چوم رہا تھا ۔۔۔ گالوں کو چومتے ہوئے اب وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا۔۔

مسکان اسد کو کاندھوں سے پکڑ رکھا تھا۔۔ اسد اتنی شدت کے ساتھ اس کے ہونٹوں کی نمی چوس رہا تھا کہ۔۔ مسکان کی سانسیں گھٹنے لگی تھی۔۔۔

اس کی ہونٹوں کی نمی کو پی کر اب اس کے دل والے مقام پر آگیا تھا۔۔ اسد نئ۔۔۔ مسکان سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔ اس سے اسد کی محبت کی تپش برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ آہ آ۔۔ اسد نے اس کے دل والے مقام پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا کاٹا تھا۔۔ مسکان کی ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔۔

اب اسد اپنے لب مسکان کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھے۔۔مسکان تکیے کو اپنی مٹھیوں میں بھیچے ہوئے۔۔آنکھوں کو بند کر کے۔سسک رہی تھی۔۔آہ آ۔۔اسد پلیز۔۔اسد مسکان پیٹ پر گیلے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔
وہ مسکان پر اپنی محبت کی بارش برساتا جا رہا تھا۔۔

مسکان اس کی شدتوں کو نا سہتے ہوئے۔سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔مسکان کے دودھیا رنگت والے بدن پر اسد کی محبت کی مہرے صاف نظر آرہی تھی
۔۔۔

مسکان ہمیشہ کی طرح اسد کی سختی والی شدتوں سے ٹوٹ کر اسد کے سینے میں سر چھپائے ہوئے گہری نیند میں سو گئی تھی۔۔

ساری پریشانیوں کو بھول کر سارے غم سے آزاد وہ اس وقت اس دشمنی جاں کے سینے پر سر رکھے ہوئے نیند کی وادیوں میں جا کر پر سکون ہو گئی۔۔

تھی۔۔

اسد تکیے پر سیدھا لیٹا ہوا اپنا ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا۔اور دوسرے ہاتھ کو اس نے مسکان کے کمر کے نیچے سے گزار کر اسے اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔۔

اسد کو یہ لمحہ اپنی زندگی کا حسین لگتا تھا۔جب وہ اس کی شدتوں سے ٹوٹ کر اسی کے سینے میں سر چھپا کر سو جاتی تھی۔۔اس وقت بھی اس کے چہرے پر سکون تھا جو اسے سب کی محبت سے ملا تھا۔۔

کیا حشر کر لیا ہے آپ نے اپنے چہرے کا جس چہرے کو میں اپنی جان سے کوئی زیادہ پیار کرتا ہوں آپ نے اس کو اتنی اذیت دی ہے اس کے لیے میں آپ نہیں کروں گا۔

پرنسز کیسے سمجھاؤں آپ کو کہ یہ خان آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہے گا ۔۔جب تک خان کی سانسیں چلیں گی ۔۔

تب تک خان کے دل میں ایک ہی نام دھڑکے گا مسکان مسکان اور بس مسکان ۔۔۔کیسے آپ اتنی جلدی اپنی اسد سے بدزن کیسے ہو گئی ہو ۔۔

ایک بار تو سوچتی کہ یہ نظر کا دھوکہ بھی ہو سکتا ہے مگر آپ بھی اپنی جگہ بجا ہے اپنے محبوب کو کسی اور کے ساتھ سوچنا ہی آپ کو آگ لگا دیتا ہے

تو آپ نے تو مجھے کسی اور کے ساتھ منسوب ہوتے دیکھا ہے۔تو آپ کا یہ برتاؤ ہمیں اسی لیے قبول ہے ۔۔

مگر آپ خود کو اتنی اذیت دے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔اسد کی نظریں بار بار مسکان کے چہرے پر پڑے ہوئی کی انگلیوں کے نشانوں پر جا رہی تھی۔۔۔

جو اس نے خود سے اپنے منہ پر تھپڑ مار مار کر بنائے تھے۔۔سب کچھ اپنے دماغ میں سوچے جا رہا تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں آنے والے وقت میں اور کیا کیا آزمائشیں دیکھنا باقی ہیں۔۔

ابھی تو اسے اپنے یار کے سوالوں کے جواب دینے تھے۔۔کیونکہ وعدے کے متابق سچ تو وہ اسفند کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔

oooooooooooo

دل میری جان رونا تو بند کرو۔ ہوٹل کے روم بھی آکر رو رہی تھی۔ آپ تو چپ ہی رہو سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے نہ تو آپ مجھے ان لڑکیوں سے جیلس کرواتے اور نہ میں پبلک پلیس پر اتنی گندی حرکت کرتی۔۔

وہ سو سو کر کے روتے ہوئے اسفند کو غصے سے بول رہی تھی۔۔ کون سی گندی حرکت کی ہے آپ نے۔ آپ اپنے زاتی شوہر کو پیار سے کس کی ہے بس۔۔ یہ کہاں سے گندی حرکت ہو گئی ہے۔۔ دل یہاں پر کوئی بھی کسی کو نوٹ نہیں کرتا۔۔

اسفند دل کو پیار سے سمجھا کر چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ سچ بول رہے ہیں۔ ہاں میری جان سو پر سنٹ سچ ہے۔ یہاں پر یہ سب کچھ نارمل ہے ۔۔ اسفند کے ڈیڑھ گھنٹہ سر کھپانے کے بعد دل مان گئی تھی کہ یہاں پر یہ سب کچھ نارمل ہے۔۔

اسفند نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا کم سے کم دل نے رونا تو بند کیا تھا۔ ویسے دل کس تھی بہت ہوٹ۔۔ دل کو نورمل ہوتا ہوا دیکھ کر اسفند نے ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

دل جو اپنے بالوں کو کیچر سے آزاد کروا کے لیٹنے لگی تھی اسفند کی اس بات پر اس نے تکیہ اٹھا کر اسفند کو دے مارا تھا۔ ہاہاہا

اسفند نے قہقہہ لگایا تھا۔۔ بس آپ تو موقع مل جانا چاہیے۔۔ بے شرمی والی باتیں کرنے کا۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے اسفند سے دور بیڈ کی دوسری جا کر جا کر لیٹ گئی تھی اس نے اپنا رخ دیوار کی طرف کر رکھا تھا۔۔

اسفند دل کے قریب ہو کر لیٹ گیا تھا۔۔ یہ کون سا طریقہ ہے دل سونے کا دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کبھی کر گیا تھا۔۔

یہی طریقہ ہے نیند پوری کرنے کا کیونکہ مجھے آج سونا ہے اور آپ مجھے سننے نہیں دیتے۔۔ تو آپ کو کیا لگتا ہے۔۔ آپ نے جو میلوں کا سفر ہمارے درمیان رکھا ہے میں اسے طے نہیں کر سکتا تھا۔۔

اسفند پلیز ساتھ چپ چاپ سو جائیں۔۔ اور مجھے بھی سونے دے پلیز۔۔۔ دل اسفند کی منت کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ دل جب سے ٹھیک ہوئی تھی اسفند نے نے اسے ہلکان کر کے رکھا ہوا تھا۔۔

نہ وہ دل کو دن میں سکون لینے دیتا تھا اور نہ رات کو۔ وہ اپنے اس گزرے ہوئے سال کی تلافی دل سے ایک ایک منٹ کے حساب سے لے رہا تھا۔۔

اسفند کی شدتوں سے روز ٹوٹنے والے دل آج اسفند سے اپنی نیند کے لیے منتیں کر رہی تھی۔۔

مجھے تو نیند نہیں آ رہی اگر آپ کو آ رہی ہے تو یہ میری جان آپ کا مسئلہ ہے۔۔ میں اس میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔

اسفند آپ کو پتہ ہے آپ کتنے ظالم ہیں۔دل غصے سے دانتوں کو پیستے ہوئے بول رہے تھے۔۔

نہیں مجھے نہیں پتہ کہ میں کتنا ظالم ہوں ابھی تھوڑی دیر میں جب میں آپ پر ظلم کروں گا تو پھر آپ مجھے اچھے سے بتا دیجئے گا کہ میں کتنا ظالم ہوں۔۔
اسفند پلیز آج نہیں۔دل اسفند کو اپنے اور قریب آتے ہوئے دیکھ کر منمنا رہی تھی۔۔
دل آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی مزاحمتیں مجھے اور شہ دیتی ہیں۔۔ تو کیوں روز مزاحمتیں کر کے خود کو ہلکان کرتی ہیں۔۔ اشپ کو ہلکان کرنے کے لیے میں ہی کافی ہوں۔۔

وہ کروٹ لیتا ہوا دل کے اوپر آپ کا لیٹ گیا تھا۔

آپ کو بیڈ پر سکون نہیں آتا۔اتنی تگڑی جان ہے آپ کی۔۔اور آپ میرے اوپر لیٹ کر میرا اسانس بند کر دیتے ہیں۔۔دل اسفند کو اپنی بات نہ مانتے ہوئے دیکھ کر اپنے منہ کے زاویے بگاڑ کر جھنجھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

میری جان تگڑی ہے یا نہیں مگر آپ کے پلے کچھ نہیں ہے۔شادی کو دو سال ہونے والے ہے مگر آپ کی اب بھی میری قربتوں سے جان نکلتی ہے

۔

اب اسفند کی باتوں سے دل شرم کے مارے کبھی اپنا چہرہ دائیں طرف کرتی تو کبھی بائیں طرف کیوں کہ اسفند بات کرتے ہوئے بار بار اپنا چہرہ بار بار دل کے آگے کر رہا تھا۔۔

بس ہو گئی بولتی بند۔دل ویسے آپ چپ کروانے کا بہت اچھا طریقہ ہے

۔اسفند دل کو شرم سے چپ دیکھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

دور ہٹیں ایک تو سونے نہیں دیتے اور اوپر سے میرا مزاق اڑاتے ہیں۔۔

غلط بات ہے دل شوہر کی نافرمانیوں کا اللہ تعالی کو حساب دینا پڑے گا۔

معصوم سی بیوی کی نیند پوری نہ ہونے دینا۔آپکو بھی اللہ تعالیٰ کو اس کا

حساب دینا ہو گا۔۔بڑی باتیں کرنی آگئی ہے آپ کو آہ آہ۔۔۔اسفند نے دل

کی گردن پر اپنے دانتوں سے وار کیا تھا۔۔۔

گندے اسفند آپ کو منع کیا تھا نا مجھے ایسے مت کاٹا کریں ورنہ میں بھی آپ

کو اس طرح اپنے دانتوں سے زور زور سے کاٹا کروں گی۔۔

ہاں تو کاٹو میں نے کب منع کیا ہے اسفند کھل کھلا کر ہنس رہا تھا۔۔

آپ کو یاد ہے جب ہمارے ولیمے پر میں نے آپ کے گال پر کاٹا تھا تو پھر کیسے آپ اپنا نشان چھپاتے پھر رہے تھے۔۔جی یاد ہے۔۔وہ نشان ہم آپ کو شرمندہ ہونے سے بچانے کے لیے چھپا رہے تھے۔کیونکہ وہاں پر آپ بھائی صاحب اور آپ کے سسر جی بھی موجود تھے۔۔

احسان مانا کرو میرا کہ میں نے آپ کو اس دن رسوا ہونے سے بچا لیا تھا۔۔
قسم سے آپ سے باتوں میں
کوئی جیت نہیں سکتا۔۔

آپ مجھ سے کسی بھی بات میں جیت نہیں سکتی ہے۔وہ دل کے ہاتھوں کو تکیے کے اوپر کی طرف پن کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اسفند کی ٹون خراب ہوتے ہوئے دیکھ کر دل کی سانسیں رکنا شروع ہو گئی تھی کیونکہ دل کو پتہ تھا کہ اس ٹون کے بعد اسفند اس کی کوئی بھی بات ماننے والا تو نہیں ہے۔۔

ٹرن ٹرن ٹرن۔۔اسفند کے فون کی رنگ ٹون بج رہی تھی۔۔اسفند کو اس وقت فون کی رنگ ٹون زہر لگ رہی تھی۔اسفند نے غصے سے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر فون اٹھایا تھا۔۔اب وہ نمبر دیکھنے لگا۔۔

پاپا اسفند نے فون پر اپنے پاپا کا نمبر جگمگاتے ہوئے دیکھ کر وہ دل کے اوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔
دل کی خوشی کی تو کوئی انتہا نہیں تھی۔اسے تو یہ فیلنگ آ رہی تھی۔جیسے بکرا کسائی کی چھری کے نیچے آنے کے بعد ٹھیک چھری پھرنے سے ایک سیکنڈ پہلے بچ گیا ہوں۔۔

اسفند فون پر اپنے پاپا کے ساتھ سلام دعا لے کر باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔ پاپا بچے بھی ہو جائیں گے اتنی جلدی کیا ہے۔۔ یہ آدھی رات کو آپ نے کیا کوئی خواب دیکھا ہے جو آپ نے مجھے فون کر دیا ہے۔۔

اسد کا پاپا پوتا پوتی چاہتا تھا۔ سلام دعا لینے کے بعد ان دونوں میں یہی بات ڈسکس ہو رہی تھی۔۔

شہریار صاحب مسکان اور اسد کا حوالہ دے رہا تھا کہ ان کے بچے پانچ چھ ماہ کے ہو چکے ہیں۔ اب وہ اپنے پوتے یا پوتی کا منہ دیکھنا چاہتا ہے۔۔

آدھے گھنٹے کی بحث کے بعد ہار اسفند کو ہی ماننی پڑی تھی۔ کیونکہ اسفند کے پاپا تو ضد پر اڑ گئے تھے کہ انہیں اس سال پوتا یا پوتی چاہیے بس۔۔

فون بند ہونے کے بعد ٹھنڈی سانس بھرتا ہوا روم کے اندر آ گیا تھا۔۔وہ بات اپنے پاپا سے بات کرتے ہوئے اٹھ کر بالکونی ہی میں چلا گیا تھا۔۔

اب جب اندر آیا تو اندر کا نظارہ بھی دیکھنے لائق تھا دل بی بی منہ پر کمبل اوڑھے ہوئے خراٹے لینے میں مصروف تھی۔۔

ماشاءاللہ ان کو دیکھیے سسر کو پوتا اور پوتی کی حاجت ہو رہی ہے۔اور یہ میڈم ہے کہ شوہر کے باہر جاتے ہی خراٹوں پہ خراٹے مار رہے ہیں۔۔

افففف کیا ہو گیا ہے آپ کو۔اسفند کے کمبل کھینچنے پر دل نیند سے جاگی اور غصے بھری نظروں سے اسفند کو دیکھ کر بول رہی تھی۔۔

ہوا نہیں ہے ہونے والا ہے۔۔۔کیا ہونے والا ہے دل کو اسفند کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔

بے بی ہونے والا ہے اسفند نے بیڈ کے اوپر جھکتے ہوئے دل کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

دل شرم سے چپ ہو گئی تھی اس بات پر۔۔آپ کے سسر کا فون تھا ان کو پوتا اور پوتی چاہیے۔۔

آدھی رات کو ان پر یہ انکشاف ہوا ہے۔کہ اب پوتا یا پوتی ہو جانی چاہیے۔۔

توانہوں نے فون کر کے ہمیں الرٹ کیا ہے کہ ہم جلد از جلد ان کے لیے ایک پوتے یا پیاری سی پوتی کا انتظام کرے۔۔

اب ان کو میں کیسے بتاؤں کہ ان کی بہو تو خود ابھی تک بڑی نہیں ہوئی تو میں ان کو پوتا یا پوتی کہاں سے لا کر دوں۔اسفند اپنا دکھ دل کو سنا رہا تھا۔۔

جی نہیں میں بڑی ہو گئی ہوں دل کے منہ سے بے اختیار یہ لفظ نکلا تھا کیونکہ جب سے مسکان اور اسد کے بچے ہوئے تھے۔دل بھی چاہتی تھی کہ ان کے بچے ہوں مگر اسفند کو کہنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔

اسے بہت شرم آتی تھی تو آج جب یہ بات اسفند نے خود سے کی تو اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا تھا۔کہ وہ بچی نہیں ہے۔۔

اچھا جی تو ٹھیک ہے پھر ثابت کیجئے کہ آپ بچی نہیں ہے اور کریں اپنے شوہر کو خوش مجھے بھی تو پتہ چلے نا میری بیوی کتنی بڑی اور میچور ہو گئی ہے۔۔

اسفند دل کے کمبل کے اندر گھس چکا تھا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر بول رہا تھا۔۔

وہ دو سیکنڈ سے بھی پہلے اپنی پرانی ٹون میں آچکا تھا دل اسفند کو پرانی ٹون میں آتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔

اسفند مجھے نیند آرہی ہے۔۔ تو کیا سو سو کر اپنے سسر کو پوتا پوتی دو گی۔۔۔ مائی بیوٹی فل وائف بچوں کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایک دوسرے کو بہت سارا پیار کرنا پڑتا ہے۔

وہ دل چہرے کو اپنے لبوں چوم رہا تھا۔دل کی جان نکلی ہوئی تھی۔۔کیونکہ اسفند کی قربتیں دن بادن سخت ہوتی جارہی تھی۔۔کیونکہ پہلے اسفند بہت نرمی سے پیش آتا تھا۔۔

کیونکہ دل کی ایج بہت کم تھی مگر اب جیسے جیسے دل کی ایج ٹھیک ہو رہی تھی اسفند کی قربتوں کی سختیاں بھی بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

رات بڑھنے لگی تھی۔۔اور اسفند دل پر گھٹا بن کر چھانے لگا تھا۔۔دل بے بس ہی ہو کر چپ ساد کر لیٹی ہوئی تھی۔۔

کیونکہ اسفند نے یہ دل کا ٹیسٹ رکھا تھا کہ اگر وہ اس کی قربتیں چپ چاپ برداشت کرے گی۔

تو پاس ہو جائے گی اور پھر وہ بچہ پلان کرنے کے بارے میں سوچ سکتا ہے
۔۔ نہیں تو اس کی طرف سے صاف انکار تھا۔۔

دل جو بہت شدت سے چاہتی تھی کہ اس کا بھی بی بی ہو۔۔اس لیے سوائے
اسفند کی سختیوں کو سہنے کے اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

اسفند کو تو جیسے چھوٹ ملی ہوئی تھی اپنے منمانیاں کرنے کی جو وہ کر رہا تھا۔۔

دل کے لبوں سسکی نکلی تھی۔۔اسفند نے اپنے لب اس کے منہ پر رکھ کر
روک لی تھی

۔OOOOOOOOOOOO

اسد صبح جلدی اٹھ گیا تھا۔مسکان ابھی تک کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں پر سکون سوئی ہوئی تھی اپنے لب اس کے ماتھے پہ رکھ کر چومتے ہوئے بڑی محبت سے اسد نے مسکان کو دیکھا تھا۔۔

آہستہ سے مسکان کو اپنے سینے سے ہٹا کر تکیے پر لٹا چکا تھا۔۔

اب وہ اٹھ کر ٹیرس پر جا رہا تھا کیونکہ ان دنوں وہ کافی ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔۔جس کی وجہ سے وہ ٹیرس پر جا کر سگریٹ پینا چاہتا تھا۔۔۔

اسد ٹیرس کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہا تھا۔جب اس کی نظر انابیہ کے روم پر پڑی۔روم کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور مریم روم سے باہر آ رہی تھی۔ مریم خیریت ہے۔۔انابیہ بی بی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ان کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔اس لیے میں ان کے لیے لیموں پانی لے کر گئی تھی۔

اسد انابیہ کے روم کی طرف چل پڑا تھا۔اندر انابیہ صوفے پر اپنا سر ٹکا کر کافی نڈھال سی بیٹھی ہوئی تھی۔

انابیہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔اس کا چہرہ پورا پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔جی میں ٹھیک ہوں بس رات کھانا شاید لیٹ کھایا تھا۔جس کی وجہ سے ایسیڈیٹی ہو گئی ہے۔۔

دوا کھائی ہے ٹھیک ہو جاؤ گی۔آپ اٹھے میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔آپ فکر نہ کریں۔

انابیہ آپ کی فکر کرنا میرا فرض ہے۔میں نے آپ کے پاپا کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں آپ کا پورا خیال رکھوں گا۔۔

توآپ کیاچاہتی ہے کہ میں آپ کے پاپاکے سامنے شرمندہ ہوجاوں۔۔

آپ بے فکر رہیں میں آپ کو پاپاکے سامنے شرمندہ نہیں ہونے دونگی۔

اگرضرورت ہوئی تومیں آپ خودبتادوں گی۔ابھی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے۔۔ٹھیک ہےاگرآپ کوکوئی بھی تکلیف ہوآپ نے مجھے فورن فون کر کے اطلاع دینی ہے۔۔۔۔جی۔۔۔۔ٹھیک ہے آپ آرام کریں میں جلتا ہوں۔۔

وہ انابیہ کے روم کادروازہ بند کرکے واپس نیچے آنے کاہی سوچ رہاتھا۔کیونکہ انابیہ کے روم اسے کافی ٹائم لگ گیاتھا۔۔

اب وہ واپس نیچے اپنے روم میں جاکر تیار ہو کر آفس جانا چاہتا تھا۔۔وہ سیڑیاں اتر کر نیچے آرہا تھا۔

سامنے مسکان سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑی تھی۔۔وہ تنزیہ انداز سے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

یاران بیویوں کی چھٹی حس اتنی تیز کیوں ہوتی ہے۔اتنے کریکٹ ٹائم پر انٹری مارتی ہیں نہ کہ بندے کو سنبھلنے تک کا موقع نہیں ملتا۔۔

وہ اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے مسکان سے نظریں چرائے ہوئے اپنے روم کی طرف جارہا تھا۔۔

جب دن اس کا چہرہ دیکھے بنا نہیں چڑھتا تو کیا ضرورت تھی رات کو اتنا ڈرامہ کرنے کی۔آرام سے جاکر اس کے ساتھ اس کے روم میں رہتے۔۔

آپ نے میرے کپڑے نہیں نکالیں آفس کے لیے ابھی تک۔۔اسد مسکان کے تنز نظر انداز کرتے ہوئے روم میں آکر پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں نکالے جس کا دیدار کرنے کے لیے آپ صبح صبح اتنے چین ہو کر گئے تھے۔اس کو ہی بولے کہ وہ آپ کو کپڑے نکال کر دے۔۔

مسکان اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور میں اس کے روم میں اسپیشل نہیں گیا تھا۔

میں تو ٹیرس پر جا رہا تھا مگر مریم کو اس کے روم سے نکلتے ہوئے دیکھا تو۔۔ مجھے فکر ہوئی تھی۔

تو اس لیے میں اس کے روم میں گیا تھا۔۔اس کی طبیعت کافی خراب تھی بس میں اس کا حال چال پوچھ رہا تھا۔۔

اکڑ مزاج بہادر اور نہ ڈر میجر اسد خان اپنی بیوی کو صفائی دیتے ہوئے گھبرا رہا تھا۔۔

واہ خان صاحب آپ تو بہت جلدی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔اب تو آپ کو بہانے بھی بنانے آ گئے ہیں۔

کہ ایک بیوی کے کمرے سے نکل کر دوسری بیوی کے کمرے میں جانے کے لیے کون سے بہانوں کا استعمال کیا جاتا ہے آپ کو اچھی طرح سے سمجھ آنے لگا ہے۔۔

چلو شکر ہے آپ نے یہ تو مانا کہ آپ بھی میری بیوی ہیں۔۔میں نے تو یہ بھی مان لیا ہے کہ وہ بھی آپ کی بیوی ہے۔۔

پلیز کیا آپ صبح صبح یہ تنز بند کر کے مجھے آفس تیار کر کے نہیں بھیج سکتی۔۔ نہیں میں آپ کو تیار کر کے نہیں بھیج سکتی۔۔آپ خود تیار ہوں۔یا جا کر اس کو بولوں آپ کو تیار کریں۔جس کی آپ کو بہت زیادہ فکر لاحق ہو رہی تھی۔۔

مسکان روم سے باہر جا رہی تھی یہ بول کر۔۔اب آپ کہاں جا رہی ہیں واپس آئیں۔۔اپنے بچوں کے پاس جا رہی ہوں ان کو میری بہت ضرورت ہے۔۔

ارے ضرورت توان کے باپ کو بھی آپ کی بہت ہے ہماری بھی ذرا فکر کر لیا کریں بیگم۔۔وہ جاتی ہوئی مسکان کے پیچھے ہاتھ اٹھاتے ہوئے ہانک لگا کر بول رہا تھا۔۔۔

ان کے باپ کے پاس دوسری بیوی موجود ہے جو اس کا خیال ان کی ماں سے زیادہ اچھی طرح رکھ سکتی ہیں۔۔وہ جاتے ہوئے بھی طنز مار کر چلی گئی تھی۔۔

اسد نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا تھا۔ چلو اسد خان اب خود ہی تیار ہو اور خود ہی کپڑے نکالو۔۔آپ تو بنا قصور کے ہی عمر قید کے مستحق ٹھہرے ہیں۔ کیا قسمت ہے آپ کی۔۔

وہ اپنے اپ سے باتیں کرتا ہوا کبرڈ سے کپڑے لے کر واش روم میں جا چکا تھا۔۔جب اسد فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ بچوں کے روم میں گیا۔

جہاں پر مسکان اپنے دونوں بچوں کو گود میں لیے ہوئے۔ان کے ساتھ پیار کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہی تھی۔

اسد یہ منظر روم کے دروازے میں کھڑا ہو کر دیکھ رہا تھا۔وہ ہنستے ہوئے روم کے اندر داخل ہوا۔گڈ مارننگ مائے بیوٹی فل فیملی۔

وہ ہنستے ہوئے مسکان کے پاس بیٹھا اور بچوں کو گود میں لے کر پیار کرنے لگا۔مگر بچے اسد کو اگنور کر کے اپنی ماں کو دیکھنے لگے۔

وہ ابھی اتنے چھوٹے تھے کہ وہ صرف اپنی ماں کو ہی پہچانتے تھے۔ بالکل اپنی ماں جیسے ہیں۔اس کی طرح ہی مجھے اگنور کر رہے ہیں۔

اچھی بات ہے نہ مجھ پر گئے ہیں۔ماں پر جائیں گے تو وفادار ہوں گے اور باپ پر گئے تو گل ہی کھلائیں گے۔ مسکان نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

انکی گفتگو اتنی دھیمی آواز میں تھی کہ پاس صوفے پر بیٹھی کیئر ٹیکر بھی نہیں سن سکی کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں۔
بہت زیادہ شکوے اور شکایتیں ہیں آپ کو ان کے باپ سے۔
اسد بچوں کو پیار کر کے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے مسکان کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔۔

باقی کے شکوے رات کو کر لینا فی الحال ڈائننگ ٹیبل پر چلو میرے ساتھ ناشتے کے لیے۔آپ جا کر ناشتہ کر لیں مجھے ابھی بھوک نہیں میں بعد میں کر لوں گی۔۔

میں نے اٹپ کی رائے نہیں پوچھی۔۔اسد نے سخت انداز سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا گیا تھا۔۔گھر کے ملازموں کے سامنے میں کسی طرح کا تماشہ نہیں چاہتا ڈائننگ ٹیبل پر آئیں وہ کہتا ہوا روم سے نکل گیا تھا۔۔

دونوں کے کیئر ٹیکر آپس میں باتیں کر رہی تھی۔اس لیے وہ دونوں کی باتیں سن نہیں پائی۔

مسکان بے دلی سے پاؤں پٹختی ہوئی ڈائننگ ٹیبل پر آئی تھی۔۔کیونکہ اسد کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی ہمت مسکان میں نہیں تھی۔۔

اب کیا چیئر پر بیٹھنے کے لیے استخارہ کروانا پڑے گا۔۔

مسکان جو ڈائننگ ٹیبل کے پاس آکر غصے سے کھڑی ہوئی تھی تو اسد نے اسے چیئر پر بیٹھنے کے لیے یہ الفاظ بولے تھے۔

آپ مجھے میرے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے زبردستی مجھے ڈائننگ ٹیبل پر بلانے کا مطلب کیا ہے۔۔

مجھے ناشتہ کروائیں جیسے آپ روز کرواتی ہیں۔اسد روز جیسا تو کچھ بھی نہیں چھوڑا آپ نے۔کیوں اب میں آپ کا شوہر نہیں ہوں یا آپ میری بیوی نہیں ہے۔

اسد کا لہجہ کافی غصے والا تھا۔مسکان کی ہتھیلیوں میں پسینہ آنے لگا تھا اسد کے غصے کو دیکھ کر۔مسکان کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔اور اسد کو ناشتہ دینے لگی ڈبل روٹی پر جیم لگاتے ہوئے تھے۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

مسکان کل سے انابیہ بھی ہمارے ساتھ ناشتہ کیا کرے گی۔۔اسد نے مسکان کے ہاتھ سے جیم والا ٹوسٹ لیتے ہوئے چائے کا مگ اٹھایا تھا۔۔

تو ٹھیک ہے کل سے میں ٹیبل پر نہیں آؤں گی انابیہ کا نام سنتے ہی مسکان سے سی بولی تھی۔آپ کا آنا لازم ہے کیونکہ آپ کے بنا مجھے کھانا کھانا بالکل پسند نہیں ہے۔اور یہ بات بہت اچھے سے جانتی ہیں۔۔

اسد آپ اتنے سفاک کیوں بن رہے ہیں آپ اس لڑکی کو میرے مقابل میرے سامنے لا کر بیٹھنے کا بول رہے ہیں۔۔اس لڑکی کا آپ سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔

آپ اسد خان کی محبت ہے اور وہ کسی سے کیا ہوا وعدہ۔اس لیے اگر آپ تھوڑا سا ظرف بڑا کر لیں تو ہم تینوں ہی اس گھر میں سکون سے رہ سکتے ہیں۔۔

کسی کو کسی کی محبت میں حصے دار بنا کر آپ کہہ رہے ہیں۔۔ کہ مجھے ظرف بڑا کرنا چاہیے کیا انصاف ہے آپ کا مسکان بھیگی ہوئی پلکوں سے بول رہی تھی۔

کوئی آپ کی محبت میں شرکت نہیں کر سکتا اس بات کا یقین رکھیں۔اور ناشتہ کریں میرے ساتھ وہ دوٹوک انداز سے بات کر رہا تھا۔۔

میں بعد میں کر لوں گی۔۔آپ کو ناشتہ میرے سامنے ہی کرنا پڑے گا۔کیا زبردستی ہے۔۔ہاں کیونکہ بناز بردستی کے آپ کو میری کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی اسد ٹوس اٹھا کر مسکان کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولا تھا۔۔

مسکان کے گلے میں آنسوں اٹکے ہوئے تھے اور اوپر سے اسد اسے زبردستی اس سے ناشتہ کروا رہا تھا۔۔

اسد سے روتے ہوئے دیکھ کر بھی اسے ناشتہ کروائے جا رہا تھا۔

کیونکہ اسد کو پتہ تھا کہ اس کے جانے کے بعد مسکان ناشتہ نہیں کرے گی تو اس لیے اس کا زبردستی کرنا ضروری تھا۔۔

اب اسد ٹشو سے مسکان کے ہونٹوں کو صاف کر رہا تھا اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو صاف کرتا ہوا ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

مسکان روم میں آئے۔۔ کیوں اب کیا کہنا مجھے۔اسد جو روم کی طرف جا رہا تھا۔اس نے مسکان کو روم میں آنے کو کہا تھا۔

جیسے کہ آپ کو تو نہیں پتہ کہ میں آپ کو روم میں کیوں بلا رہا ہوں۔۔ پتہ ہے کیوں بلا رہے ہیں مگر میں اس کے لیے نہیں آؤں گی۔۔

اسد روز آفس جاتے ہوئے مسکان سے اپنی کس لے کر جاتا تھا۔۔آج بھی وہ اسی لیے اسے روم میں بلا رہا تھا۔۔ مگر مسکان باضد ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی۔

اسد روم میں روم کی طرف جاتا ہوا واپس پلٹ کر ڈائننگ ٹیبل پر آیا تھا۔کیا چاہتی ہیں کہ میں مریم کے سامنے ہی شروع ہو جاؤں۔۔

اسد نے کچن میں کھڑی ہوئی مریم کی طرف اشارہ کیا تھا۔مسکان نے مریم کی طرف دیکھا جو کچن میں کھڑی سنک پر برتن دھو رہی تھی۔

مسکان غصے سے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی پاؤں پٹختی ہوئی روم کے اندر آئی۔۔اسد بھی اس کے پیچھے پیچھے۔اپنے لبوں سے مسکراتا ہوا آرہا تھا۔

روم کا دروازہ بند کر کے ن اسد نے اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا ۔جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔کب تک آپ گھر کا ماحول اس طرح سے رکھیں گے۔

اسد مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

کتنا آسان ہے نا آپ کے لیے یہ کہنا کہ جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں فورن سے اس لڑکی کو ایکسیپٹ کر لوں اور خوشیاں مناؤں۔

۔میں نے ایسا کچھ نہیں کہا مسکان۔صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ گھر کے ماحول کو تھوڑا نارمل ہونے دیں۔ایسے ماحول میں ہمارے بچوں کا کیا فیوچر ہے

بہت جلدی آپ نے یہ سوچ لیا ہے۔ کہ ہمارے بچوں کا فیوچر کیا ہے۔ جب آپ نے اس لڑکی سے نکاح کیا تب آپ کو یہ خیال کیوں نہیں آیا۔

مسکان میں اس وقت بحث کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ گھر کو گھر کی طرح ہی رہنے دو۔

اور آج رات ہم تینوں ایک ہی ٹیبل کر کھانا کھائیں گے۔ اور آپ ٹیبل پر موجود ہوں گے۔ میرے لیے کیونکہ مجھے آپ کے بنا کھانا اچھا نہیں لگتا۔

اور آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اپنے شوہر کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھیں۔۔۔ اور آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ کا کوئی فرض نہیں ہے۔ سارے فرض بیوی پر ہی لاگو ہوتے ہیں۔

وہ غصے سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی تھی۔ میری جان میرے اوپر بھی جو لاگو ہوتا ہے میں رات کو آکر اس کو پوری ایمانداری کے ساتھ نبھاؤں گا وہ مسکان کے لبوں کو بڑی نرمی سے چومتے ہوئے بولا تھا۔

مسکان نے سر کو جھٹکتے ہوئے رخ دیوار کی سر طرف کر لیا تھا۔

آپ یہ اپنی نائٹ اور مارننگ کسس جا کر اس سے لیا کریں۔۔ مجھ سے نہیں اور رات کو آپ میرے ساتھ اس روم میں نہیں سو سکتے۔

میں تو یہیں پر سوؤں گا آپ کے ساتھ۔
میں آپ کو سونے ہی نہیں دوں گی۔۔

توکیسے روکیں گی آپ بتائیں مجھے۔وہ اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر جھٹکے سے اور بھی قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔

میں روم کا دروازہ بند کرلوں گی۔تو میں دروازہ چابی سے کھول لوں گا۔۔میں چابی بھی روم کے اندر ہی رکھ لوں گی۔
تو میں دروازہ توڑ دوں گا۔۔میں اپنی جان لے لوں گی۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے میں رات کو آکر خود ہی آپ کی جان لے لوں گا۔

خود کو تھکانے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔تو میں آپ کی جان لے لوں۔وہ آپ بہت سال پہلے لے چکے ہیں۔

اسد میرے صبر کو مت آزمائیں وہ اسد کو ہنستے ہوئے دیکھ تلملا اٹھی تھی

۔۔میں صرف اسفند بھائی کے آنے کا انتظار کر رہی ہوں۔میں آپ کے

ساتھ نہیں رہوں گی میں آپ کو بتا رہی ہوں۔۔

تو ٹھیک ہے جب تک اسفند نہیں آتا۔آپ پھر پر سکون رہیں۔جب اسفند

آئے گا تو میں بھی دیکھ لوں گا۔کہ آپ کیسے جاتی ہیں۔گھر چھوڑ کر اور کیسے وہ

آپ کو لے کر جاتا ہے اسد کے چہرے کے زاویے بگڑنے لگے تھے۔۔

آپ بیوی ہیں میری اور یہ بات یاد رکھنا کہ میری اجازت کے بغیر آپ اس

گھر سے قدم بھی باہر نہیں نکال سکتی۔وہ اسے دیوار کے ساتھ لگاتا ہوا اپنا چہرہ

اس کے بے حد قریب کر کے سخت لہجے بول رہا تھا۔۔

اس کے غصے والے چہرے کو دیکھ کر مسکان نے اپنی انکھیں بند کر لی تھی

۔مسکان میری راتوں کا سکون ہو تم۔۔اگر مجھ سے میرا سکون چھینوں گی تو

بہت تباہی مچے گی اس لیے کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کر لینا۔۔

آپ اپنا سکون جا کر اس سے حاصل کریں۔اگر میں آپ کا سکون ہوتی تو آپ کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔وہ اسد کے سینے پر ہاتھ رکھے کر اسے پیچھے کی طرف کھیلتے ہوئے بولی تھی۔

کتنی بار بولوں کے وہ صرف ایک کاغذ پر لکھا ہوا نکاح ہے۔میرے لیے اس کے سوا کچھ نہیں۔

کیوں بار بار میرے صبر کو از ما رہی ہو۔

مسکان جب آپ کہتی ہو کہ آپ مجھ سے دور چلی جائیں گی۔میرا دل کرتا ہے کہ میں اس گھر کو آگ لگا دوں۔

اگر یہ الفاظ آپ کے سوا کوئی اور بولے کہ وہ آپ کو مجھ سے دور کر دے گا۔ تو میں اس کی زبان کھینچ لوں۔ میں اس کے ٹکڑے کر دوں۔

ہاں تو میرے بھی ٹکڑے کر دے۔ جس طرح سے اٹپ نے میرے دل کے ٹکڑے کر دیے ہیں۔ وہ اسد کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنی چہرے پر تھپڑ کی صورت میں مارتے ہوئے رو کر بول رہی تھی۔

اسد نے مسکان کے سر کی بیک سائیڈ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے بالوں کو ہلکے سے جھٹکا دے کر۔ اس کے چہرے کو اوپر کرتے ہوئے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ کر اس کے لبوں کو قید میں لے گیا تھا۔

وہ اتنے غصے کی شدت سے اس کی سانسیں پی رہا تھا کہ مسکان کی انکھوں سے مسلسل سانس نہ آنے کی وجہ سے آنسوں نکل رہے تھے۔ مگر اسد کا ٹھنڈا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

مسکان نے اسد کی شرٹ کو سینے سے پکڑ رکھا تھا۔

اسد کا خود کا وجود بھی ہانپ رہا تھا۔غصے کی شدت سے۔۔مسکان کو اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس ہونے لگی تھی۔سانس اٹکنے لگی تھی۔

دل رکنے لگا تھا اس کی حالت اس وقت قابل رحم لگ رہے تھی۔ مگر وہ دشمنی جان اپنا غصہ اس پر اب بھی نکالے جا رہا تھا۔۔

مسکان اسد کے ہاتھوں میں لٹکنے لگی تھی کیونکہ اسے سانس نہیں آ رہی تھی۔۔جب وہ گرنے والی ہوگئی تو اسد پیچھے ہٹا تھا۔

اسد کی اپنی سانس بھی اس وقت پھولی ہوئی تھی جس شدت کے ساتھ اس نے اپنا غصہ مسکان کے لبوں پر اتارا تھا۔اس کی شدت مسکان کے لبوں پر نظر آ رہی تھی۔

انسان کے ہونٹوں پر دو تین جگہ پر کٹ لگا ہوا تھا کٹ سے ننھی ننھی خون کی بوندیں نکل کر اس کے ہونٹوں کو اور بھی جاذب نظر بنا رہی تھی۔۔

اب آپ کا رونا فضول ہے۔آپ ایسی سچویشن خود پیدا کرتی ہو۔کہ میں آپ کے ساتھ سختی سے پیش آؤں۔۔

ویسے بھی آج کل آپ کو مرنے کا بہت شوق چڑھا ہوا ہے۔تو یہ ٹیلر تھا۔۔ دوبارہ شوق چڑھے مرنے کا تو بتا دینا۔اسی طرح سے آپ کی سانسیں پیتے ہوئے آپ کی جان لے لوں گا۔

اگر مرنا ہی ہے تو پھر شوہر کی محبت کو سہتے ہوئے مرو۔وہ روتی ہوئی ہوئی مسکان کے آنسو اپنی ہتھیلی سے صاف کر رہا تھا۔۔

چلو اب جلدی سے مجھے میری آفس جانے والی کس دو۔۔مسکان نے کھا جانے والی نظروں سے اسد کی طرف دیکھا تھا۔۔
جیسے کہہ رہی ہو کے جو آپ نے ابھی ابھی کیا وہ کیا تھا۔۔

ایسے مت دیکھو پگلی پیار ہو جائے گا۔وہ اپنے دل کش لبوں سے مسکراتا ہوا بولا ۔۔کس می پلیز مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے۔۔
وہ روتی ہوئی جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔اوپر والی پر بھی آپ پورا حق رکھتے ہیں۔اس سے جا کر لے۔۔

اتنی سزا کے بعد بھی آپ کی ضد وہی ہے۔۔ میں کیسے بھول گیا۔ آخر اسفند شہریار کی بہن ہو تو بھائی کی طرح ضد تو خون میں رچی ہوئی ہے آپ کے۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔ خبردار جو میرے بھائی کو لفظ بھی بولا تو۔۔ تمہارے بھائی کی تو ایسی کی تیسی۔۔ وہ نقل اتارتے ہوئے ایک بار پھر سے بہت قریب ہو گیا تھا۔۔

51○○○○○○○○○

دل مبارک ہو آپ اپنے ٹیسٹ میں فرسٹ پوزیشن پر آئی ہے۔ اسفند صبح صبح اٹھتے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اب تو مجھے بھی لگنے لگا ہے کہ میری بیوی بڑی ہو گئی ہے اور ہمیں بی بی پلان کر لینا چاہیے۔

دل کو اسفند کی باتوں سے شرم آرہی تھی۔اس لیے کبھی وہ اپنا منہ مرر کی طرف کرتی تو کبھی دیوار کی طرف۔ مگر اسفند گھوم کر پھر سے اس کے منہ کے آگے آکر کھڑا ہو جاتا تھا۔

دل مرر کے سامنے کھڑی ہوئی تیار ہو رہی تھی آج ان دونوں نے سکیٹنگ کرنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔

مگر اسفند اسے رات کے بارے میں بتا بتا کر تنگ کر رہا تھا۔۔ویسے دل آپ نے تو مجھے حیران ہی کر دیا تھا۔ جس بہادری کے ساتھ آپ نے مجھے برداشت کرنے کی کوشش کی ہے آئی لائک اٹ۔بندہ آپ سے امپریس ہو گیا آپ سے ہے۔

وہ اپنے شراتی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔اسفند پلیز تنگ مت کرے۔ چلو کیا کیا یاد کرو گی۔ نہیں کرتا تنگ اور میرے پاس تمہارے لیے خوشخبری ہے۔

۔۔کیا۔۔وہ تجسس سے بولی تھی۔ہم اگلے ہفتے واپس چل رہے ہیں۔۔

سچ میں۔ہاں جی سچ میں۔ تھنک یو سو مچ وہ اس کے گلے میں اپنی باہوں ڈال کر خوشی سے اسے گلے مل رہی تھی۔۔مجھے سب پتہ ہے کہ آپ کو کس بات کی خوشی ہو رہی ہے۔وہاں پر جا کر میں بزی ہو جاؤں گا اور آپ کو مجھے ہر وقت جھیلنا نہیں پڑے گا۔۔

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔وہ صاف مکر گئی تھی۔ چلاک لڑکی جیسے کہ میں تو آپ کو جانتا نہیں، چلو جلدی سے ناشتہ کرو اس کے بعد ہمیں آج خوب گھومنا ہے۔

کیونکہ شاید دوبارہ جب ہم اپنے سیکنڈ ہنی مون پر آئیں تو اپنے ساتھ اپنے آٹھ نو بچے بھی لے کر آئیں گے۔ کیا کتنے بچے۔۔۔دل کی تو آنکھیں ہی باہر

آگئی تھی آٹھ نو بچوں کا سن کر۔۔ کیا کم بولتے ہیں۔۔اسفند دل کی ٹانگ کھینچتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

نہیں جی کچھ زیادہ ہی بول دیے ہیں، اتنے بچوں کے لیے تو پھر آپ کو پانچ چھ اور شادیاں کرنی پڑیں گی۔۔جی نہیں مجھے تو اپنے سارے ننھے منے بچے اپنی اس کیوٹ سی بیوی سے ہی چاہیے۔وہ دل کی پشت پر اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے اسے قریب کر رہا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے تیار ہونے دیں۔بے شرم دل نے شرماتے ہوئے آنکھیں جھکا لی تھی،اسفند ہنستے ہوئے چینج کرنے چلا گیا تھا۔۔

OOOOOOOOO

--

مریم آپ کی میم کہاں ہے،اسد کب سے ڈائننگ ٹیبل پر مسکان کا ویٹ کر رہا تھا۔سر وہ بچوں کے روم میں ہے،ان کو بلا کر لاؤ۔۔۔جی سر مریم فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چلی گئی تھی۔۔

پلیز میں روم میں ہی کھانا کھالوں گی مجھے اجازت دیں۔انابیہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔پلیز انابیہ آپ بیٹھ جائے میری لیے اور آزمائش پیدا نہ کریں۔۔

آپ کو آزمائش سے بچانے کے لیے ہی کہہ رہی ہوں کہ میں روم میں ہی کھانا کھالوں گی، کیونکہ جب مسکان مجھے ٹیبل پر دیکھے گی تو وہ مجھے برداشت نہیں کریں گی۔جو کہ ان کا رائٹ بھی بنتا ہے اس لیے میں نہیں چاہتی کہ میں ان کے سامنے آکر ان کی تکلیف کو مزید بڑھاؤں۔۔

میں ان کو سنبھال لوں گا جب ہم نے ایک ہی گھر میں رہنا ہے تو پھر ایک دوسرے کو ایکسیپٹ کرنا پڑے گا یہی حالات کا تقاضہ ہے۔سر میم کہہ رہی ہیں کہ ان کو بھوک نہیں ہے اپ کھانا کھالیں۔

آپ اپنی میم کو جا کر بولے کہ اسد صاحب کا حکم ہے کہ دو سیکنڈ سے پہلے وہ مجھے ٹیبل پر موجود چاہیے۔اسد کے غصے والی آواز سن کر مریم تو وہاں سے سو کی سپیڈ سے گئی تھی مسکان کو بلانے۔

میم سر بہت غصے میں ہے۔اور آپ کو بلا رہیں ہے۔مریم بھاگتی ہوئی پھولی ہوئی سانس کے ساتھ مسکان کے پاس پہنچی تھی۔کیا مصیبت ہے۔مسکان غصے سے منہ میں بڑبڑاتی ہوئی چپل پہن کر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے روم سے نکل کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف آرہی تھی۔

مسکان جان بوجھ کر ٹیبل پر نہیں گئی تھی کیونکہ اسد صبح کہہ کر گیا تھا کہ۔۔آج انابیہ ان کے ساتھ ہی کھانا کھائے گی۔۔مسکان لڑکی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔اس لیے وہ ڈائننگ ٹیبل پر جانے سے اجتناب کر رہی تھی۔۔

مگر اسد کے غصے کو فیس کرنا مسکان کے بس سے باہر تھا۔ جس طرح سے مریم پھولی ہوئی سانس کے ساتھ بھاگتی ہوئی آئی تھی مسکان سمجھ گئی تھی کہ اسد کا پارہ ہائی ہو رہا ہے۔

اسد نے آتی ہوئی مسکان کی طرف غصے بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔ مگر بولا کچھ نہیں تھا۔۔انابیہ کسی مجرم کی طرح سر کو جھکائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔
انابیہ کھانا شروع کریں۔

مسکان نے اسد کو پھر سے گھور کر دیکھا تھا۔آپ بھی کھانا شروع کرے اب اسد نے مسکان کو کہا تھا۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔۔پھر بھی کھانا پڑے گا ۔اسد نے مسکان کی طرف غصے بھری نگاہوں سے دیکھ کر کہا تھا۔

اسد نے نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالا تھا۔مسکان کی آنکھیں آنسوں سے بھگی ہوئی تھی۔اس سے نوالہ کھایا نہیں جا رہا تھا۔۔وہ غصے سے اسد کو گھور رہی تھی۔۔

مگر اسد مسکان کے آنسوں کو نظر انداز کر کے چپ چاپ کھانا کھانے اور مسکان کو کھلانے میں مصروف تھا۔۔بے حس انسان مسکان نے منہ میں ہی بڑ بڑای تھی۔اسد سن چکا تھا مگر بولا نہیں تھا۔۔

میں خود کھا سکتی اللہ کا شکر ہے میرے ہاتھ ابھی سلامت ہے۔مسکان اسد کے ہاتھ سے کھانا کھانے سے منع کر رہی تھی۔۔چلو کھا کر دکھاؤ پتہ چلے کہ آپ کے ہاتھ کتنے سلامت ہے۔

اسد مسکان کے غصے والے انداز کو دیکھ کر اپنے دل کش لبوں تلے مسکرا رہا تھا
۔۔فکرا ایسے جتاتے ہے جیسے ان کو میرا بہت خیال مسکان غصے سے اپنے منہ
میں بولے جا رہے تھی۔

سامنے بیٹھی ہوئی انابیہ یہ پیار بھری نوک جو بڑے غور اور حسرت سے دیکھ
رہی تھی۔۔اتنا خوبصورت اور جاذبے نظر پر سنیلیٹی کا مالک اسد۔جس پر
نظر جاتی تو ایک بار تو بندہ پلٹنا بھول جاتا تھا۔

اس کی پٹھانوں والی اکڑ دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اپنی بیوی سے اس
قدر پیار کرتا ہے کہ اس کا ہر نخرہ اٹھانے کے لیے تیار تھا۔۔

اسد کے ہر انداز سے دیکھنے والا بآسانی یہ سمجھ سکتا تھا کہ ،وہ مسکان سے کس
قدر پیار کرتا ہے اور اس کو مسکان کی کتنی فکر ہے۔۔انابیہ اس محبت کو بڑی
حسرت سے دیکھ رہی تھی۔

اور سوچ رہی تھی کہ کتنی خوش قسمت ہے مسکان اسے خدا نے اسد خان دیا تھا۔۔انابیہ کے دل نے بے اختیار اسد کے لیے ایک بیٹ مس کی تھی۔اس کے دل میں نہ چاہتے ہوئے اسد کی محبت تھی خواہش جاگی تھی۔

وہ جتنی محبت بھری نظروں سے کھانا کھاتی ہوئی مسکان کو دیکھ رہا تھا۔پتا نہیں کیوں انابیہ کو نا چاہتے ہوئے جیلسی فیل ہو رہی تھی۔

مسکان غصے سے ایک کے بعد ایک نیوالہ منہ میں ڈالے جا رہی تھی۔ جس کی وجہ سے کھانا اسکے گلے میں اٹک گیا تھا۔اور مسکان زور سے کھانسنے لگی۔

مسکان کو سانس نہیں آ رہا تھا۔اسد بے چین ہو کر اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔وہ مسکان کی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے، پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگا کر اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

سانس مسکان کو نہیں آ رہا تھا مگر سانسیں اسد کی رک رہی تھی۔انابیہ یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔مسکان کا سانس تھوڑا بحال ہوا تو۔

اسد نے اس کا منہ اپنے ساتھ لگاتے ہوئے۔اس کی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے اسے سکون کر رہا تھا۔انابیہ نے بڑی مشکل سے کھانا ختم کیا،اور مسکان اور اسد وہی ڈائننگ ٹیبل پر ہی چھوڑ کر اپنے روم میں آ گئی تھی۔

انابیہ یہ کیا ہو رہا ہے تمہیں۔تم یہ کیسے محسوس کر سکتی ہو۔یہ تو اس بندے کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اپنا کر تمہاری عزت کو محفوظ کر دیا۔

اور تمہارے باپ کی جان بچالی ہے۔ تم اس سے زیادہ کی اس سے توقع کیسے کر سکتی ہو۔

انابیہ اپنے دل کو ملامت کر رہی تھی وہ روم میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔۔انابیہ کا دل اس وقت بہت چین تھا۔ اسد کی محبت کو دیکھ کر جو وہ مسکان پر لٹا رہا تھا۔

مت بولو انابیہ کہ تم اسد خان کے لیے صرف ایک سمجھوتہ اور اس پر مسلط کیا ہوا فیصلہ ہو۔اور مسکان اسد خان کی محبت ہے اور اس کے بچوں کی ماں،

تمارا اور اس کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ تم اسد خان کے پیروں کی دھول بننے کے لائق بھی نہیں ہو۔

اور وہ اس کے دل پر راج کرنے والی شہزادی ہے۔آج پہلی ہی نظر میں ان دونوں کا پیار دیکھ کرانابیہ سمجھ گئی تھی کہ ان دونوں کی محبت کتنی گہری ہے۔

مسکان آپ خود کو اس طرح سے اذیت دے کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں۔کہ میں بہت ظالم ہوں مجھے آپ کی فکر نہیں ہے۔مسکان کے تھوڑا نارمل ہونے پر اسد سوال کر رہا تھا۔

مجھے آپ کو کچھ بھی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ جو ہیں۔وہ مجھے بھی نظر آرہا ہے اور آپ کو خود بھی پتہ ہے۔۔۔۔آپ اس لڑکی کو میرے سامنے بٹھا کر مجھ سے یہ توقع کر رہے تھے کہ میں اس کا استقبال کروں۔۔ اس کی جی حضوری کروں اور آپ دونوں کو کھانا پروسوں۔تو میں یہ نہیں کرسکتی۔۔تو میں معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں آپ کی بیوی کا اچھی طرح سے ویلکم نہیں کر سکی میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے۔

مسکان میں آپ سے ایسا کچھ نہیں چاہتا۔اگر وہ لڑکی اس گھر حصہ بن گئی ہے تو اسے بھی تو گھر باکی افراد کی طرح گھر گھومنے اور کھانے کی آزادی ہونی چاہیے۔۔۔

یہ ایک دو دن کی مہمان نہیں ہے اسے ہمیشہ ہمارے ساتھ ہی رہنا ہے۔تو کیوں نہ ہم سمجھداری کے ساتھ اس مصلے کو سلجھالیں۔۔

اسد کتنی آسانی کے ساتھ آپ مجھے یہ سب کرنے کو کہہ رہے ہیں۔کتنی آسانی سے کہہ دیا ہے کہ میں اس لڑکی کو ایکسیپٹ کرلوں۔۔آپ میرے منہ سے کسی کا نام تک برداشت کر سکتے۔۔تو پھر مجھ سے اتنی توقع کیوں رکھ رہے ہیں۔

پرنسس پلیز گھر کا ماحول ٹھیک ہونے دو۔

میں تنگ آگیا ہوں آپ کی بے رخی سے۔۔۔اسد گھر کا ماحول آپ نے خراب کیا ہے میں نے نہیں۔۔مسکان اب اس کا حل کیا ہے مجھے بتاؤ۔۔ آپ اس لڑکی کو چھوڑ دے۔۔۔ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔تو ٹھیک ہے پھر مجھے چھوڑ دے۔۔۔یہ بھی نہیں کر سکتا۔۔

اسد میں اس لڑکی کے ساتھ آپ کو کسی صورت بھی بانٹ نہیں سکتی۔۔میں صرف بھائی کے آنے کا ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔اس کے بعد کیا کرو گی اسد نے ناگواری کے ساتھ آئی برو اٹھا کر پوچھا تھا۔۔

میں بھائی کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔اور آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ جانے دوں گا۔۔میں زبردستی چلی جاؤں گی۔۔جا کر دکھانا آپ کی جان لے لوں

گا۔۔۔بنا میری اجازت کے آپ گھر سے جانے کا سوچنا بھی مت مسکان ورنہ آپ میرا وہ روپ دیکھے گی۔۔۔جو میں نہیں دکھانا چاہتا۔۔

اسد اپنے چہرے کو کرسی پر بیٹھی ہوئی مسکان کے چہرے پر جھکائے ہوئے اپنا ایک ہاتھ کرسی پشت پر اور دوسرا ڈائننگ ٹیبل پر رکھے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔۔ اسد کے غصے کو دیکھ کر مسکان نے اپنی نظریں نیچے جھکا لیں تھی۔روم میں چلو۔۔مجھے بچوں کے روم میں سونا ہے۔۔۔وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی ۔۔اسد نے پلٹ کر غصے سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔مسکان آپ کو میری بات ایک ہی بار میں کیوں سمجھ میں نہیں آتی کیوں آپ میرے صبر کا امتحان لیتی ہیں مگر وہ اپنی جگہ پر اب بھی مضبوطی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اگر میری پرنسس کو میری گود اتنی اچھی لگتی ہے تو بتا دے۔۔۔میں روز آپ کو گود میں اٹھا کر ہی روم میں لے جایا کروں گا۔اس نے جھک کر مسکان

کو زبردستی گود میں اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ آپ مجھے اپنی گود میں اٹھائے۔

اوتاریں مجھے نیچے۔۔ نہیں اب تو ہم سیدھا بیڈ پر ہی لینڈ کریں گے خانم۔۔۔

چھوڑیں مجھے اپنے بچوں کے ساتھ سونا ہے۔۔ مگر بچوں کے باپ کو تو آپ کے بنا نیند ہی نہیں آتی۔وہ اس کمر میں اپنی انگلیوں کو دباتے ہوئے بولا۔۔ آپ اس کے پاس جا کر اپنی نیند پوری کریں۔وہ نظروں کو گھوماتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔۔

♪♪ تجھے نہ دیکھوں تو چین مجھے آتا نہیں

♪♪ ایک تیرے سوا کوئی اور مجھے بھاتا نہیں

♪♪♪کہیں مجھے پیار ہوا تو نہیں۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سونگ گنگنا رہا تھا۔

وہ اسے روم میں لا کر اس کا سر تکیے پر رکھتے ہوئے اسے آرام سے لیٹا رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے دور رہیں گے۔اور مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش تو بلکل بھی مت کیجئے گا۔۔وہ انگلی کو اٹھا کر بڑے ایٹیٹیوڈ سے بول رہی تھی۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی کسی بھی دھمکی کا مجھ پر کوئی اثر ہونے والا ہے۔اسد خان زندگی اپنی شرطوں پر جیتا ہے۔

اور رہی بات آپ کے پاس آنے کی تو وہ تو میں آکر رہوں گا۔۔اور مجھے روکنے کا حق میں نے آپ کو دیا ہی نہیں ہے۔

اور آپ پر اپنا حق جمانے کی پوری اتھارٹی ہے میرے پاس۔۔اس لیے بنا اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھیں کیے ہوئے۔آپ یہاں پر میرا ویٹ کریں میں ذرا چینج کر کر آتا ہوں۔

وہ کبرڑ سے کپڑے لیتا ہوا واش روم کی طرف جا رہا تھا اور جاتے ہوئے انگلی اٹھا کر منہ واش روم کی طرف رکھے ہوئے ہی بولا تھا۔

ایسی غلطی مت کرنا پرنسز ورنہ میرے لیے مشکل نہیں ہے آپ کو بچوں کے روم سے اٹھا کر لانا۔اور جس انداز سے میں آپ کو اٹھا کر لاؤں گا ۔شرمندگی آپکو ہی ہونی ہے مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑنے والا اگر آپ چاہتی ہیں کہ۔

میں آپ کو بچوں کے روم سے اپنی باہوں میں اٹھا کر لاؤں تو ٹھیک ہے آپ جاسکتی ہیں۔۔۔اللہ میاں پتہ نہیں اس بندے کے پیچھے بھی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔۔روم کا ڈور کھول کر باہر جانے کے لیے تیار کھڑی ہوئی مسکان اپنے قدم واپس بیڈ پر لے جاتے ہوئے بڑبڑا رہے تھی۔۔

اسد اپنے دلکش لبوں سے مسکراتا ہوا واش روم میں جا کر شاور لینے لگا تھا۔۔شاور لے کر باہر نکلا تو مسکان اپنا منہ کمبل میں دیے ہوئے سونے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی۔۔

اسد ٹاول سے سر پونچھتے ہوئے ٹاول کو صوفے پر پھینک کر ہنستے ہوئے بیڈ کے پاس آیا اور جوتے اتار کر مسکان کے کمبل کے اندر گھس گیا۔۔

اسد کا ٹھنڈا ٹھنڈا جسم جب مسکان کے کمبل میں لپٹے ہوئے گرم گرم جسم کے ساتھ لگا تو اس کام کو تو مانو جیسے کوئی کرنٹ لگا گیا ہو۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ مسکان اسد سے تھوڑا دور ہوتے ہوئے بولی تھی۔

نارملی ایک ہی کمبل میں میاں بیوی کیا کرتے ہیں خانم آپ کو نہیں پتہ۔

اسد مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بول رہا تھا ۔میں نے آپ سے کہا تھا۔کہ مجھ سے کوئی زبردستی کرنے کی کوشش مت کرنا اسد۔

پر و مس خان کی جان میں زبردستی نہیں کروں گا۔میں آپ کو اتنا زیادہ پیار کروں گا کہ۔آپ خود ہی میرے آگے ہتھیار ڈال دیں گی۔وہ مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے اور لیٹا کر مسکراتے ہوئے اس کی بیوٹی بون کو چوم رہا تھا۔۔اسد۔ہمم۔۔آپ کو شرم نہیں آتی۔۔۔نہیں یہ ڈپارٹمنٹ تو آپ کا ہے۔۔۔ویسے مجھے شرم آنی کیوں چاہیے۔۔

میرے حق کو کسی اور کے نام کر کے۔۔۔آپ کو اپنے سارے حقوق یاد ہے۔۔ جتنی شدت کے ساتھ میں آپ پر حق جتاتا ہوں آپ کو لگتا ہے کہ میں نے آپ کا حق کسی اور دیا ہے۔۔وہ اس گال کو اپنے انگوٹھے کے ساتھ سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

پرنسس بدگمانی چھوڑ کر ہم پھر سے پہلے کی طرح نہیں رہ سکتے۔۔

اسد آپ نے پہلے جیسا کچھ رہنے ہی کہاں دیا ہے۔آپ نے میری ہنستی بستی گھر ستی کو اپنے ہاتھوں سے آگ لگا دی ہے۔۔۔مسکان کی پلکیں نم ہونے لگی تھی۔۔پرنسس میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں آپ کی بے رخی مجھ سے سہی نہیں جاتی۔وہ مسکان کی پلکوں سے اپنے لبوں سے آنسوں چنتے ہوئے بول رہا تھا۔

آپ سے میری بے رخی برداشت نہیں ہوتی تو تھوڑی دیر کے لیے خود کو میری جگہ پر رکھ کر سوچیں کہ میں کس اذیت سے گزر رہی ہوں۔

یہ احساس ہی میری جان لے رہا ہے۔کہ آپ کا نام کسی اور کے ساتھ جوڑ چکا ہے۔میں تو ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ اسد میر خان کا سر نیم صرف مسکان شہریار کے ساتھ ہی لگے گا۔یا اس کے بچوں کے ساتھ۔مگر آپ نے تو میرے سارے بھرم ہی توڑ دیے۔

پرنس آپ مجھے معاف نہیں کر سکتی۔پتا نہیں کیونکہ اس وقت میرے پاس آپ کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔مافی بھی نہیں۔اسد کے اوپر لیٹی ہوئی مسکان کے آنسوں اسد کا چہرہ بھگو رہے تھے۔۔

اسد میں کہاں پر کم پڑ گئی تھی آپ کے کچن میں آپ کے گھر میں آپ کے روم میں یا پھر آپ کے بستر پر کہاں پر مجھ سے کمی رہ گئی تھی جو آپ کو یہ قدم اٹھانا پڑا۔

اسد کو مسکان کی باتوں سے شرمندگی ہو رہی تھی۔ مگر اس وقت اس کے پاس مسکان کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔بے شک مسکان بہت اچھی بیوی ایک بہت اچھی ماں تھی وہ اپنی ہر ذمہ داری کو بہت اچھے سے نبھا تھی --

ایک ایک آنسو مسکان کے دل کا حال سنا رہا تھا۔اسد اسے اتنی تکلیف میں دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا۔۔وہ اسے اپنے سینے لگا کر لیٹا ہوا تھا۔

وہ بھی چپ کر کے سو گئی۔سوری پرنسس جن آنکھوں میں اسد خان ہمیشہ خوشیاں دیکھنا چاہتا تھا۔ان آنکھوں میں۔میں نے کتنے آنسوں بھر دیے ہے

۔

اسد نے اپنے لب نرمی کے ساتھ مسکان کے ماتھے پر رکھتے ہوئے لمبی سانس فضا میں چھوڑی تھی۔مسکان جو اسد کے سینے میں سر چھپائے ہوئے جاگ رہی تھی۔

اسد آپ کا پیار اور کی میرے لیے تڑپ مجھے نظر آتی ہے۔۔جب اتنا پیار کرتے ہیں۔تو کیوں میری جگہ کسی اور کو دے دی ہے۔۔۔کیوں ہمارے درمیان کسی تیسرے کو لے کر آ گئے ہے۔۔کتنی خوبصورت دنیا تھی ہماری جہاں آپ میں اور ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔

وہ اپنے زہن میں سوچتے ہوئے اسد کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے سینے پر اپنا سر رکھ کر اپنے پرانے والے اسد کو یاد کرتی ہوئی پتہ نہیں کب نید کی وادیوں میں چلی گئی۔۔

ـTM○○○○○○○○○ـ

وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔مسکان اور اسد کے بیچ کے فاصلے کم ہونے کے بجائے بڑھتے جا رہے تھے۔آج دل اور اسفند کی واپسی تھی وہ ایئرپورٹ سے سیدھے اسد کے گھر پہ ہی آ رہے تھے۔۔اسد کافی ذہنی ٹینشن میں تھا۔اسے پتا تھا کہ اسفند پہلے اس سے نکاح کی حقیقت جاننے کی کوشش کرے گا۔

مگر اسد خان اپنے واعدے کے خلاف جا کر اسفند کو کچھ بھی نہیں بتائے گا۔تو حلات پھر سے کافی خراب ہو سکتے ہیں۔۔وہ اسی کشمکش میں ڈائننگ ٹیبل پر اسفند اور دل کا انتظار کر رہا تھا۔

مسکان بھی چپ چاپ ٹیبل پر اپنے بھائی کا انتظار کر رہی تھی۔اسفند اور دل آ گئے تھے دل اسد کو گلے رہی تھی۔اسد بہت خوش تھا اپنی پیاری بہن کو پھر

سے ٹھیک دیکھ کر۔وہ اس وقت بالکل نارمل اور پہلے جیسی دل لگ رہی تھی۔۔۔

اسد دل کو دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ ۔۔اسفند نے سچ میں دل کی بہت کیئر کی تھی، جو دل اتنی جلدی ٹھک ہو گئی۔اور دل کے چہرے پر جو خوشی اور چمک تھی وہ اس بات کی دلیل تھی کہ ۔دل اپنے اسفند کے ساتھ بہت خوش ہے۔۔

اسد نے ایک نظر اسفند سے ملتی ہوئی مسکان پر ڈالی تھی۔ جس کے چہرے پر کوئی خوشی نظر نہیں آرہی تھی۔زردی مائل رنگت جو اس کے ناخوش ہونے کی دلیل تھی۔

اسد اپنے آپ میں ہی۔ بہت شرمندہ ہو رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ ایک طرف اسفند ہے جس نے اس کی بہن کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا تھا۔ ایک طرف میں ہوں جس نے اس بہن کی خوشیاں اپنے ہی ہاتھوں سے چھین لی تھی۔

اور سنا کمینے کیسا ہے۔ اسفند اپنے ہمیشہ والے انداز سے اسد سے ملا تھا۔ کیسے تیرے چہرے کی ہوائیاں اڑھی ہوئی ہے۔ کیا کام کا پریشر زیادہ ہے۔ اسد نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔ چل کوئی نہ اب تم اور مسکان کہی گھوم آنا میں سب کچھ ہینڈل کر لوں گا۔۔۔

مسکان آپی بچے کہا ہے مجھے ان سے ملنا ہے۔ دل بیٹا پہلے کھانا کھا لیں بعد میں آرام سے مل لینا۔ اسد نے اپنی بہن کو پیار سے کہا تھا۔ نہیں مجھے ابھی ملنا ہے

۔ہاں بھئی پہلے تو ہم اپنے شہزادے اور شہزادی کو ملیں گے۔ باد میں کھانے کے بارے میں سوچ گے۔

اسفند نے دل کی ہاں میں ہاں ملائی۔وہ اب لوگ بچوں کے روم چلے آئے تھے۔دل اور اسفند بچوں کے لیے بہت سارے گفٹ لے کر آئے تھے ۔دل سے خوشی کے مارے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔وہ بچوں کے گفٹ نکال کر بچوں کو دکھا کر خود بھی بچوں کی طرح ہی خوش ہو رہی تھی۔

اسفند نے اپنے بھانجے اور بھانجی کو بہت سارا پیار کرتے ہوئے ہوئے۔ان کے سر سے انگت پانچ پانچ ہزار کے نوٹ وارتے ہوئے دونوں کیئر ٹیکر اور مریم کے ہاتھ میں تھما دیے تھے۔

واہ بھئی لگتا ہے کہ پھوپھو اور ماموں نے ساری شاپنگ صرف بچوں کے لیے ہی کی ہے۔اسد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔نہیں بھائی آپ کے اور مسکان

آپی کے لیے بھی ہم نے بہت ساری شاپنگ کی ہے۔۔دل نے چہکتے ہوئے اپنے بھائی کو انفارمیشن پاس کی تھی۔۔

اچھا جی میرے بچے نے ہمارے لیے بھی شاپنگ کی ہے۔اسد نے دل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جی مگر آپ لوگوں کی شاپنگ ہم کھانے کے بعد دیکھیں گے۔اوکے۔۔اسد نے اپنی بہن کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کہا تھا۔

مسکان۔جی بھائی۔۔ایوری تھنگ اوکے۔۔۔جی بھائی سب ٹھیک ہے۔۔مگر بیٹا آپ کے منہ سے ایسا لگ کیوں نہیں رہا کہ سب ٹھیک ہے۔۔اسد جو آتے ہی مسکان کے چہرے کو نوٹس کر رہا تھا۔کہ مسکان کے چہرے پر پہلے والی رونق اور خوشحالی نظر نہیں آرہی تھی۔۔کہیں اسد خان میری بہن کو پریشان تو نہیں کرتا رہا آپ کے بھائی کی غیر موجودگی میں۔۔

اگر ایسا ہے تو اسد خان اپنی ہڈیوں پر تیل لگا کر رکھو میری بہن کو جتنا تم نے پریشان کیا ہے سب کا میں گن گن کر بدلہ لوں گا اسفند نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے اسد کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

چلیں ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں اسد نے موضوع بدلتے ہوئے کہا تھا۔ سب لوگ کھانا کھا رہے تھے اور مریم کھانا لے کر اوپر جا رہی تھی انابیہ کے لیے۔ کیونکہ اسد اور دل کا سن کر انابیہ نے نیچے آنے سے منع کر دیا تھا۔ مسکان کیا کوئی گھر پہ مہمان آیا ہوا ہے۔ اسد نے مریم کو کھانا اوپر لے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔۔ نہیں بھائی اس گھر نئی کی مالکن آ گئی ہیں۔ کھانا کھاتے ہوئے اسد نے چمچ کو پلیٹ میں رکھ کر بڑے غور سے اسد اور مسکان کی طرف دیکھا تھا۔۔

آپ دونوں کے بیچ میں کیا چل رہا ہے مسکان مجھے بتاؤ۔۔میں جب سے آیا ہوں نوٹس کر رہا ہوں مسکان آپ پریشان ہو۔۔اور اسد کا چہرہ بھی اترا ہوا ہے۔۔آخر پرابلم کیا ہے۔بیٹا اپنے بھائی کو بتائیں کہ آپ کو کیا پریشانی ہے۔

بس اسفند کے دو پیار والے بول بولنے کی دیر تھی۔کہ مسکان کے آنکھوں سے آنسوں چھلک پڑے تھے۔۔اسد چپ چاپ نظرے جھکائے ہوئے کھانا کھا رہا تھا۔۔وہ اس کڑے وقت کے لیے تیار تھا۔۔اسے اندازہ تھا کہ اسفند کے آنے کے بعد یہ سب ہونے والا ہے۔
اس لیے وہ بلکل بھی چونکا نہیں تھا،اسے اب اس سے آگے جو ہونے والا تھا اس کا بھی اچھی طرح سے اندازہ تھا۔۔

دل بہت پریشان سامنہ بنا کر سارے ماحول کو دیکھ رہی تھی۔۔مسکان کیا ہوا ہے پلیز سسپنس مت کریٹ کرو بیٹا مجھے بتائیں کیا ہوا ہے۔۔اسفند نے گھبراہٹ سے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

بھائی اسد نے دوسری شادی کر لی ہے۔۔۔وٹ۔۔اسفند کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔اسد مسکان کیا بول رہی ہے اسفند نے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے تسلی بخش جواب مانگا تھا۔

سچ بول رہی ہے اسد نے صاف اور کھرا جواب دیا۔بنا کوئی بہنا بنائے۔کس سے شادی کی ہے۔۔انابیہ سعید سے۔۔اسد نے جواب دیا۔۔وہ بریگیڈیئر سعید اختر کی بیٹی سے۔۔۔اسفند نے حیرانی کے ساتھ پوچھا۔۔

ایسی کون سی ضرورت آن پڑی تھی کہ تمہیں شادی کرنی پڑی۔اسلام میں جب چار شادیاں جائز ہیں تو اس میں ضرورت نہ ضرورت کی کیا بات ہے۔۔اسد نے سپاٹ سے لہجے سے جواب دیا تھا۔۔

اسد تم اٹھ کر میرے ساتھ روم میں چلو اسفند اسد کا ہاتھ پکڑ کر روم میں لے آیا تھا۔اب بولو اسد تم نے انابیہ سے شادی کیوں کی ہے۔مجھے پتہ ہے کہ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور رہی ہو گی۔تم مجھے بتا سکتے ہو کہ تم نے انابیہ سے نکاح کیوں کیا ہے۔

اسفند اسد کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھ رہا تھا۔کچھ بھی نہیں ہوا مجھے انابیہ پسند تھی تو اس لیے میں نے اس سے شادی کر لی۔۔میرے خیال سے

دوسری شادی کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔اسد نے بہت کون فٹنس کے ساتھ جواب دیا تھا۔

بکواس بند کرو اسد مجھے پتہ ہے کہ تم مسکان سے بہت پیار کرتے ہو۔اور تم چاہ کر بھی دوسری شادی کبھی نہیں کرو گے۔اسفند نے اسد کی بات کو جھٹلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہاں تو اگر میں دوسری شادی کر لی ہے۔تو اس سے مسکان کے ساتھ میرا پیار کم نہیں ہو جائے گا مجھے کل بھی مسکان کی فکر تھی اور آج بھی ہے۔اور ہمیشہ رہے گی۔۔

اسد پلیز تم مجھے بتا سکتے ہو اگر بتا دو گے تو میں تمہاری مدد ہی کروں گا۔پلیز سچ بتاؤ کہ تم نے نکاح کیوں کیا ہے۔کون سی مجبوری تھی۔۔

بچپن سے لے کر آج تک تم سے مسکان کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھے جاتے تھے۔

مسکان کی ذرا سی تکلیف پر تم راتوں کو جاگتے رہتے تھے۔ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ تو میں کیسے مان لوں کہ آج تم نے خود اپنی مرضی سے شادی کر کے مسکان کو اتنی تکلیف دے سکتے ہو۔

۔اسد کیا مجبوری تھی پلیز تم مجھ پر بھروسہ کر کے مجھے بتا سکتے ہو۔ تمہارا راز راز ہی رہے گا۔ اتنا تو تم اپنے یار کو جانتے ہو۔ کی میرے لیے ہمارا کام ہمارے اور ہمارا فرض سب سے اہم ہیں۔۔

میں ہمارے فرض اور کام کے بیچ میں کبھی رشتوں کو نہیں لے کر آتا اس بات کو تم اچھی طرح سے جانتے ہو بچپن سے لے کر آج تک اکٹھے ہی پلے اور بڑے ہوئے ہیں۔۔

اتنا بھروسہ تو تم مجھ پر کر ہی سکتے ہو۔۔اسفند اسد کو یقین دلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ مگر اسد اپنے کیے ہوئے واعدے پر قائم تھا وہ اسفند کو بتانے کے لیے تیار نہیں تھا۔ کہ اس نے کس وجہ سے انابیہ سے نکاح کیا ہے۔

کوئی مجبوری نہیں تھی جو سچ ہے میں وہی بتا رہا ہوں مجھے انابیہ پسند تھی اس لیے میں نے اس سے شادی کر لی۔۔۔

تو ٹھیک ہے اگر پسند سے شادی کر لی ہے تو اس کو رکھو اپنے ساتھ۔۔۔ میں مسکان کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ میری بہن ایسی اذیت بالکل برداشت نہیں کرے گی۔اسفند نے غصے سے اسد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا۔۔

وہ غصے سے روم سے نکل کر لاؤنج میں آگیا تھا جہاں پر مسکان اور دل چپ چاپ بیٹھی ہوئی ان دونوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

چلو مسکان میرے ساتھ اور یہ رونا بند کرو ابھی تمہارا بھائی زندہ ہے۔ تمہیں رونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔اسفند نے مسکان کو ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ جانے کو کہا تھا۔ مگر مسکان کا دوسرا ہاتھ اسد نے تھام لیا تھا۔۔۔اسد جو اسفند کے پیچھے پیچھے ہی روم سے باہر آیا تھا۔۔۔

تم مسکان کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔کیوں نہیں لے جا سکتا بھائی ہوں اس کا۔۔اور میں شوہر ہوں اس کا یہ میری اجازت کے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتی۔۔

اس وقت دونوں ہی فل غصے میں تھے۔۔مسکان کو ایک طرف اسد کھینچ رہا تھا تو دوسری طرف اسفند اور مسکان بیچ میں کھڑے ہوئے روئے جا رہی تھی۔۔

اسد خان میں نے کہا ہاتھ چھوڑو مسکان کا اسفند نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔اسفند شہریار جو بھی کرنا ہے کر لو۔مگر میں اپنی بیوی کو یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔۔اسد بھی چلاتے ہوئے بولا تھا۔۔

اسفند نے اپنی پسٹل نکال کر اسد پر تان لی تھی۔اسد کو دھکا دیتے ہوئے صوفے پر گرا کر اسفند اسد پر اپنی پسٹل تانے ہوئے کھڑا تھا۔

کیوں نہیں جاسکتی کیا تم نے میری بہن کو خرید رکھا ہے۔۔ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر اسد خان نیچے سے نکل کر اسفند کو صوفے پر گرا کر اب پسٹل اسد خان کے ہاتھ میں تھا اور وہ اسفند پر تانے ہوئے کھڑا تھا۔۔

میں اپنی بہن کو یہاں سے لیے بنا نہیں جاؤں گا اور میں بھی دیکھتا ہوں کیسے تم مجھے روکتے ہو اسفند بنا پسٹل سے ڈرے ہوئے دھاڑتے ہوئے بول رہا تھا۔

۔ٹھیک ہے اگر تم مسکان کو لے کر جاؤ گے۔تو دل کو تمہیں یہاں پر چھوڑ کر جانا پڑے گا۔۔اسد نے اپنی ڈیل اسفند کے سامنے رکھی تھی۔

کیوں میں دل کو کیوں چھوڑ کر جاؤں گا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔جس کی وجہ سے مجھے دل کو یہاں چھوڑ کر جانا پڑے۔۔۔دل کی بات پر اسفند تڑپ کر بولا تھا۔

جب کسی کا کلیجہ نکالنے کی جرات کرو تو اپنا دل بھی نکلوانے کی ہمت رکھا کرو اسفند شہریار۔

دل کے نام پر اسفند کو تڑپتے ہوئے دیکھ کر اسد خان نے طنز کیا تھا ۔۔دونوں کو ایک دوسرے پسٹل تانے ہوئے دیکھ کر۔مسکان اور دل کی جان نکلی ہوئی تھی۔۔۔

دل نے آگے بڑھ کر اسد کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ہم بیٹھ کر بھی تو بات کر سکتے ہیں۔

اسد کو بازوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے۔۔اب دل اسفند کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔اسفند کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ بات بیٹھ کر بھی ہو سکتی تھی۔

وہ دونوں کو ایک دوسرے سے پیچھے کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آپ کے بھائی نے جو کیا ہے آپ کو لگتا ہے دل کہ اب بیٹھ کر بات کرنے کی کوئی گنجائش ہے اسفند دل پر چلایا تھا۔۔

۔ خبردار دل پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اس ساری بات میں دل کا کوئی قصور نہیں ہے اسد اپنی بہن پر اسفند کو چلاتے دیکھ کر بولا تھا۔۔ کیوں اپنی بہن کی بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ تمہیں اسد خان اور میری بہن کے دل پر جو تم نے وار کیا ہے اس کا جواب کون دے گا۔۔

ہم لوگ ابھی چلتے ہیں ہم لوگ بعد میں بات کر لیں گے۔ ماحول کو اتنا گرم دیکھ کر دل اسفند کو یہاں سے لے کر جانا چاہتی تھی۔ یاد رکھنا اگر میری بہن

سکھی نہیں۔۔تو رہنے میں تمہاری بہن کو بھی نہیں دوں گا۔۔جاتے ہوئے اسفند اسد کو انگلی دیکھا کر وارننگ دیتے ہوئے گھر سے نکل آیا تھا۔۔

مسکان روتے ہوئے اسفند اور دل کے جانے کے بعد روم میں چلی گئی ۔۔اسد اتنی تلخ کلامی کے بعد کچھ دیر لاونچ میں کھڑا خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہوا۔۔اب روم میں آیا تھا۔

مسکان صوفے پر بیٹھے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ پر رکھ کر سسکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔

پلیز مسکان یہ رونا بند کرو آپ کا یہ رونا مجھے پاگل کر دے گا۔۔اسد خان میں اتنی ہمت ہے کہ وہ پہاڑوں سے ٹکرا سکتا ہے۔

مگر پرنسس آپ کے آنسو مجھے توڑ رہے ہیں ان سے ٹکرانے کی مجھے میں ہمت نہیں ہے۔۔

ایسی غلطی دوبارہ مت کرنا مسکان اگر اسد خان اور اسفند شہریار کو اگر آمنے سامنے لا کر کھڑا کرو گے تو سوائے تباہی کے اور کچھ نہیں ملے گا۔

کیونکہ وہ بھی تمہاری خوشی کے لیے جان لے بھی سکتا ہے اور جان دے بھی سکتا ہے۔۔۔اور میں بھی آپ کو اپنے پاس رکھنے کے لیے جان دے بھی سکتا ہوں اور جان لے بھی سکتا ہوں۔۔

کیوں نہیں اتنی سی بات آپ کی سمجھ میں آرہی کہ میں آپ کو خود سے دور نہیں کر سکتا۔۔اگر میں خود چاہوں تب بھی نہیں کر سکتا۔۔میری آتی جاتی سانسوں کی ضمانت ہو تم۔میرے دل کے دھڑکنے کی وجہ ہو تم۔۔میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تم۔میرے کمرے کی رونق ہو تم۔

تو کیسے اسد خان اپنی زندگی کو بے رنگ کر کے آپ کو جانے دے۔۔اسد اپنے ایک ہاتھ میں پسٹل لیے ہوئے بیٹھا تھا۔۔مسکان آپ کی جان بس ایک ہی طریقے سے چھوٹ سکتی ہے۔۔

ایک ہی صورت ہے جس میں آپ اس گھر سے
جاسکتی ہیں۔۔اور وہ صورت یہ ہے کہ میں مر جاؤں۔۔کیونکہ میرے جیتے جی تو آپ کو اسد خان کی قید سے رہائی نہیں مل سکتی۔۔

یہ لیجئے پسٹل اور اتار دیجئے اس کی گولیاں میرے سینے میں وہ مسکان کے ہاتھ میں پسٹل تھماتے ہوئے بولا تھا۔۔مسکان نے غصے سے پسٹل کو پکڑ کر دیوار کے ساتھ مار دیا تھا۔۔

اسد آپ میں اور مجھ میں بہت فرق ہے۔اسد آپ نے مجھے جیتے جی مار دیا ہے ۔۔ مگر مجھ میں یہ لفظ سننے کی ہمت نہیں ہے۔۔اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔۔

اللہ تعالی آپ کو میری بھی عمر لگا دے آپ ہزاروں سال پہلے جیو اور ہمارے بچوں کے سر پر آپ کا سایہ سلامت رہیں۔ایسی گھٹیا بات دوبارہ مجھ سے تو مت بھولیے گا۔۔

تو پھر بتاؤ جو کچھ میں کر چکا ہوں اس کا ازالہ کرنے کے لیے میں کیا کروں ۔۔۔ چھوڑ دیں اس کو۔ نکال دیں اپنی زندگی سے اس لڑکی کو۔۔بتائے کر سکتے ہیں آپ یہ وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔

نہیں کر سکتا میں یہ اسد خان مرتے مر جائے گا مگر کبھی اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔بیوی ہیں آپ میری آپ کو اس بات کا اندازہ ہونا چاہیے۔

اور مسکان شہریار اپنی محبت میں کسی کی شرکت نہیں برداشت کر سکتی۔۔ شوہر ہے آپ میرے آپ کو بھی اندازہ ہونا چاہیے۔۔

آپ اپنے نام کے آگے سے میرا نام ہٹا رہی ہیں مسکان میں اس کا کیا مطلب سمجھوں۔وہ غصے سے بولا تھا۔۔کیونکہ آپ نے اپنا نام کسی اور کے نام کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

اور مسکان اپنی چیزوں کے لیے بہت زیادہ پوزیسو ہے میں اپنی ہر ایک چیز کو صرف اپنے تک ہی محدود رکھتی ہوں۔۔پھر چاہے وہ اسفند بھائی ہو پاپا ہو یا

آپ یا میرے بچے یہ میرا وہ قیمتی سرمایہ ہے جو صرف میرا ہی ہے میں ان کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی۔۔۔۔

مسکان میں کچھ چیز نہیں شوہر ہو آپ کا جسے آپ چاہ کر بھی دور نہیں کر سکتی۔۔ پلیز معاف کر دو چھوڑ دو اس بات کو کیوں ہمارا گھر آپ توڑنے پر تلی ہوئی ہیں۔

میں نہیں اسد آپ تلے ہوئے ہے ہمارا گھر توڑنے پر۔بے وفائی میں نہیں آپ نے کی ہے۔اپنا الزام میرے سر پر مت دیں۔۔میں نے ہمیشہ آپ سے وفا کی ہے۔وفاداری نبھائی ہے بے وفائی آپ نے کی ہے تو الزام مجھ پر مت لگائے۔۔

وہ روتے ہوئے اپنی ہاتھوں سے بار بار آنسوں صاف کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔میں نے بھی آپ کے ساتھ کوئی بے وفائی نہیں کی۔۔مسکان

صرف ایک نکاح کیا ہے جو ایک وعدہ ہے۔بس مجھے اس لڑکی سے کوئی غرض نہیں۔کوئی لینا دینا نہیں ہے

میں نے تو کبھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور نہ کبھی دیکھوں گا میری محبت صرف آپ کے لیے اسد خان صرف آپ کے لیے ہے۔

میری بات کا ایک بار تو یقین تو کر کے دیکھو۔۔مسکان ایک غلطی تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے تم کیوں اتنی سخت دل بن گئی ہو۔۔

میں یقین دلاتا ہوں میں اس لڑکی کو سوائے عزت اور تحفظ کے کچھ نہیں دوں گا۔میری محبت صرف آپ کے لیے ہے۔۔

کیونکہ میں دے ہی نہیں سکتا میری محبتوں کی حقدار صرف آپ ہیں اور آپ ہی رہیں گی۔ پلیز یہ پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔ چھوڑ دو اس بات کو آپ کی یہ ضد ہمارا گھر برباد کر دے گی۔

ہمارے بچوں کا فیوچر تباہ کر دے گی۔ وہ مسکان کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا مسکان کافی دیر تک روتی رہی اس کے بعد اٹھ کر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔

اسد بھی کافی دیر صوفے پر پریشان بیٹھا رہا تھا کیونکہ اس نے اپنی زندگی میں ایسے حالات کبھی نہیں سوچے تھے۔ جو آ گئے تھے اس کے بعد ایک ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے آ کر مسکان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کر کے لیٹ گیا۔۔

اسد صبح اٹھا تم مسکان کو روم میں نا پا کر تھوڑا پریشان ہوا تھا۔ وہ اپنے روم سے نکل کر لاؤنج میں آیا تو کچن میں برتنوں کی آوازیں آ رہی تھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا کچن میں چلا آیا تھا جہاں پر مسکان اسد کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی اور ساتھ میں فیڈر والی مشین کے اوپر بچوں کی فیڈر بوائل کر رہی تھی۔۔
وہ کپڑے پہن کر تیار ہو کر کچن میں کھڑی تھی۔ یلو کلر کے سوٹ میں نہا کر بہت کھلی کھلی لگ رہی تھی اس کی پشت پر ہلکے ہلکے گیلے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔ آج بہت دنوں کے بعد اسد کو وہ پہلی والی مسکان نظر آ رہی تھی۔۔

اسد پیچھے سے آ کر مسکان کی پشت پر اپنا سینہ لگا کر اس کے پیٹ پر ہاتھ باندھتے ہوئے اس کے کاندھے پر اپنا سر رکھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف وہ مسکان کے گالوں سے اپنے گال رب کر رہا تھا۔۔

تیار ہو جائے میں آپ کا ناشتہ بنا رہی ہوں اسد کو مسکان تھوڑی سی نارمل لگی تھی۔ کیونکہ اس کا انداز تھوڑا تھوڑا پہلے جیسا ہی تھا۔اسد نے مسکان کو تھوڑا نورمل دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

رات کی کی باتوں کا مسکان پر اسر ہوا تھا۔اس نے اپنے بہیویئر میں نرمی دکھائی تھی۔۔ تھینک یو تھینک یو سوچ اسد مسکان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے۔اس کے گال کو چوم کر کچن سے نکل کر اپنے روم میں آگیا تھا۔۔وہ مرر کے سامنے کھڑا ہوا ٹاول کے ساتھ اپنے بال خشک کر رہا تھا جب اس کی نظر اپنے کپڑوں پر پڑی تھی۔جب وہ شاور لے رہا تھا۔۔

تب شاید مسکان روم میں آکر اس کے کپڑے سلیکٹ کر کے ساتھ میں اس کی واچ والٹ فون اور رومال رکھ کر چلے گئی تھی۔اسد مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے اٹھا کر تیار ہو رہا تھا۔

اسد ٹیبل پر ناشتہ کا ویٹ کر رہا تھا۔انابیہ بھی نیچے آکر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔مسکان جو کچن سے اسد کے لیے کھانا لے کر آ رہی تھی۔اس کے قدم انابیہ کو دیکھ کر ایک پل کے لیے رکے تھے۔۔
مگر اس کے بعد وہ سر کو جھٹکتے ہوئے ٹیبل پر آگئی اور اسد کو روز کی طرح چائے اور ٹوس کا ناشتہ دے رہی تھی۔

وہ اسد کو ناشتہ کروا رہی تھی۔اور اسد اس کے چہرے کو بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا۔مسکان صرف اسد سے ہی بات کر رہی تھی۔اور وہ ناشتہ بھی صرف اسد اور اپنے لیے ہی بنا کر لائی تھی انابیہ کا ناشتہ مریم بنا کر لے کر لائی تھی۔

وہ یو پریزنٹ کروا رہی تھی۔جیسے کہ انابیہ ٹیبل پر دکھائی ہی نہ دے رہی ہو۔اس وقت اسد چاہ کر بھی مسکان کو کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔کیونکہ بڑی مشکل سے مسکان صرف توڑا سا ہی نارمل ہوئی تھی۔

انابیہ اپنا ناشتہ کر کے اوپر روم میں چلی گئی اور مسکان اور اسد اپنے روم میں آ گئے تھے۔

تھینک یو پرنسس مجھے معاف کرنے کے لیے۔۔

میں نے ابھی آپ کو معاف نہیں کیا۔بس میں کوشش کر رہی ہوں

۔۔مسکان نے دبی ہوئی آواز سے جواب دیا تھا۔۔

ہم تو اس پر بھی خوش ہیں کہ آپ کوشش تو کر رہی ہیں۔وہ مسکان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔

اب اگر اجازت ہو تو میں اپنی آفس جانے والی کس لے سکتا ہوں۔ویسے تو آج تین کسس بنتی ہیں میری۔

کیونکہ مجھے رات میں بھی گڈنائٹ کس نہیں ملی تھی۔ صبح اٹھ کر مارننگ کسی بھی نہیں ملی۔تو اب میرے حساب سے تین کسس بنتی ہیں۔

اجازت ہے میں لے سکتا ہوں۔۔جیسے آپ ہر کس کے لیے آپ مجھ سے اجازت ہی لیتے ہیں۔مسکان نے طنز کرتے ہوئے کہا تھا۔ہائے میری پرنسس کے یہ اکڑو جواب اسد مسکراتے ہوئے۔

مسکان کے لبوں پر جھکا تھا اور بڑی نرمی کے ساتھ اس کے جوسی ہونٹوں کو چوس رہا تھا۔ چلو ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں آفس سے لیٹ ہو رہا ہوں۔

ویسے بھی آج آپ کے بھائی صاحب بھی آفس میں موجود ہونگیں۔ ابھی تو مجھے ان کا غصہ بھی برداشت کرنا ہے۔۔

جی تو آپ نے کام بھی تو ان کا غصہ برداشت کرنے جیسا ہی کیا ہے۔۔ اور خبردار اگر آپ میرے بھائی پر چلائے تو وہ اپنی جگہ حق پر ہیں۔۔

اچھا جی بھائی کی چمچی تھوڑی سی فکر اپنے شوہر کی بھی کر لو اگر بھائی حق پہ ہے تو میں بھی حق پر ہوں۔

میں اپنی بیوی کو کیسے اس کے ساتھ جانے دیتا۔۔ اپنی بیوی کا نام سن کر تو آپ کے بھائی کی جان نکل گئی تھی۔

میری بیوی کو تو لیجانے کے لیے بڑا اوتاولا ہو رہا تھا۔۔میرے بھائی نے آپ کے جیسا کوئی کانڈ نہیں کیا۔۔جس کے لیے آپ اس کی بیوی کو اس سے دور کریں۔۔

جی جی آپ کے بھائی صاحب تو دودھ کے دھلے ہوئے ہے۔۔وہ تو کوئی غلطی کوتاہی کر ہی نہیں سکتے۔۔ساری غلطیاں تو آپ کے شوہر نامراد ہی کرتے ہیں۔۔

وہ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے مسکان کے ساتھ باہر والے گیٹ تک آ گیا تھا۔۔جہاں روز کی طرح دروازے سے نکلنے سے پہلے اسد نے مسکان کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے اللہ حافظ کہا تھا۔

اوپر سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی انابیہ دیکھ رہی تھی اس نے پہلے بھی کئی بار اسی طرح سے دیکھا تھا کہ مسکان چاہے جتنی مرضی ناراض ہوتی تھی۔ مگر اسد اس کے ماتھے پر پیار کیے بنا کبھی نہیں جاتا تھا۔

وہ بڑی حسرت سے روز یہ منظر دیکھا کرتی تھی۔اور آج بھی اسی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔

oooooooooooo

اسفند غصے سے گاڑی چلا رہا تھا۔دل مر رکی طرف منہ کیے ہوئے سسکیاں لے کر رونے میں مصروف تھی۔۔دل کی سسکیوں کی آواز پر اسفند نے دل کی طرف دیکھا۔۔آپ کیوں رو رہی ہیں آپ کو کیا ہوا ہے۔اسفند نے حیرانی سے دل سے پوچھا تھا۔

آپ کی وجہ سے رو رہی ہوں۔۔میری وجہ سے۔۔میں نے کیا ہے۔۔آپ نے کہا ہے کہ اگر اسد بھائی مسکان آپی کے ساتھ برا سلوک کریں گے تو پھر آپ بھی میرے ساتھ ویسا ہی کریں گے۔۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ بہت جلدی دوسری شادی کر لیں گے۔اس لیے میں رو رہی ہوں۔۔ماشاءاللہ بڑی ذہانت ہے میری پیاری بیوی کے اندر۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں دوسری شادی کر سکتا ہوں۔۔

ہاں مجھے لگتا ہے کہ آپ بھی دوسری شادی کر لیں گے۔۔کیونکہ مجھے اسد بھائی بھی ایسے نہیں لگتے تھے جب انہوں نے شادی کر لی ہے۔تو آپ بھی کر سکتے ہیں۔۔

دل یہ آپ مجھے سمجھا رہی ہیں۔یا مجھے اکسا رہی ہے اسفند نے آئی برو اٹھا کر وضاحت مانگی تھی۔آپ مجھ سے بات مت کرے۔۔کیوں نہ کروں

۔۔کیونکہ آپ مجھ پر اتنی زور سے چلائے تھے۔۔میں کب چلایا ہوں۔۔۔
اسفند کو سچ میں یاد نہیں تھا کہ اس نے دل کو کیا کہا تھا۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ کے بھائی کی حرکت کے بعد کوئی گنجائش ہے۔جو ہم
بیٹھ کر بات کرے۔افف مائی گاڈ دل تم اتنی سی بات کو اپنے دل پر لگا کر بیٹھی
ہو۔۔وہ سوسو کر کے روئے جارہی تھی۔دل قسم سے یار میں نے تو صرف
اسد کو سمجھانے کی خاطر یہ سب کہا رہا تھا۔

میں آپ پر غصہ نہیں کر رہا تھا۔اور نہ ہی میں کر سکتا ہوں۔مجھے پتہ ہے کہ
جو کچھ اسد نے کیا ہے اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔تو میری جان
میں آپ پر کیوں غصہ کروں گا۔

اسفند دل کو پیار سے سمجھا رہا تھا۔ نہیں مجھے پتہ ہے آپ اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیے دوسری شادی کریں گے مجھے پتہ ہے۔۔

دل جس طرح سے آپ مجھے اکسارہی ہیں میرے خیال سے مجھے شادی کر ہی لینی چاہیے۔۔ وہ اس بار سچ میں غصے سے بولا تھا۔ دل مرر کی طرف منہ کر کے روتے ہوئے بولی۔۔ مجھے تو پہلے ہی پتہ ہے کہ آپ نے شادی کر لینی ہے۔

اسفند نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے لمبی سانس لی تھی۔۔ باقی کا راستہ خاموشی اور دل کی دبی دبی سوسو کر کے روتے ہوئے گزرا تھا۔۔

اسد گاڑی سے نیچے اترا مگر دل نہیں اتری تھی اسفند دو سیکنڈ کے انتظار کے بعد گاڑی کی دوسری طرف سے ہوتا ہوا۔ دل گیٹ کی طرف آیا۔۔

اوراس نے گیٹ کھولا مگر دل دروازہ کھولتے ہی اسفند کی طرف پوری لٹک گئی تھی۔مانو اسفند کی تو جیسے جان ہی نکل گئی تھی۔۔

دل کو ایسے بے ہوش ہو کر لٹکتے دیکھ کر اسے سمجھ نہیں آیا کہ دل کو کیا ہوا ہے۔کیونکہ دل اب بالکل ٹھیک تھی۔۔۔اس کا بے ہوش ہونا اسفند کو سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔

اسفند نے دل کو واپس گاڑی میں ڈالتے ہوئے گاڑی کو 100 کی سپیڈ سے کلینک کی طرف موڑا تھا۔دل اب بھی بے ہوش تھی۔

اسفند دل کو لیڈی ڈاکٹر کے کلینک کے اندر لے آیا تھا۔ڈاکٹر کو اسفند پہلے ہی فون کر چکا تھا۔اس لیے لیڈی ڈاکٹر دل کا انتظار کر رہی تھی۔

اسد بڑا بے چین ہو کر صوفے پر بیٹھا ہوا تھا لیڈی ڈاکٹر پردے کے پیچھے دل کا معائنہ کر رہی تھی۔

دل کا معائنہ کرنے کے بعد نرس کو ہدایات دینے کے بعد ڈاکٹر اسفند کی طرف آئی تھی۔

وہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

ڈاکٹر سب ٹھیک ہے نا پلیز کوئی بری خبر مت سنایئے گا۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے اسے فیس کرنے کی۔ دل بالکل ٹھیک تھی۔ اور دل کے سب دوائیاں میں نے پراپر سے اسے کھلائی ہے۔۔

اور دل کے سب ٹیسٹ بھی کلیئر تھے، تو اس طرح سے دل کا بے ہوش ہونا مجھے سمجھ میں نہیں آیا

اسفند کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں صاف نظر آ رہی تھی۔ جو اس کی حد سے زیادہ پریشان ہونے کا ثبوت تھا۔

مسٹر اسفند شہریار ریلیکس ہو جائیں اور پانی پی لیں۔ڈاکٹر نے اسفند آگے ک بوتل کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ڈاکٹر مسکرا رہی تھی ڈاکٹر کا مسکرانا اسفند کو سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔

ڈاکٹر پلیز آپ سسپنس مت بڑھائیں مجھے بتائیں کہ دل بے ہوش کیوں ہوئی ہے۔کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے۔۔

نہیں نہیں اسفند صاحب کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔بلکہ آپ کے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے۔اسفند نے بڑی ستائشی نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔۔

آپ پاپا بننے والے ہیں۔اور دل میم کیوٹ سی ماما۔۔ڈاکٹر کی بات پر اسفند کے انا بھی لب مسکرائے تھے۔۔اور وہ ہاں میں آہستہ سے سر کو ہلاتے ہوئے، مسکرا کر اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا گیا تھا۔

ـــــــــــــــ

○○○○○○○52

تھینک یو ڈاکٹر تھینک یو۔ دل ٹھیک ہے نا جی آپ کی مسز بالکل ٹھیک ہیں۔ بس شاید ان کو کوئی سٹریس تھا۔ جس کو وہ ہینڈل نہیں کر پائی اور اوپر سے کنڈیشن ایسی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی۔۔

اسفند کو یاد آگیا تھا کہ دل نے کس بات کی ٹینشن لی ہے۔ آپ کو ان کا بہت سارا خیال رکھنا پڑے گا کیونکہ آپ کی مسز بہت نازک مزاج ہے۔ اس لیے آپ کو ان کا بھرپور خیال رکھنا ہو گا۔

تب ہی آپ ایک صحت مند ماں اور بچے کو اپنے گھر لے جا پائیں گے۔

ڈاکٹر نے کچھ ضروری ہدایت دی اور ساتھ میں میڈیسن لکھ دی جو دل کو ریگولر کھانی تھی۔

اسفند صاحب آپ کو اپنی وائف کی ڈائٹ کا بہت اچھے سے خیال رکھنا ہو گا۔
اور ان کو ہر ایک ماہ کے بعد روٹین چیکپ کے لیے لے کر آنا ہو گا۔۔ڈاکٹر
کی پوری ہدایت سننے کے بعد اسفند دل کو لے کر گاڑی میں آ گیا تھا

اور وہ دل کے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا دل شرم کے مارے اپنا
منہ مر کی طرف کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔۔اسفند نے ہاتھ بڑھا کر دل کا چہرہ
اپنی طرف کیا۔اب آپ کو مجھ سے شرم آ رہی ہے

آپ کو بہت بہت مبارک ہو مسز اسفند شہریار اسفند نے آگے بڑھ کر دل
کے گال پر کس کی تھی۔
اسفند پلیز یہاں پر مت شروع ہو جایئے گا۔

دل نے شرماتے ہوئے اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔ نہیں اب میں تھوڑا سمجھدار ہونے کی کوشش کروں گا۔۔ کیونکہ اب میں پاپا بننے والا ہوں اسفند نے دل کی بات کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا تھا۔

میرے خیال سے گھر پہنچ کر سب سے پہلا فون آپ کے سسر جی کو کرنا پڑے گا۔ جن کو بہت شدت سے اپنے پوتے پوتی چاہیے تھے۔ان کو بتانا پڑے گا کہ ان کی بہو اور بیٹا پورا انتظام کر رہے ہیں۔ جلد ہی ان کو دادا ابو بنانے کا۔اسفند کی بات پر دل کو اور شرم آرہی تھی۔۔

وہ دونوں بے حد خوش تھے یہ احساس ہی اتنا خوبصورت تھا کہ دونوں کے گال بلش کر رہے تھے اسفند نے گھر آکر اپنے پاپا کو فون کر کے بتایا تو۔۔ خوشی سے اس کے پاپا کی تو ایڑی زمین پر نہیں لگ رہی تھی۔۔

اسفند کے پاپا بہت ساری دعائیں دے رہے تھے۔۔

اپنے بیٹے اور بہو کو جلدی ملنے کے لیے بلایا تھا کیونکہ اسفند اس حادثے کے بعد جب ایک سال تک آئی لینڈ پر رہا تھا۔۔

تو اسفند کے پاپا اپنے اکلوتے بیٹے کو دیکھنے اور ملنے کو بہت دل کرتا تھا۔ مگر اسفند کی سکیورٹی کی وجہ سے وہ ملنے نہیں آ سکتے تھے۔۔

مگر اسد سے ان کو ہر صورتحال سے اگاہ اور باخبر رکھتا تھا۔۔اب سب کچھ نارمل تھا تو شہریار صاحب چاہتے تھے۔ کہ ایک بار آ کر بچے ان سے ملے اسفند نے وعدہ کیا تھا۔۔ کہ جیسے ہی ٹائم ملے گا وہ ضرور آئے گا۔۔

مگر اس وقت تو وہ چھ مہینے پہلے ہی آؤٹ اوف کنٹری رہ کر آیا تھا تو ایسے لیے کام کافی بڑھ چکا تھا۔۔

تو اسفند کا جانا ناممکن تھا۔۔ شہریار صاحب نے دل اور اسفند کو بہت سی دعائیں دینے کے بعد فون بند کر دیا تھا۔۔۔

اب اسفند نے اسد کا نمبر ملایا تھا کیونکہ اسفند لاکھ لڑائی کر کے آیا ہو۔۔ مگر اسفند شہریار کی خوشی بنا اسد خان کو بتائے ادھوری تھی۔۔

یہی تو ان کے رشتے کی خوبصورتی تھی کہ ایک پل میں اگر جھگڑا ہوتا تو دوسرے پل میں ایسے ہو جاتے تھے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

جیسے ہی اسد کے کان میں یہ خبر پڑی اسفند شہریار باپ بننے والا ہے۔ اسد خان کی خوشی کے مارے باچھیں کھل اٹھی تھی۔۔

وہ بہت خوش تھا اور اسفند کو بہت بہت مبارکباد دے رہا تھا۔ اس کے بعد مسکان نے بھی اسد اور دل کو بہت سارے مبارکباد اور دعائیں دے کر فون بند کر دیا تھا۔

ـ○○○○○○○○○○○○○

مسکان اپنی زندگی کو نارمل کرنے کی جی توڑ کوشش کر رہی تھی۔وہ ٹیبل پر جا کرانابیہ کو نظر انداز کرنے کی پوری کوشش کرتی تھی۔اسد اور اس کا رشتہ پہلے جیسا تو نہیں تھا۔مگر مسکان تلخیوں میں کمی لانے کی پوری کوشش ضرور کر رہی تھی۔

زندگی تھوڑی سی نارمل ہونے لگی تھی۔مسکان جو اپنے روم میں بچوں کو دیکھنے کے بعد ابھی کمرے میں آکر آرام کی غرض لیٹی ہی تھی کہ روم کا دروازہ کھٹکا تھا۔۔آجاؤ اجازت ملتے ہی مریم پھولی ہوئی سانس کے ساتھ روم میں داخل ہوئی تھی مسکان بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی مریم کی گھبراہٹ کو دیکھ کر۔

مریم کیا ہوا ہے کیوں اتنی گھبرائی ہوئی ہو بچے تو ٹھیک ہیں نا مسکان کو فورن سے اپنے بچوں کی فکر ہوئی تھی۔۔جی میم بچے تو بالکل ٹھیک ہیں مگر انابیہ بی بی اپنے روم میں بے ہوش پڑی ہیں۔۔

کیا ہوا ہے اسے۔۔ میم پتہ نہیں میں تو ان کے روم میں صفائی کرنے کے لیے گئی تھی مگر وہ بیڈ کے پاس بے ہوش پڑی ہیں اور ان کے سر میں سے خون بھی نکل رہا ہے۔۔

مسکان دل کی بہت نرم تھی بے شک اس کا رشتہ انابیہ کے ساتھ ایسا تھا کہ وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ مگر اس وقت اسد گھر میں موجود نہیں تھا۔اس لیے وہ انسانیت کے ناتے مریم کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے انابیہ کے روم تک آگئی تھی۔

روم میں سچ مچ انابیہ بے ہوش پڑی تھی اور اس کے سر سے خون بھی کافی بہہ رہا تھا شاید وہ جب بے ہوش ہو کر گری تو اس کا سر سائڈ ٹیبل کے کونے سے ٹکرا گیا تھا۔

مسکان نے مریم کے ساتھ مل کر انابیہ کو زمین سے اٹھا کر بیڈ پر لٹا یا دیا تھا ۔۔مریم مجھے جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر دو۔۔اور تم جا کر اسد صاحب کو فون کرو اور ان کو بتاؤ کہ انابیہ بی بی ہوش ہو گئی ہیں۔وہ ڈاکٹر کو لے کر جلدی سے گھر آئے۔۔جی میم۔۔مریم فرسٹ ایڈ باکس مسکان کے پاس رکھتے ہوئے جلدی سے اسد کو فون کرنے کے لیے بھاگی تھی۔۔

اسد مریم کی کال پر فورن ہی آفس سے نکلا پڑا تھا اسد نے راستے میں ہی ڈاکٹر کو فون کر دیا تھا۔

تا کہ ڈاکٹر جلدی سے گھر پر پہنچ جائے۔ڈاکٹر کا کلینک گھر کے نزدیک تھا اس لیے ڈاکٹر اسد کے آنے سے پہلے ہی گھر پہنچ گئی تھی۔ڈاکٹر اس وقت انابیہ کو ڈرپ لگا رہی تھی۔۔انابیہ کو حوش آ چکا تھا۔اور ڈاکٹر اس کے سر کی ڈریسنگ بھی کر چکی تھی۔

ڈاکٹر سب ٹھیک ہے کوئی پریشانی والی بات تو نہیں اسد نے روم میں آتے ہی ڈاکٹر سے سوال کیا تھا۔
نہیں اسد صاحب پریشانی والی بات ہو سکتی تھی۔

اگر آپ کی وائف عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وقت پر ان کے سر کی ڈریسنگ نہ کرتی تو۔ان کی ڈریسنگ سے ان کا خون ضائع ہونے سے کافی حد تک بچ گیا ہے۔۔
بس یہ سمجھ لیں کہ آج آپ کی وائف کی وجہ سے ان کو ایک نئی زندگی ملی ہے۔۔ورنہ ان کے سر پر لگا ہوا کٹ جتنا گہرا تھا میرے آنے تک تو اس سے تو بہت خون بہہ کر ضائع ہو جاتا۔۔جس سے ان کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا تھا۔۔

ڈاکٹران کے بے ہوش ہونے کی وجہ کیا تھی۔اسد کوانابیہ کا بے ہوش ہونا فکر میں لاحق کر گیا تھا کیونکہ وہ بر گیڈ یئر صاحب سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ وہ ان کی بیٹی کو عزت اور حفاظت دونوں دے گا اس کی صحت کا خیال رکھے گا۔۔

نہیں سر پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے آپ کی کیا لگتی ہے۔ڈاکٹر ہیں شاید کچھ بتانا چاہتی تھی۔۔جی ڈاکٹر آپ مجھے ان کے بارے میں سب بے فکر ہو کر بتا سکتی ہے۔۔۔یہ میری وائف سیکنڈ وائف ہے۔

ڈاکٹر نے بہت حیرانی کے ساتھ اسد کی طرف دیکھا تھا کیونکہ یہ وہی ڈاکٹر تھی جس نے مسکان کا روٹین چیک اپ لے کر ڈلیوری تک علاج کیا تھا۔

اس لیے وہ مسکان کو کافی اچھی طرح سے جانتی تھی اس وقت اس نے اسد کی طرف ایسے دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو کہ ۔ سر کون سی مصیبت آ گئی تھی جو آپ کو سیکنڈ شادی کرنی پڑی۔

اتنی پیاری بیوی اور اتنے پیارے دو بچے تھے مگر وہ بیچاری منہ سے کچھ نہیں بولی کیونکہ اس کا جو کام تھا اسے وہ کر کے چپ چاپ جانا تھا۔۔

سر آپ کے لیے خوشخبری ہے آپ کی سیکنڈ وائف پریگننٹ ہے۔ مگر سر آپ کے لیے پریشانی کی بات یہ ہے کہ ان کی ایج بہت کم ہے۔اور یہ فزیکل طور پر بھی کافی ان فٹ ہے۔اس لیے آپ کو ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا پڑے گا۔ڈاکٹر نے جو الفاظ بولے تھے وہ بم بن کر اسد اور انابیہ پر گرے تھے۔۔ان الفاظوں کو سنتے ہی اسد کر دماغ میں صرف مسکان کا چہرہ آیا تھا

۔۔

اوراس نے ارد گرد نظرے دوڑا کر دیکھا تو مسکان کہی نہیں تھی۔۔ڈاکٹر کیا یہ بات آپ مسکان کو بتا چکی ہے۔۔جی سر آئی ایم سوری مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ آپ کی سیکنڈ وائف ہے۔۔اور ناہی مسکان میم نے کوئی ری اکٹ کیا ہے۔وہ روم سے چپ چاپ چلی گئی تھی۔۔

ڈاکٹر تم دعا کرو کہ مسکان کو کچھ نہ ہو ورنہ میں تمارے پورے خاندان کو ختم کر دوں گا۔اسد روم سے بھاگتے ہوئے بولا تھا۔اسد کی چھٹی اس سے بتا رہی تھی کہ مسکان اس وقت اپنی جان کے لیے خطرہ ہے وہ یہ خبر سن کر کسی بھی حد تک جاسکتی تھی۔۔

مسکان کہاں ہو تم پلیز جہاں بھی ہو اپنے ساتھ کچھ غلط مت کرنا جیسا تم سوچ رہی ہو۔۔ویسا کچھ بھی نہیں ہے وہ پاگلوں کی طرح سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے اپنے روم کا دروازہ کھول کر دیکھ رہا تھا۔

مگر مسکان کو روم میں نہ پا کر اسد نے واش روم کا دروازہ کھول کر دیکھا تھا۔

مسکان وہاں پر بھی نہیں تھی اسد واپس بھاگتا ہوا بچوں کے روم میں آیا تھا۔۔مسکان کو وہاں پر بھی نہ پا کر اسد کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔۔

کیئر ٹیکر سے پوچھا تو انہوں نے کہا میم دو گھنٹے سے روم میں آئی ہی نہیں ۔۔اب اسد کی پریشانی مزید بڑنے لگی تھی۔پرنسس کہا ہو اللہ کے واسطے کچھ غلط مت کرنا۔۔اسد کو پتہ تھا کہ مسکان گھر سے باہر اکیلی کہی پر بھی نہیں جاتی تھی۔۔

مگر پھر بھی اسد نے گیٹ پر بیٹھے ہوئے سکیورٹی گارڈ سے تصدیق کی تھی۔ مگر انہوں نے بھی یہی بتایا کہ میم نیچے نہیں آئی۔۔
ایک دم سے اسد کا خیال چھت کی طرف گیا تھا۔اے میرے اللہ تو میری حقیقت سے واقف ہے پلیز اگر میری نیکی رائے گا نہیں گئی تو،اس کے بدلے میری پرنسس کی جان بچا لینا۔

اے میرے اللہ وہ لڑکی میری زندگی ہے اے اللہ میں نے کسی کو زندگی دینے کی کوشش کی ہے۔اس کے بدلے مجھے میری پرنسس کی زندگی دے دینا۔

وہ اپنے منہ میں دعائیں کرتے ہوئے بھاگتا ہوا چھت کی سیڑھیاں چڑھ کر بڑی تیزی کے ساتھ چھت پر پہنچ گیا تھا۔۔اس کے دماغ نے جو سوچا تھا مسکان وہی کرنے کے لیے چھت کے کنارے سے بس تھوڑی دوری پر ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔

پرنسز پلیز آپ کو بچوں کی قسم ہے کوئی غلط قدم مت اٹھانا۔میں آپ سب سمجھاتا ہوں۔پلیز ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ایسا غلط قدم مت اٹھانا خدا کی

نظروں میں بھی آپ ہمیشہ گنہگار ہی رہو گے کیوں خود پر دوزخ کی آگ واجب کرنے لگی ہو۔

مسکان چھت کے کنارے کے اتنے پاس کھڑے ہوئی تھی کہ۔ اگر اسد زبردستی اس تک پہنچنے کی کوشش کرتا تو۔ مسکان اسد کے آنے سے پہلے نیچے چھلانگ لگا چکی ہوتی۔۔ اس لیے اسد اس سے دور کھڑا ہو کر اسے مطمئن کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مسکان کی حالت اس وقت بہت خراب تھی اس کا پورا چہرہ آنسوں سے بھیگا ہوا تھا بال گلے میں بکھرے ہوئے تھے۔ اور دوپٹے نام کی اس کے گلے میں کوئی چیز نہیں تھی وہ اس وقت بالکل ابنارمل لگ رہی تھی۔۔

اسداب بھی آپ کو لگتا ہے کہ کچھ ایسا ہے جو آپ بول کر مجھے مطمئن کر سکتے ہے۔وہ روتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کو لے جا رہی تھی۔۔

مسکان پلیز اپنا ہاتھ مجھے دو کوئی حکامت مت کرنا۔آپ کو ہی تو تمایا تھا اپنا ہاتھ مگر آپ نے تو بیچ سفر میں ہی چھوڑ دیا۔۔وہ اپنے ہاتھ کو پیچھے کی طرف کرتے ہوئے ہیچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔

مسکان اپنے قدم چھت کے کنارے کی طرف لے جا رہی تھی۔۔پرنس پلیز مجھے ایسی سزا مت دینا یار ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہے۔اسد بے بسی سے تڑپ کر بول رہا تھا۔

بچوں کے لئے آپ نے ماں کا انتظام کر تو دیا ہے۔وہ آپ کو آپ کے بچوں کو بہت اچھی طرح سے سمھبال سکتی ہے۔اور اب تو آپ۔باپ بننے والے

ہے۔اور وہ آپ کے بچے کی ماں آپ نے اسے پوری طرح سے اپنا لیا ہے۔بس مجھے بیوقوف بناتے رہیں۔

مسکان خان آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہیں گا۔اور مسکان اتنی پاگل تھی کہ آپ کی باتیں سن کر یقین کرنے لگی تھی۔۔مسکان چھت کے کنارے پر پہنچ چکی تھی۔اس کا ایک اور قدم اسے نیچے گرانے کے لیے کافی تھی۔۔اسد کا سارا دھیان اس کے قدموں پر تھا۔

اسد نے مسکان کو اپنی باتوں میں لگا کر رکھا ہوا تھا تا کہ وہ مسکان کو اپنی طرف کھینچ سکے۔اسد آپ تو روز میرے پاس ہوتے تھے نہ پھر کب آپ اس کے اتنے قریب ہو گئے کہ مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔مسکان کا بیہور اس وقت نورمل تھا۔۔وہ اپنے سینسس میں نہیں تھی۔۔

آہ آہ۔اسد نے موقع دیکھ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔۔ چھوڑ دے مجھے میں جینا نہیں چاہتی۔مجھے مر جانے دے۔اسد کے زور سے اپنی طرف کھینچنے پر دونوں ہی اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائے تھے۔

اسد سیدھا زمین پر آ گرا تھا اور مسکان اس کے سینے پر آکر گری تھی۔اسد نے اپنا ہاتھ مضبوطی سے مسکان کی قمر پر باندھ رکھا تھا۔اسد کی پکڑ سے وہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی نکل نہیں سکتی تھی۔۔

مسکان اپنا آپ اسد سے چھوڑوانے کی جیتوڑ کوشش کر رہی تھی۔کیا چاہتے ہیں آپ وہ چیخی تھی، جینے بھی نہیں دیتے مرنے بھی نہیں دیتے۔مسکان کی حالت دیکھ کر اسد کی آنکھوں میں بھی آنسوں آ گئے تھے۔۔کیسے مرنے دوں آپ کو آپ تو اسد خان کی جینے کی وجہ ہو۔

مت بولیں اتنے محبت بھرے الفاظ مجھے سب جھوٹ لگتے ہیں۔۔مسکان میری آنکھوں میں دیکھو کیا آپ کو میری محبت جھوٹی لگتی ہے۔۔مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی مجھے چھوڑے۔۔

وہ اپنی کمر سے اسد کا ہاتھ چھوڑوا رہی تھی۔اسد اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور نیچے جھک کر زبردستی مسکان کو اپنی گود میں اٹھالیا،مجھے نیچے اوتاریں اسد ورنہ میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔لے لو اگر لے سکتی ہو تو۔
مسکان کا غصہ اس وقت عروج پر تھا۔اسد نے مسکان کو اتنے غصے میں پہلی بار دیکھا تھا۔مسکان نے پورے زور سے اسد کے بازوں پر اپنے دانتوں سے کاٹا تھا۔مگر مجال ہے کہ اسد کے منہ اف بھی نکلا ہو۔
وہ مسکان کو لے کر چھت سیڑھیاں اتر کر روم میں آگیا تھا مسکان نے اپنے دانت اب بھی اسد کے بازو میں گاڑر کھے تھے۔۔

مسکان نے خود اپنی مرضی سے ہی دانت باہر نکالے تھے۔اسد وائٹ شرٹ پر مسکان کے دانتوں کے نشان خون میں لتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ مگر اسد کو اس وقت اس تکلیف سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔اسد کی آنکھوں کے سامنے سے وہ نہیں جا رہا تھا۔جب وہ چھت پر پہنچا تھا اور مسکان کنارے پر کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اگر میرا رب آج مجھے سہی وقت پر نہ پہنچاتا تو آج میری پرنسس میرے ساتھ نہیں ہوتی۔۔۔یہ سوچنا ہی اتنا جان لیوا تھا کہ اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی۔۔وہ مسکان کو بیڈ پر لیٹا کر جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے جگ سے پانی ڈال کر ایک ہی سانس میں پی گیا تھا۔۔

اس نے پانی کو اتنی بے دھیانی اور جلدی میں پیا تھا کہ بہت سارا پانی اس کی شرٹ پر گر گیا تھا۔اسد آپ ٹھیک ہے۔اسد کی عجیب سی حالت دیکھ کر مسکان کو اسد کی فکر لاحق ہونے لگی تھی۔۔

ہوں

۔وہ چونکہ گیا تھا مسکان کی آواز سے۔

کیو کیا مسکان آپ نے ایسا۔آپ کو ایک بار بھی میرا اور بچوں کا خیال نہیں آیا۔ہم کیسے جیتے آپ کے بنا۔۔آپ مجھ سے اتنی بدگمان ہو گئی ہے۔کہ اپنی جان لینے جارہی تھی۔۔

تو اب بھی کوئی کسر باقی رہے گئی جو آپ پوری کرنی چاہتے ہیں۔۔مسکان تنزیہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے ہوئے بولی تھی۔۔میرے نام کی

محبت میرا اسر نیم میرا بھروسا اور اب جو بھرم باقی رہ گیا تھا کہ اسد خان صرف میرے بچوں کا باپ ہے وہ بھرم بھی آپ نے چکنا چور کر دیا۔

پلیز اسد اب یہ مت کہنا کہ آپ اس لڑکی سے محبت نہیں کرتے۔ کیوں کے بنا محبت کے نکاح اور بچے نہیں ہوتے۔ نہیں میں اب آپ کو کوئی صفائی نہیں دوں گا۔۔ میرا سچ میرا رب جانتا ہے تو میرا انصاف بھی وہی کرے گا۔۔

اسد پلیز مجھے جانے دیں آپ کی شرط تھی کہ میں بچوں کو اپنے ساتھ نہیں لیجا سکتی۔ مجھے منظور ہے۔ مسکان کی بات پر اسد نے بڑی بے یقینی سے مسکان کی طرف دیکھا تھا۔

جیسے اسے یقین ہی نا آرہا ہو کہ اس کی پرنسس ایسا بول سکتی ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں اپنی جان دوں تو پلیز مجھے میرے حال پر چھوڑ دے۔

ٹھیک ہے تیار ہو جائے اور بچوں کو بھی تیار کر لیں میں آپ اسفند کی طرف چوڑ آؤں گا۔۔اسد کے جواب پر مسکان نے بھی چونکہ اسد کی طرف دیکھا تھا۔مسکان کو بھی اتنی آسانی سے اسد کے مان جانے کی امید نہیں تھی۔

اسد مسکان کی خودکشی والی حرکت سے بہت ڈر گیا تھا۔۔۔اس نے یہی سوچ کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ مسکان اور بچوں کو وہ اسفند اور دل کے پاس چوڑ آئے گا۔۔

یہ فیصلہ کرنا اسد کے لیے کتنا مشکل تھا یہ بات صرف اسد خان کا دل ہی جانتا تھا، مگر نہ تو وہ اپنی پرنسس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ سکتا تھا۔اور نہ اپنے بچوں کو ان کی ماں سے دور کر سکتا تھا۔

بے شک اس نے بے وفائی جان بوجھ کر نہیں کی تھی مگر وہ اس وقت سزا کا مستحق تو تھا۔جب پیار میں ملاوٹ ہو جائے تو محبوب کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔

جیسے اس وقت مسکان سنگ دل بن کر اسد سے دور ہونا چاہتی تھی۔اسد کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی مسکان اپنا دل اسد کے لیے صاف نہیں کر پا رہی تھی۔۔

اور اب تو اسد کو کوئی گنجائش بھی نظر نہیں آ رہی تھی اسد اسے مزید تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا
اس لیے اس نے اپنے لیے یہی سزا تجویز کی تھی۔

کہ وہ اپنے بچوں اور مسکان کو اسفند کے گھر چھوڑ کر پر سکون رہنے دے گا
۔اور خود اپنے گھر میں رہ کر اپنے بے رونق اور بے رنگ گھر کو دیکھ کر اپنی
سزا کاٹے گا۔

یہ تو سچ تھا کہ اسد نے کبھی یہ تصور نہیں کیا تھا کہ زندگی ایسے موڑ پر بھی لا
کھڑا کرے گی جب اسے اپنی زبان سے مسکان کو گھر سے جانے کی
رضامندی دینی پڑے گی۔۔

اسد بچوں آپ اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔۔مجھے پتہ ہے کہ آپ
بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔اور آپ ان کے بنا نہیں رہ سکیں گے۔۔

اسد کی حالت اس وقت ٹھیک نہیں تھی۔جو مسکان کو صاف نظر آ رہی
تھی۔کیونکہ اسد خان کا اتنی آسانی سے مسکان کے جانے کے لیے مان جانا

اس بات کی دلیل تھا کہ۔اسد دماغی طور پر بہت اپسیٹ ہے۔۔۔مسکان لاکھ اسد سے ناراض ہو مگر وہ کبھی بھی اس کے لیے نہ تو بددعا کر سکتی تھی۔نہ اس کا کبھی برا سوچ سکتی تھی۔

اگر اسد خان نے اس سے اتنا پیار کیا تھا۔تو جان پر تو مسکان کے بھی بن جاتی تھی اسد کو ذرا سا تکلیف میں دیکھ کر۔

نہیں آپ بچوں کو اپنے ساتھ لے جائیں آپ ان کی دیکھ بھال مجھ سے بہتر کر سکتی ہیں۔ویسے بھی آپ جتنا مجھے ظالم سمجھتی ہیں۔۔میں اتنا ظالم نہیں ہوں میں کیسے آپ کو اپنے بچوں سے دور کر سکتا ہوں۔
اور کیسے بچوں کو ان کی ماں سے دور رکھ سکتا ہوں۔۔۔

بچوں کو تیار کر لو میں آپ کو اسفند کے گھر چھوڑ آؤں گا۔۔اسد اس وقت اتنے سپاٹ اور نارمل چہرے سے مسکان کے ساتھ بات کر رہا تھا۔

کہ مسکان کو سچ میں اسد کی فکر ہونے لگی تھی۔آپ بچوں کے بنا کیسے رہیں گے۔مسکان نے پھر سے وہی سوال دہرایا تھا۔

جیسے آپ کے بنا رہوں گا۔جب اسد خان مسکان کے بنا رہ سکتا ہے تو پھر اپنے بچوں کے بنا بھی رہ لے گا۔

آپ یہ سوچ کر پریشان نہ ہو آپ وہ کریں جس سے آپ سکون ملتا ہے۔۔

میں نے جو کیا ہے شاید اس کا کوئی ازالہ نہیں ہے۔

میں اپنی غلطی ماننے کے لیے تیار ہوں اس لیے آپ جو بھی مجھے سزا دیں گی مجھے قبول ہے۔

پلیز آپ سے اتنی ریکویسٹ ہے کہ آپ اپنی جان کے لیے خطرہ نہیں بنے گی۔

اگر آپ اپ کو لگتا ہے کہ کبھی بھی اسد خان نے آپ سے سچی محبت کی ہے۔ تو اس محبت کے واسطے آپ مجھ سے یہ ایک وعدہ کریں۔۔ اسد کو اب بھی صرف مسکان کی فکر تھی۔

اسد اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا تھا۔ وہ اس وقت ٹیرس پر جا کر اپنے غم کو دھوئیں میں اڑا کر کم کرنا چاہتا تھا۔

مسکان بڑی بے دلی کے ساتھ اٹھ کر تیار ہونے لگی تھی۔ پھر جا کے اس نے کیئر ٹیکر سے بچوں کو بھی تیار کرنے کا بول دیا تھا۔۔

اب وہ اپنے روم میں سوفے پر بیٹھے ہوئے گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اس کا یہ فیصلہ صحیح ہے۔۔

کیا میں صرف اپنے سکون کے لیے اتنی ساری زندگیوں کو خراب کر کے صحیح کروں گی۔۔

وہ سوچ رہی تھی کہ دل جو اس وقت پریگننٹ ہے اور یہ ان کی زندگی کی پہلی خوشی ہے۔

تو کیسے میں جا کر اپنے بھائی اور بھابھی کی زندگی میں زہر گھول دوں۔۔ کیا میں اتنی بری نند ہوں۔
کہ میں اپنے بھائی اور بھابھی کی زندگی کو خراب کرنے کی وجہ بن جاؤں۔۔

کیا یہ میرا فیصلہ ٹھیک ہوگا۔ اگر میں ہر وقت بھائی کے سامنے رہوں گی۔۔ تو میری زندگی کی تلخیاں اسفند بھائی اور دل کی زندگی پر بھی نمایاں ہونگے گی۔۔

۔اور میرے بچے جن کو اسد جیسا پیار کوئی نہیں دے سکتا۔۔ باپ کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔

توکیامیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کوان کے باپ سے دور کر کے صحیح کروں گی۔

وہ اسی سوچوں میں گم تھی۔۔جب بکھرے ہوئے حلیے کے ساتھ اسد روم میں واپس روم آیا تھا۔مسکان کو تیار دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ مسکان تیاری کر کے بیٹھی ہوئی ہے۔

اور وہ اسد کے فیصلے پر رضامند ہے اسد بنا کچھ بولے ہوئے ہی واش روم میں کپڑے چینج کرنے چلا گیا تھا۔

اور چینج کرنے کے بعد جب باہر آیا تو اپنا فون اور والٹ اٹھاتے ہوئے اس نے ایک سے حسرت بھری سے ہوئی نظر مسکان پر ڈالی تھی۔۔

اور ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بولا تھا۔۔آ جائیں میں گاڑی میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔کیوں آپ ہمیں ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔۔مسکان نے سوال کیا تھا۔۔

جب آپ کو میرا ساتھ اتنی تکلیف دیتا ہے مسکان تو پھر میں کیسے آپ کو تکلیف دینے کی غرض سے آپ کے ساتھ چلو۔۔۔

وہ بڑے ٹوٹے ہوئے لہجے سے بول رہا تھا۔اسد میں ایک شرط پر اس گھر میں رہنے کے لیے تیار ہوں۔

میں آپ کی ہر شرط ماننے کے لیے تیار ہوں مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے۔۔وہ دروازے سے پلٹ کر دو ہی قدموں میں واپس آگیا تھا۔۔

اور اپنا فون صوفے پر رکھتے ہوئے مسکان کی گود میں سر رکھ کر ایڑیوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔

آپ گھر میں رہ کر نہ مجھ سے بات کریں گے نہ ہی میری طرف دیکھیں گے ۔۔میں آپ کے لیے اجنبی ہوں۔اور آپ میرے لیے اجنبی ہیں۔۔

آپ کا اور میرا کوئی لینا دینا نہیں ہو گا۔۔بس ہم دونوں اس گھر میں اپنے بچوں کے لیے رہیں گے یہ مت سوچیے گا کہ یہ فیصلہ میں نے آپ کی محبت میں کیا ہے۔۔

میں نے یہ فیصلہ بہت ساری زندگیوں کو خراب ہونے سے بچانے کے لیے کیا ہے۔۔میں اسد بھائی اور دل کی زندگی میں مشکلیں کھڑی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اور نہ ہی اپنے بچوں کو ان کے باپ کے پیار سے محروم کرنا چاہتی ہوں۔۔
اسد نے سر اٹھا کر مسکان کی آنکھوں کی طرف دیکھا تھا۔

مسکان کی آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ نیچے گر رہے تھے اور اس کے گالوں کو بگور ہے تھے۔۔

آنسو تو اسد کی آنکھوں میں بھی بھر آئے تھے مسکان کی بات سن کر۔۔ مگر اسے مسکان کا یہ فیصلہ اس گھر سے جانے کے فیصلے سے زیادہ اچھا لگا تھا۔۔

چلو محبوب آنکھوں کے سامنے تو رہے گا۔۔ آتے جاتے دیدار تو ہوتا رہے گا ۔۔یہی سوچ کر اس نے حامی بھر لی تھی۔۔

ٹھیک ہے مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔میں آپ کے ساتھ اس روم میں بھی نہیں رہوں گی۔

میں اپنے بچوں کے ساتھ میں ان کے روم میں رہوں گی۔۔

میں آپ کا کوئی کام نہیں کروں گی۔مجھے یہ بھی منظور ہے۔۔میں ٹیبل پر آپ کے ساتھ کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔منظور ہے

آپ مجھے اپنے قریب لانے کے لیے کوئی زور زبردستی نہیں کریں گے۔۔۔

یہ بھی منظور ہے

مسکان اب یہ مت کہنا کہ میں آپ کو سانس کو بھی نہیں لینے دوں گی۔۔

کیونکہ میری سانسیں تو پہلے ہی آپ بند کر چکی ہے اپنی شرطیں منوا کر۔اب مزید کچھ مت نہ کہنا۔

اسد اپنے آنسوں کو روکتے ہوئے مسکان کے پاس سے اٹھ کر بیٹھ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر ٹانگوں کو نیچے لٹکائے ہوئے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا تھا

مسکان روم سے اٹھ کر اور بچوں کے روم میں چلی گئی تھی۔۔اسد اور مسکان کی زندگی میں کوئی رنگ نہیں تھا۔۔بڑی بے رنگ سی زندگی ہو گئی تھی۔مسکان اسد کی موجودگی میں روم سے باہر ہی نہیں آتی تھی۔۔
اسد مسکان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کتنے کتنے دن انتظار کرتا رہتا۔۔اسد کو دن مہینوں کے جیسے لگتے تھے اور مہینے سالوں جیسے۔وقت تم سا گیا تھا۔اسد انابیہ کی صحت کا پورا خیال رکھتا۔۔اس وقت بھی وہ انابیہ کے روم اسے دوائی دینے آیا تھا۔۔انابیہ صبح تیار رہنا آپ کا آپ کو ڈاکٹر کے پاس چیکپ کے لیے جانا ہے۔۔

انابیہ اسد کو بڑی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔انابیہ میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔جی جی سن رہی ہوں۔اسد کو انابیہ کا بدلہ ہوا انداز سمجھ میں آتا تھا مگر وہ اسے نظر انداز کر دیتا تھا۔۔۔

اسد انابیہ کو دوا دے کر واپس جا رہا تھا۔انابیہ نے اسد کا ہاتھ تھام لیا۔وہ اپنے معصوم سے دل کا کیا کرتی جو اسد کی محبت چاہتا تھا۔۔

اسد کیا مجھے آپ کے دل میں تھوڑی سی بھی جگہ نہیں مل سکتی۔

انابیہ پلیز ہمارے درمیان سب کچھ پہلے سے ہی تے تھا۔تو اس سوال کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔۔اسد پلیز اگر آپ مجھے اپنے دل میں تھوڑی سی جگہ دے دیں گے تو مجھے اچھا لگے گا۔۔اسد میں آپ سے پیار۔اسد پلٹ کر بہت تیکھی نظروں سے انابیہ کو دیکھا تھا۔۔

انابیہ پلیز میرے پاس آپ کو دینے کے عزت اور تحفظ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔۔اسد خان کے دل کا جام مسکان کی محبت سے بھرا ہوا ہے۔اس میں کسی اور کی گنجائش نہیں ہے۔اس میں زرا سی بھی ملاوٹ کی تو یہ چھلک جائے گا۔

وہ اپنا ہاتھ نرمی سے چھوڑوا کر روم سے نکل گیا تھا۔انابیہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں نکل آئے تھے۔۔۔۔

اے اللہ مجھے معاف کر دینا۔اگر میں غلطی پر ہوں تو۔۔میرا نکاح انابیہ کے ساتھ جن حالات میں ہوا ہے۔میرے اللہ تو ان حالات سے واقف ہے۔

میں چاہ کر بھی انابیہ کو اس کا کوئی حق نہیں دے پاؤں گا۔وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے اللہ سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔آج اسے اور مسکان کو الگ ہوئے پانچ مہینے

گزر گئے تھے۔اسد مسکان کو صرف بچوں کے روم لگے ہوئے کیمرے سے ہی دیکھ پاتا تھا۔۔

مسکان نے بچوں کے روم میں اسد کی انٹری بند کرر کھی تھی۔۔وہ۔بچوں کو تیار کر کے اسفند کے روم میں بھیج دیا کرتی تھی تا کہ اسفند کے پاس بچوں کے روم میں آنے کا کوئی بہانہ باقی نہ رہے۔۔

اسد روزرات کو کیمرے سے اپنی مسکان کو دیکھتا تھااور وہی سے اپنی گڈ مارننگ گڈ نائٹ اور آفس سے آنے جانے کی کسس بھی لیتا رہتا۔۔اس وقت بھی وہ یہی کر رہا تھا مگر مسکان شاید آج جلدی سو گئی تھی۔۔

اور بچے بھی اپنے کوٹ کے اندر آرام فرمارہے تھے۔اسد نے کیمرے کو زوم کرتے ہوئے مسکان کے چہرے کو دیکھا تھا جہاں کچھ آوارہ لٹیں مسکان کے

چہرے کا طواف کر رہی تھی جو اسد کو اس وقت زہر لگ رہی تھی اسد کے دل نے بڑی شدت کے ساتھ مسکان کی طلب کی تھی۔۔

آج پانچ مہینے نو دن اور 18 گھنٹے ہو گئے تھے اسد کو مسکان سے دور ہوئے مسکان اسد کے سامنے آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔اور نہ ہی اپنے کمرے میں اسد کو آنے کا کوئی موقع دیتی تھی۔۔

اسد اپنے وعدے کے ہاتھوں سے مجبور کس طرح سے یہ راتیں اور دن مسکان کے بنا کاٹ رہا تھا یہ تو صرف اسد اور اسد کا دل ہی جانتا تھا۔

اسد اپنے ہاتھوں سے مجبور ہو کر بیڈ سے اٹھا اور بچوں کے روم کی طرف چل پڑا تھا بنا انجام جانے کی مسکان کا ری ایکٹ کیا ہو گا۔۔وہ آج اپنے بے لگام دل کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔

جس اسد کی ہر رات مسکان کے نازک سے جسم پر تھکاوٹ اتارتے ہوئے گزرتی تھی۔۔اور ہر دن مسکان کا چہرہ دیکھ کر نکلتا تھا۔

اس نے اتنے مہینے بنا مسکان کے کیسے صبر کر لیا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔ آج وہ اپنے دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر اپنا وعدہ توڑتے ہوئے مسکان کے پاس کے روم میں جا رہا تھا۔۔

آہستہ سے دروازے کا ہینڈل گھماتے ہوئے اسد روم کے اندر داخل ہوا تھا۔۔روم میں ہلکی ہلکی سی روشنی تھی۔۔سامنے زمین پر میٹرس بچھائے ہوئے دونوں کے ٹیکر لیٹی ہوئی تھی۔مگر وہ جاگ رہی تھی اسد کو اندر آتے ہوئے دیکھ کر وہ دونوں اٹھ کر بیٹھ گئے تھی۔۔

اسد نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو روم سے باہر جانے کو کہا تھا وہ ایک منٹ سے بھی پہلے کمرے سے غائب ہو گئی۔۔۔اسد روم کا دروازہ لاک کرتے ہوئے مسکان کے بیڈ کے پاس آگیا تھا۔

ایک نظر اس نے اپنے شہزادے اور شہزادی پر ڈالی تھی جو بڑے آرام سے پر سکون نیند سو رہے تھے میری بیوی کو اپنے روم میں رکھ کر خوب عیاشیاں کر رہے ہو تم دونوں اور اپنے باپ پر تم لوگوں کو ترس نہیں آتا جو بیچارہ اکیلا کمرے میں پڑا رہتا ہے اسد ہلکے سے اپنے منہ میں ہی بڑبڑا رہا تھا۔۔

آج اتنے مہینوں کے بعد اسد مسکان کو اپنے پاس اتنے قریب دیکھ کر بہت بے چین ہو کر مسکان کے چہرے سے لٹو کو ہٹاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔

مسکان جو گہری نیند میں سو رہی تھی۔اپنی سانسوں کو گھٹتے ہوئے محسوس کر کے مسکان نے گھبرا کر آنکھیں کھولی تھی۔اسد کو اپنے چہرے کے اتنے نزدیک پا کر مسکان کچھ بولنا چاہتی تھی۔

مگر اسد اس کے لبوں پر کچھ اس طرح سے جھکا ہوا اپنی تشنگی مٹا رہا تھا کہ مسکان کے لیے تو سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا تو وہ بات کیسے کرتی۔۔مسکان کو اٹھا ہوا دیکھ کر اسد مسکان کے چہرے سے تھوڑا پیچھے ہوا تھا۔۔

مگر اس نے مسکان کو بولنے کی مہلت نہیں دی تھی۔مسکان کے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے ششش پلیز مسکان آج نہیں۔۔شوہر ہوں آپ کا اتنا تو حق

رکھتا ہوں کہ اتنے مہینوں کے بعد میں آپ کے وجود سے تھوڑا سکون پا سکوں۔۔

مجھے آپ کے سوا کہیں چین نہیں آتا آپ میرا یقین کریں یا نہ کریں ۔۔ مگر آج کی رات سب کچھ بول کر پلیز مجھے اپنے آپ میں سمیٹ لو۔

اگر اپنے شوہر پر تھوڑا ترس کھا لو گے تو تمہارے رتبے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ وہ بنا مسکان کی رائے جانے مسکان کے بالوں میں اپنا منہ چھپانے لگا تھا۔۔ مسکان اسد کے سامنے اسی لیے نہیں آتی تھی۔ کیونکہ وہ اسد کو دیکھ کر اس سے دور نہیں رہ سکتی تھی۔۔

آج جب اسد خود چل کر اس کے پاس آ گیا تھا تو مسکان چاہ کر بھی اسد کو خود سے دور نہیں کر سکتی تھی۔۔اسد اس کے اوپر لیٹا ہوا اس کے چہرے کو پوری شدت سے چوم رہا تھا۔۔

اسد کے لب مسکان کے چہرے کو چومتے ہوئے کھل کھلا رہیں تھے۔۔اسد نے ایک بار مسکان کے چہرے کو بڑی محبت سے دیکھا اور پھر سے وہ اس کے نازک سی پنکڑیوں پر اپنی شدتوں کے وار کرنے لگا تھا۔۔

وہ اس کی پنکھڑیوں سے ہوتا ہوا اس کی گردن کو چوم رہا تھا اس کی ہر کس کے بعد مسکان کی گردن پر چھوٹے چھوٹے نشان پڑنے شروع ہو گئے تھے جو اسد کی بے انتہا شدتوں کے ضامن تھے۔۔

وہ گردن سے ہوتا ہوا دل کے مقام پر آ پہنچا تھا مسکان کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔وہ اسد کی باہوں میں ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح پڑی ہوئی تھی۔

اسد مسکان کے پورے وجود پر اپنی شدتیں لوٹا رہا تھا۔مسکان کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔اور اسد کی تیز سانسیں مسکان کی سسکیوں سے ٹکرا کر اس کی سسکیوں کا دم توڑ رہی تھی۔

مسکان کی ہر سسکی کو اسد اپنے لبوں سے روک لیتا تھا۔۔اسد نے پوری رات نہ سکون لیا اور نا مسکان کو لینے دیا تھا۔۔وہ اب بھی جاگ رہا تھا مگر مسکان ہمیشہ کی طرح اسد کی شدتوں سے ٹوٹ کر اسی کے سینے میں سر چھپائے ہوئے سو گئی تھی۔

اسد خود کو بے حد پر سکون محسوس کر رہا تھا۔کیونکہ جو اسد خان کا سکون تھی وہ اس وقت اس کی باہوں میں پڑی ہوئی تھی۔

۔اسد اس وقت اپنے زندگی کے خوبصورت لمحے کو جی رہا تھا۔۔جب مسکان اس کی شدتوں سے ٹوٹ کر اس کے سینے میں سر رکھ کر سوتی تھی تو اسد کو یہ دنیا کا سب سے خوبصورت لمحہ لگتا تھا۔۔۔

53○○○○○○○○

دل میری جان آپ واش روم سے باہر تشریف لائیں گی۔یا میں اندر آ کر آپ کو اٹھا کر باہر لے کر آؤں۔

دل کب سے واش روم میں بند تھی۔اسفند کو دل کی بہت فکر ہونے لگ جاتی تھی جب بھی وہ تھوڑی دیر زیادہ واش روم میں بند ہوتی تھی۔۔

کیونکہ دل کو بہت زیادہ واٹمنگ ہوتی تھی۔دل جب سے پریگننٹ ہوئی تھی اسفند اس کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا۔۔

اسفند کی جان تو ویسے ہی دل میں اٹکی رہتی تھی اب تو دل اس کے پیارے سے بی بی کو پیدا کرنے والی تھی تو اسفند کیوں نہ اس کا خیال رکھتا۔

اسفند تو ابھی بی بی چاہتا ہی نہیں تھا، کیونکہ اسے لگتا تھا کہ دل کی ایج ابھی کم ہے، مگر اسفند کے پاپا کی ہر روز کی فرمائش یہی ہوتی تھی، کہ اسے پوتا یا پوتی چاہیے، اور دل بھی بے بی چاہتی تھی جب سے مسکان کے ہاں دو بچوں نے جنم لیا تھا۔۔

اب اسفند نے دل کی اور اپنے پاپا کی بات مان کر بی بی پلان تو کر لیا تھا، مگر اسے ہر وقت دل کی فکر لگی رہتی تھی، نہ تو دل کو کوئی کام کرنے دیتا تھا،

اور نہ ہی اسے بیڈ سے فضول میں اترنے دیتا مگر اسفند کو دل کی صحت کی پوری فکر تھی، اس لیے وہ روزا سے واک پر پر اپر لے کر جاتا تھا، اس کے کھانے سے لے کر اس کی ڈریسنگ تک کا خیال اسفند خود کرتا تھا۔

دل کو تو اس وقت اس نے ایک شہزادی بنا کر رکھا ہوا تھا، ویسے یہ تو الگ بات تھی کہ دل جب سے اسفند کی زندگی میں آئی تھی، اسفند نے اس کو شہزادی بنا کر ہی رکھا ہوا تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے لگتے بھی شہزادہ اور شہزادی کی جوڑی ہی تھے وہ اکڑوں مزاج اسفند شہریار تو بہت دور کہیں رہ گیا تھا۔ جس سے ہر کوئی ڈرتا تھا۔۔

یہ اسفند شہریار تو اپنی جان سے بھی پیاری بیوی کے سامنے کبھی اونچی آواز میں بات بھی نہیں کرتا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ دل سے ڈرتا تھا۔ مگر وہ اس کو پیار اتنا کرتا تھا کہ جب وہ اس کے ذرا سے غصے سے ڈرتی تھی تو اسفند کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا کہ اس کی جان اس سے ڈرے۔

اسفند کے بلانے پر جب دل واش روم سے باہر نہیں آئی تو اسفند کو فکر لاحق ہونے لگی تھی، وہ جلدی سے واش روم میں گیا دل اس کی امید کے مطابق الٹیاں کر کر کے بیسن کے سامنے نڈھال کھڑی ہوئی تھی۔
اسفند نے فورن سے آگے بڑھ کر ٹشو سے دل کا منہ صاف کرتے ہوئے اس کی پیٹ کو سہلایا تھا۔

دل کا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا جان آپ مجھے آواز نہیں دے سکتی تھی کیا۔۔آپ مجھ پر چلائیں مت۔ مجھے پہلے ہی بہت الٹیاں آ رہی ہیں۔

اور اوپر سے آپ کا بے بی اتنی ٹانگیں مارتا ہے میرے پیٹ میں درد ہونے لگ جاتا ہے۔ دل نے اسفند کی ذرا سی اونچی فکر والی آواز کو چلانا کہا تھا۔

کیونکہ اسفند اس سے بہت محبت اور نرمی سے بات کرتا تھا۔ جب بھی ذرا سی آواز اونچی کی تو دل نے اس کو چلانے یا غصے کا نام دے دیتی تھی۔

میری جان اسفند شہریار کا بچہ ہے تو ہاتھ پاؤں تو ضرورت سے زیادہ چلائے گا نا۔ آپ کو اس وقت مذاق سوجھ رہا ہے اسفند مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

چلوں میری جان حکم کرے میں آپ کو باہر لے کر چلتا ہوں۔ اسفند نے نیچے جھک کر دل کو اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا اور اسے کمرے میں لا کر آرام سے تکیے پر لیٹاتے ہوئے اپنے لبوں کو اس کے لبوں پر رکھتے ہوئے چوم لیا۔

اسففففند دل جب سے پریگننٹ ہوئی تھی اسے کس سے بہت الرجی ہوتی تھی اس لیے وہ اسفند کا نام لے کر چلا رہی تھی۔۔جی اسفند کی جان اسفند کس کر کے مسکرا رہا تھا۔۔آپ کوئی موقع خالی بھی جانے دے دیا کریں، ہر وقت کسس کر کر کے میری جان کھاتے رہتے ہیں مت کیا کریں مجھے غصہ آجاتا ہے۔

تو آپ غصہ کر لیا کریں، میں نے منع تھوڑی کیا ہے، اسفند دل کو چڑھا کر ہنسے جا رہا تھا،

اور ہنستے ہوئے اسفند کے ڈمپلز کو دیکھ کر دل اسفند کی گال کے اندر انگلی ڈال کر اس کی گہرائی چیک کر رہی تھی۔۔

آج کل دل کو اسفند سے ڈر تو بالکل بھی نہیں لگتا تھا۔۔کیونکہ اسفند نے دل کو حد سے زیادہ پیار کر کے اپنے سر پہ چڑھا رکھا تھا۔

جیسے آپ بے اختیار ہو کر میرے ان ڈمپلز کو دیکھتے ہیں۔ان کو چھوتی ہیں اسی طرح سے میں بھی خود پر اختیار نہیں رکھ پاتا۔جب آپ کے ان جوسی جوسی ہونٹوں کو دیکھتا ہوں۔

اسفند دل کے ہونٹوں پر اپنے لبوں کو رب کرتے ہوئے بول رہا تھا ۔۔اسفففند آپ سدھر نہیں سکتے۔۔۔نہیں اگر سدھرنا آپ سے دور رہنے کو کہتے ہیں تو مجھے نہیں سدھرنا میری جان۔۔

مجھے ایسے ہی رہنا ہے اپنی دل کے بہت پاس، اسفند دل کو نرمی سے اپنے سینے سے لگا کر اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے ہوئے تھا۔۔اب آپ پاپا بننے والے ہو۔تو اسفند نے دل کے بڑھے ہوئے پیٹ کو دیکھا۔

تو میرے خیال سے آپ کو بڑا ہو جانا چاہیے اور الگ بیڈ پر سونا بھی چاہیے۔۔ کیونکہ میں تو اپنی

بے بی کے ساتھ اس کے روم میں ہی سویا کروں گی۔۔دل نے اسفند کو دھماکہ خیز خبر سنائی تھی اتنی دھماکہ خیز خبر تھی کہ اسفند بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

اسفند کی جان ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا۔۔

اور نا ہی میں ہونے دوں گا۔۔آپ یہاں پر ہی رہو گی۔میرے ساتھ اور آپ کا بے بی سوئے گا اپنے بچوں والے بیڈ پر۔آپ کے بے بی کی تو ایسی کی

تیسی جو مجھے اپنے دل سے دور سونے کے لیے کہے اسفند نے صاف اور کورا سا جواب دل کو دے دیا تھا۔۔

آپ کو شرم نہیں آئے گی ہمارا چھوٹا سا بچہ اکیلا سوئے گا اور اس کے اتنے بڑے پاپا اس کی ماما کے ساتھ سوئیں گے۔۔ نہیں جی مجھے کوئی شرم نہیں آئے گی۔اپنی بیوی کے ساتھ سوتے ہوئے۔۔

میرے خیال سے شرم آپ کے بچے کو آنے چاہیے جو اپنے باپ سے آتے ہی اپنی ماں کے پاس سونے کا حق چھیننے کی کوشش کرے گا۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی اپنے بچے سے ہی جیلس ہوتے رہتے ہیں۔۔وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے اپنے بچے کی ٹپیکل ماں کی طرح اسفند سے بحث کر رہی تھی۔

آپ ماں بیٹے کی حرکتیں ایسی ہیں کہ مجھے جیلس ہونا پڑتا ہے۔۔آپ لوگ تو مجھ سے میری سیٹ ہی چھین رہے ہیں۔تو میں جیلس بھی نہ ہوں اسفند دل کی چھوٹی سی ناک کو پکڑ کر لاڈ سے کھینچتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اب چلے اٹھیں بہت مستیاں کر لی ہیں آپ نے جلدی سے یہ دودھ فنش کریں۔اس کے بعد ہم واک کرنے جائیں گے۔

اسفند چاہے جتنا بھی تھکا ہوا گھر کیوں نہ ہو آئے مگر وہ دل کی صحت پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔وہ ہر روز دل کو واک پر ضرور لے کر جاتا تھا چاہے دل کی مرضی ہو یا نہ ہو۔۔

پلیز مجھے دودھ نہیں پینا مجھے دودھ کو دیکھ کر مجھے ومیٹنگ محسوس ہونے لگتی ہے۔دل آپ کو پتہ ہے کہ دودھ آپ کو پینا پڑے گا۔۔تو پھر یہ روز آپ کے بہانے نہیں چل سکتے دودھ فنش کریں ومٹنگ آئے گی تو کر لینا۔

ایسا کرے آج دودھ آپ پی لیں آپ بھی تو پاپا بننے والے ہیں آپ کو بھی بہت ضرورت ہے دودھ پینے کی۔۔دل کی بچی سدھر جاؤ اور یہ دودھ فنش کرو۔۔

میں پاپا بننے والا ہوں اس خوشی کو میں آپ کو واک کروانے کے بعد آکر سیلیبریٹ کروں گا۔۔اسفند اپنے شرارتی لبوں سے مسکراتے ہوئے دل کو آنکھ مار کر بول رہا تھا۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا ہے میں واک کے بعد آرام سے سونا چاہتی ہوں دل اسفند کی بات کو سمجھتے ہوئے انکار کر رہی تھی۔۔۔ہاہاہا جیسے کہ میں نے آپ کی بات کی مان لینا ہے۔۔اسفند قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

کیونکہ دل کی لاکھ مزحمتوں کے بعد بھی اسفند وہی کرتا تھا۔۔جو اس کے دماغ میں سیٹ ہوتا بے شک وہ اپنی شدتوں کو بہت نرمی کے ساتھ دل پر برساتا تھا۔

مگر دور رہنے والی بات اسفند شہریار کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ کبھی کبھی تو دل رونا شروع کر دیتی تھی۔اسفند کی حرکتوں کی وجہ سے پھر اسفند کو آتی تھی ہنسی دل کو روتا ہوا دیکھ کر۔۔اور دل چیزیں اٹھا اٹھا کر اسفند کو مار مار کے اپنا غصہ نکالا کرتی تھی۔

یہ نو مہینے کیسے گزر گئے تھے پتہ ہی نہیں چلا تھا یوں ہی پیار بھری نوک جھوک کرتے ہوئے وقت تیزی کے ساتھ پر لگائے ہوئے اڑ رہا تھا۔ دل کا پیٹ اب کافی بڑا ہو گیا تھا۔۔اس کو سونے میں چلنے میں بہت تکلیف ہوتی تھی دل بہت نازک تھی۔

اسفند ایسے تو نہیں اسے اپنی کانچ کی گڑیا کہتا تھا وہ سچ میں ڈول کے جیسی ہی تھی۔۔ بالکل نازک اور چھوٹی سی جیسے جیسے ڈلیوری کے دن نزدیک آ رہے تھے۔۔

اسفند کی جان کو بنی ہوئی تھی پتہ نہیں کیوں اسے دل کی ڈلیوری سے اتنا ڈر لگ رہا تھا۔ حالانکہ اسفند ایک میچور آدمی تھا۔اسے پتہ تھا کہ ہر عورت اس سچویشن کو شادی کے بعد ضرور ہینڈل کرتی ہے۔

مگر دل کے معاملے میں اسفند بہت زیادہ پوزیف ہو رہا تھا۔آج وہ آفس میں اسی بات کو لے کر گہری سوچ پہ بیٹھا ہوا تھا جب اسد اس کے روم میں اچانک سے آ گیا تھا۔۔

کیا بات ہے اسفند شہریار بڑی ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں آج تمہاری۔۔اسفند کو بڑی گہری سوچ میں دیکھ کر اسد مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ہاں یار میں دل کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔۔خیریت کیا ہوا ہے دل کو اسد اپنی بہن کا نام سن کر پریشان ہو گیا تھا۔۔

یار تجھے پتہ تو ہے کہ دل کی ڈلیوری ڈیٹ اسی مہینے ہے بس میں اس کی وجہ سے پریشان ہوں۔
یار میں دل کی جان پر کوئی رسک نہیں لے سکتا

میرے خیال سے دل کو لے کر مجھے کسی اور ملک چلے جانا چاہیے جہاں پر اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال ہو سکے۔۔ تم خواہ مخواہ میں پریشان ہو رہے ہو انشاءاللہ دل کی ڈلیوری میں کوئی پرابلم نہیں آئے گی

ماشاءاللہ سے تم نے اس کی بہت اچھی طرح سے کیئر کی ہے اس کی ڈائٹ کا بہت خیال رکھا ہے۔

تو میرا نہیں خیال کہ کوئی مسئلہ ہو گا اتنا ڈرامت کرو یار۔

تم تو اپنی بیوی کے لیے اتنے زیادہ پوزیف ہو کہ اللہ کے بندے تمہاری تو ہر وقت ہوائیاں ہی اڑی رہتی ہیں۔۔ اسد نے اسفند کو سمجھانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔

اچھا تم میری ہوائیوں کو چھوڑو اور تم اپنی بتاؤ گھر میں سب کیسا چل رہا ہے۔ اسفند نے موضوع بدل کر اسد سے گھر کا حال چال پوچھا تھا۔

بس یار کچھ زیادہ ٹھیک تو نہیں ہے آپ کی بہن صاحبہ تو مجھے منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتی وہ تو اپنے بچوں کے روم تک ہی محدود رہتی ہیں۔

اور انابیہ اپنے روم میں ہوتی ہے بس میں اور مریم پورے گھر میں پاگلوں کی طرح گھومتے رہتے ہیں۔

مریم کو تو پھر بھی گھر میں کرنے کے لیے بہت سارے کام ہوتے ہیں۔ میں تو بس آفس سے گھر جانے کے بعد گھر میں کیٹ واک کرتا رہتا ہوں۔

کہ شاید آپ کی بہن کا دیدار ہو جائے مگر آپ کی بہن بالکل آپ پر گئی ہیں۔ ڈھیٹ اور ضدی اسد مسکان کی برائی کر رہا تھا۔

جناب آپ کی بہن بھی کچھ کم نہیں ہے وہی پٹھانوں والا دماغ ہے جس بات پر اڑ جاتا ہے بس اڑ جاتا ہے۔۔

وہ بھی ہو بہو آپ کی کاپی ہے اسفند کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔اس نے بھی فورن سے اس کی بہن کی خاصیت اس پر ظاہر کر دی تھی۔

اچھا انابیہ کا بھی تو ڈلیوری ٹائم ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔ہاں ٹھیک تو ہے مگر ڈاکٹر اس کے کیس میں کافی کمپلیکیشنز بتا رہے ہیں۔۔

حالانکہ میں نے تو اپنی طرف سے بہت کوشش کی ہے کہ وہ ٹھیک رہے مگر ڈاکٹر اس کی اتج کی وجہ سے کافی کمپلیکیشنز بتا رہی ہیں۔

اسداب اسفند سے کھل کر بات کر سکتا تھا۔کیونکہ اسفند نے ساری انفارمیشن پانچ دن کے اندر ہی حاصل کر لی تھی۔۔ایسے ہی تو اسے انڈر مافیا کا ٹائیگر کہتے تھے۔

اسد مجھے پتہ ہے کہ تم مسکان کو بہت پیار کرتے ہو اور تمہیں اس کی بہت زیادہ فکر بھی ہے۔ مگر اسد جب اللہ تعالی کی یہی مصلحت تھی اللہ نے تمہیں انابیہ کے لیے چنا ہے۔تاکہ تم اس کے دکھوں پر مرہم لگا سکو۔جب تم نے ایک نیک کام کر ہی لیا ہے تو میرے خیال سے تمہیں انابیہ کے شوہر ہونے کا حق بھی ادا کرنا چاہیے۔

اسفند نے دوستوں والا اسد کو مشورہ دیا تھا۔

ماشاءاللہ بہت اچھا مشورہ ہے اسفند شہریار آپ کا انابیہ کو کوئی حق دیے بغیر ہی آپ کی بہن نے مجھے جلاوطن کر رکھا ہے۔۔

نہ وہ میرے کسی کام کو ہاتھ لگاتی ہے نہ اپنی شکل مجھے دکھانا گوارا کرتی ہے۔۔نہ میرے روم میں آتی ہیں، نہ مجھے ان کے روم میں جانے کی اجازت ہے۔

اور اگر میں نے کوئی حق ادا کر دیا تو پھر تو آپ کی بہن مجھے قسم سے فائر مار کر میرا قصہ ہی ختم کر دے گی۔۔اپنی بہن کے کارنامے سن کر اسفند مسکرا رہا تھا۔۔کمینے اگر تم مجھے پہلے دن ہی سب کچھ بتا دیتے تو شاید میں مسکان کو سمجھانے کی کوشش کرتا مگر اب بھگتو جو کیا ہے۔

بھگت تو رہا ہوں بنا جرم کی سزا کو۔اسد نے بچارا سا منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔اسد انابیہ کے ساتھ جو ہوا وہ بہت غلط ہے اور تم نے بہت اچھا کیا اس کا ساتھ دے کر آخر اس میں اس بچی کا کوئی قصور نہیں تھا۔اور اس کے بچے کو اپنا نام دے کر تم ایک اور نیکی کما لو گے۔۔
جو بچہ ابھی تک اس دنیا میں آیا ہی نہیں ہم اسے کیسے گناہگار ٹھہرا سکتے ہیں ۔اسفند میں تماری بات سے متفق ہوں اسی لیے تو میں مسکان کے خلاف جا

کرانابیہ کو سپورٹ کر رہا ہوں۔تاکہ وہ اپنے غم سے باہر آسکے۔۔ مگر جب سے اسے اپنی پیریگنسی کا پتہ چلا ہے۔

شاید اس نے جینے کی چاہ ہی چھوڑ دی ہے۔۔اس لیے اس کی صحت دن بادن ڈاؤن ہوتی جا رہی ہے۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں ایسا کیا کروں جس سے وہ نارمل ہو جائے اور زندگی جینے کی تمنا پھر سے اس میں جاگ اٹھے۔

اسد وہ چاہ تم اس میں اپنی محبت سے ہی جگا سکتے ہو تم اگر اس سے حفاظت اور کیئر کے ساتھ ساتھ اپنی محبت بھی دو گے تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد ایک نارمل زندگی کی طرف آجائے گی۔

اسفندیار تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں اسے سب کچھ دے سکتا ہوں سوائے اپنی محبت کے یہ میرے بس میں نہیں ہے۔

اسد خان سوائے آپ کی بہن سے اور کسی سے محبت نہیں نبھا سکتا۔ وہ الگ بات ہے کہ آپ کی بہن صاحبہ کا یقین مجھ پر سے ختم ہو چکا ہے۔

وہ تو مجھے ایسے دیکھتی ہے جیسے میں دنیا کا سب سے بڑا گنہگار آدمی ہوں۔ اتنی کٹھور ہیں آپ کی بہن مجال ہے جو اتنے مہینوں میں اس نے کوئی نرمی دکھائی ہو ڈھیٹ بھائی کی ڈھیٹ بہن۔

تم میری بہن کی برائیاں کرنا بند کرتے ہو یا اپنا منہ تڑوا کر ہی دم لو گے

اسفند مزاق سے غرایا تھا۔

ویسے اگر تم یہاں پر ہوتے تو انابیہ کا نکاح تمہارے ساتھ ہونا تھا بہت اچھا ہوتا اگر انابیہ کا نکاح تمہارے ساتھ ہوتا تو دل جب تمہارا یہ حشر کرتی تو پھر میں تمہیں اپنی بہن کی سپورٹ میں کھڑا ہو کر دکھاتا۔

تو تمہیں پتہ چلتا کمینے کہ میں اس وقت کس سچویشن میں ہوں۔ نا یار اسد بد دعائیں مت دو بہت اچھا ہوا جو میں یہاں پر نہیں تھا۔

ورنہ میری بہن نے تو تھوڑا تحمل سے کام لے کر ابھی تک تمہارا سر نہیں پھوڑا، مگر میں تو تمہاری بہن سے یہ توقع کر سکتا ہوں۔

کیونکہ اس کے تو ہاتھ بہت چلتے ہیں جو چیز ہاتھ میں آئے وہ کسی ڈون کی بچی میرے اوپر پھینک دیتی ہے

بنا سوچے سمجھے کہ مجھے چوٹ بھی لگ سکتی ہے غصہ تو اس کے ناک پہ آج کل رکھا ہوا ہے۔

اڑیل پٹھان کی اڑیل بہن بد دماغ اسفند نے بھی اپنا بدلہ لے لیا تھا۔

شٹ اپ اگر میری معصوم سی بہن کے بارے میں کچھ بولا تو وہ بہن نہیں بیٹی ہے میری۔۔ تم جیسے کمینے کو میری اتنی معصوم اور پیاری بہن نصیب ہوئی ہے۔۔ جس کے لائق تو تم بالکل بھی نہیں تھے۔

ٹائیگر جیسے درندے کو میری معصوم سی بہن مل گئی ہے اور اب تمہیں باتیں آ رہی ہیں۔اسد یہ سب کچھ محض مذاق سے بول رہا تھا۔

ورنہ اسد کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اسفند سے بہتر ہمسفر اس کی بہن کو نہیں مل سکتا جتنے ناز اور نخرے اسفند دل کے اٹھاتا تھا وہ سب کچھ اسد کی آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا۔۔

جناب آپ کی بہن نے میرا ٹائیگر والا روپ دیکھا ہی کب ہے۔۔ایک دفعہ ہی دیکھا تھا جب وہ مجھ سے جان چھڑوا کر مرنے کو تیار ہو گئی تھی۔اس کے بعد تو میں نے توبہ کر لی ہے کہ کبھی اس کو اپنا یہ روپ نہیں دکھاؤں گا۔۔
دونوں بہت دیر تک بیٹھے گپے مارتے رہے تھے آج بہت دنوں کے بعد دونوں یار مل کر اپنی دوستی کو ٹائم دے رہے تھے۔

ooooooooooooooo

اسد آج کسی ضروری کام سے اسلام آباد جارہا تھا اس کی وہاں پر ایک بہت بڑی میٹنگ تھی۔

وہ مسکان کو بتا کر جانا چاہتا تھا کہ وہ کل صبح کی فلائٹ سے واپس آجائے گا۔

مگر مریم سے پتہ چلا کہ وہ سو رہی ہے۔اس لیے اس کے فون پر میسج چھوڑ کر سوتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنا پیار جتاتے ہوئے۔

بچوں سے مل کے وہ اپنے فلائٹ کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔

مسکان جب اٹھی تو اسنے اپنے فون پر میسج پڑھ لیا تھا کہ اسد آؤٹ اوف سٹی گیا ہے۔

اس لیے مسکان آج بہت دنوں کے بعد اپنے روم میں آئی تھی وہ اپنے روم کو اور اسد کو بہت مس کرتی تھی مگر اپنی انا اور غصے کو نیچے کر کے آتی نہیں تھی۔

مسکان نے اسد کی کبرڈ کو اچھے سے سیٹ کیا جس کا اسد نے کافی حد تک بیڑا غرق کرر کھا تھا۔جی مسکان جتنی نفاست پسند تھی اسد اتنا ہی چیزیں پھیلانے والی ہستی تھا۔

مسکان نے تقریبا سارا دن ہی اپنے روم میں گزارا تھا کبرڈ ٹھیک کی بیڈ شیٹ چینج کروائی اسد کے شوز پالش کر کے سٹینڈ پر لگوائے تھے۔

اور مریم سے کہہ کر اس نے اسد کے روم کے پردے چینج کروائے دیے۔

آج اسد کا پورا روم جگمگا رہا تھا۔

مسکان اپنی دھن میں مست ہو کر دوپٹہ بیڈ پر پھینک کر مریم کے ساتھ اپنے پورے روم کی صفائی کروا رہی تھی۔۔

اس بات سے بے خبر کہ جس کی غیر موجودگی میں وہ بڑے آرام سے روم میں آکر روم کی صفائی کروا رہی ہے۔۔

وہ اس کے ہر ایک پل پر نظر رکھے ہوئے ہیں اسد کو پتہ تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی صاحبہ ضرور روم میں آئیں گی۔۔

اسد جاتے ہوئے روم میں منی کیمرہ لگا کر گیا تھا تا کہ وہ اپنی خانم کو دیکھ سکے۔اس وقت وہ ہوٹل روم کے میں بیٹھا ہوا بڑے مزے کے ساتھ اپنی بیوی کو بھل صفائی کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

اسد خان خانم ایسے ہی نہیں کہتا کہ آپ میرے کمرے کی رونق ہو۔۔دیکھو کمرے میں آپ کے قدم پڑے تو کمرا کیسے جگمگا رہا ہے۔۔

جتنی کرم نوازی خود سے کمرے پر کر رہی ہیں، اتنی کرم نوازی اگر مجھ پر بھی ہو جائے تو بندے کی ٹوٹتی ہوئی سانسیں پھر سے جڑ جائیں گی۔۔

اسد ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے مسکان کو دیکھ رہا تھا جس نے بالوں کا جوڑا کر رکھا تھا اور گلے میں دوپٹہ نہیں تھا۔اس کے سراپے کو بڑی حسرت سے دیکھتے ہوئے۔۔

اپنے لبوں کو دانتوں تلے کچل رہا تھا۔پتہ نہیں خانم کیا چیز ہو آپ کیوں یہ اسد خان آپ کو دیکھتے ہی اپنے آپے سے باہر ہونے لگتا ہے۔
کیوں آپ کو دیکھ کر میں بے قابو ہو جاتا ہوں۔جتنا آپ کے قریب جاتا ہوں اس سے زیادہ کی تمنا میرا دل کرتا ہے۔۔
معاف کردو پرنسس اب تو اسد خان ٹوٹنے لگا ہے نہیں رہا جاتا آپ سے دور اسد اپنے آپ سے باتیں کر رہا۔۔
اب یہ ہجر کی راتیں مجھ سے اور نہیں کاٹی جاتی
آجایئے میری پناہوں میں بہت مس کرتا ہے آپ کا یہ خان اپنے ہجر کی راتوں میں اکیلے لیٹا ہوا آپ کو۔

دکھ اوے سکھ اوے دل کہندا

اے یار دی جدائی اوے نہ

نہیں جینا یار بنا نہ جینا۔

اسد مسکان کو دیکھ کر اپنے لبوں سے شاعری کے

انداز میں سونگ کے دو بول گنگنایا تھا۔اسد کو اب میٹینگ لیے جانا تھا۔تو

اس لیے اسد کو موبائل بند کرنا پڑا تھا۔۔اسد فون کو بند کر کے جیب میں

رکھتے ہوئے لیپ ٹاپ کھول کر اس پر اپنی فائلیں چیک کرنے میں لگ گیا

تھا۔

OOOOOOOOOOO

--

مسکان اپنا روم کو صاف کروا کے شام کو فارغ ہوئی تو اب وہ نہانے کے بعد

فریش ہو کر صوفے پر بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی۔۔اپنے روم میں بیٹھ کر

اس کے دل کو بہت سکون مل رہا تھا۔۔

یہ وہ روم تھا جہاں اس نے اپنی شادی کے اتنے خوبصورت پل گزارے تھے ۔اس روم سے وہ پچھلے نو مہینوں سے دور تھی آج اسد کی غیر موجودگی میں وہ اپنے روم میں ہی رہنا چاہتی تھی۔

ابھی وہ اپنے حسین پلوں کو یاد ہی کر رہی تھی کہ مریم ہانپتی ہوئی دروازہ کھول کر اندر آئی تھی مریم جب جب اس طرح سے ہانپتی ہوئی آتی تھی تو کوئی نہ کوئی بری خبر لے کر ہی آتی تھی مسکان کو تو اس کے ہانپنے سے اب ڈر لگنے لگ گیا تھا۔

مریم کیا بات ہے خیریت تو ہے پلیز تمہاری گھبراہٹ سے تو اب میری جان نکلتی ہے۔جب جب تم گھبرا کر آتی ہو۔تو کوئی نہ کوئی بری خبر ہی لے کر آتی ہو پلیز آج کوئی بری خبر مت سنانا کیونکہ اسد گھر پر نہیں ہے اور مجھ سے ایسی سچویشن ہینڈل نہیں ہوتی۔

میم اب میں کیا کروں جیسی خبر ملے گی میں وہی آپ کو بتاؤں گی نا۔مسکان نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے کہا مطلب کہ خبر بری ہے۔

بولو کیا ہوا ہے اور پلیز مجھے اس لڑکی کی کوئی خبر مت دینا میم اب میں کیا کروں خبر تو اسی کے بارے میں ہی ہے۔۔

اب اسے کیا تکلیف ہے اور اس کو ساری تکلیفیں اسد کے باہر جانے پر ہی کیوں ہوتی ہیں۔۔میں اس کی نوکر نہیں ہوں جو اس کی تکلیفوں کو سمیٹتی پھروں۔

مسکان جو آج ایک پر سکون دن اپنے روم میں گزارنا چاہتی تھی۔۔اس خبر سے اس کا موڈ کافی اوف ہو چکا تھا۔۔میم اب مجھے بتائیں میں کیا کروں مریم بیچاری پریشانی کے عالم میں مسکان کا جواب سننا چاہتی تھی۔۔

بتاؤ کیا تکلیف ہے اسے۔۔ میم ان کو بہت تیز لیور پین ہو رہا ہے۔بس اسی کی کمی تھی جب پتہ تھا کہ ڈیٹ نزدیک ہے تو کیوں نہیں اسد کو بتایا کہ۔

وہ نہ جائے اب میرے لیے یہی کام رہ گیا ہے کہ میں اپنی سوتن کی پریگنسی میں اس کی تمارداری کرتی پھروں۔

مسکان غصے سے بول رہی تھی مسکان اس طرح غصے میں بہت کم ہی نوکروں پر چلاتی تھی۔مسکان کا اس طرح کا نیچر نہیں تھا۔وہ تو بہت پرسکون اور ٹھنڈے مزاج کی مالک تھی۔۔۔

میم ان کو سچ میں بہت زیادہ لیور پین ہو رہا ہے وہ رو رہی ہیں۔مریم بیچاری ڈرتے ہوئے مسکان کو ساری سچویشن بتا رہی تھی۔۔۔

تم جاؤ اس کے پاس میں آ رہی ہوں تھوڑی دیر تک۔مریم کے جانے کے بعد مسکان نے اسد کو فون ملایا تھا۔۔

زہے نصیب آج کیسے ہماری خانم کے ہاتھوں سے ہم غریب کا نمبر ڈائل ہو گیا ہے اسد نے مسکان کا نمبر دیکھ کر بہت خوشی سے کہا تھا۔۔

جب آپ کو پتہ تھا کہ آپ کی پیاری بیوی کی ڈلیوری کا ٹائم بہت نزدیک ہے ۔تو کیا ضرورت تھی اسے چھوڑ کر شہر سے باہر جانے کی مسکان کی غصے والی اواز سن کر اسد گھبرا گیا تھا۔

مسکان کیا ہوا ہے مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔میں نے کوئی آپ سے الجبرا کا سوال نہیں پوچھا جو آپ کو سمجھ میں نہیں آیا۔میں نے صاف صاف انداز میں یہی بتایا ہے کہ آپ کی بیوی کو لیور پین شروع ہو گیا ہے۔

اور وہ درد سے تڑپ رہی ہے مریم آئی تھی میرے پاس یہ خبر لے کر اب مجھے بتائیں کہ مجھے ان کی خاطر توازہ کے لیے کیا کرنا پڑے گا۔

اسد آپ میرے صبر کو اتنا کیوں آزماتے ہیں میں جتنا صبر کرنے کی کوشش کرتی ہوں آپ میرے صبر کو اتنا ہی توڑ دیتے ہیں آپ کیوں گئے اس کو چھوڑ کر جب پتہ تھا اس کی ڈلیوری کا ٹائم بہت نزدیک ہے۔۔

وہ آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہے میرے سینے پر آگ لگانے کے لیے یہ بات ہی کافی ہے اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ۔

میں اس کو ہاسپٹل لے کر جاؤں اور اس کے بچے کو اپنی گود میں اٹھاؤں اور آپ کی بیوی کی خدمت گزاری کروں۔

مسکان کے حلق میں آنسوں اٹکے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اس سے اچھی طرح سے بات بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔

مگراس کی تکلیف کااندازہ اسد کواچھی طرح سے ہورہا تھا۔۔پرنسز خدا کی قسم مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس کو لیور پین شروع ہو جائے گا۔۔

کیونکہ ابھی تو ڈاکٹر نے ڈیڑھ ہفتے کا ٹائم دیا تھا اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اپنی میٹنگ کے لیے نہیں آتا۔میں آپ کو کیوں تکلیف دوں گا۔مگر یار اب اگر آپ وہاں پر سب ہینڈل کر لو گی تو مجھ پر آپ کا احسان ہو گا۔

کیوں میں کیوں کروں آپ پر احسان آپ کی بیوی تکلیف میں ہے آپ آکر اس کا حل نکالے مجھ سے کچھ امید مت رکھیے گا۔وہ غصے سے بول کر فون بند کر گئی تھی۔۔اسد نے فورن سے واپسی کی ٹکٹ اوکے کروالی تھی۔اور اسد نے اسفند کو فون کیا تھا کہ وہ انابیہ کو ہاسپٹل لے جائے۔

مسکان کچھ دیر تو اپنے روم میں سخت دل کر کے بیٹھی رہی مگر اس کے بعد اٹھ کر وہ انابیہ کے روم میں آگئی تھی۔۔ وہ چاہے جتنی مرضی اوپر سے سخت بن لے مگر سچ یہی تھا کہ مسکان بہت سافٹ دل کی مالک تھی۔۔

روم میں آکر انابیہ کو تڑپتے ہوئے دیکھ کر مسکان اس کے پاس آکر اس کو تسلی دے رہی تھی۔ کہ گھبرائے نہیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔انابیہ کے ماتھے پر درد کی وجہ سے پسینے آرہے تھے۔

انابیہ نے مسکان کو دیکھ کر اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے اسے اپنے گلے لگا لیا تھا۔ پلیز مسکان آپی آپ مجھے معاف کر دیں۔ میں نے آپ کو بہت تکلیف دی ہے۔۔

یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے انابیہ تم چلو میں تمہیں ہاسپٹل لے کر چلتی ہوں۔۔ نہیں یہی وقت ہے ان باتوں کا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے مجھے پتہ ہے میں نہیں بچوں گی۔۔

کیا پاگل ہو گئی ہو ہر عورت اس تکلیف سے گزرتی ہے تو سب عورتیں مر تھوڑی جاتی ہیں ایسا نہیں بولتے مسکان نے بڑی بہن کی طرح اسے غصے سے خاموش کروادیا تھا۔۔

مریم آپ پلیز تھوڑی دیر کے لیے باہر جائیں مجھے مسکان آپی سے بات کرنی ہے انابیہ نے پاس کھڑی ہوئی مریم کو باہر جانے کے لیے کہا تھا۔۔۔

مسکان کا ہاتھ پکڑ کر انابیہ نے اسے اپنے پاس بیڈ پر بٹھالیا۔۔آپی مجھے پتہ ہے میں نے آپ کو بہت تکلیف دی ہے۔۔آپ کی ہستی بستی دنیا میری وجہ سے خراب ہو گئی۔۔

مگر آپی میں کبھی بھی ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی میرے ساتھ تو برا قسمت نے کیا تھا۔۔میری تو خود کی زندگی بے رنگ ہو گئی تھی۔
میں تو مرنا چاہتی تھی مگر پاپا کی محبت نے مجھے مرنے بھی نہیں دیا۔۔اور انہوں نے میرا نکاح اسد سے کروادیا۔۔۔

آپ کو پتہ نہیں ہے میں تو اس رات اپنی دوستوں کے ساتھ پارٹی میں گئی تھی وہاں پر سے واپس آتے ہوئے کچھ گنڈوں نے ہمارا راستہ روک لیا تھا اور وہاں پر چار پانچ لوگوں نے میرے ساتھ زیادتی کی انابیہ بتاتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

ان لوگوں نے مجھے گندا کر دیا تھا۔آپی میں جینا نہیں چاہتی تھی۔۔ مگر پاپا کو اکیلا اور تکلیف میں چھوڑ کر میں مر بھی نہیں سکتی تھی۔۔

ایسے میں اسد میری زندگی میں فرشتہ بن کر آئے انہوں نے مجھے اپنا نام دیا عزت دی اپنے گھر میں لے کر آئے۔۔۔

اور یہ بات انہوں نے نکاح کے وقت کلیئر کر دی تھی کہ وہ سوائے اپنے نام کے اپنے گھر کے مجھے کچھ نہیں دے سکیں گے۔۔

وہ آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ انہوں نے تو کبھی میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔

میں ان کے نکاح میں ہوں سارے حق مجھ پر رکھتے ہوئے بھی وہ مجھے کسی نا محرم کی طرح ہی خود سے دور رکھتے ہیں۔۔

مسکان بڑی حیرانی کے ساتھ ایک کے بعد ایک بات سن رہی تھی۔۔اور یہ بچہ کس کا ہے۔۔مسکان نے انابیہ سے وضاحت چاہی تھی۔۔۔۔

آپی اسد کا تو نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے تو کبھی ایسی کوئی حد پار ہی نہیں کی تو پھر آپ میری تکلیف کو مت بڑھائیں اور سمجھ جائیں کہ یہ بچہ اس بھیانک رات کا حصہ ہے۔

مسکان اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے انابیہ کی تکلیف کو دیکھ کر خود بھی رونے لگی تھی۔۔مسکان کو خود پر شرم آرہی تھی۔کہ اس نے کتنا غلط سوچا تھا اسد کے بارے میں جب کہ اسد تو صرف ایک لڑکی کی زندگی بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے ایک وعدہ کریں مجھے پتہ ہے کہ میں نہیں بچ سکتی۔۔مگر پلیز آپ میرے بچے کو اپنے بچوں کی طرح ہی پالیں گی۔۔

پلیز اس سے کبھی نفرت مت کرنا اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ جیسے اسد اس بچے کو اپنا نام دینے کے لیے تیار ہے۔۔

پلیز آپ بھی اپنا ظرف بڑا کر کے میرے بچے کو ماں بن کر پالیجئے گا۔ میں تا قیامت آپ کی احسان مند رہوں گی۔۔

وہ روتے ہوئے مسکان کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا تم ٹھیک ہو جاؤ گی اگر یہ سب کچھ تم لوگ مجھے پہلے بتا دیتے تو اتنی بدگمانیاں نہیں بڑھتی انابیہ۔۔۔

پاپا نے قسم دی تھی کہ میں اور اسد یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گے کیونکہ وہ کسی کی نظروں میں مجھے گرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔ پلیز آپ مجھ سے وعدہ کریں آپ میرے بچے کو ماں بن کر

پالیں گے۔

پالیں گی نہ ہاں انابیہ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کے بچے کو اپنے بچوں کی طرح ہی پالوں گی مگر آپ اللہ سے ناامید نہ ہوں اللہ آپ کو بہت جلد ٹھیک کر دے گا۔

اور اپنے بچے کو آپ خود پالیں گے۔ مسکان انابیہ کو لے کر ہاسپٹل پہنچی تو ڈاکٹر نے سارے انتظام کر رکھے تھے۔۔ کیونکہ مسکان کی ڈاکٹر کے ساتھ بات ہو گئی تھی۔۔

اسفند بھی ہاسپٹل میں ان کے ساتھ ہی تھا۔

انابیہ کی کنڈیشن کافی خراب تھی ڈاکٹر یہ بات کلیئر کر چکی تھی۔۔

کہ ماں اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے مگر ماں کی جان بچانے کے چانسز بہت کم تھے۔انابیہ کا بی پی بہت ہائی ہو رہا تھا اور اسے ڈاکٹر اپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے۔۔

اپریشن ہو گیا اور ڈاکٹر باہر آئی اور اس نے یہ خوشخبری دی کہ انابیہ نے ایک پیاری سی بیٹی کو جنم دیا ہے۔۔ مگر اس کی خود کی کنڈیشن بہت زیادہ خراب ہے۔۔
اور آپ میں سے جو چاہے اس سے ایک ایک کر کے مل لے وہ چند لمحوں کی مہمان ہے کیونکہ اس کی نہ تو بلیڈنگ رک رہی ہے۔۔

نا ہی اسکا بی پی نیچے گر رہا ہے۔۔ وہ ان نو مہینوں میں اتنی سٹریس میں رہی تھی۔۔ کہ اس کا کیس بہت کمپلیکیٹڈ ہو گیا تھا۔۔

مسکان انابیہ کے پاس اندر گئی تو انابیہ نے ہلکے سے آنکھیں کھول کر مسکان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

اور مسکان کے ہاتھ کو پکڑ کر چوم کر مسکرائی آپی آپ اسد کے لیے اپنا دل صاف کر دیں وہ آپ کے ہیں اور آپ کے ہی رہیں گے۔۔

وہ آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ وہ کبھی بھی کہیں پر بھی کمزور نہیں پڑ سکتے۔۔آپ کو پتہ ہے کہ اسد اتنے اچھے ہیں۔کہ ہر لڑکی کے آئیڈیل بن سکتے ہیں۔۔

میں بھی تو ان پر اپنا دل ہار گئی تھی مگر انہوں نے مجھے یہ بات صاف صاف کہہ دی تھی کہ ان کے دل کا جام مسکان کی محبت سے بھرا ہوا ہے اگر اس میں تھوڑی سی بھی ملاوٹ کروں گا تو وہ چھلک جائے گا۔۔

میں نے اس دن سے اپنے دل پر قابو پالیا کیونکہ سچ یہی تھا کہ اسد کے ہر انداز سے یہ واضح ہوتا تھا کہ وہ آپ سے بہت پیار کرتا ہے۔اتنا پیار میں نے کبھی کسی کو کسی سے کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔

آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اسد ملے کچھ ہم جیسے بد قسمت بھی ہوتے ہیں جن کو اسد جیسا شخص مل تو جاتا ہے۔۔

مگر مل کر بھی نہیں ملتا میں تو اس تڑپ میں ہی جارہی ہوں کہ کاش وہ جس طرح سے آپ کا ماتھا پیار سے چومتے تھے۔

وہ لمس ایک بار میرے نصیب میں بھی ہو جائے مگر مجھے پتہ ہے وہ ایسا کبھی نہیں کریں گے کیونکہ ان کے کہنے کے مطابق ان کے لبوں کو صرف آپ کو چھونے کا حق ہے۔۔

وہ اپنی ایمانداری میں کبھی خیانت نہیں کریں گے یہ کہتے ہوئے انابیہ کی آنکھوں میں جو تکلیف اور درد تھا وہ مسکان دیکھ سکتی تھی۔۔

اسد کا بھی فون آیا تھا کہ وہ 1510 منٹ تک ہاسپٹل پہنچ جائے گا انابیہ اپنے بچے کو اپنے سینے پر لیٹائے ہوئے اس کو پیار کر رہی تھی۔۔

اور مسکان سے بار بار یہ وعدہ لے رہی تھی کہ وہ اس کی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کر پا لے گی۔اسد روم میں آیا تو۔۔

اس کے چہرے پر بہت پریشانی اور گھبراہٹ تھی روم کے اندر آکر اسد نے مسکان کی طرف دیکھا تھا۔

مسکان کو پتہ تھا کہ اسد کو اس سے بہت جھجک ہے اس لیے وہ انابیہ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہوئے اسد کے پاس سے گزرتے وقت آہستہ سے بولی تھی۔

جب نکاح کیا ہے نیکی کی ہے تو اس لڑکی کو دے دیجیے اپنے لبوں کا لمس تا کہ وہ اپنا آخری وقت کو سکون سے گزار سکے۔۔

میری طرف سے اجازت ہے۔وہ کہتے ہوئے اسد کے پاس سے گزر گئی تھی۔اسد نے حیرانی کے ساتھ جاتی ہوئی مسکان کو دیکھا تھا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ انابیہ مسکان کو سب کچھ بتا چکی ہے۔۔اسد انابیہ کے پاس بیٹھ گیا اور اسے سمجھانے لگا کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔

حالانکہ ڈاکٹر اسد کو انابیہ کی ساری کنڈیشن بتا چکے تھے۔۔انابیہ تھوڑا سا اٹھ کر بیٹھی اور اپنی بیٹی کو اسد کی گود میں ڈالتے ہوئے بڑی حسرت بھری نگاہوں سے اسد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

اسد پلیز آپ میری بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کر رکھیے گا اس کو اپنا نام اور محبت دونوں دینا میں نے مسکان آپی سے بھی یہی وعدہ لیا ہے۔۔

آپ مجھے شوہر والا پیار انہیں دے سکتے تھے میں آپ کی مجبوری سمجھتی تھی۔۔کہ آپ کا دل اس کی اجازت نہیں دیتا۔۔

مگر آپ میری بیٹی کو ایک باپ کا پیار دے سکتے ہیں میں امید کرتی ہوں کہ اس میں آپ کو کوئی پرابلم نہیں ہو گی۔۔

پلیز میری بیٹی سے نفرت مت کرنا اس کو صرف میری بیٹی ہی سمجھ کر پالنا ۔۔۔کیسی پاگلوں جیسی باتیں کر رہی ہوں میں کیوں کروں گا اس پھول جیسی بچی سے نفرت میں آپ کو اتنا گھٹیا ظرف کا مالک لگتا ہوں۔۔

میں اس کو اپنی بیٹی سمجھوں اس کا کیا مطلب ہے یہ میری بیٹی ہے جب آپ میرے نکاح میں ہیں تو یہ میری بیٹی ہے۔۔

اس کو وہ سب کچھ ملے گا جو عنایہ اور ارحم کو ملے گا چاہے وہ پھر پیار ہو یا میری جائیداد۔۔

ارحم اور عنایہ اسد کے دونوں بچوں کا نام تھا۔

انابیہ کی سانسیں ٹوٹنے لگی تھی وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔اور بڑی حسرت سے اسد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔اسد گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا ڈاکٹر کو بلانے کے لیے۔۔

انابیہ نے اسد کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے رکنے کو کہا تھا۔ کیا آپ ایک مرتے ہوئے بندے کی خواہش پوری نہیں کر سکتے۔۔

اب تو آپ کو مسکان آپی نے بھی اجازت دے دی ہے۔۔۔کیا میں اتنی ناپاک ہوں کہ آپ مجھے مرتے ہوئے بھی اپنے لبوں کا ایک لمس نہیں دے سکتے۔

شاید میں اپنے شوہر کا لمس پا کر پاک ہو جاؤں۔اور میں سکون سے مر سکوں۔۔۔جو گندگی ان درندوں نے میرے اوپر لگائی ہے۔وہ آپ کے پاک لبوں سے دھل جائے۔۔

اسد نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔اور اس کے بعد وہ انابیہ کے چہرے پر جھکا اور اس نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے تھے۔۔

اسد کے لب رکھنے کی دیر تھی کہ انابیہ نے خوشی سے ایک ہچکی لی۔اور اس کے ساتھ ہی اس کی روح اس دنیا سے پرواز کر گئی۔۔

اسد ڈاکٹر کو بلا کر لے کر آیا تھا۔ڈاکٹر کے ساتھ مسکان اور اسفند بھی روم میں آ گئے تھے۔۔

ڈاکٹر نے کلیئر کر دیا تھا کہ انابیہ اب اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔اسفند دل کو اپنے ساتھ نہیں لے کر آیا تھا۔کیونکہ اس کی کنڈیشن خود بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔

اس کا ڈلیوری ٹائم بالکل نزدیک تھا تو ایسے میں اسفند اسے کسی بھی طرح کا سٹریس نہیں دے سکتا تھا۔۔

مسکان کی آنکھوں میں پتہ نہیں کیوں انابیہ کو دیکھ کر آنسوں آ گئے تھے۔۔
وہ خود سے شرمندہ تھی کہ کیوں وہ اس لڑکی کے ساتھ اتنے دن اتنی سختی کے ساتھ دور رہی۔۔

اس نے اسد کی طرف دیکھ کر کہا تھا اگر آپ مجھے حقیقت سے آگاہ کر دیتے تو میں شاید اس لڑکی کو ایکسیپٹ کر لیتی۔۔
اور حالات ایسے نہیں ہوتے آپ نے ہمارے رشتے کو بھی خراب کیا اور اس لڑکی کو کوئی خوشی بھی نہیں ملنے دی۔۔

مسکان اس کے پاپا کی یہی خواہش تھی اور یہ وعدہ تھا میرا کہ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا میں تو آج بھی آپ کو کچھ نہیں بتاتا آگر انابیہ اپنے منہ سے آپ کو سب کچھ بتا کر نا جاتی تو۔۔

اسد کے ہاتھ سے مسکان نے بچے کو اپنی گود میں لے لیا تھا۔اور اس کا ماتھا چومتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

انابیہ کے پاپا ہاسپٹل میں پہنچ چکے تھے انہیں آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی۔۔انابیہ کے پاپا ان درندوں تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہے تھے

مگر اس سے پہلے ہی ان کی بیٹی زندگی کی جنگ ہار گئی تھی بریگیڈیئر سعید اختر اپنی بیٹی کے پاس بیٹھے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔۔

اسد اور اسفند دونوں ان کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔وہ اس غم کی گھڑی میں وہ دونوں بریگیڈیئر صاحب کے ساتھ تھے۔۔

بریگیڈیئر صاحب نے اٹھ کر مسکان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔بیٹی مجھے معاف کر دینا میں نے آپ کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی۔۔

مگر میں مجبور تھا میں اپنی بیٹی کو اچھی زندگی دینا چاہتا تھا اور اس کے لیے میں اسد اور اسفند سے زیادہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا۔۔

میں تھوڑا خود غرض ہو گیا تھا اس کی وجہ سے آپ سے زیادتی ہو گئی۔۔ پلیز جو ہونا تھا وہ ہو گیا آپ اپنی نواسی سے ملیں مسکان نے بچی کو بریگیڈیئر صاحب کی گود میں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔

برگیڈیئر صاحب جہاں اپنی بیٹی کو کھو کر غم میں تھے وہاں اپنی پیاری سی نواسی کو دیکھ کر خوش بھی ہوئے تھے۔۔

کہ ان کی بیٹی کی ایک نشانی تھی۔ جسے وہ ہمیشہ دیکھ سکتے تھے۔اور اپنی بیٹی کو یاد کر سکتے تھے۔

برگیڈیئر صاحب چاہتے تھے کہ وہ اپنی بیٹی کی تدفین اپنے گھر سے کرے۔۔ مگر اسد نے بتایا کہ انابیہ چاہتی تھی کہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے ہی آخری بار رخصت ہو۔۔

اپنی بیٹی کی آخری خواہش کو برگیڈیئر صاحب کیسے رد کر سکتے تھے۔۔اس لیے انہوں نے انابیہ کی خواہش پوری کرنے کو کہا تھا۔۔

انابیہ کی تدفین کے بعد برگیڈیئر صاحب بچی تو مل کر اپنے گھر چلے گئے تھے کیونکہ ان کو یہ بھی پتہ چل گیا تھا۔۔

کہ انابیہ چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی کو اسد خان کا نام ملے۔۔اور اسد اور مسکان ہی اس کی پرورش کرے۔۔

انابیہ کے پاپا ویسے بھی عمر کے اس موڑ پر تھے جہاں پر زندگی کبھی بھی ساتھ چھوڑ سکتی تھی اس لیے ان کو اس بات کی خوشی تھی کہ اسد خان جیسے مضبوط اور باحفاظت ہاتھوں میں ان کی نواسی رہے گی تو انہیں کسی طرح کی فکر نہیں ہوگی۔۔

اور مسکان جیسی نیک بچی اگر اس کو ماں بن کر
پالے گی تو بے شک وہ ایک اچھی اور نیک بیٹی ثابت ہوگئ۔۔

تدفین کے بعد اسفند گھر چلا گیا تھا کیونکہ اب صبح ہونے والی تھی اسفند پوری رات گھر نہیں گیا تھا اس کو پتہ تھا کہ دل بہت پریشان ہوگی۔۔

کیونکہ وہ تو ویسے ہی چھوٹی چھوٹی باتیں اپنے دل پر لگا لیتی تھی۔اب تو اسے انابیہ کی ڈیتھ کا بھی پتہ چل چکا تھا۔۔اس لیے اسفند جلد از جلد دل کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔

54

۔oooooooo

دل آپ کیوں رو رو کر اپنی طبیعت خراب کر رہی ہو، میری جان جس کا جو وقت مقرر ہوتا ہے اللہ تعالی اس کو اس وقت اپنے پاس بلا لیتا ہے، اب انابیہ کی زندگی اللہ تعالی نے اتنی ہی لکھی تھی تو اس لیے وہ اللہ کے پاس چلی گئی۔

اسفند مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ کس بات کا ڈر لگ رہا ہے اسفند کی جان اسفند اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے لیٹا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ جب میرا ابھی بی بی دنیا میں آئے گا۔

تو میں بھی انابیہ کی طرح مر جاؤں گی۔ اللہ نہ کرے دل کس طرح کے الفاظ اپنے منہ سے نکال رہے ہو فرد دل کی بات سے تڑپ سا گیا تھا۔۔ اتنی ڈیپ باتیں آپ کے دماغ میں آتی کہاں سے ہیں۔

اللہ تعالی آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے دل ابھی تو ہماری زندگی شروع ہوئی ہے۔ ابھی تو ہمیں ایک ساتھ بہت جینا ہے میں تو آپ کے ساتھ ایک خوشیوں بھرا سفر تصور کرتا ہوں۔۔

اور ایک آپ ہو جو اپنے منہ سے ایسے الفاظ بول دیتی ہو بنا سوچے سمجھے۔۔ اسفند نے دل کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے بھینچ لیا۔

اب آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔ نہیں میری کانچ کی گڑیا ڈانٹ نہیں رہا بس سمجھا رہا ہوں اس طرح کے الفاظ آپ اپنے منہ سے نہیں نکالا کریں۔

پتہ نہیں کون سی قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے جب اللہ تعالی آپ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظوں کو قبول کرلیتا ہے اس لیے منہ سے جب بھی نکالو اچھی بات نکالو۔

آپ چھوڑے مجھے ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں دل یہ نہیں کھانا دل وہ کھانا ہے دل یہاں نہیں جانا وہاں نہیں جانا ہے۔

یہ مت کرو وہ مت کرو اسفند دل کی فکر میں جو اسے ہدایات دیتا تھا دل کو اس سے بہت چڑ ہونے لگی تھی۔

اصل میں دل لاسٹ منتھ تھا تو وہ خود کو کیری نہیں کر پا رہی تھی۔۔اس کے نازک سے جسم سے زیادہ وزن تھا جس سے اٹھایا نہیں جاتا تھا۔

اسفند کو اسے دیکھ کر اس پر ترس اور بہت سارا پیار آتا تھا۔

اس کی نازک سی دل گولو مولو سی لگنے لگی تھی اس کا بھرا ابھرا جسم اسفند کو بہت خوبصورت لگتا تھا۔

دل بڑبڑاتی ہوئی اسفند کے پاس سے اٹھ کر بیڈ سے نیچے اتر رہی تھی۔۔

اسفند اس سے بھی پہلے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آکر کھڑا ہو گیا۔۔

کتنی بار کہا ہے اس طرح افرا تفری میں مت بیڈ سے اترا کرو۔ دل اس طرح آپ اپنا اور بے بی دونوں کا نقصان کرو گی۔۔ آپ پھر سے شروع ہو گئے ہے ۔

میں نے کہا ہے مجھے ڈانٹا مت کرے مجھے غصہ آجاتا ہے۔۔۔ میرا بچہ ڈانٹ نہیں رہا سمجھا رہا ہوں۔ دل کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔ میری جان میں آپ کو ڈانٹ نہیں رہا۔۔

کیوں آپ اتنی اپسیٹ ہو اور میری جان کی آنکھوں میں آنسوں کیوں ہے ۔۔ اسفند اپنی انگلی کے پوروں سے دل کے آنسوں پونچھتے ہوئے بول رہا تھا۔

اسفند کو دل کے آنسوں بہت تکلیف دیتے تھے اور آج کل دل بات بات پر رونا شروع کر دیتی تھی۔ پتہ نہیں مجھے بہت غصہ آتا ہے اور میرا رونے کو دل کرتا ہے۔۔ دل نے بڑی معصومیت سے اپنا مسئلہ اسفند کو بتایا تھا۔۔

میرے پاؤں میں اتنا درد ہوتا ہے اور مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ نا اچھے سے کھانا کھایا جاتا ہے نہ مجھے نیند آتی ہے۔ اور جب بھی نیند آتی ہے تو بے بی مجھے کک مارتا ہے۔

تو میری آنکھ کھل جاتی ہے اب آپ بتائیں میں رو نہیں تو اور کیا کروں اسفند کو اس کے سارے مسئلوں پر ہنسی آرہی تھی۔۔

مگر بیچارا ہنس نہیں سکتا تھا کیونکہ ہنسنے کا مطلب تھا دل کے ہاتھوں سے پٹنا دل کو تو ویسے ہی اسفند اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھتا تھا۔۔

اور آج کل تو وہ تھی ہی ایسی کنڈیشن میں کہ اسفند چاہ کر بھی اس پر غصہ نہیں کرتا تھا۔۔جان یہ سب کچھ تو نارمل ہے نہ آپ ہی تو ضد کرتی تھی۔ کہ آپ کو بی بی چاہیے۔۔۔بی بی کے لیے اتنی تکلیف تو بی بی کی ماما کو اٹھانی پڑے گی نا۔۔

اسفند دل کو بیڈ پر لٹا کر نرمی سے اس کے پاؤں اپنی گود میں رکھ کر دبانے لگا۔۔

اور آپ اس طرح رویا نہیں کریں رونے سے آپ کی اور بچے کی صحت پر برا اسر پڑتا ہے۔۔۔وعدہ کرو کہ اب آپ نہیں روؤ گی۔دل نے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔شاباش

۔اسفند دل کو بالکل بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے ہوئے سمجھا رہا تھا۔۔اسفند کافی دیر تک دل کے پیروں کو اپنی گود میں رکھ کر دباتا رہا۔دل کے پیروں کافی سوجن تھی۔دل آہستہ آہستہ آنکھیں بند کر کے سونے لگی تھی۔۔

دل کو پر سکون دیکھ کر اسفند کو بھی سکون آگیا۔ دل انابیہ کی ڈیتھ کا سن کر بہت دل برداشتہ ہو گئی تھی۔

اس نے یہ سوچ لیا تھا کہ وہ بھی بے بی ہونے پر مر جائے گی۔ اسفند نے شکر کا کلمہ پڑھا کہ نیند کی وجہ سے دل کے دماغ سے وہ بات تو نکلی۔

انابیہ کی ڈیتھ کے بعد تو اسفند خود بھی بہت زیادہ پریشان تھا کیونکہ اتیج تو دل کی بھی کم تھی۔

اسفند کو خود پر اب غصہ آنے لگا تھا کہ کیوں اس نے پاپا اور دل کی باتوں میں آکر دل کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا۔ میرے لیے میرا بچہ دل کی زندگی سے بڑھ کر تو نہیں تھا۔

میں تو دل سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ میں تو دل ساتھ ساتی زندگی بنا بچے کے بھی گزار سکتا تھا۔ بھر کیوں میں نے اپنی نازک سی جانا کی جان کو مشکل میں

ڈال دیا۔۔اسفند دل ل کے ساتھ لیٹ کر اس کی کمر کو سپوٹ دے کر لیٹا ہوا تھا۔دل اکسر اسفند کو کہتی تھی کہ آپ میرے پیچھے سپورٹ بن کر لیٹ جائیں اس پوزیشن میں۔میں آرام سے لیٹ جاتی ہوں۔۔

اسفند دل کی پشت پر اپنا سینا لگا کر۔دل کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سوچیں جارہا تھا ○○○○○○○○○○

انابیہ کی بیٹی بہت پیاری تھی مسکان اسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھ رہی تھی۔انابیہ کی ڈیتھ کو 15 دن گزر چکے تھے۔

مسکان تینوں بچوں کے ساتھ کافی مصروف ہو گئی تھی۔۔انابیہ کی بیٹی کو بنا ماں کے سنبھالنا کافی مشکل کام تھا۔۔مگر مسکان کی پوری کوشش تھی کہ اس بچی کو اس کی ماں کی کمی محسوس نہ ہونے دی جائے۔

مسکان اس کا بھرپور خیال رکھ رہی تھی۔۔ مگر اس دوران ابھی تک اسد اور مسکان کی دوریاں ختم نہیں ہوئی تھی۔ مسکان خود سے ہی بہت شرمندہ تھی جس کی وجہ سے وہ اسد کا سامنا نہیں کر رہی تھی۔

اسے اپنے بولے ہوئے سارے الفاظ یاد تھے وہ اسد کے پاس جانا چاہتی تھی مگر اسے اتنی شرمندگی تھی۔ کہ اس کے قدم اپنے اور اسد کے روم کی طرف جاتے ہوئے راستے سے ہی پلٹ آتے تھے۔۔
انابیہ کی بیٹی بھی تھوڑی سی سنبھل گئی تھی آج وہ 15 دن کی ہوگئی تھی۔ اور بچوں کی کیئر ٹیکر بہت اچھی تھی اور سمجھدار بھی اور وہ بچوں کا بہت اچھے خیال رکھتی۔۔
اس لیے آج مسکان نے دل سے عہد کیا تھا کہ آج وہ اپنی ساری شرمندگی کو ایک طرف رکھ کر اپنے روم میں واپس جائے گی۔۔

اور اسد سے معافی بھی مانگے گی اپنے ان سب الفاظوں کی جو اس نے انجانے میں اسد کو بولے تھے۔۔

مسکان نے بڑی ہمت سے روم کے اندر داخل تو ہو گئی۔۔ مگر اس میں اسد کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی اس لیے اسد کو سوتا ہوا دیکھ کر پلٹ کر واپس جا رہی تھی۔۔

خانم اور کتنی سزا دو گی اپنے خان کو اس گناہ کی جو اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا ۔۔اسد جاگ رہا تھا صرف اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹا ہوا مسکان کے خیالوں میں گم تھا۔۔

اسد خود ہی مسکان کے پاس نہیں جا رہا تھا وہ اسے ٹائم دینا چاہتا تھا تا کہ وہ واپس پہلے والی مسکان بن کر اپنے روم میں آئے۔۔

آج جب وہ آئی تو اسد کے دل نے بیٹ میٹ کی تھی مگر جب وہ پلٹ کر واپس جا رہی تھی تو اسد کو اچھا نہیں لگا۔۔

کہ وہ مسکان اس سے اب بھی اتنی جھجک رکھ رہی ہے اس لیے آنکھوں سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسد نے کہا تھا۔۔

آپ جاگ رہے تھے۔مسکان نے نظریں جھکائے ہوئے ہوئے بڑے شرمندہ سے انداز سے پوچھا تھا۔۔جی جاگ بھی رہا ہوں اور اپنی خانم کا انتظار بھی کر رہا ہوں۔۔اسد بیڈ سے اوٹھ کر بیڈ کراؤن سے سر لگا کر بیٹھ گیا تھا۔۔

ادھر آؤ اسد نے اپنا ہاتھ مسکان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔مسکان اپنی نظریں جھکائے ہوئے اسد کے پاس آئی تھی۔اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔اسد نے اپنی مضبوط ہتھیلی میں مسکان کے نازک سے ہاتھ کو بھیچ لیا۔۔۔

اور اس آنکھ کے اشارے سے اپنے پاس بیٹھیں کو کہا۔۔اسد آئی ایم سوری میں بہت شرمندہ ہوں اپنے بیہیویئر کے لیے آپ پر شک کرنے کے لیے مجھ سے ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔

آپ کا سامنا کرنے کی۔۔۔بس اسی لیے میں روم میں نہیں آ رہی تھی۔

مسکان نے نظریں جھکائے ہوئے اسد کو اپنے دل کی بات بیان کی تھی۔

میری طرف دیکھیے مجھے آپ کی یہ جھکی ہوئی نظریں بالکل پسند نہیں ہیں

۔اسد خان کی بیوی میں اتنی ہمت ہونی چاہیے کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر بات کر سکے۔اور آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ

شرمندگی سے نظریں جھکائیں۔۔

ہاں یہ قت میرے لیے بہت تکلیف دے تھا مگر میری نظروں میں آپ غلط

کبھی بھی نہیں تھی۔اگر اگر اسد خان مسکان کی نظروں میں کسی اور کا عکس

بھی نظر آے تو قیامت کر دے گا۔اگر اسد خان یہ چاہتا ہے کہ مسکان کے

لب جب بھی ہلے تو اسد کا نام لینے کے لیے ہلے۔۔

اسد مسکان کے دل رو جسم پر اپنا حق رکھتا ہے تو مسکان کو بھی اتنا ہی حق ہے کہ وہ اسد خان کو اپنی حدود سے باہر نہ جانے دے جو مسکان نے اپنی محبت سے بنائی ہے۔

اسد خان تو خود مسکان کی محبت کی حدوں سے باہر جانا ہی نہیں چاہتا۔۔وہ ایک بہت آزمائش بھرا مرحلہ تھا۔۔۔پر نسس ورنہ میں آپ کو کبھی بھی ایسی سچویشن میں لا کر کھڑا نہیں کرتا۔۔

جہاں پر آپ کو اپنی محبت کا بٹوارا کرنا پڑے بس ایک بات کا مجھے آپ سے گلہ ضرور ہے۔۔آپ کے دل نے آپ کو گواہی کیوں نہیں دی۔کہ یہ جو سب ہو رہا ہے یہ نظر کا دھوکہ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔

آنکھوں دیکھا ہمیشہ سچ نہیں ہوتا۔آپ نے کیوں نہیں سوچا کہ اسد کبھی اپنی مرضی سے کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا۔۔

آپ مجھ سے ایک فائدہ کریں کہ خدانہ کرے کبھی زندگی میں ایسا موڑ دوبارہ آئے۔ مگر آپ ہمیشہ مجھ پر آنکھیں بند کر کے یہ یقین رکھ سکتی ہیں کہ۔

اسد خان کے دل پر صرف مسکان اسد خان کی محبت کا رنگ رہے گا۔اور آج کے بعد اپنے نام کے آگے سے میرا نام ہٹانے کی غلطی مت کرنا پرنسس مجھے بہت دکھ ہوا۔۔۔

اس دن جب آپ نے میرا نام اپنے نام کے کے آگے سے ہٹا کر اپنے پاپا کا سر نیم لگایا تھا۔آپ پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔اور کسی کا نہیں۔

مجھ سے نہیں برداشت ہوتا کہ آپ وہ حق کسی اور کو دیں۔۔ یہ اپنی جھکی ہوئی پلکیں اٹھائیں اور میری طرف دیکھو پرنسس بہت دن ہو گئے ہیں اسد نے خود کو نہیں دیکھا۔

اسد مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کرتے ہوئے بولا

۔میری طرف دیکھو پرنسس بس کریں اب میری ہجر کی راتوں پر ترس کھائیں۔اسد نے مسکان کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ اوپر کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

مسکان نے آہستہ سے پلکیں اٹھا کر مسکراتے ہوئے اسد کی طرف دیکھا۔

ہائے قربان جاؤں میں اپنی خانم کی مسکراہٹ پر لائیے ذرا اپنے لب ہمارے قریب کیجیے۔۔

ہم ذرا ان کا ٹیسٹ فیل کر کے دیکھیں کہ ویسا ہی ہے یا کچھ چینج ہو گیا ہے۔۔

اسد چھوڑیں پلیز مجھے بچوں کے پاس جانا ہے۔

اسد کے اچانک بے باک مزاق کرنے سے مسکان شرمہ کر اٹھنے لگی تھی ۔۔بس بہت رہ لیا مجھ سے دور خان کی جان اب اپنے خان کے بستر کی رونق بڑھاؤ۔

اسد اٹھ کر بیڈ سے کھڑا ہوا تھا مسکان کو بیڈ پر گراتے ہوئے خود بھی اس کے اوپر ان گرا تھا۔اسد بچے کو میری ضرورت ہے۔ ششششش اس وقت مجھ سے بڑا ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے۔

اسد اس کے بالوں میں منہ چھپائے ہوئے اس کے بالوں کی خوشبوں اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا۔۔اسد۔۔ہمم۔۔آپ نے مجھے کتنا مس کیا۔۔خان کی جان یہ میں بتاؤں گا نہیں۔۔

آپ کو محسوس کرواؤں گا اپنی محبت کی شدتوں سے۔اور آنے والی ہر ایک رات میں پہلے سے زیادہ محسوس کرواؤں گا آپ نے میری جتنی محبت بھری راتیں ضائع کی ہیں۔

اس ہر ایک رات کا آپ کو مجھے حساب دینا پڑے گا۔۔آپ کو مجھ پر ترس نہیں آئے گا۔۔۔آپ کو مجھ پر ترس آتا تھا جب میں آفس سے آنے کے باد آدھی رات تک لاؤنچ کی کے چکر کاٹتا رہتا تھا کہ شاید میری پرنسز کو مجھ پر تھوڑا سا ترس آجائے۔۔

اور وہ مجھے اپنا دیدار کروادے مگر آپ نہیں آتی تھی۔۔ایسا تو نہیں تھا کہ آپ اسد خان کے دل جی حالت سے واقف نہیں تھی۔

آپ کو پتہ تھا کہ اسد کی راتیں آپ کے بنا اھوری ہیں۔۔اور اسد کی صبح آپ کو دیکھے بنا نہیں ہوتی پھر بھی آپ نے مجھے اتنی کڑی سزادی تھی۔

۔جب میں نے وہ چپ چاپ برداشت کی ہے۔تو اب اسد خان کی جان آپ بھی حوصلہ جمع کر کے رکھے میری شدتوں کو سہنے کا۔۔

اب آپ پر میری شدتیں سہنا فرض ہے۔۔آپ کا کوئی ایکسکیوز کوئی بہانہ میں نہیں سنوں گا۔اس لیے جتنا آپ نے بہانے بنانے کے لیے خود کو تھکانا ہے۔

اس انرجی کو مجھ پر محبت کی صورت لٹھا کر ویسٹ ہونے سے بچائیں تو۔ ہو سکتا ہے میں کبھی کبھار آپ پر ترس کھالیا کروں گا۔۔
اگر آپ مجھے خوش کرنے میں کامیاب رہی تو اسی صورت میں ہی یہ ہو سکے گا۔۔ اسد آپ کی باتوں سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

اسد کے اتنے لمبے چوڑے لیکچر کے بعد مسکان من مناتے ہوئے بولی ۔۔ لگنا بھی چاہیے کیونکہ میں جو بول رہا ہوں اسد کی جان وہ مذاق نہیں ہے۔ میں نے اپنے حصے کی سزا کاٹی ہے تو آپ کو بھی سزا تو ضرور ملے گی۔۔ آپ کے اس جسم کی خوشبو کو آپ نے مجھ سے دور کیا۔ اس کی سزا۔۔ اسد اس کے بیوٹی بون پر اپنے لبوں سے چومتے ہوئے بول رہا تھا۔ آپ نے اپنے ان لبوں کو میرے لبوں سے دور رکھ کر گناہ کیا۔۔ اس کی سزا۔۔ اسد اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر کے اس کی نمی چوس رہا تھا۔

میری زندگی کی اتنی بہترین راتیں آپ نے مجھ سے دور رہ کر میری محبت کے لمحوں میں جو کٹوتیاں کی ہیں۔

وہ سب میں آپ کے وجود سے سود سمیت واپس لوں گا۔اور آپ کو پتہ ہے کہ اسد خان اپنے پیار کی لمحوں میں کٹوتی برداشت کرنے والا بندہ نہیں ہے ۔۔

اس کے سوا اسد آپ کو ہر چیز کے لیے معاف کر سکتا ہے۔مسکان بے شک اسد کے سختیوں سے گھبراتی تھی۔مگر کیسے بتاتی کہ وہ ان سختیوں کو ہنستے ہنستے برداشت کر سکتی ہے۔۔

مگر اسے کسی کے ساتھ بانٹ کر جو اذیت وہ محسوس کرتی تھی۔۔وہ نہیں کر سکتی اٹھے خانم اور میرے لیے تیار ہو کر آئے۔۔پرنسس بہت دن ہو گئے ہیں میں نے آپ کو تیار ہوئے نہیں دیکھا۔۔

اسد مسکان کے اوپر سے ہٹ کر سائیڈ پر ہوتے ہوئے بولا۔۔اس وقت تیار ہونا ہے۔۔۔کیوں اس وقت آپ کو کوئی پرابلم ہے اپنے شوہر کے لیے تیار ہونے میں۔۔نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔تو پھر جائیں اور قبرڈ کے اندر آپ کے لیے ڈریس رکھا ہے وہ پہن کر میرے لیے تیار ہو کر آئے۔

اسد بچے بچوں کے پاس تین کیئر ٹیکرز ہیں وہ بچوں کا خیال رکھ لیں گی ۔۔۔پرنسس میں نے آپ سے پہلے کہا ہے کہ آپ مزاحمتیں کھڑی مت کریں ورنہ جو میں نے آپ کا جو تھوڑا بہت احساس کر کے نرمی برتنی ہے آپ اس کی امید بھی مجھ سے مت رکھیے گا۔۔

آپ پہلے والے اسد بن جایئے اور شروع ہو جایئے مجھے دھمکیاں دینے کے لیے۔۔مسکان بڑبڑاتے ہوئے قبرڈ سے اپنے کپڑے نکال رہی تھی۔۔

اسد کے انا بھی لبوں پر مسکرا پھیلی تھی جب مسکان اسد کی سختیوں سے ڈر کر یوں بڑبڑایا کرتی تھی۔

تو اسد کو ہمیشہ ہی اس پر بہت پیار آتا تھا۔

مگر اسد کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس کے تین تین بچوں کی ماں بن کر بھی مسکان اتنا ہی اس سے شرمائے گی۔۔

جتنا پہلے شرماتی تھی جب وہ اسد کی شخصیتوں سے ڈرتی اور گھبراتی تھی۔۔تو اسد کو اپنی شخصیت پر بڑا ناز ہوتا تھا۔۔

وہی پٹھانوں والا غرور اس کے چہرے پر نظر آتا تھا جو اپنی بیوی کو ہمیشہ اپنے بازوں میں کمزور پڑتا ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔اسد اس کے لیے بہت ہی خوبصورت ریڈ کلر کی لونگ میکسی لے کر آیا تھا۔۔جس پر بہت ہی خوبصورت اور نفیس کام کیا ہوا تھا اس کے ساتھ میچنگ جیولری اور سینڈل بھی رکھے ہوئے تھے۔۔۔

مسکان سب کچھ اٹھاتے ہوئے حیرانی سے سوچ رہی تھی کہ اسد کو کیسے پتہ تھا کہ آج میں اس کے روم میں آؤں گی۔۔۔

آپ اپنے دماغ کے گھوڑے کسی اور وقت دوڑا لینا پر نسس فلحال میرا قیمتی ٹائم ویسٹ مت کرواور جا کر تیار ہو کر آؤ۔۔

مسکان کو گہری سوچ میں پڑے ہوئے دیکھ کر اسد کو سمجھ آ گیا تھا کہ اس کا کیا سوچ رہی ہے۔۔

مسکان بنا کچھ بولے ہوئے واش روم میں چینج کرنے چلی گئی۔۔اسد اپنی انا بھی لبوں سے مسکراتا ہوا بیڈ سے اٹھا اور مرر کے سامنے آ کر اس نے اپنا فیورٹ پرفیوم اٹھایا تھا جس کا اسے نے اپنے اوپر اچھی طرح سے چھڑکاؤ کیا۔۔وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر سے سوفے پر اچھال کر شرٹ لیس ہی اکر بیڈ پر دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سیدھا لیٹ گیا اس کی پٹھانوں والی گوری رنگت پر اس کے کالے اور گھنے چھاتی پر بال۔

بے حد جاذب نظر لگ رہے تھے اوپر سے جم سے بنا ہوا سکس پیک والا کسرتی جسم جو اسکے ریگولر جم جانے اور اپنی فٹنس کا بے حد خیال رکھنے کا ضامن تھا۔۔

مسکان اپنی ریڈ کلر کی میکسی پہن کر مرر کے سامنے آ کر اپنے بال بنا رہی تھی۔اسد مرر پر نظر رکھے ہوئے،اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا،اور اپنے انابی لبوں تلے مسکرا بھی رہا تھا۔۔مسکان اپنے بال بنا کر باڈی سپرے لگاتے ہوئے واپس پلٹ رہی۔۔ تھی۔

پرنسس لپسٹک کیا مجھے آ کر لگانی پڑے گی اسد مسکان کو بنا لپ سٹک کے ہی واپس آتے دیکھ کر بولا تھا۔۔۔۔اسد اس وقت لپسٹک کیوں لگانی ہے میں آپ کو صبح لگا کر دکھادوں گی۔۔

مگر مجھے اسی وقت ہی آپ کے ہونٹوں پر لپسٹک دیکھنی ہے۔۔کیونکہ بہت دن ہو گئے ہیں میں نے آپ کے لپسٹک والے ہونٹوں کو ٹیسٹ نہیں کیا۔

اسد آنکھ کو دباتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔اس لیے آج آپ کے شوہر کا موڈ ہے کہ وہ آپ کے لپسٹک والے ہونٹوں کا ٹیسٹ فیل کرے۔۔۔مسکان کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا سوائے اپنے خان کی بات ماننے کے۔۔

اس لیے مسکان نے چپ چاپ ریڈ کلر کی لپسٹک اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر لگا لی تھی کیونکہ اسد کو ریڈ کلر کے ساتھ ریڈ لپسٹک ہی پسند تھی۔۔
مسکان لپسٹک لگا کر اب وہیں پر ہی کھڑی تھی کہ اسد بیڈ سے اٹھ کر مرر کے پاس آیا اور مسکان کی پشت پر اپنا سینہ لگا کر اس کے پیٹ پر ہاتھ باندھ کر اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ہیپی اینی ورسری مائی بیوٹی فل وائف اجٹ اسد اور مسکان کی شادی کی دوسری اینیورسری تھی۔۔

جو مسکان کو اس وقت بالکل بھی یاد نہیں تھی۔۔آپ کو بھی ہیپی اینیور سری سوری مجھے یاد نہیں تھا۔کہ آج ہماری انیور سری ہے۔۔مسکان شر مندہ سے انداز سے بولی۔۔کوئی بات نہیں آپ یاد رکھیں یا میں ایک ہی بات ہے۔۔

مگر مجھے ہماری اینیور سری پر بہت اچھا سا گفٹ ضرور چاہیے آپ کی طرف سے اس میں میں کوئی رعایت نہیں کروں گا۔اسد مسکان کے گالوں پر اپنے گال رب کرتے ہوئے مر رمیں اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

مگر مجھے تو یاد ہی نہیں تھا کہ آج ہماری

اینیور سری ہے اس لیے میں تو کوئی گفٹ

آپ کے لیے لا ہی نہیں ہوں میری

جان آپ تو سر سے لے کر پاؤں

تک اسد خان کے لیے گفٹ ہے۔

آپ کو کہیں سے میرے لیے گفٹ

لانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی

مجھے مصنوعی گفٹ پسند ہے۔

اسد خان کو تو نیچر سے پیار ہے اور

وہ نیچرل گفٹ ہی لینے پسند کرتا ہے

۔اسد کی آنکھوں میں جو بے باکیاں اور شرارتے مسکان کو نظر آرہی تھی۔

وہ بیچاری مسکان کو پزل کرنے کے لیے کافی تھی۔۔اب پوچھیں گے نہیں کہ مجھے کیا گفٹ چاہیے مسکان کی جھکی ہوئی نظروں کو دیکھ کر اسد نے خود سے ہی سوال کیا تھا۔

۔جی بتائیں کیا گفٹ چاہیے آپ کو۔۔۔مجھے لونگ لپ کس چاہیے۔جو آپ خود مجھے کریں گے اسد سامنے مرر پر باقاعدگی سے مسکان کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔۔

اسد پلیز مجھ سے نہیں ہو گا یہ گفٹ آپ کو نہیں مل سکتا۔۔اٹپ کو جو بھی گفٹ چاہیے میں آپ کو صبح لا کر دے دوں گی۔

مگر مجھے آپ سے یہی گفٹ چاہیے۔۔آپ کو پتہ ہے میری جو ضد ہوتی ہے اسے تو میں ہر حال میں پورا کر کے ہی رہتا ہوں۔۔

اسد پلیز آپ کو پتہ ہے مجھ سے نہیں ہو گا اسد نے مسکان کی حالت اس وقت نے رو دینے والی کر دی تھی۔۔

یہ آپ کی آنکھیں ابھی سے نم ہونے لگ گئی ہیں پر نسس ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔۔اسد اسے اپنی طرف گھما کر اس کے چہرے کو نزدیک سے دیکھتے ہوئے۔۔۔

اس کی گردن پر اپنے محبت بھرے لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔آپ اس وقت میرے تین بچوں کی ماں ہیں اور آپ کی شرم دیکھ کر مجھے ایسے لگتا ہے جیسے آج ہمارے فرسٹ گولڈن نائٹ ہے۔۔

مسکان کی حالت پر اسد کو ترس اور پیار دونوں

آرہے تھے۔۔۔مجھے تو لگتا ہے کہ جب میں دادا اور نانا بھی بن جاؤں گا تو

میری پرنسز مجھ سے اسی طرح سے شرمایا کرے گی۔۔

ایک منٹ سے پہلے اپنی آنکھیں صاف کرو ڈرپوک لڑکی میں خود لے لوں گا

جو کچھ مجھے آپ سے چاہیے ہو گا۔۔رونا بند کریں مسکان کے آنسوؤں کو اپنی

ہتھیلیوں سے صاف کرتے ہوئے اسد نے روم کے اندر میوزک پلیئر میں

ایک رومینٹک سونگ پلے کر دیا تھا۔۔

اور روم فرج میں سے چھوٹا سا بیوٹی فل کیک لا کر ٹیبل پر رکھ کر اس پر ایک

کینڈل لگائی اور مسکان خوف ہاتھ سے پکڑ کر ٹیبل کے پاس لے آیا مسکان

فل ریڈ کلر کی میکسی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

مگر اسد صاحب نے تو اس وقت شرٹ تک بھی نہیں پہن رکھی تھی وہ

شرٹ لیس ہی مسکان کے ساتھ کیک کٹ کر رہا تھا۔۔

کیک کٹ کر کے مسکان نے ایک چھوٹا سا پیس اٹھا کر اسد کے منہ میں ڈالا

اسد نے بھی ایک چھوٹا سا پیس اٹھا کر مسکان کے ہوم میں ڈالا تھا۔۔

جس کا تھوڑا سا حصہ مسکان کے ہونٹوں پر لگ گیا مسکان نے ٹشو سے صاف

کرنا چاہا تھا۔۔ مگر اسد اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اپنا چہرہ اس کے قریب لے گیا

اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر کیک کو ویسٹ ہونے سے بچا لیا تھا۔۔

مگر اسد مسکان کی لپسٹک کو ویسٹ ہونے سے نہیں بچا سکا تتھا۔۔ وکیونکہ

جب اسد پیچھے ہٹا تو مسکان کے کیوٹ سے لپس کے اوپر لپ سٹک نام کی کوئی

چیز بھی موجود نہیں تھی۔۔

صرف اس کے نیچرل پنک ہونٹ ہی نظر آرہے تھے۔۔ اسد نے اتنی صفائی

کے ساتھ مسکان کی لپسٹک کا صفایا کیا تھا کہ۔۔

دیکھنے والا بالکل نہیں کہہ سکتا تھا کہ مسکان نے لبوں پر کچھ منٹ پہلے ریڈ کلر کی لپسٹک بھی لگائی تھی۔۔

اس کے بعد مسکان کو ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے اسد رومینٹک سونگ پر مسکان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے بے حد قریب کرتے ہوئے ہلکا ہلکا سا رومینٹک ڈانس کرنے لگا۔۔

- پی لوں تیرے گیلے گیلے
- ہونٹوں سے شبنم پی لوں
- ہے ہیں پینے موسم
- تیرے سنگ عشق طاری ہے کیا
- تیرے سنگ اک خماری ہے کیا
- تیرے سنگ چین بھی مجھ کو
- تیرے سنگ بے قراری کیا

اس سونگ پر اسد آہستہ آہستہ مسکان کے ساتھ کپل ڈانس کرتے ہوئے۔

اس کے بے حد نزدیک ہوتے جا رہا تھا۔۔

مسکان کی گردن پر اپنے لب رکھ کر وہ اپنے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔اب مسکان

کی گالوں کو چومتے ہوئے اس کی آنکھوں کو چومنے لگا تھا۔

اب اس کی نظر اس کے نیچرل بینک ہونٹوں

پر آکر رکھی گئی تھی۔۔ جن کو وہ فورن اپنی قید میں لے گیا۔۔مسکان

سوائے اپنے ناخن اسد کی کمر پر چبھونے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔

وہ جتنا مرضی چھٹپٹا لیتی اسد نے اپنی مرضی سے ہی پیچھے ہٹنا تھا

۔۔۔مسکان کی سانسیں ہمیشہ کی طرح اسد روکے ہوئے کھڑا تھا۔۔

اسد نے جب مسکان کی حد سے زیادہ اکھڑی ہوئی سانسوں کو محسوس کیا تو

تھوڑا پیچھے ہٹا تھا۔۔

اور مسکان کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بڑے ہی دلکش انداز سے

مسکراتے ہوئے نیچے جھکا اور مسکان کو اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا۔۔

اسد کی آنکھوں میں جو محبت کے تقاضے تھے مسکان ان کو دیکھتے ہوئے فورن سے نظریں جھکا گئی تھی۔

اسد اسے بیڈ پر لیٹا کر خود مسکان پر گھٹا کی مانند چھا گیا۔۔۔مسکان کے وہ کے وجود سے اسد اپنی ہر اداسی والے لمحے کا حساب پورا کر رہا تھا۔۔
جو اس نے بولا تھا وہ سب وہ کر کے دکھا رہا تھا مسکان اس کی باہوں میں پگلنے لگی تھی۔۔مسکان سے اسد کی بے تابیاں سہنا مشکل ہو رہی تھی۔۔

اسد نے مسکان کی کمر کی قبر پر ہاتھ رکھ کر مسکان کی زپ کو کھول دیا تھا۔۔
مسکان کے کاندھوں سے میکسی کو سرکہ کر وہاں پر اسد نے اپنے لب رکھے تو مسکان ایک گہری جس کی لی تھی۔۔

اسد اپنی محبت کی بارش سے مسکان کو بھگو رہا تھا۔۔مسکان کی سانسیں تیز ہونے لگی اسد ہر گزرتے پل کے ساتھ مسکان پر اپنی محبت کی بارش کیے جا رہا تھا رات گزرنے لگی تھی

مگر اسد اپنے ہر پل کا حصہ مسکان سے پورا کر رہا تھا۔۔پتا نہیں رات کے کس پہر جا کر اسد تھوڑا سا شانت ہوا۔۔اور مسکان کی جان چھوٹی تو مسکان نے شکر ادا کیا۔۔۔

مسکان جان چھوٹتے ہی ہمیشہ کی طرح گہری نیند میں سو گئی تھی۔۔اور وہی اسد کا ہمیشہ والا انداز جو مسکان کو اس طرح اپنی محبت کی شدتوں سے ٹوٹ کر اپنی باہوں میں پڑے ہوئے دیکھا۔۔۔تو اپنی انا بی دل اس لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔

وہ اسلام کو اپنے سینے پر لٹائے ہوئے مسکان کے نازک سیے وجود کو وہ کمبل میں لپیٹے کر اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا

اور خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ ہجر کی راتوں کا آخر ملن کے سویروں نے آکر خاتمہ کر دیا۔۔

اسد کے کان میں فجر کی اذان کی آواز گونجی تو وہ اٹھ کر واش روم میں غسل کی نیت سے چلا گیا۔۔

کیونکہ وہ نمازوں کا پابند تھا پوری رات نہ سونے کے باوجود بھی وہ فجر کی نماز نہیں چھوڑ سکتا تھا اس لیے فجر کی نماز کے بعد سونے کا ارادہ کر کے وہ مسکان کے ماتھے پر بوسہ کر کے مسکان کو تکیے پر لیٹا کر خود واش روم چلا گیا۔۔۔

۔۔۔

55 ooooooo

جب سے آفس آیا تھا پتہ نہیں اس کا دل اتنا بے چین کیوں تھا۔ وہ ایک عجیب سی گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا حالانکہ ارد گرد سب کچھ ٹھیک تھا گھر میں بھی

وہ دل کو نارمل سوتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا گھر میں دل کے لیے اسفند نے دو دو نرسس رکھی ہوئی تھی۔۔

اسفند اپنے دو ضروری پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔اس لیے آفس آنا ضروری تھا ایک تو اب تک امجد کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ۔وہ کون سی بل میں گھسا ہوا ہے۔۔

اور جب تک اسفند اور اسد اس دھوکے باز کو پکڑ نہ لیتے انکو سکون کہاں ملنے والا تھا۔اور دوسرا ابھی تک انابیہ کے گنہگار بھی پکڑے نہیں گئے تھے۔۔

اس لیے یہ دونوں پروجیکٹ ہی اسد اور اسفند کے لیے بہت اہم تھے جن پر بہت تیزی سے سلیم توبہ کے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے۔اسد کی نگرانی میں یہ سارا کام بہت تیزی سے کی منزل کی طرف تھا۔۔۔

اسفند کو امید تھی کہ انشاءاللہ بہت جلد یہ لوگ گنہگاروں کی گردنوں تک پہنچ جائیں گے۔ مگر یہ بے وقت جو سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔اسفند کو اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کیا ہو رہا ہے۔۔

ہیلو ٹائیگر کن سوچوں میں گم ہو۔۔اسد اسفند کے روم کو نوک کیے بنا ہی آفس روم میں آیا تھا

کچھ خاص نہیں بس وہی ہمارا جو پروجیکٹ چل رہا ہے اسی پر کام کر رہا ۔۔اسفند بڑے تھکے سے انداز سے جواب دیا تھا۔۔اب تو پریشانی ختم ہونے کو ہے انشاءاللہ دو تین دن کے اندر توبہ ہمیں ہیک کر کے امجد کا پتہ بتادے گی۔۔اسد کو لگا کے اسفند کیس کی وجہ سے پریشان ہے۔۔۔

میری ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی توبہ سے بات ہوئی ہے اس لیے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ باقی اور سناؤ دل ٹھیک ہے۔۔ اسد اپنی بہن کی خیر خبر پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں یار سب کچھ ٹھیک ہے دل بھی بالکل ٹھیک ہے مگر یار مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ مجھے کچھ اچھی فیلنگز نہیں آ رہی ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی خطرہ کوئی مصیبت بالکل ہمارے نزدیک ہے میں سمجھ نہیں پا رہا کہ سب کچھ نارمل ہونے کے باوجود میں ایسا فیل کیوں کر رہا ہوں۔۔

یار ایسا کچھ بھی نہیں ہے مجھے لگتا ہے کہ میری بہن نے تمہارے دماغ کو کافی ڈیمج کر دیا ہے چیزیں مار مار کر اس لیے تمارے دماغ میں الگ الگ طرح کے وسوسے آ رہے ہیں..

اور کچھ بھی نہیں اسد نے اسفند کی پریشانی کو ہوا میں اڑاتے ہوئے اس کا موڈ نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔اور ساتھ میں ہی کافی کی فرمائش کر دی اسد کو اسفند کے چہرے سے اس کی پریشانی نظر آرہی تھی۔۔

اور اسد اسفند کو پریشان چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا تھا اس لیے وہ کافی پینے کے بہانے بہت دیر تک اسفند کے پاس بیٹھا رہا۔۔اسد کے بیٹھنے سے اسفند کا موڈ کافی حد تک بہتر ہو گیا تھا۔اس وقت وہ دونوں بیٹھے ہوئے اپنے دونوں کیس ڈسکس کر رہے تھے۔

اسد مسکان اس چھوٹی بچی کے ساتھ ایجسٹ ہو گئی ہے۔ایک دم سے اسفند کے دماغ میں مسکان کا خیال آیا تھا۔انابیہ کی بیٹی کو لے کر۔۔ہاں یار اللہ کا شکر ہے مسکان نے اس بچی کو دل سے ایکسیپٹ کر لیا ہے اور وہ اس بچی کا بہت خیال رکھتی ہے بالکل اپنے بچوں کی طرح۔۔۔یہ تو گڈ پھر گڈ ہو گیا اسفند نے مسکان کا اس بچی کو ایکسیپٹ کرنا سراہا تھا۔

اور مسکان کیسی ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔ہاں ماشاءاللہ بالکل ٹھیک ہے اسد نے بہت خوش دلی سے بتایا تھا کہ مسکان اب ٹھیک ہے۔۔

اور وہ دونوں شہزادہ اور شہزادی ارحم اور عنایہ کیسے ہیں وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔۔ مگر اپنے ماموں اور پپو کو بہت مس کرتے ہیں۔۔جناب ذرا چکر لگالو ہماری طرف آپ کی بہن خوش ہو جائیں گی۔اور آپ کے بھانجا اور بھانجی بھی۔۔

ہاں یار انشاءاللہ میں کل صبح تمہاری طرف چکر لگاؤں گا کیونکہ دل بھی دو دن سے بہت ضد کر رہی ہے بچوں سے ملنے کی تو میں آفس میں آتے ہوئے اس کو چھوڑتا آؤں گا۔۔اور آفس کے بعد میں بھی بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزار لوں گا۔۔

موسٹ ویلکم ویٹ کریں گے ہم لوگ۔۔اسد اسفند کے آنے کا سن کر کافی خوش تھا۔۔اور سناؤ میری بہن تمہاری خاطر تواضہ اچھی کرتی ہے۔اسفند اپنی شرارتی موڑ میں آرہا تھا۔۔

تم تو اپنا منہ بند ہی رکھا کرو اپنی بہن کی چھوڑو پہلے میری بہن کی بتاؤ کہ وہ تمہاری خاطر تواضع اچھی طرح سے کرتی ہے۔۔اچھے پھنسے ہو اسفند شہریار ساری دنیا کو انگلیوں پر نچانے والا سب کو اپنی دھاڑ سے چپ کروانے والا میری بہن کے ہتھے چڑھ کر کیسا بھیگی بلی بنا رہتا ہے۔۔

تو یار تم نے مجھے بہن تھوڑی دی ہے وہ تو قسم سے کسی گینگسٹر کی بچی لگتی ہے مجھے تو۔اسفند کو کوئی شرمندگی نہیں تھی کہ اسد اسے کیا بول رہا ہے۔اسفند شہریار دل بہت خوش قسمت ہے کہ اسے اسفند شہریار ملا ہے۔۔

میں تو خدا کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ میری اکلوتی بہن کی قسمت میں میرے رب نے اسفند شہریار کو لکھا۔۔

تم سے بہتر ہم سفر میری بہن کو کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔چپ کر پگلے رلائے گا۔۔اسد نے مذاق سے کہا تھا۔۔یار اتنی تعریفیں مت کیا کر تیرے منہ میں جچتی نہیں ہے۔۔ہاں تیری شکل ہی تعریف کے لائق ہی نہیں ہے تو جب تعریف کروں گا تو جچے گی کیسے۔۔

دونوں شروع ہو گئے تھے ایک دوسرے کو مزاق میں تنز مارنا۔ویسے خوش قسمت تو میری بہن بھی ہے۔جسے اسد خان ملا ہے غیرت والا اور ہمت والا ۔ویسے تو بھی میری تعریف مت کیا کرو قسم سے مصنوعی لگنے لگتی ہے۔۔ اسد کہاں پیچھے رہنے والا تھا اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہا تھا۔۔دونوں کافی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں اور بحث کرتے رہے اتنے دنوں کے بعد وہ ایک ساتھ بیٹھ کر کافی اچھا محسوس کر رہے تھے۔۔

ان کی گپیں تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی مگر آفس میں کام بہت تھا اس لیے

مجبوراََ دونوں کو اپنے اپنے کام پر واپس لگنا پڑا اسد اٹھ کر اپنے کیبن میں جا چکا تھا اور اسفند لیپ ٹاپ کھول کر اس پر اپنا پروجیکٹ بنانے لگا۔۔۔

ooooo

اسد۔ ہمم۔ آپ نے مجھے اینیورسری پر گفٹ کیوں نہیں دیا۔ دوں گا اسد کی جان مسکان اسد کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔ کب دینگے مجھ سے تو فورن سے بھی پہلے اپنا گفٹ آپ نے وصول کر لیا تھا۔ وہ اسد کی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ پیار سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بولی تھی۔ خان کی کی جان جیسا گفٹ مجھے چاہیئے تھا گر ویسا ہی گفٹ آپکو بھی مجھ سے چاہیے تو میں ابھی دے دیتا ہوں۔ اسد کر جو سیدھا لیٹا ہوا تھا اور مسکان اسد کے سینے پر سر

رکھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی اب اسد کروٹ لے کر اس کے اوپر آ گیا تھا۔ن نہی مجھے یہ والا گفٹ نہیں چاہیے۔مسکان اسد کو اپنے منہ پر جھکتا ہوا دیکھ کر مسکان شرما کر آنکیں بند کر کے بولی۔۔

ہاہاہا کیوں اس گفٹ سے ڈر لگتا میری خانم کو اسد
قہکا لگا کر ہنستے ہوئے بولا۔چلو خانم کیا یاد کرو گی آپ کو آپ کی پسند کا گفٹ دے دوں گا۔یہ والا گفٹ میری طرف سے بونس سمجھ کر رکھ لینا۔
اسد نے مسکان کے منہ کو اپنی مضبوط ہتھیلیوں میں لے کر اس کے نیچرل پنگ ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔اسد پلیز اس وقت نہیں مجھے آپ سے باتیں کرنی ہے۔مسکان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

اسد کی جان آپ بولو میں سن رہا ہوں۔ مگر پلیز بونس لینے سے منع مت کرو پرنسس ورنہ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔اسد مسکراتے ہوئے مسکان کے ہاتھ کو اس سے کی چہرے سے ہٹا رہا تھا۔

اسد مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا اور اس کی نازک سے ہونٹوں کو اپنے دل کش ہونٹوں کی قید میں لے گیا۔مسکان نے اسد کے کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے زور سے پکڑ رکھا تھا۔

۔اسد مسکان کے لبوں سے بڑی محبت کے سے نمی جوس کر پیچھے ہٹا۔
پرنسس۔جی
میرا دل کیوں نہیں بھرتا آپ کو پیار کر کے میں جتنا آپ کو پیار کرتا ہوں جتنا آپ کے قریب جاتا ہوں میرا دل اس سے زیادہ کی تمنا کرتا ہے۔اور آپ کا یہ شرمانا تو میرے دل پر وار کرتا ہے۔

میری زندگی میں آنے کا شکریہ پرنسس اسد نے مسکان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔اور آپ کا سرپرائز گفٹ آپ کو صبح مل جائے گا۔گفٹ کیا ہے مسکان نے بڑے تجسس سے پوچھا۔

میری خانم کو کیا چاہیے۔اسد آپ بتائیں کہ آپ نے میرے کیا گفٹ لیا ہے ۔اسد کی جان سرپرائز بتایا نہیں جاتا۔چلو ٹھیک ہے پھر مجھے اچھا سا گفٹ چاہیے۔آپ کہیں تو گفٹ میں آپ کو اپنا دل نکال کر دے دوں۔اسد نے پیار سے مسکان کے گال پر دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا۔

اللہ نہ کرے اسد کیسی باتیں کرتے ہے آپ مسکان نے اپنا ہاتھ اسد کے منہ پر رکھ کر اسے روکھا تھا۔اللہ آپ لمبی زندگی اور صحت دے آپ کا سایہ ہمیشہ میرے سر پر سلامت رہے خدا آپ کو میری عمر بھی لگا دے۔

اور اس عمر کا میں کیا کروں گا جس میں میری خانم نہ ہو پرنسس آپ کے بنا جینے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ میری اپنے رب سے دعا ہے جب تک جیوں اپنے کے ساتھ جیو اور جب سانسیں رکے تب بھی آپ کے ساتھ ہی رکے۔ اسد مسکان کے چہرے پر اپنی دلکش لبوں کے لمس چھوٹ رہا تھا۔

اسد کی محبت بھرے لمسوں سے مسکان کے جسم پورے وجود میں بجلی سی دوڑ رہی تھی۔ اسد کو بے لگام ہوتے ہوئے دیکھ کر اس کان کو خیال آیا کہ اسے ابھی بچوں کے روم میں جانا تھا۔
اسد مجھے ابھی بچوں کے روم میں چکر لگانا ہے۔ ششش اس وقت کچھ مت بھولیے گا آپ کے کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میرے محبت کے لمحوں میں رکھاوٹ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔

اس وقت اپنا صرف اسد خان کی بیوی ہے اور آپ پر ہے کہ آپ میرے دل کو اپنی محبت سے سکون دیجیے۔۔

اور اپنی ماں ہونے کا فریضہ بعد میں آرام سے انجام دے لینا۔ وہ کہتا ہوا مسکان کی بیوٹی بون کو چوم رہا تھا۔ مسکان ہمیشہ کی طرح اسد کی محبت کی تپش میں پگھلنے لگی تھی۔۔

مسکان اسد کے زرا سے سرد لہجے سے ہی خاموش ہو گئی تھی۔ اسد کو مسکان کی یہ تھا بہت پیاری لگتی تھی جب وہ بنا بحث کیے فوراً چپ ہو جاتی تھی۔ اسد مسکان کے وجود پر اسد اپنی منمانی کر رہا تھا اسد کا ایک ہاتھ مسکان کی قمیض کے گلے پر لگے ہوئے بٹنوں پر اپنا کام کر رہا تھا۔ اسد پلیز۔ اسد کی جان آپ کا مصلہ کیا ہے۔ مسکان نے اپنی قمیض کے گلے اپنی مٹھیوں میں بڑی مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

لائٹ جل رہی ہے وہ شرماتے ہوئے اسد کی طرف دیکھ بھی نہیں پارہی تھی اس کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔آپ کو پتہ ہے کہ آپ میرے تین تین بچوں کی ماں ہے۔مگر آپ کی شرم وحیا ہے کہ وہ نہ کم ہوئی تھی ہو گی۔اسد نے مسکان کے شرمائیں ہوئے چہرے کو بڑی محبت سے اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

پلیز لائٹ بند کر دے۔نہیں ہو سکتی کیونکہ مجھے اپنی خانم کو شرماتے ہوئے دیکھنا ہے۔وہ اپنے دل کش لبوں سے مسکرا رہا تھا۔مسکان کے ہاتھوں کو بڑی نرمی سے پکڑ کر اس کے سر کی طرف پن کر دیا۔ایک ایک کر کے مسکان قمیض کے سارے بٹن کھول چکا تھا۔

اور وہاں پر اپنے سلگتے ہوئے لبوں کو رکھ کر سکون دے رہا تھا۔۔مسکان سانسیں تیز ہونے لگی تھی گلہ خشک ہو گیا۔وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر

شرٹ کو زمین پر پھینکتے ہوئے۔مسکان کے پیٹ سے شرٹ ہٹا وہاں پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔مسکان سسکاریاں بھرنے لگی۔

اب وہ مسکان کے کی قمر پر پڑنے والے بل کو چوم رہا تھا مسکان خود میں ہی سمٹتی جارہی تھی۔

کمرہ فل روشن تھا۔مسکان نے شرم سے اپنی
آنکھوں کو بند کر رکھا تھا۔اسد اور مسکان کی شادی کو تین سال گزر چکے تھے ،مگر اسد کے پیار کرنے کا انداز آج بھی پہلے دن جیسا ہی تھا۔

اسد جس جنون کے ساتھ اپنی محبت مسکان پر نچھاور کرتا تھا اس کا انداز دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے آج ان دونوں کی قربت کی پہلی رات ہے۔

اور مسکان کی آنکھوں میں آج بھی اتنی ہی جھجک اور شرم وحیا تھی جتنی وہ پہلے دن اسد کو دیکھ کر شرماتی تھی۔اور صد ہمیشہ کی طرح مسکان کی جھکی ہوئی پلکوں اور شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بہک جاتا تھا۔

اسد اور مسکان بے شک ایک پرفیکٹ جوڑی تھی اور بے مثال تھی ان دونوں کے محبت۔اسد کی بے باکیاں بڑھتی جارہی تھی۔اور شرم سے مسکان کے پورے جسم میں کپکپی طاری تھی۔

اسد پلیز لائٹ بند کر دیں مسکان کی آواز اور لہجہ اسد کی محبت میں چور تھا۔ کیوں کر دوں لائٹ بند میری خود کی بیوی ہے میرے ساتھ اس لیے مجھے تو شرم نہیں آرہی۔خانم آپ کو آرہی ہے اس کا میں کچھ کر نہیں سکتا۔۔ہمیشہ ہی لائٹیں بند کروادیتی ہو۔

مجھے تو آج اپنی خوبصورت خانم کو دیکھنا ہے اس لیے مجھ سے ایسی مت رکھیے کہ میں لائٹ اوف کروں گا۔اسد پلیز۔۔مسکان پلیز۔اسد نے مسکان کی نقل اتار کر ہنستے ہوئے کہا تھا آپ کو اس وقت سوائے اسد پلیز کہ اور کوئی جملہ کیوں نہیں سوچتا پرنسس۔

اسد مسکان کی حالت سے محظوظ ہو کر ہنس رہا تھا۔مسکان کو شرم سے لال ہوتے تھے دیکھ کر اسد کو ہنسی آرہی تھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ میرے تین بچوں کی ماں ہیں اپنی حالت دیکھو خانم آپ کے گال لال ٹماٹر کے جیسے ہورہے ہیں، شرم سے ویسے ایک بات ہے میرے پاس آتے ہی آپ کا نیچرل میک اپ ہو جاتا ہے آپ کو میرا تھینک یو کرنا چاہیے۔۔

اسد مسکان کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے اپنے لبوں سے مسکان گال کو بڑی محبت سے چوم کر ہنستے ہوئے بول رہا تھا، جب کہ مسکان نے اپنی آنکھیں شرم سے بند کی ہوئی تھی۔

آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھوں کب تک

آپ مجھ سے شرماتی رہا کروں گی۔

آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا اسد پلیز مت تنگ کیا کریں۔ تین بچے ہونے سے کیا ہوتا ہے بندہ بے شرم تھوڑی ہو جاتا ہے۔

آپ کا کیا ہے آپ تو پہلے دن سے بڑے بے شرم تھے۔ چلو جان ہم پہلے دن سے بے شرم ہے تھوڑی سی بے شرمی تو اب آپ کو بھی دکھانی چاہیے۔ تین بچوں کے بعد کم سے کم ہمارے اس خوبصورت لمحے میں ایک بار میری طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھ تو لو۔ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا آلائٹ بند کریں پلیز

۔

آج تو کسی صورت لائٹ بند ہونے والی نہیں ہے اسد نے مسکان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے ہلکا سا دباؤ دیا تھا۔

اسد کی اس حرکت سے مسکان کے پورے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی تھی۔۔

اسد اگر آپ نے لائٹ بند نہیں کی تو کل سے میں آپ کے ساتھ روم میں سوؤں گی ہی میں جا کر بچوں کے روم میں سویا کروں گی۔ مسکان نے اپنی طرف سے ایک بہت بڑی دھمکی اسد کو دی تھی۔ جس کا اسد پر تو خاک بھی اثر نہیں ہوا تھا۔

تو کوئی بات نہیں میں بچوں کے روم سے آپ کو اٹھا کر لے آیا کروں گا۔ ماچس کی ڈبیا جتنا وزن ہے آپ کا۔ مجھے تو ایسا لگے گا کہ چلو میری تھوڑی ورزشی ہو گئی ہے۔

تین تین بچوں کے باپ بن گئے ہیں اور شادی کو تین سال گزر ہو گئے ہیں ۔ مگر شوق ایسے ہیں جیسے ابھی آپ کی شادی کو ایک دن یہ گزرا ہو۔

ابھی تو تین بچے ہوئے ہیں خانم اگر بچے دس بھی ہو جائیں اور شادی کو 10 سال بھی گزر جائیں گے تو اسد خان ایسا ہی رہے گا۔نہ تو محبت کم ہو سکتی ہے ۔اور نہ ہی آپ کے وجود سے سکون پانے کا میرا جنون۔

میں جب جب آپ کے پاس آتا ہوں میری طلب اور بڑھتی جاتی ہے۔آپ کو پتہ ہے جب تک آپ مجھے سکون نہیں دیتی اور مجھے اپنا آپ ادھورا لگتا ہے۔
وہ باتیں کرتے ہو مسلسل اپنے لبوں کے لمس مسکان کے وجود پر چھوڑ رہا تھا ۔

مسکان میں اب بولنے کی بھی ہمت باقی نہیں تھی کیونکہ وہ اسد خان تھا جو کہتا تھا اس نے وہ کرنا ہوتا تھا۔

اس لیے مسکان کو اندازہ تھا کہ اس کی مزحمتیں بیکار ہیں اگر اسد نے کہا ہے کہ روم میں لائٹ جلے گی تو چلے گی۔اس لیے وہ ہار مان کر چھپ کر گئی تھی۔

اسد کو مسکان کی حالت دیکھ کر اس پر تھوڑا سا ترس آگیا تھا اور اس نے پاؤں سے کمبل کو کھینچتے ہوئے مسکان کو کور کر کے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

مسکان نے تھوڑا شکر کا کلمہ پڑھا چلو اس بندے کو خود سے مجھ پر تھوڑا ترس تو آیا۔رات پڑھنے لگی تھی چاندنی رات اسد اور مسکان کی ایک اور خوبصورت ی رات بھی جڑنے جا رہی تھی۔

اور پوری شدت کے ساتھ اسد مسکان کو اپنی قربتوں سے توڑتا ہوا اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا۔بے شک اسد کی قربتیں بہت جان لیوا ہوتی تھی۔
مگر جس محبت کے ساتھ اسد مسکان پر اپنی محبت کا عکس چھوڑتا تھا۔

مسکان ٹوٹ کر بھی خود پر سکون ہی محسوس کرتی تھی۔اسد کی قربتوں سے ٹوٹ کر مسکان اسد کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی۔

اور اسد ہمیشہ کی طرح اپنے اس خوبصورت لمحے کو بڑے دلچسپ انداز سے دیکھ رہا تھا۔اسد مسکان کی پیشانی سے اپنی انگلی سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوم کر آہستہ سے بولا آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف۔۔ پتہ نہیں کتنی دیر وہ اپنے اس خوبصورت لمحے کو دیکھتا رہا جب اس کی خانم اس کی قربتوں سے ٹوٹ کر اس کے سینے میں سر چھپائے ہوئے بے فکری کی نیند سو رہی تھی۔۔

اسد نے مسکان کی کمر کے گرد اپنی دونوں ہاتھوں سے اپنی باہوں کا حسار بنا رکھا تھا۔

اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے اسد خود بھی نیند کی وادیوں میں کھونے لگا ۔دونوں کی زندگی کی ایک اور خوبصورت رات اپنے اختتام کی طرف جارہی تھی۔ایک نئی صبح ویلکم کے لیے تیار تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOO

دل جان کدھر ہو جلدی چلو مسکان اور اسد ہمارا ویٹ کر رہے ہیں۔آرہی ہوں بس پانچ منٹ دل آپ کے پانچ منٹ پچھلے دو گھنٹے سے چل رہے ہیں اب اگر پانچ منٹ میں آپ باہر نہیں آئی تو میں آپ کو چھوڑ کر آفس چلا جاؤں گا۔

اسفند کب سے لانج میں بیٹھا ہوا دل کا انتظار کر رہا تھا مگر دل بڑے آرام سے تیار ہو رہی تھی، جا کر دکھائیں مجھے چھوڑ کر آئے۔

دل کو اسفند کی طرف سے جتنی محبت اور پیار ملتا تھا دل پر اسفند کی اس چھوٹی سی دھمکی کا خاک اثر ہونا تھا۔

دل میں سچ میں چلا جاؤں گا وہ ہنستے ہوئے بولا دل ٹپ ٹپ کرتی ہوئی اسفند کے پاس آکر اپنے کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

اور اپنی آنکھوں کو گول کر کے اسفند کو گھور رہی تھی اس کی چوٹی سی ناک اس نے سنگوڑ کر اور بھی چھوٹی کر رکھی تھی۔

وہ بلیک کلر کی فراک پہن کر بالوں کی ہائی پونی کر کے لائٹ سا میک اپ کیے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

کیا کہا آپ نے مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے جا کر دکھائیں پھر۔اسد اسے تنگ کر رہا تھا ٹھیک ہے اگر آپ کہتی ہیں تو میں چلا جاتا ہوں،

وہ اٹھ کر باہر کی طرف جانے لگا دل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔مگر دل اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی تھی۔

جسکی وجہ سے اس کا پاؤں پھسل گیا اسفند نے بروقت دل کے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا کر گرنے سے تو لیا بچا لیا۔ مگر اسفند کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ خدانخواستہ اگر دل گر جاتی تو کتنا بڑا حادثہ پیش آسکتا تھا۔

اسفند کو خود پر ایک دم سے اتنا غصہ آیا کہ کیوں وہ دل کو اس طرح کی بچکانا حرکتوں پر اکساتا ہے کیونکہ اسفند نے دل کو بچوں کی طرح رکھا ہوا تھا۔ وہ دل سے کوئی امید بھی نہیں رکھتا تھا۔ کہ دل میں مچور ہو کر خود کو سنبھالے۔ حالانکہ دل اس وقت 21 سال کی ہو چکی تھی

مگر اسفند کی نظر میں دل کی عمر اب بھی بہت کم تھی وہ اسے بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا دل اسفند سے 12 سال چھوٹی تھی۔ اس کا کوئی شوق بھی نہیں تھا کہ دل بڑی ہو یا میچور ہو کر اس کا خیال رکھیں۔

وہ خود بھی دل کو بچا ہی دیکھنا چاہتا تھا اور اس کی بچوں والی حرکتوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہتا تھا وہ دل کی ہر طرح سے خود ہی کیئر کرتا تھا۔

وہ ساری توقعات خود سے ہی رکھتا تھا کہ اسے دل کو سنبھالنا ہے اسفند نے دل کو اپنے ہاتھ کا نازک سا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا۔ ہر طرف سے اسے خود ہی کور کرتا۔ کہ کہیں اس کے ہاتھ کا یہ چھالا دکھ نہ جائے یا اسے کوئی ضرب نہ لگ جائے۔

پانچ سیکنڈ گزر چکے تھے مگر اسفند اس کو اب بھی اپنے ساتھ لگا کر اپنی باہوں کے حصار میں لیے ہوئے کھڑا تھا۔ گھبراہٹ سے اسفند کا دل سو کی سپیڈ بھی کراس کر گیا۔

اسفند میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں دل نے اسفند کے گھبرائے ہوئے چہرے دونوں طرف اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

اللہ آپ کو ہمیشہ ٹھیک رکھے دل پلیز اس طرح سے اچھل کود مت کیا کریں میری جان نکل جاتی ہے ایک تو پہلے ہی میرے دل میں اتنے دنوں سے آپ کو لے کر عجیب سی بے چینی اور گھبراہٹ ہے اور ایسی حرکت کر کے آپ میرے ڈر کو اور دگنا کر دیتی ہو۔اسفند نے دل کے ماتھے کو محبت سے چوم کر اپنا ڈر سنایا۔

سوری دل نے بچوں جیسا منہ بنا کر سوری کی تھی سوری کی تھی۔سوری کی ضرورت نہیں ہے میری جان بس آپ اپنا خیال رکھا کریں آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔

میں تو بس آپ کو مذاق کر رہا تھا اسفند کو تو آپ کے بنا سانس نہیں آتی چھوڑ کے کیا میں آپ کو خاک جاؤں گا۔

اب آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں دل نے اپنا معصوم سے منہ کو بھلا کر کہا۔۔اتنی جرات ہے مجھ میں کہ میں اپنی دل کو ڈانٹ سکوں اس کی پھولی ہوئی گالوں کو جھک کر چومتے ہوئے بولا۔

بس اشپ کو سمجھا رہا ہوں۔۔مجھے مت سمجھایا کریں میں کوئی بچی تھوڑی ہوں جو آپ مجھے ہر وقت سمجھاتے رہتے ہو نہیں جناب آپ بچی نہیں ہو۔

آپ تو دادی ماں ہیں اب اگر آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہو تو ہم چلیں مسکان اور اسد ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔جی چلیں اسفند دل کی کمر کو بیک سائیڈ سے ہاتھ رکھ کر سپورٹ دیتے ہوئے اسے گاڑی تک لے کر آیا

اور گاڑی کا ڈور کھول کر بڑی احتیاط سے دل کو گاڑی کے اندر بٹھایا تھا دل کی ڈلیوری کسی بھی وقت ہو سکتی تھی۔اس لیے اسفند دل کے لیے بہت پوزیف تھا۔

بچے سے کہیں زیادہ فکر اسے دل کی تھی دل کی ضدی تھی کہ اسے بچہ چاہیے اور اسفند کے پاپا کی ضد تھی کہ انہیں پوتا چاہیے۔

مگر اسفند کو تو صرف اپنے دل چاہیے تھی اسے تو دل سے آگے نہ کچھ تو دکھائی دیتا رہا تھا۔

اور نہ سنائی دیتا تھا۔دل بہت دنوں سے ضد کر رہی تھی کہ وہ مسکان اور اسد کے بچوں کے ساتھ ٹائم سپین کرنا چاہتی ہے۔

اور کل آفس میں اسد نے بھی کہا تھا کہ مسکان اپنے بھائی کو اور بھابھی کو بہت یاد کرتی ہے اس لیے آج اسفند دل کو آفس جاتے ہوئے چھوڑ کر جانا چاہتا تھا۔

اور واپسی پر رات کا ڈنر کر کے اپنی بہن کے ساتھ اور بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے بعد واپس انے کا ارادہ رکھتا تھا۔

OOOOOOOOOOOO

اسد یہ کتنا خوبصورت ہے کس کا گھر ہے یہ اسد مسکان کو دکھانے کے لیے ایک گھر لے کر آیا تھا۔

جو بہت خوبصورت اور بہت بڑا تھا۔ دیکھنے میں کوئی محل لگ رہا تھا۔

گھر کے اندر چھ خوبصورت اور بڑے کمرے تھے بے حد خوبصورت لاؤنج سب روم روم کے باہر خوبصورت بالکونیا اور بے حد خوبصورت اور یونیک کچن۔

باہر بہت بڑا اور خوبصورت گارڈن جہاں پر طرح طرح کے پودے اور پھول بے حد خوبصورت نظارہ پیش کر رہے تھے۔

مسکان بہت خوش ہو کر پورا گھر دیکھ رہی تھی پورا گھر یونیک فرنیچر سے آراستہ تھا۔ اسد بتائیں نا کس کا گھر ہے۔

میری پرنسس کا اسد مسکان کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کے پیٹ پر اپنے بازوں کا حصار باندھے ہوئے مسکان کے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا۔

سچ میں یہ ہمارا گھر ہے مسکان کی انکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی آپ کا خان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ سچ میں یہ میری پرنسس کا گھر ہے اب بتائیں آپ کو آپ کا اینیورسری کا سرپرائز گفٹ کیسا لگا۔

بہت بہت بہت بہت زیادہ اچھا لگا بہت ہی خوبصورت گفٹ ہے یہ تو ۔۔مسکان خوشی سے اپنی باہیں اسد کی کمر میں ڈال کر اس کے سینے سے لگ گئی۔ یہ جتنا بھی خوبصورت ہے مگر میری پرنسس کی اس خوشی والی سمائل سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے وہ مسکان کی خوشی دیکھ کر بولا۔

اسد۔۔ بولو خان کی جان آئی لو مسکان نے شادی کے تین سال بعد آج اسد کے کان میں آئی لو یو کہہ کر خود ہی شرم سے اسد کے سینے میں اپنا سر چھپا لیا تھا۔

آئی لو یو ٹو تھری فور فائیو سکس سیون ایٹ نائن ٹین خانم۔اسد کہتے ہوئے اس کے ماتھے کو جھوم کر قہقہ کر لگا ہنساں تھا۔مسکان نے جتنی شرم کے ساتھ آئی لو یو کہہ کر اپنا منہ چھپایا تھا اسد کو اس کی شرم پر ٹوٹ کر پیار اتھا۔۔

میری شرمیلی خانم تین بچوں کے بعد آپ نے اتنی شرم وحیا کے ساتھ باادب ہو کر مجھے آئی لو یو کہا ہے۔

آپ نے ہم پر احسان کیا ہے۔آپ میر امذاق اڑا رہے ہیں۔مسکان نے گندا سا منہ بنا کر بولا نہیں۔اسد خان کی جان میں آپ کا مذاق کیوں اڑائے گا بس آپ نے ہمیں آئی لو یو بول دیا ہمارے لیے تو یہ کافی ہے۔

ویسے بھی آپ اپنی شرم کو جاری رکھا کریں بے باقیوں کے لیے آپ کا خان ہے ناوہ آنکھ کو دباتے ہوئے کھلکھلا کر ہنساتھا۔

پورے گھر کے اندر اسد کا دلکش کہہ گونج اٹھا تھا۔

چلیں آپ کو ہمارا بیڈ روم دکھاتا ہوں اسد مسکان کے ہاتھ کو پکڑ کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگا تھا مگر کچھ سوچنے کے بعد وہ نیچے جھکا اور مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

اسد میں چل کر جاسکتی ہوں مگر مجھے اپنے نئے بیڈ روم میں اپنی دلہن کو اپنی باہوں میں اٹھا لے کر جانا ہے اسد اپنے دلکش لبوں سے مسکراتا ہوا مسکان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔
سیڑھیوں کا راستہ کراس کرتے ہوئے اسد مسکان کو لے کر اپنے روم میں آگیا۔

روم بہت بڑا بے حد خوبصورت تھا روم کا فرنیچر بہت ہی نفیس اور مہنگا تھا اور پردوں سے لے کر کارپیٹ تک ہر چیز اسد کی اعلی چوائس کی گواہی دے رہے تھے۔

بیڈ کے اوپر بہت ہی خوبصورت بیڈ شیٹ پر ریڈ گلاب کے پھولوں سے ویلکم مائی پرنسس لکھا ہوا تھا۔مسکان کمرے کو بہت خوشی سے چمکتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اور اسد اس کے کاندھے پر سر ٹکائے ہوئے اس کی پیٹ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا اسد ہمارا روم بہت خوبصورت ہے مسکان کو روم سچ میں بہت پسند آیا تھا۔

اگر آپ کو روم بہت پسند آیا ہے تو پھر مجھے بھی بطور انعام کچھ دیجئے۔مسکان کو اسد کی بات اچھے سے سمجھ آرہی تھی کہ وہ ٹھرکی اس وقت کس چاہتا ہے۔

آپ گھر چلے میں اٹپ کو اپنے ہاتھوں سے اچھا سا کچھ بنا کر کھلاؤں گی۔بطور انعام کوئی بھی جان بوجھ کر اسد کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بات کر رخ دوسری طرف کر کے بولی۔۔

اسد مسکرایا تھا اس کی چالا سے بات بدلنے پر

خانم اپنے خان سے چلاکیاں مت کیا کریں۔آپ کو اچھی طرح سے پتا ہے

۔کہ مجھے اس وقت کیا چاہیے۔

تو پھر جان بوجھ کر اپنے خان کا امتحان مت لیا کیجئے آپ آرام سے ہماری

مانگیں پوری کر دیا کریں ورنہ پھر ہم زبردستی بھی اپنی مانگے پوری کر سکتے

ہیں۔

وہ مسکان کے لبوں پر جھکا اور اس کی نمی کو چوستے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ

رکھ کر اسے اپنے اور بھی قریب کر گیا۔

کس کرنے کے بعد اسد اپنا منہ پیچھے کر کے مسکرایا اور بولا یہ میں نے اپنے

روم میں آج اپنی کس کا پہلا افتتاع کر دیا ہے۔

مسکان نے ہنستے ہوئے شرما کر نظریں جھکالی چلیں اب ہم گھر چلتے ہیں۔دل

اور اسفند پہنچتے ہوں گے اور اب ہمیں بہت جلد اس گھر میں شفٹ ہو جانا ہے

۔

آپ چل کر اپنی تیاری کریں مسکان نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔وہ بہت خوش تھی اپنے نئے گھر آنے کا سن کر۔۔

اسد جس طرح سے اسے سیڑھیوں سے اٹھا کر لایا تھا اسی طرح سے اٹھا کر اسے سیڑھیوں سے نیچے لے کر گیا۔مسکان اس وقت خود کو دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی مان رہی تھی۔جسے اتنا خوبصورت اور پیار کرنے والا شوہر ملا تھا۔جو اسے پلکوں پر بٹھائے ہوئے رکھتا تھا

۔اسفند بھائی آپ رکیں گے نہیں۔اسفند دل کو چھوڑ ○○○○○○○○○○○○ کر مسکان اور بچوں سے ملنے کے بعد اسد کے ساتھ آفس کے لیے نکل رہا تھا۔

نہیں بیٹا میں اور اسد آپ کو شام کو جوائن کرتے ہیں اس وقت ہم دونوں نے آفس جانا ہے آپ اور بچہ پارٹی انجوائے کرو۔

مسکان بیٹا پلیز ریکویسٹ ہے آپ دل کا بہت خیال رکھنا دل جو سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی بچوں سے پیار کر کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی اسے دیکھ کر اسفند بول رہا تھا۔

ویسے تو میں دل کی نرس کو اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں۔ مگر پھر بھی پلیز بیٹا آپ ذرا دل پر نظر رکھیے گا۔۔

کیونکہ دل اپنے بچپنے میں کچھ بھی کر جاتی ہے بھائی آپ بے فکر رہیں میں دل کا پورا خیال رکھوں گی تھینک یو سوچ اسفند مسکان کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھا تھا۔۔اسد اور مسکان گیٹ پر کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

اسفند ان کو مصروف دیکھ کر واپس دل کے پاس صوفے پر اس کے پاس ہی بیٹھ کر اسے سمجھا رہا تھا دل آپ نے اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔

میری جان نے بچوں کے ساتھ اچھل کود نہیں کرنی آپ بچوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ کر کھیلیں گے۔

آپ پھر سے مجھے سمجھانے لگ گئے ہیں میں کوئی بچی ہوں دل نے برا سا منہ بنا کر کہا آپ میری نظر میں بچی ہی ہیں۔

میں آپ کی حرکتیں دیکھ رہا تھا دور کھڑا ہوا۔

پلیز دل آپ آرام سے بیٹھیں گی میں آپ کو بچوں سے کھیلنے کے لیے منع نہیں کر رہا۔

بس اٹپ کی جو کنڈیشن ہے اس میں آپ کو اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔آپ آرام سے بیٹھیں گے اچھل کود نہیں کریں گی۔

پلیز دل آپ میری بات کو سمجھ رہی ہیں دل نے بچو کی طرح منہ بھولا کر سر ہلایا تھا۔اسفند نے دور کھڑے ہوئے مسکان اور اسد کو اپس میں باتیں کرتے ہوئے مگن دیکھ کر۔

جھک کر دل کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر چومتے ہوئے جلدی پیچھے ہوا گیا۔

دل کو کس کیے بنا ہے اسفند آفس نہیں جا سکتا تھا۔۔کس تو اسے دل کے لبوں سے چاہیے تھی۔

مگر دل کے بھائی کے گھر کا لحاظ کر کے اتنے سے ہی گزارا کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔دل نے شرما کر نظر جھکا کر کہا۔اسفند یہاں پر تو شرم کریں سامنے بھائی اور مسکان اپی کھڑی ہوئی ہے۔

تو پھر میں کیا کروں اگر کھڑے ہوئے ہیں تو میں آفس نہیں جا سکتا تھا بنا آپ کو کس کیے ہوئے ویسے تو آپ کے بھائی کا اور آپی کا لحاظ کر کے میں تو صرف گزارا کیا ہے۔

ورنہ تو اپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے آپ آفس جاتے ہوئے کتنی سٹرونگ کس چاہیے ہوتی ہے تاکہ میں آفس کے جو گھنٹے ہیں ان میں صبر

سے کام کر سکوں۔۔۔بھائی آجائے اسد آپ کو بلا رہے ہیں مسکان نے اسفند کو دور سے آواز لگائی تھی۔

مسکان میں ایسے آفس نہیں جاؤں گا اور یہ جو چلاکی سے آپ نے اپنے بھائی کو آواز دی ہے کیا لگتا ہے ایسے میں چلا جاؤں گا۔اسد اور مسکان میں کس کو لے کر جھگڑا ہو رہا تھا۔۔

وہ مسکان بول رہی تھی کہ آج اسفند بھائی اور دل ہماری طرف آئے ہوئے ہیں۔آپ بنا کس لیے ہی چلے جائیں مگر اسد کا دماغ مسکان کی اس بات پر گھوم گیا تھا۔

اوپر سے مسکان نے اپنی جان چھڑوانے کے لیے اسفند کو آواز دے دی تھی جس کی وجہ سے اسد کا پٹھانوں والا دماغ کافی گرم ہو رہا تھا۔

اسفند مسکان کی آواز پر فوراہی آگیا تھا۔ جس کی وجہ سے اسد کو مسکان پر غصہ کرنے یا کچھ کہنے کا ٹائم نہیں ملا تھا مسکان نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ دونوں آفس کے لیے نکل گئے تھے۔

مسکان بڑی خوش ہو کر آکر دل کے پاس بیٹھی ہوئی باتیں کرنے لگی۔ بھی دو سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ اسد واپس ان کے سر پر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

مسکان ذرا روم میں آئے مجھے میری وہ امپورٹنٹ فائل چاہیے جو کل میں نے آپ کو پکڑائی تھی۔ اسد واپس دیکھ کر ہی مسکان کی سانس رو کھ گئی تھی۔

اب تو اسد اسے روم میں بلا رہا تھا وہ جس لیے بلا رہا تھا مسکان کو مسکان کو اچھی طرح سے اندازہ تھا وہ کیسے بھول گئی کہ یہ اسد خان ہے جو اپنے محبت کے

لمحوں میں کٹوتی تو کسی صورت کی برداشت کرنے والا بندہ نہیں تھا۔ تو وہ کیسے اسفند بھائی کے ساتھ آفس چلا جاتا۔۔

دل جی بھائی میں دومنٹ کے لیے آپ کی آپی کو اپنے ساتھ لے جاؤں مجھے ایک خاص فائل چاہیے۔جی بھائی لے جائے۔دل جوار حم اور کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔اس نے بنا اسد پر توجہ دیے ہوئے ہاں کہاں تھا۔

اسد نے روم میں جاتے ہوئے آنکھ سے روم آنے کا اشارہ کیا تھا۔مسکان کی جان حلک میں اٹکی ہوئی تھی۔۔

اسد تو روم کے اندر جا چکا تھا۔مسکان اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے روم کے دروازے پر ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔مسکان اندر آجاؤ میرے صبر اور

امتحان مت لو۔مسکان چھوٹے چھوٹے قدم بھرتے ہوئے روم کے اندر آئی تھی۔اسد سوری۔سوری نہیں چاہیے۔جو کیا اس ازلہ کرے مسکان کو بازو سے کھینچتے ہوئے اسد نے دیوار کے ساتھ پن کر رکھا تھا۔

آج آپ اپنے لبوں سے خود مجھے سہراب کریں گی۔اسد مسکان کو اپنے اتنا نزدیک کر کے کھڑا ہوا تھا کہ اگر وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا بھی ہلتی تو دونوں کے لب اپنے آپ ہی مل جانے تھے۔

مسکان نے بڑی ہمت کر کے اسد کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ایک ننھی منی سی کس دی تھی۔اور پیچھے ہو گئی تھی۔مسکان یہ کیا تھا۔۔کس تھی ریلی یہ کس تھی جو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی ہے۔۔میں آپ بچہ نظر آتا ہوں جو آپ میرے منہ میں لولی پوپ دے کر مجھے چپ کروا رہی ہے۔

میں خود اپنا کام کر لیتا ہوں۔آپ کو مہنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے
۔اسد اس کے لبوں پر جھکا ہوا اس کی گلابی پنکھڑیوں کو اپنی قید میں لے گیا
۔مسکان کے ہونٹوں پر جلن ہو رہی تھی۔

سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔مگر اسد اپنی دھن میں مگن ہو کر
اپنی تشنگی مٹا رہا تھا۔پورے پانچ منٹ کے بعد اسد جب پیچھے ہوا تو وہ مسکان
کے پنکھڑیوں کا حشر نشر کر چکا تھا۔

مسکان نے غصے سے اسد کی طرف دیکھا تھا اسد نے ہنستے ہوئے آنکھ ماری
۔جب بھی میرے ساتھ پنگا لیا کرو تو خانم پہلے انجام ضرور سوچ لیا کرو
اسد آپ بہت گندے ہیں وہ اپنی آنکھوں میں نمی لیے ہوئے بولی۔میری
ہونٹوں پر جلن ہو رہی ہے۔

ہونے دو میں یہی تو چاہتا ہوں کہ آپ سارا دن میری اس تشنگی کو یاد رکھیں اور دوبارہ کبھی میرے ساتھ چلاکی کرنے کی کوشش مت کریں۔

اب میں جا رہا ہوں کیونکہ آپکا بھائی نیچے میرا ویٹ کر رہا ہے۔۔اب میں جا کر یہی کہوں گا کہ اس کی نکمی بہن کو وہ فائل ملی ہی نہیں۔۔میں ڈھونڈ تا رہا ہوں اس لیے دیر ہو گئی۔ مگر پھر بھی نہیں ملی اس لیے میں واپس آ گیا ہوں۔۔

وہ ہنستے ہوئے روم سے نکل گیا تھا اور مسکان وہیں پر اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔۔ کھڑی ہوئی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔اور سوچ رہی تھی کہ کتنا کٹھور ہے یہ شخص اپنی محبت کے معاملوں میں۔۔۔۔۔

56

ooooooo

دل بس کریں آپ صبح سے بچوں کے ساتھ کھیل رہی ہے اب آپ تھوڑی دیر کے لئے آرام کرلیں۔ نہیں مسکان آپی اسفندرات کو مجھے گھر لے جائیں گے مجھے ابھی بچوں کے ساتھ اور بہت سارا کھیلنا ہے۔۔ دل ارحم عنایہ اور اینا کے ساتھ بیڈ پر گھری ہوئی بیٹھ کر کھیل رہی تھی۔

دل بچوں کے ساتھ بچی ہی لگ رہی تھی مسکان دل کو اس قدر خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ بچے بھی بے حد خوش تھے دل کے ساتھ۔ دل اسفند بھائی کا صبح سے دس بار فون آچکا ہے کہ آپ کو آرام کرنے کا کہا جائے۔
میں نے تمہارے کہنے پر بھائی سے جھوٹ بولا ہے کہ آپ نے آرام کیا ہے اور آپ نے کھایا بھی کچھ نہیں ہے۔ اگر بھائی کو یہ سب پتہ چلا تو وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔۔۔

پلیز آپ اٹھو اور تھوڑا آرام کرو میں آپ کے لیے کچھ بنا کر لاتی ہوں، بتاؤ کیا کھانا ہے مسکان آپی ابھی میں نے کچھ نہیں کھانا۔۔۔۔۔اسفند بھی سارا دن مجھے کچھ نہ کچھ کہلاتے رہتے ہیں مجھے ابھی بھوک نہیں ہے۔۔۔
دل پھر میں بھائی کو فون کر کے بتاؤں کہ آپ میرا کہنا نہیں مان رہی مسکان آپی ٹھیک ہے بنا دے کچھ میں کھالوں گی۔

مسکان کی دھمکی پر دل نے بچوں جیسا منہ بنا کر کہا۔۔۔
چلو میں تمہارے لیے ابھی سوپ بنا کر لاتی ہوں آپ میرے جانے کے بعد کوئی اچھل کود مت کرنا پلیز دل اسفند بھائی تمہارے لیے بہت فکر مند ہیں۔۔

تمہارے لیے ڈر ان کے چہرے پر نظر آتا ہے کہ کہیں آپ کو کچھ ہو نہ جائے اس لیے اپنا بہت خیال رکھا کرو میرے بھائی کی جان بستی ہے آپ میں۔

میں اپنا بہت خیال رکھتی ہوں آپ کے بھائی کو ویسے ہی عادت ہے مجھ پر نظر رکھنے کی اور مجھے بچی سمجھنے کی دل منہ بصورتی ہوئی بول رہی تھی۔مسکان دل کے چہرے کے زاویوں کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔
وہ آپ پر نظر نہیں رکھتے آپ سے بہت پیار کرتے ہیں دل بھائی کا پیار ان کی آنکھوں سے صاف نظر آتا ہے۔صبح سے کوئی 10 بار انہوں نے فون کر کے آپ کے آرام کا اور آپ کے کھانے کا پوچھا ہے اور نرسز بتا رہی تھی کہ یہ بھائی کے روز کی روٹین ہیں۔۔۔

ہر 10 منٹ کے بعد نرسس کو فون آتا ہے آپ کا پوچھنے کے لیے دل آپ بہت خوش قسمت ہیں جو آپ کو اتنا پیار کرنے والا میرا بھائی ملا ہے ۔۔۔آپ کے بھائی بھی بہت خوش قسمت ہیں جن ان کو مجھ جیسی پیار کرنے والی بیوی ملی ہے دل جلدی میں بول تو گئی پھر شرما کر نظر جھکائے ہوئے بچوں سے کھیلنے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔۔۔

اور مسکان مسکراتے ہوئے کچن کا رخ کرنے لگی تھی اسے خوشی تھی کہ دل بھی اس کے بھائی سے بہت پیار کرتی ہے اسی لیے دل بے اختیار بول گئی تھی۔۔۔

جاتے ہوئے دونوں نرسز کو ہدایت دے کر گئی کہ دل کا خیال رکھنا ہے۔۔ مگر دل کہاں کسی کی سننے والی تھی اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایک منٹ بھی ضائع نہ کرے اور بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کھیل لیں۔۔۔

نرس زارا سے روک رہی تھی مگر وہ ان کو چپ کروا کے بچوں کے ساتھ کھیلنے جا رہی تھی۔۔دل ارحم کے ساتھ کھیل رہی تھی ارہم بیڈ سے نیچے اتر کر کھلونوں کی طرف بھاگا۔۔۔

دل بھی اٹھ کر اس کے پیچھے پکڑنے کے لیے بھاگی تھی مگر دل کے پاؤں کے نیچے کوئی کھلونا آگیا تھا جس کی وجہ سے دل اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ سکی۔۔۔اور وہ پھسل کر پیٹ کے بل زمین پر گری تھی۔۔۔دل کی درد سے چیخ نکلی۔۔۔۔۔۔نرس بھاگ کر دل کے پاس آگئی تھی۔۔۔
مسکان جو کچن میں دل کے لیے سوپ بنا رہی دل کی چیخ اس نے بھی سنی تھی۔۔۔۔۔مسکان کے ہاتھ میں پکڑا ہوا شیشے کا باؤل گھبراہٹ سے زمین پر گر گیا۔۔۔۔مسکان بھی بھاگتی ہوئی دل کی روم کی طرف آ رہی تھی۔۔
گھبراہٹ میں اس کے خود کے پاؤں میں کانچ کا ٹکڑا لگا گیا تھا۔۔مگر اس نے کوئی دیان نہیں دیا۔۔۔۔۔۔مسکان جب روم میں پہنچی تو روم کا منظر دیکھ

کر مسکان کا سر گھوم گیا دل زمین پر پیٹ کے بل گری ہوئی تھی اور نرس زا اس کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔شاید بیڈ کا کونا لگنے کی وجہ سے دل کے ماتھے پر کٹ لگ گیا تھا۔۔۔

جس سے خون نکل رہا تھا پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دل درد سے کراہ رہی تھی ،مسکان بھاگتی ہوئی دل کے قریب آئی درد سے دل کی رنگت زرد پڑنے لگی تھی۔۔۔۔مسکان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے مسکان روئے جا رہی تھی۔دل کی حالت کو دیکھ کر مسکان نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتے ہوئے اسفند کو فون کیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی وہ دل۔۔۔۔کیا ہوا ہے دل کو۔۔۔اسفند دل کا نام سن کر اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔بھائی وہ گر گئی ہیں اور اس کی طبیعت بہت خراب

ہے اسے بہت درد ہو رہا ہے جلدی سے آجائیں۔۔۔اسفند میں اس سے آگے نہ تو کچھ سننے کی ہمت تھی نہ بولنے کی۔۔۔

اسفند چلتے ہوئے فون میں بنا جواب دیے ہوئے ہی اپنی سیٹ سے کھڑا ہو کر آفس کا دروازہ کھول کر بھاگتا ہوا۔

آفس سے نکلا تھا اسد جو اپنے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔اسد نے صرف بھاگتے ہوئے اسفند کی صرف ایک جھلک ہی دکھائی دی تھی۔اسد نے باہر نکل کر اپنے اسسٹنٹ سے پوچھا تھا کہ کیا یہ اسفند سر تھا۔۔

اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا پورا آفس کھڑا ہوا تھا اسفند کو اس طرح بھاگتے ہوئے دیکھ کر۔۔۔سیٹ ڈاؤن سب لوگ بیٹھ جاؤ اور اپنا کام کرو۔۔۔

اسد نے سارے آفس کو کھڑا ہوا دیکھ کر بیٹھنے کو بولا تھا اور خود روم سے اپنا فون لے کر وہ بھی تقریباً بھاگتا ہوا آفس سے نکلا تھا۔۔اسفند گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اسد نے کافی آوازیں دی مگر اسفند اس وقت اتنا بد حواس اور پریشان تھا۔۔۔۔۔ کہ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا پارک ایریا سے نکل چکا تھا اور پیچھے ہی اس کی دونوں سکیورٹی کے فورس کے کی گاڑیاں بھی نکل گئی اسد خان اپنی گاڑی میں اسفند کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

اسفند گاڑی چلاتا ہوا بار بار اپنے ماتھے سے پسینے کو صاف کر رہا تھا اس کے منہ سے دعائیں نکل رہی تھی اپنی دل کے لیے۔اے میرے اللہ تو دلوں کے بیت خوب جانتا ہے میری دل کو کوئی ضرب۔نہ لگنے دینا اے اللہ تو اس کو زندگی اور صحت دینا اللہ وہ لڑکی میری زندگی ہے اے اللہ اس کو کچھ مت کرنا وہ پاگلوں کی طرح منہ میں بڑبڑاتا ہوا دعائیں کر رہا۔۔۔۔

اسد راستے میں بار بار اسفند کو فون کر رہا تھا مگر اسفند فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔
اسفند کو تو فون بیل سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔اس نے اٹھانا کیا خاک
تھا۔۔۔۔۔اس کے دل میں تو اس وقت طوفان برپا تھا آج اس کا وہ ڈر صحیح
ثابت ہو گیا تھا جس ڈر کو وہ پچھلے 15 دن سے اپنے ارد گرد محسوس کر رہا
تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔اسد کو آئیڈیا تھا کہ یہ جو بھی پرابلم ہے وہ دل سے ریلیٹڈ ہے اسفند کا
اس طرح سے بدحواس ہو کر بھاگنا اس بات کی گواہی تھا کہ جو بھی پرابلم ہے
وہ دل سے جڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔
جب اسفند نے فون نہیں اٹھایا تو اسد نے فون مسکان کو ملایا تھا۔۔مسکان
فون اٹھاتے ہی رونے لگی تھی پر نسں کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو اور دل کو
کیا ہوا ہے۔۔۔۔دل گر گئی ہے اور اس کو بہت درد ہو رہا تھا وہ درد سے بے
ہوش ہو گئی ہے۔۔۔یااللہ رحم فرما میرے مالک اسد اپنے رب سے دعا کر رہا

تھا۔۔۔پرنسز میں اور اسفند دس منٹ تک گھر پہنچ جائیں گے پلیز پریشان
مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔
آپ خود کو سنبھالیں گی تب ہی آپ دل کو سنبھال پائیں گے ریلیکس ہو
جائیں۔۔۔۔۔۔۔اسد پلیز جلدی
آجائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے مسکان میری جان میں 10 منٹ میں آرہا
ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اللہ سے دعا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسد
بھاگتا ہوا گاڑی کا گیٹ کھول کر باہر نکلا تھا۔۔۔۔اسفند جب گھر پہنچا تو دل
بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی اور مسکان نے دل کے ماتھے پر پٹی رکھی ہوئی تھی
کیونکہ دل کے ماتھے سے بہت زیادہ خون نکل رہا تھا اسفند کے پیروں سے
جان نکل گئی تھی۔۔۔

دل کے حالت دیکھ کر وہ دل کا نام لے کر چیختے ہوئے دل کے پاس آیا ۔۔۔۔۔اسفند بنا کچھ کہے دل کو اپنی باہوں میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بھاگا دل کو گاڑی میں ڈالتے ہوئے ہوسپٹل کے لیے نکلنے ہی لگا تھا کہ ۔۔

اسد بھی وہاں پر پہنچ گیا وہ بھی اپنی اکلوتی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر تڑپ گیا تھا اسد اسفند اور مسکان دل کو لے کر ہاسپٹل پہنچ گئے۔۔۔۔اسفند نے دل کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا۔۔ جس جگہ سے دل کا سر پھٹا تھا۔۔وہاں پر اسفند نے پٹی پر آپنا ہاتھ رکھ کر دبایا ہوا تھا۔۔۔

مسکان نے پٹی تو کی تھی مگر بلڈ بہت زیادہ نکل رہا تھا مسکان سے کور نہیں ہو رہا تھا مسکان کے تو خود کے بھی ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔اسفند کچھ بھی نہیں بول رہا تھا اس کی لال انگار ہوئی آنکھیں بڑی حسرت اور تڑپ کے ساتھ دل کے چہرے پر مرکوز تھی۔۔۔ہاسپٹل میں سب انتظام تھا اسد ہاسپٹل میں

ڈاکٹر کو فون کر چکا تھا۔۔دل کو ڈاکٹر فورن اپریشن تھیٹر کے اندر لے گئے تھے۔۔۔

اسفند بڑا بے چین ہو کر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر بہت سخت تاثرات تھے۔۔وہ بار بار اپنے ماتھے سے پسینے کی بوندیں صاف کر رہا تھا وہ کرسی پر بیٹھا ہوا اپنی ایک ٹانگ کو مسلسل ہلائے جا رہا تھا۔مسکان اپنے بھائی سے دور بیٹھی ہوئی تھی۔۔وہ اسفند سے ڈری ہوئی تھی اسے ڈر تھا اس کا بھائی کیا سوچے گا کہ وہ اس کی بیوی اور بچے کا چند گھنٹوں کے لیے بھی خیال نہیں رکھ پائی۔۔۔۔۔۔اپریشن شروع ہونے والا تھا۔۔ڈاکٹر ایک فائل لے کر اسفند کے پاس آئی

۔

سر آپ اس پر سائن کر دیں۔۔ سر میں آپ کو پہلے سے ہی آگاہ کر دوں کہ آپ کی بیوی کی کنڈیشن بہت خراب ہے۔۔۔ آپ کی بیوی اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ ہے کیونکہ آپ کی بیوی کا سر پھٹنے کی وجہ سے بہت زیادہ بلڈ ضائع ہو چکا ہے۔۔۔

سر یہ کیا کر رہے ہیں آپ ڈاکٹر ڈرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ اگر میری بیوی کو کچھ ہوا تو آج کے بعد یہاں پر کوئی بھی ڈاکٹر نہیں بچے گا کسی کا علاج کرنے کے لیے۔۔۔۔ اسفند ڈاکٹر کے سر پر گن تان کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔ اسد بھاگ کر اسد کے پاس آیا تھا ڈاکٹر کی جان چھڑوانے کے لیے۔۔۔ اسد نے آج بہت دنوں کے بعد اسفند کا ٹائیگر والا روپ دیکھا تھا۔۔

تقریبا جب سے دل اس کی زندگی میں آئی تھی اسفند کا ٹائیگر والا روپ کم ہی دیکھنے کو ملتا تھا کیونکہ وہ بہت خوش اور ہمیشہ موڈ میں ہی رہتا تھا۔۔۔۔ٹائیگر پلیز ڈاکٹر کو جانے دو وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گی۔۔۔

دل کو ٹھیک کرنے کے اور انشاءاللہ دل ٹھیک ہو جائے گی تم تھوڑے ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔۔مجھے کوشش نہیں دل ٹھیک چاہیے اور اس وقت کوئی بندہ مجھے دلاسہ دینے کی کوشش بھی مت کرنا جب تک دل ٹھیک نہیں ہو جاتی مجھ سے سب لوگ دور رہو تو بہتر ہے وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ ہر بندہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

اسد نے ڈاکٹر کو اشارہ کیا کہ وہ اپریشن تھیٹر کی طرف چلی جائے ڈاکٹر نے فائل کی طرف اشارہ کیا تھا کہ یہاں پر اسفند کے سائن چاہیے اسد کو پتہ تھا

کہ اس وقت اسفند اپنے آپے سے باہر ہے وہ ڈاکٹر کی جان کے لیے بھی خطرہ بن سکتا ہے۔۔

اسد نے فائل پکڑ کر اس پر خود سائن کر دیے تھے بطور بھائی۔۔۔۔۔۔

دل کا اپریشن ہو گیا تھا اور دل نے ایک خوبصورت سے بیٹے کو پیدا کیا

ڈاکٹر بچے کو لے کر اپریشن تھیٹر سے باہر آئی تھی۔۔۔

اسد اور مسکان نے بچے کو دیکھا اور اسد نے بچے کو اپنی گود میں لے لیا۔۔

بچہ بالکل ٹھیک تھا اور ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق سارا خطرہ اس وقت دل کی زندگی کو تھا دل 5050 کے چانس پر زندگی اور موت کے بیچ جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔۔۔اسد نے بچے کو اسفند کی گود میں ڈالنا چاہا تھا مگر اسفند نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا۔۔۔جب تک دل ٹھیک نہ ہو جائے مجھے بچے کو نہیں دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ٹائیگر یہ تمہارا بیٹا ہے۔دل اس وقت خوش پہ نہیں تو تمہیں چاہیے کہ اس کو اپنی گود میں لو۔۔۔اس بچے کی چاہت دل کو تھی مجھے نہیں۔۔۔تو اس لیے میں اس بچے کو دل کے ہوش میں آنے کے بعد

ہی دیکھوں گا۔۔۔۔۔۔اسفند اپنے دل کی حالت بیان نہیں کر سکتا تھا نہ جانے کیوں یہ بچہ اسے دل کی تکلیف کا باعث لگ رہا تھا وہ دل سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کی خود کی اولاد بھی اس وقت سے سکون نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔

اسفند اٹھ کر نماز پڑھنے کے لیے مصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا وہ اپنے رب سے اپنی دل کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مسکان دل کے بچے کو گود میں لیے ہوئے رو رہی تھی اسد جو اپنی بہن کی وجہ سے حد سے زیادہ پریشان تھا اوپر سے مسکان کی حالت دیکھ کر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کرے تو کیا کرے اچانک سے اسد کی نظر مسکان کے پاؤں پر پڑی تھی۔۔

جہاں سے بہت سارا خون نکل کر اس کے پاؤں کے ارد گرد پھیلا ہوا تھا اسد نے آگے بڑھ کر گھبرا کر پوچھا تھا مسکان یہ آپ کے پاؤں میں کیا ہوا ہے۔۔۔۔پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔مسکان خود خون کو دیکھ کر حیران ہو کر بولی۔۔۔اسد زمین پر ایڑیوں کے بل بیٹھ کر مسکان کے پاؤں کو غور سے دیک رہا تھا۔۔

جہاں پر چھوٹا سا کانچ کا ٹکڑا چبا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔۔اسد نے تڑپ کر مسکان کے منہ کی طرف دیکھا تھا جو اس وقت بھی بچے کو گود میں لیے ہوئے روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔اسد بھی کہاں مسکان کو تکلیف میں دیکھ سکتا تھا ۔۔۔مسکان رونا بند کرو رونا کسی چیز کا حل نہیں ہے کم سے کم اپ خود کی تو ہوش رکھے آپ کے پیر میں کانچ کا ٹکڑا چبا ہوا ہے اور آپ کو اپنی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی کانچ کا ٹکڑا مسکان کے پاؤں میں چھپا ہوا تھا مگر اس کی تکلیف اسد کے چہرے پر نظر آ رہی تھی۔۔۔اللہ سے دعا کرو اللہ تعالی سب

کچھ ٹھیک کر دے گا۔۔۔اسد نے ڈاکٹر کو بلا کر دل کے پیر کی ڈریسنگ کروا

دی تھی۔۔۔پر نرس میں نے کہا چپ کر جائیں آپ کیوں اتنا رو رہے

ہیں۔۔اللہ تعالی سے اچھے کی امید تو رکھے اگر ہم لوگ ایسے کریں گے تو

اسفند کو کون سمبھالے گا اسد مسکان کے پاس بیٹھ کر اسے چپ کروا رہا ہوتا

ہے۔۔۔۔اسد مجھے بھائی سے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ اس وقت بہت غصے

میں ہیں۔۔۔

مسکان نے اسفند کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا جب وہ ڈاکٹر پر گن تان کر کھڑا

تھا۔۔۔۔اسفند نے کبھی بھی مسکان کے سامنے اپنی اصلیت ظاہر نہیں کی

تھی۔۔۔اور نہ ہی کبھی چلایا تھا مگر آج جس طرح ٹائیگر کی دھاڑ پورے

ہاسپٹل میں گونجی اس نے مسکان کو بھی ڈرا کے رکھ دیا تھا۔۔۔آپ

پریشان نہ ہو اسفند ایک اس وقت بہت پریشان ہے اس لیے غصے میں ہے۔۔

دل ٹھیک ہو جائے گی تو وہ بھی نارمل ہو جائے گا اسد مسکان کو بڑے پیار سے

سمجھا رہا تھا۔۔۔اسد بھائی مجھے معاف نہیں کریں گے انہوں نے مجھے کتنی نصیحتیں کی تھی کہ میں دل کا خیال رکھوں۔۔۔بس میں تو دل کے لیے سوپ بنانے کے لیے کچھ منٹوں کے لیے ہی کچن میں گئی تھی۔۔ورنہ تو سارا دن میں دل کے پاس ہی بیٹھی رہی تھی۔۔مسکان آپ کو صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ بہت ذمہ دار ہو بس یہ حادثہ دل کے نصیب میں تھا جو تکلیف انسان کی قسمت میں ہوتی ہے وہ آ کر رہتی ہے اس لیے آپ خود کو الزام مت دیں۔۔۔۔دل کو 24 گھنٹے سے زیادہ کا وقت گزر چکا تھا مگر دل کو ہوش نہیں آ رہا تھا۔۔۔ڈاکٹر آنے والے 48 گھنٹے دل کے لیے بہت ہی زیادہ کریٹیکل بتا رہے تھے۔۔۔اسد اور مسکان پریشانی ہو کر اللہ سے کرتے ہوئے آئی سی یو روم کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اسفند کے پاپا بھی پہنچنے والے تھے۔۔۔اسفند رات سے دل کے پاس آئی سی یو روم میں چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔نہ تو اس نے کچھ کھایا تھا نہ ہی وہ سویا تھا۔۔بس ایک ٹک ٹکی باندھے ہوئے دل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اسد نے بہت کوشش کی تھی

کہ اسفند کچھ دیر آرام کر لے مگر اسفند نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔اسفند کے پاپا بھی پہنچ آ گئے تھے۔۔اسفند اپنے پاپا کو ملنے آئی سی یو روم سے باہر آیا تھا۔۔۔اسفند حالت دیکھ کر شہریار صاحب کو وہ وقت یاد آگیا جب اسفند نے اسفند نے خود کو بہت زیادہ مضبوط بنا اپنی ماں کو کھو یا تھا۔۔۔اس کے بعد تو لیا تھا۔۔۔مگر آج اسفند کی وہی حالت تھی جو اپنی ماں کی موت پر تھی۔۔۔ اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے بچوں کی طرح رو یا تھا۔۔۔۔میرا بیٹا صبر کرو تم تو میرے بہادر بیٹے ہو اسفند کے پاپا اس کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے۔۔۔میں بہادر نہیں ہوں پاپا وہ لڑکی میری زندگی ہے جو اس وقت موت اور زندگی کے بیچ جھول رہی ہے۔۔۔آپ میرے لیے دعا کریں کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔اگر وہ نہیں تو آپ کا بیٹا بھی نہیں۔۔۔اسفند کے ایک ایک لفظ میں اتنا درد تھا کہ کہ شہریار اور اسد کی آنکھوں میں بھی پانی آگیا۔۔۔اسد کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی اسفند ہے جو ہر مشکل کو چٹکیوں میں ہینڈل کر لیتا تھا۔۔۔ٹائیگر تو اتنی مضبوط ٹیم کا حصہ تھا۔۔۔اور ٹائیگر ٹیم کی جان تھا وہ ٹیم

کی جان اور لیڈر اسی لیے تھا کہ وہ بہت بہادر اور سخت دل تھا۔۔ مگر آج کے اسفند کو دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔ یہ وہ سخت دل شخص ہے۔۔ بکھرے ہوئے بال بے ترتیب ہو حلیہ کونیوں تک فولڈ کیے ہوئے بازوں رو رو کر سرخ ہوئی آنکھیں اسفند کے دل کا حال چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھی وہ دل سے کس قدر محبت کرتا ہے۔۔ وہ الگ بات تھی کہ وہ اس حالت میں بھی جاذب نظر ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔ اسفند اپنے پاپا کو وہی پر چھوڑ کر خود نماز پڑھنے چلا آیا تھا۔۔۔۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے بیٹھا رو رہا تھا۔۔ اس کی گود اس کے آنسوؤں سے بھیگنے لگی تھی۔۔۔۔ اے میرے اللہ تو دلوں کے بھید جانتا ہے اور میرا دل اس وقت کتنی تکلیف میں ہے تجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔ اے اللہ تو میری دل کو زندگی بخش دے۔۔۔ اے اللہ میں نے اگر زندگی میں کوئی نیکی کی ہے جو قابل قبول ہو جو تیری بارگاہ میں پسند آئی ہو۔۔

تو میری اس نیکی کے صدقے اس کے سانسیں بخش دے۔۔۔۔اے اللہ اگر اس کی زندگی کم ہے تو میری زندگی اسے دے۔۔۔۔میں اس کے بنا جینے کا تصور نہیں کر سکتا ہے اے اللہ مجھ پر وہ بوجھ نہ ڈال جو سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

۔اے اللہ تو مجھے معاف کر دے اگر مجھ سے کوئی غلطی کوتاہی ہوئی ہے اس کی سزا میری دل کو مت دینا۔۔وہ لڑکی میری سانسوں میں بسی ہوئی ہے۔۔ اسے کھونے کا تصور ہی مجھے مارنے کے لیے کافی ہے۔۔

اے اللہ تو تو ہر چیز پر قادر ہے تیرے کن کہنے سے لوگوں کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔۔اے اللہ تو میری دل کے لیے بھی کن کہہ دے اور اسے مجھے واپس لوٹا دے۔۔۔اے اللہ میں نے آج تک اتنی شدت سے کبھی کچھ نہیں

مانگا۔۔ایک بار تیری بارگاہ میں اسی طرح رو رو کر اپنی ماں کی زندگی مانگی تھی مگر میرے رب میری ماں کی زندگی مجھے نہیں ملی تھی۔۔۔

اللہ میں تجھ سے شکوہ نہیں کر رہا میری کیا اوقات کے میں تیرے سامنے شکوہ کروں بس تیرا حقیر سا بندہ تیرے آگے سجدہ ریز ہو کر اپنی تکلیف سنا رہا ہے۔۔۔اے اللہ میرے سجدوں کو قبول کر کے میری تکلیف کو کم کر دے۔۔۔۔۔۔میرے مولا میری دل کو زندگی بخش دے۔۔۔یا الہی تو اپنے بندے کو اس کی ہمت زیادہ دکھ نہیں دیتا تیرے اس بندے کی ہمت ختم ہو رہی ہے۔۔۔۔

تو میرے دل کی سانسیں موڑ دے۔۔۔۔۔۔یارب میری ٹوٹی پھوٹی دواؤں کو قبول کرنا

یارب مجھے مانگنے کا طریقہ نہیں آتا تو بن مانگے ہی عطا کر دے اے اللہ میرے دل کو ٹھیک کر دے کہیں یہ نہ ہو کہ میں دنیا کا وہ واحد جاؤں جو اپنی ہی اولاد سے نفرت کرے۔۔۔اسفند رو رو کر بلند آواز سے دعا کر رہا تھا۔۔۔اس کی گود اس کے آنسوں سے بھیگ رہی تھی۔۔اور تھوڑی دوری پر کھڑے ہوے اسفند اور شہر یار صاحب کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے لبریز تھی۔۔اسفند کے دعا مانگتے ہوئے الفاظوں میں اتنی شدت اور تک درد تھا کہ اسد اور شہریار رونے لگے تھے۔۔اسفند ایک کونے میں بیٹھا اکیلا ہی اپنے رب سے باتیں کر رہا تھا اسفند اس بات سے بے خبر تھا۔۔کہ اس کے پیچھے اسد اور اس کے پاپا اسے دیکھنے کے لیے آ یئے تھے۔۔کیونکہ نماز پڑھنے کے لیے آئے ہوئے اسے کافی دیر گزر چکی تھی۔۔وہ اسے اپنے رب کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چھوڑ کر واپس آئی سی یو روم کی طرف چلے آئے تھے۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

گھنٹے پورے ہونے والے تھے مگر دل کو بھی ہوش نہیں آیا 48

تھا۔۔۔اسد اپنی بہن کے لیے بہت دعائیں کر رہا تھا اسد کا دنیا میں یہ اکلوتا

خون کا رشتہ تھا اور اسد اس سے کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا وہ ہر لمحے دعا

گو تھا کہ اے میرے رب میری بہن کو لمبی زندگی عطا کرنا اور اس شخص کے

گرتے ہوئے آنسوں کو دیکھ کر میری بہن کی سانسیں لٹا دے یا رب۔۔اسد

اسفند کو روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔اسد اپنے یار کی تڑپ کو محسوس کر سکتا تھا

کہ وہ کس اذیت سے کر رہا ہے۔۔ڈاکٹر بھاگتے ہوئے اپریشن تھیٹر سے باہر

آئی تھی اور اسفند کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔ڈاکٹر کوئی بھی پوری خبر

مت سنانا ورنہ یہاں پر کھڑے کھڑے ہی تماری سانسیں بند کر دوں

گا۔۔۔ٹائیگر نے سرخ آنکھوں سے ڈاکٹر کو گھورتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔۔۔سر مبارک ہو آپ کی وائیف کو حوش آگیا اور اب وہ خطرے

سے باہر ہیں۔۔۔اور وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔اسفند ڈاکٹر کی آدھی

بات سن کر ہی آئی سی یو روم کی طرف بھاگا۔۔۔ڈاکٹر نے اسفند کو بھاگتے

ہوئے دیکھ کر مسکرا کر باقی سب سے کہا۔۔۔آپ لوگ تھوڑی دیر کے بعد ایک ایک کر کے ان سے مل سکتے ہیں ان کے پاس زیادہ رش نہیں کرنا۔۔۔۔اسفند کے بابا اسد اور مسکان نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کہ یہ مشکل گھڑی ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔اسفند دروازہ کھول کر دل کے روم میں داخل ہوا۔۔دل نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسفند کی طرف دیکھا تھا۔۔۔اسفند نے اللہ کا شکر ادا کیا دل کی آنکھیں کھلی ہوئی دیکھ کر۔۔۔اسفند دل کے قریب گیا اور بے اختیار ہو کر دل کے اوپر جھک کر اسے اپنی سینے سے لگا لیا۔۔۔اسد کب سے اس کے اوپر جھکے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر کھڑا تھا۔۔۔اسفند پریشان نہ ہو میں ٹھیک ہوں اسفند کے آنسوں دل کے کاندھے کو بھگو رہے تھے دل نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔دل نے اسفند کو روتا ہوا اس سے پہلے تب دیکھا تھا جب دل کو صفدر کے لوگوں نے اغوا کر لیا تھا۔۔۔

57

○○○○○○○○○

اسفند میں بالکل ٹھیک ہوں پلیز آپ چپ ہو جائیں آپ مجھے اس طرح سے روتے ہوئے بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔ دل اسفند کو اس طرح سے روتے ہوئے دیکھ تڑپ کر بول رہی تھی۔ دل اگر میں آپ کو اس طرح روتا ہوا اچھا نہ لگتا تو اپ اپنا خیال رکھتی۔ آپ کو اندازہ ہے کہ میں کتنی موتیں مرا ہوں ان دو دنوں میں۔

سوری مجھ سے غلطی ہو گئی مگر میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا میرے پاؤں کے نیچے کھلونا آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں گر گئی دل بچوں جیسی معصومیت کے ساتھ اسفند کو ایکسپلین کر کے بتا رہی تھی کہ غلطی اس کی نہیں ہے۔

اسفند اس کے اوپر ہی جھکا ہوا تھا مگر اپنا چہرہ اوپر کر کے دل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہا تھا۔دل میری جان نکل گئی تھی یہ سن کر کہ آپ گر گئی ہیں اور آپ ہیں کہ مجھے ایکسپلین کر کے بتا رہی ہیں کہ بس ایک نارمل سی بات ہے کہ کھلونا آپ کے پاؤں کے نیچے آگیا اور اٹپ کے گر گئی۔۔

اسد آپ پھر سے مجھے ڈانٹنا شروع ہو گئے ہیں اچھا تھا گر گرنے کے بعد میں مر۔ج۔ابھی آدھی بات دل کی زبان کے اندر ہی تھی کہ اسفند دل کے لبوں پر جھک کر دل کے نازک سے لبوں کو اپنے انابی لبوں کی قید میں لے گیا ۔۔دل کی تو ایک پل میں ہی وہ سانسیں روک چکا تھا۔

دل کی بولتی بند کرنے کے بعد اسفند نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر دل کی طرف دیکھا تا دل کی سیٹی پیٹی گم تھی۔۔خبر دار جو آج کے بعد مرنے کی بات بھی کی تو تم مرو گی تو اسفند بھی مر جائے گا اور میرا ابھی مرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے

میں جینا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ میں تو ایک بہت لمبی اور خوشگوار زندگی کے خواب دیکھتا ہوں دل تمہارے ساتھ جب تم بوڑھی بھی ہو جاؤ گی تو میں تمہیں اسی طرح سے پیار کیا کروں گا۔۔۔

اس طرح سے پیار کیا کریں گے بے شرمی کے ساتھ۔۔ ہمارے بچے کیا سوچیں گے۔ دل نے کس والے حرکت کی طرف اشارہ کیا تھا۔اس میں بے شرمی والی کون سی بات ہے آپ میری بیوی ہو چاہے میں جس عمر میں بھی چلا جاؤں آپ میری بیوی ہی رہیں گی۔
اور آپ پر میرا پورا حق ہو گا میں جب چاہوں آپ کو اپنی دسترت میں لے سکتا ہوں۔ جب چاہوں آپ کی سانسیں روک سکتا ہوں۔اسفند ہم اس وقت ہاسپٹل کے روم میں ہے۔۔۔اسفند نہ تو یہ بیڈ ہمارا ہے اور نہ یہ روم ہمارا ہے اس لیے تھوڑا سا پیچھے ہو کر کنڑول کر کے بات کریں۔۔۔

مگر بیوی تو میری خود کی ہے نا کیا فرق پڑتا ہے کمرہ اور بیڈ ہمارا ہے یا نہیں اسفند نے تھوڑا سا نیچے جھک کر دل کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی اسفند ہے جو کچھ دیر پہلے چپ چاپ پریشانیوں میں گھرا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔

جس نے دو دن سے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ ہی وہ سویا تھا مگر دل کے ہوش میں آتے ہی اسفند کے چہرے پر ایک الگ ہی خوشی اور چمک تھی۔

وہ دل سے باتیں کرنے میں اس قدر معن تھا کہ اسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ باہر لوگ ویٹ کر رہے ہیں۔دل سے ملنے کا وہ سوچتا بھی تو کیسے کیونکہ اسفند کا دل تو صرف یہی جانتا تھا کہ دل اس کی ہے اور دل پر صرف اسی کا حق ہے دل سے آگے تو اسفند کو نہ کچھ دکھائی دیتا نہ سنائی دیتا تھا۔

جوانسان اپنی اولاد سے بھی بیگانہ تھا اس سے کوئی بھی توقع کی جاسکتی تھی۔
اسے تو صرف اور صرف دل اور دل ہی مطلب تھا۔۔اگر دل پاس ہے تو دنیا
میں اس کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔۔

اگر دل نہیں تو پوری دنیا اسے اندھیری کوٹھری لگنے لگتی تھی۔ جیسے کچھ دیر
پہلے لگ رہی تھی اور اب اسے لگ رہا تھا کہ دنیا میں ہر طرف خوشیاں ہی
خوشیاں ہیں اور سب لوگ خوشیاں ہی بانٹ رہے ہیں۔۔چاروں طرف بہار
کا موسم ہے پھول ہی پھول کھلے ہوئے ہیں ہر طرف ہواؤں میں ٹھنڈک اور
خوشیوں کا پیغام ہے۔۔

اسفند ہمارا بے بی ٹھیک ہے۔ہاں ٹھیک ہے آپ کا
بے بی۔اسفند وہ ہم دونوں کا بی بی ہے آپ اسے صرف میرا بے بی تو مت
بھولیں۔۔اسفند ہمارا بے بی ہمارے پاس کیوں نہیں ہے۔ڈاکٹرز نے 24

گھنٹے کے لئے انڈر اوبزرویشن رکھنے کا کہا ہے آپ کے گرنے کی وجہ سے اسے کوئی چوٹ تو نہیں لگی ڈاکٹر یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

بے بی ٹھیک تو ہے نادل کے چہرے پر ممتا والی پریشانی نظر آ رہی اتھی۔۔ہاں بالکل ٹھیک ہے بس ڈاکٹر احتیاطا 24 گھنٹے نرسی ہوم میں رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔اللہ میاں آپ کا بہت بہت تھینک یو کہ آپ نے میرے بی بی کو کچھ نہیں ہونے دیا میں اپنے بی بی کا بہت زیادہ خیال رکھوں گی دل اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اپنی بی بی کے لیے دعا کر رہی تھی۔۔۔

اور میرے بی بی کا کیا جس کی جان آپ نے خطرے میں ڈال دی تھی۔۔ہاں تو اللہ میاں سے میں نے آپ کے اور ہمارے دونوں کے بی بی کے لیے ہی تو تھینک یو کہا ہے آپ کا اور میرا بے بی الگ الگ تھوڑی ہے۔۔۔میں اپنے اس بی بی کی بات کر رہا ہوں جس کا آپ نے اتنا نقصان کر دیا ہے۔

اسفنددل کے پاس ہو کراس کی چیکس پر ہاتھ رکھے ہوئے بول رہا تھا آپ نے میرے بی بی کے ماتھے پر چوٹ لگا کراس کے خوبصورت چہرے پر نشان لگادیا ہے۔۔اور میرا بی بی اتنی تکلیف میں تھا کہ اس کا رنگ پنک سے پیلا ہو گیا ہے۔

میں آپ کو معاف نہیں کروں گا اپنی بے بی کو تکلیف دینے کے لیے سلام آپ مجھے بی بی مت بولیں میں اب بڑی ہو گئی ہوں آپ اپنے بے بی کو ہی بے بی بولا کروں دل اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہو بول رہی تھی۔۔
ویسے بھی اب میں ماما بن گئی ہوں تو آپ میرے بے بی کے سامنے مجھے کبھی بھی بچہ کہہ کر نہیں بلائیں گے میرا بے بی کیا سوچے گا۔۔۔

چھوٹی سی ماما صاحبہ پلیز آپ مجھ پر پابندیاں مت عائد مت کریں میں تو جب چاہوں اور جو چاہوں آپ کو بلاؤں گا آپ کے بے بی کے آنے سے میں اپنی روٹین نہیں چینج کرنے والا۔۔اور یہ فی الحال کے لیے آپ اپنے بے بی کا ٹوپک چھوڑ کر تھوڑا اپنے شوہر پر بھی فوکس کر لیں۔جو دو دن سے آپ کے باغیر مر رہا ہے۔۔

اسفند آپ ہمارے بی بی سے جیلس ہو رہے ہیں دل پھر بے بی آپ مجھ سے میرے بارے میں بھی کوئی بات بھی کر سکتی ہیں یا نہیں اسفند کیا ہو گیا ہے آپ کو بے بی کے نام پر اتنا غصہ کیوں کر رہے ہے۔۔دل نے حیرانی سے پوچھا تھا

۔۔

میں آپ پر غصہ نہیں کر رہا میرے خیال سے کچھ دیر کے لیے مجھے باہر ہی چلا جانا چاہیے اسفند غصے سے دل کے پاس سے اٹھا اور روم کا دروازہ دھاڑ سے

کھولتے ہوئے روم سے باہر نکل گیا۔۔دل تو اسفند حیرت سے دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسفند کا یہ ری ایکٹ اپنے بچے کے لئے تھا۔

جس جس نے دل سے ملنا ہے جا کر مل لے اور یہاں سے رش تھوڑا کم کریں اور یہاں پر کسی کو رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔دل کے پاس میں ہوں۔۔وہ کہتا ہوا ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس سے گزر گیا تھا۔۔اسد مسکان اور شہریار صاحب تو ایک دوسرے کے منہ کو ہی دیکھتے رہ گئے۔۔ کہ یہ بندہ کیا چیز ہے۔۔اسد مسکراتے ہوئے بولا آپ سب کی اجازت ہو تو پہلے میں جا کر دل کو مل لوں۔کیونکہ ڈاکٹر نے ایک ایک کو آنے کا ہی کہا ہے۔

جی مل لیں مگر پلیز آپ اسد بھائی کی طرح اندر چپک کر مت بیٹھ جایئے گا ہمیں بھی دل سے ملنا ہے مسکان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسفندہاسپٹل سے باہر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔اسے دل کے منہ سے بار بار بے بی کا نام سن کر پتہ نہیں کیوں اچھا نہیں لگ رہا تھا۔یہ دنیا کا واحد شخص تھا جس سے اپنی بیوی کے منہ سے اس کے بچے کا نام سن کر بھی جیلسی فیل ہو رہی تھی۔۔

وہ بلیک چیز کے ساتھ مسٹرڈ کی شرٹ پہنے ہوئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر کراس کر کے کھڑا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے وہ کوئی ماڈل ہی لگ رہا تھا حالانکہ اس وقت اس کا حلیہ اتنا بے ترتیب تھا کہ پچھلے دو دنوں سے اس نے اپنے بال تک کنگھی نہیں کیے تھے۔ مگر اس کی خوبصورتی میں ذرا سا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

آتی جاتی ہوئی نرسز ڈاکٹرز اور دیگر خواتین گزرتے ہوئے اس پر نظر ڈال کر اسے ضرور دیکھ رہی تھی اس کی پرسنلٹی اتنی جاذب نظر تھی کہ دیکھنے والا دیکھے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔۔اس پر اس کے چہرے پر غصے والے پریشر اور بھی جچ رہے تھے۔۔۔

اسد مسکان سے مل کر اسے سمجھا رہا تھا کہ اسفند کا بہت زیادہ خیال رکھنا کیونکہ اس حادثے نے اسفند کے دماغ پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔۔۔اسد اسفند کے دماغ کو بہت اچھی طرح سے سمجھتا تھا اس لیے وہ اپنی بہن کو آگاہ کر رہا تھا۔۔

دل بیٹا اسفند پر آپ کی بچے سے زیادہ توجہ ہونی چاہیے آپ کے گرنے کی وجہ سے جو حادثہ آپ کے ساتھ پیش آیا ہے اسفند کہیں نہ کہیں اس کا ذمہ دار اس بچے کو سمجھ رہا ہے۔

اسے لگتا ہے کہ آپ کی زندگی کو جو خطرہ لاحق ہوا تھا اس کی وجہ بچہ ہے اور جہاں تک میں اسفند کو جانتا ہوں۔اسفند جو بات اپنے دماغ میں بٹھا لیتا ہے وہ اتنی آسانی کے ساتھ اپنے دماغ سے نکالتا نہیں ہے۔

دل بیٹا اب آپ کو مجبور ہو کر اپنی فیملی کو سنبھالنا ہے اگر آپ نہیں چاہتی کہ باپ اور بیٹے کے درمیان ایک دیوار حائل ہو۔۔تو اس کے لیے آپ کو پہلے خود مجبور ہونا پڑے گا۔

آپ اگر بچے پر زیادہ فوکس کریں گے اور اسفند کو نظر انداز کریں گے تو اس کے نتائج بہت غلط نکلیں گے کیونکہ اسفند کی یہ بچپن سے عادت ہے وہ اپنی چیزوں کے لیے بے حد پوزیسف رہتا تھا وہ اپنی چیزوں کو ہر کسی کے ساتھ شیئر کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔

جو اس کا تھا وہ صرف اس کا ہی تھا اور ایسی چیزیں اس کی زندگی میں بہت کم تھی اسفند اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا اپنی ماما کے لیے بے حد پوزیسو رہتا تھا۔۔مسکان سے بہت پیار کرتا ہے اور اسفند نے دور رہ کر ہمیشہ مسکان کی سکیورٹی کا خیال رکھا ہے دور رہ کر بھی اس نے ایک بہترین بڑے بھائی کا کردار نبھایا ہے۔۔

اگر میں اسفند کا دوست تھا تو میں صرف اسد کا دوست ہی بن کر رہ گیا کیونکہ اسفند کو برداشت نہیں تھا کہ میں کسی اور سے دوستی کروں اس لیے ہم دونوں کا اور کوئی دوست نہیں ہے۔

اور دل تمہارے معاملے میں تو وہ پوری طرح سے پاگل ہے تمہارے معاملے میں اس کا دماغ کام نہیں کرتا صرف اور صرف وہ اپنے دل سے ہی

سوچتا ہے۔اس لیے اس نے یہ سوچ لیا ہے کہ تمہاری جان کو خطرہ بچے کی وجہ سے ہوا ہے اب آپ نے اپنی محبت کے ساتھ اسفند کے دل میں بچے کی جگہ بنانی ہے۔۔

مجھے یقین ہے کہ آپ بہت اچھے سے اپنے گھر کو سنبھال لیں گے میں آپ کو ایک باپ کی طرح نصیحت کر رہا ہوں بیٹا میری باتوں کو نظر انداز مت کرنا اسد نے دل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

دل جو بہت غور اور حیرانی کے ساتھ اپنے بھائی کی باتیں سن رہی تھی اس نے ہاں میں سر کو ہلایا۔اسد دل کے سر پر پیار ہاتھ رکھتے ہوئے روم سے باہر چلا گیا تھا۔اس کے بعد مسکان اور شہریار صاحب بھی آ کر دل سے ملے اور اس کا حال چال دریافت کیا۔۔

مسکان دل سے معذرت کر رہی تھی کہ وہ اس کا خیال نہیں رکھ پائی نہیں مسکان آپی آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ غلطی میری ہے کہ میں نے پیچھے نہیں دیکھا۔اور کھلونا میرے پاؤں کے نیچے آگیا آپ مجھ سے کیوں سوری بول رہی ہیں۔۔

نہیں دل میرا بھائی میرے اوپر اتنی بڑی ذمہ داری چھوڑ کر گیا تھا پہلی بار زندگی میں انہوں نے مجھے کوئی ذمہ داری دی تھی۔۔ورنہ تو ہمیشہ وہ ہی ہماری ذمہ داریاں نبھاتے آئے ہیں۔

دور تھے یا پاس ہمیشہ انہوں نے ایک بڑے بھائی ہونے کا فرض نبھایا ہے۔آج جب مجھے موقع ملا کہ میں اپنے بھائی کے لیے کچھ کر سکتی تھی۔

تو میں اس میں ناکام رہی مسکان سچ میں بہت شرمندہ ہو رہی تھی اور اس سے کہیں زیادہ شرمندہ دل تھی جس کو لگ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے اس کی

مسکان آپی اسفند اور اسد بھائی کی زندگی میں اتنی ساری پرابلم کریٹ ہو گئی ہیں۔۔

آپی پلیز شرمندہ نہ ہو آپ کی جب کوئی غلطی ہے ہی نہیں تو آپ کیوں اتنی شرمندہ ہو رہی ہیں میں اسفند کو بتادوں گی کہ غلطی میری تھی آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی آپ نے تو میرا اتنا خیال رکھا تھا دل مسکان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنسوں صاف کر رہی تھی اسے مسکان کے یوں شرمندہ ہونے اور رونے کا بہت دکھ تھا۔

مسکان بیٹا آپ پریشان نہ ہوں اب دل بچہ ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے کہ میرا پوتا اور بہو دونوں ٹھیک ہیں تو آپ کیوں خود کو قصور وار سمجھ کر تکلیف دے رہی ہیں۔۔

اور رہی اسفند کی بات تو اسے دل بیٹا سمجھا لے گی اور وہ آپ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بہت پیار کرتا ہے آپ سے شہر یار صاحب اپنی روتی ہوئی بیٹی کو پیار سے سمجھا رہے تھے۔۔

اب میرے خیال سے ہمیں گھر چلنا چاہیے ایک تو بچے گھر میں اکیلے ہیں اور دوسرا آپ کے بھائی صاحب آرڈر دے کر گئے ہیں۔ کہ یہاں پر رکنے کی ضرورت نہیں ہے شہر یار صاحب اپنے بیٹے کی ادا پر مسکرا رہے تھے۔۔

نہیں پاپا آپ لوگ یہاں پر رکیں اسفند کا کیا ہے وہ تو کچھ بھی کہہ دیتے ہیں دل یہ سن کر شرمندہ ہو گئی تھی۔ کہ اسفند جاتے ہوئے ان کو یہ بول کر گیا ہے۔۔

نہیں بیٹا آپ آرام کریں اور آپ کو بھی مسکان کی طرح شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ میرا بیٹا ہے میں اس کو اچھی طرح سے جانتا ہوں وہ اپنی چیزوں کے لیے ہمیشہ چاہیے اسی طرح سے پوزیسو رہتا ہے۔۔

چیزیں ہوں یا رشتے جو اس کے ہیں وہ صرف اس کے ہیں اس لیے وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے اور کچھ بھی کر سکتا ہے مجھے اس کی عادت کا اندازہ ہے اس لیے اب آپ آرام کریں اور ہم بھی گھر چلتے ہے بچوں کے پاس۔

شہریار صاحب دل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روم سے نکل گئے اس کے بعد مسکان بھی دل کے گلے ملی اور اسے اپنا خیال رکھنے کو کہا۔۔دل میں تو آپ کے پاس رکنا چاہتی تھی مگر بھائی کے سٹرک آرڈرز ہے کہ یہاں پر کسی کو رکنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں دل کے پاس۔۔۔

مسکان نے بھاری سی آواز میں اپنے بھائی کی نقل اتاری تھی دل بھی ہنس پڑی تھی مسکان کی نقل کرنے پر دل بھائی کا بہت خیال رکھنا بھائی اس حادثے کو لے کر بہت پریشان ہے بھائی نے ابھی تک اپنے بیٹے کو نہیں دیکھا۔۔

اور نہ ہی پیار سے اپنی گود میں اٹھایا ہے۔آپ بھائی کو بہت زیادہ پیار دیجئے گا کیونکہ صرف آپ کا پیار ہی بھائی کو اپنے بیٹے کے نزدیک لے کے جا سکتا ہے۔۔اگر آپ ذرا سی بھی بھائی سے توجہ ہٹائیں گی تو بھائی اپنے ہی بیٹے سے بدظن ہو کر دور ہو جائے۔۔

کیونکہ ان کو تو یہی لگے گا کہ بچے کے آنے سے آپ بھائی سے دور ہو گئی ہیں۔ مسکان نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔آپی آپ پریشان نہ ہوں میں سب کچھ

ٹھیک کر لوں گی مجھے پتہ ہے کہ اسفند ہمارے بے بی سے جلسی فیل کر رہا ہے کیونکہ اسفند اب بھی ناراض ہو کر ہی روم سے سے ہی گیا ہے۔

وہ میرے منہ سے بے بی کا نام تک سننے کا روادار نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ اسے بے بی کا نام لینا پسند نہیں ہے اور مجھے پتہ ہے اسے کیسے ٹھیک کرنا ہے دل نے مسکان کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

○○○○○○○○

دل کب سے اسفند کا انتظار کر رہی تھی اسفند کہاں ہیں آپ بھائی اور مسکان آپی لوگ کب سے چلے گئے ہیں اور آپ ابھی تک روم میں کیوں نہیں آئے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں دل اپنے نان سٹاپ انداز سے اسفند کو فون کرتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

مجھے لگا آپ کو تو اپنے بے بی کی باتوں سے فرصت نہیں ہے میں خواہ مخواہ میں آپ کا قیمتی وقت کیوں ضائع کروں۔آپ آرام سے لیٹی ہوئی اپنے بے بی کے بارے میں سوچیں اور خود سے اپنے بے بی کی باتیں ہی کریں اسفند گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا روڈلی سے انداز سے بولا۔۔

اسفند پلیز روم میں آئیں میں نہیں کروں گی بے بی کی باتیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔ہاں تو آپ کے سر پر جو نرسز کھڑی ہیں ان سے کہیں آپ کے پاس رکھا ہوا آپ کا ہیلدی کھانا آپ کو کھلائیں۔۔مجھے آپ کے ہاتھ سے کھانا کھانا ہے ایک منٹ سے پہلے میرے پاس آئیں ورنہ۔۔

ورنہ کیا کرو گی اسفند نے دل کی دھمکی کو سننا چاہا تھا کہ ورنہ وہ کیا کرے گی۔۔ورنہ میں ایسے ہی اٹھ کر باہر آجاؤں گی پھر چاہے میرے آپریٹ کے سٹچز ہی کیوں نہ کھل جائیں۔۔دل خبردار جو کوئی غلط حرکت کی آرہا

ہوں۔اسفند فون کان کو لگائے ہوئے وہاں سے چل پڑا تھا دل اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اسفند اگلے تین منٹ کے اندر دل کے پاس تھا دل اسفند کو دیکھ کر کھی کھی کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔یہ کھی کی کر کے آپ کو ہنسی کس بات پر آ رہی ہے میرے منہ کر اوپر کوئی لطیفہ لکھا ہوا ہے جو آپ کو پڑھ کر بہت مزہ آ رہا ہے۔۔

اسفند نے دل کو ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا تھا حالانکہ دل کا یوں زندہ دلی سے ہنسنا اسفند کو بہت اچھا لگا تھا مگر اس نے اپنے تاثرات کو بڑی مہارت سے چھپا لیا تھا۔۔کیوں ہنسنے پر پابندی عائد ہے کیا دل نے اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر اسفند کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

اسفند کو تل کا یوں ہاتھ پکڑنا بہت اچھا لگا تھا اور اس کے دل نے ایک بیٹ بھی مس کی تھی مگر اس نے اپنے تاثرات دل پر ظاہر نہیں ہونے دیے۔

آپ لوگ باہر چلی جائیں جب ضرورت ہو گی تو بلا لوں گی۔۔ دل نے دونوں نرسز کو آرڈرز پاس کیا تھا کیونکہ وہ اسفند کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی جو دل سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اسفند نے دل کی جیلسی کو باخوبی سمجھ لیا تھا۔۔

نہیں آپ لوگ یہیں پر آرام سے بیٹھیں دل میڈم کو آپ کی ضرورت ہے اسفند کی بات پر دل نے کھا جانے والی نظروں سے اسفند کو گھور کر دیکھا تھا مجھے اس وقت ان کی ضرورت نہیں ہے ان کو جانے دے دل نے لفظوں کو چبا چبا کر بولتے ہوئے اپنا غصہ چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔

نرس دل کے بدلتے ہوئے زاویے کو دیکھ کر فورن کمرے سے چلی گئی تھی۔۔آپ کیوں روک رہے تھے ان کو دل نے اسفند کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔کیونکہ وہ اچھی لڑکیاں تھی میری طرف دیکھ کر وہ کتنی خوش ہو رہی تھی۔۔اب اگر میری وجہ سے کسی کو خوشی مل رہی ہے تو میں کیوں کسی کی خوشی کو ضائع کروں۔۔

آپ کو خوشی دینے کے لیے میں ہی کافی ہوں اور آپ کو دیکھنے کا حق صرف مجھے سمجھے آپ دل نے اسفند کے شرٹ کو پکڑتے ہوئے اپنے قریب کھینچا تھا ۔دل کیا کر رہی ہو یہ نہ تو روم ہمارا ہے اور نہ ہی کمرہ ہمارا ہے۔اسفند نے دل کو دل کا ہی ڈائیلاگ سنایا تھا۔۔

توکوئی بات نہیں شوہر تو میرا اپنا ہے کیا فرق پڑتا ہے پھر روم ہمارا ہو یا نہ ہو۔دل نے مسکراتے ہوئے اسفند کا ڈائیلاگ دہرایا تھا۔۔اچھا جی بڑی ہمت آگئی ہے میرے بچے میں۔اسفند نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ دل کے اوپر سے کراس کر کے دوسری طرف رکھا ہوا تھا۔۔اور اپنی ٹانگیں بیڈ سے لٹکائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

اسفند نے اپنا چہرہ دل کے نزدیک کرتے ہوئے دل کے لبوں سے اپنے لب ٹچ کیے تھے۔اسفند کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا دل نے اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف کیا تھا۔تو دیکھ لیں میری اپنی بیوی ہے ۔پلیز سیدھے ہو کر بیٹھیں۔ہو جاؤں گا پہلے مجھے ایک سٹرونک سی کس دے۔

اسفند یہاں پر نہیں پلیز دل کو شرم آرہی تھی کہ ہاسپٹل کے بیڈ پر اس سے کس کی مانگی جارہی تھی۔کیا چاہتی ہے کہ آپ کی ایسی حالت میں بھی میں آپ کے ساتھ زبردستی سے پیش آؤں آپ آرام سے مجھے کس دے دیں کیونکہ میں نے آپ کے لبوں کا نشہ پچھلے دو دنوں سے نہیں کیا ہے۔

اس وقت مجھے بہت زیادہ طلب محسوس ہو رہی ہے تو آپ مہربانی کر کے مجھے ایک سٹرانگ والی کس دے دیں نہیں تو میری ورنہ آپ کی طرح خالی ورنہ نہیں ہوگی دل نے جو اسفند کو فون پر روم میں بلانے کے لیے ورنہ کہا تھا اسفند وہ جتا رہا تھا۔

ٹھیک ہے لے لیں مگر زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہیے۔دل نے اسفند کے ارادے دیکھ کر ہار مانتے ہوئے کہا۔۔دل کبھی دیکھا ہے کہ شیر کے منہ میں

اس کا من پسند گوشت دیکھ کر اس سے یہ کہا جائے کہ بس تھوڑا سا ہی کھانا اور شیر نے اس کی بات مان لی ہو۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ کہتی اسفند اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا وہ اتنی شدت سے لبوں سے نمی کو چوس رہا تھا کہ دل کا سانس لینا مشکل ہو گیا۔

دل کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے اسے آپریٹ والی جگہ پر درد ہونا شروع ہو گیا تھا دل کی آنکھوں میں ایک دم پانی آ گیا۔ اسفند نے دل کے آنسوں دیکھ کر فورن ہی اپنا منہ پیچھے کر لیا تھا۔۔

دل کیا ہوا مجھے پین ہو رہا ہے۔آئی ایم سوری سوری میری جان مجھ سے یہ کیا ہو گیا ہے۔دل کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اور یہ سن کر کے دل کو درد ہو رہا ہے۔اسفند بہت گھبرا گیا تھا وہ پریشان ہو کر بھاگتا ہوا جا کر نرس کو بلا کر لے آیا تھا۔

نرس یہ آکر دل کو انجیکشن لگا دیا تھا۔۔

کب تک ان کو آرام آجائے گا سر بس کچھ دیر میں ان کو درد سے آرام آجائے گا۔پلیز آپ زیادہ اٹھانا نہیں اس سے آپ کو تکلیف ہو گی نرس نے دل کو ہدایت کی تھی۔۔آپ ان کو مت بتائے۔مجھے بتائیں جو کچھ کرنا ہے میں خود کر لوں گا۔اسد نے نرس سے کہا تھا۔

دل کے چہرے پر ابھی بھی درد کے تاثرات باقی تھے اسفند کے پاس چیئر پر بیٹھتے ہوئے اور شرمندگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔آئی ایم سوری میری وجہ

میری جان کو اتنا پین ہو رہا ہے۔اسفند کوئی بات نہیں آپ نے جان بوجھ کر تھوڑی کیا ہے۔۔

جیسے مسکان آپی کی کوئی غلطی نہیں تھی پھر بھی وہ بیچاری شرمندہ ہو کر رو رہی تھی۔اسفنف آپ کو پتہ ہے کہ غلطی میری تھی کیونکہ میں نے نیچے نہیں دیکھا۔۔اور میرا پاؤں کھلونے کے اوپر آ گیا تھا۔
میں اپنی غلطی کی وجہ سے گری تھی دل درد میں بھی مسکان کی طرف داری کر رہی تھی۔۔میں آپ کی مسکان آپی سے بالکل بھی خفا نہیں ہوں مجھے پتہ ہے کہ مسکان بہت ذمہ دار ہے میں اس سے ناراض نہیں تھا۔میں تو خود سے ناراض تھا کہ کیوں میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکا میری چپ کو شاید اس نے یہ سمجھ لیا کہ میں اس سے ناراض ہوں۔۔

میں مسکان کو منالوں گا۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ فحال آرام سے لیٹی رہیں جیسے ہی آپ کا پین کم ہو گا میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلدی کھانا کھلاؤں گا۔دل کا پین ختم ہونے کے بعد اسفند اسے بیڈ گراؤنڈ سے ٹیک لگا کر کھانا کھلا رہا تھا۔

دل پلیز نہیں تنگ کرو۔دل بار بار اپنی انگلی سے اسفند کے گردن پر لائنیں کھینچ رہی تھی۔کیوں آپ کو گدگدی ہو رہی ہے۔گدگدی کی بچی مت کرو۔آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ آپ کا قریب ہونا ہی مجھے بہکانے کے لیے کافی ہے۔۔

میں تو پہلے ہی اپنے اوپر پتہ نہیں کیسے ضبط کر کے بیٹھا ہوا ہوں اوپر سے آپ کی ہاتھوں کی شرارتیں مجھے اور اکسا رہی ہیں۔۔ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے جو

پین برداشت کی ہے وہ میری نزدیکیوں کا ہی صلہ تھا۔۔کیا چاہتی ہیں کہ آپ کو وہ پین دوبارہ سے برداشت کرنی پڑے۔

ہاں میں یہی چاہتی ہوں کہ مجھے وہ پین دوبارہ سے ہو وہ کھی کھی کر کے ہنستے ہوئے اسفند کے کانوں اور گالوں کو چھوئے جا رہے تھی۔۔دل کو بڑی اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اس کو تھوڑی دیر پہلے جتنا درد ہوا ہے۔

اسفند کبھی دوبارہ اس کی پین کی وجہ نہیں بنے گا۔۔اس لیے وہ نہ ڈر ہو کر اسفند کو تنگ کر رہی تھی دل کو پتہ تھا کہ اس کے نزدیکیاں اسفند سے برداشت نہیں ہوتی۔اور اس وقت اسفند چاہ کر بھی دل کے نزدیک نہیں آسکتا تھا دل اس کی حالت کے مزے لے رہی تھی۔۔

دل آرام سے کھانا کھاؤ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو بہت ہنسی آ رہی ہے میری حالت پر فکر نہ کریں کتنی دیر اپنی خیر منائیں گی۔ایک بار ٹھیک ہو جاؤ پھر میں آپ سے گن گن کر بدلے لوں گا اگر میں نے بھی آپ کی سانسوں پر پہرا نہ لگا دیا تو پھر کہنا۔

جب ٹھیک ہو جاوں تو دیکھا جائے گا فلحال مجھے آپ کی دھمکیوں سے ڈر نہیں لگ رہا آپ بھی تو مجھے اسی طرح سے تنگ کرتے ہیں۔۔

آج میری باری دل اسفند کی شرٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کے پیٹ اور چھاتی پر گدگدی کر رہی تھی۔۔

دل مت تنگ کرو قسم سے بہت ماروں گا اسفند سے دل کے ہاتھوں کے لمس برداشت نہیں ہو رہے تھے۔۔مار کر دکھائیں بڑے آئے مارنے

والے۔اسفند بیچارہ تو ہل بھی نہیں رہا تھا کہ کہیں دل کو دوبارہ پینا شروع نہ ہو جائے۔۔

مگر دل اپنی مستیوں سے باز نہیں آرہی تھی۔دل کی بچی مجھے اتنا ہی تنگ کرو جتنا بعد میں برداشت کر لو۔اسفند نے ہنستے ہوئے دل کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ سے تھام لیا تھا۔۔دل اسفند کو ہنستے ہوئے دیکھ کر دل پر سکون ہو گئی تھی۔۔

دل نے اس دوران ایک بار بھی بے بی کا نام نہیں لیا تھا وہ اسفند کو اپنی محبت میں الجھا کر اس کا موڈ ٹھیک کر رہی تھی۔۔وہ دونوں بہت دیر تک محبت بھری باتیں کرتے رہیں۔۔دل اسفند کو تنگ کر رہی تھی مگر اسفند کا دل کا تنگ کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

اس کے بعد اسفند اٹھ کر چیئر پر بیٹھ گیا تھارات کافی ہو چکی ہے۔۔آپ سو جائیں مجھے بھی نیند آرہی ہے دل آپ سو جاؤ میں آپ کا یہاں پر بیٹھ کر ہی خیال رکھوں گا۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔

ٹھیک تو تب ہو نگی جب آپ میرے ساتھ گھر چلیں گی فی الحال آپ آرام سے سو جائیں۔ نہیں اسفند آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی آپ پچھلے دو تین دن سے سوئے نہیں ہے۔اب کون سی مجھے نیند آجانی ہے۔۔۔مطلب ۔۔۔مطلب یہ کہ مجھے آپ کے بنا نیند نہیں آتی آپ کو پتہ ہے۔آجائیں میرے ساتھ بیٹھ کے ایک سائیڈ پر آپ بھی سو جائیں۔۔دل کو اسفند کے بیمار ہونے کی فکر تھی کہ کہیں وہ نیند سے بیمار نہ پڑ جائے۔۔

ہاہا۔اسفند قہقہ لگا کر ہنسا تھا میری معصوم دل کیوں اپنی جان کو مشکل میں ڈال رہی ہو آپ کے ساتھ سونا ایسا ہے جیسے بلی کو دودھ کی رکھوالی رکھنے کو کہا

جائے میری جان میں یہاں پر ہی ٹھیک ہوں مجھے آپ کو ٹھیک کر کے گھر لے کر جانا ہے آپ کے ساتھ سو کر یہاں پر اپنا گھر نہیں بسانا۔۔۔۔

58

OOOOOOOO

آپ کے ساتھ سو کر نیند کس کمبخت کو آنی ہے۔اسفند میری جان آپ خود پر کچھ دن کے لیے کنٹرول رکھ کر میرے ساتھ سو جائیں کرے۔دل اسفند کی نقل اتار کر اسے جان بول رہی تھی۔کیونکہ اسفند دل کو پیار سے جان کہہ کر بلاتا تھا۔۔دل انسان بن جاؤ آپ کو بہت مذاق سوجھ رہے ہیں یہ جان آپ مجھے گھر چل کر بولنا پھر اگر آپ کی جان نہ نکالی تو میرا نام بھی اسفند شہریار نہیں ہے۔۔

گھر پر تو آپ کی سانسیں رک جاتی ہیں میرے قریب آنے سے پھر تو آپ سے آنکھیں تک نہیں ملائی جاتی مجھ سے۔۔ وہ سب پرانی باتیں ہیں اسفند شہریار اس دل کو اب آپ سے ڈر نہیں لگتا۔ دل کو اسفند کی حالت پر رحم آرہا تھا۔ بتاؤں پھر آکر کہ آپ کو ڈر لگتا ہے یا نہیں۔ اسفند اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

ہاں بتائیں کیا کرلیں گے میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے دل کو اسفند کی محبت پر اس قدر ناز تھا کہ وہ کبھی بھی دل کو تکلیف پہنچانے کے لیے اپنی حد کراس نہیں کرے گا۔ اس لیے دل اسفند کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سینہ تان کر بول تھی۔۔

دل کی بچی کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں ایک منٹ سے پہلے آپ کی سانسیں پی سکتا ہوں ایک منٹ سے پہلے آپ کو اپنے حد سے زیادہ قریب لا سکتا ہوں۔ ایک منٹ سے پہلے آپ کو خود میں سمیٹ سکتا ہوں۔ ایک منٹ سے پہلے آپ کو سسکنے پر مجبور کر سکتا ہوں ایک منٹ سے پہلے آپ کو اپنی

محبت بھری شدتیں محسوس کرواسکتا ہوں اسفند اپنا چہرہ دل کے بے حد قریب اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔اس کے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا اس کی آواز اتنی رومینٹک لگ رہی تھی جسے دل ہمیشہ کہتی تھی کہ آپ کی آواز ایسے لگتی ہے جیسے آپ نے نشہ کیا ہو۔

اب آنکھیں کھولو اور سلطان راہی بن کر مجھے جواب دو دل نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔اب بتاؤ کہ آپ کو مجھ سے ڈر لگتا ہے یا نہیں اسفند کی جان آنکھیں کھولیں۔
اور میری طرف دیکھیں اب آپ کی بولتی اور آنکھیں دونوں ہی بند کیوں ہو گئی ہیں،دو سیکنڈ پہلے تو آپ بڑی سلطان راہی بن کر ڈائیلاگ مار رہی تھی۔
اب آپ کی جان آپ کے پاس کھڑا ہے تو آپ کو شرم آ رہی ہے بس دل بے بی اتنی سی بہادری تھی۔

دل کے ماتھے کو چومتا ہوا مسکرا کر بول رہا تھا۔اب وہ دل کے نرم ملائم گالوں کو اپنے انابی لبوں سے چوم رہا تھا۔اب اس کی خوبصورت بند پلکوں کو چوم رہا تھااب باری اس کے کیوٹ سے ناک کی تھی جو اسفند کو بہت پیاری لگتی تھی جب وہ اسے سنگھوڑ کر بچوں کی طرح باتیں کرتی تھی۔

اب نشانہ اس کی گردن تھا وہ بیڈ سے نیچے کھڑا ہوا دل کی گردن پر جھکا اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا دل نے سسک کر اپنا ہاتھ اسفند کے کاندھے پر رکھ کر کاندھے کو زور سے دبایا ہوا تھا۔اسد کی اتنی سی قربت نے دل کی سانسیں تیز کر دی تھی وہ آنکھیں بند کر کے لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔اسفند اب بہکنے لگا تھا وہ بڑی مشکل سے اپنا آپ سنبھال کر پیچھے ہوا تھا۔

مگر اس کے نظر دل کے لبوں پر پڑ چکی تھی وہ بے اختیار ہو کر دل کے لبوں پر جھکا گیا تھا۔دل کی نازک سی پنکھڑیوں سے نمی کو چوستے ہوئے وہ بڑی مشکل

سے خود کو کنڑول کرتا ہوا پیچھے ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔آنکھیں بند کر کے کرسی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے گہری سانسیں لے رہا تھا دل کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔

وہ بیٹھا بیٹھا اچانک سے پھر اٹھ کر دل کے لبوں پر جھک گیا۔اسفند کی تشنگی اسے پر سکون ہونے نہیں دے رہی تھی وہ تو ویسے ہی دل کو دیکھ کر ہمیشہ بہکا ہوا رہتا تھا۔آج تو اسے دل سے دور ہوئے دو دن اور دو راتیں ہو گئی تھی۔تو ایسے میں اسفند کا بہکنا تو لازم تھا۔

دل جو آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی اچانک سے پھر اسفند کے لبوں کو محسوس کر کے اسفند کے کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر چپ چاپ اسفند کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔اسفند نے نرمی کے ساتھ دل کے لبوں کو اپنی قید میں لے رکھا تھا۔

اسفند کافی دیر کے بعد اپنی پیاس بجھا کر پیچھے ہٹا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ اس کی پیاس ابھی باقی تھی اس کے بے لگام جزبات اپنی محبت کو پوری طرح سے اپنی دسترت میں چاہتے تھے۔ مگر اسفند اپنے جزباتوں سے مجبور ہو کر اپنی جان کو کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کر سکتا تھا۔

دل جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ یار کیوں بار باریوں میرے صبر کا امتحان لیتی ہو۔ اسفند بڑی بے بسی سے دل کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کے بولا تھا۔ آپ ایک کام کریں آپ سامنے والے صوفے پر جا کر سو جائے۔ کیوں اب آپ کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔بس ختم ہو گئی آپ کی بہادری۔ جی ہو گئی آپ تو ایک منٹ سے بھی پہلے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ مجھے اپنے اپریٹ کے سٹچز نہیں تڑوانے۔

اچھی بات ہے اگر اتنی سی کیئر فل رہو گی تو فائدے میں رہیں گی۔۔ ورنہ مجھ سے تو آپ اچھی طرح سے واقف ہے۔ اسی لیے بول رہا تھا کہ مجھے تنگ مت کرو۔ اور آرام سے سو جاؤ۔

اب سوئے ہوئے شیر کو جگاؤ گی تو وہ کچھ نہ کچھ کھانے کو تو مانگے گا نا۔ اور جب اس کے سامنے اس کی من پسند خوراک ہو گی تو وہ تو ٹوٹ پڑے گا۔

اوپر سے شیر اگر دو دن بھوکا بھی ہو تو کیا خاک خود پر کنٹرول کرے گا۔۔ ویسے بھی شیر کا کام نہیں ہوتا کہ وہ خود پر کنٹرول کرے۔۔ یہ شیر تو آپ کو دیکھ کر ویسے ہی بہک جاتا ہے۔ اور آج تو شیر کو آپ نے خود ہی اکسایا ہے کہ وہ آکر آپ کو کھائے۔۔۔

آپ خود کو شیر بول رہے ہیں دل نے ناک سنگھوڑ کر آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے ایک ادا سے کہا تھا۔ نہیں میں آپ کو شیر کی خوراک بول رہا ہوں وہ قہقہا لگا کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔ آپ کو پتہ ہے آپ بہت گندے ہیں۔ ہاں پتہ ہے، ٹھیک ہو کر گھر چلیں پھر آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کتنا گندا ہوں پچھلے نو مہینوں سے آپ کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آیا ہوں۔ کیونکہ آپ کی حالت قابل رحم تھی۔

جب آپ کی حالت قابل رحم تھی میں نے آپ سے بہت نرمی سے پیش آیا۔ اب میری حالت قابل رحم ہے آپ گھر چل کر حساب برابر کرنا وہ آنکھ کو دباتے ہوئے مسکرایا تھا۔ جس سے اس کے ڈمپل بہت نمایاں ہو گئے تھے وہ مسکراتا ہوا کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔ دل کو اس کو دیکھ کر رشک آ رہا تھا کہ وہ خوبصورت شخص اس کی ملکیت تھا۔

اسے رب نے اس کی قسمت کی لکیروں میں لکھ دیا تھا وہ اس کا محرم تھا۔ جس کو دیکھ کر ہزاروں لڑکیاں اس پر مرتی تھی۔۔وہ شخص اس پر اپنی جان چھڑکتا تھا۔ جو ہزاروں لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا دل اس کے خوابوں کی رانی تھی۔

اتنے پیار سے میری طرف مت دیکھو دل ورنہ میں پھر سے آپ کی سانسیں روک دوں گا پھر مت کہیے گا کہ میں بہت گندا اور ظالم ہوں۔ وہ سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا دل کو اپنی طرف غور سے دیکھتے ہوئے دیکھ کر بولا تھا۔
میں تو آپ کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی دل نے صاف جھوٹ بول کر اپنا چہرہ دوسری طرف گھما لیا تھا اسفند اس کے جھوٹ پر مسکراتے ہوئے صوفے پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا تھا۔۔

۔ oooooooooooo

مسکان روم میں آ جاؤ یا آج رات بچوں کے پاس ہی رہنے کا ارادہ ہے اسد جو کافی دیر سے مسکان کا روم میں انتظار کر رہا تھا اب اسد نے فون کر کے مسکان

کو آنے کا کہا تھا۔اسد بچے جاگ رہے ہیں اور وہ جے ان نٹ نہیں دے رہے مسکان نے من مناتے ہوئے کہا تھا۔کیونکہ اس سے پتہ تھا کہ اسد کا موڈ خراب ہونے میں ٹائم نہیں لگتا۔۔

مسکان یہ میرا مسئلہ نہیں ہے اگلے پانچ منٹ کے اندر آپ روم میں ہونی چاہیے۔مگر اسد۔اسد مسکان کا جواب سنیں بھی نہ ہی فون بند کر چکا تھا۔۔اللہ میاں یہ کیا چیز دی ہے آپ نے مجھے۔تین بچوں کا باپ ہو کر اپنے لیے کمپر ومائز کرنے کے لیے تیار نہیں ہے یہ بندہ۔

مسکان آسمان کی طرف منہ کر کے بڑھ بڑا رہی تھی دونوں نرسز مسکان کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔۔مسکان نرسز کو ہنستا ہوا دیکھ کر شرم سے اٹھ کر وم سے جانے لگی تھی۔مسکان نیچر وائز بہت شرمیلی تھی۔

آپ لوگ بچوں کا خیال رکھیں مجھے کچھ کام ہے وہ بچوں کو زبردستی نرسس کو پکڑاتے ہوئے روم سے باہر آگئی تھی۔ ہمیشہ مجھے ہی شرمندہ کرواتے ہیں کچھ دیرا گر صبر کر کے آرام سے سو جاتے تو کیا ہو جاتا وہ اپنے منہ میں بڑ بڑاتے ہوئے اپنے روم کی طرف آرہی تھی۔ اچانک اس کو بازو سے پکڑ کر کسی نے اسے کھینچ کر دیوار سے لگا دیا تھا۔

مسکان کی ڈر کے مارے چیخ نکلی تھی جس کو سامنے والے شخص نے منہ پر پر اپنا ہاتھ رکھ کر روک دیا تھا۔ باہر کی زیادہ تر لائٹیں بند تھی۔ کیوں کہ رات کافی ہو رہی تھی۔ مسکان تو آج بچوں کے ساتھ ہی سونا چاہتی تھی جب سے اسد اور مسکان کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہوا تھا۔ مسکان ایک رات بھی اپنے بچوں کے ساتھ نہیں سوئی تھی۔

بے شک وہ سارا دن بچوں کے ساتھ ہوتی تھی مگر وہ رات کو بچوں کے ساتھ سونا چاہتی تھی اس لیے جان بوجھ کر بچوں کے روم سے نہیں آرہی تھی۔۔ کہ شاید اسد کو ترس آجائے اور وہ اسے بچوں کے ساتھ سونے دے۔۔

اب اتنی رات گئے یہ کون سی مصیبت تھی مسکان کو سمجھ نہیں آرہی تھی مسکان اندھیرے میں اس شخص کا ٹھیک سے چہرہ بھی نہیں دیکھ پارہی تھی۔ مگر گھبراہٹ سے اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ آرہا تھا۔وہ شخص اس کی گردن پر جھک کر اپنے لبوں کے لنگز چھوڑ رہا تھا۔

اب مسکان کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ۔یہ اسد تھا جس کی خوشبو کو ہزاروں لوگوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

اور اس کے لمس سے تو اتنی آشنا تھی کہ اس کے لب لگتے ہی وہ سمجھ گئی کہ یہ اسد خان ہے۔ وہ اسے دیوار کے ساتھ پن کیے ہوئے کھڑا اس کے گردن پر اپنے لبوں کی لمسوں کی بارش کر رہا تھا۔ اسد آپ نے تو مجھے ڈرا کے رکھ دیا ہے یہ کوئی طریقہ ہے۔ پتہ ہے میں کتنی ڈر گئی تھی میں نے کہا پتہ نہیں کون ہے جو اتنی رات کو ایسی حرکت کر سکتا ہے۔

یہ اسد خان کا گھر ہے اور اسد خان کی بیوی ہو آپ کسی کی اتنی جرائت اور اوقات نہیں کہ وہ ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی سکے کرنا تو دور کی بات ہے۔ میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا آپ کسی شخص کا گھر کے اندر آنے کا سوچ کیسے سکتی ہیں۔

اور آپ کے اتنے قریب ہو کر آپ کی سانسوں کو پینے کا حق صرف میں رکھتا ہوں اس لیے خانم آپ فضول میں ہی ڈری ہیں۔اور آپ یہ کیا بڑ بڑاتی ہوئی آرہی تھی کہ مجھے سکون نہیں ہے مجھے آرام سے سو جانا چاہیے تھا مجھے صبر کرنا چاہیے تھا۔وغیرہ وغیرہ۔تو کیا آپ میری ساری باتیں سن رہے تھے۔جی جب اپ روم سے نکلی تھی تو میں آپ کے پیچھے ہی کھڑا تھا مگر آپ بڑ بڑانے میں اتنی مصروف تھی کہ آپ نے میری طرف دیکھا ہی نہیں۔

میرا دل بچوں کے ساتھ سونے کو کر رہا تھا مگر آپ نے بلایا تو مجھے غصہ آگیا تھا اس لیے منہ سے نکل گیا۔مسکان نے دھیمے دھیمے لہجے میں اپنا موقف بیان کیا۔۔میری جان آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ آپ کے شوہر کو نیند نہیں آتی آپ کے بناوہ اپنے گالوں کو مسکان کی گالوں پر رہ کر رہا تھا اسد کی ہلکی ہلکی داڑھی مسکان کے ملائم گالوں پر چب رہی تھی۔اسد آپ بڑے ہے بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں۔آپ کے معاملے میں میں بھی بچہ ہوں۔

خانم سارا دن آپ بچوں کے ساتھ رہتی ہیں میں نے کب منع کیا ہے کہ آپ اپنے بچوں سے پیار نہ کریں سارا دن رہا کریں ان کے ساتھ اور ان پر اپنی محبت اور ممتا نچھاور کیا کریں

مگر پلیز جب میں آفس سے گھر آجاتا ہوں تو مجھ سے تو جانے کی کوشش بھی مت کیا کریں آپ کو پتہ ہے میں سارا دن آفس میں کام کرتے ہوئے منٹ گنتا رہتا ہوں کہ کب وہ ٹائم آئے جب میں اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنی پرنسس کی طرف چلوں۔

وہ نیچے جھک کر مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بول رہا تھا اسد پلیز آج رات کے لیے مجھے بچوں کے ساتھ سو جانے دینا۔ میرے 15 منٹ کے لیکچر میں آپ کو اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ مجھے آپ کو اپنے پہلو میں

لیے بنا نیند نہیں آتی آپ میرے دل کا سکون ہو اور مجھے بے سکون ہو کر نہیں سونا آپ کے بغیر اس لیے اب آپ کوئی مزاحمت کھڑی نہیں کریں گی۔۔

مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا کہ آپ میری اتنی سی بات بھی نہیں مان سکتے مسکان نے غصے سے کہا اور اپنا پھولا کر دیوار کی طرف پھیر لیا۔خان کی جان آپ کی ہر بات مان سکتا ہوں کہو سینہ چیر کر اپنا دل نکال کر آپ کی ہتھیلی پر رکھ دوں۔آپ کی تسلی کے لیے۔۔

اسد منا کیا تھا نا کہ مجھ سے اس طرح کی باتیں مت کیا کریں۔۔تو پھر آپ بھی مجھ سے اس طرح کی باتیں مت کیا کریں جس طرح آپ کو میرے منہ سے میرے لیے ہی غلط سن کر تکلیف ہوتی ہے اسی طرح میرے دل کو بھی

بہت تکلیف ہوتی ہے آپ کے دور ہونے سے اتنی سی بات اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ میری راتوں کو پر سکون کرنا آپ پر فرض ہے۔۔

پورا دن ہوتا ہے آپ کے پاس اپنی ممتا لوٹانے کے لیے شوق سے لٹایا کریں اور رات کو بیوی بن کر اپنا فرض نبھایا کریں جو اللہ نے آپ پر فرض کیا۔

راتوں کو اپنی محبت اپنے شوہر پر لٹایا کریں۔جو آپ کے بس کی بات نہیں ہے آپ کی تو آنکھیں نہیں کھلتی میرے سامنے محبت آپ نے مجھ پر خاک اڑانی ہے۔اسد مسکان کو بیڈ پر لیٹا کر اسی پوزیشن میں اس کے اوپر ڑھیر ہو گیا ۔۔مسکان نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لی تھی۔
اس بیچارے کی کون سی اسد نے سننی تھی جو وہ کچھ اور بولتی ہے۔ٹھنڈی آہیں مت بھریں صبح اپنے بچوں کے پاس سو جانا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں صبح بدل تو نہیں جائیں گے۔خان اپنی زبان سے کبھی نہیں بدلتا یہ آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔آپ کو پتہ ہے کہ میں نے آپ کو صبح بچوں کے پاس سونے کی اجازت کیوں دی ہے۔۔۔۔۔۔۔کیوں دی ہے۔۔۔۔تاکہ مجھ سے آپ کا یہ اترا ہوا چہرہ نہیں دیکھا جاتا آپ کا دماغ تو آپ کے بچوں میں لگا ہوا ہے تو اس بنا دماغ والی خانم کا کیا میں اچار ڈالوں۔

مگر اب آپ میری اس نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا مسکان ورنہ آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے اپنی قیمتی لمحوں کی وصولی کرنا کتنی اچھی طرح سے آتا ہے۔۔کوئی فائدہ نہیں اٹھاؤں گی پلیز اب دھمکیاں دینا بند کریں۔اچھا جی اجازت ملتے ہی اب آپ کا موڈ اور دماغ دونوں ٹھیک ہو گئے ہیں۔میرے لالچی بچوں کی لالچی ماں۔وہ ہنستے ہوئے مسکان کے کاندھے سے شرٹ کو ہٹا کر وہاں پر اپنی کی اپنی محبت کی مہر لگا رہا تھا۔۔پہلے آپ مجھے بتائیں کہ میرے

بچوں نے آپ کیا لالچ دیکھایا ہے۔لالچی بچے میری بیوی کو مجھ سے چھین کر لے جانا چاہتے ہیں۔یہ لالچ نہیں تو اور کیا ہے۔

پرنسس۔۔ہمم۔۔۔اپنا فیورٹ ڈائلاگ بولنا شروع کر دو

۔۔۔مطلب۔۔۔اسد پلیز اسد پلیز وہ منہ اور کر کے کھلکھلا کر ہنسا تھا۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی آپ اپنی بیوی کا یوں مزاق اڑا رہے ہیں۔مذاق نہیں اڑا رہا میں تو آپ کو یاد کروا رہا ہوں کہ آپ کا فیورٹ ڈائیلاگ بولنے کا ٹائم شروع ہو گیا ہے۔۔

آپ جس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں میرا اسد پلیز کہنا ہی بنتا ہے آپ کے تو بے لگام ہاتھوں کو کہیں چین ہی نہیں ملتا۔۔چین تو میرے دل کو بھی نہیں ملتا وہ آپ کو کیوں نظر نہیں آتا وہ کہتا ہوا مسکان کمر میں ہاتھ ڈال کر کروٹ

لیتا ہوا اس کو اپنے اوپر لے آیا تھا اسد نے اس کی زپ کو کھول کر آنکھ ماری تھی۔

یہ بھی میری ہاتھوں کا قصور ہے ان کو ہی چین نہیں ملتا اسد کا اشارہ زپ کی طرف تھا مسکان نے اسد کو گھور کر دیکھا تھا۔ہائے دل فریب قاتل حسینہ یوں دیکھ کر اپنے عاشق کی جان لینے کا ارادہ ہے۔۔

ویسے عاشق ہے تو اسی لائق اس کی جان ہی لی جائے مسکان نے کو اسد کی گردن کو دباتے ہوئے کہا تھا میری خانم آپ کو میری جان لینے کی اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

زپ تو میں کھول چکا ہوں اگر آپ کی باقی کی پوشاک بھی اپنی جگہ سے ہل جائے تو عاشق تو آپ کی اس خوبصورت سراپے سے ہی مر جائے گا وہ کھل

کھلا کر ہنستے بولا تھا۔ جو اس نے زبان سے کہا تھا وہ اپنے ہاتھوں سے وہ کر کے دکھا رہا تھا۔

مسکان کی شرٹ کو اس کے کاندھے تھے سرکا کر وہاں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اپنی جیت کو دکھانے کے لیے اس نے مسکان کی کمر پر چٹکی کاٹی تھی اسد کے سخت ہاتھوں کی چٹکی سے مسکان کی نازک سی کمر پر نشان پڑ گیا تھا ۔۔درد سے مسکان کی سسکی نکلی تھی جس کو اس دشمن جان نے اپنے لبوں سے روک لیا تھا۔۔مسکان کے فرار ہونے کے سارے راستے بند کر کے اسد کو جو دلی تسکین ملتی تھی وہ اس وقت اس کے چہرے پر نظر آ رہی تھی۔۔۔

59

○○○○○○

اسفند آپ مجھے گھر لے کر کب چلیں گے دل نے آج صبح سے یہ رٹ لگا کے رکھی ہوئی تھی دل جب ڈاکٹر آپ کو اپنی مرضی سے چھٹی دیں گے تو میں آپ کو گھر لے کر جاؤں گا ویسے مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کو یہاں پر پرابلم کیا ہے اسفند اس کے پاس بیٹھ کر پیار سے بول رہا تھا۔

آپ کو نہیں پتہ کہ مجھے کیا پرابلم ہے وہ اپنی سوچ چھوٹی سی ناک کو اوپر چڑھا کر غصے سے بول رہی تھی نہیں مجھے تو نہیں پتا کہ آپ کو یہاں پر کیا پرابلم ہے۔آتے جاتے وہ نرسس آپ کو گھورتی رہتی ہیں۔

اور آپ اتنے معصوم ہیں کہ ایٹ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ مجھے یہاں پر کیا پرابلم ہے دل کی جیلسی دیکھ کر اسفند کھلکھلا کر ہنسا تھا ماشاءاللہ تو میری جان کو ان نرسس سے جیلسی فیل ہو رہی ہے۔

جیلس ہوتی ہے میری جوتی مجھے تو آپ پر غصہ اتر رہا ہے آپ کو مجھ پر غصہ کس لیے آ رہا ہے گھورتی تو میری طرف نرسز ہیں میں تھوڑی ان کو گھورتا ہوں جو آپ کو مجھ پر غصہ آ رہا ہے۔

اسفند مجھے اور غصہ مت دلائیں آپ مجھ سے دور رہ کر بات کریں اسفند جو دل کے چہرے کے پاس چہرہ کر کے بیٹھا ہوا تھا دل ہاتھ سے اس کو پیچھے کرتے ہوئے غصے سے منہ دوسری طرف موڑ کر بولی تھی۔

ٹھیک ہے پھر میں ان نرسس کے پاس ہی چلا جاتا ہوں جو کم سے کم مجھے دیکھ کر گھورتی تو ہیں۔۔ جا کر دکھائیں جان لے لوں گی آپ کی وہ اسفند کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولی۔۔ لے لو جان قسم سے میں تو چاہتا ہی یہی ہوں کہ آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں اور میری جان لیں۔۔ پیچھے ہٹیں ٹھرکی انسان۔ اسفند کو اپنے اوپر جھکتا ہوا دیکھ کر دل نے شرم سے اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔

پاس آتا ہوں تو میری جان آپ آنے نہیں دیتی دور جاتا ہوں تو جانے نہیں دیتی خود مجھے دیکھتی نہیں ہے کسی اور کو مجھے دیکھنے دیتی نہیں ہے آخر چاہتی کیا ہے۔ اگر کوئی میری طرف دیکھے تو آپ کیا کریں گے۔ اس کی آنکھیں

نکال لوں گا اسے جان سے مار دوں گا اسفند کا لہجا سخت ہوا تھا۔۔میرا بھی یہی سب کچھ کرنے کا دل کرتا ہے جب کوئی لڑکی آپ کی طرف دیکھتی ہے۔اور جب کوئی آپ کے ڈمپلز کو گھورتی ہے تو مجھے زہر لگتی ہے۔

چلو میری جان نے یہ تو مانا کہ آپ کو میرے ڈمپلز سے عشق ہے اب بات کو گھمائے مت اب جب بھی کوئی لڑکی آپ کے ڈمپلز کو دیکھے تو آپ فورن سے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ لینا۔اوکے اگر میری جان کہیں تو میں نقاب لگا لیا کروں گا اسفند نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔دل اصلی والا غصہ چڑ گیا تھا آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی میری بلا سے جس کے پاس مرضی جائے جس مرضی اپنے ڈمپلز دیکھائے چاہیں تو اپنے ڈمپلز کی کسس بھی کروا دینا۔۔۔۔اومائی گاڈ اتنا غصہ میری جان مجھے کسی کی طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے میں کسی کی کس پر لعنت بھیجتا ہوں مجھ سے تو میری جان کو دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی۔۔۔

اور اگر مجھے کوئی دیکھتا ہے تو اس میں میرا قصور تھوڑی ہے اگر میں کیسی کی طرف دیکھوں تو آپ میری جان لے لینا۔۔آپ اپسیٹ نہ ہوں میں پوری کوشش کروں گا کہ میرے ڈمپل کوئی نہ دیکھے اسفند کہتے ہوئے مسکرایا تھا ۔دل نے گھور کے اسفند کی طرف دیکھا تھا۔

آپ جاکر ڈاکٹر سے۔ات کر کے مجھے گھر لے کر چلے۔اوکے کرتا ہوں بات اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔اتنے میں نرس دل کی میڈیسن لے کر روم میں داخل ہوئی تھی اور آتے ہی اس کی نظریں اسفند پر مرکوز تھی۔۔

دل نے کھا جانے والی نظروں سے اس نرس کی طرف دیکھا تھا دل کی جیلسی دیکھ کر اسفند کی ہنسی رک نہیں رہی تھی اس لیے وہ اپنا رخ کھڑکی کی طرف کر کے فون کان سے لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔بس میڈیسن دیکھ کر روم سے جب باہر گئے تو واپس دل کے پاس اکر بیٹھ گیا تھا دل کے چہرے پر اس وقت بھی

بہت غصہ نظر آرہا تھا۔ دل اب تو اپنا منہ ٹھیک کر لو دیکھو میں تو اچھے بچوں کی طرح اپنا منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ آپ جا کر ڈاکٹر سے پوچھیں مجھے گھر جانا ہے۔

دل نے اسفند کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ دل اندر سے بہت بے چین تھی اپنے بے بی کو دیکھنے کے لیے ملنے کے لیے مگر وہ اسفند سے پوچھ نہیں سکتی تھی اس لیے دل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح اپنا غصہ ظاہر کرے۔۔ ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ روم میں مسکان اور اسد داخل ہوئے تھے۔ دل کا چہرہ کھل اٹھا تھا مسکان کی گود میں دل کا بے بی تھا۔ السلام علیکم اسد نے آتے ہی بڑا پر جوش سلام کیا تھا اسد دل سے ملنے کے بعد اسفند کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا مسکان دل کے پاس کھڑی ہوئی تھی مسکان نے دل کا بے بی اس کی گود میں دیا تو دل نے بے اختیار اپنے بی بی کے ماتھے سے پیار کرتے ہوئے چوم لیا تھا۔

دل کی انکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی اپنے بچے کو دیکھ کر دل بے بی کے ہاتھ چوم رہی تھی اس کی نازک سی گالوں کو ہاتھ لگا لگا کر خوش ہو رہی تھی دل کے گال بلش کر رہے تھے خوشی کے مارے۔۔ میں ابھی ڈاکٹر سے مل کر اتا ہوں اسود اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا تھا بنا بی بی کو دیکھے ہوئے دل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔ یہ دیکھ کر کہ اسد نے بالکل بھی اپنے بچے کی طرف نہ دیکھا اور نہ ہی پیار کیا تھا۔

اسد دل کو روتا ہوا دیکھ کر اسے سمجھا رہے تھے۔ دل بیٹا آپ کو اس طرح سے ہمت نہیں ہارنی میں نے آپ کو پہلے ہی اگاہ کیا تھا کہ اسفند اتنی آسانی سے جو بات اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اسے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا۔ دل اگر آپ اس طرح سے بیٹا ہمت ہار کر بیٹھ جائیں گی تو رونے سے تو کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے اسفند ٹھیک ہو جائے گا مگر اس سے تھوڑا وقت دو

آخر یہ اس کا خون ہے اولاد ہے اس کی زیادہ دیر تک وہ اس سے دور نہیں رہ پائے گا۔۔۔

مگر آپ اس طرح سے مایوس ہو جائیں گی تو کیسے چلے گا بھائی انہوں نے ایک بار بھی بے بی کی طرف دیکھا تک نہیں ہے۔بھائی آپ کو پتہ ہے وہ تو میرے منہ سے بچے کا نام تک نہیں سننا چاہتے نہ ہی خود بے بی کے بارے میں کوئی بات کرتے ہیں۔۔مجھے دکھ ہو رہا ہے ہمارا بے بی یہ سب کچھ ڈیزرو نہیں کرتا دل ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔میرا بچہ پریشان نہیں ہو وہ بے بی کو دیکھے گا بھی اور پیار بھی کرے گا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا آپ نے تو ابھی سے ہمت ہار لی ہے۔۔دل کو ڈاکٹر نے گھر جانے کی اجازت دے دی تھی مسکان اور اسد ان کو گھر تک چھوڑنے آئے تھے۔۔

بھائی پلیز مجھے معاف کر دیں میں دل کا خیال نہیں رکھ پائی مسکان جاتے ہوئے اور شرمندگی کے ساتھ اپنے گھر سے معافی مانگ رہی تھی مسکان بیٹا کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ لگتا ہے کہ اس حادثے کا قصور وار میں آپ کو سمجھتا ہوں۔ تو آپ نے اپنے بھائی کو بہت غلط سمجھا ہے۔

مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میری بہن بہت ذمہ دار ہے بس وہ حادثہ دل کے نصیب میں تھا اس لیے پیش آگیا اور اس دن میں آپ سے بالکل ناراض نہیں تھا میں اپنے آپ سے ناراض تھا کہ میں کہیں نہ کہیں دل کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا ہوں۔۔

دل کا بچپنا میری آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا میں تو کبھی دل سے بھی توقع نہیں کرتا تھا کہ وہ خود کا خیال رکھیں کسی اور سے توقع کیا کرتا۔م۔۔آپ خود کو قصور نہ سمجھنا چھوڑ دیں اسفند مسکان کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی بہن کو گلے لگا لیا۔۔

دل اپنی بی بی کو گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی جب روم میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ دو خواتین تھی دل سمجھ نہیں پائی کہ وہ کون ہے۔۔

دل یہ دونوں کیئر ٹیکرز ہیں ان کو کافی ایکسپیرینس ہے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کا یہ بے بی کا خیال رکھیں گے آپ بے بی ان کو دے دیں بے بی کے روم کو میں نے مریم سے کہہ کر ریڈی کروا دیا تھا۔اسفند یہ اکیلا کیسے رہے گا ۔۔اکیلا کہاں ہے یہ دونوں کیئر ٹیکرز اس کے ساتھ رہیں گی اور آپ بھی جا کر دیکھتی رہنا۔۔

دل کچھ اور کہنا چاہتی تھی مگر اسے اسد اور مسکان کی بات یاد آ گئی کہ فی الحال اسفند کو بالکل بھی بے بی کے بارے میں فورس نہیں کرنا اور اسے اپنی ساری توجہ اسفند پر دینی ہے اس لیے دل نے بنا بحث کیے ہوئے بے بی کو کیئر ٹیک کر کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

جیسے جیسے کیئر ٹیکر بے بی کو لے کر روم سے باہر جا رہی تھی دل کو ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے سینے سے کو چیر کر اس کا دل نکال کر اپنے ساتھ لے جا رہا ہو۔۔ مگر دل نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی کیونکہ وہ خود پر ضبط کر کے ہمیشہ کے لیے اپنے بیٹے اور اسفند کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی تھی اس لیے وہ اس وقت کوئی ایسی بے وقوفی اور نادانی نہیں کرنا چاہتی تھی جس کی وجہ سے بے بی اور اسفند کے بیچ میں دوری اور بڑھتی۔

اسے لگتا تھا کہ پہلے بھی اس کی بے وقوفی کی وجہ سے اسفند اور بے بی کے بیچ میں دوری پیدا ہوئی ہے اگر وہ اپنا خیال رکھتی اور کھلونے سے پھسل کر گرتی نہ اس کی جان کو خطرہ ہوتا اور نہ اسے لے کر اسفند ہو پوزیسیو ہو کر اپنے ہی بے بی سے دور ہوتا دل اب خود کو سمجھدار اور میچور بنانے کی پوری کوشش کر رہی تھی وہ اسفند پر ضرورت سے زیادہ توجہ اور ایکسٹرا پیار دے رہی تھی ۔۔۔ دل نے اپنی کوشش جاری رکھی ہوئی تھی وقت تیز رفتار گھوڑے کی

طرح دوڑنے لگا تھا دل کی ڈاکٹر نے اسفند کو دل سے زیادہ نزدیکیاں بڑھانے سے منع کیا ہوا تھا۔۔

ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق تین مہینے تک دل کو کیئر کی بہت زیادہ ضرورت تھی اسفند دل کی بہت اچھی طرح کیئر کر رہا تھا کہیں بھی کوئی کسر نہ رہ جائے اسفند کی طرف سے یہ پوری کوشش تھی وہ دل کی میڈیسن سے لے کر ڈائٹ تک خود خیال رکھ رہا تھا۔۔دل۔۔جی صبح تیار رہنا آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے۔جی ٹھیک ہے۔اسفند کہہ کر واش روم میں نہانے چلا گیا تھا۔اسے آفس کے لئے تیار ہونا تھا۔۔
آج دل کی ڈلیوری کو تین مہینے پورے ہونے والے تھے۔دل اب جلدی سے ڈاکٹر کی اجازت لے کر اپنے گھر کو سنبھالنا چاہتی تھی۔

دل اب خود کو بالکل ٹھیک محسوس کر رہی تھی اس لیے وہ اسفند کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی تھی۔وہ فارغ بیٹھ بیٹھ کر بہت بور ہو چکی تھی۔ اسفند نے بالکل اسے مریض بنا کر رکھ دیا تھا۔۔

ایک تو اسفند اسے کچھ کرنے دیتا تھا اور اوپر سے دھمکی یہ دیتا تھا کہ پہلے بھی اس نے اپنی غفلت سے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا تھا اس لیے اب وہ کوئی بھی لاپرواہی نہیں چاہتا۔دل نے آج اللہ کا شکر کیا تھا کہ ڈاکٹر کے مطابق تین مہینے جو اس نے کیئر فل ہو کر گزارنے تھے وہ پورے ہو چکے ہیں۔۔اسفند نے ان تین مہینوں میں دل کی کیئر کسی چھوٹے بچے کی طرح کی تھی پورا دن وہ روم کا کیمرا اوف نہیں کرتا تھا آفس میں بیٹھ کر وہ دل کی ہر حرکت پر اس کی نظر ہوتی تھی۔

دل کی ڈائٹ کا اس نے اس تین مہینوں میں پورا خیال رکھا تھا دل جس کی وجہ سے اس کا جسم پلے بھرا بھرا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت خوبصورت لگنے لگی تھی۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ اسفند ٹاول سے سر پہنچتے ہوئے واش روم سے باہر آیا تو دل کبرڈ سے اسفند کے کپڑے نکال رہی تھی آپ کے آفس کے لیے کپڑے نکال رہی ہوں میں خود نکال لوں گا آپ آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔میں اب ٹھیک ہوں تو آپ مجھے کام کرنے دیں پلیز۔اچھا جی بس آج رات تک کا وقت دیں مجھے ایک بار ڈاکٹر سے مل کر واپس آجائیں پھر آپ مجھے بتانا کہ آپ کتنی ٹھیک ہو گئی ہیں۔

اسد نے دل کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اس سے خود کے قریب کرتے ہوئے اپنی نشیلی آنکھوں سے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔چھوڑے مجھے آپ کے

کپڑے نکالنے ہیں۔۔۔نہ چھوڑوں تو ویسے بھی پچھلے تین مہینوں سے آپ کو چھوڑ ہی تو رکھا ہے اب تو باری آپ کو پکڑنے کی ہے۔بہت آزادیاں منالی ہیں میری جان نے اب ذرا خود کو میری قربت کے لیے تیار رکھیں۔۔

اور دماغی طور پر تیار بھی رہیے گا مجھ سے کسی طرح کی نرمی کی امید مت رکھنا وہ دل کی گردن پر لب رکھتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔۔

آہ آہ۔۔۔اسفند مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔مجھے بھی روز درد ہوتا ہے جب آپ میرے پہلو میں لیٹی ہوتی ہے میری باہوں کے گھیرے میں میری سانسوں کے نزدیک پوری طرح سے میری دسترت میں ہوتی ہیں۔

مگر میں آپ کو حاصل نہیں کر سکتا تھا میری جان آپ کو اندازہ ہے کہ جب آپ میری سانسوں کے نزدیک آتی ہیں تو اسفند کا دل کس قدر بہکا ہوا ہوتا ہے۔اس بہکے ہوئے دل کو سنبھالنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔۔

آپ کو اندازہ ہے کہ میرے بے لگام جذبات مجھے بار بار آپ کو اپنی دسترت میں لینے کے لیے اکساتے تھے۔ان کو روکنا میرے لیے کتنا مشکل تھا۔اور آپ ہیں کہ اتنی سی تکلیف سے آہیں بھرنے لگی ہیں۔

اسفند کی جان خود کو اب تھوڑا مضبوط کریں۔۔اسفند نے دل کی گردن پر اپنے لبوں سے بہت زوردار لو بائٹ لی تھی جس کی وجہ سے دل کی آہ نکلی تھی۔۔بیچاری کی آہ کچھ غلط بھی نہیں تھی کیونکہ دل کی دودھ جیسی گوری اور نازک گردن پر لال دائرہ فوراً نمایاں ہونے لگا تھا۔۔وہ دل کے گالوں پر اپنے گال رب کر رہا تھا۔۔بہت دوری برداشت کرلی ہے دل کل ڈاکٹر سے آپ کی ہیلتھ کا اوکے والا سائن ملتے ہی مجھے میری جان پوری طرح سے اپنی دسترت میں چاہیے۔اسفند کی نزدیکیاں اور سرگوشیاں دل کو شرما کر سمٹنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔دل کے شرم سے لال گال اسے اور بھی جاذب نظر بنا رہے تھے۔۔۔

میری جان باقی کا آپ کل رات کو شرما لینا میں آپ کو بہت سارے موقع دوں گا شرمانے کے جب میں اپنی حسرت پوری کروں گا تب آپ اپنے شرمانے کا شوق پورا کر لینا وہ دل کے لبوں پر جھک کر اپنی پیاس بجھاتا ہوا پیچھے ہٹا تھا پیاز تو نہیں بجھی۔ مگر وہ اس سے زیادہ دل کے نزدیک نہیں ہو سکتا تھا۔۔

کیونکہ اسے دل کی ہیلتھ بہت عزیز تھی اور اس سے زیادہ دل کے نزدیک ہونے کا مطلب تھا اسفند کا بہکنا جسے کو اس نے بڑی مہارت سے پیچھے ہو کر روک لیا تھا۔۔۔

دل اب بھی شرمائی ہوئی کبرڈ کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔۔ آؤ اور مجھے آفس کے لیے تیار کرو۔۔۔ اسفند مڑ کر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا ۔۔ دل اس کی شرٹ لے کر اس کے پاس آئی۔ وہ صرف پینٹ اور بنیان میں کھڑا ہوا تھا وائٹ کلر کی سلیو لیس بنیان میں اس کا خوبصورت کثرتی جسم بہت جاذب نظر لگ رہا تھا

اس کی بنیان سے نظر آنے والے سینے کے بال اس کی مردانہ شخصیت پر بہت جچ رہے تھے۔پہناؤ مجھے وہ بازو کھول کر کھڑا ہوا دل کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دل نے اسفند کی بیک سائیڈ پر کھڑے ہو کر پہلے اسے ایک بازو پہنایا پھر شرٹ کا دوسرا بازو پہنا کر اب وہ اس کے سامنے کی طرف آگئی تھی۔۔

اب وہ شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی اسفند اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہوا اس کا شرمایا ہوا ہوا چہرہ دیکھ کر اپنے انا بھی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔ اسفند کی انگلیوں کی حرکتیں دل کو بٹن بند نہیں کرنے دے رہی تھی پلیز ایک جگہ پر آرام سے کھڑے رہیں۔دل اپنے کاندھوں کو ادھر ادھر کرتے ہوئے جھنجلا کر بولی۔۔میں تو اپنی جگہ پر ہی کھڑا ہوں اسفند کی جان آپ ہی ہلے ڈلے جا رہی ہیں۔۔۔

اسفند آپ کی انگلیوں سے مجھے گد گدی ہو رہی ہے مت کریں۔۔اسفند دل کی کمر پر اپنی ہاتھوں اور انگلیوں کے کرتب دکھا رہا تھا۔۔جس کی وجہ سے دل بیچاری کبھی ادھر کو ہوتی تو کبھی ادھر کو اسفند اس کی حالت کے مزے لے رہا تھا۔۔

اب نہیں آپ مجھے جان کہہ کر بلائیں گی اور مجھ پر اپنا پیار نچھاور کریں گی ان تین مہینوں میں تو آپ نے مجھ پر بہت محبتوں کی بارش کی ہے اب ذرا کل سے اپنی محبت کی بارشیں جاری رکھیے گا میں آپ کو محبت کی بارشوں کا اپنے جزباتوں کے طوفان سے جواب دوں گا۔

۔تیار ہو کر آفس جائیں آپ کو دیر ہو رہی ہے دل اسفند کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسفند کو پیچھے کرتے ہوئے شرمائی ہوئی روم سے باہر بھاگنے لگی تھی۔۔

ادھر آیئے کہاں جا رہی ہیں جانے اسفند بہت بھاگ لیا آپ نے اسفند شہر یار کی محبتوں سے اب میں ہر ایک لمحے کا سود سمیت حساب لینے والا ہوں۔ میں تو آپ کو کوئی حساب نہیں دوں گی جو راتوں کو آپ مجھے اپنی کسس سے سونے نہیں دیتے تھے۔ وہ سب کیا تھا آپ تو اتنے شریف بن رہے ہیں جیسے میں پچھلے تین مہینوں سے آپ سے بہت دور تھی۔

حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا پوری رات آپ مجھے اپنی باہوں میں کس کے مجھے سانس تک تو لینے نہیں دیتے تھے اور نہ آپ کے ان بے چین ہونٹوں کو بھی سکون تھا۔ اور ایسے معصوم بن رہے ہیں جیسے آپ کو مجھ سے بہت دور رکھا گیا ہو۔ بہت باتیں بنانی آگئی ہیں۔ واپس روم میں آؤ بتاتا ہوں آپ کو کہ میں نے کیا کیا ہے۔

دل آپ کو کل اگر میں نے آپ کی سانسیں پی آپ کی بولتی نہ بند کی تو میرا نام بھی اسفند شہریار نہیں ہے وہ دل کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔ مگر دل نے پھرتی دکھا کر روم کا دروازہ کھول لیا کر روم سے باہر بھاگ گئی تھی۔اور جاتے ہوئے اسفند کو ٹھینکا بھی دکھا کر گئی تھی۔

دل خود اپنی شامت کو دعوت دے رہی ہو یاد رکھنا صرف آج رات تک کا ہی وقت ہے آپ کے پاس۔اسفند نے آئی برو اٹھا کر انگلی دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔آپ کو کیسے پتہ ہے کہ ڈاکٹر سب او کے ہی کہے گا۔۔وہ جاتے ہوئے باہر سے بولی تھی جس طرح آپ بھاگ دوڑ کر رہی ہیں۔مجھے پتہ ہے کہ آپ بالکل ٹھیک ہیں اور ڈاکٹر او کے ہی بولے گی۔۔

ٹھیک ہے کل کی کل کو دیکھی جائے گی فی الحال تو میں کچن میں جا رہی ہوں میڈ سے آپ کے ناشتے کا پوچھنے کے لیے وہ ہنستے ہوئے جاتے جاتے بول کر چلی گئی تھی۔۔اسفند اپنے بالوں میں ہاتھ مارتا ہوا ہنس رہا تھا۔۔اسفند کی

جان آج کی رات بھاگ لو جتنا دور بھاگ سکتی ہو۔۔ذرا میری باہوں میں تو آؤ اگر ایک ایک لمحے کا حساب برابر نہ کروں تو پھر کہنا۔

بہت عیاشیاں کر لی ہیں میری کانچ کی گڑیا نے وہ ہنستے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔اب میری شدت برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔جی مسس اسفند شہریار آپ اب فزیکل طور پر بلکل ٹھیک ہیں اور آپ اپنی شادی شدہ لائف کو انجوائے کر سکتی ہیں ڈاکٹر نے اوکے کا سائن دے دیا تھا۔۔اور یہ کچھ ملٹی وٹامن ہیں جو آپ نے ریگولر تین ماہ تک کھانے ہیں۔

ڈاکٹر کی ہدایت لینے کے بعد اسفند دل کو لے کر گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا تھا اسفند کے لب شرارتی انداز سے مسکرا رہے تھے۔۔دل ایک کام کرنا کہ آج آپ ملٹی وٹامن کی ڈبل ڈوز کھا لینا۔۔کیوں۔۔دل نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔کیونکہ آج رات آپ کو زیادہ طاقت کی ضرورت پڑے گی۔۔مجھے

سہنے کے لیے وہ کھلکھلا کر ہنسا تھا۔بہت بے شرم ہیں آپ۔دل شرما کر میرر کے باہر دیکھنے لگی تھی۔

ابھی میں نے کون سی بے شرمی دکھائی ہے دل میڈم ذرا گھر تو چلے ساری بے شرمیاں تو ابھی میں نے اپنے معصوم سے دل کے اندر ہی چھپا کر رکھی ہوئی ہیں۔

اسفند نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگایا تھا آرام سے سیدھا دیکھ کر گاڑی چلائے دل نے شرما کر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

جب آپ سامنے بیٹھے ہوں تو میرا دھیان کہیں اور کیسے جا سکتا ہے وہ حد سے زیادہ شرارتی انداز میں بول رہا تھا ایک ہاتھ سٹیرنگ پہ رکھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے وہ دل کے لبوں کو سہلا رہا تھا۔

اسفند۔۔۔بولو اسفند کی جان۔۔۔۔آپ آرام سے گاڑی نہیں چلا سکتے۔۔نہیں بالکل بھی نہیں چلا سکتا۔۔۔۔بہت آرام کر لیا ہے آپ نے

اور میں نے اب آپ مجھے کوئی بھی آرڈر پاس نہیں کر سکتی اب میری باری ہے آرڈر دینے کے اور آپ کا فرض ہے میرا حکم ماننا وہ دل کی حالت دیکھ مسکرایا رہا تھا۔

اسفند کا اشارہ کس طرف تھا دل کو اچھی طرح سمجھ نہیں آرہا تھا میں آپ کا کوئی حکم نہیں ماننے والی۔۔یہ تو گھر چل کر پتہ چلے گا کہ آپ میرا حکم مانتی ہیں یا نہیں۔۔میں نہیں مانوں گی تو میں زبردستی منوالوں گا۔۔ میں روم سے بھاگ جاؤں گی میں پکڑ لاؤں گا میں سو جاؤں میں اٹھالوں گا میں آپ کو بہت ماروں گی میں آپ کو بہہہہہہت پیار کروں گا آپ بہت گندے ہیں۔

آپ بہت اچھی ہیں اسفند کے پاس دل کی ہر بات کا جواب موجود تھا چپ کیوں ہو گئی اور کچھ بتائیں مجھے کچھ نہیں بتانا آپ سے کوئی جیت تھوڑی سکتا ہے۔

تو پھر کیوں خواہ مخواہ میں اتنی مشقت کر کے اتنے سارے الفاظ ضائع کیے ہیں۔۔۔۔۔ غلطی ہو گئی معاف کر دے دل اپنی جان چھڑوا رہی تھی۔ معافی نہیں سزا ملے گی معافی والا دور گیا دل میڈم۔۔اب تو ہر غلطی کی سزا ہی ملے گی۔ آپ کو پتہ ہے آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔

وہ کیسا لگا کر ہنسا تھا۔اسفند کے ارادے دیکھ کر دل کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی مگر اسفند کے لیے تو آج ایسے تھا جیسے صبح عید ہو اور وہ چاند رات کی خوشیاں منا رہا ہو۔

دل چاہتی تھی کہ راستہ لمبا ہو جائے اور اسفند چاہتا تھا کہ وہ منٹو میں اپنے روم میں پہنچ جائے۔۔

وہ دل کی قربت کے لیے جتنا بے قرار تھا دل اسفند کی بے قراریاں دیکھ کر اتنی ہی سہمی ہوئی تھی۔ دل کی ساری بد معاشیاں اس وقت ہوا میں گل ہو گئی تھی۔

اس کو اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ اس کا کیا حشر ہونے والا ہے اسفند کی شدتوں اور چاہتوں سہنا دل کے لیے آسان نہیں تھا۔۔

اسفند کی نظریں دل سے ہٹ نہیں رہی تھی۔وہ بار بار دل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔دل نے اسفند کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا منہ دوسری طرف کرنے کی کوشش کی تھی۔

اسفند نے گاڑی کی بریک لگا دی تھی۔وہ دل کی سیٹ پر جھک کر دل کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔وہ پری شدت والی کس کرنے کے بعد پیچھے ہٹا تھا۔۔

دل کا شرم کے مارے برا حال تھا وہ تو یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اسفند بیچ راستے میں کچھ ایسا بھی کر سکتا وہ الگ بات تھی کہ گاڑی جس جگہ سے گزر رہی تھی وہ سنسان سی جگہ تھی۔۔

اسفند آپ کتنے بے شرم ہیں کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔اسفند کی جان اگر آپ میری بے تابیاں دیکھ لیں تو آپ کا تو مرن ہی ہو جانا ہے۔۔

اگر میرا بس چلے تو میں گاڑی کو اڑا کر ہمارے روم میں لے جا کر لینڈ کروا دوں اسفند ہنستے ہوئے اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ دل کی نظر بھی بار بار اسفند کے ڈمپلز پر جا رہی تھی۔۔

وہ ہنستا ہوا کسی سنت کا شہزادہ لگتا تھا اس کی پرسنلٹی بہت پر کشش تھی۔اس کا دودھ کی طرح گورا دمکتا ہوا رنگ اس پر ہلکی ہلکی داڑھی اور اکڑا ہوا مغرور چہرہ اور جب وہ ہنستا تو ڈمپلز اور بھی گہرے ہو جاتے اور دیکھنے والے کا اس پر مر مٹنے کو دل کرتا تھا۔۔

وہ شہزادہ اس وقت اپنی شہزادی پر فدا ہو رہا تھا۔ دل میرے ڈمپلز کو چوری چوری مت دیکھو پورا موقع دیا جائے گا آپ کو ان پر اپنا حق جمانے کا اسفند کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ دل کو اسفند کے ڈمپلز بہت اچھے لگتے ہیں۔ اس لیے وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑتا رہتا تھا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میری طرح آپ بھی یہاں بیچ راستے میں اپنا شوق پورا فرما سکتی ہیں۔۔

کہیں تو میں گاڑی کی بریک لگاؤں۔۔ اسفند اللہ کا واسطہ ہے کچھ تو شرم کر لے۔ دل شرم کے مارے لال ہو رہی تھی۔ بیچاری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ چلتی گاڑی سے نیچے اتر جائے اور اسفند کا بس نہیں چل رہا تھا گاڑی کو یہی پر روک کر اپنا بیڈروم سیٹ کر لے۔۔

میں نے تو آپ کو افر کی ہے پھر مت کہیے گا کہ میں ظالم ہوں اور آپ کو آپ کے شوہر کی خوبصورت ٹمپل سے دور رکھتا ہوں۔۔ خوش فہمی ہے آپ کو

کہ آپ کے ڈمپلز بہت خوبصورت لگتے ہیں مجھے تو بالکل بھی اچھے نہیں لگتے جیسے گالوں پر گڑے

پڑے ہوئے ہوں دل کو اور کچھ نہیں سوجا تو اس نے ڈمپلز کی توہین کرنی شروع کر دی تھی۔۔۔ مگر یار لڑکیوں کو تو میرے ڈمپلز بہت پسند ہیں ۔۔اگر وہ دل تھی تو سامنے مقابل میں بھی اسفند شہریار تھا۔

ان کو تو میرے ڈمپلز بہت اچھے ہیں اور ان کا دل کرتا ہے کہ وہ میرے ڈمپل پر کس کر لیں کر لیں۔۔۔ کر کے دکھائیں میں منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔ دل نے اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر غصے سے اسفند کی طرف دیکھا تھا۔۔

اگر ان کو اچھے لگتے ہیں تو ان کو کس کرنے دینا چاہیے آپ کو تو اچھے لگتے نہیں ہیں۔۔اور کیا کہا آپ نے وہ جیسے کیا لگتے ہیں گڈے لگتے ہیں تو پھر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے اگر کوئی لڑکی میرے ڈمپلز پر کس کر لے تو۔۔

اسفند اگر ایک اور بار آپ نے یہ لفظ دوبارہ بولا تو قسم سے میں آپ کو اٹھا کر گاڑی سے نیچے پھینک دوں گی۔۔

اسفند قہقہ لگا کر ہنساں تھا آپ کے بازو میں اتنا دم ہے کہ آپ اسفند شہریار کو گاڑی سے اٹھا کر نیچے پھینک سکیں۔۔۔بہت دم ہے اب آپ اپنے منہ سے نام لے کر دیکھیں کسی اور کا۔

اسفند نے دل کو تنگ کر کر کے اس کا غصہ ساتھ میں آسمان پر چڑھا دیا تھا وہ جو کرنا چاہتا تھا اس میں وہ کامیاب ہو چکا تھا دل ہمیشہ غصے میں چڑ کر وہ کرتی تھی جو وہ اس سے کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

60

ooooooooo

کہاں جا رہی ہو اسفند دل جاتی ہوئی کے ہاتھ کو تھام کر بولا۔ چینج کرنے جا رہی ہوں اگر اجازت ہو تو کر لو۔ دل جو اسفند کے ارادے دیکھ کر گبھرائی ہوئی تھی۔ اسفند کو ہر بات کا الٹ ہی جواب دے رہی تھی۔۔ ہاں اجازت ہے چینج کر لو مگر کہیں جانے کی اجازت نہیں ہے یہیں پر میرے سامنے چینج کرو اسفند شٹ اپ بے شرمی مت دکھائیں اور میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے واش روم میں جا کر چینج کرنا ہے۔ بے شرمی کی بچی مجھے اچھی طرح سے پتہ ہے کہ آپ چینج کرنے کے بہانے دو گھنٹے تک واش روم سے باہر آنے والی نہیں ہے۔

آپ کی چالاکیاں مجھے بہت اچھی طرح سے سمجھ میں آتی ہیں دل آج کی رات کوئی بھی پنگا مت لینا مجھ سے ورنہ انجام کی ذمہ دار آپ خود ہو نگی۔۔ میں تو پنگالوں گی کیا کر لیں گے۔ سوچ لو ایسا کچھ کروں گا کہ اس اپنے آپ

سے بھی نظر نہیں ملا پائیں گی۔ان تین مہینوں میں میں نے آپ کی خدمت کر کر کے آپ کی جان بنائی ہیں۔

اس جان کو مجھ پر بھی حلال کر دو کنجوس لڑکی۔اوہوں اسفند آپ کا مصلہ کیا ہے۔اسفند نے دل کے چیکس پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا کاٹا تھا جس کی وجہ سے دل چیخی تھی۔ مصلے تو بہت سارے ہے میری جان آپ کون کون سے حل کر سکتی وہ بتائیں۔۔میں آپ کا کوئی بھی مصلہ حل نہیں کر سکتی آپ مجھے چینج کرنے کے لیے جانے دیں۔

دل آپ کی جھنجھلاہٹ کس لیے ہے آپ مجھے اگر اپنی زبان سے بتائیں گی تو بہتر ہو گا۔کوئی جھنجلاہٹ نہیں ہے بس مجھے جا کر چینج کرنے دے دل کی آنکھوں میں نمی اتری ہوئی تھی جسے وہ اسفند سے چھپانے کی کوشش کر رہی

تھی۔دل ہاتھ چھڑا کر واش روم میں جانا چاہ رہی تھی تا کہ آنسوں نہ دیکھ سکے اسفند نے اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔

دل کی پشت اسفند کے سینے سے لگی ہوئی تھی اسفند نے اپنے دونوں ہاتھ دل کے پیٹ پر باندھ ہوئے تھے دل اپنی زبان سے کہو کہ آپ کے دل میں کیا چل رہا ہے ایسا نہیں کہ میں آپ کے دل کے حال سے ناواقف ہوں۔

مگر مجھے میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں ہے دل آپ سانس بھی لیتے ہیں تو مجھے پتہ ہوتا ہے کہ یہ سانس خوشی کی ہے یا غم کی تو یہ کیسے آپ نے سوچ لیا کہ آپ کے دل میں اتنا کچھ چل رہا ہے اور میں انجان ہوں ان سب باتوں سے۔۔اسفند چھوڑے مجھے دل کی آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔

جو اسفند کے ہاتھوں کو بھگو رہے تھے۔۔دل مجھے افسوس ہے آپ پر نہیں۔ خود پر کہ میں اپنے پیار سے آپ کو اتنا بھی مطمئن نہیں کر سکا کہ آپ اپنے دل کی بات مجھے بتا سکیں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے دل میں اتنی جگہ بھی نہیں بنا پایا کہ آپ مجھ سے اپنا غم شیئر کر سکے مجھے لگتا ہے کہ میری محبت ہی ناکام رہ گئی۔وہ کہتا ہوا دل سے پیچھے ہٹ کر تھا۔۔اسفند ایسا نہیں ہے آپ بہت اچھے ہیں وہ کہتی ہوئی اسفند کے پیروں میں بیٹھ گئی۔دل کیا کر رہی ہو پاگل ہو گئی ہو۔۔اسفند نے تڑپ کر دل کو کندھوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔۔
آپ کی جگہ میرے پیروں میں نہیں ہے میرے دل میں ہے میری سانسوں میں بستی ہے۔آپ نے جرات بھی کیسے کی میرے پیروں میں بیٹھنے کی ۔۔اسفند نے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا دل کے آنسوں تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

وہ روتے ہوئے کانپ رہی تھی دل منہ سے اگر بولو گی تو میں تمہارا درد بھی ختم کر دوں گا کیونکہ آج کھیل سے لفظوں کا ہو گا میں بھی سننا چاہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں کیا سوچتی ہیں اسفند آپ ہمارے بے بی سے نفرت کیوں کرتے ہیں۔

آپ کا بے بی سے دور ہونا مجھے آپ سے دور کر رہا ہے۔۔آپ کو سن کر برا لگے گا مگر مجھے آپ کا قریب آنا برا لگنے لگا ہے۔

گڈ اور بولو اور کیا کیا سوچتی ہیں ہو میرے بارے میں اسفند نے ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے کہا تھا دل اسفند کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے روتی ہوئی بول رہی تھی۔۔اس دن میں اپنی غلطی کی وجہ سے گری تھی اس میں بے بی کا کوئی قصور نہیں تھا۔

آپ نے نہ بے بی کو دیکھا نہ تین مہینے میں کبھی اس کا نام رکھنے کا سوچا نہ کبھی بے بی کو گلے لگا کر پیار کیا اسفند آپ کیسے کر سکتے ہیں اپنی اولاد کے ساتھ ایسا۔۔آپ نے گھر آتے ہی مجھے میرے بے بی سے دور کر دیا۔
آپ کو پتہ ہے میں نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اپنے بے بی کو کیئر ٹیکر کے حوالے کیا تھا آپ کیوں اتنے بے رحم ہو گئے تھے اسفند۔۔

چپ کیوں ہو گئی دل اور بولو میں سننا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے دل میں میرے لیے کتنی نفرت چھپا رکھی ہے۔۔

اسفند آپ غلط الفاظ کا استعمال مت کریں میں آپ سے کبھی بھی نفرت نہیں کر سکتی ہاں میں آپ سے ناراض ضرور ہوں مجھے تکلیف ہوتی ہے جب آپ بے بی سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ مگر میں آپ سے کبھی بھی نفرت نہیں کر سکتی۔

کیوں غلط الفاظ کا استعمال کرنے کا حق صرف میری جان آپ کے پاس ہے آپ نے بھی تو یہی الفاظ کا استعمال کیا ہے نا کہ میں بے بی سے نفرت کرتا ہوں۔

کیسے سوچ لیا دل کہ میں اپنے خون سے اپنی اولاد سے نفرت کر سکتا ہوں وہ میرے جسم کا حصہ ہے اور آپ نے کبھی سنا یا دیکھا ہے کہ کوئی انسان اپنے ہی جسم کے کسی حصے سے نفرت کر سکتا ہے آپ نے کتنی آسانی سے یہ الفاظ بول دیا کہ میں بے بی سے نفرت کرتا ہوں۔۔

تو میں اور کیا سمجھوں اسفند میں نے تین مہینے میں جو محسوس کیا ہے وہی تو بولا ہے دل مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ اپنے اسفند کو صرف اتنا ہی سمجھ سکی ہیں ہاں یہ سچ ہے کہ جب آپ گری تھی تو مجھے لگا تھا کہ ابھی ہمیں بی بی پلان نہیں کرنا چاہیے تھا۔

کیونکہ دل اسفند آپ کے پیار میں اس قدر پاگل ہے کہ وہ آپ کی جان پر رسک نہیں لے سکتا۔ بڑے بڑے خطروں سے ٹکرا جانے والا اسفند شہریار۔ آپ سے اس قدر عشق کرتا ہے کہ وہ آپ کو کھونے سے ڈرتا ہے۔ آپ کے عشق نے مجھے بزدل بنا دیا ہے دل۔

میرے دل نے کچھ وقت کے لیے یہ سوچ ضرور لیا تھا کہ اگر میں بے بی پلان نہیں کرتا تو آج میری دل اس حالت میں نہیں ہوتی دل جب ڈاکٹرز نے آپ کی جان خطرے میں بتائی تو مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ میری سانسیں گھٹ رہی ہیں۔

مجھے ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا نظر آنے لگا تھا میرا دل کرتا تھا کہ میں اس دنیا کو آگ لگا دوں ہاں دل یہ سچ ہے کہ تب میں ہمارے بے بی کو بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

کیونکہ بے بی کی چاہت آپ کو تھی اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ جس کو چاہت تھی وہ نہیں دیکھ سکتی تو میں کیوں دیکھوں میں بھی اس کے ساتھ ہی دیکھوں گا۔۔

آپ کی حالت بگڑتی گئی اور میرے دل میں بھی بے بی کے لیے کوئی خاص محبت نہیں ابھر سکی کیونکہ اسفند کے دل کا دل تو آپ کی محبت سے اس قدر بھرا ہوا ہے۔ کہ کچھ اور ڈالنے کی جگہ ہی نہیں ہے مگر دل جب ڈاکٹر نے کہا کہ آپ خطرے سے باہر ہیں۔

اور سب لوگوں کو میں نے گھر بھیج دیا تھا تو آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ نرسنگ ہوم میں بے بی کو دیکھنے کون جاتا تھا جب ڈاکٹر بے بی کے پیرنٹس میں سے کسی کو بلاتے تھے آپ تو بیڈ سے اٹھ تک نہیں سکتی تھی۔

تو ڈاکٹر کے بلانے پر بی بی کو دیکھنے کون جاتا تھا۔اور جب میں نے بے بی کو پہلی بار نرسنگ ہوم میں دیکھا تو میرا غصہ میری ناراضگی میری سوچ سب کچھ بدل گیا اس کا معصوم چہرہ دیکھ کر میرے دل نے پہلی بار ایک الگ احساس کو محسوس کیا تھا مجھے ایسے لگا جیسے میرے ہی وجود کا حصہ میری آنکھوں کے سامنے کھیل رہا ہو۔

دل اگر آپ بے بی کی ماں ہیں تو میں بھی بے بی کا باپ ہوں مانا کہ آپ جتنے جذبات میرے اندر نہیں ہونگے جیسا کہ آپ کو لگتا ہے۔مگر یار وہ میری بھی

اولاد ہے آپ نے کتنی آسانی سے بول دیا کہ میں بے بی سے نفرت کرتا ہوں

اسفند کو دل کا یہ الفاظ کھائے جا رہا تھا۔

اسفند بولے جا رہا تھا اور دل اس کے الفاظوں کو حیرت سے سن رہی تھی اور

خود پر شرمندہ تھی کہ اس نے اسفند کے بارے میں کتنا غلط سوچا اور رہی

بات بے بی کا نام رکھنے کی تو یہ تو ڈسائیڈ تھا نا کہ۔

اگر بیٹا ہوا تو اس کا نام عفان رکھا جائے گا اور اگر بیٹی ہوئی تو اس کا نام حوریا

رکھا جائے گا۔اس لیے میں نے بے بی کا نام برتھ سرٹیفکیٹ پر عفان اسفند

شہریار لکھوا دیا تھا۔

اسفند نے لوکر سے سرٹیفکیٹ نکال کر دل کے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا۔
آپ نے تو اتنی بدگمانیاں پال رکھی تھی کہ اپنے ہی لاکر میں رکھے ہوئے بے بی کے سرٹیفکیٹ کو نہیں دیکھ سکی۔۔

سرٹیفکیٹ پر عفان اسفند شہریار لکھا ہوا تھا۔دل سرٹیفکیٹ کو حیرت سے ہاتھ میں پکڑ کر دیکھ رہی تھی۔ہاں رہی بات آپ کو بتانے کی یہ غلطی مجھ سے ضرور ہو گئی ہے کہ میں نے آپ کو بتایا نہیں۔

اگر میں نے بتایا نہیں تو آپ نے کون سا اپنے دل کی بات مجھے بتائی تھی ۔میں نے آپ کو نہیں بتایا میرے پاس تو اس کا ریزن موجود ہے اور میرا ریزن یہ تھا کہ میں آپ کو کے بدلاؤ کو دیکھ رہا تھا۔۔

اور میں دیکھنا چاہتا تھا کہ دل میرے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے مگر دل آپ تو میری سوچ کے بالکل بر عکس نکلی ہیں۔ مجھ سے اتنی بد گمان ہو گئی کہ یہ تک سوچ لیا کہ میں اپنی اولاد سے نفرت کرتا ہوں۔۔۔

اور خود پر جو آپ نے خول چڑھا رکھا تھا پچھلے تین مہینوں سے۔ آپ ایکسٹرا میچور بن کر جو مجھ پر عنایتیں کر رہی تھی۔ کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔

آپ کو لگا کے اسفند شہریار کوئی دودھ پیتا بچہ ہے جسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا میری وہ لاپرواہ سی دل جس کو آپ نے خواہ مخواہ ایک چھوٹے خول میں بند کر دیا۔۔

اسفند شہریار کو کبھی بھی آپ میچور چاہیے نہیں تھی اگر ایسا ہوتا تو میں آپ پر سختیاں کر کے آپ کو میچورٹی کی طرف لا سکتا تھا۔۔

مگراسفند کو تو ہمیشہ سے آپ کی لاپروائیاں معصومیت اور بچپنا ہی اچھا لگتا تھا جس کو آپ نے ختم کر دیا۔۔

اور آپ یہ سوچتی رہی کہ میں اتنا بے وقوف ہوں کہ مجھے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔اڑتے ہوئے پرندے کے پر گرنے والا اسفند شہریار اپنے محبوب کے بدلاؤ کو نہیں دیکھ پائے گا۔کیا سوچ ہے تمہاری۔جب اتنی میں مجبور ہو گئی تھی کہ اتنا کچھ سوچ لیا تو۔

یہ بھی سوچ لیتی کہ آپ کی دل کی ہر دھڑکن سے واقف ہوں۔میں جانتا تھا کہ آپ کا دل میرے لیے تو دھڑکنا ہی بند کر چکا ہے۔آپ کا دل تو صرف آپ ے بے بی کے لیے دھڑکتا ہے۔۔

اس سے پیار کرنے کو آپ کا دل چاہتا ہے۔مجھ سے پیار اور نزدیکی صرف آپ نے مجبوری کے تحت رکھی ہوئی تھی۔تاکہ مجھے برا نہ لگے۔

دل حیرت سے اسفند کی ایک ایک بات سن رہی تھی اور اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا۔

میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ میرے بارے میں اتنا غلط سوچتی ہیں۔۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ اسفند شہریار اتنا بچہ ہے کہ آپ پچھلے تین مہینوں سے جو اتنی میچور بنی ہوئی ہیں۔۔

مجھ پر اپنی محبتوں کی عنایت کرتی ہیں۔اور خود پر زبردستی کر کے یہ پریزنٹ کرواتی ہیں۔کہ آپ مجھ سے بہت محبت ہے۔اور آپ میری بہت کیئر کرتی ہے۔چپ چاپ بے بی سے لاپرواہ گھوم رہی ہیں۔اور آپ کو بے بی سے زیادہ میری فکر ہے۔

کیا لگتا ہے کہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آپ کیوں کر رہی تھی۔ کیا ثابت کرنا چاہتی تھی کہ میں بے وقوف ہوں اور آپ اتنی آسانی سے مجھے بے وقوف بنا سکتی ہیں۔

ایسی کون سی بات ہے دل جو آپ مجھے سے منوا نہیں سکتی مگر افسوس کہ آپ نے صرف سب کچھ دل میں سوچا مجھ سے شیئر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں تھی۔

اگر شیئر کر لیتی تو اتنی بدگمانیاں نہیں بڑھتی اور رہی بے بی سے ملنے کی بات تو جا کر اپنے بے بی کیئر ٹیکر سے پوچھیں کہ میں روز صبح آفس جانے سے پہلے بے بی سے مل کر جاتا تھا یا نہیں۔

آپ کو تو ڈاکٹر نے آرام کا بولا ہوا تھا۔ جب آپ دواؤں کہ زیر اثر گہری نیند میں سو رہی ہوتی تھی۔

تب میں آفس جانے سے پہلے بے بی سے مل کر جاتا تھا۔ مجھے فکر تھی اپ دونوں کی۔

میں نے بے بی کو پہلے دن ہی کیر ٹیکرز کے حوالے اس لیے کر دیا ہے تاکہ آپ بالکل صحت منداور ٹھیک ہو سکیں۔ اور اپنے بے بی کا خیال خود رکھ سکیں۔۔

مجھے آپ کی اور بے بی کی دونوں کی فکر تھی اس لیے میں نے تو اپنی طرف سے اچھا کرنے کی کوشش کی تھی مجھے نہیں پتہ تھا کہ بے بی کو کیئر ٹیکر کے حوالے کرنے کا آپ اس قدر غلط مطلب نکالیں گی۔

وہ دل سے دور ہو کر سامنے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھ گیا تھا ۔۔دل پتھر کی مورت بنے ہوئے کھڑی اسفند کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وہ اپنی سوچ پر شرمندہ تھی کہ اس نے کیسے اتنے پیارے شخص کے بارے میں اتنا غلط سوچ لیا۔

اسد بھائی کے سمجھانے کا مطلب کہیں بھی یہ تو نہیں تھا کہ وہ اسفند پر شک کرتی۔اسد بھائی نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ اسفند اتنی آسانی سے بات اپنے دماغ کے نہیں نکالتا۔۔۔

مگر میں نے تو سب کچھ صحیح کرنے کے بجائے سب کچھ خراب اور غلط کر دیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اسفند کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔

اسفند نے اس پر ایک نظر ڈالی اور اپنا چہرہ گھما کر دوسری طرف کر لیا تھا۔

اسفد کے یوں چہرہ گھمانے سے دل کے سینے میں ٹیس اٹھی تھی کیونکہ آج پہلی بار اسفند نے دل کی طرف دیکھ کر چہرہ اپنا رخ موڑا تھا۔اسے پتہ تھا کہ اس کی قصوروار وہ خود تھی۔اسفند پلیز مجھے۔۔۔دل پلیز اس وقت کچھ بھی

مت کہنا میرے پاس دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے معافی بھی نہیں۔۔دل کی بات کو کاٹتے ہوئے اسفند نے بڑی سرد مہری کے ساتھ یہ الفاظ بولے تھے۔۔

دل نے حیرت سے اسفند کی طرف دیکھا تھا اسے یقین نہیں آیا کہ یہ الفاظ اسفند نے بولے ہیں کیونکہ ایسا آج پہلی بار ہوا تھا کہ اسفند نے دل کو خود کے پاس آنے اور کچھ بولنے سے منع کر دیا تھا۔

وہ تو دل کی بے وقوفی کی باتوں کو بھی اتنے غور سے سنتا تھا۔۔دل نے دوبارہ بولنے کی کوشش کی تو وہ جھٹکے سے دل کے پاس سے اٹھتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔دل روتی ہوئی حیرت اور افسوس سے اسفند کو جاتا ہوا دیکھتی رہ گئی۔۔اسے کہاں عادت تھی ایسے لہجے کی وہ تو اسفند کی محبتوں کی عادی تھی۔

پچھلے پانچ گھنٹے سے دل اسد کا انتظار کر رہی تھی مگر اسفند روم میں واپس نہیں آیا تھا دل کو اسفند کی فکر ہونے لگی۔دل نے اٹھ کر اسفند کو پورے گھر میں دیکھا۔۔اسفند کہیں پر بھی نہیں تھا دل بے بی کے روم میں گئی۔

جہاں پر پر بے بی بڑے آرام سے اپنے بیڈ پر سو رہا تھا۔دل نے کیئر ٹیکر سے پوچھا تھا کہ کیا بے بی کے پاپا روم میں آئے تھے۔۔کیئر ٹیکر نے نو میم کہہ کر نہ میں سر کو ہلایا۔اب دل کی پریشانی مزید بڑھنے لگی تھی۔دل نے فون اٹھا کر کا نمبر ڈائل کیا۔

اسفند نے دل کی کال کو کٹ کر دیا تھا دل نے پھر سے نمبر ڈائل کیا آگے سے فون پھر کٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

اسفند آپ کو جتنا غصہ ہے آپ گھر آکر مجھ پر نکال لیں۔ مگر پلیز میری کال اٹھائیں اور مجھ سے بات کریں دل نے وائس میسج چھوڑا تھا اسفند کے واٹسیپ نمبر پر۔۔اسفند نے دل کا وائس سین کر لیا تھا مگر ریپلائی نہیں دیا۔۔دل کو اب غصہ آنے لگا تھا اسے کہاں عادت تھی اسفند کا یہ روڈ بیہیویئر دیکھنے کی۔۔

اس کے ایک اشارے پر اپنی جان وارنے والا اسفند شہریار جب اس سے روٹ ہو گا تو دل کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھنا تو لازم تھی۔۔
دل جب سے اسفند کی زندگی میں آئی تھی اس نے تو صرف اسفند کی حد سے زیادہ محبت ہی دیکھی تھی جو دل کی ایک آواز پر اپنی جان چھڑکتا تھا اسفند کی اتنی سی بے رخی دل کی جان لینے کے لیے کافی تھی۔۔پلیز گھر واپس آئیں دل نے روتے ہوئے فون پر وائس میسج کر کے کہا تھا۔۔

اسفند چاہے جتنا بھی ناراض ہو مگر دل کی روتی ہوئی آواز کو سنا اسفند کی بس کی بات نہیں تھی۔دل کی روتی ہوئی آواز نے اسفند کے دل پر وار کیا تھا پتہ نہیں دل آپ میں ایسا کیا ہے کہ میں چاہ کر بھی آپ سے ناراض نہیں ہو پاتا آپ نے مجھے اپنے عشق میں اس قدر پاگل کرر کھا ہے۔۔اسفند چھت پر بیٹھا ہوا سگرٹ پی رہا تھا۔۔

دل کا یہ بولنا کہ اس کا قریب آنا اسے برا لگنے لگا ہے۔۔یہ جملہ اسفند کے دل میں تیر کی طرح چبا ہوا تھا۔اس درد کو کم کرنے کے لیے وہ سگرٹ کے دھوئے میں اپنے غم کو اڑا رہا تھا اس کے ارد گرد سگریٹ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے جن کو پی پی کر اس نے پھینکا تھا۔۔

اسفند نے واٹس ایپ پر وائس میسج پر ریپلائی دیا تھا۔۔اگر آپ اپنا تھوڑا سا دماغ استعمال کریں گی تو میری جان میں آپ کو گھر کے اندر ہی مل جاؤں گا۔۔اسفند پلیز پہیلیاں مت بجھائیں اور مجھے بتائیں آپ کہاں ہیں میں نے آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ لیا ہے۔۔

اپنے دل سے پوچھیں کہ میں کہاں ہوں کیا آپ کے پیار میں اتنا بھی دم نہیں ہے کہ آپ مجھے ڈھونڈ سکیں۔۔۔یا پھر آپ مجھ سے پیار کرتی ہی نہیں ہیں صرف میں ہی پاگل ہوں آپ کے پیار میں۔۔اسفند نے دل پر طنز کیا تھا۔

اسفند آپ میرے پیار پر شک کر رہے ہیں۔ہاں بالکل شک کر رہا ہوں آپ مجھے ڈھونڈ کر اپنا پیار ثابت کر دیں۔اور میرے شک کو غلط ثابت کر دیں۔۔ٹھیک ہے اب تو میں آپ کو میں ڈھونڈ کر ہی رہوں گی۔

اور یہ ثابت کر کے دکھاؤں گی کہ میرا پیار آپ کے لیے کتنا سچا اور کتنا زیادہ ہے۔۔۔وہ دونوں وائس میسج پر بات کر رہے تھے۔دل اسفند کو دوبارہ سے پورے گھر میں ڈھونڈتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہی تھی کیونکہ چھت ہی وہ واحد جگہ تھی جہاں پر دل نے اسفند کو نہیں دیکھا تھا۔

دل سیڑھیاں چڑھ کر ٹیرس پر آگئی۔اس کی امید کے مطابق اسفند وہی پر موجود تھا وہ کرسی پر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ کے اوپر رکھے ہوئے سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر دل کی جانب دیکھا تھا۔۔اسفند یہ کوئی طریقہ ہے آپ آدھی رات کو چھت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کی کتنی فکر ہو رہی تھی وہ اسد کے پاس آکر غصے سے بول رہے تھے۔

کتنی فکر ہو رہی تھی آپ کو میری بتائیں مجھے اس نے دل کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

دل لہراتے ہوئے اسفند کی گود میں گری تھی۔دل نے جلدی سے کھڑا ہونا چاہا تھا اسفند نے دل کو آنکھیں دکھا کر دانت پیستے ہوئے واپس اپنے گود بٹھالیا تھا۔۔

ابھی تک آپ کا دماغ خراب ہے بجائے اپنے شوہر پاس آنے کے دور جانے کی کوشش کر رہی ہے۔دل کیوں میرے صبر کو آزماتی ہیں ہو وہ دانتوں کو پیستے ہوئے ایک ایک لفظ کو چبا کر بول رہا تھا۔۔

آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ اس وقت آپ کے پاس مجھے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے معافی بھی نہیں۔۔بس میری یہ بات آپ کو سمجھ میں آگئی ہے

باقی جو میں نے اتنی لمبی تقریر کی ہے وہ آپ کے پلے نہیں پڑی وہ اپنا چہرہ دل کے بے حد نزدیک کرتے ہوئے بولا تھا۔

اتنا نزدیک کہ اس کے لب دل کے لبوں سے ٹکرا رہے تھے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھی وہ اس قدر کہ نزدیک تھا کہ اس کی سانسیں دل کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔

جو کچھ غصے سے میں نے منہ سے بولا وہ آپ نے سن لیا مگر میرے جذبات نظر نہیں آئے۔وہ آپ سے چھپے ہوئے تو نہیں ہیں۔۔یا جان بوجھ کر آپ دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔

یا پھر وہی سچ ہے جو آپ نے نیچے مجھ سے بولا ہے کہ اب آپ کو میرے قریب آنے سے نفرت ہونے لگی ہے۔۔

میں نے ایسا نہیں کہا کہ مجھے آپ کے قریب آنے سے نفرت ہونے لگی۔

میں نے یہ کہا ہے کہ آپ کے قریب آنے سے مجھے غصہ آتا ہے وہ چلائی تھی۔

دل چلاؤ مت چلانا مجھے بھی آتا ہے اسفند شہریار کیا بلا ہے آپ کو ابھی تک پتہ ہی نہیں جب ٹائیگر دھاڑتا ہے تو بڑوں بڑوں کی بولتی بند ہو جاتی ہے۔۔

آپ جیسی معصوم ہرنی کو تو میں اونچی آواز میں سانس بھی نہ لینے دوں۔ اگر آپ سے محبت کرتا ہوں تو اس کی قدر کرنا سیکھیے دل۔۔

وہ بلند آواز سے دھاڑا تھا اس کی دھاڑ سے دل کی سانسیں رکنے لگ گئی تھی دل نے ڈر مارے آنکھیں نیچے جھکاتے ہوئے اپنا سر اسد کے سینے سے لگالیا تھا۔۔

اسفند مجھ پر چلائیں نہیں مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے وہ روتے ہوئے بولی۔۔ڈرنے والے سے دور ہوا جاتا ہے اس طرح ڈر کر اسی کے سینے میں منہ نہیں چھپایا جاتا۔۔۔آپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں۔

ہر بات کی آپ کو سمجھ آتی ہے ہر بات پر آپ کا دماغ چلتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر شوہر ناراض ہو تو اسے کس طرح سے منایا جاتا ہے تو پھر سے چیخا تھا۔۔

میرا دل کیا چاہتا ہے اور آپ ایسا کیا کر سکتی ہیں جس سے میں مان جاؤں گا۔ یہ جان کر بھی آپ انجان بنی ہوئی ہے ایک قدم میری طرف بڑھاؤ تو صحیح نکمی لڑکی۔۔

صرف میں ہی ہمیشہ آپ پر اپنا عشق ظاہر کیوں کروں آپ پر بھی فرض ہے کہ اپنے شوہر پر اپنی محبت ظاہر کرو۔۔۔ اپنے بچے کے لیے تو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سینہ تانے ہوئے مجھے بہت کچھ بول گئی تھی۔۔

کل کی بنی ہوئی ماں کو ممتا کے سارے حقوق یاد ہیں
مگر شوہر کے حقوق یاد نہیں ہے۔۔ جب اتنی میں مجبور ہو گئی ہیں کہ اپنے بچے کے لیے شوہر سے جھگڑا کر سکتی ہیں تو پھر بیوی ہونے کے بھی پورے حق ادا کریں۔۔

اسفند اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر سختی اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔اسفند کے ہاتھوں کی سختی اس قدر تھی کہ دل کی ریڈ کی ہڈی میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا۔دل کے پیروں سے جان نکل رہی تھی اسفند کی گود میں بیٹھے ہوئے ڈر کے مارے مگر وہ چاہ کر بھی اسفند کے باہوں کے گھیرے سے بھاگ نہیں سکتی تھی۔۔

وہ کرسی پر اسے اپنی گود میں بٹھا کر اسے اپنی باہوں میں کسے ہوئے تھا۔وہ اسے اس قدر نزدیک کر کے بیٹھا ہوا تھا کہ وہ جب بھی بولنے کے لیے اپنے لب کھولتا تو۔اس کے لب بار بار دل کے منہ پر لگ رہے تھے۔

آج دل اسفند کا ایک نیا ہی روپ دیکھ رہی تھی اسفند چھوڑے مجھے لگتا ہے کہ آپ نے نشہ کیا ہوا ہے۔۔ہاں میری جان آج سچ میں میں نے نشہ ہی کیا جب آپ میرا نشہ پورا نہیں کریں گے تو میں کچھ تو ایسا کروں گا۔

جس سے میں خود کو پر سکون کر سکوں اسفند کے منہ سے یہ سن کر دل کا شک یقین میں بدل گیا تھا کہ اسفن نے سچ میں نشہ کیا ہوا ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا اس نے صرف سگرٹ ہی پیے تھے مگر آج وہ دل کو کوئی بھی صفائی پیش نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی آپ نے شراب پی ہے وہ غصے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہیں۔۔کیوں بھاگ رہی ہیں میری قربتوں سے اسفند نے دل کا ہاتھ کھینچتے ہوئے پھر سے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔ نہیں چھوڑوں گا جو کر سکتی ہو وہ کر کے دکھاؤ۔۔۔ مجھے اس وقت آپ سے کوئی بات نہیں کرنی وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ آپ روم میں آ کر سو جائیں ہم صبح بات کریں گے۔۔

ٹائیگر کسی کے حکم کا پابند نہیں ہے آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے یا نہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے آپ سے بات کرنی ہے یہ امپورٹنٹ ہے۔

آپ مجھ سے کسی بھی طرح کی زبردستی نہیں کر سکتے سمجھے آپ۔۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ میری جان میں آپ سے زبردستی کر سکتا ہوں کیونکہ میں آپ پر زبردستی کرنے کا راہ حق رکھتا ہوں جب جہاں چاہوں آپ کی سانسوں پر پہرا بٹھانے کا حق حاصل ہے مجھے۔ آپ کی سانسوں سے لے کر روح تک رسائی حاصل ہے مجھے۔

آپ میری نرمیوں کا ناجائز ہی فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔بہت مل لیا آپ نے اسفند شہریار کی محبتوں سے چلیے آج آپ کو میں ٹائیگر کی شدتوں سے واقف کرواتا ہوں۔وہ دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسی پوزیشن میں اسے گود میں اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اسفند آپ ہوش میں نہیں ہیں مجھے نیچے اتاریں۔دل بچوں کی طرح ٹانگیں مار رہی تھی۔

اسفند شہریار کی زندگی میں جب سے آپ آئی ہیں تب سے اسفند شہریار ہوش میں آیا ہی کہاں ہے جو آج آپ مجھے میرے ہوش میں نہ ہونے کا گلا سنا رہی ہیں۔

پلیز مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے آپ مجھے نیچے اتار دیں ہم صبح بات کریں گے نادل اب اسفند کو بڑی نرمی کے ساتھ بول رہی تھی۔

اسفند کے ارادے اور اسفند کا لہجہ سن کر دل کی جان نکل رہی تھی اسفند آپ میری آنکھوں میں آنسوں نہیں نہ دیکھ سکتے نا دیکھیں میری آنکھوں میں آنسوں آرہے ہیں پلیز مجھے نیچے اتار دیں۔

دل کا حلق خشک ہو رہا تھا اسفند کی باتوں سے یہ تو سچ تھا کہ دل نے اسفند کو زیادہ تر نرمی سے پیش آتے ہوئے ہی دیکھا تھا۔۔

اور اب تو پچھلے ایک سال سے وہ حد سے بھی زیادہ نرمی سے پیش آرہا تھا پہلے دل پریگننٹ تھی تو اسفند نے دل کا بہت زیادہ خیال رکھا تھا۔کسی بھی طرح کی سختی وہ دل کے ساتھ نہیں کرتا تھا۔۔

اس کے بعد دل کے گرنے کی وجہ سے تین مہینے تک اس نے دل سے دوری بنا کے رکھی تھی کیونکہ ڈاکٹر کے بہت سخت آرڈرز تھے۔۔ مگر اب جب سب کچھ ٹھیک تھا تو آج کسی بھی صورت اسفند اپنے جذباتوں کو روکنے کے موڈ میں نہیں تھا اوپر سے دل نے فضول کی باتیں کر کے اسفند کو اتنا غصہ چڑھا دیا تھا کہ اب تو دل کی شامت آنا پکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل رونا بند کرو آج آپ کا رونا مجھ پر اثر نہیں کرے گا جب آپ کو میرا نزدیک آنا ہی برا ہی لگتا ہے تو پھر کیوں نہ میں اپنی من مرضیاں ہی کر لوں۔۔۔ دل کو بیڈ کے اوپر لیٹا کر وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔ دل جھٹکے سے اٹھی اور بچوں کی طرح بیڈ پر سکرول کرتی ہوئی بیڈ کی دوسری جانب جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اسفند کوئی ری ایکٹ کیے بنا آرام سے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے بیڈ پر پھینک کر اب اپنے جوتے اتار کر آرام سے رکھتا ہوا۔واش روم کی طرف فریش ہونے جا رہا تھا۔

دل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چوروں کی طرح روم کے دروازے کی طرف جا رہی تھی اسفند نے پلٹ کر بڑے بڑے قدم اٹھاتے ہوئے آکر دل کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا تھا۔۔

اسفند نے اتنی زور سے دل کی کمر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا دل کو لگ رہا تھا کہ آج تو اس کی ریڈ کی ہڈی کا ٹوٹنا کنفرم ہے۔۔اسفند چھوڑے مجھے آپ پاگل ہو گئے ہیں۔۔

وہ اسفند کے ہاتھوں پر ناخن مارتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔۔دل پاگل تو میں آپ کے پیار میں پہلے سے ہی ہوں مگر دل اس طرح کی حرکتیں کر کے آپ مجھے اور بہکنے پر مجبور کررہی ہیں۔۔۔۔

آپ کو اندازہ ہے کہ جب میں غصے میں بہکوں گا تو آپ کا کیا حشر ہو گا دل بڑے بڑے سانس لیتی ہوئی خود کو اب بھی چھڑوانے کی کشمکش میں لگی ہوئی تھی دل آپ اس طرح نہیں سدھر سکتی۔۔۔۔

اس نے دل کو بچوں کی طرح اپنے کاندھے پر اٹھالیا تھا۔دل بھی بچوں کی طرح ٹانگیں مار رہی تھی اور اسد کی کمر پر اپنے نازک سے ہاتھوں کے مکے

بھی برسا رہی تھی گندے اسفند مجھے نیچے اتارے دل کی اس بچکانہ حرکت پر مسکرایا تھا جسے دل نہیں دیکھ پائی کیونکہ اس کا رخ پیچھے کی طرف تھا۔۔

آپ مجھے واش روم میں کیوں لے کر جا رہے ہیں مجھے نیچے اتارے۔۔ میری جان آپ کو میں گندے اسفند سے ملوانے لے کے جا رہا ہوں۔۔ وہ دل کو کاندھے پہ اٹھائے ہوئے واش روم میں لے آیس تھا۔۔۔۔۔

مجھے باہر جانے دیں ہاں تاکہ آپ میرے باہر آنے سے پہلے روم سے فرار ہو جائیں۔۔۔ نہیں جاؤں گی پلیز مجھے جانے دے۔۔۔اپ پر یقین نہیں ہے دل بے بی۔۔ میں یہاں پر کھڑی رہ کر کیا کروں گی۔

میرے ساتھ شاور لیں گی نہائیں گی اور میں اپٹ کے ساتھ رومینس کروں گا وہ دل کو دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔یہ کوئی جگہ ہیں رومنیس کرنے کی۔۔۔

دل نے غصے سے اسفند کی طرف دیکھا تھاہاں آپ جس طرح کے ڈرامے دیکھتی ہیں فلمیں دیکھتی ہیں آپ نے ان میں دیکھا نہیں کہ ہیر واور ہیر وئن ہمیشہ واش روم میں جا کر شاور کے نیچے ہی رومانس کرتے ہیں۔۔۔۔

ہر بات تو آپ ڈرامے اور فلموں کی فالو کرتی ہیں تو رومانس بھی ڈرامے اور فلموں والا ہی فالو کیا کرو۔

وہ دل کو بازو سے پکڑ کر زبردستی شاور کے نیچے لے آیا تھا۔۔اسفند پلیز مجھے جانے دے دل کی جان نکل رہی تھی اسفند کے ارادے دیکھ کر۔اسفند نے

دل کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگا کر سختی سے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شاور اون کر دیا تھا۔۔

ایک دم سے دل کے اوپر پانی گرنے سے دل کی آہ نکلی تھی اور وہ سمٹتی ہوئی اسفند کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے کھڑی تھی۔۔وہ دل کی قمر پر ہاتھ کو اوپر کی لے جاتا ہوا بھی زپ کھول چکا تھا۔اس وقت پلیز نہیں کریں دل خود میں سمٹتی ہوئی من منائی تھی۔۔۔

کیوں نہ کروں ابھی بھی کوئی کسر باقی ہے اب بھی کوئی امتحان باقی ہے جو آپ میرا لینا چاہتی ہیں۔دل اتنے مہینوں کے بعد تو آپ کو مجھ پر ترس کھانا چاہیے مگر آپ اب بھی وہی دل ہیں جسے میرا کوئی خیال نہیں ہے۔۔۔اور دل کے بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے وہاں پر اپنے سلگتے ہوئے لب رکھتے ہوئے بولا۔

شاور کا پانی دل کے لبوں پر گرتا ہوا ایسا منظر پیش کر رہا تھا جیسے صبح کے وقت گلاب کی پتیوں پر پڑے ہوئے شبنم کے قطرے۔اسفند کاندھے سے شرٹ ہٹا کر چوم رہا تھا۔۔اسفند۔۔۔دل نے سسک کر کہا تھا۔۔بولو اسفند کی جان وہ اس کے گالوں پر اپنے گال رب کر رہا تھا۔۔مجھے

جانے دیں وہ بڑی مشکل سے بول رہی تھی۔۔کیوں جانے دوں اسفند نے دل کے کان کی لو کو اپنے لبوں میں لے کر دانتوں کا ہلکا سا دباؤ دیا تھا ۔۔دل کی سسکی نکلی تھی اور اس نے اسفند کی قمر کو بے اختیار اپنے ہاتھوں سے کس لیا تھا۔

اسد کے انابی لب مسکرائے تھے دل کے انداز پر دل کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی اسفند نے دل کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کا چہرہ اوپر کر کے اس کے چہرے کو بڑی غور اور محبت سے دیکھا تھا۔۔

دل کے نیچرل پنک ہونٹوں کے اوپر پانی گلاب کی پتیوں کے اوپر کھڑے ہوئے شبنم کے قطروں کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔اسفند نے میں اپنے ہاتھوں کے پیالے میں دل کا چہرہ بھرتے ہوئے اس کے نازک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو اپنے جذباتوں چور ہوئے انابی ہونٹوں کی قید میں لے لیا تھا وہ بڑی شدت کے ساتھ دل کے لبوں سے نمی چوس رہا تھا۔

وہ پچھلے 10 منٹ سے دل کی سانسیں روکے ہوئے کھڑا تھا ابھی بھی اس کا پیچھے ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر دل کی سانسیں بند ہونے لگی تھی تو اس نے اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔

اسفند دور تو ہوا مگر اس کا ہاتھ اب بھی دل کی کمر پر ہی تھا جس کی وجہ سے دل اس سے دور بالکل نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔دل اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں ٹھیک کرنے کے لیے اسفند کے سینے میں سر چھپائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

ابھی بیچاری اپنی سانسوں کو پوری طرح ٹھیک بھی نہیں کر پائی تھی کہ اسفند پھر سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کی پیالے میں بھرتا ہوا اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا۔۔وہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے دل کی سانسیں بند کرنے پر تلا ہوا تھا۔وہ دل بھیگے ہوئے بالوں کو اس کی کمر سے ہٹا کر یہاں پر اپنے رب رکھتے ہوئے چوم رہا تھا۔دل کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔وہ اس کے گیلے کپڑوں کو اس کے جسم سے الگ کر کے اسے ٹاول میں لپیٹتا ہوا اسے اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا۔۔دل کا جسم کانپ رہا تھا۔۔دل نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھی۔

61○○○○○○○

اسفند اپنے گیلے کپڑے بدل کر روم واپس آیا تو دل کمبل کے اندر منہ چھپائے ہوئے فل نیند میں ہونے کا ڈراما کر کے سو رہی تھی۔اسفند نے دل کی طرف دیکھ کر اپنے انابی لبوں سے مسکراتا ہوا اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا گیا تھا۔

وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا تھا وہ اپنی چپل اتارتا ہوا دل کے کمبل کے اندر گھس کر دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر کے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا اگر آپ کا یہ سونے والا ڈرامہ پورا ہو گیا ہو تو اپنا منہ میری طرف کریں۔

دل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ اب بھی اپنی آنکھوں کو زور سے میچے ہوئے سونے کی ایکٹنگ جاری رکھے ہوئے تھی۔دل خود سے اٹھ جاؤ تو بہتر ہو گا ورنہ جتنا میری بے تابیوں کو بڑھاؤ گی میں اتنا ہی آپ کی جان کو مشکل میں ڈالوں گا۔۔

دل قسم سے آج کی رات کو آپ کبھی بھی بھول نہیں سکے گی اس لیے بہتر ہے کہ میرے صبر کا اور امتحان مت لو۔۔۔ مگر دل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔اسفند چپ چاپ سے دل کے پاس سے اٹھ کر دروازے کا ہینڈل گھمانے لگا تھا اس نے ایسے پریزنٹ کروایا تھا جیسے وہ روم سے باہر چلا گیا ہو۔

مگر وہ دروازے کو بند کرتا ہوا واپس بیڈ کے پاس ہی آ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے دل کے ری ایکٹ کا انتظار کرنے لگا تھا دل نے آہستہ سے اپنے منہ سے کمبل اتار کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

مگر اپنے سامنے اسفند کو ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا دیکھ کر دل کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔دل نے ایک منٹ سے بھی پہلے کمبل اپنے منہ پر واپس لے لیا تھا ۔۔۔مگر اسفند نے دل کے اوپر سے کمبل کو ہٹاتے ہوئے کمبل کھینچ کر زمین پر پھینک دیا تھا۔۔

دل اس وقت صرف ٹاول لپیٹے ہوئے تھی۔شرم کے مارے دل خود کو اپنے ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔وہ کبھی اپنے کاندھوں پر ہاتھ رکھتی تھی۔تو کبھی اپنی ٹانگیں چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔اسفند پلیز مجھے

کمبل دے۔کوئی کمبل نہیں ملے گا آج کی رات جب میں آپ کو سونے ہی نہیں دوں گا تو کمبل کا کیا آچار ڈالو گی۔۔

وہ دل اوپر ہی لیٹ گیا تھا اسفند پلیز۔۔ شششش مجھے آپ کی آواز نہیں آنی چاہیے۔اس نے دل کے لبوں پر سختی سے اپنی شہادت والی انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

آپ نے اپنی بہت من مانیاں کر لی ہیں آج میں آپ کو ٹائیگر کی منمانیاں دکھاتا ہوں۔بہت بار آپ کو ٹائیگر سے ملوانے کی کوشش کی مگر آپ کی ٹائیگر سے ملاقات ہمیشہ ادھوری ہی رہ جاتی تھی۔۔

کیونکہ اسفند کی محبت ٹائیگر کو کبھی آپ تک پوری طرح سے پہنچے ہی نہیں دیتی تھی۔اس نے دل کے لبوں پر جھک کر لپ کس کر کے سیدھا اس کے

دل والے مقام کا رخ کیا تھا۔دل سسکی تھی۔دل نے اپنے ٹاول کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کی کوشش کی مگر اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔۔

دل نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا تھا کیونکہ وہ دشمن جاں کہاں اس کی سسکیاں سن کر اس کون سا اس پر ترس کھا رہا تھا۔۔جو وہ اپنی انرجی ضائع کرتی وہ اپنی من مانیاں کیے جا رہا تھا۔۔

رات بڑھتی گئی اور ساتھ میں ٹائیگر کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا اس نے جو کہا تھا وہ کر کے بھی دکھایا تھا آج اس کی محبت میں اتنی تپش تھی کہ وہ دل کو سسکنے تک کا موقع نہیں دے رہا تھا۔دل کی دبی دبی سی سسکیاں پورے روم میں گونج رہی تھی۔

پوری رات اس نے دل کی جان کو مشکل میں ڈالے رکھا تھا۔ فجر کی اذان ہونے میں کچھ وقت باقی تھا کہ اس نے دل کو آزادی بخشی تھی۔۔ مگر اب بھی اس کی کمر کے گرد اسفند کی باہوں کا سخت گھیرا تھا۔ اس نے اتنا کس کے دل کو اپنی ساتھ لگایا ہوا تھا کہ دل اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہل نہیں سکتی تھی۔

مگر دل اس قدر اس کی شدت سے ٹوٹی ہوئی تھی کہ وہ جان چھوڑتے ہی سو گئی تھی۔ آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف اسفند نے اپنی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی دل کو اپنی باہوں میں سوتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔

دل اٹھو میری جان فجر کی نماز ادا کر کے سو جانا۔ ویسے سونے کی کیا ضرورت ہے اس کے بعد جا کر اپنے بے بی کو سنبھالوں اسفند نے نیند سے بے حال دل

پر تنز کیا تھا۔بھاڑ میں جائے آپ اور بھاڑ میں جائے آپ کا بے بی پلیز مجھے معاف کریں اور مجھے سونے دے۔ہاہاہا اسفند قہقہ لگا کر ہنساں تھا۔

کیوں آپ کو تو بے بی کی بہت فکر تھی تو اب کیا ہو گیا ہے وہ دل کا مزاق اڑا رہا تھا اسفند کو پتہ تھا کہ دل سے نیند برداشت نہیں ہوتی۔اس لیے وہ خود ابھی تک جاگ رہا تھا اور دل کی حالت دیکھ کر مزے لے رہا تھا۔ویسے بھی اسفند کا اپنی نیند پر پورا کنڑول تھا۔

ایسے ہی تو نہیں اسے لاکھو میں ایک ون مین اوف آرمی میجر اسفند شہریار کا کہا جاتا تھا۔اس کا اپنے آپ پر ہر طرح سے کنڑول تھا۔ایسے ہی تو نہیں اسے ایک پاور فل ٹیم کا سربراہ کہا جاتا تھا۔اسفند شہریار کس چیز کا نام ہے دل بے چاری تو اس سے واقف ہی نہیں تھی۔

وہ بے چاری تو اسفند کو ایک غنڈہ سمجھتی تھی۔اور اپنی محبت کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر اسفند سے کوئی سوال نہیں کرتی تھی۔وہ کئی بار یہ سوال کرنا چاہتی تھی کہ اسفند آپ کیا کام کرتے ہیں مگر جو جواب اس کے دل میں تھا کہی اسفند وہی جواب نا دے دے دل اس ڈر سوال ہی نہیں پوچھتی۔۔

آپ کے عشق نے کر دیا نکما ورنہ بندے ہم بھی تھے بڑے کام کے اسفند نے سوتی ہوئی دل کے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو اپنی انگلی سے اس کے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔

مجھے بھی آپ کے عشق نے کر دیا نکما ورنہ دل بھی بندی تھی بڑے کام کی

دل نے اسفند کی بڑ بڑاہٹ سن کر نیند کی خماری والی آنکھوں سے اسفند کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اچھا جی تو آپ مان رہی ہے کہ آپ کو بھی اسفند شہریار سے عشق ہے سوچ لو دل۔ میری جان

یہ عشق نہیں آساں

بس اتنا سمجھ لیجے ا

اک آگ کا دریا ہے

اور ڈوب کر جانا ہے

اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو دل اس وقت آپ باہوں میں نا ہوتی۔اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو دل یوں راتوں کو اٹھ اٹھ کر آپ کے اس خوبصورت چہرے کو دیکھ کر خود پر ناز نہیں کرتی۔اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو میں اللہ کا شکرادا نہیں کرتی کہ اس نے آپ کو میرا نصیب بنایا ہے۔اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو جب کوئی لڑکی آپ کی طرف دیکھتی ہے تو مجھے جیلسی نہیں ہوتی۔

مانا کے میرا عشق آپ کے عشق کی ٹکر کا نہیں ہے مگر صاحب یہ مت کہیے کہ عشق ہی نہیں ہے۔بس کرو میری شاعرانہ مزاج بیوی اسفند نے ہنستے ہوئے دل کے ماتھے پر اپنے لبوں سے محبت کی مہر لگائی تھی۔

آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ جس طرح کہ میں ڈرامے اور فلمیں دیکھتی ہوں پیار بھی اسی طرح سے جتایا کروں وہ بھی ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔

اچھا جی میری اتنی فرمانبرداری کیوں۔۔اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں جو کچھ میں نے اپنی بیوقوفیوں میں کیا پلیز اس کے لیے مجھے معاف کر دیں میں بھی کیا کروں آپ نے مجھے اتنی محبت اور پیار سے بچوں کی طرح رکھا ہے کہ اگر میں میچور بننے کی کوشش کروں گی تو پھر ایسی حرکتیں کروں گی جو کر کے میں نے ہمارے رشتے کو کافی حد تک خراب کر دیا ہے۔۔

وہ شرمندگی سے نظریں جھکائے ہوئے بول رہی تھی دوبارہ کبھی یہ مت کہنا دل کہ ہمارا رشتہ خراب ہو گیا ہے خدنہ کرے کہ کبھی ہمارا رشتہ خراب ہو میں نے تو آپ سے کبھی نہیں کہا کہ آپ میچور بنے۔۔۔

مجھے تو اپنی لاپرواہ سی دل بے وقوفیاں کرتی ہوئی اچھی لگتی ہے ویسے بھی جب آپ کا شوہر اتنا سمجھدار ہے تو آپ کو سمجھ داریاں دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

میں ہوں نا آپ کو ہر موڑ پر سمجھداری کے ساتھ سنبھالنے کے لیے۔۔ آپ رب سے میری زندگی کی دعا کیا کریں۔۔ جب تک میں ہوں آپ کو زندگی کے کسی موڑ پر گرنے نہیں دوں گا۔۔

جب بھی دل پر کوئی مصیبت آئے گی اسے اسفند سے گزر کر جانا ہوگا اسفند میں اپنی ساری غلطیوں کے لیے معافی مانگتی ہوں آئندہ کبھی بھی آپ کے لیے کچھ غلط نہیں سوچوں گی دل آپ کو سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ تو مجھ سے پیار کی باتیں کریں اور مجھے بتائیں کہ آپ مجھ سے کتنا عشق کرتی ہیں میں تو بہت معصوم سا بندہ ہوں۔ایسے ہی مان جاؤں گا وہ ہنستے ہوئے دل کے بالوں پر کس کرتے ہوئے مستی کے موڈ میں آگیا تھا۔

ویسے دل آپ کے دماغ میں یہ سب باتیں کیسے
آئی کہ میں بی بی سے پیار نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ۔مجھے اسد بھائی نے کہا تھا کہ آپ کوئی بھی بات اتنی آسانی سے اپنے دل میں سے نہیں نکالتے اس لیے مجھے بہت میچور ہو کر آپ کا خیال رکھنا ہوگا۔۔

اور کچھ دن کے لیے مجھے بے بی کو اگنور کر کے پورا فوکس آپ پر رکھنا ہوگا۔ اس کے بعد باقی کا میں نے سب کچھ خود سوچ لیا تھا۔ویری گڈ میں بھی سوچوں کہ میری معصوم سی دل کا دماغ اتنا کام نہیں کرتا کہ وہ اتنا لمبا چوڑا سوچ سکے۔۔

اس کمینے کے علاوہ مجھے اتنی اچھی طرح سے اور کوئی نہیں سمجھتا سکتا وہ اپنے منہ میں بڑ بڑا رہا تھا۔ خبردار اگر اسد بھائی کو غلط کہا تو کہا تو۔ دل نے اسفند کی بڑبڑاہٹ سن کر اپنے بھائی کی طرفداری کی تھی۔

آپ کے بھائی نے میری معصوم سی بیوی کو جھوٹے میچورٹی کے خول کے اندر ڈال کر۔ میری معصوم سی بیوی کے دماغ کو کسی اور ٹریک پر ڈال دیا مگر میں آپ کے بھائی کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا یہ کیسا انصاف ہے۔

بھائی نے مجھے آپ کے بارے میں کچھ بھی غلط نہیں کہا تھا مجھے سمجھنے میں غلطی ہو گئی تھی۔ اس لیے آپ بھائی سے کچھ بھی نہیں کہیں گے۔
بہت فکر ہے آپ کو اپنے بھائی کی اتنی فکر کبھی ہماری بھی کر لیا کریں جانے اسفند۔

اسفند مجھے آپ کی بہت فکر ہے اسی لیے تو اپنی ساری غلطیوں کے لیے معافی مانگ رہی ہوں دل نے بیچارا سا منہ بنا کر اسفند سے کہا تھا چلو کیا یاد کرو گی معاف کیا آپ کو آپ کی ساری خطاؤں کے لیے۔۔

بس دوبارہ کبھی مجھ پر شک مت کرنا دل میں آپ سے اور بے بی سے دونوں سے بہت پیار کرتا ہوں۔
مگر اس کمینے سے بدلہ تو میں ضرور لوں گا جو سارے فساد کی جڑ ہے اس کا اشارہ اسد کی طرف تھا۔۔۔

دل نے پھر سے اپنے بھائی کی طرفداری کرنی چاہیے تھی مگر اسفند نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کے لبوں کو قید میں لے کر دل کی بولتی بند کر دی تھی۔

غم کے بادل چھٹ گئے تھے ساری غلط فہمیاں دور ہو چکی تھی۔اسفند اور دل دونوں کے دل پر سکون تھے۔۔دونوں ایک دوسرے کی محبت میں رنگے ہوئے ایک دوسرے پر محبت کی بارش کر رہے تھے۔

محبوب چاہے جتنی مرضی غلطیاں کر لے۔مگر جب وہ اپنی غلطی مان کر پاس آ جائے۔تو انسان کو ساری دنیا ہی خوبصورت لگنے لگتی ہے۔

جیسے اس وقت اسفند سب کچھ بول کر دل کو اپنی باہوں میں لیے ہوئے دل کی ساری غلطیاں معاف کر چکا تھا۔۔۔oooooooooo۔

اسد اٹھ جائیں پلیز آپ آفس سے لیٹ ہو جائیں گے۔مجھے تو اب یہ سمجھ نہیں آتا کہ آپ چاروں میں سے سب سے چھوٹا کون ہے۔ارحم اپنا عنایہ یا آپ۔۔آپ چاروں نے میرے ناک میں دم کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔

مسکان آج صبح صبح ہی کافی غصے کے موڈ میں تھی کیونکہ اسد کا اب یہ روز کا معمول ہو گیا تھا کہ مسکان دس دس آوازیں لگاتی تھی اور اسد اپنی یہاں سے ٹس سے مس بھی نہیں ہوتا تھا۔۔

مسکان نے اسد کے منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے غصے سے کہا۔اسد پلیز اٹھ جائیں رات کو آپ کو نیند نہیں آتی صبح آپ سے اٹھا نہیں جاتا۔۔اور آپ کی اولاد آپ سے الٹ ہے ان کو رات کو بھی نیند نہیں آتی اور صبح کو بھی نیند نہیں آتی۔۔۔

آج صبح صبح میری میری پیاری بیوی کیوں لوہے کے چنے چبا رہی ہیں اسد نے بازو سے کھینچ کر اسے بھی اپنے ساتھ بستر پر لٹا لیا تھا۔اسد پلیز اٹھ جائیں مت تنگ کیا کریں یار مسکان نے معصوم سا منہ بنا کر اسد سے ریکویسٹ کی تھی۔

خانم میں آپ کو کہاں تنگ کرتا ہوں تنگ تو آپ مجھے کرتی ہیں صبح صبح میری نیند کی دشمن بن کر میرے سر پر سوار ہو جاتی ہیں۔اسد نے مسکان کی کمبر میں ہاتھ ڈال کر اس سے اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

تو کیا آپ کو آفس نہیں جانا کیا۔۔آفس تو جانا ہے بلکہ میں تو لیٹ ہو گیا ہوں اسد نے سامنے لگی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔یار تھوڑا جلدی اٹھا دیا کرو میں آج پھر لیٹ ہو گیا ہوں۔

اسد جلدی سے بیٹھ سے نیچے اتر کر واش روم میں جاتے ہوئے سارا ملبہ بیچاری مسکان کے سر ڈال کر چلا تھا۔۔مسکان بیڈ پر بیٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

اسی لیے آپ کو صبح سے آوازیں دے رہی تھی مگر آپ کا تو بستر سے باہر نکلنے کو دل نہیں کرتا یہی اگر آپ آرام سے رات کو سو جایا کریں تو آپ کی نیند پوری ہو جائے اور آپ صبح جلدی اٹھ کر آفس ٹائم پر جا سکیں۔

وہ اونچی آواز میں بولی تھی آپ میرے ساتھ صرف دن والی باتیں کیا کریں کہ مجھے جلدی کیسے اٹھنا چاہیے بس وہ طریقہ مجھے بتایا کریں۔۔یہ رات والی تبلیغ مجھے مت دیا کریں مجھ پر ایسی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔۔

پورے دن کی تھکاوٹ ہوتی ہے جو میں نے رات کو آپ پر اتارنی ہوتی ہے تو اس میں ٹائم تو لگتا ہے نا۔اسد نے اتنی بے باکی سے یہ الفاظ بولے تھے کہ مسکان بیچاری روم روم بیٹھی ہوئی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر شرما گئی تھی۔۔

خانم مت شرمائے میں کون سا آپ کو دیکھ رہا ہوں اسد نے واش روم سے اندازہ لگا کر آواز دی تھی مسکان نے جلدی سے اپنے چہرے سے ہاتھ اٹھا کر ہٹا کر دیکھا تھا کہ کیا اسد اسے دیکھ رہا ہے۔۔

اللہ معاف کرے اسد میں تو آپ کی اس تکے مارنے والی عادت سے بڑی پریشان ہوں وہ بڑھاتی ہوئی اٹھ کر روم سے باہر کچن کی طرف چلی گئی تھی اسد کا ناشتہ بنانے کے لیے اسد واش روم میں کھڑا ہوا مسکرا رہا تھا۔

اسد نے مسکان کے شرمانے کا صرف اندازہ لگا کر تکے سے بولا تھا مگر اسد کے 99 تکے مسکان پر بالکل پرفیکٹ لگتے تھے جیسے اس وقت لگا تھا اسد کو پتہ تھا کہ مسکان اس کی اس بے باقی والے انداز سے ضرور شرما جائے گی۔۔۔۔اسد شاور لے کر روم میں آیا تو اس کے فون پر رنگ ہو رہی تھی

--

۔۔۔۔السلام علیکم زہے نصیب آج صبح صبح کیسے کمینے کو اپنے یار کی یاد آگئی ہے اسفند کا نام اپنے موبائل کی سکرین پر دیکھ کر اسد کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔زیادہ خوش فہمیاں مت پالا کرو خان یاد نہیں آئی بس یہ پوچھنے کے لیے فون کیا ہے کہ کمینے تجھے الٹے سیدھے مشورے دینے کے لیے تجھے میری معصوم سی بیوی ہی ملتی ہے۔

میں نے کب تیری بیوی کو الٹے سیدھے مشورے دیے ہیں میری تو کتنی دنوں سے دل سے نہ بات ہوئی ہے نہ ملاقات۔۔ صبح صبح کیا ستا نشہ کر کے فون کر رہے ہو اسد ٹاول سے اپنے سر کو پونچھتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے مرر کے سامنے کھڑا ہو کر فون سن رہا تھا۔۔۔۔

تم نے جو تین مہینے پہلے میری بیوی کا برین واش کیا تھا اس کا رزلٹ آج آیا ہے تو میں نے کہا صبح صبح فون کر کے بتا دوں۔۔پہلیاں مت بجھا سیدھا مدے کی بات بتا۔۔۔

۔۔میرے دماغ کا تمہیں اچھی طرح سے پتہ تھا کہ کوئی چیز جب میرے دماغ میں گھر کر جاتی ہے تو وہ اتنی آسانی سے نہیں نکلتی تو تجھے کیا ضرورت تھی دل کے دماغ میں شک کا بیج بونے کی۔۔

تمہاری اچھائی کے لیے سمجھائی ہوئی باتوں کا دل نے اس قدر غلط اصر لیا ہے
کہ وہ یہ سوچنے لگی تھی کہ میں اپنے ہی بیٹے سے نفرت کرتا ہوں۔

۔سوری یار میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا یار میں تو تم لوگوں کی دوریوں کو ختم
کرنا چاہتا تھا۔اسفند کی باتوں سے اسد شرمندہ سا ہو گیا تھا۔۔۔چل منہ
بند کر تیرے منہ سے یہ سوری جیسا لفظ اچھا نہیں لگتا۔۔ہاں میری بیوی کا
دماغ تو تم نے خراب کیا ہے اس کا بدلہ میں تیری بیوی کا دماغ خراب کر کے
لوں گا یہ سوری تو اپنے پاس رکھ اس کا اچار ڈال کے کل صبح ناشتے میں پراٹھے
کے ساتھ کھانا۔۔۔۔۔

اسفند کو اپنے یار کا یوں شرمندہ ہونا کہاں گوارا تھا اور اس کی محبتوں اور نیک
دلی پر وہ شک تو کبھی بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔اسے پتہ تھا کہ اسد کا دل کو

سمجھانے کا مقصد یہی تھا کہ۔۔ کہیں اس کی بہن کا رشتہ خراب نہ ہو۔۔ مگر وہ الگ بات تھی کہ دل کے دماغ نے کچھ اور ہی سمجھ لیا تھا۔۔۔۔۔

اور تجھے فون اس لیے کیا ہے کہ توبہ اور سلیم کی شادی فکس ہو گئی ہے آئی ہوپ کہ تجھے بھی پتہ ہو گا۔۔۔۔ہاں یار پتہ ہے مجھے کل آفس میں سلیم ملا تھا اور اس نے مجھے شادی پر انوائٹ کیا ہے۔۔

کیا ارادہ ہے پھر اسد نے اسفند کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔۔ہاں یار جانا تو پڑے گا مگر مسئلہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے فیملی کے ساتھ آئیں۔۔۔ گہری سوچ میں پڑتے ہوئے ی کہا تھا۔۔

میرے خیال سے ہمیں دل اور مسکان کو ساتھ میں لے کر جانا چاہیے کیونکہ آخر وہ ہماری ٹیم کا ایک بہت اہم حصہ ہے ان کی خوشی میں ہمیں شریک ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

اسفند نے اسد کو اگری کرنے کے لیے ہی فون کیا تھا کیونکہ اسد کو یوں اپنی فیملی کو کسی کی شادی میں لے کر جانا پسند نہیں تھا۔۔پسند تو اسفند کو بھی نہیں تھا مگر سلیم نے بہت ریکویسٹ کی تھی اسفند سے کہ وہ اپنی فیمیلیز کو لے کر آئیں۔۔

اسد کے مزاج سب بہت اچھی طرح سے واقف تھے۔ سلیم کو پتہ تھا کہ اسد اپنی فیملی کو لے کر نہیں آئے گا اس لیے۔اس لیے اس نے اسفند سے ریکویسٹ کی تھی کہ وہ اسد کو اپنے ساتھ لے کر آئے۔۔

سب کو یہ بات پتہ اچھی طرح سے پتہ تھی کہ اسد کو اگر کوئی منا سکتا ہے تو وہ اسفند شہریار ہے اگر اسفند کو کوئی منا سکتا ہے تو وہ اسد میر خان ہے ان دونوں کی دوستی کے چرچے پورے آفس میں تھے اور پورے انڈر مافیا میں مشہور تھے۔۔

ٹھیک ہے اگر تم جانے کے لیے تیار ہو تو میں بھی مسکان کے ساتھ آجاؤں گا۔ڈن کرنے کے بعد اسد نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

خانم کہا ہو روم میں آکر مجھے تیار کرو آفس کے لیے۔مسکان کیچن میں مریم کے ساتھ اسد کا ناشتہ تیار کروا رہی تھی تو اسد کا میسج آیا تھا مسکان پڑھ کے مسکرانے لگی تھی۔۔کیوں آپ بچے ہے خود تیار ہو جائے۔۔۔

خانم تیار تو میں خود ہو جاوں گا مگر جو تیار ہوتے وقت انرجی پوری کرنے کے لیے مجھے آپ کے ہونٹوں کی ضرورت پڑتی ہے اس کا میں کیا کروں گا ۔۔۔۔۔خانم مجھے پتہ ہے کہ میرے اس میسج کا جواب دینا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔۔۔۔

اس لیے روم میں آجائے مجھے دیر ہو رہی ہے۔مسکان جو اسد کا میسج پڑھ کے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے شرما کر ہنس رہی تھی اسد کا دوبارہ میسج آنے پر اپنے شرمائے ہوئے چہرے کو لے کر چھوٹی چھوٹے قدم بڑھاتی ہوئی روم کی طرف چل پڑی تھی۔۔

ــOOOOOOOOOOــ

آج توبہ اور سلیم کی شادی کا فنکشن تھا۔۔مسکان بہت خوش تھی کیونکہ اسد بہت ہی کم شادیاں اٹینڈ کرتا تھا اور مسکان کے ساتھ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اسد اتنے سالوں دبئی میں رہا۔مگر وہ سوچ اب بھی وہی ٹریڈیشنل

پٹھانوں جیسی ہی رکھتا تھا جسے اپنی بیوی کو یوں شادیوں میں لے جا کر نمائش کرنا بہت برا لگتا تھا۔۔۔۔

مگر مسکان بہت خوش تھی کہ آج وہ کسی کا شادی جارہی ہے۔ وہ توبہ اور سلیم کو زیادہ تو نہیں جانتی تھی مگر انجان بھی نہیں تھی کیونکہ اکثر گھر میں ان دونوں کا ذکر بھی ہوتا تھا اور دو چار دفعہ ملاقات کی ہوئی تھی۔۔۔۔

مسکان بلو کلر کا کلیوں والا لونگ فراک پہن کر کھڑی ہوئی تھی جس کے اوپر سلور کام تھا ساتھ میں میچنگ جولری اور پیروں میں خوبصورت میچین سینڈل پہن کر مرر کے سامنے اپنا ہیئر سٹائل بنارہی تھی میک اپ اس نے پہلے ہی کر لیا تھا۔۔۔۔

اسد نہا کر روم میں آیا تو مسکان فل تیار کھڑی ہوئی تھی۔اسد کی نظریں مسکان پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی تھی۔۔مسکان بہت خوبصورت لگ رہی ہے تیار ہو کر۔۔

مسکان اور نور ملی بہت لائٹ میک اپ کرتی تھی کیونکہ اسد کو لائٹ میک اپ پسند بھی تھا۔۔اسد کے کہنے کے مطابق زیادہ میک اپ سے اس کا چہرہ چھپ جاتا ہے جو اسے بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔

وہ چلتا ہوا مسکان کے قریب آکر رکا تھا اور اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔میری قاتل حسینہ اپنا میک اپ لائٹ کر و وہ مسکان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر دباؤ دیتا ہوا اسے خود کے قریب کر کے بولا۔۔

مگر اسد اتنا پیار اتو لگ رہا ہے میر امیک اپ مسکان نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا ۔کیونکہ آج اتنے دنوں کے بعد اس نے اپنی مرضی کا میک اپ کیا تھا۔۔اس لیے وہ میک اپ لائٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

میری جان میں نے کب کہا ہے کہ آپ خوبصورت نہیں لگ رہی۔ خوبصورت ہی تو لگ رہے ہیں تب ہی تو کہا ہے کہ ۔اپنا میک اپ لائٹ کریں میرے سوا میری بیوی کو اتنا سجا ہوا دیکھنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔۔

اور جتنی خوبصورت آپ اس وقت لگ رہے ہیں میرا تو شادی میں جانے کا دل ہی نہیں کر رہا اسد کی ٹون خراب ہوتے ہوئے دیکھ کر مسکان نے اسد سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔۔اسد پلیز کبھی تو سیریس ہو جایا کریں خان کی جان میں تو پوری طرح سے سیریس ہوں۔

میری جان اتنی خوبصورت دکھائی دوں گی تو کس کمبخت کا دل چاہے گا شادی میں جانے کا۔۔دفع کرو شادی کو ہم گھر میں رہ کر اپنی سہاگ رات مناتے ہیں۔۔آپ نے سہاگ رات کبھی نہیں مہائی منائی آپ کا تو یہ شوق کبھی پورا ہی نہیں ہو سکتا ہے۔۔

ہاہاہا وہ کہکا لگا کر ہنسا تھا خانم ویسے یہ بات بالکل سچ کہی ہے آپ نے۔۔ چلو اپنا موڈ مت خراب کرو میک اپ لائٹ کرو پھر چلتے ہیں۔۔

اسد اگر میک اپ لائٹ کروں گی تو میرا منہ خراب ہو جائے گا۔۔۔مسکان اگر اتنا ڈارک میک اپ کر کے جاؤ آپ میرے ساتھ چلو گی تو میرا موڈ خراب ہو جائے گا۔۔اسد پلیز۔۔۔مسکان بحث مت کرو چپ چاپ سے اپنا میک اپ لائٹ کرو کیونکہ مجھے نہیں پسند کہ میری بیوی کو اتنا سجا ہوا میرے سوا کوئی اور دیکھے۔۔اور اپنے سر پر حجاب لگا کر میرے ساتھ چلنا

وہاں پر بہت سارے لوگ ہوں گے مجھے نہیں پسند کہ کوئی آپ کو یوں بے پردہ دیکھے۔۔

آپ میرے نیچر سے بہت اچھی طرح سے واقف ہیں اس لیے آپ کی بحث مجھ سے بنتی ہی نہیں ہے اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔۔۔۔مسکان نے ایک منٹ سے بھی پہلے اپنا میک اپ لائٹ کر دیا تھا اور اب وہ حجاب لگا رہی تھی۔۔۔

۔00000000۔

دل جلدی سے تیار ہو جائیں میں سٹڈی روم میں ہوں مجھے کچھ کام ہے تو آپ کے تیار ہونے تک میں وہ کر لوں گا۔۔۔اسفند آپ کو تیار نہیں ہونا مجھے تیار

ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی آپ جلدی سے تیار ہو جائیں اس کے بعد میں ہو جاؤں گا۔۔اسفند کہتا ہوا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

جب سے آفس آیا تھا پتہ نہیں اس کا دل اتنا بے چین کیوں تھا۔وہ ایک عجیب سی گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا حالانکہ ارد گرد سب کچھ ٹھیک تھا گھر میں بھی وہ دل کو نارمل سوتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا گھر میں دل کے لیے اسفند نے دو دو نرسس رکھی ہوئی تھی۔۔

اسفند اپنے دو ضروری پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔اس لیے آفس آنا ضروری تھا ایک تو اب تک امجد کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ۔وہ کون سی بل میں گھسا ہوا ہے۔۔

اور جب تک اسفند اور اسد اس دھوکے باز کو پکڑ نہ لیتے انکو سکون کہاں ملنے والا تھا۔اور دوسرا ابھی تک انابیہ کے گنہگار بھی پکڑے نہیں گئے تھے۔۔

اس لیے یہ دونوں پروجیکٹ ہی اسد اور اسفند کے لیے بہت اہم تھے جن پر بہت تیزی سے سلیم توبہ کے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے۔اسد کی نگرانی میں یہ سارا کام بہت تیزی سے کی منزل کی طرف تھا۔۔۔
اسفند کو امید تھی کہ انشاءاللہ بہت جلد یہ لوگ گنہگاروں کی گردنوں تک پہنچ جائیں گے۔ مگر یہ بے وقت جو سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔اسفند کو اس کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کیا ہو رہا ہے۔۔

ہیلو ٹائیگر کن سوچوں میں گم ہو۔۔اسد اسفند کے روم کو نوک کیے بنا ہی آفس روم میں آیا تھا

کچھ خاص نہیں بس وہی ہمارا جو پروجیکٹ چل رہا ہے اسی پر کام کر رہا ۔۔اسفند بڑے تھکے سے انداز سے جواب دیا تھا۔۔اب تو پریشانی ختم ہونے

کو ہے انشاءاللہ دو تین دن کے اندر توبہ ہمیں ہیک کر کے امجد کا پتہ بتا دے گی۔۔اسد کو لگا کے اسفند کیس کی وجہ سے پریشان ہے۔۔۔

میری ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی توبہ سے بات ہوئی ہے اس لیے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔باقی اور سناؤ دل ٹھیک ہے۔۔اسد اپنی بہن کی خیر خبر پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں یار سب کچھ ٹھیک ہے دل بھی بالکل ٹھیک ہے مگر یار مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔مجھے کچھ اچھی فیلنگز نہیں آ رہی ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی خطرہ کوئی مصیبت بالکل ہمارے نزدیک ہے میں سمجھ نہیں پا رہا کہ سب کچھ نارمل ہونے کے باوجود میں ایسا فیل کیوں کر رہا ہوں۔۔

یار ایسا کچھ بھی نہیں ہے مجھے لگتا ہے کہ میری بہن نے تمہارے دماغ کو کافی ڈیمج کر دیا ہے چیزیں مار مار کر اس لیے تمارے دماغ میں الگ الگ طرح کے وسوسے آ رہے ہیں..

اور کچھ بھی نہیں اسد نے اسفند کی پریشانی کو ہوا میں اڑاتے ہوئے اس کا موڈ نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔اور ساتھ میں ہی کافی کی فرمائش کر دی اسد کو اسفند کے چہرے سے اس کی پریشانی نظر آ رہی تھی۔۔

اور اسد اسفند کو پریشان چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا تھا اس لیے وہ کافی پینے کے بہانے بہت دیر تک اسفند کے پاس بیٹھا رہا۔۔اسد کے بیٹھنے سے اسفند کا موڈ کافی حد تک بہتر ہو گیا تھا۔اس وقت وہ دونوں بیٹھے ہوئے اپنے دونوں کیس ڈسکس کر رہے تھے۔

اسد مسکان اس چھوٹی بچی کے ساتھ ایجسٹ ہو گئی ہے۔ایک دم سے اسفند کے دماغ میں مسکان کا خیال آیا تھا۔انابیہ کی بیٹی کو لے کر۔۔ہاں یار اللہ کا

شکر ہے مسکان نے اس بچی کو دل سے ایکسیپٹ کر لیا ہے اور وہ اس بچی کا بہت خیال رکھتی ہے بالکل اپنے بچوں کی طرح۔۔۔ یہ تو گڈ پھر گڈ ہو گیا اسفند نے مسکان کا اس بچی کو ایکسیپٹ کرنا سراہا تھا۔

اور مسکان کیسی ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔ ہاں ماشاءاللہ بالکل ٹھیک ہے اسد نے بہت خوش دلی سے بتایا تھا کہ مسکان اب ٹھیک ہے۔۔
اور وہ دونوں شہزادہ اور شہزادی ارحم اور عنایہ کیسے ہیں وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔۔ مگر اپنے ماموں اور پپو کو بہت مس کرتے ہیں۔۔ جناب ذرا چکر لگا لو ہماری طرف آپ کی بہن خوش ہو جائیں گی۔ اور آپ کے بھانجا اور بھانجی بھی۔۔

ہاں یار انشاءاللہ میں کل صبح تمہاری طرف چکر لگاؤں گا کیونکہ دل بھی دو دن سے بہت ضد کر رہی ہے بچوں سے ملنے کی تو میں آفس میں آتے ہوئے

اس کو چھوڑتا آؤں گا۔۔اور آفس کے بعد میں بھی بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزار لوں گا۔۔

موسٹ ویلکم ویٹ کریں گے ہم لوگ۔۔اسد اسفند کے آنے کا سن کر کافی خوش تھا۔۔اور سناؤ میری بہن تمہاری خاطر تواضہ اچھی کرتی ہے۔اسفند اپنی شرارتی موڑ میں آرہا تھا۔۔

تم تو اپنا منہ بند ہی رکھا کرو اپنی بہن کی چھوڑو پہلے میری بہن کی بتاؤ کہ وہ تمہاری خاطر تواضع اچھی طرح سے کرتی ہے۔۔اچھے پھنسے ہو اسفند شہریار ساری دنیا کو انگلیوں پر نچانے والا سب کو اپنی دھاڑ سے چپ کروانے والا میری بہن کے ہتھے چڑھ کر کیسا بھیگی بلی بنا رہتا ہے۔۔

تو یار تم نے مجھے بہن تھوڑی دی ہے وہ تو قسم سے کسی گینگسٹر کی بچی لگتی ہے مجھے تو۔اسفند کو کوئی شرمندگی نہیں تھی کہ اسد اسے کیا بول رہا ہے۔اسفند شہریار دل بہت خوش قسمت ہے کہ اسے اسفند شہریار ملا ہے۔۔

میں تو خدا کا جتنا بھی شکرادا کروں کم ہے کہ میری اکلوتی بہن کی قسمت میں میرے رب نے اسفند شہریار کو لکھا۔۔

تم سے بہتر ہم سفر میری بہن کو کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔چپ کر پگلے رلائے گا۔۔اسد نے مذاق سے کہا تھا۔۔یار اتنی تعریفیں مت کیا کر تیرے منہ میں جچتی نہیں ہے۔۔ہاں تیری شکل ہی تعریف کے لائق ہی نہیں ہے تو جب تعریف کروں گا تو جچے گی کیسے۔۔

دونوں شروع ہو گئے تھے ایک دوسرے کو مزاق میں تنز مارنا۔ ویسے خوش قسمت تو میری بہن بھی ہے۔ جسے اسد خان ملا ہے غیرت والا اور ہمت والا۔ ویسے تو بھی میری تعریف مت کیا کرو قسم سے مصنوعی لگنے لگتی ہے۔۔ اسد کہاں پیچھے رہنے والا تھا اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہا تھا تھا۔ دونوں کافی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں اور بحث کرتے رہے اتنے دنوں کے بعد وہ ایک ساتھ بیٹھ کر کافی اچھا محسوس کر رہے تھے۔۔

ان کی گپیں تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی مگر آفس میں کام بہت تھا اس لیے

مجبورن دونوں کو اپنے اپنے کام پر واپس لگنا پڑا اسد اٹھ کر اپنے کیبن میں جا چکا تھا اور اسفند لیپ ٹاپ کھول کر اس پر اپنا پروجیکٹ بنانے لگا۔۔۔

ooooo

اسد۔ ہمم۔ آپ نے مجھے اینیورسری پر گفٹ کیوں نہیں دیا۔ دوں گا اسد کی جان مسکان اسد کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی۔ کب دینگے مجھ سے تو فورن سے بھی پہلے اپنا گفٹ آپ نے وصول کر لیا تھا۔ وہ اسد کی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ پیار سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بولی تھی۔ خان کی جان جیسا گفٹ مجھے چاہیئے تھا اگر ویسا ہی گفٹ آپکو بھی مجھ سے چاہیے تو میں ابھی دے دیتا ہوں۔ اسد کر جو سیدھا لیٹا ہوا تھا اور مسکان اسد کے سینے پر سر رکھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی اب اسد کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا تھا۔ ن نہی مجھے یہ والا گفٹ نہیں چاہیے۔ مسکان اسد کو اپنے منہ پر جھکتا ہوا دیکھ کر مسکان شرما کر آنکیں بند کر کے بولی۔۔

ہاہاہا کیوں اس گفٹ سے ڈر لگتا میری خانم کو اسد

قہکا لگا کر ہنستے ہوئے بولا۔ چلو خانم کیا یاد کرو گی آپ کو آپ کی پسند کا گفٹ دے دوں گا۔ یہ والا گفٹ میری طرف سے بونس سمجھ کر رکھ لینا۔

اسد نے مسکان کے منہ کو اپنی مضبوط ہتھیلیوں میں لے کر اس کے نیچرل پنک ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔اسد پلیز اس وقت نہیں مجھے آپ سے باتیں کرنی ہے۔مسکان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

اسد کی جان آپ بولو میں سن رہا ہوں۔مگر پلیز بونس لینے سے منع مت کرو پرنسس ورنہ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔اسد مسکراتے ہوئے مسکان کے ہاتھ کو اس سے کی چہرے سے ہٹا رہا تھا۔

اسد مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا اور اس کی نازک سے ہونٹوں کو اپنے دل کش ہونٹوں کی قید میں لے گیا۔مسکان نے اسد کے کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے زور سے پکڑ رکھا تھا۔

۔اسد مسکان کے لبوں سے بڑی محبت کے سے نمی جوس کر پیچھے ہٹا۔

پرنسس۔جی

میرا دل کیوں نہیں بھرتا آپ کو پیار کر کے میں جتنا آپ کو پیار کرتا ہوں جتنا آپ کے قریب جاتا ہوں میرا دل اس سے زیادہ کی تمنا کرتا ہے۔اور آپ کا یہ شرمانا تو میرے دل پر وار کرتا ہے۔

میری زندگی میں آنے کا شکریہ پرنسس اسد نے مسکان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔اور آپ کا سرپرائز گفٹ آپ کو صبح مل جائے گا۔گفٹ کیا ہے مسکان نے بڑے تجسس سے پوچھا۔

میری خانم کو کیا چاہیے۔اسد آپ بتائیں کہ آپ نے میرے کیا گفٹ لیا ہے ۔اسد کی جان سرپرائز بتایا نہیں جاتا۔چلو ٹھیک ہے پھر مجھے اچھا سا گفٹ چاہیے۔آپ کہیں تو گفٹ میں آپ کو اپنا دل نکال کر دے دوں۔اسد نے پیار سے مسکان کے گال پر دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا۔

اللہ نہ کرے اسد کیسی باتیں کرتے ہے آپ مسکان نے اپنا ہاتھ اسد کے منہ پر رکھ کر اسے روکھا تھا۔اللہ آپ لمبی زندگی اور صحت دے آپ کا سایہ ہمیشہ میرے سر پر سلامت رہے خدا آپ کو میری عمر بھی لگا دے۔

اور اس عمر کا میں کیا کروں گا جس میں میری خانم نہ ہو پرنسس آپ کے بنا جینے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔میری اپنے رب سے دعا ہے جب تک جیوں اپکے کے ساتھ جیوا اور جب سانسیں رکے تب بھی آپ کے ساتھ ہی رکے۔اسد مسکان کے چہرے پر اپنی دلکش لبوں کے لمس چھوٹ رہا تھا۔

اسد کی محبت بھرے لمسوں سے مسکان کے جسم پورے وجود میں بجلی سی دوڑ رہی تھی۔اسد کو بے لگام ہوتے ہوئے دیکھ کر اس کان کو خیال آیا کہ اسے ابھی بچوں کے روم میں جانا تھا۔

اسد مجھے ابھی بچوں کے روم میں چکر لگانا ہے۔ ششش اس وقت کچھ مت بھولیے گا آپ کے کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میرے محبت کے لمحوں میں رکھاوٹ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔

اس وقت اپنٹ صرف اسد خان کی بیوی ہے اور آپ پر ہے کہ آپ میرے دل کو اپنی محبت سے سکون دیجیے۔۔

اور اپنی ماں ہونے کا فرئضہ بعد میں آرام سے انجام دے لینا۔ وہ کہتا ہوا مسکان کی بیوٹی بون کو چوم رہا تھا۔ مسکان ہمیشہ کی طرح اسد کی محبت کی تپش میں پگھلنے لگی تھی۔۔

مسکان اسد کے زرا سے سرد لہجے سے ہی خاموش ہو گئی تھی۔ اسد کو مسکان کی یہ تھا بہت پیاری لگتی تھی جب وہ بنا بحث کیے فوراً چپ ہو جاتی تھی۔ اسد

مسکان کے وجود پر اسد اپنی منمانی کر رہا تھا اسد کا ایک ہاتھ مسکان کی قمیض کے گلے پر لگے ہوئے بٹنوں پر اپنا کام کر رہا تھا۔ اسد پلیز۔ اسد کی جان آپ کا مصلہ کیا ہے۔ مسکان نے اپنی قمیض کے گلے اپنی مٹھیوں میں بڑی مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

لائٹ جل رہی ہے وہ شرماتے ہوئے اسد کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی اس کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔ آپ کو پتہ ہے کہ آپ میرے تین تین بچوں کی ماں ہے۔ مگر آپ کی شرم و حیا ہے کہ وہ نہ کم ہوئی تھی ہو گی۔ اسد نے مسکان کے شرمائیں ہوئے چہرے کو بڑی محبت سے اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

پلیز لائٹ بند کر دے۔ نہیں ہو سکتی کیونکہ مجھے اپنی خانم کو شرماتے ہوئے دیکھنا ہے۔ وہ اپنے دل کش لبوں سے مسکرا رہا تھا۔ مسکان کے ہاتھوں کو بڑی

نرمی سے پکڑ کر اس کے سر کی طرف پن کر دیا۔ایک ایک کر کے مسکان قمیض کے سارے بٹن کھول چکا تھا۔

اور وہاں پر اپنے سلگتے ہوئے لبوں کو رکھ کر سکون دے رہا تھا۔۔مسکان سانسیں تیز ہونے لگی تھی گلہ خشک ہو گیا۔وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ کو زمین پر پھینکتے ہوئے۔مسکان کے پیٹ سے شرٹ ہٹا وہاں پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔مسکان سسکاریاں بھرنے لگی۔

اب وہ مسکان کے کی قمر پر پڑنے والے بل کو چوم رہا تھا مسکان خود میں ہی سمٹتی جا رہی تھی۔

کمرہ فل روشن تھا۔مسکان نے شرم سے اپنی

آنکھوں کو بند کر رکھا تھا۔اسد اور مسکان کی شادی کو تین سال گزر چکے تھے ،مگر اسد کے پیار کرنے کا انداز آج بھی پہلے دن جیسا ہی تھا۔

اسد جس جنون کے ساتھ اپنی محبت مسکان پر نچھاور کرتا تھا اس کا انداز دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے آج ان دونوں کی قربت کی پہلی رات ہے۔

اور مسکان کی آنکھوں میں آج بھی اتنی ہی جھجک اور شرم و حیا تھی جتنی وہ پہلے دن اسد کو دیکھ کر شرماتی تھی۔اور صد ہمیشہ کی طرح مسکان کی جھکی ہوئی پلکوں اور شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بہک جاتا تھا۔

اسد اور مسکان بے شک ایک پرفیکٹ جوڑی تھی اور بے مثال تھی ان دونوں کے محبت۔اسد کی بے باکیاں بڑھتی جارہی تھی۔اور شرم سے مسکان کے پورے جسم میں کپکپی طاری تھی۔

اسد پلیز لائٹ بند کر دیں مسکان کی آواز اور لہجہ اسد کی محبت میں چور تھا۔

کیوں کر دوں لائٹ بند میری خود کی بیوی ہے میرے ساتھ اس لیے مجھے تو

شرم نہیں آ رہی۔خانم آپ کو آ رہی ہے اس کا میں کچھ کر نہیں سکتا۔۔ہمیشہ ہی لائٹیں بند کروا دیتی ہو۔

مجھے تو آج اپنی خوبصورت خانم کو دیکھنا ہے اس لیے مجھ سے ایسی مت رکھیے کہ میں لائٹ اوف کروں گا۔اسد پلیز۔۔مسکان پلیز۔اسد نے مسکان کی نقل اتار کر ہنستے ہوئے کہا تھا آپ کو اس وقت سوائے اسد پلیز کہ اور کوئی جملہ کیوں نہیں سوچتا پرنسس۔

اسد مسکان کی حالت سے محظوظ ہو کر ہنس رہا تھا۔مسکان کو شرم سے لال ہوتے تھے دیکھ کر اسد کو ہنسی آ رہی تھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ میرے تین بچوں کی ماں ہیں اپنی حالت دیکھو خانم آپ کے گال لال ٹماٹر کے جیسے ہو رہے ہیں، شرم سے ویسے ایک بات ہے میرے پاس آتے ہی آپ کا نیچرل میک اپ ہو جاتا ہے آپ کو میرا اتھینک یو کرنا چاہیے۔۔

اسد مسکان کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے اپنے لبوں سے مسکان گال کو بڑی محبت سے چوم کر ہنستے ہوئے بول رہا تھا، جب کہ مسکان نے اپنی آنکھیں شرم سے بند کی ہوئی تھی۔

آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھوں کب تک

آپ مجھ سے شرماتی رہا کروں گی۔

آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا اسد پلیز مت تنگ کیا کریں۔ تین بچے ہونے سے کیا ہوتا ہے بندہ بے شرم تھوڑی ہو جاتا ہے۔

آپ کا کیا ہے آپ تو پہلے دن سے بڑے بے شرم تھے۔ چلو جان ہم پہلے دن سے بے شرم ہے تھوڑی سی بے شرمی تو اب آپ کو بھی دکھانی چاہیے۔

تین بچوں کے بعد کم سے کم ہمارے اس خوبصورت لمحے میں ایک بار میری طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھ تو لو۔ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا آلائٹ بند کریں پلیز

۔

آج تو کسی صورت لائٹ بند ہونے والی نہیں ہے اسد نے مسکان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے ہلکا سا دبا دیا تھا۔ اسد کی اس حرکت سے مسکان کے پورے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی تھی۔۔

اسد اگر آپ نے لائٹ بند نہیں کی تو کل سے میں آپ کے ساتھ روم میں سوؤں گی ہی میں جا کر بچوں کے روم میں سویا کروں گی۔مسکان نے اپنی طرف سے ایک بہت بڑی دھمکی اسد کو دی تھی۔جس کا اسد پر تو خاک بھی اثر نہیں ہوا تھا۔

تو کوئی بات نہیں میں بچوں کے روم سے آپ کو اٹھا کر لے آیا کروں گا۔ ماچس کی ڈبیا جتنا وزن ہے آپ کا۔مجھے تو ایسا لگے گا کہ چلو میری تھوڑی ورزشی ہو گئی ہے۔

تین تین بچوں کے باپ بن گئے ہیں اور شادی کو تین سال گزر ہو گئے ہیں ۔مگر شوق ایسے ہیں جیسے ابھی آپ کی شادی کو ایک دن یہ گزرا ہو۔

ابھی تو تین بچے ہوئے ہیں خانم اگر بچے دس بھی ہو جائیں اور شادی کو 10 سال بھی گزر جائیں گے تو اسد خان ایسا ہی رہے گا۔نہ تو محبت کم ہو سکتی ہے ۔اور نہ ہی آپ کے وجود سے سکون پانے کا میرا جنون۔

میں جب جب آپ کے پاس آتا ہوں میری طلب اور بڑھتی جاتی ہے۔آپ کو پتہ ہے جب تک آپ مجھے سکون نہیں دیتی اور مجھے اپنا آپ ادھورا لگتا ہے۔

وہ باتیں کرتے ہو مسلسل اپنے لبوں کے لمس مسکان کے وجود پر چھوڑ رہا تھا

۔

مسکان میں اب بولنے کی بھی ہمت باقی نہیں تھی کیونکہ وہ اسد خان تھا جو کہتا تھا اس نے وہ کرنا ہوتا تھا۔

اس لیے مسکان کو اندازہ تھا کہ اس کی مزحمتیں بیکار ہیں اگر اسد نے کہا ہے کہ روم میں لائٹ جلے گی تو چلے گی۔اس لیے وہ ہار مان کر چھپ کر گئی تھی۔

اسد کو مسکان کی حالت دیکھ کر اس پر تھوڑا سا ترس آ گیا تھا اور اس نے پاؤں سے کمبل کو کھینچتے ہوئے مسکان کو کور کر کے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

مسکان نے تھوڑا شکر کا کلمہ پڑھا چلو اس بندے کو خود سے مجھ پر تھوڑا ترس تو آیا۔رات پڑھنے لگی تھی چاندنی رات اسد اور مسکان کی ایک اور خوبصورت ی رات بھی جڑنے جا رہی تھی۔

اور پوری شدت کے ساتھ اسد مسکان کو اپنی قربتوں سے توڑتا ہوا اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا۔ بے شک اسد کی قربتیں بہت جان لیوا ہوتی تھی۔

مگر جس محبت کے ساتھ اسد مسکان پر اپنی محبت کا عکس چھوڑتا تھا۔

مسکان ٹوٹ کر بھی خود پر سکون ہی محسوس کرتی تھی۔ اسد کی قربتوں سے ٹوٹ کر مسکان اسد کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی۔

اور اسد ہمیشہ کی طرح اپنے اس خوبصورت لمحے کو بڑے دلچسپ انداز سے دیکھ رہا تھا۔ اسد مسکان کی پیشانی سے اپنی انگلی سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوم کر آہستہ سے بولا آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف۔۔

پتہ نہیں کتنی دیر وہ اپنے اس خوبصورت لمحے کو دیکھتا رہا جب اس کی خانم اس کی قربتوں سے ٹوٹ کر اس کے سینے میں سر چھپائے ہوئے بے فکری کی نیند سو رہی تھی۔۔

اسد نے مسکان کی کمر کے گرد اپنی دونوں ہاتھوں سے اپنی باہوں کا حسار بنا رکھا تھا۔

اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے اسد خود بھی نیند کی وادیوں میں کھونے لگا ۔دونوں کی زندگی کی ایک اور خوبصورت رات اپنے اختتام کی طرف جا رہی تھی۔ایک نئ صبح ویلکم کے لیے تیار تھی۔

oooooooooooooooo

دل جان کدھر ہو جلدی چلو مسکان اور اسد ہمارا ویٹ کر رہے ہیں۔آ رہی ہوں بس پانچ منٹ دل آپ کے پانچ منٹ پچھلے دو گھنٹے سے چل رہے ہیں اب اگر پانچ منٹ میں آپ باہر نہیں آئی تو میں آپ کو چھوڑ کر آفس چلا جاؤں گا۔

اسفند کب سے لانچ میں بیٹھا ہوا دل کا انتظار کر رہا تھا مگر دل بڑے آرام سے تیار ہو رہی تھی، جا کر دکھائیں مجھے چھوڑ کر آئے۔

دل کو اسفند کی طرف سے جتنی محبت اور پیار ملتا تھا دل پر اسفند کی اس چھوٹی سی دھمکی کا خاک اثر ہونا تھا۔

دل میں سچ میں چلا جاؤں گا وہ ہنستے ہوئے بولا دل ٹپ ٹپ کرتی ہوئی اسفند کے پاس آکر اپنے کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

اور اپنی آنکھوں کو گول کر کے اسفند کو گھور رہی تھی اس کی چوٹی سی ناک اس نے سنگوڑ کر اور بھی چھوٹی کر رکھی تھی۔

وہ بلیک کلر کی فراک پہن کر بالوں کی ہائی پونی کر کے لائٹ سا میک اپ کیے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

کیا کہا آپ نے مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے جا کر دکھائیں پھر۔ اسد اسے تنگ کر رہا تھا ٹھیک ہے اگر آپ کہتی ہیں تو میں چلا جاتا ہوں،

وہ اٹھ کر باہر کی طرف جانے لگا دل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ مگر دل اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی تھی۔

جسکی وجہ سے اس کا پاؤں پھسل گیا اسفند نے بروقت دل کے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا کر گرنے سے تو لیا بچا لیا۔ مگر اسفند کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ خدانخواستہ اگر دل گر جاتی تو کتنا بڑا حادثہ پیش آسکتا تھا۔

اسفند کو خود پر ایک دم سے اتنا غصہ آیا کہ کیوں وہ دل کو اس طرح کی بچکانا حرکتوں پر اکساتا ہے کیونکہ اسفند نے دل کو بچوں کی طرح رکھا ہوا تھا۔ وہ دل سے کوئی امید بھی نہیں رکھتا تھا۔ کہ دل میں مچور ہو کر خود کو سنبھالے۔ حالانکہ دل اس وقت 21 سال کی ہو چکی تھی

مگراسفند کی نظر میں دل کی عمر اب بھی بہت کم تھی وہ اسے بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا دل اسفند سے 12 سال چھوٹی تھی۔اس کا کوئی شوق بھی نہیں تھا کہ دل بڑی ہو یا میچور ہو کر اس کا خیال رکھیں۔

وہ خود بھی دل کو بچا ہی دیکھنا چاہتا تھا اور اس کی بچوں والی حرکتوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہتا تھا وہ دل کی ہر طرح سے خود ہی کیئر کرتا تھا۔

وہ ساری توقعات خود سے ہی رکھتا تھا کہ اسے دل کو سنبھالنا ہے اسفند نے دل کو اپنے ہاتھ کا نازک سا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا۔ہر طرف سے اسے خود ہی کور کرتا۔کہ کہیں اس کے ہاتھ کا یہ چھالا دکھ نہ جائے یا اسے کوئی ضرب نہ لگ جائے۔

پانچ سیکنڈ گزر چکے تھے مگر اسفند اس کو اب بھی اپنے ساتھ لگا کر اپنی باہوں کے حصار میں لیے ہوئے کھڑا تھا۔ گھبراہٹ سے اسفند کا دل سو کی سپیڈ بھی کراس کر گیا۔

اسفند میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں دل نے اسفند کے گھبرائے ہوئے چہرے دونوں طرف اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

اللہ آپ کو ہمیشہ ٹھیک رکھے دل پلیز اس طرح سے اچھل کود مت کیا کریں میری جان نکل جاتی ہے ایک تو پہلے ہی میرے دل میں اتنے دنوں سے آپ کو لے کر عجیب سی بے چینی اور گھبراہٹ ہے اور ایسی حرکت کر کے آپ میرے ڈر کو اور دگنا کر دیتی ہو۔ اسفند نے دل کے ماتھے کو محبت سے چوم کر اپنا ڈر سنایا۔

سوری دل نے بچوں جیسا منہ بنا کر سوری کی تھی سوری کی تھی۔ سوری کی ضرورت نہیں ہے میری جان بس آپ اپنا خیال رکھا کریں آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔

میں تو بس آپ کو مذاق کر رہا تھا اسفند کو تو آپ کے بنا سانس نہیں آتی چھوڑ کے کیا میں آپ کو خاک جاؤں گا۔

اب آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں دل نے اپنا معصوم سے منہ کو بھلا کر کہا۔۔اتنی جرات ہے مجھ میں کہ میں اپنی دل کو ڈانٹ سکوں اس کی پھولی ہوئی گالوں کو جھک کر چومتے ہوئے بولا۔

بس اٹپ کو سمجھا رہا ہوں۔۔مجھے مت سمجھایا کریں میں کوئی بچی تھوڑی ہوں جو آپ مجھے ہر وقت سمجھاتے رہتے ہو نہیں جناب آپ بچی نہیں ہو۔

آپ تو دادی م اماں ہیں اب اگر آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہو تو ہم چلیں مسکان اور اسد ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔جی چلیں اسفند دل کی کمر کو بیک سائیڈ سے ہاتھ رکھ کر سپورٹ دیتے ہوئے اسے گاڑی تک لے کر آیا

اور گاڑی کا ڈور کھول کر بڑی احتیاط سے دل کو گاڑی کے اندر بٹھایا تھا دل کی ڈلیوری کسی بھی وقت ہو سکتی تھی۔اس لیے اسفند دل کے لیے بہت پوزیف تھا۔

بچے سے کہیں زیادہ فکر اسے دل کی تھی دل کی ضدی تھی کہ اسے بچہ چاہیے اور اسفند کے پاپا کی ضد تھی کہ انہیں پوتا چاہیے۔

مگر اسفند کو تو صرف اپنے دل چاہیے تھی اسے تو دل سے آگے نہ کچھ تو دکھائی دیتا رہا تھا۔

اور نہ سنائی دیتا تھا۔دل بہت دنوں سے ضد کر رہی تھی کہ وہ مسکان اور اسد کے بچوں کے ساتھ ٹائم سپین کرنا چاہتی ہے۔

اور کل آفس میں اسد نے بھی کہا تھا کہ مسکان اپنے بھائی کو اور بھابھی کو بہت یاد کرتی ہے اس لیے آج اسفند دل کو آفس جاتے ہوئے چھوڑ کر جانا چاہتا تھا۔

اور واپسی پر رات کا ڈنر کر کے اپنی بہن کے ساتھ اور بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے بعد واپس انٹے کا ارادہ رکھتا تھا۔

oooooooooooo

اسد یہ کتنا خوبصورت ہے کس کا گھر ہے یہ اسد مسکان کو دکھانے کے لیے ایک گھر لے کر آیا تھا۔

جو بہت خوبصورت اور بہت بڑا تھا۔ دیکھنے میں کوئی محل لگ رہا تھا۔

گھر کے اندر چھ خوبصورت اور بڑے کمرے تھے بے حد خوبصورت لاؤنج سب روم روم کے باہر خوبصورت بالکونیا اور بے حد خوبصورت اور یونیک کچن۔

باہر بہت بڑا اور خوبصورت گارڈن جہاں پر طرح طرح کے پودے اور پھول بے حد خوبصورت نظارہ پیش کر رہے تھے۔

مسکان بہت خوش ہو کر پورا گھر دیکھ رہی تھی پورا گھر یونیک فرنیچر سے آراستہ تھا۔اسد بتائیں نا کس کا گھر ہے۔

میری پرنسس کا اسد مسکان کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کے پیٹ پر اپنے بازوں کا حصار باندھے ہوئے مسکان کے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا۔

سچ میں یہ ہمارا گھر ہے مسکان کی انکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی آپ کا خان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔سچ میں یہ میری پرنسس کا گھر ہے اب بتائیں آپ کو آپ کا اینیورسری کا سرپرائز گفٹ کیسا لگا۔

بہت بہت بہت زیادہ اچھا لگا بہت ہی خوبصورت گفٹ ہے یہ تو ۔۔مسکان خوشی سے اپنی باہیں اسد کی کمر میں ڈال کر اس کے سینے سے لگ گئی۔یہ جتنا بھی خوبصورت ہے مگر میری پرنسس کی اس خوشی والی سمائل سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے وہ مسکان کی خوشی دیکھ کر بولا۔

اسد۔۔بولو خان کی جان آئی لو مسکان نے شادی کے تین سال بعد آج اسد کے کان میں آئی لو یو کہہ کر خود ہی شرم سے اسد کے سینے میں اپنا سر چھپالیا تھا۔

آئی لو یو ٹو تھری فور فائیو سکس سیون ایٹ نائن ٹین خانم۔اسد کہتے ہوئے اس کے ماتھے کو جھوم کر قہقہ کر لگا ہنساں تھا۔مسکان نے جتنی شرم کے ساتھ آئی لو یو کہہ کر اپنا منہ چھپایا تھا اسد کو اس کی شرم پر ٹوٹ کر پیارا تھا۔۔

میری شرمیلی خانم تین بچوں کے بعد آپ نے اتنی شرم و حیا کے ساتھ بادب ہو کر مجھے آئی لو یو کہا ہے۔

آپ نے ہم پر احسان کیا ہے۔آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔مسکان نے گندا سا منہ بنا کر بولا نہیں۔اسد خان کی جان میں آپ کا مذاق کیوں اڑائے گا بس آپ نے ہمیں آئی لو یو بول دیا ہمارے لیے تو یہ کافی ہے۔

ویسے بھی آپ اپنی شرم کو جاری رکھا کریں بے باقیوں کے لیے آپ کا خان ہے نا وہ آنکھ کو دباتے ہوئے کھلکھلا کر ہنسا تھا۔

پورے گھر کے اندر اسد کا دلکش کہہ گونج اٹھا تھا۔

چلیں آپ کو ہمارا بیڈ روم دکھاتا ہوں اسد مسکان کے ہاتھ کو پکڑ کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگا تھا مگر کچھ سوچنے کے بعد وہ نیچے جھکا اور مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

اسد میں چل کر جاسکتی ہوں مگر مجھے اپنے نئے بیڈ روم میں اپنی دلہن کو اپنی باہوں میں اٹھا لے کر جانا ہے اسد اپنے دلکش لبوں سے مسکراتا ہوا مسکان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

سیڑھیوں کا راستہ کراس کرتے ہوئے اسد مسکان کو لے کر اپنے روم میں آگیا۔

روم بہت بڑا بے حد خوبصورت تھا روم کا فرنیچر بہت ہی نفیس اور مہنگا تھا اور پردوں سے لے کر کارپیٹ تک ہر چیز اسد کی اعلیٰ چوائس کی گواہی دے رہے تھے۔

بیڈ کے اوپر بہت ہی خوبصورت بیڈ شیٹ پر ریڈ گلاب کے پھولوں سے ویلکم مائی پرنسس لکھا ہوا تھا۔ مسکان کمرے کو بہت خوشی سے چمکتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اور اسد اس کے کاندھے پر سر ٹکائے ہوئے اس کی پیٹ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا اسد ہمارا روم بہت خوبصورت ہے مسکان کو روم سچ میں بہت پسند آیا تھا۔

اگر آپ کو روم بہت پسند آیا ہے تو پھر مجھے بھی بطور انعام کچھ دیجئے۔ مسکان کو اسد کی بات اچھے سے سمجھ آرہی تھی کہ وہ ٹھرکی اس وقت کس چاہتا ہے۔

آپ گھر چلے میں اٹپ کو اپنے ہاتھوں سے اچھا سا کچھ بنا کر کھلاؤں گی۔بطور انعام کوئی بھی جان بوجھ کر اسد کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بات کر رخ دوسری طرف کر کے بولی۔۔

اسد مسکرایا تھا اس کی چالاسے بات بدلنے پر

خانم اپنے خان سے چلاکیاں مت کیا کریں۔آپ کو اچھی طرح سے پتا ہے ۔کہ مجھے اس وقت کیا چاہیے۔

تو پھر جان بوجھ کر اپنے خان کا امتحان مت لیا کیجئے آپ آرام سے ہماری مانگیں پوری کر دیا کریں ورنہ پھر ہم زبردستی بھی اپنی مانگے پوری کر سکتے ہیں۔

وہ مسکان کے لبوں پر جھکا اور اس کی نمی کو چوستے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے اور بھی قریب کر گیا۔

کس کرنے کے بعد اسد اپنا منہ پیچھے کر کے مسکرایا اور بولا یہ میں نے اپنے روم میں آج اپنی کس کا پہلا افتتاع کر دیا ہے۔

مسکان نے ہنستے ہوئے شرما کر نظریں جھکالی چلیں اب ہم گھر چلتے ہیں۔ دل اور اسفند پہنچتے ہوں گے اور اب ہمیں بہت جلد اس گھر میں شفٹ ہو جانا ہے

۔

آپ چل کر اپنی تیاری کریں مسکان نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔ وہ بہت خوش تھی اپنے نئے گھر آنے کا سن کر۔۔

اسد جس طرح سے اسے سیڑھیوں سے اٹھا کر لایا تھا اسی طرح سے اٹھا کر اسے سیڑھیوں سے نیچے لے کر گیا۔ مسکان اس وقت خود کو دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی مان رہی تھی۔ جسے اتنا خوبصورت اور پیار کرنے والا شوہر ملا تھا۔ جو اسے پلکوں پر بٹھائے ہوئے رکھتا تھا

۔اسفند بھائی آپ رکیں گے نہیں۔اسفند دل کو چھوڑ ○○○○○○○○○○○○○ کر مسکان اور بچوں سے ملنے کے بعد اسد کے ساتھ آفس کے لیے نکل رہا تھا۔

نہیں بیٹا میں اور اسد آپ کو شام کو جوائن کرتے ہیں اس وقت ہم دونوں نے آفس جانا ہے آپ اور بچہ پارٹی انجوائے کرو۔

مسکان بیٹا پلیز ریکویسٹ ہے آپ دل کا بہت خیال رکھنا دل جو سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی بچوں سے پیار کر کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی اسے دیکھ کر اسفند بول رہا تھا۔

ویسے تو میں دل کی نرس کو اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں۔ مگر پھر بھی پلیز بیٹا آپ ذرا دل پر نظر رکھیے گا۔۔

کیونکہ دل اپنے بچپنے میں کچھ بھی کر جاتی ہے بھائی آپ بے فکر رہیں میں دل کا پورا خیال رکھوں گی تھینک یو سوچ اسفند مسکان کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔اسد اور مسکان گیٹ پر کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

اسفند ان کو مصروف دیکھ کر واپس دل کے پاس صوفے پر اس کے پاس ہی بیٹھ کر اسے سمجھا رہا تھا دل آپ نے اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔
میری جان نے بچوں کے ساتھ اچھل کود نہیں کرنی آپ بچوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ کر کھیلیں گے۔

آپ پھر سے مجھے سمجھانے لگ گئے ہیں میں کوئی بچی ہوں دل نے برا سا منہ بنا کر کہا آپ میری نظر میں بچی ہی ہیں۔
میں آپ کی حرکتیں دیکھ رہا تھا دور کھڑا ہوا۔

پلیز دل آپ آرام سے بیٹھیں گی میں آپ کو بچوں سے کھیلنے کے لیے منع نہیں کر رہا۔

بس اٹپ کی جو کنڈیشن ہے اس میں آپ کو اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔آپ آرام سے بیٹھیں گے اچھل کود نہیں کریں گی۔

پلیز دل آپ میری بات کو سمجھ رہی ہیں دل نے بچو کی طرح منہ بھولا کر سر ہلایا تھا۔اسفند نے دور کھڑے ہوئے مسکان اور اسد کو اپس میں باتیں کرتے ہوئے مگن دیکھ کر۔

جھک کر دل کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر چومتے ہوئے جلدی پیچھے ہوا گھا۔
دل کو کس کیے بنا ہے اسفند آفس نہیں جا سکتا تھا۔۔کس تو اسے دل کے لبوں سے چاہیے تھی۔

مگر دل کے بھائی کے گھر کا لحاظ کر کے اتنے سے ہی گزارا کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔دل نے شرما کر نظر جھکا کر کہا۔اسفند یہاں پر تو شرم کریں سامنے بھائی اور مسکان اپی کھڑی ہوئی ہے۔

تو پھر میں کیا کروں اگر کھڑے ہوئے ہیں تو میں آفس نہیں جا سکتا تھا بنا آپ کو کس کیے ہوئے ویسے تو آپ کے بھائی کا اور آپی کا لحاظ کر کے میں تو صرف گزارا کیا ہے۔
ورنہ تو آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے آپ آفس جاتے ہوئے کتنی سٹرونگ کس چاہیے ہوتی ہے تا کہ میں آفس کے جو گھنٹے ہیں ان میں صبر سے کام کر سکوں۔۔۔بھائی آجائے اسد آپ کو بلا رہے ہیں مسکان نے اسفند کو دور سے آواز لگائی تھی۔

مسکان میں ایسے آفس نہیں جاؤں گا اور یہ جو چالاکی سے آپ نے اپنے بھائی کو آواز دی ہے کیا لگتا ہے ایسے میں چلا جاؤں گا۔اسد اور مسکان میں کس کو لے کر جھگڑا ہو رہا تھا۔۔

وہ مسکان بول رہی تھی کہ آج اسفند بھائی اور دل ہماری طرف آئے ہوئے ہیں۔آپ بنا کس لیے ہی چلے جائیں مگر اسد کا دماغ مسکان کی اس بات پر گوم گیا تھا۔

اوپر سے مسکان نے اپنی جان چھڑوانے کے لیے اسفند کو آواز دے دی تھی جس کی وجہ سے اسد کا پٹھانوں والا دماغ کافی گرم ہو رہا تھا۔

اسفند مسکان کی آواز پر فوراً ہی آ گیا تھا۔جس کی وجہ سے اسد کو مسکان پر غصہ کرنے یا کچھ کہنے کا ٹائم نہیں ملا تھا مسکان نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ دونوں آفس کے لیے نکل گئے تھے۔

مسکان بڑی خوش ہو کر آکر دل کے پاس بیٹھی ہوئی باتیں کرنے لگی۔ بھی دو سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ اسد واپس ان کے سر پر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔
مسکان ذرا روم میں آئے مجھے میری وہ امپورٹنٹ فائل چاہیے جو کل میں نے آپ کو پکڑائی تھی۔اسد واپس دیکھ کر ہی مسکان کی سانس رو کھ گئی تھی۔

اب تو اسد اسے روم میں بلا رہا تھا وہ جس لیے بلا رہا تھا مسکان کو مسکان کو اچھی طرح سے اندازہ تھا وہ کیسے بھول گئی کہ یہ اسد خان ہے جو اپنے محبت کے لمحوں میں کٹوتی تو کسی صورت کی برداشت کرنے والا بندہ نہیں تھا۔تو وہ کیسے اسفند بھائی کے ساتھ آفس چلا جاتا۔۔

دل جی بھائی میں دو منٹ کے لیے آپ کی آپی کو اپنے ساتھ لے جاؤں مجھے ایک خاص فائل چاہیے۔جی بھائی لے جائے۔دل جوار حم اور کے ساتھ

باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔اس نے بنا اسد پر توجہ دیے ہوئے ہاں کہاں تھا۔

اسد نے روم میں جاتے ہوئے آنکھ سے روم آنے کا اشارہ کیا تھا۔مسکان کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی۔۔

اسد تو روم کے اندر جا چکا تھا۔مسکان اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے روم کے دروازے پر ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔مسکان اندر آجاؤ میرے صبر اور امتحان مت لو۔مسکان چھوٹے چھوٹے قدم بھرتے ہوئے روم کے اندر آئی تھی۔اسد سوری۔سوری نہیں چاہیے۔جو کیا اس ازلہ کرے مسکان کو بازو سے کھینچتے ہوئے اسد نے دیوار کے ساتھ پن کرر کھا تھا۔

آج آپ اپنے لبوں سے خود مجھے سہراب کریں گی۔اسد مسکان کو اپنے اتنا نزدیک کر کے کھڑا ہوا تھا کہ اگر وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا بھی ہلتی تو دونوں کے لب اپنے آپ ہی مل جانے تھے۔

مسکان نے بڑی ہمت کر کے اسد کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ایک ننھی منی سی کس دی تھی۔اور پیچھے ہو گئی تھی۔مسکان یہ کیا تھا۔۔۔کس تھی ریلی یہ کس تھی جو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی ہے۔۔میں آپ بچہ نظر آتا ہوں جو آپ میرے منہ میں لولی پوپ دے کر مجھے چپ کروا رہی ہے۔

میں خود اپنا کام کر لیتا ہوں۔آپ کو مہنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔اسد اس کے لبوں پر جھکا ہوا اس کی گلابی پنکھڑیوں کو اپنی قید میں لے گیا ۔مسکان کے ہونٹوں پر جلن ہو رہی تھی۔

سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔ مگر اسد اپنی دھن میں مگن ہو کر اپنی تشنگی مٹا رہا تھا۔ پورے پانچ منٹ کے بعد اسد جب پیچھے ہوا تو وہ مسکان کے پنکھڑیوں کا حشر نشر کر چکا تھا۔

مسکان نے غصے سے اسد کی طرف دیکھا تھا اسد نے ہنستے ہوئے آنکھ ماری ۔جب بھی میرے ساتھ پنگا لیا کرو تو خانم پہلے انجام ضرور سوچ لیا کرو

اسد آپ بہت گندے ہیں وہ اپنی آنکھوں میں نمی لیے ہوئے بولی۔ میری ہونٹوں پر جلن ہو رہی ہے۔

ہونے دو میں یہی تو چاہتا ہوں کہ آپ سارا دن میری اس تشنگی کو یاد رکھیں اور دوبارہ کبھی میرے ساتھ چالاکی کرنے کی کوشش مت کریں۔

اب میں جارہاہوں کیونکہ آپکابھائی نیچے میرا ویٹ کررہاہے۔۔اب میں جاکر یہی کہوں گا کہ اس کی نکمی بہن کو وہ فائل ملی ہی نہیں۔۔میں ڈھونڈتا رہاہوں اس لیے دیر ہو گئی۔مگر پھر بھی نہیں ملی اس لیے میں واپس آگیاہوں۔۔

وہ ہنستے ہوئے روم سے نکل گیا تھا اور مسکان وہیں پر اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔۔کھڑی ہوئی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔اور سوچ رہی تھی کہ کتنا کٹھور ہے یہ شخص اپنی محبت کے معاملوں میں۔۔۔۔۔

۔ooooooo دل بس کریں آپ صبح سے بچوں کے ساتھ کھیل رہی ہے اب آپ تھوڑی دیر کے لئے آرام کرلیں۔نہیں مسکان آپی اسفندرات کو مجھے گھر لے جائیں گے مجھے ابھی بچوں کے ساتھ اور بہت سارا کھیلنا ہے ۔۔دل ارحم عنایہ اور اینا کے ساتھ بیڈ پر گھری ہوئی بیٹھ کر کھیل رہی تھی۔

دل بچوں کے ساتھ بچی ہی لگ رہی تھی مسکان دل کو اس قدر خوش دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ بچے بھی بے حد خوش تھے دل کے ساتھ۔ دل اسفند بھائی کا صبح سے دس بار فون آچکا ہے کہ آپ کو آرام کرنے کا کہا جائے۔

میں نے تمہارے کہنے پر بھائی سے جھوٹ بولا ہے کہ آپ نے آرام کیا ہے اور آپ نے کھایا بھی کچھ نہیں ہے۔ اگر بھائی کو یہ سب پتہ چلا تو وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔۔۔

پلیز آپ اٹھو اور تھوڑا آرام کرو میں آپ کے لیے کچھ بنا کر لاتی ہوں، بتاؤ کیا کھانا ہے مسکان آپی ابھی میں نے کچھ نہیں کھانا۔۔۔۔ اسفند بھی سارا دن مجھے کچھ نہ کچھ کھلاتے رہتے ہیں مجھے ابھی بھوک نہیں ہے۔۔۔

دل پھر میں بھائی کو فون کر کے بتاؤں کہ آپ میرا کہنا نہیں مان رہی مسکان آپی ٹھیک ہے بنا دے کچھ میں کھا لوں گی۔

مسکان کی دھمکی پر دل نے بچوں جیسا منہ بنا کر کہا۔۔۔

چلو میں تمہارے لیے ابھی سوپ بنا کر لاتی ہوں آپ میرے جانے کے بعد کوئی اچھل کود مت کرنا پلیز دل اسفند بھائی تمہارے لیے بہت فکر مند ہیں۔۔

تمہارے لیے ڈر ان کے چہرے پر نظر آتا ہے کہ کہیں آپ کو کچھ ہو نہ جائے اس لیے اپنا بہت خیال رکھا کرو میرے بھائی کی جان بستی ہے آپ میں۔

میں اپنا بہت خیال رکھتی ہوں آپ کے بھائی کو ویسے ہی عادت ہے مجھ پر نظر رکھنے کی اور مجھے بچی سمجھنے کی دل منہ بسورتی ہوئی بول رہی تھی۔مسکان دل کے چہرے کے زاویوں کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔

وہ آپ پر نظر نہیں رکھتے آپ سے بہت پیار کرتے ہیں دل بھائی کا پیار ان کی آنکھوں سے صاف نظر آتا ہے۔ صبح سے کوئی 10 بار انہوں نے فون کر کے آپ کے آرام کا اور آپ کے کھانے کا پوچھا ہے اور نرسز بتا رہی تھی کہ یہ بھائی کے روز کی روٹین ہیں۔۔۔

ہر 10 منٹ کے بعد نرسس کو فون آتا ہے آپ کا پوچھنے کے لیے دل آپ بہت خوش قسمت ہیں جو آپ کو اتنا پیار کرنے والا میرا بھائی ملا ہے
۔۔۔آپ کے بھائی بھی بہت خوش قسمت ہیں جن ان کو مجھ جیسی پیار کرنے والی بیوی ملی ہے دل جلدی میں بول تو گئی پھر شرما کر نظر چھکائے ہوئے بچوں سے کھیلنے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔۔۔

اور مسکان مسکراتے ہوئے کچن کا رخ کرنے لگی تھی اسے خوشی تھی کہ دل بھی اس کے بھائی سے بہت پیار کرتی ہے اسی لیے دل بے اختیار بول گئی تھی۔۔۔

جاتے ہوئے دونوں نرسز کو ہدایت دے کر گئی کہ دل کا خیال رکھنا ہے۔۔ مگر دل کہاں کسی کی سننے والی تھی اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایک منٹ بھی ضائع نہ کرے اور بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کھیل لیں۔۔۔

نرسز اسے روک رہی تھی مگر وہ ان کو چپ کروا کے بچوں کے ساتھ کھیلے جا رہی تھی۔۔دل ارحم کے ساتھ کھیل رہی تھی ارہم بیڈ سے نیچے اتر کر کھلونوں کی طرف بھاگا۔۔۔

دل بھی اٹھ کر اس کے پیچھے پکڑنے کے لیے بھاگی تھی مگر دل کے پاؤں کے نیچے کوئی کھلونا آگیا تھا جس کی وجہ سے دل اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ

سکی۔۔۔اور وہ پھسل کر پیٹ کے بل زمین پر گری تھی۔۔۔دل کی درد سے چیخ نکلی۔۔۔۔۔۔نرسز بھاگ کر دل کے پاس آگئی تھی۔۔۔

مسکان جو کچن میں دل کے لیے سوپ بنا رہی دل کی چیخ اس نے بھی سنی تھی۔۔۔۔۔۔مسکان کے ہاتھ میں پکڑا ہوا شیشے کا باؤل گھبراہٹ سے زمین پر گر گیا۔۔۔۔مسکان بھی بھاگتی ہوئی دل کی روم کی طرف آ رہی تھی۔۔ گھبراہٹ میں اس کے خود کے پاؤں میں کانچ کا ٹکڑا لگا گیا تھا۔۔مگر اس نے کوئی دیان نہیں دیا۔۔۔۔۔۔مسکان جب روم میں پہنچی تو روم کا منظر دیکھ کر مسکان کا سر گھوم گیا دل زمین پر پیٹ کے بل گری ہوئی تھی اور نرسز اس کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔شاید بیڈ کا کونا لگنے کی وجہ سے دل کے ماتھے پر کٹ لگ گیا تھا۔۔۔

جس سے خون نکل رہا تھا پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دل درد سے کراہ رہی تھی

،مسکان بھاگتی ہوئی دل کے قریب آئی درد سے دل کی رنگت زرد پڑنے لگی

تھی۔۔۔۔مسکان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے مسکان روئے جا

رہی تھی۔دل کی حالت کو دیکھ کر مسکان نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتے

ہوئے اسفند کو فون کیا تھا۔۔۔۔

بھائی وہ دل۔۔۔۔کیا ہوا ہے دل کو۔۔۔اسفند دل کا نام سن کر اپنی سیٹ

سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔بھائی وہ گر گئی ہیں اور اس کی طبیعت بہت خراب

ہے اسے بہت درد ہو رہا ہے جلدی سے آجائیں۔۔۔اسفند میں اس سے

آگے نہ تو کچھ سننے کی ہمت تھی نہ بولنے کی۔۔۔

اسفند چلتے ہوئے فون میں بنا جواب دیے ہوئے ہی اپنی سیٹ سے کھڑا ہو کر

آفس کا دروازہ کھول کر بھاگتا ہوا۔

آفس سے نکلا تھا اسد جو اپنے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔اسد نے صرف بھاگتے ہوئے اسفند کی صرف ایک جھلک ہی دکھائی دی تھی۔اسد نے باہر نکل کر اپنے اسسٹنٹ سے پوچھا تھا کہ کیا یہ اسفند سر تھا۔۔

اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا پورا آفس کھڑا ہوا تھا اسفند کو اس طرح بھاگتے ہوئے دیکھ کر۔۔۔سیٹ ڈاؤن سب لوگ بیٹھ جاؤ اور اپنا کام کرو۔۔۔

اسد نے سارے آفس کو کھڑا ہوا دیکھ کر بیٹھنے کو بولا تھا اور خود روم سے اپنا فون لے کر وہ بھی تقریبا بھاگتا ہوا آفس سے نکلا تھا۔۔اسفند گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اسد نے کافی آوازیں دی مگر اسفند اس وقت اتنا بد حواس اور پریشان تھا۔۔۔۔۔کہ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا پارک ایریا سے نکل چکا تھا اور پیچھے ہی اس کی دونوں

سکیورٹی کے فورس کے کی گاڑیاں بھی نکل گئی اسد خان اپنی گاڑی میں اسفند کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

اسفند گاڑی چلاتا ہوا بار بار اپنے ماتھے سے پسینے کو صاف کر رہا تھا اس کے منہ سے دعائیں نکل رہی تھی اپنی دل کے لیے۔اے میرے اللہ تو دلوں کے بیت خوب جانتا ہے میری دل کو کوئی ضرب۔نہ لگنے دینا اے اللہ تو اس کو زندگی اور صحت دینا اللہ وہ لڑکی میری زندگی ہے اے اللہ اس کو کچھ مت کرنا وہ پاگلوں کی طرح منہ میں بڑ بڑاتا ہوا دعائیں کر رہا۔۔۔۔۔

اسد راستے میں بار بار اسفند کو فون کر رہا تھا مگر اسفند فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔ اسفند کو تو فون بیل سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔اس نے اٹھانا کیا خاک تھا۔۔۔۔۔اس کے دل میں تو اس وقت طوفان برپا تھا آج اس کا وہ ڈر صحیح ثابت ہو گیا تھا جس ڈر کو وہ پچھلے 15 دن سے اپنے ارد گرد محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔اسد کو ائیڈیا تھا کہ یہ جو بھی پرابلم ہے وہ دل سے ریلیٹڈ ہے اسفند کا اس طرح سے بدحواس ہو کر بھاگنا اس بات کی گواہی تھا کہ جو بھی پرابلم ہے وہ دل سے جڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

جب اسفند نے فون نہیں اٹھایا تو اسد نے فون مسکان کو ملایا تھا۔۔۔مسکان فون اٹھاتے ہی رونے لگی تھی پر نس کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو اور دل کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔دل گر گئی ہے اور اس کو بہت درد ہو رہا تھا وہ درد سے بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔یا اللہ رحم فرما میرے مالک اسد اپنے رب سے دعا کر رہا تھا۔۔۔پرنسز میں اور اسفند دس منٹ تک گھر پہنچ جائیں گے پلیز پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

آپ خود کو سنبھالیں گی تب ہی آپ دل کو سنبھال پائیں گے ریلیکس ہو جائیں۔۔۔۔۔۔اسد پلیز جلدی

آجائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے مسکان میری جان میں 10 منٹ میں آرہا ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اللہ سے دعا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسد بھاگتا ہوا گاڑی کا گیٹ کھول کر باہر نکلا تھا۔۔۔۔اسفند جب گھر پہنچا تو دل بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی اور مسکان نے دل کے ماتھے پر پٹی رکھی ہوئی تھی کیونکہ دل کے ماتھے سے بہت زیادہ خون نکل رہا تھا اسفند کے پیروں سے جان نکل گئی تھی۔۔۔

دل کے حالت دیکھ کر وہ دل کا نام لے کر چیختے ہوئے دل کے پاس آیا ۔۔۔۔۔اسفند بنا کچھ کہے دل کو اپنی باہوں میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بھاگا دل کو گاڑی میں ڈالتے ہوئے ہوسپٹل کے لیے نکلنے ہی لگا تھا کہ۔۔

اسد بھی وہاں پر پہنچ گیا وہ بھی اپنی اکلوتی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر تڑپ گیا تھا اسد اسفند اور مسکان دل کو لے کر ہاسپٹل پہنچ گئے۔۔۔۔اسفند نے دل کا

سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا۔۔ جس جگہ سے دل کا سر پھٹا تھا۔۔ وہاں پر اسفند نے پٹی پر آپنا ہاتھ رکھ کر دبایا ہوا تھا۔۔۔

مسکان نے پٹی تو کی تھی مگر بلڈ بہت زیادہ نکل رہا تھا مسکان سے کور نہیں ہو رہا تھا مسکان کے تو خود کے بھی ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔ اسفند کچھ بھی نہیں بول رہا تھا اس کی لال انگار ہوئی آنکھیں بڑی حسرت اور تڑپ کے ساتھ دل کے چہرے پر مرکوز تھی۔۔۔ ہاسپٹل میں سب انتظام تھا اسد ہاسپٹل میں ڈاکٹر کو فون کر چکا تھا۔۔ دل کو ڈاکٹر فورن اپریشن تھیٹر کے اندر لے گئے تھے۔۔۔

اسفند بڑا بے چین ہو کر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر بہت سخت تاثرات تھے۔۔ وہ بار بار اپنے ماتھے سے پسینے کی بوندیں صاف کر رہا تھا وہ کرسی پر بیٹھا ہوا اپنی ایک ٹانگ کو مسلسل ہلائے جا رہا تھا۔ مسکان اپنے بھائی سے دور

بیٹھی ہوئی تھی۔۔وہ اسفند سے ڈری ہوئی تھی اسے ڈر تھا اس کا بھائی کیا سوچے گا کہ وہ اس کی بیوی اور بچے کا چند گھنٹوں کے لیے بھی خیال نہیں رکھ پائی۔۔۔۔۔۔۔اپریشن شروع ہونے والا تھا۔۔ڈاکٹر ایک فائل لے کر اسفند کے پاس آئی

۔

سر آپ اس پر سائن کر دیں۔۔سر میں آپ کو پہلے سے ہی آگاہ کر دوں کہ آپ کی بیوی کی کنڈیشن بہت خراب ہے۔۔۔۔آپ کی بیوی اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ ہے کیونکہ آپ کی بیوی کا سر پھٹنے کی وجہ سے بہت زیادہ بلڈ ضائع ہو چکا ہے۔۔۔۔

سر یہ کیا کر رہے ہیں آپ ڈاکٹر ڈرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔اگر میری بیوی کو کچھ ہوا تو آج کے بعد یہاں پر کوئی بھی ڈاکٹر نہیں بچے گا کسی کا علاج

کرنے کے لیے۔۔۔۔۔اسفند ڈاکٹر کے سر پر گن تان کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔اسد بھاگ کر اسد کے پاس آیا تھا ڈاکٹر کی جان چھڑوانے کے لیے۔۔۔۔اسد نے آج بہت دنوں کے بعد اسفند کا ٹائیگر والا روپ دیکھا تھا۔۔

تقریبا جب سے دل اس کی زندگی میں آئی تھی اسفند کا ٹائیگر والا روپ کم ہی دیکھنے کو ملتا تھا کیونکہ وہ بہت خوش اور ہمیشہ موڈ میں ہی رہتا تھا۔۔۔۔ٹائیگر پلیز ڈاکٹر کو جانے دو وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گی۔۔۔

دل کو ٹھیک کرنے کے اور انشاءاللہ دل ٹھیک ہو جائے گی تم تھوڑے ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔۔۔مجھے کوشش نہیں دل ٹھیک چاہیے اور اس وقت کوئی بندہ مجھے دلاسہ دینے کی کوشش بھی مت کرنا جب تک دل ٹھیک نہیں ہو

جاتی مجھ سے سب لوگ دور رہو تو بہتر ہے وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ ہر بندہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

اسد نے ڈاکٹر کو اشارہ کیا کہ وہ اپریشن تھیٹر کی طرف چلی جائے ڈاکٹر نے فائل کی طرف اشارہ کیا تھا کہ یہاں پر اسفند کے سائن چاہیے اسد کو پتہ تھا کہ اس وقت اسفند اپنے آپے سے باہر ہے وہ ڈاکٹر کی جان کے لیے بھی خطرہ بن سکتا ہے۔۔

اسد نے فائل پکڑ کر اس پر خود سائن کر دیے تھے بطور بھائی۔۔۔۔۔۔

دل کا اپریشن یشن ہو گیا تھا اور دل نے ایک خوبصورت سے بیٹے کو پیدا کیا ڈاکٹر بچے کو لے کر اپریشن تھیٹر سے باہر آئی تھی۔۔۔

اسد اور مسکان نے بچے کو دیکھا اور اسد نے بچے کو اپنی گود میں لے لیا۔۔

بچہ بالکل ٹھیک تھا اور ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق سارا خطرہ اس وقت دل کی زندگی کو تھا دل 5050 کے چانس پر زندگی اور موت کے بیچ جنگ لڑ رہی

تھی۔۔۔۔۔اسد نے بچے کو اسفند کی گود میں ڈالنا چاہا تھا مگر اسفند نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا۔۔۔جب تک دل ٹھیک نہ ہو جائے مجھے بچے کو نہیں دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ٹائیگر یہ تمہارا بیٹا ہے۔دل اس وقت خوش پہ نہیں تو تمہیں چاہیے کہ اس کو اپنی گود میں لو۔۔۔اس بچے کی چاہت دل کو تھی مجھے نہیں۔۔۔تو اس لیے میں اس بچے کو دل کے ہوش میں آنے کے بعد ہی دیکھوں گا۔۔۔۔۔اسفند اپنے دل کی حالت بیان نہیں کر سکتا تھا نہ جانے کیوں یہ بچہ اسے دل کی تکلیف کا باعث لگ رہا تھا وہ دل سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کی خود کی اولاد بھی اس وقت سے سکون نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔

اسفند اٹھ کر نماز پڑھنے کے لیے مصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا وہ اپنے رب سے اپنی دل کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔

مسکان دل کے بچے کو گود میں لیے ہوئے رو رہی تھی اسد جو اپنی بہن کی وجہ سے حد سے زیادہ پریشان تھا اوپر سے مسکان کی حالت دیکھ کر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کرے تو کیا کرے اچانک سے اسد کی نظر مسکان کے پاؤں پر پڑی تھی۔۔

جہاں سے بہت سارا خون نکل کر اس کے پاؤں کے ارد گرد پھیلا ہوا تھا اسد نے آگے بڑھ کر گھبرا کر پوچھا تھا مسکان یہ آپ کے پاؤں میں کیا ہوا ہے۔۔۔۔ پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ مسکان خود خون کو دیکھ کر حیران ہو کر بولی۔۔۔ اسد زمین پر ایڑیوں کے بل بیٹھ کر مسکان کے پاؤں کو غور سے دیک رہا تھا۔۔

جہاں پر چھوٹا سا کانچ کا ٹکڑا چبا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔۔ اسد نے تڑپ کر مسکان کے منہ کی طرف دیکھا تھا جو اس وقت بھی بچے کو گود میں لیے ہوئے روئے

جارہی تھی۔۔۔۔۔۔اسد بھی کہاں مسکان کو تکلیف میں دیکھ سکتا تھا

۔۔۔مسکان رونا بند کرو رونا کسی چیز کا حل نہیں ہے کم سے کم اپ خود کی تو

ہوش رکھے آپ کے پیر میں کانچ کا ٹکڑا چبا ہوا ہے اور آپ کو اپنی تکلیف

محسوس نہیں ہو رہی کانچ کا ٹکڑا مسکان کے پاؤں میں چھپا ہوا تھا مگر اس کی

تکلیف اسد کے چہرے پر نظر آرہی تھی۔۔۔اللہ سے دعا کرو اللہ تعالی سب

کچھ ٹھیک کردے گا۔۔اسد نے ڈاکٹر کو بلا کر دل کے پیر کی ڈریسنگ کروا

دی تھی۔۔۔پرنس میں نے کہا چپ کر جائیں آپ کیوں اتنا رو رہے

ہیں۔۔اللہ تعالی سے اچھے کی امید تو رکھے اگر ہم لوگ ایسے کریں گے تو

اسفند کو کون سمبھالے گا اسد مسکان کے پاس بیٹھ کر اسے چپ کروا رہا ہوتا

ہے۔۔۔۔اسد مجھے بھائی سے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ اس وقت بہت غصے

میں ہیں۔۔۔

مسکان نے اسفند کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا جب وہ ڈاکٹر پر گن تان کر کھڑا تھا۔۔۔۔اسفند نے کبھی بھی مسکان کے سامنے اپنی اصلیت ظاہر نہیں کی تھی۔۔۔اور نہ ہی کبھی چلایا تھا مگر آج جس طرح ٹائیگر کی دھاڑ پورے ہاسپٹل میں گونجی اس نے مسکان کو بھی ڈرا کے رکھ دیا تھا۔۔۔آپ پریشان نہ ہو اسفند ایک اس وقت بہت پریشان ہے اس لیے غصے میں ہے۔۔ دل ٹھیک ہو جائے گی تو وہ بھی نارمل ہو جائے گا اسد مسکان کو بڑے پیار سے سمجھا رہا تھا۔۔اسد بھائی مجھے معاف نہیں کریں گے انہوں نے مجھے کتنی نصیحتیں کی تھی کہ میں دل کا خیال رکھوں۔۔۔بس میں تو دل کے لیے سوپ بنانے کے لیے کچھ منٹوں کے لیے ہی کچن میں گئی تھی۔۔ورنہ تو سارا دن میں دل کے پاس ہی بیٹھی رہی تھی۔۔مسکان آپ کو صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ بہت ذمہ دار ہو بس یہ حادثہ دل کے نصیب میں تھا جو تکلیف انسان کی قسمت میں ہوتی ہے وہ آکر رہتی ہے اس لیے آپ خود کو الزام مت دیں۔۔۔۔دل کو 24 گھنٹے سے زیادہ کا وقت

گزر چکا تھا مگر دل کو ہوش نہیں آ رہا تھا۔۔۔ڈاکٹر آنے والے 48 گھنٹے دل کے لیے بہت ہی زیادہ کریٹیکل بتا رہے تھے۔۔۔اسد اور مسکان پریشانی ہو کر اللہ سے کرتے ہوئے آئی سی یو روم کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اسفند کے پاپا بھی پہنچنے والے تھے۔۔۔اسفند رات سے دل کے پاس آئی سی یو روم میں چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔نہ تو اس نے کچھ کھایا تھا نہ ہی وہ سویا تھا۔۔بس ایک ٹک ٹکی باندھے ہوئے دل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اسد نے بہت کوشش کی تھی کہ اسفند کچھ دیر آرام کر لے مگر اسفند نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔اسفند کے پاپا بھی پہنچ آ گئے تھے۔۔اسفند اپنے پاپا کو ملنے آئی سی یو روم سے باہر آیا تھا۔۔۔اسفند حالت دیکھ کر شہریار صاحب کو وہ وقت یاد آ گیا جب اسفند نے اسفند نے خود کو بہت زیادہ مضبوط بنا اپنی ماں کو کھویا تھا۔۔۔اس کے بعد تو لیا تھا۔۔۔مگر آج اسفند کی وہی حالت تھی جو اپنی ماں کی موت پر تھی۔۔۔ اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے بچوں کی طرح رو یا تھا۔۔۔۔میرا بیٹا صبر کرو تم تو میرے بہادر بیٹے ہو اسفند کے پاپا اس کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے۔۔۔میں

بہادر نہیں ہوں پاپا وہ لڑکی میری زندگی ہے جو اس وقت موت اور زندگی
کے بیچ جھول رہی ہے۔۔۔آپ میرے لیے دعا کریں کہ وہ ٹھیک ہو
جائے۔۔۔۔اگر وہ نہیں تو آپ کا بیٹا بھی نہیں۔۔۔اسفند کے ایک ایک لفظ
میں اتنا درد تھا کہ کہ شہریار اور اسد کی آنکھوں میں بھی پانی آ گیا۔۔۔۔اسد کو
یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی اسفند ہے جو ہر مشکل کو چٹکیوں میں ہینڈل کر لیتا
تھا۔۔۔ٹائیگر تو اتنی مضبوط ٹیم کا حصہ تھا۔۔۔اور ٹائیگر ٹیم کی جان تھا وہ ٹیم
کی جان اور لیڈر اسی لیے تھا کہ وہ بہت بہادر اور سخت دل تھا۔۔۔مگر آج کے
اسفند کو دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔یہ وہ سخت دل شخص ہے۔۔۔بکھرے
ہوئے بال بے ترتیب ہو حلیہ کونیوں تک فولڈ کیے ہوئے بازوں رو رو کر
سرخ ہوئی آنکھیں اسفند کے دل کا حال چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھی وہ دل
سے کس قدر محبت کرتا ہے۔۔۔وہ الگ بات تھی کہ وہ اس حالت میں بھی
جاذب نظر ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔اسفند اپنے پاپا کو وہی پر چھوڑ کر خود نماز
پڑھنے چلا آیا تھا۔۔۔۔نماز پڑھنے کے بعد وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

ہوئے بیٹھا رو رہا تھا۔۔اس کی گود اس کے آنسوؤں سے بھیگنے لگی تھی۔۔۔۔اے میرے اللہ تو دلوں کے بھید جانتا ہے اور میرا دل اس وقت کتنی تکلیف میں ہے تجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔اے اللہ تو میری دل کو زندگی بخش دے۔۔۔اے اللہ میں نے اگر زندگی میں کوئی نیکی کی ہے جو قابل قبول ہو جو تیری بارگاہ میں پسند آئی ہو۔۔

تو میری اس نیکی کے صدقے اس کے سانسیں بخش دے۔۔۔۔اے اللہ اگر اس کی زندگی کم ہے تو میری زندگی اسے دے۔۔۔۔میں اس کے بنا جینے کا تصور نہیں کر سکتا ہے اے اللہ مجھ پر وہ بوجھ نہ ڈال جو سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

۔اے اللہ تو مجھے معاف کر دے اگر مجھ سے کوئی غلطی کوتاہی ہوئی ہے اس کی سزا میری دل کو مت دینا۔۔وہ لڑکی میری سانسوں میں بسی ہوئی ہے۔۔ اسے کھونے کا تصور ہی مجھے مارنے کے لیے کافی ہے۔۔

اے اللہ تو تو ہر چیز پر قادر ہے تیرے کن کہنے سے لوگوں کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔۔اے اللہ تو میری دل کے لیے بھی کن کہہ دے اور اسے مجھے واپس لوٹا دے۔۔۔اے اللہ میں نے آج تک اتنی شدت سے کبھی کچھ نہیں مانگا۔۔ایک بار تیری بارگاہ میں اسی طرح رو رو کر اپنی ماں کی زندگی مانگی تھی مگر میرے رب میری ماں کی زندگی مجھے نہیں ملی تھی۔۔۔

اللہ میں تجھ سے شکوہ نہیں کر رہا میری کیا اوقات کے میں تیرے سامنے شکوہ کروں بس تیرا حقیر سا بندہ تیرے آگے سجدہ ریز ہو کر اپنی تکلیف سنا رہا ہے۔۔۔اے اللہ میرے سجدوں کو قبول کر کے میری تکلیف کو کم کر دے۔۔۔۔۔۔میرے مولا میری دل کو زندگی بخش دے۔۔۔یا الٰہی تو اپنے بندے کو اس کی ہمت زیادہ دکھ نہیں دیتا تیرے اس بندے کی ہمت ختم ہو رہی ہے۔۔۔۔

تو میرے دل کی سانسیں موڑ دے۔۔۔۔۔یا رب میری ٹوٹی پھوٹی دواؤں کو قبول کرنا

یا رب مجھے مانگنے کا طریقہ نہیں آتا تو بن مانگے ہی عطا کر دے اے اللہ میرے دل کو ٹھیک کر دے کہیں یہ نہ ہو کہ میں دنیا کا وہ واحد جاؤں جو اپنی ہی اولاد سے نفرت کرے۔۔۔اسفند رو رو کر بلند آواز سے دعا کر رہا تھا۔۔۔اس کی گود اس کے آنسوں سے بھیگ رہی تھی۔۔۔اور تھوڑی دوری پر کھڑے ہوئے اسفند اور شہریار صاحب کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے لبریز تھی۔۔اسفند کے دعا مانگتے ہوئے الفاظوں میں اتنی شدت اور تک درد تھا کہ اسد اور شہریار رونے لگے تھے۔۔۔اسفند ایک کونے میں بیٹھا اکیلا ہی اپنے رب سے باتیں کر رہا تھا اسفند اس بات سے بے خبر تھا۔۔۔کہ اس کے پیچھے اسد اور اس کے پاپا اسے دیکھنے کے لیے آ یئے تھے۔۔کیونکہ نماز پڑھنے کے لیے آئے ہوئے اسے کافی دیر گزر چکی تھی۔۔۔وہ اسے اپنے

رب کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چھوڑ کر واپس آئی سی یو روم کی طرف چلے آئے تھے۔۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

48 گھنٹے پورے ہونے والے تھے مگر دل کو بھی ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔اسد اپنی بہن کے لیے بہت دعائیں کر رہا تھا اسد کا دنیا میں یہ اکلوتا خون کا رشتہ تھا اور اسد اس سے کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا وہ ہر لمحے دعا گو تھا کہ اے میرے رب میری بہن کو لمبی زندگی عطا کرنا اور اس شخص کے گرتے ہوئے آنسوں کو دیکھ کر میری بہن کی سانسیں لٹا دے یا رب۔۔اسد اسفند کو روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔اسد اپنے یار کی تڑپ کو محسوس کر سکتا تھا کہ وہ کس اذیت سے کر رہا ہے۔۔ڈاکٹر بھاگتے ہوئے اپریشن تھیٹر سے باہر آئی تھی اور اسفند کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔ڈاکٹر کوئی بھی پوری خبر مت سنانا ورنہ یہاں پر کھڑے کھڑے ہی تماری سانسیں بند کر دوں گا۔۔۔ٹائیگر نے سرخ آنکھوں سے ڈاکٹر کو گھورتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔۔۔۔ سر مبارک ہو آپ کی وائیف کو حوش آ گیا اور اب وہ خطرے

سے باہر ہیں۔۔۔اور وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔اسفند ڈاکٹر کی آدھی

بات سن کر ہی آئی سی یو روم کی طرف بھاگا۔۔۔ڈاکٹر نے اسفند کو بھاگتے

ہوئے دیکھ کر مسکرا کر باقی سب سے کہا۔۔آپ لوگ تھوڑی دیر کے بعد

ایک ایک کر کے ان سے مل سکتے ہیں ان کے پاس زیادہ رش نہیں

کرنا۔۔۔اسفند کے بابا اسد اور مسکان نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کہ یہ مشکل

گھڑی ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔اسفند دروازہ کھول کر دل کے روم میں داخل

ہوا۔۔دل نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسفند کی طرف دیکھا

تھا۔۔۔اسفند نے اللہ کا شکر ادا کیا دل کی آنکھیں کھلی ہوئی دیکھ کر۔۔۔اسفند

دل کے قریب گیا اور بے اختیار ہو کر دل کے اوپر جھک کر اسے اپنی سینے سے

لگا لیا۔۔۔اسد کب سے اس کے اوپر جھکے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر

کھڑا تھا۔۔۔اسفند پریشان نہ ہو میں ٹھیک ہوں اسفند کے آنسوں دل کے

کاندھے کو بھگو رہے تھے دل نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔۔دل نے اسفند کو روتا

ہوا اس سے پہلے تب دیکھا تھا جب دل کو صفدر کے لوگوں نے اغوا کر لیا تھا۔۔۔

اسفند میں بالکل ٹھیک ہوں پلیز آپ چپ ہو جائیں آپ مجھے اس طرح سے روتے ہوئے بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔دل اسفند کو اس طرح سے روتے ہوئے دیکھ تڑپ کر بول رہی تھی۔دل اگر میں آپ کو اس طرح روتا ہوا اچھا نہ لگتا تو اپ اپنا خیال رکھتی۔آپ کو اندازہ ہے کہ میں کتنی موتیں مرا ہوں ان دو دنوں میں۔

سوری مجھ سے غلطی ہو گئی مگر میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا میرے پاؤں کے نیچے کھلونا آگیا تھا جس کی وجہ سے میں گر گئی دل بچوں جیسی معصومیت کے ساتھ اسفند کو ایکسپلین کر کے

بتارہی تھی کہ غلطی اس کی نہیں ہے۔

اسفند اس کے اوپر ہی جھکا ہوا تھا مگر اپنا چہرہ اوپر کر کے دل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہا تھا۔دل میری جان نکل گئی تھی یہ سن کر کہ آپ گر گئی ہیں اور آپ ہیں کہ مجھے ایکسپلین کر کے بتارہی ہیں کہ بس ایک نارمل سی بات ہے کہ کھلونا آپ کے پاؤں کے نیچے آگیا اور اپ کے گر گئی۔۔

اسد آپ پھر سے مجھے ڈانٹنا شروع ہو گئے ہیں اچھا تھا گر گرنے کے بعد میں مر۔ج۔ابھی آدھی بات دل کی زبان کے اندر ہی تھی کہ اسفند دل کے لبوں پر جھک کر دل کے نازک سے لبوں کو اپنے انابی لبوں کی قید میں لے گیا ۔۔دل کی تو ایک پل میں ہی وہ سانسیں روک چکا تھا۔

دل کی بولتی بند کرنے کے بعد اسفند نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر دل کی طرف دیکھا تا دل کی سیٹی پیٹی گم تھی۔۔ خبر دار جو آج کے بعد مرنے کی بات بھی کی تو تم مرو گی تو اسفند بھی مر جائے گا اور میرا ابھی مرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے میں جینا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ میں تو ایک بہت لمبی اور خوشگوار زندگی کے خواب دیکھتا ہوں دل تمہارے ساتھ جب تم بوڑھی بھی ہو جاؤ گی تو میں تمہیں اسی طرح سے پیار کیا کروں گا۔۔۔

اس طرح سے پیار کیا کریں گے بے شرمی کے ساتھ۔۔ ہمارے بچے کیا سوچیں گے۔ دل نے کس والے حرکت کی طرف اشارہ کیا تھا۔ اس میں بے شرمی والی کون سی بات ہے آپ میری بیوی ہو چاہے میں جس عمر میں بھی چلا جاؤں آپ میری بیوی ہی رہیں گی۔

اور آپ پر میرا پورا حق ہو گا میں جب چاہوں آپ کو اپنی دسترت میں لے سکتا ہوں۔ جب چاہوں آپ کی سانسیں روک سکتا ہوں۔ اسفند ہم اس

وقت ہاسپٹل کے روم میں ہے۔۔۔اسفند نہ تو یہ بیڈ ہمارا ہے اور نہ یہ روم ہمارا ہے اس لیے تھوڑا سا پیچھے ہو کر کنٹرول کر کے بات کریں۔۔۔

مگر بیوی تو میری خود کی ہے نا کیا فرق پڑتا ہے کمرہ اور بیڈ ہمارا ہے یا نہیں اسفند نے تھوڑا سا نیچے جھک کر دل کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی اسفند ہے جو کچھ دیر پہلے چپ چاپ پریشانیوں میں گھرا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔

جس نے دو دن سے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ ہی وہ سویا تھا مگر دل کے ہوش میں آتے ہی اسفند کے چہرے پر ایک الگ ہی خوشی اور چمک تھی۔

وہ دل سے باتیں کرنے میں اس قدر معن تھا کہ اسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ باہر لوگ ویٹ کر رہے ہیں۔دل سے ملنے کا وہ سوچتا بھی تو کیسے کیونکہ

اسفند کا دل تو صرف یہی جانتا تھا کہ دل اس کی ہے اور دل پر صرف اسی کا حق ہے دل سے آگے تو اسفند کو نہ کچھ دکھائی دیتا نہ سنائی دیتا تھا۔

جو انسان اپنی اولاد سے بھی بیگانہ تھا اس سے کوئی بھی توقع کی جاسکتی تھی۔ اسے تو صرف اور صرف دل اور دل ہی مطلب تھا۔۔ اگر دل پاس ہے تو دنیا میں اس کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔۔

اگر دل نہیں تو پوری دنیا اسے اندھیری کوٹھری لگنے لگتی تھی۔ جیسے کچھ دیر پہلے لگ رہی تھی اور اب اسے لگ رہا تھا کہ دنیا میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں ہیں اور سب لوگ خوشیاں ہی بانٹ رہے ہیں۔۔ چاروں طرف بہار کا موسم ہے پھول ہی پھول کھلے ہوئے ہیں ہر طرف ہواؤں میں ٹھنڈک اور خوشیوں کا پیغام ہے۔۔

اسفند ہمارا بے بی ٹھیک ہے۔ہاں ٹھیک ہے آپ کا بے بی۔اسفند وہ ہم دونوں کا بی بی ہے آپ اسے صرف میرا بے بی تو مت بھولیں۔۔اسفند ہمارا بے بی ہمارے پاس کیوں نہیں ہے۔ڈاکٹرز نے 24 گھنٹے کے لئے انڈر اوبزرویشن رکھنے کا کہا ہے آپ کے گرنے کی وجہ سے اسے کوئی چوٹ تو نہیں لگی ڈاکٹر یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

بے بی ٹھیک تو ہے نادل کے چہرے پر ممتا والی پریشانی نظر آ رہی اتھی۔۔ہاں بالکل ٹھیک ہے بس ڈاکٹر احتیاطا 24 گھنٹے نرسی ہوم میں رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔اللہ میاں آپ کا بہت بہت تھینک یو کہ آپ نے میرے بی بی کو کچھ نہیں ہونے دیا میں اپنے بی بی کا بہت زیادہ خیال رکھوں گی دل اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اپنی بی بی کے لیے دعا کر رہی تھی۔۔۔

اور میرے بی بی کا کیا جس کی جان آپ نے خطرے میں ڈال دی تھی۔۔ہاں تو اللہ میاں سے میں نے آپ کے اور ہمارے دونوں کے بی بی کے لیے ہی تو تھینک یو کہا ہے آپ کا اور میرا بے بی الگ الگ تھوڑی ہے۔۔۔میں اپنے اس بی بی کی بات کر رہا ہوں جس کا آپ نے اتنا نقصان کر دیا ہے۔

اسفند دل کے پاس ہو کر اس کی چیکس پر ہاتھ رکھے ہوئے بول رہا تھا آپ نے میرے بی بی کے ماتھے پر چوٹ لگا کر اس کے خوبصورت چہرے پر نشان لگا دیا ہے۔۔اور میرا بی بی اتنی تکلیف میں تھا کہ اس کا رنگ پنک سے پیلا ہو گیا ہے۔

میں آپ کو معاف نہیں کروں گا اپنی بے بی کو تکلیف دینے کے لیے سلام آپ مجھے بی بی مت بولیں میں اب بڑی ہو گئی ہوں آپ اپنے بے بی کو ہی بے بی بولا کروں دل اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہو بول رہی تھی۔۔

ویسے بھی اب میں ماما بن گئی ہوں تو آپ میرے بے بی کے سامنے مجھے کبھی بھی بچہ کہہ کر نہیں بلائیں گے میرا بے بی کیا سوچے گا۔۔۔

چھوٹی سی ماما صاحبہ پلیز آپ مجھ پر پابندیاں مت عائد کریں میں تو جب چاہوں اور جو چاہوں آپ کو بلاؤں گا آپ کے بے بی کے آنے سے میں اپنی روٹین نہیں چینج کرنے والا۔۔اور یہ فی الحال کے لیے آپ اپنے بے بی کا ٹوپک چھوڑ کر تھوڑا اپنے شوہر پر بھی فوکس کر لیں۔جو دو دن سے آپ کے باغیر مر رہا ہے۔۔

اسفند آپ ہمارے بی بی سے جیلس ہو رہے ہیں دل پھر بے بی آپ مجھ سے میرے بارے میں بھی کوئی بات بھی کر سکتی ہیں یا نہیں اسفند کیا ہو گیا ہے آپ کو بے بی کے نام پر اتنا غصہ کیوں کر رہے ہے۔۔دل نے حیرانی سے پوچھا تھا ۔۔

میں آپ پر غصہ نہیں کر رہا میرے خیال سے کچھ دیر کے لیے مجھے باہر ہی چلا جانا چاہیے اسفند غصے سے دل کے پاس سے اٹھا اور روم کا دروازہ دھاڑ سے کھولتے ہوئے روم سے باہر نکل گیا۔۔دل تو اسفند حیرت سے دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسفند کا یہ ری ایکٹ اپنے بچے کے لئے تھا۔

جس جس نے دل سے ملنا ہے جا کر مل لے اور یہاں سے رش تھوڑا کم کریں اور یہاں پر کسی کو رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔دل کے پاس میں ہوں۔۔وہ

کہتا ہوا ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس سے گزر گیا تھا۔۔اسد مسکان اور شہر یار صاحب تو ایک دوسرے کے منہ کو ہی دیکھتے رہ گئے۔۔ کہ یہ بندہ کیا چیز ہے۔۔اسد مسکراتے ہوئے بولا آپ سب کی اجازت ہو تو پہلے میں جا کر دل کو مل لوں۔کیونکہ ڈاکٹر نے ایک ایک کو آنے کا ہی کہا ہے۔

جی مل لیں مگر پلیز آپ اسد بھائی کی طرح اندر چپک کر مت بیٹھ جایئے گا ہمیں بھی دل سے ملنا ہے مسکان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسفند ہاسپٹل سے باہر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔اسے دل کے منہ سے بار بار بے بی کا نام سن کر پتہ نہیں کیوں اچھا نہیں لگ رہا تھا۔یہ دنیا کا واحد شخص تھا جس سے اپنی بیوی کے منہ سے اس کے بچے کا نام سن کر بھی جیلسی فیل ہو رہی تھی۔۔

وہ بلیک جینز کے ساتھ مسٹرڈ کی شرٹ پہنے ہوئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر کراس کر کے کھڑا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے وہ کوئی ماڈل ہی لگ رہا تھا حالانکہ اس وقت اس کا حلیہ اتنا بے ترتیب تھا کہ پچھلے دو دنوں سے اس نے اپنے بال تک کنگھی نہیں کیے تھے۔ مگر اس کی خوبصورتی میں ذرا سا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

آتی جاتی ہوئی نرسز ڈاکٹرز اور دیگر خواتین گزرتے ہوئے اس پر نظر ڈال کر اسے ضرور دیکھ رہی تھی اس کی پرسنلٹی اتنی جاذب نظر تھی کہ دیکھنے والا دیکھے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔۔اس پر اس کے چہرے پر غصے والے پریشر اور بھی جچ رہے تھے۔۔۔

اسد مسکان سے مل کر اسے سمجھا رہا تھا کہ اسفند کا بہت زیادہ خیال رکھنا کیونکہ اس حادثے نے اسفند کے دماغ پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔۔۔اسد اسفند کے دماغ کو بہت اچھی طرح سے سمجھتا تھا اس لیے وہ اپنی بہن کو آگاہ کر رہا تھا۔۔

دل بیٹا اسفند پر آپ کی بچے سے زیادہ توجہ ہونی چاہیے آپ کے گرنے کی وجہ سے جو حادثہ آپ کے ساتھ پیش آیا ہے اسفند کہیں نہ کہیں اس کا ذمہ دار اس بچے کو سمجھ رہا ہے۔

اسے لگتا ہے کہ آپ کی زندگی کو جو خطرہ لاحق ہوا تھا اس کی وجہ بچہ ہے اور جہاں تک میں اسفند کو جانتا ہوں۔اسفند جو بات اپنے دماغ میں بٹھا لیتا ہے وہ اتنی آسانی کے ساتھ اپنے دماغ سے نکالتا نہیں ہے۔

دل بیٹا اب آپ کو مجبور ہو کر اپنی فیملی کو سنبھالنا ہے اگر آپ نہیں چاہتی کہ باپ اور بیٹے کے درمیان ایک دیوار حائل ہو۔۔ تو اس کے لیے آپ کو پہلے خود مجبور ہونا پڑے گا۔

آپ اگر بچے پر زیادہ فوکس کریں گے اور اسفند کو نظر انداز کریں گے تو اس کے نتائج بہت غلط نکلیں گے کیونکہ اسفند کی یہ بچپن سے عادت ہے وہ اپنی چیزوں کے لیے بے حد پوزیسف رہتا تھا وہ اپنی چیزوں کو ہر کسی کے ساتھ شیئر کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔

جو اس کا تھا وہ صرف اس کا ہی تھا اور ایسی چیزیں اس کی زندگی میں بہت کم تھی اسفند اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا اپنی ماما کے لیے بے حد پوزیسو رہتا تھا۔۔ مسکان سے بہت پیار کرتا ہے اور اسفند نے دور رہ کر ہمیشہ مسکان کی

سکیورٹی کا خیال رکھا ہے دور رہ کر بھی اس نے ایک بہترین بڑے بھائی کا کردار نبھایا ہے۔۔

اگر میں اسفند کا دوست تھا تو میں صرف اسد کا دوست ہی بن کر رہ گیا کیونکہ اسفند کو برداشت نہیں تھا کہ میں کسی اور سے دوستی کروں اس لیے ہم دونوں کا اور کوئی دوست نہیں ہے۔

اور دل تمہارے معاملے میں تو وہ پوری طرح سے پاگل ہے تمہارے معاملے میں اس کا دماغ کام نہیں کرتا صرف اور صرف وہ اپنے دل سے ہی سوچتا ہے۔اس لیے اس نے یہ سوچ لیا ہے کہ تمہاری جان کو خطرہ بچے کی وجہ سے ہوا ہے اب آپ نے اپنی محبت کے ساتھ اسفند کے دل میں بچے کی جگہ بنانی ہے۔۔

مجھے یقین ہے کہ آپ بہت اچھے سے اپنے گھر کو سنبھال لیں گے میں آپ کو ایک باپ کی طرح نصیحت کر رہا ہوں بیٹا میری باتوں کو نظر انداز مت کرنا اسد نے دل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

دل جو بہت غور اور حیرانی کے ساتھ اپنے بھائی کی باتیں سن رہی تھی اس نے ہاں میں سر کو ہلایا۔اسد دل کے سر پر پیار ہاتھ رکھتے ہوئے روم سے باہر چلا گیا تھا۔اس کے بعد مسکان اور شہر یار صاحب بھی آکر دل سے ملے اور اس کا حال چال دریافت کیا۔۔

مسکان دل سے معذرت کر رہی تھی کہ وہ اس کا خیال نہیں رکھ پائی نہیں مسکان آپی آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ غلطی میری ہے کہ میں نے پیچھے نہیں دیکھا۔اور کھلونا میرے پاؤں کے نیچے آگیا آپ مجھ سے کیوں سوری بول رہی ہیں۔۔

نہیں دل میرا بھائی میرے اوپر اتنی بڑی ذمہ داری چھوڑ کر گیا تھا پہلی بار زندگی میں انہوں نے مجھے کوئی ذمہ داری دی تھی۔۔ورنہ تو ہمیشہ وہ ہی ہماری ذمہ داریاں نبھاتے آئے ہیں۔

دور تھے یا پاس ہمیشہ انہوں نے ایک بڑے بھائی ہونے کا فرض نبھایا ہے۔آج جب مجھے موقع ملا کہ میں اپنے بھائی کے لیے کچھ کر سکتی تھی۔

تو میں اس میں ناکام رہی مسکان سچ میں بہت شرمندہ ہو رہی تھی اور اس سے کہیں زیادہ شرمندہ دل تھی جس کو لگ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے اس کی مسکان آپی ااسفند اور اسد بھائی کی زندگی میں اتنی ساری پرابلم گریٹ ہو گئی ہیں۔۔

آپی پلیز شرمندہ نہ ہو آپ کی جب کوئی غلطی ہے ہی نہیں تو آپ کیوں اتنی شرمندہ ہو رہی ہیں میں اسفند کو بتا دوں گی کہ غلطی میری تھی آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی آپ نے تو میرا اتنا خیال رکھا تھا دل مسکان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنسوں صاف کر رہی تھی اسے مسکان کے یوں شرمندہ ہونے اور رونے کا بہت دکھ تھا۔

مسکان بیٹا آپ پریشان نہ ہوں اب دل بچہ ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے کہ میرا پوتا اور بہو دونوں ٹھیک ہیں تو آپ کیوں خود کو قصور وار سمجھ کر تکلیف دے رہی ہیں۔۔

اور رہی اسفند کی بات تو اسے دل بیٹا سمجھا لے گی اور وہ آپ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بہت پیار کرتا ہے آپ سے شہریار صاحب اپنی روتی ہوئی بیٹی کو پیار سے سمجھا رہے تھے۔۔

اب میرے خیال سے ہمیں گھر چلنا چاہیے ایک تو بچے گھر میں اکیلے ہیں اور دوسرا اشپ کے بھائی صاحب آرڈر دے کر گئے ہیں۔ کہ یہاں پر رکنے کی ضرورت نہیں ہے شہریار صاحب اپنے بیٹے کی ادا پر مسکرا رہے تھے۔۔

نہیں پاپا آپ لوگ یہاں پر رکیں اسفند کا کیا ہے وہ تو کچھ بھی کہہ دیتے ہیں دل یہ سن کر شرمندہ ہو گئی تھی۔ کہ اسفند جاتے ہوئے ان کو یہ بول کر گیا ہے۔۔

نہیں بیٹا آپ آرام کریں اور آپ کو بھی مسکان کی طرح شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ میرا بیٹا ہے میں اس کو اچھی طرح سے جانتا ہوں وہ اپنی چیزوں کے لیے ہمیشہ چاہیے اسی طرح سے پوزیسو رہتا ہے۔۔

چیزیں ہوں یا رشتے جو اس کے ہیں وہ صرف اس کے ہیں اس لیے وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے اور کچھ بھی کر سکتا ہے مجھے اس کی عادت کا اندازہ ہے اس لیے اب آپ آرام کریں اور ہم بھی گھر چلتے ہے بچوں کے پاس۔

شہریار صاحب دل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روم سے نکل گئے اس کے بعد مسکان بھی دل کے گلے ملی اور اسے اپنا خیال رکھنے کو کہا۔۔دل میں تو آپ کے پاس رکنا چاہتی تھی مگر بھائی کے سٹرک آرڈرز ہے کہ یہاں پر کسی کو رکنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں دل کے پاس۔۔۔

مسکان نے بھاری سی آواز میں اپنے بھائی کی نقل اتاری تھی دل بھی ہنس پڑی تھی مسکان کی نقل کرنے پر دل بھائی کا بہت خیال رکھنا بھائی اس حادثے کو لے کر بہت پریشان ہے بھائی نے ابھی تک اپنے بیٹے کو نہیں دیکھا۔۔

اور نہ ہی پیار سے اپنی گود میں اٹھایا ہے۔ آپ بھائی کو بہت زیادہ پیار دیجئے گا کیونکہ صرف آپ کا پیار ہی بھائی کو اپنے بیٹے کے نزدیک لے کے جا سکتا ہے۔۔ اگر آپ ذرا سی بھی بھائی سے توجہ ہٹائیں گی تو بھائی اپنے ہی بیٹے سے بد ظن ہو کر دور ہو جائے۔۔

کیونکہ ان کو تو یہی لگے گا کہ بچے کے آنے سے آپ بھائی سے دور ہو گئی ہیں۔ مسکان نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔ آپی آپ پریشان نہ ہوں میں سب کچھ ٹھیک کر لوں گی مجھے پتہ ہے کہ اسفند ہمارے بے بی سے جلسی فیل کر رہا ہے کیونکہ اسفند اب بھی ناراض ہو کر ہی روم سے سے ہی گیا ہے۔

وہ میرے منہ سے بے بی کا نام تک سننے کا روادار نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ اسے بے بی کا نام لینا پسند نہیں ہے اور مجھے پتہ ہے اسے کیسے ٹھیک کرنا ہے دل نے مسکان کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

OOOOOOOO

دل کب سے اسفند کا انتظار کر رہی تھی اسفند کہاں ہیں آپ بھائی اور مسکان آپی لوگ کب سے چلے گئے ہیں اور آپ ابھی تک روم میں کیوں نہیں آئے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں دل اپنے نان سٹاپ انداز سے اسفند کو فون کرتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

مجھے لگا آپ کو تو اپنے بے بی کی باتوں سے فرصت نہیں ہے میں خواہ مخواہ میں آپ کا قیمتی وقت کیوں ضائع کروں۔ آپ آرام سے لیٹی ہوئی اپنے بے بی کے بارے میں سوچیں اور خود سے اپنے بے بی کی باتیں ہی کریں اسفند گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا روڈلی سے انداز سے بولا۔۔

اسفند پلیز روم میں آئیں میں نہیں کروں گی بے بی کی باتیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔ہاں تو آپ کے سر پر جو نرسز کھڑی ہیں ان سے کہیں آپ کے پاس رکھا ہوا آپ کا ہیلدی کھانا آپ کو کھلائیں۔۔مجھے آپ کے ہاتھ سے کھانا کھانا ہے ایک منٹ سے پہلے میرے پاس آئیں ورنہ۔۔

ورنہ کیا کرو گی اسفند نے دل کی دھمکی کو سننا چاہا تھا کہ ورنہ وہ کیا کرے گی۔۔ورنہ میں ایسے ہی اٹھ کر باہر آجاؤں گی پھر چاہے میرے آپریٹ کے سٹچز ہی کیوں نہ کھل جائیں۔۔دل خبردار جو کوئی غلط حرکت کی آرہا ہوں۔اسفند فون کان کو لگائے ہوئے وہاں سے چل پڑا تھا دل اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اسفند اگلے تین منٹ کے اندر دل کے پاس تھا دل اسفند کو دیکھ کر کھی کھی کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔ یہ کھی کی کر کے آپ کو ہنسی کس بات پر آ رہی ہے میرے منہ کر اوپر کوئی لطیفہ لکھا ہوا ہے جو آپ کو پڑھ کر بہت مزہ آ رہا ہے۔۔

اسفند نے دل کو ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا تھا حالانکہ دل کا یوں زندہ دلی سے ہنسنا اسفند کو بہت اچھا لگا تھا مگر اس نے اپنے تاثرات کو بڑی مہارت سے چھپا لیا تھا۔۔ کیوں ہنسنے پر پابندی عائد ہے کیا دل نے اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر اسفند کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

اسفند کو تل کا یوں ہاتھ پکڑنا بہت اچھا لگا تھا اور اس کے دل نے ایک بیٹ بھی مس کی تھی مگر اس نے اپنے تاثرات دل پر ظاہر نہیں ہونے دیے۔

آپ لوگ باہر چلی جائیں جب ضرورت ہو گی تو بلا لوں گی۔۔دل نے دونوں نرسز کو آرڈرز پاس کیا تھا کیونکہ وہ اسفند کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی جو دل سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اسفند نے دل کی جیلسی کو باخوبی سمجھ لیا تھا۔۔

نہیں آپ لوگ یہیں پر آرام سے بیٹھیں دل میڈم کو آپ کی ضرورت ہے اسفند کی بات پر دل نے کھا جانے والی نظروں سے اسفند کو گھور کر دیکھا تھا مجھے اس وقت ان کی ضرورت نہیں ہے ان کو جانے دے دل نے لفظوں کو چبا چبا کر بولتے ہوئے اپنا غصہ چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔

نرسز دل کے بدلتے ہوئے زاویے کو دیکھ کر فورن کمرے سے چلی گئی تھی۔۔آپ کیوں روک رہے تھے ان کو دل نے اسفند کو گھور کر دیکھتے

ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اچھی لڑکیاں تھی میری طرف دیکھ کر وہ کتنی خوش ہو رہی تھی۔۔اب اگر میری وجہ سے کسی کو خوشی مل رہی ہے تو میں کیوں کسی کی خوشی کو ضائع کروں۔۔

آپ کو خوشی دینے کے لیے میں ہی کافی ہوں اور آپ کو دیکھنے کا حق صرف مجھے سمجھے آپ دل نے اسفند کے شرٹ کو پکڑتے ہوئے اپنے قریب کھینچا تھا ۔دل کیا کر رہی ہو یہ نہ تو روم ہمارا ہے اور نہ ہی کمرہ ہمارا ہے۔اسفند نے دل کو دل کا ہی ڈائیلاگ سنایا تھا۔

تو کوئی بات نہیں شوہر تو میرا اپنا ہے کیا فرق پڑتا ہے پھر روم ہمارا ہو یا نہ ہو۔دل نے مسکراتے ہوئے اسفند کا ڈائیلاگ دہرایا تھا۔۔اچھا جی بڑی ہمت آگئی ہے میرے بچے میں۔اسفند نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ دل کے

اوپر سے کراس کر کے دوسری طرف رکھا ہوا تھا۔اور اپنی ٹانگیں بیڈ سے لٹکائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

اسفند نے اپنا چہرہ دل کے نزدیک کرتے ہوئے دل کے لبوں سے اپنے لب ٹچ کیے تھے۔اسفند کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا دل نے اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف کیا تھا۔تو دیکھ لیں میری اپنی بیوی ہے ۔پلیز سیدھے ہو کر بیٹھیں۔ہو جاؤں گا پہلے مجھے ایک سٹرونک سی کس دے۔

اسفند یہاں پر نہیں پلیز دل کو شرم آرہی تھی کہ ہاسپٹل کے بیڈ پر اس سے کس کی مانگی جارہی تھی۔کیا چاہتی ہے کہ آپ کی ایسی حالت میں بھی میں آپ کے ساتھ زبردستی سے پیش آؤں آپ آرام سے مجھے کس دے دیں کیونکہ میں نے آپ کے لبوں کا نشہ پچھلے دو دنوں سے نہیں کیا ہے۔

اس وقت مجھے بہت زیادہ طلب محسوس ہو رہی ہے تو آپ مہربانی کر کے مجھے ایک سٹرانگ والی کس دے دیں نہیں تو میری ورنہ آپ کی طرح خالی ورنہ نہیں ہو گی دل نے جو اسفند کو فون پر روم میں بلانے کے لیے ورنہ کہا تھا اسفند وہ جتا رہا تھا۔

ٹھیک ہے لے لیں مگر زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہیے۔دل نے اسفند کے ارادے دیکھ کر ہار مانتے ہوئے کہا۔دل کبھی دیکھا ہے کہ شیر کے منہ میں اس کا من پسند گوشت دیکھ کر اس سے یہ کہا جائے کہ بس تھوڑا سا ہی کھانا اور شیر نے اس کی بات مان لی ہو۔

اس سے پہلے کہ دل کچھ کہتی اسفند اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا وہ اتنی شدت سے لبوں سے نمی کو چوس رہا تھا کہ دل کا سانس لینا مشکل ہو گیا۔

دل کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے اسے آپریٹ والی جگہ پر درد ہونا شروع ہو گیا تھا دل کی آنکھوں میں ایک دم پانی آگیا۔ اسفند نے دل کے آنسوں دیکھ کر فورن ہی اپنا منہ پیچھے کر لیا تھا۔۔

دل کیا ہوا مجھے پین ہو رہا ہے۔ آئی ایم سوری سوری میری جان مجھ سے یہ کیا ہو گیا ہے۔ دل کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اور یہ سن کر کے دل کو درد ہو رہا ہے۔ اسفند بہت گھبرا گیا تھا وہ پریشان ہو کر بھاگتا ہوا جا کر نرس کو بلا کر لے آیا تھا۔

نرس یہ آکر دل کو انجیکشن لگا دیا تھا۔۔

کب تک ان کو آرام آجائے گا سر بس کچھ دیر میں ان کو درد سے آرام آجائے گا۔پلیز آپ زیادہ اٹھانا نہیں اس سے آپ کو تکلیف ہو گی نرس نے دل کو ہدایت کی تھی۔۔آپ ان کو مت بتائے۔مجھے بتائیں جو کچھ کرنا ہے میں خود کرلوں گا۔اسد نے نرس سے کہا تھا۔

دل کے چہرے پر ابھی بھی درد کے تاثرات باقی تھے اسفند کے پاس چیئر پر بیٹھتے ہوئے اور شرمندگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔آئی ایم سوری میری وجہ میری جان کو اتنا پین ہو رہا ہے۔اسفند کوئی بات نہیں آپ نے جان بوجھ کر تھوڑی کیا ہے۔۔

جیسے مسکان آپی کی کوئی غلطی نہیں تھی پھر بھی وہ بیچاری شرمندہ ہو کر رو رہی تھی۔اسفنف آپ کو پتہ ہے کہ غلطی میری تھی کیونکہ میں نے نیچے نہیں دیکھا۔۔اور میرا پاؤں کھلونے کے اوپر آگیا تھا۔

میں اپنی غلطی کی وجہ سے گری تھی دل درد میں بھی مسکان کی طرف داری کر رہی تھی۔۔میں آپ کی مسکان آپی سے بالکل بھی خفا نہیں ہوں مجھے پتہ ہے کہ مسکان بہت ذمہ دار ہے میں اس سے ناراض نہیں تھا۔۔میں تو خود سے ناراض تھا کہ کیوں میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکا میری چپ کو شاید اس نے یہ سمجھ لیا کہ میں اس سے ناراض ہوں۔۔

میں مسکان کو منالوں گا۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ فل حال آرام سے لیٹی رہیں جیسے ہی آپ کا پین کم ہو گا میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے

ہلدی کھانا کھلاؤں گا۔دل کا پین ختم ہونے کے بعد اسفند اسے بیڈ گراؤنڈ سے ٹیک لگا کر کھانا کھلا رہا تھا۔

دل پلیز نہیں تنگ کرو۔دل بار بار اپنی انگلی سے اسفند کے گردن پر لائنیں کھینچ رہی تھی۔کیوں آپ کو گدگدی ہو رہی ہے۔گدگدی کی بچی مت کرو۔ آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ آپ کا قریب ہونا ہی مجھے بہکانے کے لیے کافی ہے۔۔

میں تو پہلے ہی اپنے اوپر پتہ نہیں کیسے ضبط کر کے بیٹھا ہوا ہوں اوپر سے آپ کی ہاتھوں کی شرارتیں مجھے اور اکسا رہی ہیں۔۔ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے جو پین برداشت کی ہے وہ میری نزدیکیوں کا ہی صلہ تھا۔۔کیا چاہتی ہیں کہ آپ کو وہ پین دوبارہ سے برداشت کرنی پڑے۔

ہاں میں یہی چاہتی ہوں کہ مجھے وہ پین دوبارہ سے ہو وہ کھی کھی کر کے ہنستے ہوئے اسفند کے کانوں اور گالوں کو چھوئے جارہے تھی۔۔دل کو بڑی اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اس کو تھوڑی دیر پہلے جتنا درد ہوا ہے۔

اسفند کبھی دوبارہ اس کی پین کی وجہ نہیں بنے گا۔۔اس لیے وہ نہ ڈر ہو کر اسفند کو تنگ کر رہی تھی دل کو پتہ تھا کہ اس کے نزدیکیاں اسفند سے برداشت نہیں ہوتی۔اور اس وقت اسفند چاہ کر بھی دل کے نزدیک نہیں آسکتا تھا دل اس کی حالت کے مزے لے رہی تھی۔۔

دل آرام سے کھانا کھاؤ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو بہت ہنسی آرہی ہے میری حالت پر فکر نہ کریں کتنی دیر اپنی خیر منائیں گی۔ایک بار ٹھیک ہو جاؤ پھر میں آپ سے گن گن کر بدلے لوں گا اگر میں نے بھی آپ کی سانسوں پر پہرا نہ لگا دیا تو پھر کہنا۔

جب ٹھیک ہو جاوں تو دیکھا جائے گا فلحال مجھے آپ کی دھمکیوں سے ڈر نہیں لگ رہا آپ بھی تو مجھے اسی طرح سے تنگ کرتے ہیں۔۔

آج میری باری دل اسفند کی شرٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کے پیٹ اور چھاتی پر گدگدی کر رہی تھی۔۔

دل مت تنگ کرو قسم سے بہت ماروں گا اسفند سے دل کے ہاتھوں کے لمس برداشت نہیں ہو رہے تھے۔۔۔مار کر دکھائیں بڑے آئے مارنے والے۔اسفند بیچارہ تو ہل بھی نہیں رہا تھا کہ کہیں دل کو دوبارہ پینا شروع نہ ہو جائے۔۔

مگر دل اپنی مستیوں سے باز نہیں آرہی تھی۔دل کی بچی مجھے اتنا ہی تنگ کرو جتنا بعد میں برداشت کر لو۔اسفند نے ہنستے ہوئے دل کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ سے تھام لیا تھا۔۔دل اسفند کو ہنستے ہوئے دیکھ کر دل پر سکون ہو گئی تھی۔۔

دل نے اس دوران ایک بار بھی بے بی کا نام نہیں لیا تھا وہ اسفند کو اپنی محبت میں الجھا کر اس کا موڈ ٹھیک کر رہی تھی۔۔وہ دونوں بہت دیر تک محبت بھری باتیں کرتے رہیں۔۔دل اسفند کو تنگ کر رہی تھی مگر اسفند کا دل کا تنگ کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

اس کے بعد اسفند اٹھ کر چیئر پر بیٹھ گیا تھا رات کافی ہو چکی ہے۔۔آپ سو جائیں مجھے بھی نیند آرہی ہے دل آپ سو جاؤ میں آپ کا یہاں پر بیٹھ کر ہی خیال رکھوں گا۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔

ٹھیک تو تب ہو نگی جب آپ میرے ساتھ گھر چلیں گی فی الحال آپ آرام سے سو جائیں۔ نہیں اسفند آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی آپ پچھلے دو تین دن سے سوئے نہیں ہے۔اب کون سی مجھے نیند آجانی ہے۔۔۔ مطلب ۔۔۔مطلب یہ کہ مجھے آپ کے بنا نیند نہیں آتی آپ کو پتہ ہے۔آجائیں میرے ساتھ بیٹھ کے ایک سائیڈ پر آپ بھی سو جائیں۔۔دل کو اسفند کے بیمار ہونے کی فکر تھی کہ کہیں وہ نیند سے بیمار نہ پڑ جائے۔۔

ہاہا۔اسفند قہقہ لگا کر ہنسا تھا میری معصوم دل کیوں اپنی جان کو مشکل میں ڈال رہی ہو آپ کے ساتھ سونا ایسا ہے جیسے بلی کو دودھ کی رکھوالی رکھنے کو کہا جائے میری جان میں یہاں پر ہی ٹھیک ہوں مجھے آپ کو ٹھیک کر کے گھر لے کر جانا ہے آپ کے ساتھ سو کر یہاں پر اپنا گھر نہیں بسانا۔۔۔۔

ہ○○○○○○○○○

آپ کے ساتھ سو کر نیند کس کمبخت کو آنی ہے۔اسفند میری جان آپ خود پر کچھ دن کے لیے کنڑول رکھ کر میرے ساتھ سو جائیں کرے۔دل اسفند کی نقل اتار کر اسے جان بول رہی تھی۔کیونکہ اسفند دل کو پیار سے جان کہہ کر بلاتا تھا۔۔دل انسان بن جاؤ آپ کو بہت مذاق سوجھ رہے ہیں یہ جان آپ مجھے گھر چل کر بولنا پھر اگر آپ کی جان نہ نکالی تو میرا نام بھی اسفند شہریار نہیں ہے۔۔

گھر پر تو آپ کی سانسیں رک جاتی ہیں میرے قریب آنے سے پھر تو آپ سے آنکھیں تک نہیں ملائی جاتی مجھ سے۔۔وہ سب پرانی باتیں ہیں اسفند شہریار اس دل کو اب آپ سے ڈر نہیں لگتا۔دل کو اسفند کی حالت پر رحم آرہا

تھا۔بتاؤں پھر آ کر کہ آپ کو ڈر لگتا ہے یا نہیں۔اسفند اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

ہاں بتائیں کیا کر لیں گے میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے دل کو اسفند کی محبت پر اس قدر ناز تھا کہ وہ کبھی بھی دل کو تکلیف پہنچانے کے لیے اپنی حد کراس نہیں کرے گا۔اس لیے دل اسفند کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سینہ تان کر بول تھی۔۔

دل کی بچی کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں ایک منٹ سے پہلے آپ کی سانسیں پی سکتا ہوں ایک منٹ سے پہلے آپ کو اپنے حد سے زیادہ قریب لا سکتا ہوں۔ایک منٹ سے پہلے آپ کو خود میں سمیٹ سکتا ہوں۔ایک منٹ سے پہلے آپ کو سسکنے پر مجبور کر سکتا ہوں ایک منٹ سے پہلے آپ کو اپنی محبت بھری شدتیں محسوس کروا سکتا ہوں اسفند اپنا چہرہ دل کے بے حد قریب اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔اس کے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا اس کی

آواز اتنی رومینٹک لگ رہی تھی جسے دل ہمیشہ کہتی تھی کہ آپ کی آواز ایسے لگتی ہے جیسے آپ نے نشہ کیا ہو۔

اب آنکھیں کھولو اور سلطان راہی بن کر مجھے جواب دو دل نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔اب بتاؤ کہ آپ کو مجھ سے ڈر لگتا ہے یا نہیں اسفند کی جان آنکھیں کھولیں۔

اور میری طرف دیکھیں اب آپ کی بولتی اور آنکھیں دونوں ہی بند کیوں ہو گئی ہیں،دو سیکنڈ پہلے تو آپ بڑی سلطان راہی بن کر ڈائیلاگ مار رہی تھی۔

اب آپ کی جان آپ کے پاس کھڑا ہے تو آپ کو شرم آرہی ہے بس دل بے بی اتنی سی بہادری تھی۔

دل کے ماتھے کو چومتا ہوا مسکرا کر بول رہا تھا۔اب وہ دل کے نرم ملائم گالوں کو اپنے انابی لبوں سے چوم رہا تھا۔اب اس کی خوبصورت بند پلکوں کو

چوم رہا تھا اب باری اس کے کیوٹ سے ناک کی تھی جو اسفند کو بہت پیاری لگتی تھی جب وہ اسے سنگھوڑ کر بچوں کی طرح باتیں کرتی تھی۔

اب نشانہ اس کی گردن تھا وہ بیڈ سے نیچے کھڑا ہوا دل کی گردن پر جھکا اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا دل نے سسک کر اپنا ہاتھ اسفند کے کاندھے پر رکھ کر کاندھے کو زور سے دبایا ہوا تھا۔ اسد کی اتنی سی قربت نے دل کی سانسیں تیز کر دی تھی وہ آنکھیں بند کر کے لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔ اسفند اب بہکنے لگا تھا وہ بڑی مشکل سے اپنا آپ سنبھال کر پیچھے ہوا تھا۔

مگر اس کے نظر دل کے لبوں پر پڑ چکی تھی وہ بے اختیار ہو کر دل کے لبوں پر جھکا گیا تھا۔ دل کی نازک سی پنکھڑیوں سے نمی کو چوستے ہوئے وہ بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کرتا ہوا پیچھے ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ آنکھیں بند کر کے

کرسی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے گہری سانسیں لے رہا تھا دل کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔

وہ بیٹھا بیٹھا اچانک سے پھر اٹھ کر دل کے لبوں پر جھک گیا۔اسفند کی تشنگی اسے پر سکون ہونے نہیں دے رہی تھی وہ تو ویسے ہی دل کو دیکھ کر ہمیشہ بہکا ہوا رہتا تھا۔آج تو اسے دل سے دور ہوئے دو دن اور دو راتیں ہو گئی تھی۔تو ایسے میں اسفند کا بہکنا تو لازم تھا۔

دل جو آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی اچانک سے پھر اسفند کے لبوں کو محسوس کر کے اسفند کے کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر چپ چاپ اسفند کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔اسفند نے نرمی کے ساتھ دل کے لبوں کو اپنی قید میں لے رکھا تھا۔

اسفند کافی دیر کے بعد اپنی پیاس بجھا کر پیچھے ہٹا تھا۔وہ الگ بات تھی کہ اس کی پیاس ابھی باقی تھی اس کے بے لگام جزبات اپنی محبت کو پوری طرح سے اپنی دسترت میں چاہتے تھے۔ مگر اسفند اپنے جزباتوں سے مجبور ہو کر اپنی جان کو کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کر سکتا تھا۔

دل جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ یار کیوں بار باریوں میرے صبر کا امتحان لیتی ہو۔اسفند بڑی بے بسی سے دل کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھر کے بولا تھا۔ آپ ایک کام کریں آپ سامنے والے صوفے پر جا کر سو جائے۔کیوں اب آپ کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔بس ختم ہو گئی آپ کی بہادری۔جی ہو گئی آپ تو ایک منٹ سے بھی پہلے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔مجھے اپنے اپریٹ کے سٹچز نہیں تڑوانے۔

اچھی بات ہے اگر اتنی سی کیئر فل رہو گی تو فائدے میں رہیں گی۔۔ورنہ مجھ سے تو آپ اچھی طرح سے واقف ہے۔اسی لیے بول رہا تھا کہ مجھے تنگ مت کرو۔اور آرام سے سو جاؤ۔

اب سوئے ہوئے شیر کو جگاؤ گی تو وہ کچھ نہ کچھ کھانے کو تو مانگے گا نا۔اور جب اس کے سامنے اس کی من پسند خوراک ہو گی تو وہ تو ٹوٹ پڑے گا۔

اوپر سے شیر اگر دو دن بھوکا بھی ہو تو کیا خاک خود پر کنٹرول کرے گا۔۔ویسے بھی شیر کا کام نہیں ہوتا کہ وہ خود پر کنٹرول کرے۔۔یہ شیر تو آپ کو دیکھ کر ویسے ہی بہک جاتا ہے۔اور آج تو شیر کو آپ نے خود ہی اکسایا ہے کہ وہ آکر آپ کو کھائے۔۔۔

آپ خود کو شیر بول رہے ہیں دل نے ناک سنگھوڑ کر آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے ایک ادا سے کہا تھا۔ نہیں میں آپ کو شیر کی خوراک بول رہا ہوں وہ قہقالگا کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔آپ کو پتہ ہے آپ بہت گندے ہیں۔ہاں پتہ ہے، ٹھیک ہو کر گھر چلیں پھر آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کتنا گندا ہوں پچھلے نو مہینوں سے آپ کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آیا ہوں۔ کیونکہ آپ کی حالت قابل رحم تھی۔

جب آپ کی حالت قابل رحم تھی میں نے آپ سے بہت نرمی سے پیش آیا ۔اب میری حالت قابل رحم ہے آپ گھر چل کر حساب برابر کرنا وہ آنکھ کو دباتے ہوئے مسکرایا تھا۔ جس سے اس کے ڈمپل بہت نمایاں ہو گئے تھے وہ مسکراتا ہوا کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔دل کو اس کو دیکھ کر رشک آ رہا تھا کہ وہ خوبصورت شخص اس کی ملکیت تھا۔

اسے رب نے اس کی قسمت کی لکیروں میں لکھ دیا تھا وہ اس کا محرم تھا۔ جس کو دیکھ کر ہزاروں لڑکیاں اس پر مرتی تھی۔۔ وہ شخص اس پر اپنی جان چھڑکتا تھا۔ جو ہزاروں لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا دل اس کے خوابوں کی رانی تھی۔

اتنے پیار سے میری طرف مت دیکھو دل ورنہ میں پھر سے آپ کی سانسیں روک دوں گا پھر مت کہیے گا کہ میں بہت گندا اور ظالم ہوں۔ وہ سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا دل کو اپنی طرف غور سے دیکھتے ہوئے دیکھ کر بولا تھا۔ میں تو آپ کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی دل نے صاف جھوٹ بول کر اپنا چہرہ دوسری طرف گھما لیا تھا اسفند اس کے جھوٹ پر مسکراتے ہوئے صوفے پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا تھا۔۔

۔ 00000000000

مسکان روم میں آجاؤ یا آج رات بچوں کے پاس ہی رہنے کا ارادہ ہے اسد جو کافی دیر سے مسکان کا روم میں انتظار کر رہا تھا اب اسد نے فون کر کے مسکان

کو آنے کا کہا تھا۔اسد بچے جاگ رہے ہیں اور وہ جے انٹنڈ نہیں دے رہے مسکان نے من مناتے ہوئے کہا تھا۔کیونکہ اس سے پتہ تھا کہ اسد کا موڈ خراب ہونے میں ٹائم نہیں لگتا۔۔

مسکان یہ میرا مسئلہ نہیں ہے اگلے پانچ منٹ کے اندر آپ روم میں ہونی چاہیے۔مگر اسد۔اسد مسکان کا جواب سنیں بھی نہ ہی فون بند کر چکا تھا۔۔اللہ میاں یہ کیا چیز دی ہے آپ نے مجھے۔تین بچوں کا باپ ہو کر اپنے لیے کمپر ومائز کرنے کے لیے تیار نہیں ہے یہ بندہ۔

مسکان آسمان کی طرف منہ کر کے بڑھ بڑا رہی تھی دونوں نرسز مسکان کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔۔مسکان نرسز کو ہنستا ہوا دیکھ کر شرم سے اٹھ کر روم سے جانے لگی تھی۔مسکان نیچر وائز بہت شرمیلی تھی۔

آپ لوگ بچوں کا خیال رکھیں مجھے کچھ کام ہے وہ بچوں کو زبردستی نرسس کو پکڑاتے ہوئے روم سے باہر آگئی تھی۔ہمیشہ مجھے ہی شرمندہ کرواتے ہیں کچھ دیر اگر صبر کر کے آرام سے سو جاتے تو کیا ہو جاتا وہ اپنے منہ میں بڑ بڑاتے ہوئے اپنے روم کی طرف آرہی تھی۔اچانک اس کو بازو سے پکڑ کر کسی نے اسے کھینچ کر دیوار سے لگا دیا تھا۔

مسکان کی ڈر کے مارے چیخ نکلی تھی جس کو سامنے والے شخص نے منہ پر پر اپنا ہاتھ رکھ کر روک دیا تھا۔باہر کی زیادہ تر لائٹیں بند تھی۔کیوں کہ رات کافی ہو رہی تھی۔مسکان تو آج بچوں کے ساتھ ہی سونا چاہتی تھی جب سے اسد اور مسکان کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہوا تھا۔مسکان ایک رات بھی اپنے بچوں کے ساتھ نہیں سوئی تھی۔

بے شک وہ سارا دن بچوں کے ساتھ ہوتی تھی مگر وہ رات کو بچوں کے ساتھ سونا چاہتی تھی اس لیے جان بوجھ کر بچوں کے روم سے نہیں آرہی تھی۔۔ کہ شاید اسد کو ترس آجائے اور وہ اسے بچوں کے ساتھ سونے دے۔۔

اب اتنی رات گئے یہ کون سی مصیبت تھی مسکان کو سمجھ نہیں آرہی تھی مسکان اندھیرے میں اس شخص کا ٹھیک سے چہرہ بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ مگر گھبراہٹ سے اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ آرہا تھا۔وہ شخص اس کی گردن پر جھک کر اپنے لبوں کے لنگز چھوڑ رہا تھا۔

اب مسکان کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ۔یہ اسد تھا جس کی خوشبو کو ہزاروں لوگوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

اوراس کے لمس سے تو اتنی آشنا تھی کہ اس کے لب لگتے ہی وہ سمجھ گئی کہ یہ اسد خان ہے۔ وہ اسے دیوار کے ساتھ پن کیے ہوئے کھڑا اس کے گردن پر اپنے لبوں کی لمسوں کی بارش کر رہا تھا۔ اسد آپ نے تو مجھے ڈرا کے رکھ دیا ہے یہ کوئی طریقہ ہے۔ پتہ ہے میں کتنی ڈر گئی تھی میں نے کہا پتہ نہیں کون ہے جو اتنی رات کو ایسی حرکت کر سکتا ہے۔

یہ اسد خان کا گھر ہے اور اسد خان کی بیوی ہو آپ کسی کی اتنی جرائت اور اوقات نہیں کہ وہ ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی سکے کرنا تو دور کی بات ہے۔ میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا آپ کسی شخص کا گھر کے اندر آنے کا سوچ کیسے سکتی ہیں۔

اور آپ کے اتنے قریب ہو کر آپ کی سانسوں کو پینے کا حق صرف میں رکھتا ہوں اس لیے خانم آپ فضول میں ہی ڈری ہیں۔اور آپ یہ کیا بڑبڑاتی ہوئی آرہی تھی کہ مجھے سکون نہیں ہے مجھے آرام سے سوجانا چاہیے تھا مجھے صبر کرنا چاہیے تھا۔وغیرہ وغیرہ۔تو کیا آپ میری ساری باتیں سن رہے تھے۔جی جب اپ روم سے نکلی تھی تو میں آپ کے پیچھے ہی کھڑا تھا مگر آپ بڑبڑانے میں اتنی مصروف تھی کہ آپ نے میری طرف دیکھا ہی نہیں۔

میرا دل بچوں کے ساتھ سونے کو کر رہا تھا مگر آپ نے بلایا تو مجھے غصہ آگیا تھا اس لیے منہ سے نکل گیا۔مسکان نے دھیمے دھیمے لہجے میں اپنا موقف بیان کیا۔۔میری جان آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ آپ کے شوہر کو نیند نہیں آتی آپ کے بناوہ اپنے گالوں کو مسکان کی گالوں پر رہ کر رہا تھا اسد کی ہلکی ہلکی داڑھی مسکان کے ملائم گالوں پر چب رہی تھی۔اسد آپ بڑے ہے بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں۔آپ کے معاملے میں میں بھی بچہ ہوں۔

خانم سارا دن آپ بچوں کے ساتھ رہتی ہیں میں نے کب منع کیا ہے کہ آپ اپنے بچوں سے پیار نہ کریں سارا دن رہا کریں ان کے ساتھ اور ان پر اپنی محبت اور ممتا نچھاور کیا کریں

مگر پلیز جب میں آفس سے گھر آجاتا ہوں تو مجھ سے تو جانے کی کوشش بھی مت کیا کریں آپ کو پتہ ہے میں سارا دن آفس میں کام کرتے ہوئے منٹ گنتا رہتا ہوں کہ کب وہ ٹائم آئے جب میں اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنی پرنسس کی طرف چلوں۔

وہ نیچے جھک کر مسکان کو اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بول رہا تھا اسد پلیز آج رات کے لیے مجھے بچوں کے ساتھ سو جانے دینا۔ میرے 15 منٹ کے لیکچر میں آپ کو اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ مجھے آپ کو اپنے پہلو میں

لیے بنا نیند نہیں آتی آپ میرے دل کا سکون ہو اور مجھے بے سکون ہو کر نہیں سونا آپ کے بغیر اس لیے اب آپ کوئی مزاحمت کھڑی نہیں کریں گی۔۔

مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا کہ آپ میری اتنی سی بات بھی نہیں مان سکتے مسکان نے غصے سے کہا اور اپنا پھولا کر دیوار کی طرف پھیر لیا۔ خان کی جان آپ کی ہر بات مان سکتا ہوں کہو سینہ چیر کر اپنا دل نکال کر آپ کی ہتھیلی پر رکھ دوں۔ آپ کی تسلی کے لیے۔۔

اسد منا کیا تھا نا کہ مجھ سے اس طرح کی باتیں مت کیا کریں۔۔ تو پھر آپ بھی مجھ سے اس طرح کی باتیں مت کیا کریں جس طرح آپ کو میرے منہ سے میرے لیے ہی غلط سن کر تکلیف ہوتی ہے اسی طرح میرے دل کو بھی

بہت تکلیف ہوتی ہے آپ کے دور ہونے سے اتنی سی بات اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ میری راتوں کو پر سکون کرنا آپ پر فرض ہے۔۔

پورا دن ہوتا ہے آپ کے پاس اپنی ممتا لوٹانے کے لیے شوق سے لٹایا کریں اور رات کو بیوی بن کر اپنا فرض نبھایا کریں جو اللہ نے آپ پر فرض کیا۔

راتوں کو اپنی محبت اپنے شوہر پر لٹایا کریں۔جو آپ کے بس کی بات نہیں ہے آپ کی تو آنکھیں نہیں کھلتی میرے سامنے محبت آپ نے مجھ پر خاک اڑانی ہے۔اسد مسکان کو بیڈ پر لیٹا کر اسی پوزیشن میں اس کے اوپر ڈھیر ہو گیا ۔۔مسکان نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لی تھی۔
اس بیچارے کی کون سی اسد نے سننی تھی جو وہ کچھ اور بولتی ہے۔ٹھنڈی آہیں مت بھریں صبح اپنے بچوں کے پاس سو جانا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں صبح بدل تو نہیں جائیں گے۔خان اپنی زبان سے کبھی نہیں بدلتا یہ آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔آپ کو پتہ ہے کہ میں نے آپ کو صبح بچوں کے پاس سونے کی اجازت کیوں دی ہے۔۔۔۔۔۔۔کیوں دی ہے۔۔۔۔تاکہ مجھ سے آپ کا یہ اترا ہوا چہرہ نہیں دیکھا جاتا آپ کا دماغ تو آپ کے بچوں میں لگا ہوا ہے تو اس بنا دماغ والی خانم کا کیا میں اچار ڈالوں۔

مگر اب آپ میری اس نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا مسکان ورنہ آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے اپنی قیمتی لمحوں کی وصولی کرنا کتنی اچھی طرح سے آتا ہے۔۔کوئی فائدہ نہیں اٹھاؤں گی پلیز اب دھمکیاں دینا بند کریں۔اچھا جی اجازت ملتے ہی اب آپ کا موڈ اور دماغ دونوں ٹھیک ہو گئے ہیں۔میرے لالچی بچوں کی لالچی ماں۔وہ ہنستے ہوئے مسکان کے کاندھے سے شرٹ کو ہٹا کر وہاں پر اپنی کی اپنی محبت کی مہر لگا رہا تھا۔۔پہلے آپ مجھے بتائیں کہ میرے

بچوں نے آپ کیا لالچ دیکھایا ہے۔لالچی بچے میری بیوی کو مجھ سے چھین کر لے جانا چاہتے ہیں۔یہ لالچ نہیں تو اور کیا ہے۔

پرنسس۔۔ہمم۔۔۔اپنا فیورٹ ڈائلاگ بولنا شروع کردو

۔۔۔مطلب۔۔۔اسد پلیز اسد پلیز وہ منہ اور کر کے کھلکھلا کر ہنسا تھا۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی آپ اپنی بیوی کا یوں مزاق اڑا رہے ہیں۔مذاق نہیں اڑا رہا میں تو آپ کو یاد کروا رہا ہوں کہ آپ کا فیورٹ ڈائیلاگ بولنے کا ٹائم شروع ہو گیا ہے۔۔

آپ جس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں میرا اسد پلیز کہنا ہی بنتا ہے آپ کے تو بے لگام ہاتھوں کو کہیں چین ہی نہیں ملتا۔۔چین تو میرے دل کو بھی نہیں ملتا وہ آپ کو کیوں نظر نہیں آتا وہ کہتا ہوا مسکان کمر میں ہاتھ ڈال کر کروٹ

لیتا ہوا اس کو اپنے اوپر لے آیا تھا اسد نے اس کی زپ کو کھول کر آنکھ ماری تھی۔

یہ بھی میری ہاتھوں کا قصور ہے ان کو ہی چین نہیں ملتا اسد کا اشارہ زپ کی طرف تھا مسکان نے اسد کو گھور کر دیکھا تھا۔ہائے دل فریب قاتل حسینہ یوں دیکھ کر اپنے عاشق کی جان لینے کا ارادہ ہے۔۔

ویسے عاشق ہے تو اسی لائق اس کی جان ہی لی جائے مسکان نے کو اسد کی گردن کو دباتے ہوئے کہا تھا میری خانم آپ کو میری جان لینے کی اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

زپ تو میں کھول چکا ہوں اگر آپ کی باقی کی پوشاک بھی اپنی جگہ سے ہل جائے تو عاشق تو آپ کی اس خوبصورت سراپے سے ہی مر جائے گا وہ کھل

کھلا کر ہنستے بولا تھا۔جو اس نے زبان سے کہا تھا وہ اپنے ہاتھوں سے وہ کر کے دکھا رہا تھا۔

مسکان کی شرٹ کو اس کے کاندھے تھے سر کا کر وہاں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اپنی جیت کو دکھانے کے لیے اس نے مسکان کی کمر پر چٹکی کاٹی تھی اسد کے سخت ہاتھوں کی چٹکی سے مسکان کی نازک سی کمر پر نشان پڑ گیا تھا ۔۔درد سے مسکان کی سسکی نکلی تھی جس کو اس دشمن جان نے اپنے لبوں سے روک لیا تھا۔۔مسکان کے فرار ہونے کے سارے راستے بند کر کے اسد کو جو دلی تسکین ملتی تھی وہ اس وقت اس کے چہرے پر نظر آ رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

OOOOOO۔

اسفند آپ مجھے گھر لے کر کب چلیں گے دل نے آج صبح سے یہ رٹ لگا

کے رکھی ہوئی تھی دل جب ڈاکٹر آپ کو اپنی مرضی سے چھٹی دیں گے تو

میں آپ کو گھر لے کر جاؤں گا ویسے مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کو یہاں پر

پرابلم کیا ہے اسفند اس کے پاس بیٹھ کر پیار سے بول رہا تھا۔

آپ کو نہیں پتہ کہ مجھے کیا پرابلم ہے وہ اپنی سوچ چھوٹی سی ناک کو اوپر چڑھا

کر غصے سے بول رہی تھی نہیں مجھے تو نہیں پتا کہ آپ کو یہاں پر کیا پرابلم

ہے۔آتے جاتے وہ نرسس آپ کو گھورتی رہتی ہیں۔

اور آپ اتنے معصوم ہیں کہ اپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ مجھے یہاں پر کیا

پرابلم ہے دل کی جیلسی دیکھ کر اسفند کھلکھلا کر ہنسا تھا ماشاءاللہ تو میری جان

کو ان نرسس سے جیلسی فیل ہو رہی ہے۔

جیلس ہوتی ہے میری جوتی مجھے تو آپ پر غصہ اثر رہا ہے آپ کو مجھ پر غصہ

کس لیے آ رہا ہے گھورتی تو میری طرف نرسز ہیں میں تھوڑی ان کو گھورتا

ہوں جو آپ کو مجھ پر غصہ آ رہا ہے۔

اسفند مجھے اور غصہ مت دلائیں آپ مجھ سے دور رہ کر بات کریں اسفند جو دل کے چہرے کے پاس چہرہ کر کے بیٹھا ہوا تھا دل ہاتھ سے اس کو پیچھے کرتے ہوئے غصے سے منہ دوسری طرف موڑ کر بولی تھی۔

ٹھیک ہے پھر میں ان نرسس کے پاس ہی چلا جاتا ہوں جو کم سے کم مجھے دیکھ کر گھورتی تو ہیں۔۔ جا کر دکھائیں جان لے لوں گی آپ کی وہ اسفند کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولی۔۔ لے لو جان قسم سے میں تو چاہتا ہی یہی ہوں کہ آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں اور میری جان لیں۔۔ پیچھے ہٹیں ٹھر کی انسان۔ اسفند کو اپنے اوپر جھکتا ہوا دیکھ کر دل نے شرم سے اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔

پاس آتا ہوں تو میری جان آپ آنے نہیں دیتی دور جاتا ہوں تو جانے نہیں دیتی خود مجھے دیکھتی نہیں ہے کسی اور کو مجھے دیکھنے دیتی نہیں ہے آخر چاہتی کیا ہے۔ اگر کوئی میری طرف دیکھے تو آپ کیا کریں گے۔ اس کی آنکھیں

نکال لوں گا اسے جان سے مار دوں گا اسفند کا لہجا سخت ہوا تھا۔۔میرا بھی یہی سب کچھ کرنے کا دل کرتا ہے جب کوئی لڑکی آپ کی طرف دیکھتی ہے۔اور جب کوئی آپ کے ڈمپلز کو گھورتی ہے تو مجھے زہر لگتی ہے۔

چلو میری جان نے یہ تو مانا کہ آپ کو میرے ڈمپلز سے عشق ہے اب بات کو گھمائے مت اب جب بھی کوئی لڑکی آپ کے ڈمپلز کو دیکھے تو آپ فورن سے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ لینا۔اوکے اگر میری جان کہیں تو میں نقاب لگا لیا کروں گا اسفند نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔دل اصلی والا غصہ چڑ گیا تھا آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی میری بلا سے جس کے پاس مرضی جائے جس مرضی اپنے ڈمپلز دیکھائے چاہیں تو اپنے ڈمپلز کی کسس بھی کروا دینا۔۔۔۔اومائی گاڈ اتنا غصہ میری جان مجھے کسی کی طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے میں کسی کی کس پر لعنت بھیجتا ہوں مجھ سے تو میری جان کو دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی۔۔۔

اور اگر مجھے کوئی دیکھتا ہے تو اس میں میرا قصور تھوڑی ہے اگر میں کیسی کی طرف دیکھوں تو آپ میری جان لے لینا۔۔آپ اپسیٹ نہ ہوں میں پوری کوشش کروں گا کہ میرے ڈمپل کوئی نہ دیکھے اسفند کہتے ہوئے مسکرایا تھا ۔دل نے گھور کے اسفند کی طرف دیکھا تھا۔

آپ جا کر ڈاکٹر سے۔ات کر کے مجھے گھر لے کر چلے۔اوکے کرتا ہوں بات اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔اتنے میں نرس دل کی میڈیسن لے کر روم میں داخل ہوئی تھی اور آتے ہی اس کی نظریں اسفند پر مرکوز تھی۔۔

دل نے کھا جانے والی نظروں سے اس نرس کی طرف دیکھا تھا دل کی جیلسی دیکھ کر اسفند کی ہنسی رک نہیں رہی تھی اس لیے وہ اپنا رخ کھڑکی کی طرف کر کے فون کان سے لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔بس میڈیسن دیکھ کر روم سے جب باہر گئے تو واپس دل کے پاس اکر بیٹھ گیا تھا دل کے چہرے پر اس وقت بھی

بہت غصہ نظر آرہا تھا۔دل اب تو اپنا منہ ٹھیک کر لو دیکھو میں تو اچھے بچوں کی طرح اپنا منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔آپ جا کر ڈاکٹر سے پوچھیں مجھے گھر جانا ہے۔

دل نے اسفند کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔دل اندر سے بہت بے چین تھی اپنے بے بی کو دیکھنے کے لیے ملنے کے لیے مگر وہ اسفند سے پوچھ نہیں سکتی تھی اس لیے دل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح اپنا غصہ ظاہر کرے۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ روم میں مسکان اور اسد داخل ہوئے تھے۔دل کا چہرہ کھل اٹھا تھا مسکان کی گود میں دل کا بے بی تھا۔السلام علیکم اسد نے اتے ہی بڑا پر جوش سلام کیا تھا اسد دل سے ملنے کے بعد اسفند کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا مسکان دل کے پاس کھڑی ہوئی تھی مسکان نے دل کا بے بی اس کی گود میں دیا تو دل نے بے اختیار اپنے بی بی کے ماتھے سے پیار کرتے ہوئے چوم لیا تھا۔

دل کی انکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی اپنے بچے کو دیکھ کر دل بے بی کے ہاتھ چوم رہی تھی اس کی نازک سی گالوں کو ہاتھ لگا لگا کر خوش ہو رہی تھی دل کے گال بلش کر رہے تھے خوشی کے مارے۔۔میں ابھی ڈاکٹر سے مل کر اتا ہوں اسود اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا تھا بنا بی بی کو دیکھے ہوئے دل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔یہ دیکھ کر کہ اسد نے بالکل بھی اپنے بچے کی طرف نہ دیکھا اور نہ ہی پیار کیا تھا۔

اسد دل کو روتا ہوا دیکھ کر اسے سمجھا رہے تھے۔دل بیٹا آپ کو اس طرح سے ہمت نہیں ہارنی میں نے آپ کو پہلے ہی اگاہ کیا تھا کہ اسفند اتنی آسانی سے جو بات اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اسے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا۔دل اگر آپ اس طرح سے بیٹا ہمت ہار کر بیٹھ جائیں گی تو رونے سے تو کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے اسفند ٹھیک ہو جائے گا مگر اس سے تھوڑا وقت دو

آخر یہ اس کا خون ہے اولاد ہے اس کی زیادہ دیر تک وہ اس سے دور نہیں رہ پائے گا۔۔۔

مگر آپ اس طرح سے مایوس ہو جائیں گی تو کیسے چلے گا بھائی انہوں نے ایک بار بھی بے بی کی طرف دیکھا تک نہیں ہے۔بھائی آپ کو پتہ ہے وہ تو میرے منہ سے بچے کا نام تک نہیں سننا چاہتے نہ ہی خود بے بی کے بارے میں کوئی بات کرتے ہیں۔۔مجھے دکھ ہو رہا ہے ہمارا بے بی یہ سب کچھ ڈیزرو نہیں کرتا دل ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔میرا بچہ پریشان نہیں ہو وہ بے بی کو دیکھے گا بھی اور پیار بھی کرے گا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا آپ نے تو ابھی سے ہمت ہار لی ہے۔۔دل کو ڈاکٹر نے گھر جانے کی اجازت دے دی تھی مسکان اور اسد ان کو گھر تک چھوڑنے آئے تھے۔۔

بھائی پلیز مجھے معاف کر دیں میں دل کا خیال نہیں رکھ پائی مسکان جاتے ہوئے اور شرمندگی کے ساتھ اپنے گھر سے معافی مانگ رہی تھی مسکان بیٹا کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ لگتا ہے کہ اس حادثے کا قصور وار میں آپ کو سمجھتا ہوں۔تو آپ نے اپنے بھائی کو بہت غلط سمجھا ہے۔

مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میری بہن بہت ذمہ دار ہے بس وہ حادثہ دل کے نصیب میں تھا اس لیے پیش آگیا اور اس دن میں آپ سے بالکل ناراض نہیں تھا میں اپنے آپ سے ناراض تھا کہ میں کہیں نہ کہیں دل کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا ہوں۔۔

دل کا بچپنا میری آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا میں تو کبھی دل سے بھی توقع نہیں کرتا تھا کہ وہ خود کا خیال رکھیں کسی اور سے توقع کیا کرتا۔م۔۔آپ خود کو قصور نہ سمجھنا چھوڑ دیں اسفند مسکان کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی بہن کو گلے لگا لیا۔۔

دل اپنی بی بی کو گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی جب روم میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ دو خواتین تھی دل سمجھ نہیں پائی کہ وہ کون ہے۔۔

دل یہ دونوں کیئر ٹیکرز ہیں ان کو کافی ایکسپیرینس ہے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کا یہ بے بی کا خیال رکھیں گے آپ بے بی ان کو دے دیں بے بی کے روم کو میں نے مریم سے کہہ کر ریڈی کروا دیا تھا۔اسفند یہ اکیلا کیسے رہے گا ۔۔اکیلا کہاں ہے یہ دونوں کیئر ٹیکرز اس کے ساتھ رہیں گی اور آپ بھی جا کر دیکھتی رہنا۔۔

دل کچھ اور کہنا چاہتی تھی مگر اسے اسد اور مسکان کی بات یاد آگئی کہ فی الحال اسفند کو بالکل بھی بے بی کے بارے میں فورس نہیں کرنا اور اسے اپنی ساری توجہ اسفند پر دینی ہے اس لیے دل نے بنا بحث کیے ہوئے بے بی کو کیئر ٹیک کر کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

جیسے جیسے کیئر ٹیکر بے بی کو لے کر روم سے باہر جا رہی تھی دل کو ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے سینے سے کو چیر کر اس کا دل نکال کر اپنے ساتھ لے جا رہا ہو۔۔ مگر دل نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی کیونکہ وہ خود پر ضبط کر کے ہمیشہ کے لیے اپنے بیٹے اور اسفند کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی تھی اس لیے وہ اس وقت کوئی ایسی بے وقوفی اور نادانی نہیں کرنا چاہتی تھی جس کی وجہ سے بے بی اور اسفند کے بیچ میں دوری اور بڑھتی۔

اسے لگتا تھا کہ پہلے بھی اس کی بے وقوفی کی وجہ سے اسفند اور بے بی کے بیچ میں دوری پیدا ہوئی ہے اگر وہ اپنا خیال رکھتی اور کھلونے سے پھسل کر گرتی نہ اس کی جان کو خطرہ ہوتا اور نہ اسے لے کر اسفند ہو پوزیسیو ہو کر اپنے ہی بے بی سے دور ہوتا دل اب خود کو سمجھدار اور میچور بنانے کی پوری کوشش کر رہی تھی وہ اسفند پر ضرورت سے زیادہ توجہ اور ایکسٹرا پیار دے رہی تھی ۔۔۔دل نے اپنی کوشش جاری رکھی ہوئی تھی وقت تیز رفتار گھوڑے کی

طرح دوڑنے لگا تھا دل کی ڈاکٹر نے اسفند کو دل سے زیادہ نزدیکیاں بڑھانے سے منع کیا ہوا تھا۔۔

ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق تین مہینے تک دل کو کیئر کی بہت زیادہ ضرورت تھی اسفند دل کی بہت اچھی طرح کیئر کر رہا تھا کہیں بھی کوئی کسر نہ رہ جائے اسفند کی طرف سے یہ پوری کوشش تھی وہ دل کی میڈیسن سے لے کر ڈائٹ تک خود خیال رکھ رہا تھا۔۔دل۔۔جی صبح تیار رہنا آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے۔جی ٹھیک ہے۔اسفند کہہ کر واش روم میں نہانے چلا گیا تھا۔اسے آفس کے لئے تیار ہونا تھا۔۔

آج دل کی ڈلیوری کو تین مہینے پورے ہونے والے تھے۔دل اب جلدی سے ڈاکٹر کی اجازت لے کر اپنے گھر کو سنبھالنا چاہتی تھی۔

دل اب خود کو بالکل ٹھیک محسوس کر رہی تھی اس لیے وہ اسفند کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی تھی۔وہ فارغ بیٹھ بیٹھ کر بہت بور ہو چکی تھی۔

اسفند نے بالکل اسے مریض بنا کر رکھ دیا تھا۔۔

ایک تو اسفند اسے کچھ کرنے دیتا تھا اور اوپر سے دھمکی یہ دیتا تھا کہ پہلے بھی اس نے اپنی غفلت سے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا تھا اس لیے اب وہ کوئی بھی لاپرواہی نہیں چاہتا۔دل نے آج اللہ کا شکر کیا تھا کہ ڈاکٹر کے مطابق تین مہینے جو اس نے کیئر فل ہو کر گزارنے تھے وہ پورے ہو چکے ہیں۔۔اسفند نے ان تین مہینوں میں دل کی کیئر کسی چھوٹے بچے کی طرح کی تھی پورا دن وہ روم کا کیمرا اوف نہیں کرتا تھا آفس میں بیٹھ کر وہ دل کی ہر حرکت پر اس کی نظر ہوتی تھی۔

دل کی ڈائٹ کا اس نے اس تین مہینوں میں پورا خیال رکھا تھا دل جس کی وجہ سے اس کا جسم پلے بھرا بھرا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت خوبصورت لگنے لگی تھی۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ اسفند ٹاول سے سر پونچھتے ہوئے واش روم سے باہر آیا تو دل کبرڈ سے اسفند کے کپڑے نکال رہی تھی آپ کے آفس کے لیے کپڑے نکال رہی ہوں میں خود نکال لوں گا آپ آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔میں اب ٹھیک ہوں تو آپ مجھے کام کرنے دیں پلیز۔اچھا جی بس آج رات تک کا وقت دیں مجھے ایک بار ڈاکٹر سے مل کر واپس آجائیں پھر آپ مجھے بتانا کہ آپ کتنی ٹھیک ہو گئی ہیں۔

اسد نے دل کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اس سے خود کے قریب کرتے ہوئے اپنی نشیلی آنکھوں سے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔چھوڑے مجھے آپ کے

کپڑے نکالنے ہیں۔۔۔نہ چھوڑوں تو ویسے بھی پچھلے تین مہینوں سے آپ کو چھوڑ ہی تو رکھا ہے اب تو باری آپ کو پکڑنے کی ہے۔بہت آزادیاں منالی ہیں میری جان نے اب ذرا خود کو میری قربت کے لیے تیار رکھیں۔۔
اور دماغی طور پر تیار بھی رہیے گا مجھ سے کسی طرح کی نرمی کی امید مت رکھنا وہ دل کی گردن پر لب رکھتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔۔

آہ آہ۔۔۔اسفند مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔مجھے بھی روز درد ہوتا ہے جب آپ میرے پہلو میں لیٹی ہوتی ہے میری باہوں کے گھیرے میں میری سانسوں کے نزدیک پوری طرح سے میری دسترس میں ہوتی ہیں۔
مگر میں آپ کو حاصل نہیں کر سکتا تھا میری جان آپ کو اندازہ ہے کہ جب آپ میری سانسوں کے نزدیک آتی ہیں تو اسفند کا دل کس قدر بہکا ہوا ہوتا ہے۔اس بہکے ہوئے دل کو سنبھالنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔۔

آپ کو اندازہ ہے کہ میرے بے لگام جذبات مجھے بار بار آپ کو اپنی دسترت میں لینے کے لیے اکساتے تھے۔ان کو روکنا میرے لیے کتنا مشکل تھا۔اور آپ ہیں کہ اتنی سی تکلیف سے آہیں بھرنے لگی ہیں۔

اسفند کی جان خود کو اب تھوڑا مضبوط کریں۔۔اسفند نے دل کی گردن پر اپنے لبوں سے بہت زوردار لو بائٹ لی تھی جس کی وجہ سے دل کی آہ نکلی تھی۔۔بیچاری کی آہ کچھ غلط بھی نہیں تھی کیونکہ دل کی دودھ جیسی گوری اور نازک گردن پر لال دائرہ فورا نمایا ہونے لگا تھا۔۔وہ دل کے گالوں پر اپنے گال رب کر رہا تھا۔۔بہت دوری برداشت کرلی ہے دل کل ڈاکٹر سے آپ کی ہیلتھ کا اوکے والا سائن ملتے ہی مجھے میری جان پوری طرح سے اپنی دسترت میں چاہیے۔اسفند کی نزدیکیاں اور سرگوشیاں دل کو شرما کر سمٹنے پر مجبور کررہی تھی۔۔۔دل کے شرم سے لال گال اسے اور بھی جاذب نظر بنا رہے تھے۔۔۔

میری جان باقی کا آپ کل رات کو شرما لینا میں آپ کو بہت سارے موقع دوں گا شرمانے کے جب میں اپنی حسرت پوری کروں گا تب آپ اپنے شرمانے کا شوق پورا کر لینا وہ دل کے لبوں پر جھک کر اپنی پیاس بجھاتا ہوا پیچھے ہٹا تھا پیاز تو نہیں بجھی۔ مگر وہ اس سے زیادہ دل کے نزدیک نہیں ہو سکتا تھا۔۔

کیونکہ اسے دل کی ہیلتھ بہت عزیز تھی اور اس سے زیادہ دل کے نزدیک ہونے کا مطلب تھا اسفند کا بہکنا جسے کو اس نے بڑی مہارت سے پیچھے ہو کر روک لیا تھا۔۔۔

دل اب بھی شرمائی ہوئی کبرڈ کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔۔آؤ اور مجھے آفس کے لیے تیار کرو۔۔۔اسفند مرر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔دل اس کی شرٹ لے کر اس کے پاس آئی۔وہ صرف پینٹ اور بنیان میں کھڑا ہوا تھا وائٹ کلر کی سلیولیس بنیان میں اس کا خوبصورت کثرتی جسم بہت جاذبِ نظر لگ رہا تھا

اس کی بنیان سے نظر آنے والے سینے کے بال اس کی مردانہ شخصیت پر بہت جچ رہے تھے۔پہناؤ مجھے وہ بازو کھول کر کھڑا ہوا دل کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دل نے اسفند کی بیک سائیڈ پر کھڑے ہو کر پہلے اسے ایک بازو پہنایا پھر شرٹ کا دوسرا بازو پہنا کر اب وہ اس کے سامنے کی طرف آگئی تھی۔۔

اب وہ شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی اسفند اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہوا اس کا شرمایا ہوا ہوا چہرہ دیکھ کر اپنے انا بھی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔ اسفند کی انگلیوں کی حرکتیں دل کو بٹن بند نہیں کرنے دے رہی تھی پلیز ایک جگہ پر آرام سے کھڑے رہیں۔دل اپنے کاندھوں کو ادھر ادھر کرتے ہوئے جھنجلا کر بولی۔۔میں تو اپنی جگہ پر ہی کھڑا ہوں اسفند کی جان آپ ہی ہلے ڈلے جا رہی ہیں۔۔۔

اسفند آپ کی انگلیوں سے مجھے گدگدی ہو رہی ہے مت کریں۔۔اسفند دل کی کمر پر اپنی ہاتھوں اور انگلیوں کے کرتب دکھا رہا تھا۔۔جس کی وجہ سے دل بیچاری کبھی ادھر کو ہوتی تو کبھی ادھر کو اسفند اس کی حالت کے مزے لے رہا تھا۔۔

اب نہیں آپ مجھے جان کہہ کر بلائیں گی اور مجھ پر اپنا پیار نچھاور کریں گی ان تین مہینوں میں تو آپ نے مجھ پر بہت محبتوں کی بارش کی ہے اب ذرا کل سے اپنی محبت کی بارشیں جاری رکھیے گا میں آپ کو محبت کی بارشوں کا اپنے جزباتوں کے طوفان سے جواب دوں گا۔

۔تیار ہو کر آفس جائیں آپ کو دیر ہو رہی ہے دل اسفند کے سینے پر ہ دونوں ہاتھ رکھ کر اسفند کو پیچھے کرتے ہوئے شرمائی ہوئی روم سے باہر بھاگنے لگی تھی۔۔

ادھر آیئے کہاں جا رہی ہیں جانے اسفند بہت بھاگ لیا آپ نے اسفند د شہر یار کی محبتوں سے اب میں ہر ایک لمحے کا سود سمیت حساب لینے والا ہوں۔

میں تو آپ کو کوئی حساب نہیں دوں گی جو راتوں کو آپ مجھے اپنی کسس سے سونے نہیں دیتے تھے۔ وہ سب کیا تھا آپ تو اتنے شریف بن رہے ہیں جیسے میں پچھلے تین مہینوں سے آپ سے بہت دور تھی۔

حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا پوری رات آپ مجھے اپنی باہوں میں کس کے مجھے سانس تک تو لینے نہیں دیتے تھے اور نہ آپ کے ان بے چین ہونٹوں کو بھی سکون تھا۔ اور ایسے معصوم بن رہے ہیں جیسے آپ کو مجھ سے بہت دور رکھا گیا ہو۔ بہت باتیں بنانی آگئی ہیں۔ واپس روم میں آؤ بتاتا ہوں آپ کو کہ میں نے کیا کیا ہے۔

دل آپ کو کل اگر میں نے آپ کی سانسیں پی آپ کی بولتی نہ بند کی تو میرا
نام بھی اسفند شہریار نہیں ہے وہ دل کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگا
تھا۔ مگر دل نے پھرتی دکھا کر روم کا دروازہ کھول لیا کر روم سے باہر بھاگ
گئی تھی۔اور جاتے ہوئے اسفند کو ٹھینگا بھی دکھا کر گئی تھی۔

دل خود اپنی شامت کو دعوت دے رہی ہو یاد رکھنا صرف آج رات تک کا ہی
وقت ہے آپ کے پاس۔اسفند نے آئی برو اٹھا کر انگلی دکھاتے ہوئے کہا
تھا۔۔آپ کو کیسے پتہ ہے کہ ڈاکٹر سب اوکے ہی کہے گا۔۔وہ جاتے ہوئے
باہر سے بولی تھی جس طرح آپ بھاگ دوڑ کر رہی ہیں۔مجھے پتہ ہے کہ
آپ بالکل ٹھیک ہیں اور ڈاکٹر اوکے ہی بولے گی۔۔

ٹھیک ہے کل کی کل کو دیکھی جائے گی فی الحال تو میں کچن میں جا رہی ہوں
میڈ سے آپ کے ناشتے کا پوچھنے کے لیے وہ ہنستے ہوئے جاتے جاتے بول کر
چلی گئی تھی۔۔اسفند اپنے بالوں میں ہاتھ مارتا ہوا ہنس رہا تھا۔۔اسفند کی

جان آج کی رات بھاگ لو جتنا دور بھاگ سکتی ہو۔۔ذرا میری باہوں میں تو آؤ اگر ایک ایک لمحے کا حساب برابر نہ کروں تو پھر کہنا۔

بہت عیاشیاں کر لی ہیں میری کانچ کی گڑیا نے وہ ہنستے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔اب میری شدت برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔جی مسس اسفند شہریار آپ اب فزیکل طور پر بلکل ٹھیک ہیں اور آپ اپنی شادی شدہ لائف کو انجوائے کر سکتی ہیں ڈاکٹر نے اوکے کا سائن دے دیا تھا۔۔اور یہ کچھ ملٹی وٹامن ہیں جو آپ نے ریگولر تین ماہ تک کھانے ہیں۔

ڈاکٹر کی ہدایت لینے کے بعد اسفند دل کو لے کر گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا تھا اسفند کے لب شرارتی انداز سے مسکرا رہے تھے۔۔دل ایک کام کرنا کہ آج آپ ملٹی وٹامن کی ڈبل ڈوز کھا لینا۔۔کیوں۔۔دل نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔کیونکہ آج رات آپ کو زیادہ طاقت کی ضرورت پڑے گی۔۔مجھے

سہنے کے لیے وہ کھلکھلا کر ہنسا تھا۔بہت بے شرم ہیں آپ۔دل شرما کر میرر کے باہر دیکھنے لگی تھی۔

ابھی میں نے کون سی بے شرمی دکھائی ہے دل میڈم ذرا گھر تو چلے ساری بے شرمیاں تو ابھی میں نے اپنے معصوم سے دل کے اندر ہی چھپا کر رکھی ہوئی ہیں۔

اسفند نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگایا تھا آرام سے سیدھا دیکھ کر گاڑی چلائے دل نے شرما کر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

جب آپ سامنے بیٹھے ہوں تو میرا دھیان کہیں اور کیسے جا سکتا ہے وہ حد سے زیادہ شرارتی انداز میں بول رہا تھا ایک ہاتھ سٹیرنگ پہ رکھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے وہ دل کے لبوں کو سہلا رہا تھا۔

اسفند۔۔۔بولو اسفند کی جان۔۔۔۔آپ آرام سے گاڑی نہیں چلا سکتے۔۔نہیں بالکل بھی نہیں چلا سکتا۔۔۔بہت آرام کر لیا ہے آپ نے

اور میں نے اب آپ مجھے کوئی بھی آرڈر پاس نہیں کر سکتی اب میری باری ہے آرڈر دینے کے اور آپ کا فرض ہے میرا حکم ماننا وہ دل کی حالت دیکھ مسکرا یا رہا تھا۔

اسفند کا اشارہ کس طرف تھا دل کو اچھی طرح سمجھ نہیں آرہا تھا میں آپ کا کوئی حکم نہیں ماننے والی۔۔ یہ تو گھر چل کر پتہ چلے گا کہ آپ میرا حکم مانتی ہیں یا نہیں۔۔ میں نہیں مانوں گی تو میں زبردستی منوالوں گا۔۔ میں روم سے بھاگ جاؤں گی میں پکڑ لاؤں گا میں سو جاؤں میں اٹھالوں گا میں آپ کو بہت ماروں گی میں آپ کو بہہہہہت پیار کروں گا آپ بہت گندے ہیں۔

آپ بہت اچھی ہیں اسفند کے پاس دل کی ہر بات کا جواب موجود تھا چپ کیوں ہو گئی اور کچھ بتائیں مجھے کچھ نہیں بتانا آپ سے کوئی جیت تھوڑی سکتا ہے۔

تو پھر کیوں خواہ مخواہ میں اتنی مشقت کر کے اتنے سارے الفاظ ضائع کیے ہیں۔۔۔۔۔ غلطی ہو گئی معاف کر دے دل اپنی جان چھڑوا رہی تھی۔ معافی نہیں سزا ملے گی معافی والا دور گیا دل میڈم۔۔ اب تو ہر غلطی کی سزا ہی ملے گی۔ آپ کو پتہ ہے آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔

وہ کیسا لگا کر ہنسا تھا۔ اسفند کے ارادے دیکھ کر دل کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی مگر اسفند کے لیے تو آج ایسے تھا جیسے صبح عید ہو اور وہ چاند رات کی خوشیاں منا رہا ہو۔

دل چاہتی تھی کہ راستہ لمبا ہو جائے اور اسفند چاہتا تھا کہ وہ منٹو میں اپنے روم میں پہنچ جائے۔۔

وہ دل کی قربت کے لیے جتنا بے قرار تھا دل اسفند کی بے قراریاں دیکھ کر اتنی ہی سہمی ہوئی تھی۔ دل کی ساری بدمعاشیاں اس وقت ہوا میں گل ہو گئی تھی۔

اس کو اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ اس کا کیا حشر ہونے والا ہے اسفند کی شدتوں اور چاہتوں سہنادل کے لیے آسان نہیں تھا۔۔

اسفند کی نظریں دل سے ہٹ نہیں رہی تھی۔وہ بار بار دل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔دل نے اسفند کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا منہ دوسری طرف کرنے کی کوشش کی تھی۔

اسفند نے گاڑی کی بریک لگادی تھی۔وہ دل کی سیٹ پر جھک کر دل کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔وہ پری شدت والی کس کرنے کے بعد پیچھے ہٹا تھا۔۔

دل کا شرم کے مارے براحال تھاوہ تو یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اسفند بیچ راستے میں کچھ ایسا بھی کر سکتاوہ الگ بات تھی کہ گاڑی جس جگہ سے گزر رہی تھی وہ سنسان سی جگہ تھی۔۔

اسفند آپ کتنے بے شرم ہیں کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔اسفند کی جان اگر آپ میری بے تابیاں دیکھ لیں تو آپ کا تو مرن ہی ہو جانا ہے۔۔

اگر میرا بس چلے تو میں گاڑی کو اڑا کر ہمارے روم میں لے جا کر لینڈ کروا دوں اسفند ہنستے ہوئے اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ دل کی نظر بھی بار بار اسفند کے ڈمپلز پر جا رہی تھی۔۔

وہ ہنستا ہوا کسی سنت کا شہزادہ لگتا تھا اس کی پرسنلٹی بہت پر کشش تھی۔اس کا دودھ کی طرح گورا دمکتا ہوا رنگ اس پر ہلکی ہلکی داڑھی اور اکڑا ہوا مغرور چہرہ اور جب وہ ہنستا تو ڈمپلز اور بھی گہرے ہو جاتے اور دیکھنے والے کا اس پر مر مٹنے کو دل کرتا تھا۔۔

وہ شہزادہ اس وقت اپنی شہزادی پر فدا ہو رہا تھا۔دل میرے ڈمپلز کو چوری چوری مت دیکھو پورا موقع دیا جائے گا آپ کو ان پر اپنا حق جمانے کا اسفند کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ دل کو اسفند کے ڈمپلز بہت اچھے لگتے ہیں۔اس لیے وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑ تا رہتا تھا۔ویسے اگر آپ چاہیں تو میری طرح آپ بھی یہاں بیچ راستے میں اپنا شوق پورا فرما سکتی ہیں۔۔

کہیں تو میں گاڑی کی بریک لگاؤں۔۔اسفند اللہ کا واسطہ ہے کچھ تو شرم کر لے۔دل شرم کے مارے لال ہو رہی تھی۔بیچاری کا بس نہیں چل رہا تھا کہ چلتی گاڑی سے نیچے اتر جائے اور اسفند کا بس نہیں چل رہا تھا گاڑی کو یہی پر روک کر اپنا بیڈروم سیٹ کر لے۔۔

میں نے تو آپ کو افر کی ہے پھر مت کہیے گا کہ میں ظالم ہوں اور آپ کو آپ کے شوہر کی خوبصورت ٹمپل سے دور رکھتا ہوں۔۔خوش فہمی ہے آپ کو

کہ آپ کے ڈمپلز بہت خوبصورت لگتے ہیں مجھے تو بالکل بھی اچھے نہیں لگتے جیسے گالوں پر گڑھے

پڑے ہوئے ہوں دل کو اور کچھ نہیں سوجا تو اس نے ڈمپلز کی توہین کرنی شروع کر دی تھی۔۔۔ مگر یار لڑکیوں کو تو میرے ڈمپلز بہت پسند ہیں ۔۔اگر وہ دل تھی تو سامنے مقابل میں بھی اسفند شہریار تھا۔

ان کو تو میرے ڈمپلز بہت اچھے ہیں اور ان کا دل کرتا ہے کہ وہ میرے ڈمپل پر کس کر لیں کر لیں۔۔۔ کر کے دکھائیں میں منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔

دل نے اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر غصے سے اسفند کی طرف دیکھا تھا۔۔

اگر ان کو اچھے لگتے ہیں تو ان کو کس کرنے دینا چاہیے آپ کو تو اچھے لگتے نہیں ہیں۔۔اور کیا کہا آپ نے وہ جیسے کیا لگتے ہیں گڈے لگتے ہیں تو پھر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے اگر کوئی لڑکی میرے ڈمپلز پر کس کر لے تو۔۔

اسفند اگر ایک اور بار آپ نے یہ لفظ دوبارہ بولا تو قسم سے میں آپ کو اٹھا کر گاڑی سے نیچے پھینک دوں گی۔۔

اسفند قہقہ لگا کر ہنساں تھا آپ کے بازو میں اتنا دم ہے کہ آپ اسفند شہریار کو گاڑی سے اٹھا کر نیچے پھینک سکیں۔۔۔بہت دم ہے اب آپ اپنے منہ سے نام لے کر دیکھیں کسی اور کا۔

اسفند نے دل کو تنگ کر کر کے اس کا غصہ ساتھ میں آسمان پر چڑھا دیا تھا وہ جو کرنا چاہتا تھا اس میں وہ کامیاب ہو چکا تھا دل ہمیشہ غصے میں چڑ کر وہ کرتی تھی جو وہ اس سے کروانا چاہتا تھا۔۔۔

ـــOOOOOOOOO

کہاں جا رہی ہو اسفند دل جاتی ہوئی کے ہاتھ کو تھام کر بولا۔ چینج کرنے جا رہی ہوں اگر اجازت ہو تو کر لو۔ دل جو اسفند کے ارادے دیکھ کر گھبرائی ہوئی تھی۔ اسفند کو ہر بات کا الٹ ہی جواب دے رہی تھی۔۔ ہاں اجازت ہے چینج کر لو مگر کہیں جانے کی اجازت نہیں ہے یہیں پر میرے سامنے چینج کرو اسفند شٹ اپ بے شرمی مت دکھائیں اور میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے واش روم میں جا کر چینج کرنا ہے۔ بے شرمی کی بچی مجھے اچھی طرح سے پتہ ہے کہ آپ چینج کرنے کے بہانے دو گھنٹے تک واش روم سے باہر آنے والی نہیں ہے۔

آپ کی چالاکیاں مجھے بہت اچھی طرح سے سمجھ میں آتی ہیں دل آج کی رات کوئی بھی پنگا مت لینا مجھ سے ورنہ انجام کی ذمہ دار آپ خود ہو نگی۔۔ میں تو پنگا لوں گی کیا کر لیں گے۔ سوچ لو ایسا کچھ کروں گا کہ اس اپنے آپ

سے بھی نظر نہیں ملا پائیں گی۔ان تین مہینوں میں میں نے آپ کی خدمت کر کر کے آپ کی جان بنائی ہیں۔

اس جان کو مجھ پر بھی حلال کر دو کنجوس لڑکی۔اوہوں اسفند آپ کا مصلہ کیا ہے۔اسفند نے دل کے چیکس پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا کاٹا تھا جس کی وجہ سے دل چیخی تھی۔ مصلے تو بہت سارے ہے میری جان آپ کون کون سے حل کر سکتی وہ بتائیں۔۔میں آپ کا کوئی بھی مصلہ حل نہیں کر سکتی آپ مجھے چینج کرنے کے لیے جانے دیں۔

دل آپ کی جھنجھلاہٹ کس لیے ہے آپ مجھے اگر اپنی زبان سے بتائیں گی تو بہتر ہو گا۔کوئی جھنجلاہٹ نہیں ہے بس مجھے جا کر چینج کرنے دے دل کی آنکھوں میں نمی اتری ہوئی تھی جسے وہ اسفند سے چھپانے کی کوشش کر رہی

تھی۔دل ہاتھ چھڑا کر واش روم میں جانا چاہ رہی تھی تا کہ آنسوں نہ دیکھ سکے اسفند نے اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔

دل کی پشت اسفند کے سینے سے لگی ہوئی تھی اسفند نے اپنے دونوں ہاتھ دل کے پیٹ پر باندھ ہوئے تھے دل اپنی زبان سے کہو کہ آپ کے دل میں کیا چل رہا ہے ایسا نہیں کہ میں آپ کے دل کے حال سے ناواقف ہوں۔

مگر مجھے میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں ہے دل آپ سانس بھی لیتے ہیں تو مجھے پتہ ہوتا ہے کہ یہ سانس خوشی کی ہے یا غم کی تو یہ کیسے آپ نے سوچ لیا کہ آپ کے دل میں اتنا کچھ چل رہا ہے اور میں انجان ہوں ان سب باتوں سے۔۔اسفند چھوڑے مجھے دل کی آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔

جو اسفند کے ہاتھوں کو بھگو رہے تھے۔۔دل مجھے افسوس ہے آپ پر نہیں۔
خود پر کہ میں اپنے پیار سے آپ کو اتنا بھی مطمئن نہیں کر سکا کہ آپ اپنے
دل کی بات مجھے بتا سکیں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے دل میں اتنی جگہ بھی نہیں بنا پایا کہ آپ
مجھ سے اپنا غم شیئر کر سکے مجھے لگتا ہے کہ میری محبت ہی ناکام رہ گئی۔وہ کہتا
ہوا دل سے پیچھے ہٹ کر تھا۔۔اسفند ایسا نہیں ہے آپ بہت اچھے ہیں وہ کہتی
ہوئی اسفند کے پیروں میں بیٹھ گئی۔دل کیا کر رہی ہو پاگل ہو گئی ہو۔۔اسفند
نے تڑپ کر دل کو کندھوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔۔
آپ کی جگہ میرے پیروں میں نہیں ہے میرے دل میں ہے میری سانسوں
میں بستی ہے۔آپ نے جرات بھی کیسے کی میرے پیروں میں بیٹھنے کی
۔۔اسفند نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا دل کے آنسوں تھے کہ تھمنے کا نام
نہیں لے رہے تھے۔

وہ روتے ہوئے کانپ رہی تھی دل منہ سے اگر بولو گی تو میں تمہارا درد بھی ختم کردوں گا کیونکہ آج کھیل سے لفظوں کا ہوگا میں بھی سننا چاہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں کیا سوچتی ہیں اسفند آپ ہمارے بے بی سے نفرت کیوں کرتے ہیں۔

آپ کا بے ی سے دور ہونا مجھے آپ سے دور کر رہا ہے۔۔آپ کو سن کر برا لگے گا مگر مجھے آپ کا قریب آنا برا لگنے لگا ہے۔

گڈ اور بولو اور کیا کیا سوچتی ہیں ہو میرے بارے میں اسفند نے ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے کہا تھا دل اسفند کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے روتی ہوئی بول رہی تھی۔۔اس دن میں اپنی غلطی کی وجہ سے گری تھی اس میں بے بی کا کوئی قصور نہیں تھا۔

آپ نے نہ بے بی کو دیکھا نہ تین مہینے میں کبھی اس کا نام رکھنے کا سوچا نہ کبھی بے بی کو گلے لگا کر پیار کیا اسفند آپ کیسے کر سکتے ہیں اپنی اولاد کے ساتھ ایسا۔۔آپ نے گھر آتے ہی مجھے میرے بے بی سے دور کر دیا۔
آپ کو پتہ ہے میں نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اپنے بے بی کو کیئر ٹیکر کے حوالے کیا تھا آپ کیوں اتنے بے رحم ہو گئے تھے اسفند۔۔

چپ کیوں ہو گئی دل اور بولو میں سننا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے دل میں میرے لیے کتنی نفرت چھپا رکھی ہے۔۔

اسفند آپ غلط الفاظ کا استعمال مت کریں میں آپ سے کبھی بھی نفرت نہیں کر سکتی ہاں میں آپ سے ناراض ضرور ہوں مجھے تکلیف ہوتی ہے جب آپ بے بی سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ مگر میں آپ سے کبھی بھی نفرت نہیں کر سکتی۔

کیوں غلط الفاظ کا استعمال کرنے کا حق صرف میری جان آپ کے پاس ہے آپ نے بھی تو یہی الفاظ کا استعمال کیا ہے نا کہ میں بے بی سے نفرت کرتا ہوں۔

کیسے سوچ لیا دل کہ میں اپنے خون سے اپنی اولاد سے نفرت کر سکتا ہوں وہ میرے جسم کا حصہ ہے اور آپ نے کبھی سنا یا دیکھا ہے کہ کوئی انسان اپنے ہی جسم کے کسی حصے سے نفرت کر سکتا ہے آپ نے کتنی آسانی سے یہ الفاظ بول دیا کہ میں بے بی سے نفرت کرتا ہوں۔۔

تو میں اور کیا سمجھوں اسفند میں نے تین مہینے میں جو محسوس کیا ہے وہی تو بولا ہے دل مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ اپنے اسفند کو صرف اتنا ہی سمجھ سکی ہیں ہاں یہ سچ ہے کہ جب آپ گری تھی تو مجھے لگا تھا کہ ابھی ہمیں بی بی پلان نہیں کرنا چاہیے تھا۔

کیونکہ دل اسفند آپ کے پیار میں اس قدر پاگل ہے کہ وہ آپ کی جان پر رسک نہیں لے سکتا۔ بڑے بڑے خطروں سے ٹکرا جانے والا اسفند شہریار۔ آپ سے اس قدر عشق کرتا ہے کہ وہ آپ کو کھونے سے ڈرتا ہے۔ آپ کے عشق نے مجھے بزدل بنا دیا ہے دل۔

میرے دل نے کچھ وقت کے لیے یہ سوچ ضرور لیا تھا کہ اگر میں بے بی پلان نہیں کرتا تو آج میری دل اس حالت میں نہیں ہوتی دل جب ڈاکٹرز نے آپ کی جان خطرے میں بتائی تو مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ میری سانسیں گھٹ رہی ہیں۔

مجھے ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا نظر آنے لگا تھا میرا دل کرتا تھا کہ میں اس دنیا کو آگ لگا دوں ہاں دل یہ سچ ہے کہ تب میں ہمارے بے بی کو بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

کیونکہ بے بی کی چاہت آپ کو تھی اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ جس کو چاہت تھی وہ نہیں دیکھ سکتی تو میں کیوں دیکھوں میں بھی اس کے ساتھ ہی دیکھوں گا۔۔

آپ کی حالت بگڑتی گئی اور میرے دل میں بھی بے بی کے لیے کوئی خاص محبت نہیں ابھر سکی کیونکہ اسفند کے دل کا دل تو آپ کی محبت سے اس قدر بھر ہوا ہے۔ کہ کچھ اور ڈالنے کی جگہ ہی نہیں ہے مگر دل جب ڈاکٹر نے کہا کہ آپ خطرے سے باہر ہیں۔

اور سب لوگوں کو میں نے گھر بھیج دیا تھا تو آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ نرسنگ ہوم میں بے بی کو دیکھنے کون جاتا تھا جب ڈاکٹر بے بی کے پیرنٹس میں سے کسی کو بلاتے تھے آپ تو بیڈ سے اٹھ تک نہیں سکتی تھی۔

تو ڈاکٹر کے بلانے پر بی بی کو دیکھنے کون جاتا تھا۔اور جب میں نے بے بی کو پہلی بار نرسنگ ہوم میں دیکھا تو میرا غصہ میری ناراضگی میری سوچ سب کچھ بدل گیا اس کا معصوم چہرہ دیکھ کر میرے دل نے پہلی بار ایک الگ احساس کو محسوس کیا تھا مجھے ایسے لگا جیسے میرے ہی وجود کا حصہ میری آنکھوں کے سامنے کھیل رہا ہو۔

دل اگر آپ بے بی کی ماں ہیں تو میں بھی بے بی کا باپ ہوں مانا کہ آپ جتنے جذبات میرے اندر نہیں ہونگے جیسا کہ آپ کو لگتا ہے۔مگر یار وہ میری بھی

اولاد ہے آپ نے کتنی آسانی سے بول دیا کہ میں بے بی سے نفرت کرتا ہوں

اسفند کو دل کا یہ الفاظ کھائے جا رہا تھا۔

اسفند بولے جا رہا تھا اور دل اس کے الفاظوں کو حیرت سے سن رہی تھی اور

خود پر شرمندہ تھی کہ اس نے اسفند کے بارے میں کتنا غلط سوچا اور رہی

بات بے بی کا نام رکھنے کی تو یہ تو ڈسائیڈ تھا نا کہ۔

اگر بیٹا ہوا تو اس کا نام عفان رکھا جائے گا اور اگر بیٹی ہوئی تو اس کا نام حوریا

رکھا جائے گا۔اس لیے میں نے بے بی کا نام برتھ سرٹیفکیٹ پر عفان اسفند

شہریار لکھوادیا تھا۔

اسفند نے لوکر سے سرٹیفکیٹ نکال کر دل کے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا۔
آپ نے تو اتنی بد گمانیاں پال رکھی تھی کہ اپنے ہی لاکر میں رکھے ہوئے بے
بی کے سرٹیفکیٹ کو نہیں دیکھ سکی۔۔

سرٹیفکیٹ پر عفان اسفند شہریار لکھا ہوا تھا۔دل سرٹیفکیٹ کو حیرت سے
ہاتھ میں پکڑ کر دیکھ رہی تھی۔ہاں رہی بات آپ کو بتانے کی یہ غلطی مجھ
سے ضرور ہو گئی ہے کہ میں نے آپ کو بتایا نہیں۔

اگر میں نے بتایا نہیں تو آپ نے کون سا اپنے دل کی بات مجھے بتائی تھی
۔میں نے آپ کو نہیں بتایا میرے پاس تو اس کا ریزن موجود ہے اور میرا
ریزن یہ تھا کہ میں آپ کو کے بدلاؤ کو دیکھ رہا تھا۔۔

اور میں دیکھنا چاہتا تھا کہ دل میرے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے مگر دل آپ تو میری سوچ کے بالکل بر عکس نکلی ہیں۔ مجھ سے اتنی بدگمان ہو گئی کہ یہ تک سوچ لیا کہ میں اپنی اولاد سے نفرت کرتا ہوں۔۔۔

اور خود پر جو آپ نے خول چڑھار کھا تھا پچھلے تین مہینوں سے۔ آپ ایکسٹرا میچور بن کر جو مجھ پر عنایتیں کر رہی تھی۔ کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔

آپ کو لگا کے اسفند شہریار کوئی دودھ پیتا بچہ ہے جسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا میری وہ لاپرواہ سی دل جس کو آپ نے خواہ مخواہ ایک چھوٹے خول میں بند کر دیا۔۔

اسفند شہریار کو کبھی بھی آپ میچور چاہیے نہیں تھی اگر ایسا ہوتا تو میں آپ پر سختیاں کر کے آپ کو میچورٹی کی طرف لا سکتا تھا۔۔

مگر اسفند کو تو ہمیشہ سے آپ کی لاپروائیاں معصومیت اور بچپنا ہی اچھا لگتا تھا جس کو آپ نے ختم کر دیا۔۔

اور آپ یہ سوچتی رہی کہ میں اتنا بے وقوف ہوں کہ مجھے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔اڑتے ہوئے پرندے کے پر گرنے والا اسفند شہریار اپنے محبوب کے بدلاؤ کو نہیں دیکھ پائے گا۔ کیا سوچ ہے تمہاری۔جب اتنی میں مجبور ہو گئی تھی کہ اتنا کچھ سوچ لیا تو۔

یہ بھی سوچ لیتی کہ آپ کی دل کی ہر دھڑکن سے واقف ہوں۔میں جانتا تھا کہ آپ کا دل میرے لیے تو دھڑکنا ہی بند کر چکا ہے۔آپ کا دل تو صرف آپ ے بے بی کے لیے دھڑکتا ہے۔۔

اس سے پیار کرنے کو آپ کا دل چاہتا ہے۔مجھ سے پیار اور نزدیکی صرف آپ نے مجبوری کے تحت رکھی ہوئی تھی۔تاکہ مجھے برا نہ لگے۔

دل حیرت سے اسفند کی ایک ایک بات سن رہی تھی اور اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا۔

میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ میرے بارے میں اتنا غلط سوچتی ہیں۔۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ اسفند شہر یار اتنا بچہ ہے کہ آپ پچھلے تین مہینوں سے جو اتنی میچور بنی ہوئی ہیں۔۔

مجھ پر اپنی محبتوں کی عنایت کرتی ہیں۔اور خود پر زبردستی کر کے یہ پریزنٹ کرواتی ہیں۔کہ آپ مجھ سے بہت محبت ہے۔اور آپ میری بہت کیئر کرتی ہے۔چپ چاپ بے بی سے لاپرواہ گھوم رہی ہیں۔اور آپ کو بے بی سے زیادہ میری فکر ہے۔

کیا لگتا ہے کہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آپ کیوں کر رہی تھی۔ کیا ثابت کرنا چاہتی تھی کہ میں بے وقوف ہوں اور آپ اتنی آسانی سے مجھے بے وقوف بنا سکتی ہیں۔

ایسی کون سی بات ہے دل جو آپ مجھے سے منوا نہیں سکتی مگر افسوس کہ آپ نے صرف سب کچھ دل میں سوچا مجھ سے شیئر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں تھی۔

اگر شیئر کر لیتی تو اتنی بدگمانیاں نہیں بڑھتی اور رہی بے بی سے ملنے کی بات تو جا کر اپنے بے بی کیئر ٹیکر سے پوچھیں کہ میں روز صبح آفس جانے سے پہلے بے بی سے مل کر جاتا تھا یا نہیں۔

آپ کو تو ڈاکٹر نے آرام کا بولا ہوا تھا۔ جب آپ دواؤں کہ زیر اثر گہری نیند میں سو رہی ہوتی تھی۔

تب میں آفس جانے سے پہلے بے بی سے مل کر جاتا تھا۔مجھے فکر تھی اپ دونوں کی۔

میں نے بے بی کو پہلے دن ہی کیر ٹیکرز کے حوالے اس لیے کر دیا ہے تاکہ آپ بالکل صحت منداور ٹھیک ہو سکیں۔اور اپنے بے بی کا خیال خود رکھ سکیں۔۔

مجھے آپ کی اور بے بی کی دونوں کی فکر تھی اس لیے میں نے تو اپنی طرف سے اچھا کرنے کی کوشش کی تھی مجھے نہیں پتہ تھا کہ بے بی کو کیئر ٹیکر کے حوالے کرنے کا آپ اس قدر غلط مطلب نکالیں گی۔

وہ دل سے دور ہو کر سامنے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھ گیا تھا ۔۔دل پتھر کی مورت بنے ہوئے کھڑی اسفند کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وہ اپنی سوچ پر شرمندہ تھی کہ اس نے کیسے اتنے پیارے شخص کے بارے میں اتنا غلط سوچ لیا۔

اسد بھائی کے سمجھانے کا مطلب کہیں بھی یہ تو نہیں تھا کہ وہ اسفند پر شک کرتی۔اسد بھائی نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ اسفند اتنی آسانی سے بات اپنے دماغ کے نہیں نکالتا۔۔۔

مگر میں نے تو سب کچھ صحیح کرنے کے بجائے سب کچھ خراب اور غلط کر دیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اسفند کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔ اسفند نے اس پر ایک نظر ڈالی اور اپنا چہرہ گھما کر دوسری طرف کر لیا تھا۔

اسفد کے یوں چہرہ گھمانے سے دل کے سینے میں ٹیس اٹھی تھی کیونکہ آج پہلی بار اسفند نے دل کی طرف دیکھ کر چہرہ اپنا رخ موڑا تھا۔اسے پتہ تھا کہ اس کی قصوروار وہ خود تھی۔اسفند پلیز مجھے۔۔۔دل پلیز اس وقت کچھ بھی

مت کہنا میرے پاس دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے معافی بھی نہیں۔۔دل کی بات کو کاٹتے ہوئے اسفند نے بڑی سرد مہری کے ساتھ یہ الفاظ بولے تھے۔۔

دل نے حیرت سے اسفند کی طرف دیکھا تھا اسے یقین نہیں آیا کہ یہ الفاظ اسفند نے بولے ہیں کیونکہ ایسا آج پہلی بار ہوا تھا کہ اسفند نے دل کو خود کے پاس آنے اور کچھ بولنے سے منع کر دیا تھا۔

وہ تو دل کی بے وقوفی کی باتوں کو بھی اتنے غور سے سنتا تھا۔۔دل نے دوبارہ بولنے کی کوشش کی تو وہ جھٹکے سے دل کے پاس سے اٹھتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔دل روتی ہوئی حیرت اور افسوس سے اسفند کو جاتا ہوا دیکھتی رہ گئی۔۔اسے کہاں عادت تھی ایسے لہجے کی وہ تو اسفند کی محبتوں کی عادی تھی۔

پچھلے پانچ گھنٹے سے دل اسد کا انتظار کر رہی تھی مگر اسفند روم میں واپس نہیں آیا تھا دل کو اسفند کی فکر ہونے لگی۔ دل نے اٹھ کر اسفند کو پورے گھر میں دیکھا۔۔ اسفند کہیں پر بھی نہیں تھا دل بے بی کے روم میں گئی۔

جہاں پر بے بی بڑے آرام سے اپنے بیڈ پر سو رہا تھا۔ دل نے کیئر ٹیکر سے پوچھا تھا کہ کیا بے بی کے پاپا روم میں آئے تھے۔۔ کیئر ٹیکر نے نو میم کہہ کر نہ میں سر کو ہلایا۔ اب دل کی پریشانی مزید بڑھنے لگی تھی۔ دل نے فون اٹھا کر کا نمبر ڈائل کیا۔

اسفند نے دل کی کال کو کٹ کر دیا تھا دل نے پھر سے نمبر ڈائل کیا آگے سے فون پھر کٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

اسفند آپ کو جتنا غصہ ہے آپ گھر آ کر مجھ پر نکال لیں۔ مگر پلیز میری کال اٹھائیں اور مجھ سے بات کریں دل نے وائس میسج چھوڑا تھا اسفند کے واٹسیپ نمبر پر۔۔اسفند نے دل کا وائس سین کر لیا تھا مگر ریپلائی نہیں دیا۔۔دل کو اب غصہ آنے لگا تھا اسے کہاں عادت تھی اسفند کا یہ روڈ بیہیویئر دیکھنے کی۔۔

اس کے ایک اشارے پر اپنی جان وارنے والا اسفند شہریار جب اس سے روٹ ہو گا تو دل کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھنا تو لازم تھی۔۔
دل جب سے اسفند کی زندگی میں آئی تھی اس نے تو صرف اسفند کی حد سے زیادہ محبت ہی دیکھی تھی جو دل کی ایک آواز پر اپنی جان چھڑکتا تھا اسفند کی اتنی سی بے رخی دل کی جان لینے کے لیے کافی تھی۔۔پلیز گھر واپس آئیں دل نے روتے ہوئے فون پر وائس میسج کر کے کہا تھا۔۔

اسفند چاہے جتنا بھی ناراض ہو مگر دل کی روتی ہوئی آواز کو سنا اسفند کی بس کی بات نہیں تھی۔دل کی روتی ہوئی آواز نے اسفند کے دل پر وار کیا تھا پتہ نہیں دل آپ میں ایسا کیا ہے کہ میں چاہ کر بھی آپ سے ناراض نہیں ہو پاتا آپ نے مجھے اپنے عشق میں اس قدر پاگل کر رکھا ہے۔۔اسفند چھت پر بیٹھا ہوا سگرٹ پی رہا تھا۔۔

دل کا یہ بولنا کہ اس کا قریب آنا اسے برا لگنے لگا ہے۔۔یہ جملہ اسفند کے دل میں تیر کی طرح چبا ہوا تھا۔اس درد کو کم کرنے کے لیے وہ سگرٹ کے دھوئے میں اپنے غم کو اڑا رہا تھا اس کے ارد گرد سگریٹ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے جن کو پی پی کر اس نے پھینکا تھا۔۔

اسفند نے واٹس ایپ پر وائس میسج پر رپلائی دیا تھا۔۔اگر آپ اپنا تھوڑا سا دماغ استعمال کریں گی تو میری جان میں آپ کو گھر کے اندر ہی مل جاؤں گا۔۔اسفند پلیز پہیلیاں مت بجھائیں اور مجھے بتائیں آپ کہاں ہیں میں نے آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ لیا ہے۔۔

اپنے دل سے پوچھیں کہ میں کہاں ہوں کیا آپ کے پیار میں اتنا بھی دم نہیں ہے کہ آپ مجھے ڈھونڈ سکیں۔۔۔یا پھر آپ مجھ سے پیار کرتی ہی نہیں ہیں صرف میں ہی پاگل ہوں آپ کے پیار میں۔۔اسفند نے دل پر طنز کیا تھا۔

اسفند آپ میرے پیار پر شک کر رہے ہیں۔ہاں بالکل شک کر رہا ہوں آپ مجھے ڈھونڈ کر اپنا پیار ثابت کر دیں۔اور میرے شک کو غلط ثابت کر دیں۔۔ٹھیک ہے اب تو میں آپ کو میں ڈھونڈ کر ہی رہوں گی۔

اور یہ ثابت کر کے دکھاؤں گی کہ میرا پیار آپ کے لیے کتنا سچا اور کتنا زیادہ ہے۔۔۔ وہ دونوں وائس میسج پر بات کر رہے تھے۔ دل اسفند کو دوبارہ سے پورے گھر میں ڈھونڈتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہی تھی کیونکہ چھت ہی وہ واحد جگہ تھی جہاں پر دل نے اسفند کو نہیں دیکھا تھا۔

دل سیڑھیاں چڑھ کر ٹیرس پر آگئی۔ اس کی امید کے مطابق اسفند وہی پر موجود تھا وہ کرسی پر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ کے اوپر رکھے ہوئے سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔ اس نے نظر اٹھا کر دل کی جانب دیکھا تھا۔ اسفند یہ کوئی طریقہ ہے آپ آدھی رات کو چھت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کی کتنی فکر ہو رہی تھی وہ اسد کے پاس آکر غصے سے بول رہے تھے۔

کتنی فکر ہو رہی تھی آپ کو میری بتائیں مجھے اس نے دل کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

دل لہراتے ہوئے اسفند کی گود میں گری تھی۔دل نے جلدی سے کھڑا ہونا چاہا تھا اسفند نے دل کو آنکھیں دکھا کر دانت پیستے ہوئے واپس اپنے گود بٹھالیا تھا۔۔

ابھی تک آپ کا دماغ خراب ہے بجائے اپنے شوہر پاس آنے کے دور جانے کی کوشش کر رہی ہے۔دل کیوں میرے صبر کو آزماتی ہیں ہو وہ دانتوں کو پیستے ہوئے ایک ایک لفظ کو چبا کر بول رہا تھا۔۔

آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ اس وقت آپ کے پاس مجھے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے معافی بھی نہیں۔۔بس میری یہ بات آپ کو سمجھ میں آگئی ہے

باقی جو میں نے اتنی لمبی تقریر کی ہے وہ آپ کے پلے نہیں پڑی وہ اپنا چہرہ دل کے بے حد نزدیک کرتے ہوئے بولا تھا۔

اتنا نزدیک کہ اس کے لب دل کے لبوں سے ٹکرا رہے تھے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھی وہ اس قدر کہ نزدیک تھا کہ اس کی سانسیں دل کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔

جو کچھ غصے سے میں نے منہ سے بولا وہ آپ نے سن لیا مگر میرے جذبات نظر نہیں آئے۔ وہ آپ سے چھپے ہوئے تو نہیں ہیں۔۔ یا جان بوجھ کر آپ دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔

یا پھر وہی سچ ہے جو آپ نے نیچے مجھ سے بولا ہے کہ اب آپ کو میرے قریب آنے سے نفرت ہونے لگی ہے۔۔

میں نے ایسا نہیں کہا کہ مجھے آپ کے قریب آنے سے نفرت ہونے لگی۔

میں نے یہ کہا ہے کہ آپ کے قریب آنے سے مجھے غصہ آتا ہے وہ چلائی تھی۔

دل چلاؤ مت چلانا مجھے بھی آتا ہے اسفند شہریار کیا بلا ہے آپ کو ابھی تک پتہ ہی نہیں جب ٹائیگر دھاڑتا ہے تو بڑوں بڑوں کی بولتی بند ہو جاتی ہے۔۔

آپ جیسی معصوم ہرنی کو تو میں اونچی آواز میں سانس بھی نہ لینے دوں۔ اگر آپ سے محبت کرتا ہوں تو اس کی قدر کرنا سیکھیے دل۔۔

وہ بلند آواز سے دھاڑا تھا اس کی دھاڑ سے دل کی سانسیں رکنے لگ گئی تھی دل نے ڈر مارے آنکھیں نیچے جھکاتے ہوئے اپنا سر اسد کے سینے سے لگالیا تھا۔۔

اسفند مجھ پر چلائیں نہیں مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے وہ روتے ہوئے بولی۔۔ڈرنے والے سے دور ہوا جاتا ہے اس طرح ڈر کر اسی کے سینے میں منہ نہیں چھپایا جاتا۔۔۔آپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں۔

ہر بات کی آپ کو سمجھ آتی ہے ہر بات پر آپ کا دماغ چلتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر شوہر ناراض ہو تو اسے کس طرح سے منایا جاتا ہے تو پھر سے چیخا تھا۔۔

میرا دل کیا چاہتا ہے اور آپ ایسا کیا کر سکتی ہیں جس سے میں مان جاؤں گا۔یہ جان کر بھی آپ انجان بنی ہوئی ہے ایک قدم میری طرف بڑھاؤ تو صحیح نکمی لڑکی۔۔

صرف میں ہی ہمیشہ آپ پر اپنا عشق ظاہر کیوں کروں آپ پر بھی فرض ہے کہ اپنے شوہر پر اپنی محبت ظاہر کرو۔۔اپنے بچے کے لیے تو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سینہ تانے ہوئے مجھے بہت کچھ بول گئی تھی۔۔

کل کی بنی ہوئی ماں کو ممتا کے سارے حقوق یاد ہیں
مگر شوہر کے حقوق یاد نہیں ہے۔۔جب اتنی میں مجور ہو گئی ہیں کہ اپنے بچے کے لیے شوہر سے جھگڑا کر سکتی ہیں تو پھر بیوی ہونے کے بھی پورے حق ادا کریں۔۔

اسفند اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر سختی اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔اسفند کے ہاتھوں کی سختی اس قدر تھی کہ دل کی ریڈ کی ہڈی میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا۔دل کے پیروں سے جان نکل رہی تھی اسفند کی گود میں بیٹھے ہوئے ڈر کے مارے مگر وہ چاہ کر بھی اسفند کے باہوں کے گھیرے سے بھاگ نہیں سکتی تھی۔۔

وہ کرسی پر اسے اپنی گود میں بٹھا کر اسے اپنی باہوں میں کسے ہوئے تھا۔وہ اسے اس قدر نزدیک کر کے بیٹھا ہوا تھا کہ وہ جب بھی بولنے کے لیے اپنے لب کھولتا تو۔اس کے لب بار بار دل کے منہ پر لگ رہے تھے۔

آج دل اسفند کا ایک نیا ہی روپ دیکھ رہی تھی اسفند چھوڑے مجھے لگتا ہے کہ آپ نے نشہ کیا ہوا ہے۔۔ہاں میری جان آج سچ میں میں نے نشہ ہی کیا جب آپ میرا نشہ پورا نہیں کریں گے تو میں کچھ تو ایسا کروں گا۔

جس سے میں خود کو پر سکون کر سکوں اسفند کے منہ سے یہ سن کر دل کا شک یقین میں بدل گیا تھا کہ اسفن نے سچ میں نشہ کیا ہوا ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا اس نے صرف سگرٹ ہی پیے تھے مگر آج وہ دل کو کوئی بھی صفائی پیش نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی آپ نے شراب پی ہے وہ غصے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہیں۔۔کیوں بھاگ رہی ہیں میری قربتوں سے اسفند نے دل کا ہاتھ کھینچتے ہوئے پھر سے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔ نہیں چھوڑوں گا جو کر سکتی ہو وہ کر کے دکھاؤ۔۔۔ مجھے اس وقت آپ سے کوئی بات نہیں کرنی وہ اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ آپ روم میں آ کر سو جائیں ہم صبح بات کریں گے۔۔

ٹائیگر کسی کے حکم کا پابند نہیں ہے آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے یا نہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے آپ سے بات کرنی ہے یہ امپورٹنٹ ہے۔

آپ مجھ سے کسی بھی طرح کی زبردستی نہیں کر سکتے سمجھے آپ۔۔ وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔ میری جان میں آپ سے زبردستی کر سکتا ہوں کیونکہ میں آپ پر زبردستی کرنے کا راہ حق رکھتا ہوں جب جہاں چاہوں آپ کی سانسوں پر پہرا بٹھانے کا حق حاصل ہے مجھے۔ آپ کی سانسوں سے لے کر روح تک رسائی حاصل ہے مجھے۔

آپ میری نرمیوں کا ناجائز ہی فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔بہت مل لیا آپ نے اسفند شہریار کی محبتوں سے چلیے آج آپ کو میں ٹائیگر کی شدتوں سے واقف کرواتا ہوں۔وہ دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسی پوزیشن میں اسے گود میں اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اسفند آپ ہوش میں نہیں ہیں مجھے نیچے اتاریں۔دل بچوں کی طرح ٹانگیں مار رہی تھی۔

اسفند شہریار کی زندگی میں جب سے آپ آئی ہیں تب سے اسفند شہریار ہوش میں آیا ہی کہاں ہے جو آج آپ مجھے میرے ہوش میں نہ ہونے کا گلا سنا رہی ہیں۔

پلیز مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے آپ مجھے نیچے اتار دیں ہم صبح بات کریں گے نادل اب اسفند کو بڑی نرمی کے ساتھ بول رہی تھی۔

اسفند کے ارادے اور اسفند کا لہجہ سن کر دل کی جان نکل رہی تھی اسفند آپ میری آنکھوں میں آنسوں نہیں نہ دیکھ سکتے نا دیکھیں میری آنکھوں میں آنسوں آرہے ہیں پلیز مجھے نیچے اتار دیں۔

دل کا حلق خشک ہو رہا تھا اسفند کی باتوں سے یہ تو سچ تھا کہ دل نے اسفند کو زیادہ تر نرمی سے پیش آتے ہوئے ہی دیکھا تھا۔۔

اور اب تو پچھلے ایک سال سے وہ حد سے بھی زیادہ نرمی سے پیش آرہا تھا پہلے دل پریگننٹ تھی تو اسفند نے دل کا بہت زیادہ خیال رکھا تھا۔کسی بھی طرح کی سختی وہ دل کے ساتھ نہیں کرتا تھا۔۔

اس کے بعد دل کے گرنے کی وجہ سے تین مہینے تک اس نے دل سے دوری بنا کے رکھی تھی کیونکہ ڈاکٹر کے بہت سخت آرڈرز تھے۔۔ مگر اب جب سب کچھ ٹھیک تھا تو آج کسی بھی صورت اسفند اپنے جذباتوں کو روکنے کے موڈ میں نہیں تھا اوپر سے دل نے فضول کی باتیں کر کے اسفند کو اتنا غصہ چڑھا دیا تھا کہ اب تو دل کی شامت آنا پکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل رونا بند کرو آج آپ کا رونا مجھ پر اثر نہیں کرے گا جب آپ کو میرا نزدیک آنا ہی برا ہی لگتا ہے تو پھر کیوں نہ میں اپنی من مرضیاں ہی کر لوں۔۔۔ دل کو بیڈ کے اوپر لیٹا کر وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔ دل جھٹکے سے اٹھی اور بچوں کی طرح بیڈ پر سکرول کرتی ہوئی بیڈ کی دوسری جانب جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اسفند کوئی ری ایکٹ کیے بنا آرام سے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے بیڈ پر پھینک کر اب اپنے جوتے اتار کر آرام سے رکھتا ہوا۔ واش روم کی طرف فریش ہونے جا رہا تھا۔

دل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چوروں کی طرح روم کے دروازے کی طرف جا رہی تھی اسفند نے پلٹ کر بڑے بڑے قدم اٹھاتے ہوئے آ کر دل کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا تھا۔۔

اسفند نے اتنی زور سے دل کی کمر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا دل کو لگ رہا تھا کہ آج تو اس کی ریڈ کی ہڈی کا ٹوٹنا کنفرم ہے۔۔ اسفند چھوڑے مجھے آپ پاگل ہو گئے ہیں۔۔

وہ اسفند کے ہاتھوں پر ناخن مارتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔دل پاگل تو میں آپ کے پیار میں پہلے سے ہی ہوں مگر دل اس طرح کی حرکتیں کر کے آپ مجھے اور بہکنے پر مجبور کر رہی ہیں۔۔۔۔

آپ کو اندازہ ہے کہ جب میں غصے میں بہکوں گا تو آپ کا کیا حشر ہو گا دل بڑے بڑے سانس لیتی ہوئی خود کو اب بھی چھڑوانے کی کشمکش میں لگی ہوئی تھی دل آپ اس طرح نہیں سدھر سکتی۔۔۔۔

اس نے دل کو بچوں کی طرح اپنے کاندھے پر اٹھا لیا تھا۔دل بھی بچوں کی طرح ٹانگیں مار رہی تھی اور اسد کی کمر پر اپنے نازک سے ہاتھوں کے مکے

بھی برسا رہی تھی گندے اسفند مجھے نیچے اتارے دل کی اس بچکانہ حرکت پر مسکرایا تھا جسے دل نہیں دیکھ پائی کیونکہ اس کا رخ پیچھے کی طرف تھا۔۔

آپ مجھے واش روم میں کیوں لے کر جا رہے ہیں مجھے نیچے اتارے۔۔ میری جان آپ کو میں گندے اسفند سے ملوانے لے کے جا رہا ہوں۔۔ وہ دل کو کاندھے پہ اٹھائے ہوئے واش روم میں لے آیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے باہر جانے دیں ہاں تاکہ آپ میرے باہر آنے سے پہلے روم سے فرار ہو جائیں۔۔۔ نہیں جاؤں گی پلیز مجھے جانے دے۔۔۔اپ پر یقین نہیں ہے دل بے بی۔۔ میں یہاں پر کھڑی رہ کر کیا کروں گی۔

میرے ساتھ شاور لیں گی نہائیں گی اور میں اپٹ کے ساتھ رومینس کروں گا وہ دل کو دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔یہ کوئی جگہ ہیں رومنیس کرنے کی۔۔۔

دل نے غصے سے اسفند کی طرف دیکھا تھا ہاں آپ جس طرح کے ڈرامے دیکھتی ہیں فلمیں دیکھتی ہیں آپ نے ان میں دیکھا نہیں کہ ہیر واور ہیر وئن ہمیشہ واش روم میں جا کر شاور کے نیچے ہی رومانس کرتے ہیں۔۔۔۔

ہر بات تو آپ ڈرامے اور فلموں کی فالو کرتی ہیں تو رومانس بھی ڈرامے اور فلموں والا ہی فالو کیا کرو۔

وہ دل کو بازو سے پکڑ کر زبردستی شاور کے نیچے لے آیا تھا۔۔اسفند پلیز مجھے جانے دے دل کی جان نکل رہی تھی اسفند کے ارادے دیکھ کر۔اسفند نے

دل کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگا کر سختی سے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شاور اون کر دیا تھا۔۔

ایک دم سے دل کے اوپر پانی گرنے سے دل کی آہ نکلی تھی اور وہ سمٹتی ہوئی اسفند کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے کھڑی تھی۔۔ وہ دل کی قمر پر ہاتھ کو اوپر کی لے جاتا ہوا ابھی زپ کھول چکا تھا۔ اس وقت پلیز نہیں کریں دل خود میں سمٹتی ہوئی من منائی تھی۔۔۔

کیوں نہ کروں ابھی بھی کوئی کسر باقی ہے اب بھی کوئی امتحان باقی ہے جو آپ میرا لینا چاہتی ہیں۔ دل اتنے مہینوں کے بعد تو آپ کو مجھ پر ترس کھانا چاہیے مگر آپ اب بھی وہی دل ہیں جسے میرا کوئی خیال نہیں ہے۔۔۔ اور دل کے بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے وہاں پر اپنے سلگتے ہوئے لب رکھتے ہوئے بولا۔

شاور کا پانی دل کے لبوں پر گرتا ہوا ایسا منظر پیش کر رہا تھا جیسے صبح کے وقت گلاب کی پتیوں پر پڑے ہوئے شبنم کے قطرے۔اسفند کاندھے سے شرٹ ہٹا کر چوم رہا تھا۔۔اسفند۔۔۔دل نے سسک کر کہا تھا۔۔بولو اسفند کی جان وہ اس کے گالوں پر اپنے گال رب کر رہا تھا۔۔مجھے

جانے دیں وہ بڑی مشکل سے بول رہی تھی۔۔کیوں جانے دوں اسفند نے دل کے کان کی لو کو اپنے لبوں میں لے کر دانتوں کا ہلکا سا دباؤ دیا تھا ۔۔دل کی سسکی نکلی تھی اور اس نے اسفند کی قمر کو یہ اختیار اپنے ہاتھوں سے کس لیا تھا۔

اسد کے انابی لب مسکرائے تھے دل کے انداز پر دل کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی اسفند نے دل کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کا چہرہ اوپر کر کے اس کے چہرے کو بڑی غور اور محبت سے دیکھا تھا۔۔

دل کے نیچرل پنک ہونٹوں کے اوپر پانی گلاب کی پتیوں کے اوپر کھڑے ہوئے شبنم کے قطروں کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔اسفند نے میں اپنے ہاتھوں کے پیالے میں دل کا چہرہ بھرتے ہوئے اس کے نازک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو اپنے جذباتوں چور ہوئے انابی ہونٹوں کی قید میں لے لیا تھا وہ بڑی شدت کے ساتھ دل کے لبوں سے نمی چوس رہا تھا۔

وہ پچھلے 10 منٹ سے دل کی سانسیں روکے ہوئے کھڑا تھا ابھی بھی اس کا پیچھے ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر دل کی سانسیں بند ہونے لگی تھی تو اس نے اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔

اسفند دور تو ہوا مگر اس کا ہاتھ اب بھی دل کی کمر پر ہی تھا جس کی وجہ سے دل اس سے دور بالکل نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔دل اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں ٹھیک کرنے کے لیے اسفند کے سینے میں سر چھپائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

ابھی بیچاری اپنی سانسوں کو پوری طرح ٹھیک بھی نہیں کر پائی تھی کہ اسفند پھر سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کی پیالے میں بھرتا ہوا اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا۔۔وہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے دل کی سانسیں بند کرنے پر تلا ہوا تھا۔وہ دل بھیگے ہوئے بالوں کو اس کی کمر سے ہٹا کر یہاں پر اپنے رب رکھتے ہوئے چوم رہا تھا۔دل کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔وہ اس کے گیلے کپڑوں کو اس کے جسم سے الگ کر کے اسے ٹاول میں لپیٹتا ہوا اسے اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا۔۔دل کا جسم کانپ رہا تھا۔۔دل نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھی۔

۔○○○○○○○۔

اسفند اپنے گیلے کپڑے بدل کر روم واپس آیا تو دل کمبل کے اندر منہ چھپائے ہوئے فل نیند میں ہونے کا ڈراما کر کے سو رہی تھی۔اسفند نے دل کی طرف دیکھ کر اپنے انابی لبوں سے مسکراتا ہوا اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا گیا تھا۔

وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا تھا وہ اپنی چپل اتارتا ہوا دل کے کمبل کے اندر گھس کر دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر کے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا اگر آپ کا یہ سونے والا ڈرامہ پورا ہو گیا ہو تو اپنا منہ میری طرف کریں۔

دل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ اب بھی اپنی آنکھوں کو زور سے میچے ہوئے سونے کی ایکٹنگ جاری رکھے ہوئے تھی۔دل خود سے اٹھ جاؤ تو بہتر ہو گا ورنہ جتنا میری بے تابیوں کو بڑھاؤ گی میں اتنا ہی آپ کی جان کو مشکل میں ڈالوں گا۔۔

دل قسم سے آج کی رات کو آپ کبھی بھی بھول نہیں سکے گی اس لیے بہتر ہے کہ میرے صبر کا اور امتحان مت لو۔۔۔ مگر دل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔اسفند چپ چاپ سے دل کے پاس سے اٹھ کر دروازے کا ہینڈل گھمانے لگا تھا اس نے ایسے پریزنٹ کروایا تھا جیسے وہ روم سے باہر چلا گیا ہو۔

مگر وہ دروازے کو بند کرتا ہوا واپس بیڈ کے پاس ہی آکر کھڑا ہو گیا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے دل کے ری ایکٹ کا انتظار کرنے لگا تھا دل نے آہستہ سے اپنے منہ سے کمبل اتار کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

مگر اپنے سامنے اسفند کو ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا دیکھ کر دل کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔دل نے ایک منٹ سے بھی پہلے کمبل اپنے منہ پر واپس لے لیا تھا ۔۔۔مگر اسفند نے دل کے اوپر سے کمبل کو ہٹاتے ہوئے کمبل کھینچ کر زمین پر پھینک دیا تھا۔۔

دل اس وقت صرف ٹاول لپیٹے ہوئے تھی۔شرم کے مارے دل خود کو اپنے ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔وہ کبھی اپنے کاندھوں پر ہاتھ رکھتی تھی۔تو کبھی اپنی ٹانگیں چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔اسفند پلیز مجھے

کمبل دے۔کوئی کمبل نہیں ملے گا آج کی رات جب میں آپ کو سونے ہی نہیں دوں گا تو کمبل کا کیا آچار ڈالو گی۔۔

وہ دل اوپر ہی لیٹ گیا تھا اسفند پلیز۔۔ شششش مجھے آپ کی آواز نہیں آنی چاہیے۔اس نے دل کے لبوں پر سختی سے اپنی شہادت والی انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

آپ نے اپنی بہت من مانیاں کر لی ہیں آج میں آپ کو ٹائیگر کی منمانیاں دکھاتا ہوں۔بہت بار آپ کو ٹائیگر سے ملوانے کی کوشش کی مگر آپ کی ٹائیگر سے ملاقات ہمیشہ ادھوری ہی رہ جاتی تھی۔۔

کیونکہ اسفند کی محبت ٹائیگر کو کبھی آپ تک پوری طرح سے پہنچنے ہی نہیں دیتی تھی۔اس نے دل کے لبوں پر جھک کر لپ کس کر کے سیدھا اس کے

دل والے مقام کا رخ کیا تھا۔دل سسکی تھی۔دل نے اپنے ٹاول کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کی کوشش کی مگر اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔۔

دل نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا تھا کیونکہ وہ دشمن جاں کہاں اس کی سسکیاں سن کر اس کون سا اس پر ترس کھا رہا تھا۔۔جو وہ اپنی انرجی ضائع کرتی وہ اپنی من مانیاں کیے جا رہا تھا۔۔

رات بڑھتی گئی اور ساتھ میں ٹائیگر کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا اس نے جو کہا تھا وہ کر کے بھی دکھایا تھا آج اس کی محبت میں اتنی تپش تھی کہ وہ دل کو سسکنے تک کا موقع نہیں دے رہا تھا۔دل کی دبی دبی سی سسکیاں پورے روم میں گونج رہی تھی۔

پوری رات اس نے دل کی جان کو مشکل میں ڈالے رکھا تھا۔فجر کی اذان ہونے میں کچھ وقت باقی تھا کہ اس نے دل کو آزادی بخشی تھی۔۔ مگر اب بھی اس کی کمر کے گرد اسفند کی باہوں کا سخت گھیرا تھا۔اس نے اتنا کس کے دل کو اپنی ساتھ لگا یا ہوا تھا کہ دل اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہل نہیں سکتی تھی۔

مگر دل اس قدر اس کی شدت سے ٹوٹی ہوئی تھی کہ وہ جان چھوڑتے ہی سو گئی تھی۔آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف اسفند نے اپنی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی دل کو اپنی باہوں میں سوتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔

دل اٹھو میری جان فجر کی نماز ادا کر کے سو جانا۔ویسے سونے کی کیا ضرورت ہے اس کے بعد جا کر اپنے بے بی کو سنبھالوں اسفند نے نیند سے بے حال دل

پر تنز کیا تھا۔بھاڑ میں جائے آپ اور بھاڑ میں جائے آپ کا بے بی پلیز مجھے معاف کریں اور مجھے سونے دے۔ہاہاہا اسفند قہقہ لگا کر ہنساں تھا۔

کیوں آپ کو تو بے بی کی بہت فکر تھی تو اب کیا ہو گیا ہے وہ دل کا مزاق اڑا رہا تھا اسفند کو پتہ تھا کہ دل سے نیند برداشت نہیں ہوتی۔اس لیے وہ خود ابھی تک جاگ رہا تھا اور دل کی حالت دیکھ کر مزے لے رہا تھا۔ویسے بھی اسفند کا اپنی نیند پر پورا کنڑول تھا۔

ایسے ہی تو نہیں اسے لاکھو میں ایک ون مین اوف آرمی میجر اسفند شہریار کا کہا جاتا تھا۔اس کا اپنے آپ پر ہر طرح سے کنڑول تھا۔ایسے ہی تو نہیں اسے ایک پاور فل ٹیم کا سربراہ کہا جاتا تھا۔اسفند شہریار کس چیز کا نام ہے دل بے چاری تو اس سے واقف ہی نہیں تھی۔

وہ بے چاری تو اسفند کو ایک غنڈہ سمجھتی تھی۔اور اپنی محبت کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر اسفند سے کوئی سوال نہیں کرتی تھی۔وہ کئی بار یہ سوال کرنا چاہتی تھی کہ اسفند آپ کیا کام کرتے ہیں مگر جو جواب اس کے دل میں تھا کہی اسفند وہی جواب نادے دے دل اس ڈر سوال ہی نہیں پوچھتی۔۔

آپ کے عشق نے کردیا نکما ورنہ بندے ہم بھی تھے بڑے کام کے اسفند نے سوتی ہوئی دل کے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو اپنی انگلی سے اس کے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔

مجھے بھی آپ کے عشق نے کردیا نکما ورنہ دل بھی بندی تھی بڑے کام کی دل نے اسفند کی بڑبڑاہٹ سن کر نیند کی خماری والی آنکھوں سے اسفند کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اچھا جی تو آپ مان رہی ہے کہ آپ کو بھی اسفند شہریار سے عشق ہے سوچ لو ودل۔ میری جان

یہ عشق نہیں آساں

بس اتنا سمجھ لیجے ا

اک آگ کا دریا ہے

اور ڈوب کر جانا ہے

اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو دل اس وقت آپ باہوں میں نا ہوتی۔ اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو دل یوں راتوں کو اٹھ اٹھ کر آپ کے اس خوبصورت چہرے کو دیکھ کر خود پر ناز نہیں کرتی۔ اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو میں اللہ کا شکر ادا نہیں کرتی کہ اس نے آپ کو میرا نصیب بنایا ہے۔ اگر آپ سے عشق نہ ہوتا تو جب کوئی لڑکی آپ کی طرف دیکھتی ہے تو مجھے جیلسی نہیں ہوتی۔

مانا کے میرا عشق آپ کے عشق کی ٹکر کا نہیں ہے مگر صاحب یہ مت کہیے کہ عشق ہی نہیں ہے۔ بس کرو میری شاعرانہ مزاج بیوی اسفند نے ہنستے ہوئے دل کے ماتھے پر اپنے لبوں سے محبت کی مہر لگائی تھی۔

آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ جس طرح کہ میں ڈرامے اور فلمیں دیکھتی ہوں پیار بھی اسی طرح سے جتایا کروں وہ بھی ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔

اچھا جی میری اتنی فرمانبرداری کیوں۔۔اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں جو کچھ میں نے اپنی بیوقوفیوں میں کیا پلیز اس کے لیے مجھے معاف کر دیں میں بھی کیا کروں آپ نے مجھے اتنی محبت اور پیار سے بچوں کی طرح رکھا ہے کہ اگر میں میچور بننے کی کوشش کروں گی تو پھر ایسی حرکتیں کروں گی جو کر کے میں نے ہمارے رشتے کو کافی حد تک خراب کر دیا ہے۔۔

وہ شرمندگی سے نظریں جھکائے ہوئے بول رہی تھی دوبارہ کبھی یہ مت کہنا دل کہ ہمارا رشتہ خراب ہو گیا ہے خدنہ کرے کہ کبھی ہمارا رشتہ خراب ہو میں نے تو آپ سے کبھی نہیں کہا کہ آپ میچور بنے۔۔۔

مجھے تو اپنی لاپرواہ سی دل بے وقوفیاں کرتی ہوئی اچھی لگتی ہے ویسے بھی جب آپ کا شوہر اتنا سمجھدار ہے تو آپ کو سمجھ داریاں دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

میں ہوں نا آپ کو ہر موڑ پر سمجھداری کے ساتھ سنبھالنے کے لیے۔۔آپ رب سے میری زندگی کی دعا کیا کریں۔۔جب تک میں ہوں آپ کو زندگی کے کسی موڑ پر گرنے نہیں دوں گا۔۔

جب بھی دل پر کوئی مصیبت آئے گی اسے اسفند سے گزر کر جانا ہو گا اسفند میں اپنی ساری غلطیوں کے لیے معافی مانگتی ہوں آئندہ کبھی بھی آپ کے لیے کچھ غلط نہیں سوچوں گی دل آپ کو سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ تو مجھ سے پیار کی باتیں کریں اور مجھے بتائیں کہ آپ مجھ سے کتنا عشق کرتی ہیں میں تو بہت معصوم سا بندہ ہوں۔ایسے ہی مان جاؤں گا وہ ہنستے ہوئے دل کے بالوں پر کس کرتے ہوئے مستی کے موڈ میں آگیا تھا۔

ویسے دل آپ کے دماغ میں یہ سب باتیں کیسے
آئی کہ میں بی بی سے پیار نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ۔مجھے اسد بھائی نے کہا تھا کہ آپ کوئی بھی بات اتنی آسانی سے اپنے دل میں سے نہیں نکالتے اس لیے مجھے بہت میچور ہو کر آپ کا خیال رکھنا ہو گا۔۔

اور کچھ دن کے لیے مجھے بے بی کو اگنور کر کے پورا فوکس آپ پر رکھنا ہو گا۔ اس کے بعد باقی کا میں نے سب کچھ خود سوچ لیا تھا۔۔ویری گڈ میں بھی سوچوں کہ میری معصوم سی دل کا دماغ اتنا کام نہیں کرتا کہ وہ اتنا لمبا چوڑا سوچ سکے۔۔

اس کمینے کے علاوہ مجھے اتنی اچھی طرح سے اور کوئی نہیں سمجھتا سکتا وہ اپنے منہ میں بڑبڑا رہا تھا۔ خبردار اگر اسد بھائی کو غلط کہا تو کہا تو۔ دل نے اسفند کی بڑبڑاہٹ سن کر اپنے بھائی کی طرفداری کی تھی۔

آپ کے بھائی نے میری معصوم سی بیوی کو جھوٹے میچورٹی کے خول کے اندر ڈال کر۔ میری معصوم سی بیوی کے دماغ کو کسی اور ٹریک پر ڈال دیا مگر میں آپ کے بھائی کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا یہ کیسا انصاف ہے۔

بھائی نے مجھے آپ کے بارے میں کچھ بھی غلط نہیں کہا تھا مجھے سمجھنے میں غلطی ہو گئی تھی۔ اس لیے آپ بھائی سے کچھ بھی نہیں کہیں گے۔

بہت فکر ہے آپ کو اپنے بھائی کی اتنی فکر کبھی ہماری بھی کر لیا کریں جانے اسفند۔

اسفند مجھے آپ کی بہت فکر ہے اسی لیے تو اپنی ساری غلطیوں کے لیے معافی مانگ رہی ہوں دل نے بیچارا سا منہ بنا کر اسفند سے کہا تھا چلو کیا یاد کرو گی معاف کیا آپ کو آپ کی ساری خطاؤں کے لیے۔۔

بس دوبارہ کبھی مجھ پر شک مت کرنا دل میں آپ سے اور بے بی سے دونوں سے بہت پیار کرتا ہوں۔
مگر اس کمینے سے بدلہ تو میں ضرور لوں گا جو سارے فساد کی جڑ ہے اس کا اشارہ اسد کی طرف تھا۔۔۔

دل نے پھر سے اپنے بھائی کی طرفداری کرنی چاہیے تھی مگر اسفند نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کے لبوں کو قید میں لے کر دل کی بولتی بند کر دی تھی۔

غم کے بادل چھٹ گئے تھے ساری غلط فہمیاں دور ہو چکی تھی۔اسفند اور دل دونوں کے دل پر سکون تھے۔۔دونوں ایک دوسرے کی محبت میں رنگے ہوئے ایک دوسرے پر محبت کی بارش کر رہے تھے۔

محبوب چاہے جتنی مرضی غلطیاں کر لے۔مگر جب وہ اپنی غلطی مان کر پاس آجائے۔تو انسان کو ساری دنیا ہی خوبصورت لگنے لگتی ہے۔

جیسے اس وقت اسفند سب کچھ بول کر دل کو اپنی باہوں میں لیے ہوئے دل کی ساری غلطیاں معاف کر چکا تھا۔۔۔OOOOOOOOOOO۔

اسد اٹھ جائیں پلیز آپ آفس سے لیٹ ہو جائیں گے۔مجھے تو اب یہ سمجھ نہیں آتا کہ آپ چاروں میں سے سب سے چھوٹا کون ہے۔ارحم اینا عنایہ یا آپ۔۔آپ چاروں نے میرے ناک میں دم کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔

مسکان آج صبح صبح ہی کافی غصے کے موڈ میں تھی کیونکہ اسد کا اب یہ روز کا معمول ہو گیا تھا کہ مسکان دس دس آوازیں لگاتی تھی اور اسد اپنی یہاں سے ٹس سے مس بھی نہیں ہوتا تھا۔۔

مسکان نے اسد کے منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے غصے سے کہا۔اسد پلیز اٹھ جائیں رات کو آپ کو نیند نہیں آتی صبح آپ سے اٹھا نہیں جاتا۔۔اور آپ کی اولاد آپ سے الٹ ہے ان کو رات کو بھی نیند نہیں آتی اور صبح کو بھی نیند نہیں آتی۔۔۔

آج صبح صبح میری میری پیاری بیوی کیوں لوہے کے چنے چبا رہی ہیں اسد نے بازو سے کھینچ کر اسے بھی اپنے ساتھ بستر پر لٹا لیا تھا۔اسد پلیز اٹھ جائیں مت تنگ کیا کریں یار مسکان نے معصوم سا منہ بنا کر اسد سے ریکویسٹ کی تھی۔

خانم میں آپ کو کہاں تنگ کرتا ہوں تنگ تو آپ مجھے کرتی ہیں صبح صبح میری نیند کی دشمن بن کر میرے سر پر سوار ہو جاتی ہیں۔اسد نے مسکان کی کمبر میں ہاتھ ڈال کر اس سے اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا تھا۔

تو کیا آپ کو آفس نہیں جانا کیا۔آفس تو جانا ہے بلکہ میں تو لیٹ ہو گیا ہوں اسد نے سامنے لگی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔یار تھوڑا جلدی اٹھا دیا کرو میں آج پھر لیٹ ہو گیا ہوں۔

اسد جلدی سے بیڈ سے نیچے اتر کر واش روم میں جاتے ہوئے سارا ملبہ بیچاری مسکان کے سر ڈال کر چلا تھا۔۔مسکان بیڈ پر بیٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

اسی لیے آپ کو صبح سے آوازیں دے رہی تھی مگر آپ کا تو بستر سے باہر نکلنے کو دل نہیں کرتا یہی اگر آپ آرام سے رات کو سو جایا کریں تو آپ کی نیند پوری ہو جائے اور آپ صبح جلدی اٹھ کر آفس ٹائم پر جا سکیں۔

وہ اونچی آواز میں بولی تھی آپ میرے ساتھ صرف دن والی باتیں کیا کریں کہ مجھے جلدی کیسے اٹھنا چاہیے بس وہ طریقہ مجھے بتایا کریں۔۔یہ رات والی تبلیغ مجھے مت دیا کریں مجھ پر ایسی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔۔

پورے دن کی تھکاوٹ ہوتی ہے جو میں نے رات کو آپ پر اتارنی ہوتی ہے تو اس میں ٹائم تو لگتا ہے نا۔اسد نے اتنی بے باکی سے یہ الفاظ بولے تھے کہ مسکان بیچاری روم روم بیٹھی ہوئی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر شرما گئی تھی۔۔

خانم مت شرمائے میں کون سا آپ کو دیکھ رہا ہوں اسد نے واش روم سے اندازہ لگا کر آواز دی تھی مسکان نے جلدی سے اپنے چہرے سے ہاتھ اٹھا کر ہٹا کر دیکھا تھا کہ کیا اسد اسے دیکھ رہا ہے۔۔

اللہ معاف کرے اسد میں تو آپ کی اس تکے مارنے والی عادت سے بڑی پریشان ہوں وہ بڑھاتی ہوئی اٹھ کر روم سے باہر کچن کی طرف چلی گئی تھی اسد کا ناشتہ بنانے کے لیے اسد واش روم میں کھڑا ہوا مسکرا رہا تھا۔

اسد نے مسکان کے شرمانے کا صرف اندازہ لگا کر تکیے سے بولا تھا مگر اسد کے 99 تکے مسکان پر بالکل پرفیکٹ لگتے تھے جیسے اس وقت لگا تھا اسد کو پتہ تھا کہ مسکان اس کی اس بے باقی والے انداز سے ضرور شرما جائے گی۔۔۔۔اسد شاور لے کر روم میں آیا تو اس کے فون پر رنگ ہو رہی تھی

۔۔

۔۔۔السلام علیکم زہے نصیب آج صبح صبح کیسے کمینے کو اپنے یار کی یاد آگئی ہے اسفند کا نام اپنے موبائل کی سکرین پر دیکھ کر اسد کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔زیادہ خوش فہمیاں مت پالا کرو خان یاد نہیں آئی بس یہ پوچھنے کے لیے فون کیا ہے کہ کمینے تجھے الٹے سیدھے مشورے دینے کے لیے تجھے میری معصوم سی بیوی ہی ملتی ہے۔

میں نے کب تیری بیوی کو الٹے سیدھے مشورے دیے ہیں میری تو کتنی دنوں سے دل سے نہ بات ہوئی ہے نہ ملاقات۔۔ صبح صبح کیا ستانشہ کر کے فون کر رہے ہو اسد ٹاول سے اپنے سر کو پہنچتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے مرر کے سامنے کھڑا ہو کر فون سن رہا تھا۔۔۔۔

تم نے جو تین مہینے پہلے میری بیوی کا برین واش کیا تھا اس کا رزلٹ آج آیا ہے تو میں نے کہا صبح صبح فون کر کے بتا دوں۔۔پہلیاں مت بجھا سیدھا مدے کی بات بتا۔۔۔

۔۔میرے دماغ کا تمہیں اچھی طرح سے پتہ تھا کہ کوئی چیز جب میرے دماغ میں گھر کر جاتی ہے تو وہ اتنی آسانی سے نہیں نکلتی تو تجھے کیا ضرورت تھی دل کے دماغ میں شک کا بیج بونے کی۔۔

تمہاری اچھائی کے لیے سمجھائی ہوئی باتوں کا دل نے اس قدر غلط اصر لیا ہے
کہ وہ یہ سوچنے لگی تھی کہ میں اپنے ہی بیٹے سے نفرت کرتا ہوں۔

۔سوری یار میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا یار میں تو تم لوگوں کی دوریوں کو ختم
کرنا چاہتا تھا۔۔اسفند کی باتوں سے اسد شرمندہ سا ہو گیا تھا۔۔۔۔چل منہ
بند کر تیرے منہ سے یہ سوری جیسا لفظ اچھا نہیں لگتا۔۔ہاں میری بیوی کا
دماغ تو تم نے خراب کیا ہے اس کا بدلہ میں تیری بیوی کا دماغ خراب کر کے
لوں گا یہ سوری تو اپنے پاس رکھ اس کا اچار ڈال کے کل صبح ناشتے میں پراٹھے
کے ساتھ کھانا۔۔۔۔۔۔

اسفند کو اپنے یار کا یوں شرمندہ ہونا کہاں گوارا تھا اور اس کی محبتوں اور نیک
دلی پر وہ شک تو کبھی بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔اسے پتہ تھا کہ اسد کا دل کو

سمجھانے کا مقصد یہی تھا کہ۔۔ کہیں اس کی بہن کا رشتہ خراب نہ ہو۔۔ مگر وہ الگ بات تھی کہ دل کے دماغ نے کچھ اور ہی سمجھ لیا تھا۔۔۔۔۔

اور تجھے فون اس لیے کیا ہے کہ توبہ اور سلیم کی شادی فکس ہو گئی ہے آئی ہوپ کہ تجھے بھی پتہ ہو گا۔۔۔۔ہاں یار پتہ ہے مجھے کل آفس میں سلیم ملا تھا اور اس نے مجھے شادی پر انوائٹ کیا ہے۔۔

کیا ارادہ ہے پھر اسد نے اسفند کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔۔ہاں یار جانا تو پڑے گا مگر مسئلہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے فیملی کے ساتھ آئیں۔۔۔ گہری سوچ میں پڑتے ہوئے ی کہا تھا۔۔

میرے خیال سے ہمیں دل اور مسکان کو ساتھ میں لے کر جانا چاہیے کیونکہ آخر وہ ہماری ٹیم کا ایک بہت اہم حصہ ہے ان کی خوشی میں ہمیں شریک ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

اسفند نے اسد کو ایگری کرنے کے لیے ہی فون کیا تھا کیونکہ اسد کو یوں اپنی فیملی کو کسی کی شادی میں لے کر جانا پسند نہیں تھا۔۔پسند تو اسفند کو بھی نہیں تھا مگر سلیم نے بہت ریکویسٹ کی تھی اسفند سے کہ وہ اپنی فیملیز کو لے کر آئیں۔۔

اسد کے مزاج سب بہت اچھی طرح سے واقف تھے۔ سلیم کو پتہ تھا کہ اسد اپنی فیملی کو لے کر نہیں آئے گا اس لیے۔اس لیے اس نے اسفند سے ریکویسٹ کی تھی کہ وہ اسد کو اپنے ساتھ لے کر آئے۔۔

سب کو یہ بات پتہ اچھی طرح سے پتہ تھی کہ اسد کو اگر کوئی منا سکتا ہے تو وہ اسفند شہریار ہے اگر اسفند کو کوئی منا سکتا ہے تو وہ اسد میر خان ہے ان دونوں کی دوستی کے چرچے پورے آفس میں تھے اور پورے انڈر مافیا میں مشہور تھے۔۔

ٹھیک ہے اگر تم جانے کے لیے تیار ہو تو میں بھی مسکان کے ساتھ آجاؤں گا ۔ڈن کرنے کے بعد اسد نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

خانم کہا ہو روم میں آکر مجھے تیار کرو آفس کے لیے۔مسکان کیچن میں مریم کے ساتھ اسد کا ناشتہ تیار کروا رہی تھی تو اسد کا میسج آیا تھا مسکان پڑھ کے مسکرانے لگی تھی۔۔کیوں آپ بچے ہے خود تیار ہو جائے۔۔۔

خانم تیار تو میں خود ہو جاوں گا مگر جو تیار ہوتے وقت انرجی پوری کرنے کے لیے مجھے آپ کے ہونٹوں کی ضرورت پڑتی ہے اس کا میں کیا کروں گا ۔۔۔۔خانم مجھے پتہ ہے کہ میرے اس میسج کا جواب دینا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔۔۔۔

اس لیے روم میں آجائے مجھے دیر ہو رہی ہے۔مسکان جو اسد کا میسج پڑھ کے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے شرما کر ہنس رہی تھی اسد کا دوبارہ میسج آنے پر اپنے شرمائے ہوئے چہرے کو لے کر چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی ہوئی روم کی طرف چل پڑی تھی۔۔

۔ooooooooooo۔

آج توبہ اور سلیم کی شادی کا فنکشن تھا۔۔مسکان بہت خوش تھی کیونکہ اسد بہت ہی کم شادیاں اٹینڈ کرتا تھا اور مسکان کے ساتھ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اسد اتنے سالوں دبئی میں رہا۔مگر وہ سوچ اب بھی وہی ٹریڈیشنل

پٹھانوں جیسی ہی رکھتا تھا جسے اپنی بیوی کو یوں شادیوں میں لے جا کر نمائش کرنا بہت برا لگتا تھا۔۔۔

مگر مسکان بہت خوش تھی کہ آج وہ کسی کا شادی جا رہی ہے۔ وہ توبہ اور سلیم کو زیادہ تو نہیں جانتی تھی مگر انجان بھی نہیں تھی کیونکہ اکثر گھر میں ان دونوں کا ذکر بھی ہوتا تھا اور دو چار دفعہ ملاقات کی ہوئی تھی۔۔۔

مسکان بلو کلر کا کلیوں والا لونگ فراک پہن کر کھڑی ہوئی تھی جس کے اوپر سلور کام تھا ساتھ میں میچنگ جولری اور پیروں میں خوبصورت میچنگ سینڈل پہن کر مرر کے سامنے اپنا ہیئر سٹائل بنا رہی تھی میک اپ اس نے پہلے ہی کر لیا تھا۔۔۔

اسد نہا کر روم میں آیا تو مسکان فل تیار کھڑی ہوئی تھی۔اسد کی نظریں مسکان پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی تھی۔۔مسکان بہت خوبصورت لگ رہی ہے تیار ہو کر۔۔

مسکان اور نور ملی بہت لائٹ میک اپ کرتی تھی کیونکہ اسد کو لائٹ میک اپ پسند بھی تھا۔۔اسد کے کہنے کے مطابق زیادہ میک اپ سے اس کا چہرہ چھپ جاتا ہے جو اسے بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔

وہ چلتا ہوا مسکان کے قریب آ کر رکا تھا اور اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔میری قاتل حسینہ اپنا میک اپ لائٹ کر وہ مسکان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر دباؤ دیتا ہوا اسے خود کے قریب کر کے بولا۔۔

مگر اسد اتنا پیار اتو لگ رہا ہے میر امیک اپ مسکان نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا ۔کیونکہ آج اتنے دنوں کے بعد اس نے اپنی مرضی کا میک اپ کیا تھا۔۔اس لیے وہ میک اپ لائٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

میری جان میں نے کب کہا ہے کہ آپ خوبصورت نہیں لگ رہی۔ خوبصورت ہی تو لگ رہے ہیں تب ہی تو کہا ہے کہ۔اپنا میک اپ لائٹ کریں میرے سوا میری بیوی کو اتنا سجا ہوا دیکھنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔۔

اور جتنی خوبصورت آپ اس وقت لگ رہے ہیں میرا تو شادی میں جانے کا دل ہی نہیں کر رہا اسد کی ٹون خراب ہوتے ہوئے دیکھ کر مسکان نے اسد سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔۔اسد پلیز کبھی تو سیریس ہو جایا کریں خان کی جان میں تو پوری طرح سے سیریس ہوں۔

میری جان اتنی خوبصورت دکھائی دوں گی تو کس کمبخت کا دل چاہے گا شادی میں جانے کا۔۔دفع کرو شادی کو ہم گھر میں رہ کر اپنی سہاگ رات مناتے ہیں۔۔آپ نے سہاگ رات کبھی نہیں مہائی منائی آپ کا تو یہ شوق کبھی پورا ہی نہیں ہو سکتا ہے۔۔

ہاہاہاوہ کہکا لگا کر ہنسا تھا خانم ویسے یہ بات بالکل سچ کہی ہے آپ نے۔۔ چلو اپنا موڈ مت خراب کرو میک اپ لائٹ کرو پھر چلتے ہیں۔۔

اسد اگر میک اپ لائٹ کروں گی تو میرا منہ خراب ہو جائے گا۔۔۔مسکان اگر اتنا ڈارک میک اپ کر کے جاؤ آپ میرے ساتھ چلو گی تو میرا موڈ خراب ہو جائے گا۔۔اسد پلیز۔۔۔مسکان بحث مت کرو چپ چاپ سے اپنا میک اپ لائٹ کرو کیونکہ مجھے نہیں پسند کہ میری بیوی کو اتنا سجا ہوا میرے سوا کوئی اور دیکھے۔۔اور اپنے سر پر حجاب لگا کر میرے ساتھ چلنا

وہاں پر بہت سارے لوگ ہوں گے مجھے نہیں پسند کہ کوئی آپ کو یوں بے پردہ دیکھے۔۔

آپ میرے نیچر سے بہت اچھی طرح سے واقف ہیں اس لیے آپ کی بحث مجھ سے بنتی ہی نہیں ہے اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔۔۔۔مسکان نے ایک منٹ سے بھی پہلے اپنا میک اپ لائٹ کر دیا تھا اور اب وہ حجاب لگا رہی تھی۔۔۔

۔OOOOOOOO۔

دل جلدی سے تیار ہو جائیں میں سٹڈی روم میں ہوں مجھے کچھ کام ہے تو آپ کے تیار ہونے تک میں وہ کر لوں گا۔۔۔اسفند آپ کو تیار نہیں ہونا مجھے تیار

ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی آپ جلدی سے تیار ہو جائیں اس کے بعد میں ہو جاؤں گا۔۔اسفند کہتا ہوا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

۔ooooooo۔

اسفند اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا ہوا انابیہ کے مجرموں کی فائل کو فائنل ٹچ دے رہا تھا جو اسد نے اسے کچھ دیر پہلے ہی ای میل کی تھی۔۔

وہ دونوں آخر کار انابیہ کے مجرموں تک پہنچ ہی گئے تھے وہ لیپ ٹاپ بند کر کے کچھ دیر سکون کی غرض سے اپنا سر چیئر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اسی وقت روم کا دروازہ کھلا اور دل ہائی ہیل پہنے ہوئے ٹک ٹک کرتی روم میں داخل ہوئی اسفند نے دروازے اور ہیل کی آواز پر آنکھیں کھول کر دل کی طرف دیکھا۔۔

کیسی لگ رہی ہوں میں دل گول گول گھوم کر اسفند کو اپنی تیاری دکھا رہی تھی۔۔اس نے مسٹرڈ کلر کا شرارہ اور کرتی پہن رکھا تھا جس کے اوپر سیم کام کیا ہوا تھا۔۔

کانوں میں گولڈ کی بالیاں پہنے ہوئے ہائی پونی گلے میں خوبصورت ڈائمنڈ کا نیکلس یہ نیکلس اسفند نے اس کی برتھ ڈے پر گفٹ کیا تھا۔۔

پیروں میں ہائی ہیل جس سے اس کی ہائٹ کافی اچھی لگ رہی تھی۔ایک ہاتھ میں بریسلٹ اور ایک ہاتھ میں پلین مسٹرڈ چوڑیاں پہن کر وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

آنکھوں پہ لگا لائنز اور مسکارا اس کی خوبصورت آنکھوں کو اور بھی دلکش بنا رہا تھا ب۔۔ گالوں پر لگا ہوا بلش آن اس کی پنک گالوں کو اور بھی پنکی پنکی بنا رہا تھا۔۔

ہونٹوں پر لگی ہوئی گہری لپسٹک اس کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا رہی تھی اسفند کچھ دیر تک تو اس کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آنکھ کے اشارے اسے اپنی طرف آنے کو کہا۔۔

دل اسفند کے پاس آئی اور ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے چہک کر بولی بتائیں نا میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔اسفند نے اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے اپنی انگلیاں اس کے چیکس پر لگاتے ہوئے کہا۔مجھے تو آپ ہمیشہ ہی خوبصورت اور دلکش لگتی ہے۔۔

مگر کچھ ہے جو آپ نے زیادہ لگایا ہوا ہے۔۔ کیا زیادہ ہے میں ابھی مرر م دیکھ کر آتی ہوں۔

دل اس کی گود بہت سے اٹھتی ہوئی بولی تھی۔۔ جب آپ کا مرر آپ کے سامنے ہے تو اسفند کی جان آپ کو کسی اور مرر کی کیا ضرورت ہے۔۔

وہ اسے واپس اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے آنکھ دبا کر بولا تھا۔۔۔ اسفند مجھے آپ کی ان پہیلیوں کی بالکل سمجھ نہیں آتی۔۔ اوکے تو پھر میں پہیلیاں نہیں بجاتا بلکہ آپ کو پریکٹیکل کر کے دکھاتا ہوں۔

وہ کہتے ہوئے دل کی گردن کی بیک سائیڈ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے اوپر جھکا کر اس کے ڈیپ ریڈ کلر کی لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹوں کو اپنے انا بھی لبوں کی قید میں لے گیا۔

دل بیچاری ہوں ں ں ہوں ں ہی رہ کرتی رہ گئ تھی۔۔اسفند جب پیچھے ہٹاتو بیچاری دل کے ہونٹوں پر لپسٹک نام کی کوئی چیز باقی نہیں تھی۔

اسفند کیا مسئلہ ہے آپ نے میری ساری لپسٹک خراب کردی ہے دل کو بہت غصہ آرہا تھا۔اپنی لپسٹک خراب ہونے پر میری جان لپسٹک خراب نہیں کی بلکہ آپ کے ان خوبصورت ہونٹوں کو آزادی دلوائی ہے۔بیچاروں کو آپ نے لیپسٹک کے نیچے دبادیا تھا۔۔

میں نے کہا کہ خواہ مخواہ میں آپ کو زحمت کرنی پڑے گی۔۔لائٹ کرنے کے لیے مجھے تیز لپسٹک اچھی نہیں لگتی اس لیے میں نے خود ہی محنت کرلی ہے۔۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کا شوہر اتنا فرمانبردار ہے۔۔وہ دل کا غصے والا منہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس رہا تھا۔۔۔جب کہ دل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسفند کا سر پھاڑ دے گا۔۔

اسفند کے سینے پر زور دے کر اسے پیچھے کرتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔میں پھر سے تیز لپسٹک ہی لگاؤں گی اور اب تو میں 24 اور والی لپسٹک لگاؤں گی۔۔جسے آپ چاہ کر بھی خراب نہ کر سکے۔

وہ جاتے ہوئے ضدی انداز سے بول کر گئی تھی میری جان اسفند کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے اپ 24 اور لگا لیں یا 48 اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں نے کون سا تھک جانا ہے۔میں تو ڈٹا رہوں گا۔۔۔

جب تک وہ نہیں اترے گی۔اور میری انرجی پاور سے تو آپ اچھی طرح سے واقف ہیں۔آپ نے ہی شادی سے لیٹ ہو جانا ہے وہ اونچی آواز سے بولتا ہوا۔ہنستے ہنستے اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔

سارے میک اپ کا ستیاناس کر دیا ہے وہ اسفند کے آگے آگے چلتی ہوئی بڑبڑا رہی تھی۔وہ ہنستے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے روم میں آگیا تھا۔وہ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی وائپس سے اپنے ہونٹوں کی سائیڈوں پر پھیلی ہوئی لپسٹک صاف کر رہی تھی۔

اسفندن اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور اپنا سینہ اس کی پشت سے لگا کر اس کے پیٹ پر ہاتھ باندھے ہوئے اپنی گالوں کو اس کی گالوں کے ساتھ رب کر رہا تھا۔۔

دل مرر میں اسے کھا جانے والی نظروں کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔۔اسفند پلیز میری طرف دیکھ کر ہنسے مت مجھے بہت غصہ آ رہا ہے آپ پر۔۔وہ اسفند کو غصے سے دیکھ کر چھوٹی سی ناک کو اور بھی سنگوڑتے ہوئے بول رہی تھی ۔۔۔

تو میری جان آپ کو اتنی گہری لپسٹک لگانے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے تھا نا کہ ۔آپ کے شوہر کو آپ کے ان خوبصورت ہونٹوں پر ڈاک لپسٹک بہت پسند ہے۔ مگر کسی اور کے سامنے اتنی ڈاک لپسٹک لگا کے جانے کی تو آپ کو ہر گز اجازت نہیں ہے۔۔

تو یہ بات آپ مجھے آرام سے بتا بھی تو سکتے تھے کیا ضرورت تھی میرے میک اپ کا ستیاناس کرنے کی۔۔دل کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔

جیسے کہ میری جان نے میرے کہنے پر فورن سے لپسٹک کم کر لینی تھی۔۔

اسفند دل کی ضدی پن سے اچھی طرح سے واقف تھا۔۔اگر وہ دل سے کہتا کہ وہ لپسٹک کم کر لے تو اس کے لیے اسفند کو پورے دو گھنٹے تک دل کی ضد کو جھیلنا پڑتا۔۔۔

تب کہیں جا کر اس نے اس بات پر ایگری ہونا تھا اس لیے اسفند نے شارٹ کٹ لیتے ہوئے دل کو سے اپنی بات منوالی تھی۔۔۔

چلو آگر اب آپ نہیں چاہتی کہ میں آپ سے کوئی اور بات اسی زبردستی کے ساتھ منواؤں تو پھر میری ایک بات دھیان سے سنو دل۔۔شادی میں آپ کے سر سے دوپٹہ ہر گز اترا ہوا میں نہ دیکھوں۔۔

وہ حکم دینے والے انداز سے بولا تھا مگر سامنے بھی مقابل میں دل تھی۔ جس کو اسفند کی محبت پر بے حد ناز تھا۔۔اور اسفند کی ہر بات پر ضد کرنا وہ اپنا فرض سمجھتی تھی۔۔۔

ویسے تو اسفند بھی اس کی ہر ضد پوری کرنا اپنی اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔ مگر یہاں بات اس کی عزت اور غیرت کی تھی۔۔ تو ایسی باتوں پر اسفند کمپرومائز کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔

مگر یہ بھی الگ بات تھی کہ وہ دل پر سختی یا غصہ نہیں کر سکتا تھا۔۔ کیوں کہ اس سے چاہ کر بھی دل پر غصہ نہیں جاتا تھا۔۔اس کی محبت کے آگے کا اس کا غصہ ہار جاتا تھا۔۔

کیوں اگر میں آپ کی مرضی کے مطابق اپنے سر سے دوپٹہ بیٹا نہیں لوں گی۔ تو کیا میرے دوپٹے کو بھی اسی طرح سے کھا جائیں گے جس طرح سے میری لپسٹک کو کھا گئے ہیں۔۔

دل میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں یہ میرا حکم ہے کہ آپ کے سر سے دوپٹہ نہیں اترنا چاہیے۔ آپ کو اچھی طرح سے اندازہ ہے کہ میں مجھے آپ کو شادی اور فنکشنز وغیرہ پر لے کر جانا بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔

میری عزت یوں غیر مردوں کے سامنے گھومے مجھے یہ انتہائی ناپسند ہے۔۔۔ یہاں پر کچھ مجبوری تھی جس کی وجہ سے آپ کو لے جایا جا رہا ہے ۔۔اس لیے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ آپ کے سر سے دوپٹہ نہ اترے ورنہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو میں آپ سے منوا نا سکوں۔۔

مجھے اپنی بات منوانے کے اور بھی بہت سارے طریقے آتے ہیں۔۔۔تو پھر ٹھیک ہے اپنے طریقے سے منوا لے میں تو اپنے سر پہ دوپٹہ نہیں لوں گی۔

میں نے اتنی خوبصورت ہائی پونی دوپٹہ لینے کے لیے تو بالکل نہیں کی۔۔۔تو دل کیا آپ اپنی نمائش غیر مردوں کے سامنے کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔اس نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

وہاں پر سب لڑکیاں سروں پر دوپٹے لے کر تھوڑا گھوم رہی ہونگی۔۔ شادیوں میں تو لڑکیاں دوپٹے نہیں لیتی ہیں۔۔۔دل نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

دل مجھ سے باقی لڑکیوں سے کوئی غرض نہیں ہے آپ میری عزت ہیں سمجھی آپ مجھے آپ سے فرق پڑتا ہے۔۔کہ آپ نے کیا پہنا ہے اور کیا نہیں۔دل میری بات سن رہی ہو یا نہیں۔۔دل اسفند کی بات کا اگنور کرتے ہوئے اپنی لپسٹک ٹھیک کرنے لگی تھی۔۔۔

سن رہی ہوں کوشش کروں گی پوری دل نے لاپرواسے انداز سے کہا تھا۔۔اسفند کو اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ دل وہاں پر اپنے دوپٹے کا خیال نہیں رکھے گی۔۔۔

بے شک اس نے دل کو بہت آزادی دے رکھی تھی۔۔اور اسے بہت سر پہ چڑھایا ہوا تھا مگر دل کو کیسے اپنی بات منوانی ہے۔ٹائیگر کو اچھی طرح سے پتہ تھا۔۔

دل کو بازو سے پکڑ کر گھماتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کی کمر کی دونوں سائیڈوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے اوپر پر بیٹھا دیا تھا۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی اسفند ہم شادی سے لیٹ ہو رہیں ہے۔دل اسفند کی بگڑتی ہوئی ٹون کو دیکھ گھبرا کر بول رہی تھی۔۔

کچھ نہیں میری جان بس شادی میں آپ کے سر سے دوپٹہ نہ اترے اسی کا بندوبست کرنے لگا ہوں وہ کہتے ہوئے دل کی گردن پر جھکا تھا۔۔آہ آہ۔۔۔ اسفند مجھے درد ہو رہا ہے۔

کوئی بات نہیں اسفند کی جان برداشت کرو۔۔اسفند نے اپنے دانتوں سے دل کی گردن پر لو بائٹ کرتے ہوئے چہرہ اوپر کر کے آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

اسفند نے اتنی زور سے لو بائٹ کی تھی کہ دل کی آنکھوں سے پانی نکل آیا تھا ۔۔ مگر اب بھی وہ رکا نہیں تھا۔۔دل کی گردن پر تین سے چار الگ الگ جگہ پر لو وائٹ کرتے ہوئے پیچھے ہٹا تو دل کی دودھ سے بھی زیادہ گوری گردن پر ریڈ سے کلر کے گول دائرے بن گئے تھے۔۔

اب وہ دل کو ڈریسنگ ٹیبل سے نیچے اتار کر کھڑا کرتے ہوئے اس کا رخ مرر کی طرف کر کے ہنسا تھا۔۔ جبکہ دل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔۔

اب میری جان آپ چاہیں تو دوپٹہ سر پہ لے لینا نہ چاہیں تو اتارے رکھنا بس یہ یاد رکھنا کہ وہاں پر آپ کے پیارے بڑے بھائی جان اسد خان بھی موجود ہونگے۔۔۔ایزیووش اگر آپ پھر بھی دوپٹہ اتارنا چاہیں تو اسفند نے انگلی سے نشانوں کے اوپر لائن کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اسفند کو پتہ تھا کہ دل اپنے بھائی سے بہت شرم حیا کرتی ہے۔۔وہ تو اپنے بھائی سے اس قدر شرم کرتی تھی کہ جب کبھی اسد سامنے ہوتا تو وہ اسفند کے پاس بھی نہیں بیٹھتی تھی۔۔

اسفند اب مطمئن ہو گیا تھا اب دل چاہ کر بھی اپنے سر سے دوپٹہ نہیں اترنے دے گی چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے۔۔۔دل بیچاری لاجواب سی ہو کر مرر کے سامنے کھڑی ہوئی آنسوں بہا رہی تھی۔۔

اسفند جو پیچھے ہٹ کر آرام سے بیڈ پر جا کر بیٹھا ہوا کراؤن سے ٹیک لگا کر ڈریسنگ کے مرر میں دل کو دیکھ رہا کر مسکرا رہا تھا۔۔اور دل غصے سے مرر کے اندر سے اسفند کو دیکھ رہی تھی۔اور سوچ رہی تھی کہ یہ بندہ جب

اپنی بات منوانے پہ آتا ہے تو اس کے پاس کیسے کیسے آئیڈیاز موجود ہوتے ہیں۔۔

جہاں تک لوگوں کی سوچ نہیں جاتی یہ بندہ وہ کر کے دکھا دیتا ہے۔۔میری جان مجھے بعد میں تاڑ لینا فی الحال ہم لوگ شادی سے لیٹ ہو رہے ہیں۔

دل غصے سے پرفیوم کی بوتل اٹھا کر اسفند کے طرف پھینکنے لگی تھی۔۔۔اسفند دل کی طرف نا میں ہاتھ ہلاتے ہوئے چلا اٹھا تھا۔۔دل دل پلیز مت مارنا میرا سر پھٹ جائے گا۔۔پھر میری جان اپنے بھائی اور بھابھی کو کو صفائیاں دیتی پھرو گی۔۔

دل کم سے کم اپنے بھائی سے ہی شرم کرلو اس کا سامنا کیسے کرو گی۔۔بیچارہ کیا سوچے گا کہ اس کی بہن کتنی بد تمیز ہے کہ اس نے اپنے شوہر کا سر پھاڑ دیا ہے بیچارا خواہ مخواہ میں شرمندہ ہوتا پھرے گا۔

پھر آپ یہ بھی بتانا پڑے گا کہ آپ نے میرا سر پھاڑا کیوں ہے۔۔چھی دل کیا بتاؤ گی کہ میں نے آپ کی گردن پر اپنے پیار کی مہریں لگائی ہیں اس لیے سر بھاڑا ہے۔

دل کتنی شرم آئے گی آپ کو بتاتے ہوئے۔۔وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے چچ چچ چچ کر رہا تھا۔دل بیچاری اپنے ہاتھ میں پرفیوم کی بوتل پکڑے کھڑی ہی رہ گئی تھی۔۔

oooooooooo

اسفند اور دل جب حال میں پہنچے تو مسکان اور اکثر پہلے سے باہر کھڑے ہوئے ان دونوں کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔ شکر ہے کہ تم لوگ پہنچ گئے ہو۔

مجھے تو لگا کہ تم لوگوں کا ارادہ ہی نہیں ہے آنے کا اسد دل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسفند کو دیکھ کر بول رہا تھا۔ اسفند جو مسکان کو مل رہا تھا۔

جناب تیار ہونے میں تماری بہن نے دیر لگائی ہے۔۔ میڈم کو لپسٹک کا کوئی کلر ہی پسند نہیں آ رہا تھا۔ اس کی لیپسٹک کی وجہ سے ہم لیٹ ہو گئے ہے۔۔ میں تو صبح سے ریڈی تھا اسفند نے سارا ملبہ دل کے اوپر ڈال دیا تھا۔

دل نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے غصے سے دیکھا تھا۔۔ چلو اب دیر مت کرو توبہ کا کتنی بار فون آ چکا ہے کہ آپ لوگ ابھی تک پہنچنے کیوں نہیں۔ اسد چلتے چلتے بولا رہا تھا۔۔ اچھا جی طوبہ تجھے کئی بار فون کر چکی ہے۔۔ ہاں بھئی

تمہارے بنا تو اس کی شادی ادھوری ہے۔آخر کو تم وی آئی پی پرسنٹ جو ہو اس کے لیئے اسفند شیطانی مسکراہٹ ہنسا تھا۔۔

طوبہ کا نام سنتے ہی اسفند کے دماغ کے شرارتی کیڑے جاگ اٹھے تھے۔۔ اور ویسے بھی وہ موقع کی تلاش میں تھا کہ کب وہ مسکان کو کسی بات پر بھڑکا کر۔اسد سے دل کو بھڑکانے کا بدلہ لے سکے اور جب اسے اتنا اچھا موقع میسر ہو رہا تھا طوبہ کی صورت میں تو اسفند کہاں اسے ضائع کرنے والا تھا۔

اسد نے گھور کر اسفند کی طرف دیکھتا اور آنکھیں دکھاتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔مگر اسفند کی بات پر مسکان نے فورن کان دھرے تھے۔

کیوں بھائی اسد طوبہ کے لیے کیوں وی آئی پی پر سنٹ ہے۔مسکان نے تجسس بھرے انداز سے اپنے بھائی سے پوچھا تھا۔۔اب یہ بات تو بیٹا آپ اپنے شوہر نامراد سے پوچھیے گا کہ آخر وہ طوبہ کے لیے وی آئی پی پر سنٹ کیوں ہے،اور ماضی میں ان دونوں کا کیا خاص رشتہ رہا ہے۔۔

اسد آنکھیں دکھاتے ہوئے اسفند کو چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔شیر کے دل والے اسد میر خان کی سانسیں رک رہی تھی۔۔اسفند کی بات سے کیونکہ اسے پتہ تھا کہ۔اس کی اس بات کا مسکان پر کتنا اثر ہونے والا ہے اور وہ کس طرح کاری ایکٹ کرنے والی ہیں۔۔

اسد کے سامنے سہم جانے والی مسکان اس بات پر کبھی بھی چپ کر کے نہیں بیٹھے گی۔۔وہ بات کی تہہ تک پہنچ کر چھوڑے گی۔۔کہ آخر ان دونوں کے بیچ میں ایسا کیا تھا۔۔

مسکان بکواس کر رہا ہے۔ایسا کچھ بھی نہیں تھا ہمارے بیچ میں۔وہ صرف ہمارے آفس کی ایک سینیئر ایمپلائی ہے۔۔اور میں اس کا بوس باقی یہ آپ کے دماغ میں فضول کا شک بھر رہا ہے۔

آپ اس کی باتوں میں مت آئیں مسکان کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے بولا۔۔

جی نہیں اسفند بھائی کوئی بھی غلط بات مجھ سے نہیں کر سکتے۔اور ان کو ضرورت بھی کیا ہے آپ کے بارے میں کچھ غلط کہنے کی۔پرنسس آپ کو نہیں پتہ کہ اس کمینے کو بہت سکون ملتا ہے میرا خون جلا کر۔

ایسا کچھ تو تھا آپ کے ماضی میں جو اسفند بھائی نے آپ کے بارے میں یہ بات کہی ہے۔۔ مسکان کے تیور بگڑنے لگے تھے جس کا اسد کو ڈر تھا۔ اسد نے دانت پیستے ہوئے مڑ کر پیچھے آتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھ کر نفی میں سر کو ہلایا تھا۔۔

اسفند آئی برو کو اٹھا کر آنکھ مارتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔۔ مسکان آپی آپ ایسے ہی بھائی پر شک کر رہے ہیں۔۔۔ بھائی ایسے بالکل بھی نہیں ہے اسفند کا کیا ہے ان کو تو عادت ہے دوسروں میں کیڑے نکالنے کی۔ دل اپنے اندر کی بڑھاس نکال رہی تھی۔ جو اسفند نے مسکان اور اسد کے سامنے لپسٹک والی بات کر کے بیچاری کو شرمندہ کیا تھا۔

آپ چپ رہیں آپ کو بڑی فکر ہو رہی ہے اپنے بھائی کی۔اتنا معصوم نہیں ہے جتنا دکھائی دیتا ہے۔اسفند نے دل کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے آہستہ سے بولتے ہوئے اسے چپ رہنے کو کہا تھا۔۔

آپ بھی اتنے معصوم نہیں ہیں جتنے دکھائی دیتے ہیں دل کو تو ویسے ہی بہت تپ چڑھی ہوئی تھی اسفند پر۔جو اس نے میک اپ خراب کیا تھا اور جو دوپٹہ لینے کے لیے بیچاری کو اذیت دی تھی۔اور اوپر سے سب کے سامنے لیٹ آنے کی وجہ بھی اسے ہی بنا دیا تھا۔۔

دل کی بچی آپ چپ رہو گھر چل کر بتاؤں گا کہ میں کتنا شریف ہوں۔۔اب اگر اپنے بھائی کی طرف داری کی نا تو آپ کی پیاری سی گردن پر جو میں نے

خوبصورت نقش نگاری کی ہے گھر چل کر میں اس کو مزید نکھار کر آپ کو دکھاؤں گا۔۔

اگر آپ نہیں چاہتی کہ میں اپنی فن کا گھر چل کر دوبارہ سے مظاہرہ کروں تو چپ چاپ سے اپنے بھائی کی درگت بنتے ہوئے دیکھیے۔۔اسفند اتنی آہستہ آواز سے دل کے ساتھ بات کر رہا تھا کہ دو چار قدم آگے چلتے ہوئے اسد اور مسکان بھی نہیں سن پا رہے تھے۔۔

مسکان یار اپنا موڈ ٹھیک کرو ایسا کچھ بھی نہیں ہے آپ کا بھائی کتنا کمینہ ہے آپ کو آئیڈیا ہونا چاہیے خواہ مخواہ کی بکواس کر کے آپ کا دماغ خراب کر رہا

ہے۔۔۔ خبردار جو بھائی کے بارے میں کچھ بھی بولا تو اپنی ماضی کی کرتوتیں چھپانے کے لیے بھائی کو غلط ٹھہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

مسکان غصے سے بڑے بڑے قدم بھرتی ہوئی چل رہی تھی اور اسد بیچارہ منتیں کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔۔۔

جسے دیکھ کر پیچھے آتے ہوئے اسفند کو بڑا مزہ آ رہا تھا اور وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو کر اسد کو منتیں کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب ہال میں پہنچے تو توبہ سلیم کے پہلو میں بیٹھی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس نے سکن اور ریڈ کلر کا لہنگا چولی پہنا ہوا تھا اور وہ بہت ہی

خوبصورت تیار ہوئی تھی۔ پالر والی نے کافی محنت کی تھی جو اس کے اوپر نظر آ رہی تھی۔۔

اسد بیچارا ہال کے اندر داخل ہوتے تک مسکان کا موڈ لائٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر مسکان تو اس وقت اسد کی کوئی بھی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔ اسفند تمہارا بیڑا غرق ہو میری اچھی بھلی خوش بیوی کو کس ٹریک پر ڈال دیا ہے۔۔۔ وہ بیچارا اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے مسکان کے پیچھے پیچھے شادی ہال کے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی یہ چاروں ہال میں داخل ہوئے تو سلیم اور توبہ دونوں سٹیج سے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرنے کے لیے نیچے اتر کر آئے تھے۔ کیونکہ یہ ان کے لیے بہت بڑی بات تھی کہ اسفند شہریار اور اسد میر خان اپنی اپنی وائف کے ساتھ ان کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے آئے تھے۔۔

سلیم اسفند اور اسد سے گلے ملا اور سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان کو ویلکم کہا اور مسکان اور دل کو بھی ویلکم بھابھی کہتے ہوئے نظر جھکا جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

تو بہ آگے بڑھ کر مسکان اور دل کو گلے ملی اور دونوں کو ویلکم میم کہتے ہوئے اسپیشل اپنے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھنے کو کہا تھا۔۔ مگر اسد اور اسفند دونوں ہی اپنی بیویوں کو وہاں پر بٹھانے میں انٹرسٹڈ نہیں تھے۔

کیونکہ وہاں پر کیمرہ مین مووی میں سین کیپچر کر رہا تھا اور جوان دونوں کو بالکل نہیں پسند تھا کہ ان کی بیویاں اس طرح کسی غیر مرد کے سامنے بیٹھیں ۔اور وہ ان کی مووی بنائے ان دونوں نے تو اپنی شادی کی مووی نہیں بنوائی

تھی صرف ان کے موبائلوں میں ہی کیپچر تھے ان کے شادی کے یادگار لمحے۔۔

نہیں ہم لوگ ہال میں ہی بیٹھیں گے اصل میں آپ کی میم لوگ یہاں پر کمفرٹیبل نہیں ہونگی مووی کیمرہ کے سامنے اسفند نے بات بناتے ہوئے سٹیج پر بیٹھنے سے منع کردیا تھا۔۔

نوپرابلم سر مگر آپ تو ہمارے اس خوشی بھرے لمحات کو خوبصورت اور یادگار بنانے کے لیے سٹیج پر تشریف لے کر آئیں گے نا سلیم نے بڑے پر امید انداز سے کہا تھا۔

ہاں ہاں سلیم یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے میں اور اسد آئیں گے اور آپ کے ساتھ مووی بھی بنوائیں گے۔۔بس آپ کی میم لوگ کمفٹیبل نہیں ہیں تو پلیز کیمرے کو ان سے دور رکھنا۔آئی ہوپ کہ تم سمجھ سکتے ہو۔جی سر

آپ بے فکر رہیں سلیم نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بہت موتبانہ انداز سے کہا تھا۔۔

سر ہمارے لیے تو یہی اعزاز کی بات ہے کہ آپ میم لوگوں کو ہماری شادی میں لے کر آئے ہیں۔ میم آپ لوگ آئیں میں آپ لوگوں کو بٹھاتا ہوں سلیم ایک سپیشل سائڈ پر لگے ہوئے ٹیبل پر دل اور مسکان کو بیٹھا کر واپس اسٹیج پر چلا گیا تھا۔۔

اور جاتے ہوئے اسد اور اسفند سے کہہ کر گیا تھا کہ سر آپ پلیز ہمارے ساتھ کچھ دیر سٹیج پر آکر بیٹھیں۔۔اوکے دل میں کچھ دیر سلیم اور توبہ کے ساتھ جا کر بیٹھوں گا جائیں میں نے کون سا آپ کو روکا ہوا ہے۔

دل نے روکھا سا جواب دیا تھا کیونکہ راستے میں جو اسفند نے اس کو دھمکیاں دی تھی اب بیچاری بول تو کچھ نہیں سکتی تھی بس اپنا منہ مروڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

مسکان میں بھی جاؤں سلیم بلا رہا ہے۔جائیں وہ بھی کافی دیر سے آپ کی منتظر ہے اور بڑی ترسی ہوئی نظروں سے آپ ہی کی دیکھے جا رہے ہیں۔
سامنے اسٹیج پر بیٹھی ہوئی طوبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑے تلخ لہجے سے بول رہی تھی۔۔

مسکان کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہی تھی کیونکہ توبہ کی بار بار اٹھتی ہوئی نظریں اسد کو ہی دیکھ رہی تھی اور اس کی نظروں میں کچھ تو ایسا تھا جو مسکان کو کھٹک رہا تھا۔۔

مسکان پلیز یار ایسا کچھ بھی نہیں ہے اس کمینے کا چہرہ دیکھو یہ کس طرح سے کھل کھلا رہا ہے صرف اس نے اپنے مزے کے لیے آپ کے دماغ میں یہ بات بھری ہے اور آپ نے اس کو سچ مان لیا ہے اسد بیچارہ من مناتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

بھائی مجھے کیا ضرورت ہے اپنے مزے کے لیے کچھ بولنے کی میں تو کچھ بولنا ہی نہیں چاہتا تھا۔بس اپنی بہن کا معصوم چہرہ دیکھ کر میرے منہ سے تمہارے ماضی کے بارے میں سچ نکل گیا تھا۔۔

اسفند کے الفاظ جلتی پر تیل کا کام کر رہے تھے اسد نے گورتے ہوئے اسفند کی جانب دیکھ کر کہا

توکچھ دیر کے لیے اپنا منہ بند کر سکتا ہے اسد نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔بھائی پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے آپ جائیں اور اپنی چہیتی کے ساتھ اپنا فوٹو سیکشن کروائیں۔۔

وہ بہت بے تابی کے ساتھ آپ کی طرف بار بار دیکھ رہی حالانکہ شرم آنی چاہیے خود کا شوہر دیکھنے میں اچھا خاصہ ہے۔۔اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی میرے شوہر کی طرف دیکھ رہی ہے۔۔مسکان نے اپنے لفظوں کو چباتے ہوئے بڑی مشکل سے اپنا غصہ دبایا ہوا تھا۔۔۔

oooooo

خدا تیرے جیسا کمینہ دوست بھی کسی کو نہ دے۔، تم نے میری معصوم سی بیوی کے دماغ میں شک جو بیج بویا ہے اللہ پوچھے گا تجھے۔اسد کا میسج آیا تھا اسفند کے فون پر۔۔روکیوں رہے ہو خان کیا میری بہن نے تجے کمرے سے

نکال دیا ہے۔ یا گھر سے بے دخل کر دیا ہے۔ اسفند میسج کر ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔

بہت ہی کمینہ ہے میری حالت پر تجھے ہنسی آ رہی ہے۔ کمینے مسکان سچ میں یہ سمجھ رہی ہے کہ میرا اور طوبہ کا ماضی میں کوئی چکر تھا۔۔ وہ تو مجھ سے بات تک کرنے کی روادار نہیں ہے۔۔۔ ویری گڈ میں یہی تو چاہتا تھا اب تجھے پتہ چلا کہ جب دوسرے کی بیوی کو الٹے سیدھے مشورے دیے جاتے ہیں تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔۔

کمینے میں نے تو تیرے فائدے کے لیے اپنی بہن کو مشورہ دیا تھا مگر تو نے تو اپنی بہن کو بھڑکا کر میرے گھر کو جنگ کا میدان بنا دیا ہے۔۔۔ ہاں تمارے اعلیٰ مشورے سے کون سا میرا گھر امن کا گہوارہ بن گیا تھا۔ تمہاری بہن

صاحبہ نے تو یہ تک سوچ لیا تھا کہ میں اپنے ہی بیٹے سے نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔اوپر سے وہ جو میری جھوٹی کیئر کرنے والی ایکٹنگ کرتی تھی وہ تو لاجواب تھی۔۔۔

پلیز یار اسفند سمجھنے کی کوشش کرو مسکان سچ میں بہت سیریس ہو گئی ہے۔۔مدے کی بات پر آؤ خان تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔۔۔تم فون کر کے مسکان کو بتاؤ کہ تم نے یہ سب کچھ مذاق میں کہا تھا اسد بیچارا اب منتوں پر اتر آیا تھا۔۔

سوری میں تو تمہاری ہیلپ کرنے والا نہیں ہوں جس طرح سے میں نے اپنی بیوی کو منایا اور اپنی صفائیاں خود ہی پیش کی تھی۔۔اسی طرح اب تم خود ہی بنو اپنے وکیل اور کرو اپنی وکالت مجھے تو آرہی ہے بہت نیند میں تو سونے لگا ہوں اللہ حافظ۔۔۔

تیرے جیسے کمینے یار بھر لعنت ہو اسد آخری میسج کرتے ہوئے فون کو سائیڈ پر ٹیبل پر پٹخ کر بیڈ گراؤن سے سر ٹکائے بیٹھ کر سوچنے لگا تھا کہ اب مسکان کو کیسے منانا ہے۔۔

کافی دیر تک جب مسکان روم میں نہیں آئی تو اسد اٹھ کر روم سے باہر آ گیا وہ مسکان کو بچوں کے روم میں دیکھا تو مسکان وہاں پر نہیں تھی۔ کچن میں سے کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھی۔ اسد نے جھانک کر دیکھا تو مسکان شاید اپنے لیے کافی بنا رہے تھے۔۔

کیا کر رہی ہے میری پرنسس اسد مسکان کو پیچھے سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بڑا پیار جتانے والے انداز سے بول رہا تھا۔۔ کافی بنا رہی ہیں

میرے خیال سے آپ کو دکھائی تو دے رہا ہے مسکان نے جلے کٹے انداز سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

آج میرے لیے کافی نہیں بنائی۔۔ نہیں میں نے صرف اپنے لیے بنائی ہے آپ کو پینی ہے تو آپ اپنے لیے خود بنا لیں یا مریم سے کہہ کر بنوا لے۔ یہ وہ جواب تھا جو مسکان نے کبھی بھی اسد کو نہیں دیا تھا۔اور اسد کو ایسے جواب کی عادت بھی نہیں تھی۔ مگر اس وقت مسکان کا غصہ ساتواں آسمان چھو رہا تھا تو اسد کسی بھی طرح کا مزید پنگا نہیں لینا چاہتا تھا اپنی بیوی سے۔۔

ہاں کافی تو مجھے پینی ہے مگر مجھے تو آپ کے ہاتھ کی پینی ہے چلو کوئی بات نہیں ہم ہاف ہاف کر لیں گے۔۔ کیوں میرے نصیب میں ساری چیزیں ہاف ہی کیوں ہیں۔

کبھی خود کو اچھا ثابت کرنے کے لیے کسی اور کے شوہر بن جاتے ہیں اور میرے حصے میں ہاف شوہر آتا ہے۔۔ کبھی اچھائی ثابت کرنے کے لیے کسی بچے کے باپ بن جاتے ہیں اور میرے نصیب میں ہاف بچوں کا باپ آتا ہے۔۔۔اور ماضی میں محبت کے پیچھے لڑاتے رہے ہیں اور میرے حصے میں آپ کا ہاف پیار آتا ہے۔۔۔ ساری ہاف چیزیں مسکان کی نصیب میں ہی کیوں لکھی ہوئی ہیں۔۔اب کم سے کم مجھے کافی تو پوری پی لینے دیں۔اسد بیچارے کو تو لینے کے دینے پڑ گئے تھے اسد بیچارہ آیا تھا مسکان کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے مگر مسکان کا موڈ اور بھی بگڑ گیا تھا۔۔

ہٹیں اور مجھے جا کر سونے دیں مسکان اپنی کافی بھی وہیں پر چھوڑ کر غصے سے روم کی طرف چل پڑی تھی۔اسد بیچارہ کافی اٹھا کر ڈش میں رکھتے ہوئے مسکان کے پیچھے پیچھے چل پڑا تھا۔۔

اور دماغ میں منصوبے بنا رہا تھا کہ مسکان کو کیسے منانا ہے واہ کیا بات ہے اسد میر خان تمہاری۔۔سب کو ڈرا کے رکھنے والا۔جس کی دہشت سے دشمنوں کی سانسیں رک جاتی ہیں اس کی سانسیں اپنی بیوی کے ڈر سے رک رہی ہیں وہ خود پر ہنستے ہوئے طنز کر رہا تھا۔۔

مسکان یار پلیز اتنا غصہ کس لیے ہیں یار آپ کو۔سچ میں لگتا ہے کہ میرا کسی کے ساتھ چکر ہو سکتا ہے جب سے ہوش سمبھالا ہے۔صرف آپ کے بارے میں سوچا ہے اور صرف آپ سے ہی پیار کیا ہے۔

شادی کے اتنے سالوں کے بعد تین بچوں کا باپ بن کر میں آپ کو صفائیاں دیتا ہوا اچھا تو نہیں لگ رہا ہوں۔وہ بیڈ پر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹی ہوئی مسکان کے پاس بیٹھتے ہوئے کافی کو سائڈ ٹیبل پر رکھ کر بولا۔۔

یار قسم سے اسفند مذاق کر رہا تھا آپ نے خوامخواہ بات کو اتنا سیریس لے لیا ہے مسکان کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس نے کہا۔

اسد میں بچی نہیں ہوں جسے آپ کچھ بھی بولیں گے اور میں مان جاؤں گی میں نے توبہ کی آنکھوں میں آپ کے لیے بہت خاص جذبہ دیکھا ہے۔

وہ دلہن بنی ہوئی اپنے شوہر کو دیکھنے کے بجائے جس محبت بھری نظروں سے آپ کو دیکھ رہی تھی۔میں اتنی بچی نہیں ہوں کہ اس کی نظروں میں چھپا ہوا آپ کے لیے پیار نہ دیکھ سکوں وہ رو رہی تھی۔۔

اگر اس کی آنکھوں میں میرے لیے پیار ہے تو اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ ناراض ہو کر اور رو کر میرے لیے کیوں سزا تجویز کر رہی ہے۔ اپنے ہاتھوں سے مسکان کے آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔

اسد میں آپ پر شک نہیں کرنا چاہتی مگر مجھے وہ وقت بار بار یاد آرہا ہے جب آپ 10 سال تک مجھ سے دور رہے۔

اور مجھ سے کبھی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی کبھی فون پر مجھ سے بات نہیں کی نا چاہتے ہوئے بھی میرے دل میں طوبہ اور آپ کے بارے میں وسوسے آرہے ہیں۔۔ کہ کہیں مجھ سے دوری کی وجہ توبہ کی نزدیکیاں تو نہیں تھی۔۔

آپ کے سر کی قسم کھاتا ہوں ہاں یہ سچ ہے کہ طوبا مجھ میں بہت زیادہ انٹرسٹڈ تھی۔ مگر آپکے سر کی قسم میں کبھی بھی تو بہ میں انٹرسٹ نہیں تھا۔یار میں نے تو کبھی اسے نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہے نہ وہ اسد کے ہاتھ کو پکڑ کر تسلی بخش جواب چاہتی تھی ۔۔خان کی جان آپ اپنے دل سے پوچھے کہ کیا اسد خان کبھی آپ کے سر کی جھوٹی قسم کھا سکتا ہے۔۔

اسد آپ کو پتہ ہے میں آپ سے اتنا پیار کرتی ہوں کہ میں آپ کو کسی کے ساتھ شیئر کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔وہ اسد کے گلے میں اپنی باہوں کی مالا پہناتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

آپ میرے ہیں صرف اور صرف میرے ہیں جب تک میں زندہ رہوں گی آپ میرے ہی رہیں گے۔آپ پر آپ کے پیار پر صرف میرا حق ہے آج پہلی بار وہ اتنا کھل کر اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی۔۔

۔اسد کا دل سے طوبہ اور اسفند کا شکریہ ادا کرنے کو دل کر رہا جن کی وجہ سے آج اسے مسکان کے منہ سے اظہار محبت سننے کو مل رہا تھا۔۔۔اسد کی جان مجھ پر میری روح میرے جسم پر صرف اور صرف مسکان اسد خان کا ہی حق ہے۔اور میری جان یہ حق تو بہت پہلے ہی میں آپ کے نام کر چکا ہوں ۔۔۔۔

خانم مت یوں بد گمان ہوا کریں خان آپ کا تھا ہے اور ہمیشہ رہے گا مسکان کے ماتھے پر اپنے لبوں سے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔خان تو اپنی خانم پر اس

قدر فدا ہے کہ اسے تو دنیا کی رنگینیاں نظر ہی آتی ہے۔۔خان کی زندگی میں سب رنگ تو اپنی خانم کے دم سے ہے۔۔۔

اچھی بات ہے اگر آپ نے میرے سوا کسی کو دیکھنے کی کوشش بھی کی تو میں آپ کی جان لے لوں گی وہ اسد کے کالر کو دونوں طرف سے پکڑتے ہوئے اس اپنی جانب کھینچتے ہوئے بولی۔۔مسکان لیٹی ہوئی تھی اور اسد اس کے پاس بیڈ سے ٹانگیں نیچے لٹکائے ہوئے ہاتھ اس کے اوپر سے کر اس کر کے بیٹھ کے اوپر رکھے ہوئے اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

مسکان کے کھینچنے کی وجہ سے اسد مسکان کے چہرے کے بہت نزدیک ہو گیا تھا۔۔

خانم جان تو اب بھی آپ میری لے رہی ہیں اپنی ان اداؤں سے۔اسد کا اشارہ اسے یوں کھینچ کر اپنے نزدیک کرنے کی طرف تھا۔۔

کیوں خان صاحب مجھے ہر دفعہ یوں نزدیک کر کے میری جان نکالنے کا حق صرف آپ کو ہے مسکان نے آج پہلی بار اسد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مذاق کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

نہیں خان کی جان میں تو یہ حق کب سے آپ کو سونپنے کے لیے تیار تھا مگر خانم آپ کی تو شرم وحیا کہیں پر بریک لگانے کے لیے تیار ہی نہیں تھی آپ کی اس ادا پہ تو آج میرا قربان جانے کو دل چاہتا ہے۔۔

نہیں خان مجھے لگتا ہے کہ اب تو مجھے کوشش کر کے اپنی شرم وحیا کو کم کرنا پڑے گا۔ ورنہ کیا پتہ ہے کب کوئی چڑیا میرے اس خوبصورت خان کو مجھ سے چرا کر اڑا لے جائے۔۔

ہائے خانم اتنا پیار ایک ساتھ مت دو کہیں خان کی جان ہی نہ نکل جائے اسد نے منہ پر کر کے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو ایسی باتیں منہ سے نہیں بولتے۔مسکان اسد کے منہ پر اپنی ہتھیلی رکھتے ہوئے اسے منع کر رہی تھی۔۔۔۔

اس وقت منہ سے تو میرا کچھ بولنے کو دل کر بھی نہیں رہا میرا دل تو اپنے لبوں سے آپ کے لبوں پر کچھ لکھنے کو کر رہا ہے وہ کہتے ہوئے مسکان کے لبوں پر جھکا اور اپنی محبت کی مہر لگاتے ہوئے مسکان کو اپنی پیار کی بارش میں بھگوتے چلا گیا۔۔

مسکان آج بڑے ناز ہو اور محبت سے اپنے خان کے سینے سے لپٹی ہوئی تھی اسے ناز تھا کہ جس خان کو لڑکیاں اتنی حسرت اور محبت سے دیکھتی ہیں وہ خان صرف اور صرف اس کا تھا۔

اس کی محبت اس کی تھی اس کے دل میں بسنے والی وہ تھی جسے وہ بچپن سے محبت کرتا تھا۔۔آج وہ خود سے خان کے قریب ہونا چاہتی تھی۔وہ خان کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی۔۔اس نے اپنے لبوں سے اپنے خان کے سینے پر کس کی تھی۔۔

آج اسد خان کا دل خوشی سے اش اش کر اٹھا تھا۔خان کی جان آج آپ کے ارادے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔وہ مسکان کے بالوں میں پیار سے اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔آخر ارادے کیا ہیں آپ کے خانم۔۔وہ بڑے مذاق کے موڈ میں بولا تھا۔۔

آپ کی عزت لوٹنے کا ارادہ ہے آج میرا وہ بھی مذاق سے بولتے ہوئے۔۔ شرم سے اپنا منہ اسد کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔ ہاہاہا اسد جاندار قہقہ لگاتے ہوئے ہنساں تھا۔۔ اس کا قہقہہ پورے روم میں گونج اٹھا تھا۔

زہے نصیب اگر آپ میری عزت لوٹیں گی تو میرے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہو گا مگر میری جان عزت آپ نے خاک لوٹنی ہے۔۔ آپ سے تو میری طرف دیکھ کر یہ بات بولی تک نہیں گئی۔۔۔

عزت لوٹنے کے لیے یو شرما کر جس کی عزت لوٹنی ہو اس کے سینے میں سر نہیں چھپایا جاتا خانم۔۔۔ آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں خان۔۔۔ نہیں خان کی جان آپ کو ٹرک بتا رہا ہوں کہ عزت کیسے لوٹی جاتی ہے۔۔۔ آپ رہنے دیں مجھے آپ کی کسی بھی بے شرمی والی ٹرک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ شرماتے ہوئے بولی۔۔

میری نازک سی خانم یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے کہ آپ میری عزت لوٹ سکیں یا اپنے خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر محبت کی باتیں کر سکے ۔۔

میرے خیال سے یہ کام آپ مجھے ہی سونپ دیں تو زیادہ بہتر ہو گا میری خانم میری باہوں میں اسی طرح سے شرماتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے اور آپ پر بے باکی سے محبتیں نچھاور کرنے کے لیے میں ہوں نا۔۔

وہ اسد کی باہوں کے کسے ہوئے دائرے میں شرما رہی تھی۔اسد یوہی اس پر اپنی محبت کی بارش کرتے ہوئے اپنا پیار جتا رہا تھا۔۔زندگی کا حسین سفر یونہی کٹتا جا رہا تھا اور اس سفر میں آج اسد اور مسکان کی ایک اور خوبصورت رات اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔

ـ000000000ـ

دل اٹھ جاؤ اور اٹھ کر بے بی کو سنبھالو جس شوق کے ساتھ آپ نے کیئر ٹیکر کی چھٹی کر دی ہے اب میڈم ذرا اٹھ کر اپنے بیٹے کی دیکھ بھال بھی کر لیا کرو۔دل گدھے گھوڑے بیچ کر آرام سے سو رہی تھی اور اسفند بیچارہ پچھلے تین گھنٹوں سے آفان کو اپنے کاندھے سے لگائے ہوئے روم کے چکر کاٹ رہا تھا۔

دل پلیز یار اٹھ جاؤ مجھے صبح آفس بھی جانا ہے۔اسفند مجھے نہیں پتہ مجھے بہت نیند آ رہی ہے آپ خود ہی آفان کو سلا دیں روز ہی تو سلا دیتے ہیں آج ایسا کیا ہو گیا ہے۔

دل کی نیند کے مارے بڑی مشکل سے آواز نکل رہی تھی دل یار صبح میری میٹنگ ہے اور مجھے اپنے ایک خاص پروجیکٹ کے لیے سٹی سے باہر جانا ہے اس لیے پلیز اٹھ کر آفان کو سنبھال لو۔

آپ نے سٹی سے باہر کیا لینے جانا ہے دل بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔دل کی بچی پچھلے تین گھنٹوں سے میں آپ کو جگا رہا ہوں مگر مجال ہے جو آپ اٹھی ہو۔ اور یہ میرے سٹی سے باہر جانے والی بات پر آپ کی نیند ایک سے پہلے کھل گئی ہے۔۔۔

ڈرامے باز سدھر جاؤ کیئر ٹیکر کو آپ نے چھٹی دے دی ہے۔اب آپ ساری رات مجھ سے آفان کی ڈیوٹی لیتی ہیں۔۔اور صبح آفس میں مجھے کام کرنے میں بہت پرابلم ہوتی ہے۔۔۔

ہم دونوں کا فرض ہے کہ ہم دونوں مل کر آفان کی پرورش کریں اس لیے آپ روز یہ احسان مت جتایا کریں۔۔دل منہ بسورتے ہوئے بولی۔جی جی میڈم صاحبہ مجھے پتہ ہے کہ ہم دونوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم مل کر آفان کی پرورش کریں۔

مگر میری جان یہ آپ پر بھی لاگو ہوتا ہے آپ یہ جو گدھے اور گھوڑے بیچ کر جو اچھا خاصا منافہ اپنی جیب میں ڈال کر سوئی رہتی ہیں۔اور پوری رات عفان کو میں سنبھالتا ہوں آپ بھی اٹھ کر اپنا فرض نبھایا کریں۔۔

وہ ہنستے ہوئے بول کر آفان کو دل کو تھماتے ہوئے۔خود بھی اپنا سر دل کی گود میں رکھتے ہوئے لیٹ گیا تھا۔دل آفان کو اپنے کاندھے سے لگا کر اس کی کمر کو تھپتھپاتے ہوئے سلانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

اسفند اب میں آفان سلاؤں یا آپ کو دل اسفند کو اپنی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا دیکھ کر مذاق کر رہی تھی۔۔

میری جان آپ آفان کو سلاؤں میرا ابھی سونے کا کوئی موڈ نہیں ہے آپ اپنے بیٹے کو سلائیں اور ذرا میری دسترت میں آنے کے لیے تیار ہو۔اسفند مجھے بہت نیند آرہی ہے پلیز آج آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے۔۔۔

دل چپ چاپ آفان کو سلاؤ باقی کی بات بعد میں ہو گی۔۔آپ کو تو روز ہی نیند آرہی ہوتی ہے اس میں کوئی انوکھی بات ہے تو مجھے وہ بتاؤ۔۔

ہاں تو آپ کون سا میری نیند کا احساس کر کے مجھے سونے دیتے ہیں۔۔جب تک آپ مجھے ہلکان نہ کریں آپ کو سکون کہاں ملتا ہے۔۔دن کو بیٹا سکون لینے نہیں دیتا۔۔اور رات کو باپ سکون لینے نہیں دیتا۔

دونوں کے دونوں ہی میری نیند کے دشمن بنے رہتے ہو۔دل نے شکوہ کرتی ہوئی نظروں سے اسفند کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

دل بچاری کہہ تو سچ رہی تھی اسفند اسے نیند پوری کہا کرنے دیتا تھا۔۔کبھی آفان اٹھ کر رونے لگتا تھا۔اور آفان سو جاتا تو آفان کے پاپا صاحب کو اپنی بیوی کی یاد ستانے لگتی تھی اب تو دل بیچاری کا یہ عالم ہو گیا تھا کہ دن کو بھی آفان کے ساتھ سارا دن بزی رہتی تھی۔

آفان بہت شرارتی بچہ تھا مجال ہے جو اس کو نیند آتی ہو۔۔دل اکثر غصے سے کہتی تھی بالکل اپنے باپ پر گئے ہو۔۔دل اس بات پر اسفند کھلکھلا کر ہنستا تھا۔۔

دل کو جب زیادہ غصہ آتا تھا تو دل کہا کرتی تھی نہ تمہارے باپ سے میرا سکون برداشت ہوتا ہے اور نہ تم سے باپ بیٹا ایک سے بڑھ کر ایک ہو۔۔

اور اسفند مسکراتا ہوا کہا کرتا تھا کہ میری جان ہم دونوں باپ بیٹا آپ پر اس قدر فدا ہیں کہ ہم آپ کے بنا رہ نہیں سکتے۔۔یہ تو ہمارا پیار ہے کہ ہم آپ کو سونے نہیں دیتے غصہ مت کیا کرو۔میری جان۔

۔اسفند۔۔ ہمم۔۔آپ سٹی سے باہر کیوں جارہے ہیں اور واپس کب آئیں گے۔ضروری کام ہے دو دن بعد آجاؤں گا۔۔

مگر مجھے اکیلے میں ڈر لگتا ہے۔۔۔میں گھر میں اکیلی کیسے رہوں گی۔۔پریشان مت ہو آپ کو اسد کی طرف چھوڑ دوں گا۔۔مگر مجھے تو آپ کے بنا وہ کہتے ہوئے چپ ہو گئی تھی۔۔۔فقرہ پورا کرو دل آپ کو میرے بنا کیا۔۔وہ دل گود میں سر رکھے ہوئے آنکھوں کو بند کر کے ہی بول رہا تھا۔۔دل کہو کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔آپ کو میرے بنا نیند نہیں آتی یہی کہنا چاہتی ہو۔۔۔جب آپ کو میرے دل کی ہر بات کا پتہ ہوتا ہے تو پھر کیا میری حالت کے مزے لینے کے لیے آپ مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

نہیں کنجوس لڑکی آپ کے منہ سے اپنی اہمیت کو سن کر میرے دل کو مجھے سکون ملتا ہے اس لیے پوچھتا ہوں۔۔ جو سکون آپ آدھی ادھوری بات کو چھوڑ کر مجھے لینے ہی کہا دیتی ہیں۔

آفان سو گیا ہے۔ دل اس نواب کو اس کے بستر پر لیٹا کر آؤ۔ اور آ کر بیوی ہونے کا فرض نبھاؤ وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

ہاں بس اب میری زندگی میں اور کوئی انجوائے منٹ نہیں سوائے اس کے کہ کبھی ماں کا فرض نبھاؤں اور کبھی بیوی کا۔۔ آپ باپ بیٹے پر بھی کوئی فرض لاگو ہوتا ہے یا نہیں۔۔ وہ آفان کو اس کے بستر پر سلاتے ہوئے آہستہ آہستہ بول رہی تھی کیونکہ تیز بولنے سے آفان نے پھر اٹھ جانا تھا اور پھر تین گھنٹے پکے تھے اس کو سلانے کے لیے۔۔

میری جان آپ کے بیٹے کا تو پتہ نہیں مگر مجھ پر جو فرض لاگو ہوتا ہے اس کو تو میں ہر دن اور ہر رات بڑے اچھی طرح سے ادا کرتا ہوں۔۔

اس لیے میری جان آپ مجھ پر تو شکوہ نہیں کر سکتی وہ نیچے جھک کر دل کو اپنی گود میں اٹھ کر بیڈ کی طرف لا رہا تھا۔دل نے اپنی دونوں بازو اسفند کے گلے میں ڈالے ہوئے تھے۔۔

وہ دل کو بیڈ پر لیٹ کر اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ کو صوفے پر اچھالتے ہوئے دل کے مخملی ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔۔وہ دل کے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے نازک لبوں سے نمی کو چوستے ہوئے مدہوش ہوتے جا رہا تھا

۔۔۔۔

دل نے زبردستی اس سے پیچھے کیا تھا کیونکہ جب سے دل ڈلیوری ہوئی تھی سیزر کے بعد دل کو سانس کا پرابلم رہنے لگا تھا۔۔جب اسفند دیر تک اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں ڈھلنے کی کوشش کرتا تھا۔تو دل کی سانس اکھڑنے لگتی تھی۔۔

حالانکہ یہ بات اسفند کو اچھی طرح سے پتہ تھی اور وہ کوشش بھی کرتا تھا کہ دل کو کسی تکلیف کا سامنانہ کرنا پڑے۔۔مگر بیچارے کا اپنے اوپر بس نہیں رہتا تھا۔۔جب وہ دل کے ہونٹوں پر جھکتا تو یہ بات بھول جاتا تھا۔ہر بار دل اسی طرح اس سے زبردستی ہی پیچھے کرتی تھی۔۔

اسفند۔۔ہمم۔۔آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا ہر بار آپ کو یاد کیوں دلانا پڑتا ہے کہ اس طرح سے میرا سانس رکنے لگ جاتا ہے۔دل ہر بار کی طرح اسفند

پر چلائی تھی۔۔سوری آئندہ پوری کوشش کروں گا کہ مجھے یاد رہے وہ کہتے ہوئے پھر سے دل کی گردن میں منہ چھپانے لگا تھا۔۔۔

یہ سوری آپ مجھے ہر بار بولتے ہیں اور ہر بار ہی آپ بھول جاتے ہیں۔۔دل اپنے منہ میں بڑھا رہی تھی مگر اسفند اپنے کام میں مصروف تھا۔

جیسے وہ سن ہی نہ رہا ہو آخر دل بیچاری خود کو اس کے حوالے کرتی ہوئی چپ چاپ اس کی شدتوں کو برداشت کرتے ہوئے اس کی باہوں میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔
زندگی یوں ہی ہنستے کھیلتے گزرتی جا رہی تھی ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھی غم کے سائے کہی پر بھی نہیں تھے۔۔

oooooooooo

پلیز سر مجھے مار نا مت میں نے سب کچھ مجبوری میں کیا تھا میں آپ کے ساتھ غداری کرنے کے بارے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔ سر مجھے صفدر اور شمس نے زبردستی اپنے ساتھ ملوث کیا تھا۔۔۔اور تم دودھ پیتے بچے تھے نا کہ تم اس کی باتوں میں آ گئے تمہیں کیا لگا کہ ہم تجھ تک پہنچ نہیں سکیں گے ٹائیگر امجد کی گردن کو دبوچے ہوئے دیوار سے لگا کر کھڑا ہوا تھا۔۔

سر مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔وہ ہاتھ جوڑ رہا تھا ٹائیگر کے سامنے۔۔شٹ اپ کتے تجھے کیا لگتا ہے کہ تیرے ہاتھ جوڑنے سے ٹائیگر تجھے معاف کر دے گا تیری وجہ سے ہمارے سیکرٹ لیک ہوئے تیری وجہ سے میری بیوی کی جان کو خطرہ لاحق ہوا۔۔

اور تو چاہتا ہے کہ میں اتنی آسانی سے تجھے معاف کر دو ٹائیگر اتنی زور سے دھاڑا کے ٹارچر روم کی دیواریں ہل گئی تھی۔۔ سر میں کیسے بتاؤں میں مجبور تھا امجد روتے ہوئے بولا۔۔ کیا مجبوری تھی تیری بول۔ چل تجھے ایک چانس دیا کہ تو نے اتنے سال ہماری ٹیم میں رہ کر بہت اچھی طرح کام کیا چلو اس کے صدقے تجھے چانس دیتے ہیں۔ بتا تیری مجبوری کیا تھی اگر ہمیں لگا کہ تو سچ میں مجبور ہے تو کر دیں گے تجھے معاف۔۔۔

سر صفدر نے میری بیٹی کو اغوا کر لیا تھا اور مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں آپ لوگوں کے سیکرٹ لیک نہیں کروں گا تو وہ لوگ میری بیٹی کو مار دیں گے بس سر میں مجبور ہو گیا تھا میں کیسے اپنی اکلوتی بیٹی کو مرنے دیتا امجد بتاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔۔

مگر صفدر اور شمس کا تو ہم لوگ کام تمام کر چکے ہیں۔تو پھر اب تمہیں کس کا ڈر تھا اگر تو سچا تھا تو میرے پاس آکر اپنی غلطی کی معافی مانگ سکتا تھا۔۔

سر مجھے میری بیٹی ملی ہی نہیں تو میں کیا واپس آکر آپ سے معافی مانگتا اور کس منہ سے واپس آتا میں تو اتنا بد نصیب ہوں کہ نہ مجھے میری بیٹی ملی اور نہ میرے محسن آپ کی نظروں سے گر کر میں زندہ ہوتے ہوئے بھی خود کو مردہ ہی محسوس کرتا ہوں۔

امجد کا سچ اس کی آنکھوں میں نظر آرہا تھا۔ٹائیگر کی تیز نظریں امجد کے سچ کو دیکھ رہی تھی آخر اتنے سال امجد نے اس ٹیم کا حصہ بن کر ان کے ساتھ کام کرتا رہا تھا۔اسی لیے اس کے چہرے سے سچ اور جھوٹ کا پتہ لگانا ٹائیگر کے لیے کچھ زیادہ مشکل نہیں تھا۔۔۔

اس لیے امجد کی بات پر ٹائیگر پیچھے ہٹ کر اپنے مغرورانہ انداز کے ساتھ صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے بیٹھ گیا تھا۔۔ بولو اسد خان کیا کرنا ہے اس کا۔۔۔ اپنی رائے دو۔ ٹائیگر کا ایٹیٹیوڈ والا چہرہ اور انداز دونوں ہی اس پر جچ رہے تھے۔۔۔ اس وقت ٹائیگر اپنے فل فام میں بیٹھا ہوا تھا اس کے آس پاس کہیں بھی اسفند شہریار نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

میرے خیال سے ٹائیگر اس کو ایک موقع دینا چاہیے مجھے لگتا ہے کہ یہ سچ بول رہا ہے اسد دیوار کے ساتھ اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے پر اعتماد لہجے سے بولا تھا۔۔

ہمم۔۔تو ٹھیک ہے امجد تمہاری بیٹی دنیا کے جس کونے میں بھی ہو گی اسے ہم ڈھونڈ لیں گے فلحال آج کے لیے ہم تمہیں صرف تسلی دے سکتے ہیں۔

اور ویلکم بیک اگر تم چاہو تو ٹیم کا حصہ دوبارہ سے بن سکتے ہو ٹائیگر نے اپنا ایک ہاتھ صوفے کی سائیڈ پر رکھا ہوا تھا دوسرا صوفے کی پشت پر۔اور انداز ایسا تھا کہ دیکھنے والے کے دل میں اتر جائے۔۔

میری خوش قسمتی ہو گی کہ آپ پھر سے مجھے اپنی ٹیم کا حصہ بننے کا موقع دے رہے ہیں امجد آکر ٹائیگر کے پیروں میں بیٹھ کر روتے ہوئے بولا۔

کھڑے ہو جاؤ اور آنسوں صاف کر کے بہادری کے ساتھ اس وقت کو فیس کرو وعدہ ہے میرا کہ بہت جلد تمہاری بیٹی تمہارے پاس ہو گی۔۔اور آج

میرے اور اسد کی طرف سے جیک کی دعوت ہے تو میں چاہتا ہوں کہ تم آج
چیک کی دعوت بہت اچھے سے اپنے ہاتھوں سے بناؤ۔۔

جیک ٹائیگر کے کتے کا نام تھا جو ایک بہت ہی اعلی نسل کا شکاری کتا تھا۔۔جو
انسانی گوشت بڑے شوق سے کھاتا تھا۔۔ٹائیگر جو بھی شکار ٹارچر روم میں
شکار کرتا تھا۔۔

اس کے ہمیشہ امجد ہی صاف ستھرے پیسس بنا کر ٹائیگر کے سامنے پیش
کرتا تھا۔۔دل آنکھیں اور خاص جسم کے حصے تو ہاسپٹل میں ڈونیٹ کر دیے
جاتے تھے۔۔ مگر باقی کے گوشت کو امجد بڑی صفائی کے ساتھ کسی ماہر کسائی
کی طرح جیک کے لیے صاف کرتا تھا۔۔۔

اور آج بھی امجد کو ٹائیگر وہی کام کرنے کا بول رہا تھا کیونکہ ساتھ والے ٹارچر روم میں ٹائیگر اور اسد نے انابیہ کے مجرموں کو قید کر رکھا تھا اور انہی کے ٹکڑے کر کے وہ جیک کے آگے ڈالنے والا تھا۔۔

اسد اور اسفند ساتھ والے ٹارچر روم میں گئے اور انہیں دس منٹ بھی نہیں لگے تھے ان چاروں مجرموں کا کام تمام کرتے ہوئے۔۔ جنہوں نے انابیہ کی زندگی تباہ کی تھی وہ کسی گینگ کا حصہ تو نہیں تھے۔۔

بلکہ بریگیڈیئر صاحب کے خاص دشمن نے ان سڑک چھاپ گنڈوں کو پیسے دے کر ان سے انابیہ کی زندگی برباد کروائی تھی۔۔ بریگیڈیر صاحب اپنے اس دشمن کو پہلے ہی صلاح کے پیچھے کر چکے تھے۔

اب اس کی پوری زندگی ان صلاحوں کے پیچھے ہی کٹنی تھی۔ موت سے بھی بدتر زندگی ملنے والی تھی اس کو۔۔۔ان چاروں کے چیتھڑے اڑا کر اسفند اور اسد اپنے خون سے لتے ہوئے ہاتھوں کو صاف کرتے ہوئے ٹارچر روم سے باہر آئے تھے۔

ٹارچر روم میں اتنی چیخیں تھیں کہ پورا ٹارچر روم گونج رہا تھا۔ مگر باہر ایک بھی آواز نہیں آئی تھی کیونکہ ٹارچر روم ساؤنڈ پروف تھا۔

ٹارچر روم کے باہر کھڑے ہوئے امجد نے سر جھکاتے ہوئے اپنی آنکھوں کو چپکایا تھا۔ اسے پتہ تھا کہ اب آگے اسے کیا کرنا ہے۔ اسد اور اسفند اپنے ایٹیٹیوڈ والی چال کو چلتے ہوئے لفٹ میں بیٹھ کر اوپر اپنے آفس میں چلے گئے تھے۔۔

جبکہ امجد ٹارچر روم کے اندر جا کر جیک کے لیے ایک بہترین دعوت کا انتظام کر رہا تھا۔ وہ جیک کے لیے فریزر کے اندر باقی کا انجر پنجر سیو کر دیتا تھا جتنا جیک کھا سکتا تھا صرف اتنا ہی اسے کھلا یا جاتا تھا۔

جیک کے لیے ایک خاص فریزر رکھا گیا تھا جس کے اندر جیک کا کھانا ہر وقت سیف ہوتا تھا اور یہ کام صرف امجد ہی اچھے طریقے سے کرتا تھا۔

oooooooooo

(پانچ سال کے بعد) افغان پلیز کھانا کھالو بیٹا مما کو اس طرح سے تنگ نہیں کرتے دل کب سے آفان کے پیچھے بھاگ رہی تھی کھانا لے کر مگر آفان دل کو پورے گھر میں گھما رہا تھا۔ دل رونے والی شکل بنا کر تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

تب ہی دروازہ کھول کر اسفند گھر کے اندر داخل ہوا تھا بھاگتا ہوا پانچ سال کا آفان اسفند کی ٹانگوں سے لپٹ گیا تھا۔۔۔ او مائی بیٹا کیوں بھاگ رہے ہو اینچے بیٹھ کر اپنے بیٹے کی گالوں پر پیار کر رہا تھا۔۔

پاپا مما مجھے زبردستی کھانا کھلا رہی ہیں وہ اپنی توتلی سی آواز میں بول کر اپنا دکھ سنا رہا تھا۔ ہمم تو اس کا مطلب ہے کہ میرے بیٹے کو اس کی ماما پریشان کر رہی ہیں۔۔ چلیں جی میں ابھی پوچھتا ہوں آپ کی ماما سے وہ کیوں میرے بیٹے کو تنگ کر رہی ہیں اسفند آفان کو اپنی گود میں اٹھا کر دل کے پاس لے کر آگیا تھا۔

اور اپنی روز والے انداز سے دل کے پاس بیٹھ کر اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اس کے بیزاری والے چہرے کو دیکھ کر ہنسا تھا۔۔۔ ہاں بھئی کیوں

آپ میرے بیٹے کو پریشان کر رہی ہیں اور کیوں زبردستی اس کو کھانا کھلانے کی کوشش کرتی ہیں آپ اسفند نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

میں آپ کے بیٹے کو تنگ نہیں کرتی آپ کا یہ بیٹا مجھے تنگ کرتا ہے۔ پورا دن اس کے پیچھے پلیٹ لے کر مجھے بھاگنا پڑتا ہے۔۔ تب کہیں جا کر یہ دو نوالے اپنے منہ میں لیتا ہے۔۔ مما جھوٹ بول رہی ہے مجھے جتنی بھوک ہوتی ہے میں کھاتا ہوں وہ اپنی توتلی سی آواز میں دل کی بات کو جھوٹ تھا ثابت کر رہا تھا۔۔

بری بات ہے آفان مما کو کبھی بھی جھوٹا نہیں بولتے۔ اسفند کے کہنے پر آفان نے اپنی نظریں نیچے کر لی تھی۔۔ کیونکہ اسفند اور دل اپنے بیٹے کی بہت اچھی پرورش کر رہے تھے۔۔

ی صحیح اور غلط کا فرق ابھی سے وہ اسے سمجھا رہے تھے۔۔تا کہ وہ آگے چل کر ایک اچھا انسان بن سکے۔۔اس لیے آفان نے فورن سے کان پکڑتے ہوئے اسفند کے کہنے پر اپنی مما سے سوری کر لی تھی۔۔ماما سوری۔ماما کی جان آپ کو سوری بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بیٹا اگر آپ کھائیں گے نہیں تو آپ صحت منداور بڑے کیسے ہونگے۔آپ کو پاپا کے جیسی بننا ہے نا آفان نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔آفان کو ہمیشہ اپنے پاپا کے جیسا ہی بننا تھا۔۔اسفند اپنے بیٹے کے لیے ایک رول ماڈل تھا۔۔

آفان اکثر اپنی توتلی سی زبان میں کہتا تھا کہ مجھے بڑا ہو کر اپنے پاپا کے جیسے بننا ہے۔۔میرے پیارے بیٹے کو جب اپنے پاپا کے جیسا بننا ہے تو۔تو پھر اس کے لیے تو آپ کو اچھی ڈائٹ بھی لینا پڑے گی۔

اب آپ جلدی سے ٹیبل پر چلے میں کھانا لگواتی ہوں اور پھر ہم پاپا کے ساتھ بیٹھ کر مل کر کھائیں گے آفان ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے ٹیبل پر پہنچ گیا تھا۔۔۔

اسفند دل کے کاندھے سے بازو گزار کر دل کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے۔۔۔ کیسا رہا آج کا دن اسفند دل سے آج کے دن کی روٹین پوچھ رہا تھا۔۔دل نے ٹھنڈی آہ بھر کے مسکرا کر اسفند کی طرف دیکھا تھا۔

آپ نے آتے ہی دیکھ تو لیا ہے کہ آپ کا بیٹا مجھے کتنا ٹارچر کرتا ہے۔ باپ تو باپ ہے بیٹا اس سے بھی چار ہاتھ آگے ہے ویسے دل آپ مجھ پر تو غلط الزام لگاتی ہیں۔

باپ تو پہلے دن سے لے کر اب تک آپ پر فدا ہو کر صرف آپ کے نخرے ہی اٹھاتا ہے وہ الگ بات ہے کہ میرا بیٹا آپ سے اپنے نخرے اٹھواتا ہے وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔تو اس کے گالوں کے ڈمپلز گہرے ہوئے تھے۔۔دل نے ہاتھ بڑھا کر بڑی محبت سے اسفند کی گال کو چھوا تھا اب دل پہلے کی نسبت تھوڑا کم شرماتی تھی۔۔۔

رومینس کا موڈ ہے تو روم میں چلے۔۔اسفند آپ کو اس کے سوا اور کچھ بھی سوجھتا ہے دل ہنستے ہوئے بولی سات سال ہو گئے ہیں ہماری شادی کو مگر آپ کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ابھی کل ہی ہمارا ولیمہ ہو۔۔

ہاں تو سات سال ہونے سے کیا بندے کے اندر سے رومینس ختم ہو جاتا ہے اور میری جان آپ کو دیکھ کر تو مجھے ایسے ہی لگتا ہے کہ جیسے ابھی ابھی آپ نہیں میری زندگی میں قدم رکھا ہو۔

اسفند شہریار ہماری شادی کو سات سال ہو گئے ہیں اور ہمارا پانچ سال کا بیٹا ہے اپنے جذبات پر کنٹرول رکھا کریں وہ اسفند کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔

کھانا کھانے کے بعد آفان کو سلا کر روز کی روٹین کے مطابق۔۔دل اسفند کے پاپا کو روم میں چائے دینے گئی تھی۔چائے لے کر انہوں نے ہمیشہ کی طرح دل کو بہت ساری دعائیں دی۔۔۔

اب دل اپنے اور اسفند کے لیے چائے ڈش میں رکھ کر روم میں لے کر آئی تھی اب دل پہلے سے بہت مچور ہو گئی تھی۔دل اب پہلے کی طرح بچوں کے جیسی حرکتیں نہیں کرتی تھی۔اور جب سے وہ پاکستان شفٹ ہوئے تھے دل اسفند کے پاپا کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔

اسفند کے پاپا اور دل میں ایک باپ اور بیٹی والا رشتہ کا بن گیا تھا۔۔شہریار صاحب بالکل دل کو مسکان کی طرح ہی پیار کرتے تھے۔۔اور دل کو بھی جو باپ والی محبت زندگی میں نہیں مل پائی تھی وہ شہریار صاحب کو کی صورت میں دل کو بھی مل گئی تھی۔۔

دل اب خود کو مطمئن اور مکمل محسوس کرتی تھی زندگی میں اسے سب کچھ تو مل گیا تھا ایک شفقت بھرا ہاتھ رکھنے والا باپ شہریار صاحب کی روپ میں اسے ملا۔۔اسد میر خان جیسا بھائی خدا نے اسے دیا۔

مسکان کی صورت میں سے ایک سہیلی بہن بھابھی سب کچھ تو بن گئی تھی وہ اس کی۔اور اسفند کی صورت میں اسے جان لٹانے والا محبت کرنے والا امان دینے والا ہمسفر ملا۔۔اور خدا نے اسے آفان کی صورت میں خوبصورت اور پیاری اولاد سے نوازا تھا دل خود کو بہت خود کو خوش قسمت اور مکمل سمجھتی تھی۔۔۔۔

اسفند دل کو خوش اور مطمئن دیکھ کر بہت خوش ہوتا تھا۔۔۔اسفند لیپ ٹاپ پر بیٹھا ہوا اپنا نیا پروجیکٹ بنا رہا تھا۔۔اسفند آجائیں چائے پی لیں۔دل اسفند کو بیڈ پر بلا رہی تھی۔کیونکہ رات کی چائے وہ اپنے بیڈ پر بیٹھ کر ہی دونوں پیتے تھے۔

اسفند اپنے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے دل کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا تھا اور بیڈ گراؤنڈ سے ٹیک لگا کر اسفند نے اپنا بازو آگے کیا تھا۔ کیونکہ دل روز اسی طرح سے اسفند کے کاندھے سے سر لگائے ہوئے بیٹھ کر آرام سے چائے پیتی تھی۔

اور پورے دن کا کی تھکن اتارتی تھی یہ ان کا بہترین اور خوبصورت ٹائم ہوتا تھا خود اپنے لیے۔۔اسفند۔۔۔ ہم۔۔آپ کو نہیں لگتا کہ ہمیں ایک اور بے بی پلان کرنا چاہیے آفان پانچ سال کا ہو گیا ہے۔۔۔

دل میرے خیال سے ہم اس موضوع پر بہت بار بحث کر چکے ہیں اور میرا جواب اب بھی وہی ہے کہ دل ہماری فیملی مکمل ہے آپ ہو میں ہوں اور

ہمارا پیارا سا بیٹا آفان ہے ہم آگے بے بی پلین نہیں کریں گے۔۔اسفند نے دل کو وہی ہمیشہ والا جواب دیا تھا۔۔اسفند اپنے ارادوں کا بہت پکا تھا۔۔

عفان کے وقت جب دل کی ڈلیوری ہوئی تھی تو دل کو بہت زیادہ کمپلیکیشنز کا سامنا کرنا پڑا تھا۔اور دل زندگی اور موت کی جنگ لڑ کر واپس اسفند کی زندگی میں آئی تھی۔۔اسفند نے اسی دن ارادہ کر لیا تھا۔کہ اللہ تعالی دل اور بچے کو صحت اور تندرستی والی زندگی دے اس کے بعد وہ آگے اولاد نہیں چاہتا۔۔کیونکہ اسے دل کی جان کو خطرے میں ڈالنا منظور نہیں تھا۔۔

اس لیے دل بیچاری ہر دو تین مہینے کے بعد اسفند کے ساتھ بحث کرتی کبھی پیار سے سمجھاتی کبھی جھگڑا کرتی تھی کہ ہمیں بے بی پلان کرنا چاہیے مگر اسفند اپنی بات سے ڈس سے مس بھی نہیں ہوتا تھا۔۔

دل موڈ خراب کرنے والی کوئی بات نہیں ہے آپ ہمیشہ ہی خود سے اس موضوع کو چھیڑتی ہیں اور پھر خود ہی اپنا موڈ خراب کر کے سو جاتی ہے۔

پلیز دل اس بات کے سوا آپ جو بھی کہیں میں آپ کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں بس اس بات کو اب دوبارہ کبھی مت دہرائے گا آپ کو میری قسم۔۔۔
وہ دل کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگا کر بولا۔۔۔ نہیں کہوں گی آپ نے کون سی میری بات مان لینی ہے۔۔

دل اس بات پر آپ کی سوئی کیوں اڑ جاتی ہیں۔اس کے سوا آپ میری جان بھی مانگیں تو حاضر ہے آپ کے لیے۔۔۔مگر دل میں آپ کی ضد کے آگے اپٹ کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔اسفند میں دنیا کی پہلی عورت تھوڑی ہوں جو دوسرا بے بی پیدا کروں گی۔۔

دل پلیز اس مدے پر بحث نہیں ہو گی اسفند نے فیصلہ کن انداز سے کہا کہ دل چپ ہو گئی تھی۔۔دل جب آپ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی آپ کو کیا پتہ کہ میں کتنی اذیت سے گزرا ہوں۔اٹپ کو کھو دینے کا ڈر کس قدر اذیت ناک تھا یہ تو میں لفظوں میں بیان بھی نہیں کر سکتا ہوں۔

دکھ آوے سکھ آوے دل کہندا

یار دی جدائی آوے نا

نئی جینا یار بنا جینا۔ نا جی نا۔

وہ دل کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے بڑی محبت کے ساتھ سونگ کو شاعری کے انداز میں بولا تھا۔ دل کو اسفند کی محبت پر تو کوئی شک نہیں تھا۔ اس لیے غصہ چھوڑ کر اسفند کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔

زندگی کا سفر بہت ہی ہنسی خوشی گزر رہا تھا زندگی میں صرف خوشیاں تھی اور غم کہیں بھی نہیں۔۔

پاپا پاپا مجھے بھائی مار رہا ہے ارحم کب سے عینہ کے بالوں کو پکڑے ہوئے کھینچ رہا تھا۔ اور وہ چیخے مارتی ہوئی رو رو کر اسد کو پکار رہی تھی۔۔ ارحم کتنی بار منع کیا ہے چھوڑو بہن کے بالوں کو بری بات ہے۔

بھائی ہمیشہ اپنی بہنوں کو پیار کرتے ہیں اور ان کی کیئر کرتے ہیں بھائیوں کے ہاتھ ہمیشہ بہنوں کی حفاظت کرنے کے لیے اٹھنے چاہیے نہ کہ بہنوں کو مارنے کے لیے اسد نے ارہم کو ڈانٹ کر کہا۔ تو ارحم نے ڈرتے ہوئے اینا کے بالوں کو چھوڑ دیا تھا اور خود رونے لگا۔۔

وہ ماما ماما کرتے ہوئے کچن میں بچوں کا ناشتہ مریم کے ساتھ ریڈی کرواتی ہوئی مسکان کی ٹانگوں سے جا کر لپٹ گیا تھا۔ ارحم میرا بیٹا کیا ہوا ہے۔ میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے۔۔ مسکان نے تڑپ کر ارحم کو نیچے بیٹھ کر اپنے گلے سے لگا لیا۔ ارحم مسکان کے بہت زیادہ نزدیک تھا۔ مسکان ویسے تو تینوں بچوں سے پیار کرتی تھی مگر ارحم سے اس کا لگاؤ بہت زیادہ تھا۔۔۔

پاپا نے مجھے ڈانٹا ہے۔۔ کیوں ڈانٹا ہے اسد جب بھی ارحم کو ڈانٹتا تھا تو مسکان کو بہت برا لگتا تھا۔ اکثر مسکان ارحم کی وجہ سے اسد کے ساتھ منہ پھولا کر

بیٹھ جاتی تھی۔۔اس کے بعد اسد اپنی پیاری بیوی کو ہمیشہ پیار سے اور منتوں سے منایا کرتا تھا۔

کیونکہ اسد کو پتہ تھا کہ ارحم مسکان کے دل کے بہت زیادہ نزدیک ہے۔اور اس کے کہنے کے مطابق بیٹیاں دو ہیں مگر میرا بیٹا اکلوتا ہے۔اس لیے آپ اسے زیادہ پیار کیا کریں۔جب کہ اسد اپنا اور عنایہ کو زیادہ توجہ دیتا تھا۔اس کے کہنے کے مطابق ارحم نے تو ہمیشہ ہمارے پاس ہی رہنا ہے مگر بیٹیاں پرائی ہوتی ہیں وہ ایک دن دل کی طرح رخصت ہو جائیں گی اور کبھی کبھار مہمانوں کی طرح ملنے آیا کریں گی۔۔

اسد آج بھی جتنا پیار اپنی بیٹیوں سے کرتا تھا اتنا پیار ہی اپنی بہن دل سے بھی کرتا تھا دل کو کبھی بھی باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا۔۔اسد کی ہر بات میں دل ہمیشہ شامل ہوتی تھی بے شک وہ ایک بہت اچھا بھائی تھا۔

چاہیں اسفند دل کو کسی چیز کی بھی کمی نہیں ہونے دیتا تھا مگر بھر بھی اسد کے گھر سے ہر سپیشل چیز دل کے گھر جاتی تھی۔اسد اور اسفند دونوں پاکستان شفٹ ہو گئے تھے۔اب تو پاکستان میں رہ کر عید جیسے تہواروں کو بھی اسد اور اسفند اپنی بہنوں کے ساتھ بہت ہی رسم ورواج کے ساتھ مناتے تھے اپنی اپنی بہنوں کو عیدی دی جاتی تھی اور ان کو بیسٹ شاپنگ بھی کرواتے تھے۔

چلو میرے ساتھ میں پوچھتی ہوں آپ کے پاپا کو کیوں ڈانٹا ہے انہوں نے میرے بیٹے کو مسکان ارحم کو اپنے ساتھ لیے ہوئے ڈائننگ ٹیبل پر آئی ۔۔جہاں پر عنایہ اینا اور اسد ناشتے کا ویٹ کر رہے تھے اور مریم ان کے سامنے ناشتہ لگا رہی تھی اسد بچوں کو اپنے ساتھ سکول لے کر جاتا تھا اور واپسی

پر بھی خود بچوں کو گھر ڈراپ کرتا کیونکہ وہ بچوں کے حوالے سے بہت زیادہ پوزیسو تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ تیار ہو کر بچوں کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا بچے بھی سکول کے لیے ریڈی تھے کیونکہ مسکان بچوں کو یونیفارم پہنا کر تیار کرنے کے بعد کچن میں جاتی تھی مریم سے بچوں کا اور اسد کا ناشتہ ریڈی کروانے۔۔۔

آپ نے ارحم کو کیوں ڈانٹا ہے اسد وہ صبح صبح اتنا رو رہا ہے۔۔۔ کیونکہ آپ کا بیٹا کب سے میری بیٹی کے بال کھینچ رہا تھا۔اور میں نے اسے ڈانٹا نہیں ہے اسے سمجھایا ہے۔۔رو تو یہ فضول میں رہا ہے ڈرامے باز کہی کا۔۔۔ خبردار جو آپ نے میرے بیٹے کو ڈرامے باز کہا تو آپ کی بیٹیاں بھی کچھ کم نہیں ہیں۔مسکان نے فوراً سے اپنے بیٹے کی طرفداری کی تھی۔۔

آپ میرے بیٹے سے سوری بولے۔۔میں کیوں سوری بولوں سوری تو آپ کے بیٹے کو بولنی چاہیے میری بیٹی سے۔۔اسد آپ میرے بیٹے کو سوری بول رہے ہیں۔یا ہم دونوں ناشتے کے لیے اپنا ٹیبل الگ لگا لیں۔۔

کمینے تم نے میری بیوی کو اپنی طرفداری کے لیے رکھا ہوا ہے جب کچھ اور نہیں ملتا تو آجاتے ہو اپنی ماں کو دھمکیاں دینے کے لیے۔۔اسد مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولا تھا۔

ویسے خانم آپ بھی بے وفا نکلی اپنے بیٹے کی محبت میں بیچارے شوہر کو بھول گئی ہیں۔اسد بیچارہ سا منہ بنا کر بول رہا تھا۔۔خان صاحب آپ بھی بے وفا ہیں کیونکہ آپ بھی اپنی پیاری بیٹیوں کی محبت میں مجھے بھول گئے ہیں۔۔ مسکان نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہوئے کہا۔۔

خانم میں آپ سے اپنی بیٹیوں کے لیے کبھی بھی لڑائی نہیں کرتا۔۔ مگر آپ تو ہر وقت اپنے بیٹے کے لیے سرحد پر کھڑے ہوئے فوجی کی طرح گن تانے کھڑی رہتی ہیں۔۔۔ہاں کیونکہ میرا بیٹا میری طرح معصوم ہے۔اور آپ کی بیٹیاں آپ کی طرح چالاک اس لیے میں اپنے بیٹے کی حفاظت کرتی ہوں آپ تینوں باپ بیٹیوں سے۔۔

ان کی پیار بھری نوک چوک دیکھ کر مریم ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے ہنس رہی تھی۔

مریم آپ بتاؤ کہ میرے بیٹے کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے کہ نہیں۔۔مسکان نے مریم کی گواہی مانگی تھی۔اب مریم بچاری اس بات کا کیا

جواب دیتی وہ ہنس کر چپ کر گئی تھی۔ان کی چھوٹی کی چھوٹی نوک جھوک میں محبت پیار اور خوشیاں دیکھنے والوں کو صاف دکھائی دیتی تھی۔

اسد اکثر جب اپنی خوشحال فیملی کو دیکھتا تو بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کے ہاتھ اٹھ جاتے تھے۔۔مسکان ایک بہت اچھی ماں تھی مگر اسد اس سے بھی کہیں زیادہ اچھا باپ ثابت ہوا تھا۔

اسد ہر رول میں پرفیکٹ تھا وہ ایک بیسٹ بھائی تھا ایک بیسٹ باپ تھا اور ایک بہت ہی اچھا شوہر تھا جس نے مسکان کی زندگی کو خوشیوں بھرا ہوا تھا۔۔

اس پیار بھری نوک جھوک میں زندگی بہت حسین بن کر گزر رہی تھی۔۔

ارحم اور عنایہ دونوں جڑواں تھے تو ان کی عمر اس وقت چھ سال تھی۔ جبکہ اینا ان سے ڈیڑھ سال چھوٹی تھی۔

اس کی عمر ساڑھے پانچ سال تھی سب بچے سکول جانے لگے تھے تو مسکان کی مصروفیات بہت بڑھ گئی تھی اس بھاگتی دوڑتی زندگی میں وہ اپنے لیے وقت بہت کم نکال پاتی تھی۔ مگر اتنے سالوں میں اگر کچھ نہیں بدلا تھا تو وہ تھا اسد کا پیار۔ اسد کا پیار دن بدن بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

مسکان نے کبھی اس میں کمی نہیں دیکھی تھی اسد آج بھی اپنے محبت کے لمحوں میں کٹوتی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔ آج بھی مسکان اسے اپنے بیڈ پر اپنے پہلو میں ہی چاہیے ہوتی تھی۔

مسکان بیچاری بچوں کو ان کے روم میں سلانے کے بعد کیئر ٹکر کے حوالے کر کے روم میں آئی تو اسد حسب معمول بیڈ پر لیٹا ہوا مسکان کا انتظار کر رہا تھا وہ موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا تا کہ کیونکہ اسے مسکان کے روم میں آنے سے پہلے نیند نہیں آتی تھی۔

شکر ہے خانم آپ کا روم میں آنے کا دل تو کیا اسد نے موبائل کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے اپنا ہاتھ مسکان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔سوری اسد آپ کو اتنا ویٹ کرنا پڑا مگر میں کیا کروں۔آپ کے شرارتی بچے سونے کا نام ہی نہیں لیتے اگر میں ان کو سلا کر نہیں آتی تو پھر وہ کیئر ٹیکرز کے ناک میں دم کر کے رکھتے ہیں۔۔۔

مسکان بیچاری روز ہی ایکسکیوز دیتی رہتی تھی۔خانم میں آپ کی مجبوری سمجھتا ہوں آپ بھی اپنے خان کی مجبوری کو سمجھا کریں۔خان کیا کرے خان کو

اپنی خانم کو اپنے سینے سے لگائے بنا نہیں آتی خانم آپ کی قربت میرے دل کا سکون ہے وہ مسکان کو کو اپنے اوپر جھکاتا ہوا اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا تھا۔

اور اس کے ہاتھ کی سختیاں مسکان اپنی کمر پر محسوس کرنے لگی تھی۔۔خان ۔۔ہمم۔۔۔ہماری شادی کو اتنے اتنے سال ہو گئے اب آپ مجھ پر تھوڑا ترس کھایا کریں سارا دن بچوں کے ساتھ تھکی ہوئی ہوتی ہوں۔۔

مسکان کی نازک سی جان پورا دن بچوں کے ساتھ تھکنے کے بعد رات کو سچ میں اسد خان کو جھیلنے کے قابل نہیں رہتی تھی مگر یہ بات اسد خان کو کون سمجھا سکتا تھا۔۔

مسکان پلیز آپ سے کتنی بار کہا ہے میرے ان لمحوں میں رکاوٹ مت پیدا کیا کریں آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے صرف یہی ایک بات ہے جو مجھ سے آپ کی برداشت نہیں ہوتی۔۔ باقی خان آپ کی ہر بات مان سکتا ہے۔

اس لیے میری قربت کو ہنس کر قبول کیا کریں اور میری شدتوں کو اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر سہا کرے وہ مسکان کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا ہر روز اسد کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوتا تھا۔

مسکان اس کی باہوں میں چپ چاپ پڑی ہوئی اس کی محبتوں کی شدتوں کو سہ رہی تھی۔اس نے تکیہ کے دونوں کونوں کو اپنے ہاتھوں کے کونوں میں میں پکڑا ہوا تھا۔۔ کیونکہ مسکان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ وہ اسد خان تھا جو صرف اپنے دل کی سنتا تھا۔

ایسے معاملات میں وہ دماغ کی نہیں سنتا تھا۔اسد خان کا دل مسکان کو پیار کر کے کبھی نہ بھرا تھا نہ بھر سکتا تھا۔ہر رات وہ مسکان کو اپنی محبت کی شدتوں سے دوچار کیے رکھتا تھا۔

اور جب کبھی اسد اسے آزادی دے کر کام کے سلسلے میں ایک دو دن کے لیے سٹی سے باہر جاتا تھا یا کنٹری سے باہر جاتا۔تو مسکان کے لیے وہ دن ایسا ہوتا تھا جیسے کوئی آزادی کا دن ہو۔اور وہ جشن کے تور پر خوب اپنی نیندیں پوری کرتی تھی۔

اور یہ الگ بات تھی کہ اسد واپس آکر بیچاری کی جان کو پہلے سے بھی زیادہ ہلکان کرتا تھا۔۔

«○○○○○○○○○○«

اسفند پلیز اٹھے آفان کو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔دل کی اچانک سے آنکھ کھلی تو اسے آفان کے کرہانے کی آواز سنائی دی۔افغان دل والی سائیڈ پر سو رہا تھا ۔تو اس لیے دل نے آفان کی آواز بہت جلدی سن لی تھی۔

کیونکہ اسفند جب تک دل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا کر نہیں سوتا تھا تو اسے نیند نہیں آتی تھی۔اس لیے آفان کو سولانے کے بعد اسفند دل والی سائیڈ پر کر دیتا تھا۔

اس وقت بھی افغان دل والی سائیڈ پر سو رہا تھا اور اسد دل کی کمر میں ہاتھ ڈالی ہوئی گہری نیند سو رہا تھا۔۔دل نے آفان کے جسم پر ہاتھ لگایا تو آفان کا جسم آگ کی طرح تپ رہا تھا۔دل نے گھبرا کر چیخنے والے انداز سے اسفند کو اٹھایا تھا۔۔

دل کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر اسفند نے فورن اٹھ گیا تھا۔۔اسد کافی گہری نیند میں سو رہا تھا۔اس لیے وہ خود بھی کافی گھبرا گیا تھا اسے فورن سے سچوئیشن سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ کہ دل کیوں روتے ہوئے اسے اٹھا رہی ہے۔۔

آفان کو دیکھیں کیا ہوا ہے وہ آنکھیں نہیں کھول رہا اور اسے بہت تیز بخار ہے۔اسفند نے جلدی سے جب آفان کے جسم پر ہاتھ رکھا تو آفان کا جسم سچ میں بخار سے تپ رہا تھا۔۔

اسد خود بھی بہت پریشان ہو گیا تھا مگر وہ دل کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دے رہا تھا۔۔۔میری جان ریلیکس ہو جاؤ معمولی بخار ہے انشاءاللہ اتر جائے گا میں ابھی ڈاکٹروں کو فون کرتا ہوں۔اور ہم آفان کو لے کر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

تم جلدی سے چینج کرو دل نے نائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا اس لیے وہ جلدی سے چینج کرنے کے لیے چلی گئی۔اور اسفند آفان کو اپنی گود میں لیے ہوئے اس کے ماتھے پر پانی کی پٹیاں رکھ رہا تھا۔جو جاتے ہوئے دل اسے دے کر گئی تھی۔۔اسفند دل کا ویٹ کر رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر کو فون کر چکا تھا۔ڈاکٹر نے آفان کو کلینک پر لانے کے لیے کہا۔

عفان بخار سے نیم بے ہوش تھا اسفند اپنے اکلوتے بیٹے کو گود میں لیے ہوئے بہت پریشان تھا۔مگر وہ اپنی پریشانی اپنے چہرے پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے پتہ تھا کہ دل آفان کو لے کر بہت زیادہ پوزیف ہے۔اور اگر اس نے اسفند کے چہرے پر پریشانی دیکھی تو پھر اسفند کے لیے دل کو سنبھالنا اور بھی مشکل ہو جائے گا۔

اس لیے وہ نارمل پریزنٹ کروارہا تھا۔ جیسے کہ آفان کو نارمل فیور ہو حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔ اسمد عفان فوریوا چانک بخار میں تپتا ہوا نیم بے ہوش دیکھ کر اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ آفان کو کوئی مسئلہ ضرور ہے یہ کوئی موسمی بخار نہیں ہے۔۔

اسفند اور دل آفان کو لے کر کلینک پہنچے تو وہاں پر ڈاکٹر نے فورن سے اس کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا تھا اور چیک اپ کے بعد ایمرجنسی کچھ ٹیسٹ بھی کروا لیے تھے جن کی رپورٹ تھوڑی دیر کے بعد ہی مل گئی جن کو دیکھ کر ڈاکٹر نے اسفند کو اپنے ساتھ آفس میں آنے کو کہا تھا۔

ڈاکٹر ایوری تھنگ اوکے۔ڈاکٹر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر اسفند ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا۔۔ڈاکٹر عفان کو چیک کرنے کے بعد اسفند کو اپنی

ساتھ آفس میں لے کر آیا تھا دل باہر آفان کے پاس تھی آفان کو باہر ٹریٹمنٹ دیا جا رہا تھا۔۔

دیکھیے مسٹر اسفند شہریار میں آپ کو کسی جھوٹے دلا سے میں نہیں رکھنا چاہتا ۔میرے خیال سے آپ کو اپنے بچے کے بارے میں سب کچھ کلیئر پتہ ہونا چاہیے۔تاکہ آپ اس کا بروقت علاج کروا سکے۔ڈاکٹر پلیز میرے بیٹے کو کیا ہوا ہے جلدی بتائیں اور پلیز سسپنس مت کریٹ کریں۔۔میرا دل رک رہا ہے۔

اسفند کے چہرے پر اپنے بیٹے کو لے کر جو ڈر تھا اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے تھے۔۔مسٹر اسفند آپ اگر اس طرح سے گھبرائیں گے تو آپ کی مسز کو کون سنبھالے گا۔ڈاکٹر باہر دل کی حالت بھی دیکھ چکا تھا جو اپنے بیٹے کو دیکھ کر لگاتار روئے جا رہی تھی۔

۔آپ کے بیٹے کا جگر کام نہیں کر رہا۔اگر سمپل لفظوں میں کہا جائے تو آپ کے بیٹے کی باڈی کو جتنے خون کی سپلائی کی ضرورت ہے آپ کے بیٹے کا جگر اس مطابق باڈی کو خون سپلائی نہیں کر رہا۔۔یا پھر یوں کہوں کہ آپ کے بیٹے کا جگر خون بنانا بند کر گیا ہے۔

ڈاکٹر میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے دنیا کے جس کونے میں بھی کہو گے میں اپنے بیٹے کو لے کے جا سکتا ہوں۔۔خدا کا شکر ہے پیسے کی کمی نہیں ہے۔۔اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے مگر یہ میری اکلوتی اولاد ہے۔۔

ہر ماں باپ اپنی اولاد سے بہت پیار کرتا ہے مگر میں یہ کہوں گا کہ میری وائف کی سانسیں میرے بیٹے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں وہ اپنے بیٹے کے بنا جینے کا

سوچ بھی نہیں سکتی۔اور میں جتنا پیار اپنے بیٹے سے کرتا ہوں اس سے کہیں زیادہ پیار میں اپنی وائف سے کرتا ہوں ان دونوں میں میری جان بستی ہے اس لیے۔ڈاکٹر کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لینا۔۔

ٹائگر اپنے مغرور انداز کے ساتھ دھمکی دیتے ہوئے اس وقت بہت خطرناک لگ رہا تھا۔۔دیکھیے سر ہمارے ہاتھ میں صرف علاج کرنا ہوتا ہے ہم وہ اپنی طرف سے بیسٹ دیں گے۔۔باقی آپ اللہ تعالی سے دعا کریں زندگی موت تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر بیچارے کی بولتے ہوئے ٹانگیں کانپ رہی تھی۔۔۔

بتاؤ مجھے کیا کرنا ہوگا اپنے بیٹے کے لیے۔سر سب سے پہلے تو آپ کو اپنے بیٹے کے جگر کے لیے کسی ڈونر کو ڈھونڈنا پڑے گا۔جو آپ کا فیملی ممبر بھی ہو اور اپنی خوشی سے اپنے جگری جگر کا ٹکڑا ڈونیٹ کرے۔۔

۔اس سارے پروسیجر میں صرف جگر کا چھوٹا سا حصہ ڈونر کا لینا ہو گا جو آپ کے بیٹے کے جگر کے ساتھ اٹیچ کرنا ہو گا۔ جس سے جگر کام کرے گا اور خون کی روانی شروع ہو جاتے گی۔ کیونکہ آج کے سائنسی دور میں یہ کامیاب سرجری ہے۔۔۔ مگر یہ سب کچھ ہمیں جلد از جلد کرنا پڑے گا۔۔

تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ آپ میرے ٹیسٹ کروائیں اور میرے جگر کا ٹکڑا میرے بیٹے کی جگہ کے ساتھ جوڑ کر اس کا علاج کریں۔۔ اسفند نے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا یہ سوچنے میں کہ اسے تو کچھ پرابلم نہیں ہو گی۔۔ آخر سوچتا بھی کیسے اس وقت اس کے اکلوتے بیٹے کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی تھی۔۔

اور ایک باپ کے لیے اپنی اولاد سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا آج وہی محبت اسفند شہریار کی آنکھوں میں صاف دکھائی دے رہی تھی اپنے بیٹے کے لیے۔۔

اوکے سر تو پھر آپ اپنے کچھ ٹیسٹ جو میں لکھ کر دے رہا ہوں وہ کروالیں اس کے بعد اللہ کرے اگر آپ کے ٹیسٹ پوزیٹو آتے ہیں تو پھر ہم نیکسٹ سٹیپ لیں گے۔۔۔

اسد جب آفس سے باہر آیا تو اسد اور مسکان بھی ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔اور اسفند کا پاپا بہت بے چینی کے ساتھ اسفند کی طرف بڑھا تھا۔۔اسفند کیا ہوا ہے۔۔آفان کو اسفند کے پاپا بہت پریشان تھے آخر اس وقت اس کے اکلوتے پوتے کو ہاسپٹل میں لے کر آیا گیا تھا تو ان کا پریشان ہونا لازم تھا۔۔۔

اسفندیار کچھ تو بولو تمہاری چپ ہمیں اور پریشان کر رہی ہے اسد نے اسفند کو ہاتھ سے پکڑ کر سی پر بٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔بھائی کچھ تو بولیں کیا ہوا ہے آفان کو مسکان بھی تڑپ کر اپنے بھائی سے پوچھ رہی تھی کیونکہ آفان اس کا اکلوتا بھتیجہ تھا۔

اسفند کے چہرے کا اڑا ہوا رنگ سب کو یہ بتا رہا تھا کہ کوئی تو بڑا مسئلہ ہے جو اسفند شہریار اس کا قدر پریشان ہے۔۔آفان کا جگر کام نہیں کر رہا اس لیے اسے ڈونر کی ضرورت ہے۔جو اپنے جگر کا ایک حصہ آفان کو ڈونیٹ کرے ۔اور ڈونر ہماری فیملی کا ممبر ہونا چاہیے۔

صرف اسی طرح سے آفان کی زندگی بچائی جاسکتی ہے۔یہ سب کچھ بہت جلد کرنا ہوگا کیونکہ ہمارے پاس وقت کم ہے کیونکہ آفان کا جگر خون بنانا بند کر چکا ہے۔دھڑام کی آواز سے ان کی طرف آتی ہوئی دل فرش پر گری

تھی۔۔دل کی گرنے کی آواز سے سب اس کی طرف متوجہ ہوئے کر بھاگے تھے مگر سب سے آگے اسفند تھا اسفند نے بھاگ کر دل کو زمین سے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے ایمر جنسی روم میں لے کر آیا تھا مسکان اسد اور۔شہر یار صاحب پریشانی کے عالم میں اسفند کے پیچھے پیچھے ہی بھاگے آرہے تھے۔

ڈاکٹر ان کو جلدی سے چیک کریں اور دیکھیں ان کو کیا ہوا ہے دل بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ڈاکٹر نے دل کو چیک کیا اور بتایا کہ انہوں نے بہت زیادہ ذہنی سٹریس لیا ہے۔جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی ہیں۔

مگر فی الحال تو پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے ابھی تھوڑی دیر تک یہ ہوش میں آجائیں گی۔مگر خدانخواستہ آگر دوبارہ یہ اتنی ہی پریشانی دماغ پر سوار کر کے بے ہوش ہوتی ہیں تو ان کو برین ہیمرج ہونے کا بھی خطرہ ہے۔۔

اسفند کو اسی بات کا ڈر تھا اسے پتہ تھا کہ دل برداشت نہیں کر سکے گی آفان کی بیماری کو ابھی تو وہ اپنے طریقے سے دل کو اعتماد میں لے کر بتاتا۔ مگر دل پتہ نہیں کس وقت آفان کے روم سے نکل کر باہر آگئی تھی۔ اور اس نے یہ سب کچھ سن لیا اور اس کا نتیجہ اب سامنے تھا دل بھی ہوش پڑی ہوئی تھی۔۔

اسد اسفند کو لے کر ایک سائیڈ پر آیا تھا۔ اسے کچھ خاص بات کرنی تھی۔۔ اسفند سے۔۔ کیا سوچا ہے ہم آفان کے لیے ڈونر کہاں سے لائیں گے۔

۔ کیا مطلب ہے کہاں سے لائیں گے میں خود اپنے بیٹے کو اپنے جگر کا ٹکڑا دے کر اپنے بیٹے کی زندگی بچاؤں گا۔۔ شاید تم بھول رہے ہو کہ تم کون ہو اور کیا ہو تم کوئی بھی میڈیکل اپنی مرضی سے نہیں کروا سکتے۔۔ اور اپنے جسم کا کوئی حصہ تو بالکل بھی ڈونیٹ نہیں کر سکتے۔۔

تم ایک آفیسر ہو اور تمہیں میڈیکل طور پر فٹ رہنا ہے۔اسد اسے یاد دہانی کروا رہا تھا۔میں ریزائن دے دوں گا کہ میں اپنے بیٹے کی زندگی داؤ پہ تو نہیں لگا سکتا۔۔اور میرے بیٹے کی زندگی کے ساتھ ساتھ میری دل کی زندگی بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔۔

تم نے دل کی حالت تو دیکھ لی ہے اور میں دل کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔اسفند تمہیں اتنی آسانی کے ساتھ ریزائن نہیں ملے گا۔۔۔اسد میرے پاس کوئی دوسرا اپشن نہیں ہے۔۔۔

آپشن ہے تمہاری نسبت مجھے تھوڑا آسانی کے ساتھ ریزائن مل جائے گا میں بھی تو عفان کا ماموں ہوں تو تم اللہ سے دعا کرو کہ اگر میں ڈونر بن جاؤں تو۔

۔نہیں اسد میں تمہاری جان کے ساتھ کسی بھی طرح کا رسک نہیں لے سکتا تمارے ساتھ میری بہن کی زندگی جڑی ہوئی ہے۔میں اپنے بیٹے کے لیے باپ ہونے کے ناطے قربانی خود دوں گا۔۔

ویسے بھی میری دل آج تک یہی سوچتی ہے کہ میں اپنے بیٹے سے پیار نہیں کرتا شاید خدا نے مجھے یہ موقع دیا ہے کہ میں اپنے بیٹے کے لیے کچھ کر سکوں اور اپنی دل کے دل میں جگہ بنالوں وہ فیصلہ کن انداز سے بولا۔۔۔

بھائی روم میں آئیں دل کو ہوش آگیا ہے اور وہ مجھ سے سنبھالی نہیں جا رہی۔۔مسکان بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔اسد اور اسفند روم میں پہنچے تو دل اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ کو کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی اور نرس اسے زبردستی روکے ہوئے اس کے ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

اسفند پلیز ان کو بولو مجھے کے مجھے میرے بیٹے کے پاس جانے دیں دل ریلیکس ہو جاؤ دل میری طرف دیکھو ریلیکس۔ اپنے آپے سے باہر ہوتی دل کو ریلیکس کرنے کے لیے اسفند اس کے ہاتھ کو تھامے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا تھا اور اس نے باقی سب کو باہر جانے کو کہا تھا۔۔

پلیز میرے بیٹے کو بچا لے میں مر جاؤں گی اگر آفان کو کچھ ہوا تو وہ روتے ہوئے اسفند کے کالر کو دونوں طرف سے کھینچے ہوئے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ دل آرام سے لیٹ جاؤ کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہارے بیٹے کو وہ دل کے کو ماتھے سے پکڑ چومتے ہوئے دل کو چپ کروا رہا تھا۔

میرا وعدہ ہے آپ سے کہ میں آپ کے بیٹے کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ پلیز آپ مجھ سے بات کریں کہ آپ خود کو اس طرح سے رو رو کر اذیت نہیں دیں گی۔۔ دل ہاں میں سر کو ہلایا میں کچھ بھی نہیں کروں گی۔۔

آپ جیسے کہیں گے میں ویسے ہی رہوں گی مگر پلیز اسفند میرے بیٹے کو بچا لیں وہ اسفند کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔ میں آفان سے بہت پیار کرتی ہوں میں مر جاؤں گی آفان کے بنا۔۔ کچھ نہیں ہو گا آفان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔۔۔ باہر سے ڈاکٹر کی اسپیشل ٹیم آج رات کو پہنچ جائے گی آپ کے بیٹے کے لیے۔

اور ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق کوئی خطرے کی بات نہیں ہے انشاءاللہ سرجری کامیاب رہے گی۔

آخر سب کچھ اوکے ہو گیا کل اسفند نے اپنے بیٹے کو اپنے جگر کا پیس ڈونیٹ کرنا تھا۔۔ اسفند نے اپنا ریزیگنیشن لیٹر بھیج دیا۔۔ اور اسفند نے اس میں

صاف صاف لکھ دیا تھا کہ وہ کسی بھی صورت اپنے بیٹے کی جان کو خطرہ نہیں ہونے دے گا تھوڑی مشکل ہوئی مگر اس کے بعد اس کو اجازت مل گئی۔

تھی اور مگر اسفند کا ریز گلیشن لیٹر ریجیکٹ کر دیا گیا تھا وہ اپنی ٹیم کے لیے کتنا اہم تھا اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے اپنے بیٹے کو اپنے جگر کا پیس ڈونیٹ کرنے کی اجازت مل گئی تھی۔۔۔۔

اسد کو بہت خوشی ہوئی تھی کہ اسفند کا ریز گلیشن لیٹر ریجیکٹ ہو گیا ہے۔۔۔ کیونکہ بنا اسفند شہریار کے تو اسے بھی اس ٹیم میں کام کرنے کا مزہ نہیں آنے والا تھا۔ ٹائیگر ہی تو اس ٹیم کی جان اور شان تھا۔۔۔

اسفند کو جب اپریشن تھیٹر میں لے جایا جا رہا تھا۔

تو دل نے روتے ہوئے اسفند کا ہاتھ تھاما تھا۔۔کچھ نہیں ہو گا مجھے پریشان نہیں ہو میں آپ کی جان کی جان بچانے جارہا ہوں۔تو ہنستے ہوئے مجھے اپریشن تھیٹر میں بھیجو۔مگر یار جتنا عشق آپ اپنے بیٹے سے کرتی ہیں۔اس کا چوتھا حصہ ہے اگر مجھ سے کر لو تو میں بھی خوش ہو جاؤں گا۔اسفند آنکھ مارتے ہوئے ہنسا تھا۔۔اسفند آپ ہاسپٹل میں ہیں اور یہاں پر بھائی اور پاپا بھی موجود ہیں دل بیچاری شرما گئی تھی اسفند کے یوں کھلے عام آنکھ مارنے سے۔

تو بھائی میں نے اپنی بیوی کو ہی آنکھ ماری ہے۔اس میں اتنی شرمانے والی کیا بات ہے۔

آپ میری بات کا جواب دے۔

میں آپ سے بھی بہت پیار کرتی ہوں آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ سے پیار نہیں کرتی دل شرمندہ ہوئی تھی۔۔مذاق کر رہا ہوں میری کانچ کی

گڑیااور ویسے بھی اگر آپ مجھ سے پیار نہ بھی کریں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسفند دل سے اتنی محبت کرتا ہے کہ پوری زندگی بھی کم پڑ جائے گی اس محبت کو آپ پر لٹانے کے لیے ہم دونوں کے لیے میری محبت ہی کافی ہے۔

آپ دل کھول کر کیجیے اپنے بیٹے سے محبت وہ ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ بول رہا ہوں تھا دل اس کے سینے سے لگی ہوئی رو رہی تھی۔۔ریلیکس رہنا ہے پریشان نہیں ہونا انشاءاللہ آپ کا بیٹا بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔

مجھے آپ اور آفان دونوں ایک ساتھ ٹھیک ملنے چاہیے۔آپ دونوں کے بنا دل ادھوری ہے اب دوبارہ یہ کبھی مت سوچیے گا میں آپ کے بنا رہ سکتی

ہوں۔آپ دونوں میرے جینے کی وجہ ہے۔اسفند نے اپنی پلکیں جھپکائی اور اسے تسلی تھی دی تھی۔۔۔

اس کے بعد ڈاکٹر اسفند کو اپریشن تھیٹر میں لے گئے۔۔۔اپریشن کامیاب رہا تھا۔اور اب آفان اور اسفند ماشاءاللہ بالکل ٹھیک تھے ان کو چھٹی مل گئی تھی اور وہ گھر آ گئے تھے۔مگر اسفند کے پاپا تھوڑی پرانی سوچ کے مالک تھے اس لیے انہوں نے ضد لگا رکھی تھی کہ آفان کا نام کافی بھاری ہے اس لیے اسے بدلنا پڑے گا۔

وہ اپنے کسی پیر بابا سے آفان کے لیے نام تجویز کر کے لے کر آئے تھے مگر اسفند اس بات پر راضی نہیں تھا۔اس کے کہنے کے مطابق یہ سب تکیہ

لوسی باتیں تھی آج کے دور میں ان باتوں کا کوئی وجود نہیں ہے مگر دل باضد تھی کہ وہ اپنے بیٹے کا نام ضرور بدلے گی۔۔

کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ کسی بھی طرح کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی اس لیے اسفند بیچارہ مجبور ہو گیا اور اس نے کہہ دیا تھا کہ ٹھیک ہے رکھ لے جو نام آپ کے پیر بابا نے بتایا ہے۔۔

تو پھر اسفند کے پاپا نے آفان کا نام بدل کر آریش رکھ دینا اب آفان کو آریش کے نام سے ہی وہ بلایا جاتا تھا۔۔۔آج گھر میں آریش اور اسفند کے ٹھیک ہونے کی خوشی میں پارٹی رکھی گئی تھی اور پارٹی میں سب لوگ بہت خوش تھے۔۔

بچے بھی اپنے ہم اتج بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔۔پارٹی میں اسفند کے پاپا نے اپنے رشتہ داروں کو بھی بلایا تھا۔۔کیسے ہو اسفند۔۔میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اقصی آپی۔۔اقصی اسفند کی کزن تھی جس کی وہ بہت عزت کرتا تھا۔۔وہ اتج میں اسفند سے کافی بڑی تھی۔اسفند اس کی بڑی بہنوں کی طرح ہی عزت کرتا تھا اور وہ بھی اسفند کو چھوٹے بھائیوں کی طرح ہی مانتی تھی۔۔

اس وقت وہ اپنے بہو اور بیٹے کے ساتھ آئی تھی اور ساتھ میں ان کا 1413 سالہ پوتا بھی تھا۔اسفند اور اسد کے ولیمے کے بعد آج اسفند اور دل اقصی آپی سے مل رہے تھے۔۔اور دل آپ کیسی ہیں۔۔اسفند کے ساتھ کھڑی ہوئی دل سے سا گلے ملتے ہوئے حال چال پوچھ رہی تھی۔۔

جی میں ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے آپ سنائیں آپ ٹھیک ہیں دل نے بہت سمجھداری کے ساتھ اقصی آپی سے اس کا حال پوچھا تھا اور اس کے بعد اس کے بہو اور بیٹے کو بھی اسفند اور دل نے ویلکم کہا۔

اور ان کے 1413 سال کے پوتے کو پیار کرتے ہوئے اچھے میزبان کی طرح ویلکم کہہ کر اندر لے آئے تھے۔۔۔

تمارا نام مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے یہ کیسا نام ہے اینا میں نے آپ کو پہلے بھی کہا ہے مجھے آپ کا نام پسند نہیں ہے۔ میں آپ کا نام بدل دوں گا۔ دل کا بیٹا آریش مسکان کی بیٹی اینا کو یہ بول رہا تھا اور دل بیچاری دور کھڑی ہوئی اپنی گال پر ہاتھ رکھے ہوئے حیرت سے سن رہی تھی کہ۔

یہ پانچ سال کا بچہ کتنے رعب دار انداز کے ساتھ بات کر رہا تھا۔اسفند ہنستے ہوئے پیچھے سے آ کر دل کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر بولا کیا سوچ رہی ہو دل کہیں وہی تو نہیں سوچ رہی جو میں سوچ رہا ہوں۔

اسفند بھی دور کھڑا ساری بات سن چکا تھا۔۔اسفند یہ کیا تھا آپ نے سنا آریش اپنا کو کیا بول رہا تھا کہ اسے اس کا نام پسند نہیں ہے اور وہ بیچاری کتنی ڈری ہوئی کھڑی تھی۔۔

ایک اور اسفند شہریار ایک اور نور کا نام بدلے گا۔اسفند کھلکھلا کر ہنسا تھا کیونکہ وہ بھی یہی سوچ رہا تھا۔اسفند کی جان اسفند شہریار کا بیٹا ہے تو یہ انداز تو اس پر سوٹ کرتا ہے۔۔کیا ہوا اگر ایک اور اسفند شہریار ایک اور نور کا نام

بدلے گا تو اسے چاہے گا بھی تو حد سے زیادہ اسفند کو آج پہلی بار اپنے بیٹے پر ناز ہو رہا تھا۔۔

کیونکہ آج اسفند کو آریش اسفند شہریار میں۔ میں اپنا آپ نظر آیا تھا۔ وہ خوبصورتی میں تو پہلے ہی اپنے باپ کا عکس تھا مگر آج اس کی ادا نے تو اسفند کا دل مولیہ تھا۔۔ پانچ سال کے عرش کا انداز بالکل اسفند شہریار جیسا ہی تھا ۔ وہی مغرور اور اکڑو چہرہ اور وہی انداز تھا۔۔۔

میں کیا کروں اگر آپ کو میرا نام نہیں پسند تو مجھے تو میرا نام پسند ہے نا عرش سے پانچ مہینے بڑی اینا جو دیکھنے میں بالکل چھوٹی موئی سی لگتی تھی اور آریش سے تو وہ بہت چھوٹی نظر آتی تھی۔ کیونکہ اینا جب پیدا ہونے والی تھی تو انابیہ

بہت زیادہ ڈپریشن میں تھی جس کی وجہ سے اینا جب وہ پیدا ہوئی تو اس کی صحت زیادہ اچھی نہیں تھی۔۔

اس لیے اس کی یہ کمزوری پوری نہیں ہو سکی تھی وہ آج بھی باقی بچوں کی نسبت بہت زیادہ نازک اور چھوٹی نظر آتی تھی۔۔ ویسے تو وہ آریش سے پانچ مہینے بڑی تھی۔ مگر دیکھنے میں اس سے دو سال چھوٹی نظر آتی تھی۔۔۔

میں نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کا نام پسند نہیں تو مطلب نہیں آریش کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر اس کے پاس سے اکڑ ساتھ چلتا ہوا چلا گیا۔۔ دل تو اس کو جاتا ہوا دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

بس کرو کتنی دیر دیکھتی رہو گی میرے رعب دار بیٹے کو اسفند مسکراتے ہوئے بولا تھا۔ کیسے نہ دیکھوں۔ اس بچاری کا منہ تو دیکھو کتنی ڈری ہوئی ہے

۔دل کا اشارہ اینا کی طرف تھا۔۔کوئی بات نہیں وہ اپنے باپ کی طرح پیار بھی اتنا ہی کرے گا۔جتنا ڈرا کر گیا ہے۔

اسفند دل کو ہاتھ سے پکڑ کر مہمانوں کی طرف چلا آیا تھا۔۔اور ایک طرف منہ پھلا کر بیٹھا ہوا ارحم تھا جسے دیکھ کر اسد خان اس کے پاس آ کر بولا میرا بیٹا یہاں پر اکیلا منہ پھلا کر کیوں بیٹھا ہوا ہے۔

بابا میرے ساتھ کھیلنے والا کوئی بھی نہیں ہے کوئی بھی میری اتج کا بچہ پارٹی میں نہیں ہے۔اس نے اپنی پریشانی بتائی تھی۔۔۔بیٹا آپ جا کر اپنی بہنوں سے کھیل سکتے ہیں۔آریش کے ساتھ کھیل سکتے ہیں۔۔

مگر ارحم کو یہ بات کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی اس لیے وہیں پر ہی منہ پھلائے ہوئے بیٹھا رہا تھا اور اسد کو مہمانوں نے بلایا تھا اس لیے وہ مہمانوں کے پاس چلا گیا تھا۔۔

وہ 1413 سال کا بچہ جو اقصی آپی کا پوتا تھا وہ بار بار عنایہ کی طرف دیکھ رہا تھا ۔پتہ نہیں کیوں وہ اینا کی طرف اٹریک ہو رہا تھا۔۔اینا کو بھی اس کے ساتھ کھیلنا اچھا لگ رہا تھا۔ مگر انایا کو اس بچے کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھ کر۔۔۔

۔ارحم آنکھیں دیکھاتے ہوئے اپنی بہن کو لے گیا تھا۔ کتنی بار منا کیا ہے کہ تم اور اینہ ہر کسی کے ساتھ مت کھیلا کرو ارحم کا انداز ہو باہوں اپنے باپ اسد میر خان جیسا تھا۔۔۔

ان بچوں کو دیکھ کر نا جانے کیوں لگتا تھا کہ وقت ایک بار پھر سے (اسفند دل)۔(اور اسد مسکان) کی پیار کی حسین داستان کو پھر سے دھرائے گا۔

---ختم شد---

بہت بہت شکریہ میرے ناول میرے دل کا سکون ہو تم۔ کو اتنا پیار دینے کے لیے میرے نئے ناول لمس جنون کو بھی اتنی ہی محبت دیجے گا۔آپ کی رائٹر زویا علی شاہ کی طرف سے

اللہ حافظ

Novel Lams E Junoon By Zoya Ali Shah Complete